ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ
سُنن ابنِ ماجہ شریف
مُترجم اُردو مع مختصر شرح
جلد اول
تالیف
حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی
رحمہ اللہ
ترجمہ
مولانا محمد قاسم امین حفظہ اللہ
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اُردو بازار لاہور پاکستان

سنن ابن ماجہ شریف
مترجم

سنن ابن ماجہ شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

7231788-7211788

نام کتاب: ______ سنن ابن ماجہ شریف مترجم

تالیف: ______ حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمه الله

مترجم: ______ مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

طابع: ______ خالد مقبول

مطبع: ______ افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو جہاں دیگر خصوصیات سے نوازا وہاں خاص طور پر اس اعزاز سے بھی ہمکنار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عالیشان کتاب کو نازل فرمایا جس کی تشریح وتوضیح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کو ملاحظہ کر کے امت مسلمہ تک کما حقہ پہنچایا اور اس میں ہرگز کمی بیشی کا شائبہ تک نہیں ہے۔ یہ دونوں سرچشمے محفوظ ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ ان میں تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی دور میں اسلام دشمن عناصر یا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنے والوں نے دین اسلام کی شکل بدلنا چاہی، اس میں من گھڑت احادیث کو داخل کرنا چاہا تو وہ اپنے اس مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکے۔

اللہ عزوجل نے ہر دور میں ایسے مخلص اور ثقہ اہل علم کا انتظام فرمایا ہے اور قیامت تک فرماتا رہے گا جو ایسے بد طینت لوگوں کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ انہیں میں سے ایک نام امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

امام ابن ماجہؒ نے اس کتاب میں دو باتوں کا اہتمام انتہائی شاندار طریقے پر کیا ہے' ایک تو احادیث کو باب وار بغیر تکرار کے کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا اختصار کا خیال رکھا ہے۔۔ ہم شیخ حافظ ابوزرعہ رازی کے ان الفاظ کو اس کتاب کی مقبولیت ظاہر کرنے کے لئے حرف آخر سمجھتے ہیں کہ: ''اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی''

ماضی قریب میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد اردو تراجم میں معین ثابت ہوئی جس کی وجہ سے پبلشرز حضرات نے اس سلسلہ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر منتقل کیا گیا اور ان کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر بنانے کی سعی نہیں کی گئی مکتبۃ العلم لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی اشاعت وترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کمی کا ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا قاسم امین حفظہ اللہ سے درخواست کی کہ سنن ابن ماجہ شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے

تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفاہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی کیا۔ ہم (ارباب مکتبۃ العلم) نے سنن ابن ماجہ شریف مترجم کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل صفات سے آراستہ و پیراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے۔

''پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کرایا گیا''۔ ''پرانے نسخوں میں جو کتابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا''۔ ''جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا''۔ ''کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی''۔ ''پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا''۔

ایک نیا ترجمہ کروانے اور اس پر شرح لکھوانے کا کام جتنا سہل نظر آتا ہے حقیقتاً اتنا ہی کٹھن اور دشوار ہے سنن ابن ماجہ کی شرح کے لئے ہم مولانا ابوعبدالودود اعوان (استاذ الحدیث جامعہ عثمانیہ) کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی تدریسی مصروفیات میں سے کثیر وقت صرف کر کے اس کی شرح لکھی اور جہاں جہاں ضروری ہوا وہاں بڑی تفصیل سے احناف کا نکتہ نظر واضح کیا اس کے علاوہ ہم نظر ثانی کے لئے حضرت استاذ مولانا منظور احمد صاحب (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور و ناظم اعلیٰ اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ) کے از حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے نہ صرف ترجمہ اور خلاصۃ الابواب پہ نظر ثانی کی بلکہ جہاں جہاں ضروری ہوا وہاں مناسب رد و بدل بھی کیا۔ اللہ عزوجل ان تمام حضرات کی سعی کو قبول فرمائے۔

کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی تلاش و جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن و حدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر رہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد اللہ ہنوز جاری ہے) اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام احباب پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ (آمین)

دُعاؤں کا طالب

خالد مقبول

سنن الحافظ ابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی

المعروف بہ

ابن ماجہ رحمہ اللہ

۲۰۹ھ ---------- ۲۷۳ھ

بمطابق

۸۲۴م ---------- ۸۸۷م

نام ونسب:

محمد نام، ابوعبداللہ کنیت، الربعی القزوینی نسبت اور ابن ماجہ عرف ہے۔ شجرۂ نسب یہ ہے:

ابوعبداللہ بن محمد یزید الربعی مورلاہم بالولاء القزوینی الشہیر بابن ماجہ۔

''ماجہ'' کے بارے میں سخت اختلاف[1] ہے، بعض اس کو دادا کا نام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں، بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

ولادت:

امام ابن ماجہ کی ولادت باسعادت جیسا کہ خود ان کی زبانی ان کے شاگرد جعفر بن ادریس نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے ۲۰۹ھ میں واقع ہوئی جو ۸۲۴ عیسوی کے مطابق ہے۔

---

[1] علمائے کرام نے اس ''اختلاف'' کے بارے میں بہت کچھ لکھا، ناچیز کی رائے میں مزید قطع و برید مناسب نہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو علامہ زبیدی کی تاج العروس کا مطالعہ مفید مطلب رہے گا۔

اس اعتبار سے اگر بقیہ ارباب صحاح ستہ اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام یحییٰ بن معینؒ سے آپ کی معاصرت کا حساب لگایا جائے تو حسب ذیل ہوتا ہے

امام یحییٰ بن معین المتوفی ۲۳۳ھ	نے جب انتقال کیا تو اس وقت امام ابن ماجہؒ کی عمر	۲۴ سال تھی
امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ		۳۲ سال تھی
امام محمد بن اسمٰعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ		۴۷ سال تھی
امام مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ		۵۲ سال تھی
امام ابوداؤد المتوفی ۲۷۵ھ	کی ولادت آپ سے ۷ سال پہلے ہوئی اور ۲ سال بعد انتقال کیا	
امام ابوعیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ	کی وفات آپ سے ۶ سال بعد ہوئی	
امام احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ	عمر میں ۶ سال چھوٹے ہیں اور آپ سے ۳۰ سال بعد قضاء کی	

دورِ طالب علمی:

امام ابن ماجہؒ کے بچپن کا زمانہ علوم وفنون کے لیے باغ و بہار کا زمانہ تھا۔ اُس وقت بنوعباس کا آفتابِ اقبال نصف النہار پر تھا اور دودمانِ عباسی کا گل سرسبد مامون عباسی سریر آرائے خلافتِ بغداد تھا۔ عہدِ مامونی خلافت عباسیہ کے اوجِ شباب کا زمانہ کہلاتا ہے اور حقیقت ہے کہ علوم وفنون کی جیسی آبیاری مامونؔ نے اپنے دور میں کی مسلمان بادشاہوں میں سے کم ہی کسی نے کی ہوگی۔ مامون کی حکومت کا دائرہ حجاز وعراق سے لے کر شام، افریقہ، ایشیائے کوچک، ترکستان، خراسان، ایران، افغانستان اور سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور ایک ایک شہر بلکہ ایک ایک قصبہ مختلف علوم فنون کے لیے ''اتھارٹی'' کا درجہ رکھتا تھا۔ مامون خود بہت بڑا عالم اور علماء کا قدر شناس تھا۔ خاص طور پر شعر وادب اور فقہ وحدیث میں اُس کا بڑا نام تھا۔ علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں اس کے علم پر عبور کی بڑی تعریف کی ہے۔

امام ابن ماجہؒ کی زندگی کے عام حالات بالکل پردہ خفاء میں ہیں اور خاص طور پر بچپن کے متعلق تو کچھ نہ معلوم ہوسکا۔ تاہم قیاس چاہتا ہے کہ عام دستور کے مطابق آپ نے لڑکپن ہی میں تعلیم کی ابتداء کی ہوگی اور شروع میں قرآنِ پاک پڑھا ہوگا، بعد کو سن تمیز پر پہنچ جانے اور سمجھدار ہوجانے پر حدیث کے سماع پر متوجہ ہوئے ہوں گے۔ اس لیے ہم آپ کی ابتدائی تعلیم کا زمانہ عہد مامون اور عہد معتصمؔ ہی کو قرار دیتے ہیں۔

قزوینؔ، جس کی نسبت سے قزوینی کہلائے ابن ماجہؒ کا مولد ومسکن تھا۔ جب امام موصوفؒ نے آنکھ کھولی ہے تو علم حدیث کی درسگاہ بن چکا تھا اور بڑے بڑے علماء یہاں مسند درس وافتاء پر جلوہ گر تھے۔ ظاہر ہے کہ امام موصوفؒ نے علم حدیث کی تحصیل کا

آغاز وطن مالوف ہی سے کیا ہوگا۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں قزوینی کے جن مشائخ سے احادیث روایت کی ہے وہ حسب ذیل ہیں

علی بن محمد ابو الحسن طنافسی' عمرو بن رافع ابو حجر بجلی' اسمٰعیل بن توبہ ابو سہل قزوینی' ہارون بن موسیٰ بن حیان تمیمی' محمد بن ابی خالد ابو بکر قزوینی۔

طلبِ حدیث کے لیے رحلت:

رحلت سے مراد وہ ''مقدس سفر'' ہے جو علم دین کی تحصیل کے لیے کیا جائے۔ یہ وہ مبارک عہد تھا کہ اس میں علم نبوی کے لیے گھر چھوڑنا اور دور دراز علاقوں کا سفر اختیار کرنا مسلمانوں کا خصوصی شعار بن چکا تھا۔

امام ابن ماجہؒ نے بھی جب فن حدیث پر توجہ کی تو اسی قاعدہ کے بموجب سب سے پہلے اپنے شہر کے اساتذۂ فن کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا اور اکیس بائیس سال کی عمر تک وطن عزیز ہی میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ پھر جب یہاں سے فارغ ہو لئے تو دوسرے ممالک کا سفر اختیار کیا۔ آپ کی ''رحلت علمیہ'' کی صحیح تاریخ تو معلوم نہ ہو سکی مگر علامہ صفی الدین خزرجی نے خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال میں اسمٰعیل بن عبداللہ بن زرارہ ابو الحسن الرقی کے ترجمہ میں تصریح کی ہے کہ ابن ماجہ نے ۲۳۰ھ کے بعد سفر کیا ہے۔

طلب حدیث کے لیے مدینہ' مکہ اور کوفہ کے سفر اختیار کیے۔

اور کوفہ کے متعلق امام ابوحنیفہؒ نے ''معدن العلم والفقہ'' کا لقب دیا ہے اور سفیان بن عیینہ جو ائمہ حدیث میں شمار کیے جاتے ہیں کہا کرتے تھے:

''مغازی کے لیے مدینہ' مناسک کے لیے مکہ اور فقہ کے لیے کوفہ ہے۔''

امام ابن ماجہؒ نے جس زمانہ میں کوفہ کا سفر کیا ہے اس کی علمی رونق بدستور قائم تھی اور یہ محدثین اور حفاظِ حدیث سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ ان میں سے جن حضرات کے سامنے آپ نے زانوئے شاگردی تہ کی وہ حسب ذیل ہیں:

حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ' شیخ الاسلام اشج' حافظ کبیر عثمان بن ابی شیبہ' درۃ العراق حافظ محمد بن عبداللہ بن نمیر' محدث کوفہ ابو کریب' شیخ الکوفہ ہناد' حافظ وسید بن شجاع' حافظ ہارون۔

مؤلفات:

تحصیل علم اور رحلات کے بعد ابن ماجہ نے تالیفات میں بے حد کام کیا اور انہوں نے الباقیات کے طور پر تین بڑی کتابیں چھوڑی ہیں

۱) التفسیر' ۲) التاریخ اور ۳) السنن (اس کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے اور علماء کرام نے درجہ کے لحاظ سے چھٹا نمبر رکھا ہے۔)

سنن ابن ماجہ کی امتیازی خصوصیات:

سنن ابن ماجہ کا سب سے بڑا امتیاز دیگر پر یہ ہے کہ مؤلف نے متعدد ابواب میں وہ احادیث درج کی ہیں جو کتب خمسہ مشہورہ میں ناپید ہیں اور ''الزوائد'' کے نام سے مدون بھی ہیں۔

سنن ابن ماجہ کے ابواب پر غور کیا جائے تو کمال حسن دکھتا ہے جو انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔ مثلاً امام ابن ماجہؒ نے اتباع سنت کو مقدم رکھا ہے جو اُن کی کمال ذہانت و بلاغت کو آشکارا کرتا ہے۔

شروح وتعلیقات:

سنن ابن ماجہ پر سنن نسائی سے زیادہ شروح وتعلیقات لکھی گئی ہیں اور بڑے بڑے حفاظ اور اہل فن نے لکھی ہیں۔ ذیل میں ان اکابر کی ایک فہرست نقل کی جاتی ہے جنہوں نے خاص اس کتاب کے متعلق کوئی خدمت انجام دی ہے۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) امام حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیج بن عبداللہ الحکمی التوفی ۷۶۲ھ۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) ابن رجب زبیری۔

☆ (ماتمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجہ) شیخ سراج الدین عمر بن علی بن الملقن التوفی ۸۰۴ھ۔

☆ (الدیباجہ فی شرح سنن ابن ماجہ) شیخ کمال ادین محمد بن موسیٰ دمیری التوفی ۸۰۸ھ۔

☆ (مصباح الزجاجہ شرح سنن ابن ماجہ) علامہ جلال الدین سیوطی التوفی ۹۱۱ھ۔

☆ (شرح سنن ابن ماجہ) محدث ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی حنفی التوفی ۱۱۳۸ھ۔

☆ (انجاح الحاجہ بشرح سنن ابن ماجہ) شیخ عبدالغنی بن ابی سعید مجددی دہلوی حنفی التوفی ۱۲۹۵ھ۔

☆ (حاشیہ بر سنن ابن ماجہ) مولانا فخر الحسن گنگوہی۔

☆ (مفتاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ) شیخ محمد علوی۔

سنن ابن ماجہ میں مصنفؒ کے مقالات بھی درج ہیں جو مختلف فوائد پر مشتمل ہیں اور وہ السنن کے راوی ابوالحسن الطقان نے نقل کیے ہیں۔

وفات:

امام ابن ماجہؒ کی وفات خلیفہ المعتمد علی اللہ عباسی کے عہد میں ہوئی۔ بقیہ مصنفینِ صحاح ستہ نے بھی بجز امام نسائیؒ کے اسی کے دورِ خلافت میں وفات پائی ہے۔ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی 'شروط الائمۃ الستہ' میں لکھتے ہیں کہ

میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا۔ یہ عہدِ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر ان

کے زمانے تک کے رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے۔اس تاریخ کے آخر میں امام ممدوح کے شاگرد جعفر بن ادریس کے قلم سے حسب ذیل ثبت تھی:

ابو عبداللہ بن بن یزید ابن ماجہ نے دوشنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سہ شنبہ ۲۲ / رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے اور میں نے خود ان سے سنا فرماتے تھے میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ آپ کے بھائی ابو بکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے ہر دو برادران ابو بکر اور ابو عبداللہ اور آپ کے صاحبزادے عبداللہ نے آپ کو قبر میں اُتارا اور دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فہرس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و صلّی اللہ علی سیّدنا و الہ و صحبہ و محبّیہ

کتٰب السُّنَّۃ

۱ : بَابُ اِتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

باب : سنتِ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا بیان

۱ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال: ثنا شریک عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ما امرتکم بہ فخذوہ و ما نھیتکم عنہ فانتھوا.

۱ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اس کو بجالاؤ اور جس سے روک دوں اُس سے رُک جاؤ۔

ف: عرض مترجم ہے کہ کتاب چونکہ ارشادات نبویہ پر مشتمل ہے اس لئے اہمیت واضح کرنے کے لئے یہ باب قائم کیا۔
خلاصۃ الباب ☆ یہاں سنت سے کیا مراد ہے اس کے بارہ میں دو اقوال ہیں ۔قول اول: سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول فعل تقریر ہے۔ چار ادلہ میں سے اس صورت میں ایک دلیل مراد ہوگی ۔قول ثانی سنت سے مراد الطریقة المسلوکة له رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الدین مطلب یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دین کے جس راستے پر چلے وہ سنت ہے۔ اس صورت میں پورا دین مراد ہوگا۔ دلیل نہیں بلکہ مدلول۔

((ما امرتکم به فخذوه)) اس باب میں اتباع سنت (ﷺ) کا حکم دیا گیا ہے۔ دُنیا وآخرت کی فلاح و کامیابی کا دارومدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے زندگی کے ہر شعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنی جان مال واولاد پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے کفار ومشرکین کے مقابلہ میں سطوت وغلبہ نصیب فرمایا۔ آج امت طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی ہے۔ بدعات رسوم ورواج اور خرافات کے پیچھے چل پڑے ہیں ۔ جو کام حضورؐ نے نہیں فرمائے اور جو کام آپؐ نے نہیں کیے اُنہی کو اپنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب تو آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تمہارا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو قرآن وسنت اور اولی الامر کی پیروی کرو یعنی اس کا حل قرآن وسنت اور اولی الامر سے تلاش کرو۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ کتاب وسنت کے احکام منصوصہ کی جانب رجوع کیا جائے ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر احکام منصوصہ موجود نہیں ہیں تو ان کے نظائر پر قیاس کر کے رجوع کیا جائے گا اور یہ کام ائمہ مجتہدین کرتے ہیں عوام کو ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنی پڑے گی ۔بعض

لوگ تقلید کو اتباعِ سنت کے منافی قرار دیتے ہیں حالانکہ تقلید مطلق تو فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

قرآن، حدیث اور آثارِ صحابہ سے تقلید کا ثبوت:

﴿فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون﴾ اگر تم کو معلوم نہیں تو اہل علم سے سوال کرو۔ اس آیت میں یہ اصولی ہدایت ہے کہ ناواقف آدمی کو واقف کار کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہاں بھی اگرچہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن "العبرة بعموم اللفظ" کہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے کے مطابق اس سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ غیر عالم کو عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ اس کے علاوہ سورۂ نساء کی آیت سے بھی تقلید کا ثبوت ہے اور سورۂ توبہ کی آیت ﴿فلو لا نفر من كل فرقة﴾ اس آیت میں بھی یہ ہدایت کی گئی ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی کام میں مشغول نہ ہونا چاہیے بلکہ کچھ لوگ جہاد کریں اور کچھ علم حاصل کریں پھر علم حاصل کرنے والے لوگ پہلی قسم کے لوگوں کو دین کے مسائل بتائیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں پہلی قسم کے لوگوں پر واجب ہوگا کہ وہ ان لوگوں کی بات مانیں اور یہی تقلید ہے۔ تقلید کا ثبوت احادیث سے بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ کرامؓ میں جہاں اجتہاد کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں وہاں تقلید کی بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ یعنی جو صحابہ کرامؓ براہِ راست قرآن وسنت سے استنباطِ احکام نہ کر سکتے تھے وہ فقہاء صحابہ کی طرف رجوع کر کے ان مسائل کو معلوم کر لیا کرتے تھے اور فقہاء صحابہؓ اُن سوالات کے جواب دونوں طرح دیا کرتے تھے کبھی دلیل بیان کر کے اور کبھی بغیر دلیل بیان کیے اور عہدِ صحابہ میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کا رواج تھا۔ تقلید مطلق کی مثالیں صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بے شمار ہیں کیونکہ ہر فقیہ صحابیؓ اپنے اپنے حلقہ اثر میں فتویٰ دیتا تھا اور دوسرے حضرات اس کی تقلید کرتے تھے۔ اسی طرح عہدِ صحابہ میں تقلید شخصی کی بھی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ بخاری شریف ج ۱ ص: ۲۳۷ میں کتاب الحج باب اذا ماضت بعد ما افاضت کے تحت حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ایک معاملہ میں حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابی کا فتویٰ قبول نہیں کیا اور ان کے قول کو رد کرنے کی وجہ بجز اس کے بیان نہیں فرمائی کہ ان کا قول زیدؓ کے فتوے کے خلاف تھا اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی اُن پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ تم تقلید شخصی کر کے گناہ یا شرک کے مرتکب ہو رہے ہو بلکہ انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت اُم سُلیمؓ سے مسئلہ کی تحقیق کر کے حضرت زید بن ثابتؓ کی طرف دوبارہ رجوع کریں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور حضرت زیدؓ نے حدیث کی تحقیق فرما کر اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع فرما لیا جیسا کہ مسلم وغیرہ کی روایت میں تصریح ہے۔ بہرحال یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تقلید کی جاتی تھی اور اسی طرح معاذ بن جبلؓ یمن کے صرف گورنر ہی نہ تھے بلکہ قاضی اور مفتی بن کر گئے تھے لہٰذا اہل یمن کے لیے صرف ان کی تقلید کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ اہل یمن انہی کی تقلید شخصی کیا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ کے دورِ مبارک میں تقلید مطلق اور تقلید شخصی دونوں کے نظائر بکثرت موجود ہیں لیکن بعد کے علماء نے ایک عظیم انتظامی مصلحت سے تقلید مطلق کے بجائے تقلید شخصی کا التزام کیا۔ اصحابِ مذاہب خواہ امام ابوحنیفہؒ ہوں یا امام مالکؒ امام شافعی یا امام احمد (رحمہم اللہ) کسی نے بھی تدوین مذاہب اور استخراج مسائل خلافِ شرع نہیں کیے۔ ہر ایک امام کے پاس مستند دلائل موجود ہیں۔ حضرت شاہ

ولی اللہ "غاية الانصات في بيان سبب الاختلاف" میں فرماتے ہیں۔عربی عبارت کی بجائے ان کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جب فقہاء نے فقہ کو مدوّن کیا تو وہ مسائل جن میں ان سے پہلے علماء نے کلام کیا تھا یا وہ اُن کے زمانہ میں پیش آتے ہیں' ان سب سے کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے حدیث مرفوع' متصل یا موقوف صحیح یا ضعیف یا حسن یا شیخین اور خلفاء کے آثار میں سے کوئی اثر نہ پایا ہو۔پس حق تعالیٰ نے اس طرح ان کے لیے عمل بالسنۃ آسان کر دیا' انتہی ۔اگر ائمہ مجتہدین مسائل موجودہ کی تحقیق اور تدوین نہ کرتے تو تمام عالم گمراہ ہو جاتا اور کسی کو احکام شرع کی ہوا بھی نہ لگتی کیونکہ بہت سے احکام ظاہر نصوص وآیات سے مستنبط نہیں ہوتے ۔بس ان مذاہب کا انکار کرنا یا ان کو خلاف شرع سمجھنا درحقیقت احسان فراموشی ہے۔حضرت شاہ صاحبؒ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں' ان مذاہب مدوّنہ محرّرہ کی تقلید کے جواز پر تمام امت یا اس کے قابل اعتبار افراد نے آج تک اجماع کیا ہے اور اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں' بالخصوص اس زمانہ میں کہ ہمتیں بہت ہی پست ہوگئی ہیں اور نفوس میں خواہشات کا غلبہ ہے اور ہر رائے والا اپنی رائے پر مغرور ہے اور ابن حزمؒ نے جو یہ رائے قائم کی ہے کہ "تقلید حرام ہے اور سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا قول لینا حلال نہیں ہے" یہ بے دلیل بات ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ عقد الجید میں فرماتے ہیں: مذاہب اربعہ کے سوا کسی پانچویں مذہب کا اتباع نہ کرنا چاہیے۔آپؒ کے الفاظ یہ ہیں. ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا سواد الاعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم کہ جب بجز ان مذاہب اربعہ کے اور سارے مذاہب حقہ ختم ہو گئے تو انہیں چار کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع ٹھہرا اور ان سے نکلنا سوادِ اعظم سے نکلنے کے مرادف ٹھہرا۔بہر حال ائمہ مجتہدین کی تقلید اور پیروی کتاب وسنت کی اتباع کے منافی نہیں ہے۔واللہ اعلم

۲: حدثنا ابو عبد الله قال . ثنا محمد بن الصباح قال: انا جرير عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذرونى ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بسؤالهم و اختلافهم على انبيائهم فاذا امرتكم بشىء فخذوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شىء فانتهوا.

۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم چھوڑ دو مجھ سے وہ چیز (جس کا بیان میں نے تم سے نہیں کیا کیونکہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں اپنے نبیوں پر سوالات و اختلافات کی کثرت کے سبب اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو بجالاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو اور جب کسی چیز سے روکوں تو ترک جاؤ۔

۳: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ' ثنا ابو معاوية و وكيع عن الاعمش ' عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ من اطاعنى فقد اطاع الله و من عصانى فقد عصى الله.

۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فرمانبرداری کی میری اس نے فرمانبرداری کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری اس نے نافرمانی کی اللہ کی۔

۴. حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ' ثنا زكريا ابن عدى ' عن ابن المبارك عن محمد بن سوقة عن ابى جعفر قال .

۴: ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی

كان ابن عمر اذا سمع من رسول الله ﷺ حديثًا لم يعدُهُ و لم يقصر دُونهُ

بات سنتے (تو بیان کرتے وقت) نہ تو اس سے بڑھاتے اور نہ اس سے کچھ کم کرتے۔

۵: حدّثنا هشامُ بنُ عمّارِ الدمشقيّ ثنا محمّدُ ابنُ عيسى بن سُميعٍ حدّثنا ابراهيمُ بنُ سُليمان الافطسُ عن الوليد بن عبدالرّحمن الجُرشيّ عن جُبير بن نُفيرٍ عن ابي الدّرداءِ رضى اللهُ تعالى عنه قال خرج علينا رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم و نحنُ نذكُرُ الفقر و نتخوّفُهُ فقال آلفقر تخافُون والّذي نفسي بيده لتُصبّنّ عليكُمُ الدنيا صبًّا حتّى لا يُزيغَ قلبَ احدكُم اذاغةً الاهيَهْ و ايمُ الله لقد تركتُكُم على مثل البيضاء ليلُها و نهارُها سواءٌ قال ابو الدّرداء صدق والله رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم تركنا والله على مثل البيضاء ليلُها و نهارُها سواءٌ

۵: حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ درآنحالیکہ ہم ذکر کررہے تھے تنگ دستی کا اور اس سے خوف کررہے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا: کیا تم فقر سے ڈررہے ہو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً برسا دی جائے گی تمہارے اوپر دنیا یہاں تک کہ کجی (ٹیڑھا پن) پیدا ہو جائے گی ہر دل میں تھوڑی بہت۔ جبکہ اللہ کی قسم میں تم کو ہموار میدان کی سی حالت پر چھوڑ کر جارہا ہوں جس کے دن اور رات برابر ہیں۔ فرمایا ابوالدرداء نے کہ سچ فرمایا تھا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چھوڑا اللہ کی قسم ایسی ہموار حالت پر جس کے دن اور رات برابر تھے۔

۶: حدّثنا مُحمّدُ بنُ بشّارٍ ثنا مُحمّدُ بنُ جعفرٍ ثنا شُعبةُ عن مُعاوية بن قُرّة رضى اللهُ تعالى عنه عن ابيه قال قال رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم لا تزالُ طائفةٌ من اُمّتي منصُورين لا يضُرُّهُم من خذلهُم حتّى تقُوم السّاعةُ

۶: قرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ ایک گروہ میری اُمت سے ہمیشہ (اللہ کی) مدد میں رہے گا نہیں نقصان پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۷: حدّثنا ابُو عبد الله قال: ثنا هشامُ بنُ عمّارٍ قال حدّثنا يحيى بنُ حمزة قال: ثنا ابُو علقمة نصرُ بنُ علقمة عن عُمير بن الاسود و كثير بن مُرّة الحضرميّ عن ابي هُريرة انّ رسُول الله ﷺ قال لا تزالُ طائفةٌ من اُمّتي قوّامةٌ على امر الله لا يضُرُّها من خالفها

۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ایک جماعت میری اُمت میں سے ڈٹی رہے گی اللہ کے حکم پر ان کو نقصان نہیں پہنچ سکے گا جو ان کی مخالفت کرے گا۔

۸۔ حدّثنا ابُو عبد الله قال: ثنا هشامُ بنُ عمّارٍ ثنا الجرّاحُ بنُ مليحٍ ثنا بكرُ بنُ زُرعة قال سمعتُ ابا عنبة الخولانيّ و كان قد صلّى القبلتين مع رسُول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم قال سمعتُ رسُول الله صلّى اللهُ عليه

۸: ہم سے بیان کیا بکر بن زرعہ نے کہ میں نے ابوعنبہؓ الخولانی سے سنا ہے جنہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھی ہے۔ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے

وسلم يقول لا يزال الله يغرس في هذا الدين غرسا يستعملهم في طاعته.

سنا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ دین میں ایسے پودے لگاتے رہیں گے جنہیں اپنی فرمانبرداری میں استعمال فرمائیں گے۔

۹ : حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب ثنا القاسم بن نافع ثنا الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب عن ابيه قال: قام معاوية رضي الله تعالى عنه خطيبا فقال : اين علماؤكم؟ اين علماؤكم؟ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقوم الساعة الا وطائفة من امتي ظاهرون على الناس لا يبالون من خذلهم و لا من نصرهم.

۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ کھڑے ہوئے حضرت معاویہؓ خطبہ دینے کے لئے فرمایا: تمہارے علماء کہاں ہیں؟ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قائم ہونے تک ایک جماعت میری امت سے غالب رہے گی لوگوں پر پرواہ نہیں کریں گے اس کی جو ان کو رسوا کرے یا ان کی مدد کرے۔

۱۰ : حدثنا هشام بن عمار ثنا محمد بن شعيب ثنا سعيد بن بشير عن قتادة عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان : ان رسول الله ﷺ قال لا يزال طائفة من امتي على الحق منصورين لا يضرهم من خالفهم حتى يأتي امر الله عزوجل.

۱۰: ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری اُمت میں سے حق پر (اللہ کی طرف سے) مدد کئے جائیں گے۔ نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو جو ان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے۔

۱۱ : حدثنا ابو سعيد (عبد الله بن سعيد) ثنا ابو خالد الاحمر قال : سمعت مجالدا يذكر عن الشعبي عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال : كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فخط خطا و خط خطين عن يمينه و خط خطين عن يساره. ثم وضع يده في الخط الاوسط فقال "هذا سبيل الله" ثم تلا هذه الآية : ﴿و ان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله﴾ [الانعام : ۱۵۳]

۱۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آنجناب ﷺ نے ایک لکیر کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی دائیں جانب اور کھینچی دو لکیریں اس لکیر کی بائیں جانب۔ پھر رکھا اپنا ہاتھ درمیان والی لکیر پر اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: میرے راستہ سیدھا پس اتباع کرو اس کی اور نہ پیروی کرو ایسے راستوں کی جو جدا کر دیں تمہیں اس کے راستے سے۔

۲ : باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه

باب: حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کا مقابلہ کرنے والے پر سختی

۱۲ . حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا زيد بن الحباب عن معاوية بن صالح حدثني الحسن بن جابر عن المقدام

۱۲: مقدام بن معدیکرب الکندیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ فرمایا: قریب ہے کہ ایک شخص تکیہ لگائے ہوئے ہو اپنے پلنگ

بن معدیکرب الکندی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوشک الرجل متکئا علی اریکته یحدث بحدیث من حدیثی فیقول بیننا وبینکم کتاب الله عزوجل فما وجدنا فیه من حلال استحللناه وما وجدنا فیه من حرام حرمناه الا وان ما حرم رسول الله مثل ما حرم الله ۔

پر بیان کی جائے اس سے میری باتوں میں سے کوئی بات تو وہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جو کچھ ہم پائینگے اس میں حلال حلال جانیں اسی کو اور جو کچھ ہم پائینگے اس میں حرام حرام جانیں گے اسی کو۔ خبردار کہ جو کچھ حرام کیا اللہ کے رسولؐ نے اسی طرح ہے جیسے حرام کیا اللہ نے۔

تشریح ☆ اریکہ کی مراد میں بعض محدثین نے فرمایا کہ وہ سریر ہے کہ جو مسہری کے اندر ہو اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد تکیہ یا فراش یا مسند جس پر آدمی ٹیک لگائے یا جلوہ گاہ عروس کا۔ اس زمانہ میں صوفہ یا تکیہ یا بیڈ بھی اس کا مصداق ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے اُن لوگوں کی برائی معلوم ہوتی ہے جو فقط قرآنِ حکیم پر اعتماد کر کے حدیث رسول اللہ (ﷺ) سے اعراض کرے۔

۱۳: حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا سفیان بن عیینة فی بیته انا سألته عن سالم ابی النضر ثم مر فی الحدیث قال او زید بن اسلم عن عبید الله بن ابی رافع عن ابیه ان رسول الله ﷺ قال لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه الامر مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب الله اتبعناه

۱۳: ابو رافعؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ تکیہ لگائے ہوئے اپنے پلنگ[1] پر بیٹھا ہو اسکو کوئی ایسا معاملہ پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے میں نے روکا ہو تو وہ یوں کہے: میں نہیں جانتا۔ ہم نے اسکو اللہ کی کتاب میں نہیں پایا کہ اسکا اتباع کریں۔ ہمیں جو کتاب اللہ میں ملے گا بس اسکا اتباع کرینگے۔

۱۴: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمن ابن عوف عن ابیه عن القاسم بن محمد عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد

۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہمارے دین میں ایسی بات کا اضافہ کیا جو اس میں نہیں تو اس کی بات نا قابلِ قبول ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث سے بدعت کی قباحت اور برائی معلوم ہوئی۔ بدعت اور احداث وہ نیا کام جو تین زمانہ مشہور لہا بالخیر یعنی زمانہ نبوی اور زمانہ خلفاء راشدین اور زمانہ تابعین میں خود بھی موجود نہ تھا نہ اس کا مظہر۔ اور اس کام کو لوگوں نے دین میں داخل کر دیا۔ مثلاً یہ سمجھ کر اس کے بجا لانے سے آخرت میں ثواب ہوگا یا موجب حصول رضاء الٰہی ہے یا اس سے اجتناب موجب اجرِ اخروی ہے۔ غرض جو ایسے کام نکالے اس کو آپؐ نے مردود فرمایا اور فهو رد کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ وہ شخص مردود دوسرے یہ کہ وہ کام مردود ہے اور اس سے تمام بدعتوں کی جڑ کا قلع قمع ہو گیا۔

---

[1] راقم کہتا ہے کہ بخاری شریف میں بھی اس مفہوم کی حدیث آئی میں نے تعلیم ترمذی شریف کے دوران میں حضرت مفتی محمد سعید دیروی سے خیر المدارس میں سنا کہ ایک شخص (غالباً) عبد اللہ چکڑالوی رنگ محل کی ایک مسجد میں مفلوج تکیہ پر بیٹھا پڑھا کرتا تھا ایک نے خیال کیا کہ اسے دیکھا جائے چنانچہ دیکھا کہ کہہ رہا تھا حسبنا کتاب اس کو جو بزرگ دیکھنے گئے تھے انہوں نے کہا آپ کی حالت کا صحیح نقشہ بخاری شریف میں ایا ہے تو اس نے خادم بدھن نے بکواس کی کہ کہتا جیسا بخاری جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر رہتا تھا تو اس بزرگ نے کہا یہ قول کہ بخاری میں وضع کردہ حدیث ہے تو ایک دن کے مراتب تو ہے تم نہ ہوتے بہتر اس سے حدیث میں جو نقشہ کھینچا گیا تھا وہ پتہ چل گیا کہ تمہارے جیسوں کا ہی ہے۔ (عبد الرشید)

١٥ . حدثنا محمد بن رمح بن المهاجر المصري انبانا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عروة ابن الزبير ان عبد الله بن الزبير رضي الله تعالى عنه حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الانصاري سرح الماء يمر فابى عليه فاختصما عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصاري فقال يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر قال فقال الزبير والله اني لاحسب هذه الاية نزلت في ذلك:
۝ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما ۝ (...... ٦٥)

١٦ . حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تمنعوا اماء الله ان يصلين في المسجد فقال ابن له انا لنمنعهن فقال فغضب غضبا شديدا وقال احدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول انا لنمنعهن "

١٧ . حدثنا احمد بن ثابت الجحدري و ابو عمرو حفص بن عمر قال ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا ايوب عن سعيد ابن جبير عن عبد الله ابن رضي الله تعالى عنه

۱۵ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک صاحب نے حضرت زبیرؓ سے حضورؐ کے پاس حرۃ کی کھال (چھوٹی نہر) کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے وہ حضرات کھجور کے باغات کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری نے (حضرت زبیرؓ سے) یوں کہا تھا کہ پانی کو کھلا چھوڑ دو تا کہ وہ چلتا رہے انہوں نے انکار کیا۔ جھگڑا رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرنے کے بعد بقیہ پانی اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دیا کرو۔ اس بات پر وہ انصاری غصہ میں آ گئے اور کہنے لگے کہ اس لئے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ کے چہرۂ انور کا رنگ (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہو گیا پھر فرمایا زبیر! اپنے باغ وغیرہ کو سیراب کرو اور اس وقت تک پانی روکے رکھو جب تک وہ منڈیروں تک بلند نہ ہو جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی
۝ فلا وربک لایومنون حتی یحکموک ۝

۱۶. حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. اللہ کی بندیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ ان کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو ان کو ضرور منع کریں گے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شدید غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ضرور منع کریں گے۔

۱۷. حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ان کا بھتیجا بیٹھا ہوا تھا اس نے کنکری پھینکی۔ انہوں نے اسے منع فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

مُعقلٍ انه كان جالسًا الى جنبه ابن اخٍ له فخذف فنهاهُ و قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنها و قال انها لا تصيدُ صيدًا و لا تنكى عدوًّا و انها تكسِرُ السّنّ و تفقأ العين قال فعاد ابن اخيه يخذف فقال احدثك ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنها ثم عدت تخذف لا اكلمك ابدا

نے اس سے روکا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے (البتہ مارنے والے کی) آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتا ہے۔ بھتیجے نے پھر وہی حرکت کی۔ فرمانے لگے میں تجھے بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہ کام کرتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

تشریح ☆☆ (حدیث: ۱۵) وہ شخص جو حضرت زبیرؓ کے ساتھ جھگڑا تھا اس کے نام کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ قاضیؒ فرماتے ہیں کہ داؤدی نے نقل کیا ہے کہ وہ منافق تھا اور وہ انصار کے کسی قبیلہ سے تعلق کی بناء پر انصاری کہا جاتا ہے۔ حرہ کنکریلی ریت کو کہتے ہیں اور یہ نام ہے مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا۔ حضورؐ نے جو دو حکم فرمائے دونوں انصاف پرمبنی تھے۔ پہلا حکم بھی منصفانہ تھا کہ حضرت زبیرؓ کھیت کو اپنی ضرورت کے موافق سینچ لیں اس کے بعد انصاری کے کھیت پر پانی چھوڑ دیں۔ جب اس نے نافرمانی کی تو آپؐ نے فرمایا تم اپنا حق پورا لے لو کہ منڈیروں تک پانی بھر جائے۔ (حدیث ۱۶) یہ معلوم ہوا کہ حدیث رسول اللہ (ﷺ) کے سامنے سرتسلیم خم ہو جانا چاہیے۔ (حدیث ۱۷) اس سے یہ ہدایت حاصل ہوئی کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کے نافرمانوں اور فاسقوں سے ملاقات ترک کرنا درست ہے تاکہ ان لوگوں کو گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ تعجب ہوتا ہے اُن لوگوں پر جو بدعتیوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو اپنا دوست بناتے ہیں اور اہل حق سے نفرت کرتے ہیں۔ باقی مذاہب اربعہ حقہ کی تقلید جائز اور مستحسن عمل ہے اس حدیث کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۸: حدثنا هشام بن عمار ثنا يحيى ابن حمزة حدثني بُرْدُ بن سنان عن اسحق بن قبيصة عن ابيه ان عبادة بن الصامت الانصاري رضي الله تعالى عنه النقيب صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا مع معاوية رضي الله تعالى عنه ارض الروم فنظر الى الناس و هم يتبايعون كسر الذهب بالدنانير و كسر الفضة بالدراهم فقال يا ايها الناس انكم تأكلون الربا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تبتاعوا الذهب الا مثلا بمثل لا زيادة بينهما و لا نظرة فقال له معاوية رضي الله تعالى عنه يا ابا الوليد رضي الله تعالى عنه لا ارى الربا في هذا الا ما كان من نظرة فقال عبادة

۱۸: رسول اللہؐ کے ساتھی حضرت عبادہ بن صامتؓ انصاری سرزمین روم میں معاویہؓ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونے کے ٹکڑوں کی دیناروں اور چاندی کے ٹکڑوں کی درہموں کے بدلے خرید وفروخت کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم سود کھا رہے ہو۔ میں نے جناب رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے سونے کو سونے کے بدلہ میں صرف برابر برابر بیچو جس میں نہ تو کمی و زیادتی ہو اور نہ ادھار۔ معاویہؓ نے ان سے کہا اے ابوالولید! میرے نزدیک تو اس میں سود نہیں الا یہ کہ ادھار ہو۔ عبادہؓ نے کہا میں آپ کو رسول اللہؐ کی بات بتاتا ہوں اور آپ اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالی نے مجھے یہاں سے

أحدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم و تحدثني عن رأيك لئن أخرجني الله لا أساكنك بأرض لك علي فيها امرة فلما قفل لحق بالمدينة فقال له عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ما أقدمك يا أبا الوليد رضي الله تعالى عنه فقص عليه القصة و ما قال من مساكنته فقال ارجع يا أبا الوليد رضي الله تعالى عنه الى أرضك فقبح الله أرضا لست فيها و أمثالك و كتب الى معاوية رضي الله تعالى عنه لا امرة لك عليه و احمل الناس على ما قال فانه هو الأمر

نکلنے کا موقع دیا تو میں آپ کے ساتھ ایسی سرزمین میں نہیں ٹھہروں گا جس کے والی آپ ہوں۔ پھر جب وہ لوٹے تو مدینہ منورہ آئے۔ عمر بن خطابؓ نے ان سے پوچھا اے ابوالولید کس چیز نے آپ کو واپس کیا؟ انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا اور اپنے ٹھہرنے کے متعلق اپنے قول کا بھی تذکرہ کیا۔ عمرؓ نے فرمایا اے ابوالولید! اسی سرزمین کی طرف لوٹ جایئے اللہ ایسی زمین کو قبیح کریں جس میں آپ نہ ہوں یا آپ جیسے نہ ہوں اور معاویہ کو لکھا کہ آپ کو ان پر کوئی ولایت نہیں لوگوں کو ویسے کرنے کا حکم دیں جیسا انہوں نے فرمایا ہے کیونکہ (دین کا) حکم وہی ہے۔

۱۹. حدثنا أبو بكر بن الخلاد الباهلي ثنا يحيى بن سعيد عن شعبة عن ابن عجلان : أنبأنا عون بن عبد الله عن عبد الله بن مسعود قال اذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ فظنوا برسول الله ﷺ الذي هو أهناه و أهداه و أتقاه (هذا المتن مما انفرد به المصنف).

۱۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات بتاؤں تو تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا کرو جو ان کے شایان شان صحیح اور پاکیزہ ہو۔ (اس متن کو صرف مصنف نے روایت کیا)۔

۲۰. حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن شعبة عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي بن أبي طالب قال اذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ حديثا فظنوا به الذي هو أهناه و أهداه و أتقاه.

۲۰ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بتاؤں تو تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا کرو جو ان کے لائق شان درست اور پاکیزہ ہو۔

۲۱. حدثنا علي بن المنذر ثنا محمد بن الفضيل ثنا المقبري عن جده عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال لا أعرفن ما يحدث أحدكم عني الحديث و هو متكئ على أريكته فيقول اقرأ قرآنا ما قيل من قول حسن فأنا قلته (هذا المتن مما انفرد به المصنف)

۲۱ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے اور وہ پلنگ پر تکیہ لگائے ہوئے یوں کہے کہ صرف قرآن پڑھو۔ کیونکہ جو اچھی بات ہے وہ میری کہی ہوئی ہے۔

۲۲. حدثنا محمد بن عباد بن آدم ثنا أبي عن شعبة عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة ح و حدثنا

۲۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے بیان فرمایا اے بھتیجے! جب میں تم کو حضور صلی اللہ

هناد بن السري ثنا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة ان ابا هريرة قال لرجل يا ابن اخي اذا حدثتك عن رسول الله ﷺ فلا تضرب له الامثال

علیہ وسلم کی کوئی حدیث مبارکہ بیان کیا کروں تو تم (اس کے مقابلے میں) لوگوں کی باتیں (قیل وقال) بیان نہ کیا کرو۔

قال ابو الحسن ثنا يحيى بن عبد الله الكرابيسي ثنا علي بن الجعد عن شعبة عن عمرو بن مرة من حديث علي رضي الله تعالى عنه

عمرو بن مرہ سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کی حدیث منقول ہے۔

٣ : بابُ التَّوقّي في الحديث عنْ رسُول الله ﷺ

باب: حدیث میں احتیاط اور محافظت کے بیان میں

٢٣ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا معاذ بن معاذ عن ابن عون ثنا مسلم البطين عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن عمرو بن ميمون قال ما اخطاني ابن مسعود رضي الله تعالى عنه عشية خميس الا اتيته فيه قال فما سمعته يقول بشيء قط قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان ذات عشية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنكس قال فنظرت اليه فهو قائم محللة ازرار قميصه قد اغرورقت عيناه وانتفخت اوداجه قال او دون ذلك او فوق ذلك او قريبا من ذلك او شبيها بذلك

۲۳ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ بلاتخلف ہر جمعرات کی شام کو ان کی خدمت میں آتا تھا فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ حضور ﷺ نے یوں فرمایا ایک شام یوں کہہ دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر انہوں نے سر جھکا لیا میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ کھڑے تھے قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آنکھیں پھیلی ہوئی، گردن کی رگیں پھول چکی تھیں اور یوں کہہ رہے تھے یا اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب قریب یا اس کے مشابہ فرمایا تھا۔

٢٤ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا معاذ بن معاذ عن ابن عون عن محمد بن سيرين قال كان انس بن مالك رضي الله تعالى عنه اذا حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا ففرغ منه قال او كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

۲۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان فرماتے تو فارغ ہونے کے بعد اوْ کما قَالَ رسُوْلُ اللہ ﷺ کے الفاظ کہتے یعنی یا جس طرح فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

٢٥ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال

۲۵ عبدالرحمن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت زید بن ارقمؓ سے گزارش کی کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم

قلنا لزيد بن ارقم حدثنا عن رسول الله ﷺ قال كبرنا و نسينا والحديث عن رسول الله ﷺ شديد.

بوڑھے ہو گئے ہیں اور بھولنے لگے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرنا امر شدید ہے۔

۲۶ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابو النضر عن شعبة عن عبد الله بن ابى السفر قال سمعت الشعبى يقول جالست ابن عمر سنة فما سمعته يحدث عن رسول الله ﷺ شيئا

۲۶ عبداللہ بن ابی السفر فرماتے ہیں کہ میں نے شعبیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک سال حضرت ابن عمرؓ کے پاس رہا مگر کبھی انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی بات کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۲۷. حدثنا العباس بن عبد العظيم العنبرى ثنا عبد الرزاق انبأنا معمر عن ابن طاوس عن ابيه قال سمعت ابن عباس يقول انا كنا نحفظ الحديث والحديث يحفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما اذا ركبتم الصعب والذلول فهيهات

۲۷ طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حدیث حفظ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بات تو حفظ ہی کی جاتی ہے (یعنی آگے پہنچانے کی نیت سے) مگر جب تم سخت اور کمزور اونٹوں پر سوار ہونے لگو (کنایہ ہے عدم احتیاط سے) تو بعد اور دوری ہوگئی۔

۲۸: حدثنا احمد بن عبدة ثنا حماد بن زيد عن مجالد عن الشعبى عن قرظة بن كعب رضى الله تعالى عنه قال بعثنا عمر بن الخطاب الى الكوفة وشيعنا فمشى معنا الى موضع يقال له صرار فقال اتدرون لم مشيت معكم قال قلنا لحق صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم و لحق الانصار قال لكنى مشيت معكم لحديث اردت ان احدثكم به فاردت ان تحفظوه لممشايى معكم انكم تقدمون على قوم للقرآن فى صدورهم هزيز كهزيز المرجل فاذا راوكم مدوا اليكم اعناقهم و قالوا اصحاب محمد فاقلوا الرواية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انا شريككم الحديث من افراد المصنف

۲۸: قرظہ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا اور ہمارے ساتھ خود بھی صرار نامی جگہ تک آئے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیوں چلا؟ ہم نے عرض کی رسول اللہؐ کے اصحاب اور انصار ہونے کی وجہ سے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ اس لئے چلا تاکہ تم سے ایک بات کہوں اور تم اپنے ساتھ میرے چلنے کا لحاظ رکھتے ہوئے اُس بات کی حفاظت کرو۔ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے سینے قرآن (کے شوق) سے ایسے ابلیں گے جیسے ہنڈیا۔ جب وہ تمہیں دیکھیں گے تو اپنی گردنیں تمہاری طرف لمبی کریں گے اور کہیں گے محمدؐ کے اصحاب آ گئے۔ تم لوگ رسول اللہؐ کی جانب سے کم احادیث بیان کرنا پھر میں تمہارا شریک ہوں گا۔ (یہ حدیث صرف مصنف علیہ الرحمۃ سے منقول ہے)۔

۲۹: حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن ثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن السائب ابن يزيد قال

۲۹. سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک سعد بن مالک کے ساتھ رہا۔ میں نے انہیں

صحبتُ سعدَ بن مالکٍ من المدینۃ الی مکّۃ فما سمعتُہ یحدثُ عن النبیّ ﷺ بحدیثٍ واحدٍ.

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک حدیث بھی بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

تشریح ☆ (حدیث نمبر:۲۳) ان احادیث میں صحابہ کرامؓ کی احتیاط بیان کی گئی ہے خصوصاً حضرت عمرؓ کی۔ دراصل وہ یہ چاہتے تھے کہ صرف اُن احادیث کی روایت کی جائے جن کے متعلق راوی کو پورا اطمینان ہو کہ جو اس نے دیکھا یا سنا ہے وہی کچھ وہ بیان کر رہا ہے۔ چنانچہ بعض مرتبہ کوئی حدیث بیان کر کے آپ مخاطبین سے کہتے کہ جس نے اس حدیث کو خوب اپنے حافظے میں جما لیا ہے اُسے چاہیے کہ وہ جہاں جہاں جائے اس حدیث کو بیان کرتا چلا جائے۔ بالکل اسی طرح حافظ ابن عبدالبرؒ نے اپنی کتاب جامع بیان ج ۲ ص:۱۲۲ میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے صحابہ بھی روایت کرنے میں بہت محتاط تھے جیسا کہ ابن مسعودؓ کی حدیث باب میں ہے کہ ان پر انتہائی گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت طاری ہوگئی' اس لیے کہ صحابہ کرامؓ کے دلوں میں بہت کامل ادب تھا اور خوف وخشیت الٰہی کا غلبہ تھا۔ آج کے دور میں بہت بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ضعیف احادیث سنا کر لوگوں کے عقیدے کمزور کیے جا رہے ہیں اور بعضوں نے تو موضوع اور من گھڑت احادیث لوگوں میں پھیلانا شروع کر رکھی ہیں۔ ہمارے اسلاف کیا تھے اور ہم کیا ہو گئے۔ اللّٰھم احفظنا۔

نوٹ ☆ صحابہ احادیث بیان کرنے کے سلسلے میں کس قدر محتاط تھے اور حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر رضی اللہ عنہما بالخصوص اس معاملہ میں کتنا سخت رویہ رکھتے تھے اگر اس سلسلے میں مزید وضاحت مطلوب ہو تو ''مکتبۃ العلم'' ہی کی شائع کردہ کتاب ''حجیتِ حدیث'' مصنف مناظر احسن گیلانی بے حد مفید رہے گی۔ (ابومعاذ)

۴ : بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَعَمُّدِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمداً جھوٹ بولنے کی شدت کا بیان

۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ وَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا ثنا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۳۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھ پر جھوٹ گھڑا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

تشریح ☆ لغت کے اعتبار سے ہر کلام کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں' اقوالِ رسول (ﷺ) و افعالہ۔ آپؐ کے اقوال اور افعال کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ علماء محدثین نے بیان فرمایا ہے کہ ساٹھ سے زائد صحابہ کرامؓ نے اس کو روایت کیا ہے اور امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس کے راوی صحابہ میں سے تقریباً دوسو ہیں۔ ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔ بہرحال نبی رحمت ﷺ نے اپنی اُمت کو بہت زیادہ تاکید فرمائی کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو ورنہ دوزخ کا ایندھن بنو گے اور تمہاری نشستیں بجائے جنت میں ہونے کے جہنم میں تیار ہوں گی۔ علم حدیث کتنا عظیم علم ہے' اسے یاد کرنا' لوگوں تک پہنچانا' اس پر عمل کرنا باعث نجات اور اُخروی ترقی کا ذریعہ ہے۔ اگر گھڑی ہوئی باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جائیں گی تو ان کا وبال اور عذاب بھی بہت سخت ہوگا۔

۳۱: حدثنا عبد الله بن عامر بن زرارة و اسماعيل بن موسى قالا ثنا شريك عن منصور عن ربعي ابن حراش عن علي قال قال رسول الله ﷺ لا تكذبوا علي فان الكذب علي يولج النار.

۳۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ گھڑو کیونکہ مجھ پر جھوٹ گھڑنے کا فعل آگ میں داخل کر دے گا۔

۳۲: حدثنا محمد بن رمح المصري ثنا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ من كذب علي ﷺ (حسبته قال متعمدا) فليتبوأ مقعده من النار

۳۲: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمداً بھی ارشاد فرمایا۔ راوی) وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۳: حدثنا ابو خيثمة زهير بن حرب ثنا هشيم عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار.

۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

۳۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمد بن بشر عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من تقول علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار

۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔

۳۵: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يحيى بن يعلى التيمي عن محمد بن اسحق عن معبد بن كعب عن ابي قتادة رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على هذا المنبر اياكم و كثرة الحديث عني فمن قال علي فليقل حقا او صدقا و من تقول علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار.

۳۵: حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس منبر پر کہ میری جانب سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرنے سے بچو۔ جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے اسے چاہئے کہ صحیح یا سچی بات کہے اور جس نے ارادتاً مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تھی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

۳۶: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة و محمد بن جعفر ثنا شعبة عن جامع بن شداد ابي صخرة عن عامر بن عبد الله بن زبير رضي الله تعالى عنه عن ابيه قال قلت للزبير بن العوام ما لي لا اسمعك تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما اسمع ابن مسعود و فلانا

۳۶: عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد زبیر بن العوامؓ سے پوچھا کہ میں نے آپ کو رسول اللہؐ کی جانب سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ اور فلاں صاحب کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا ان سے جدا

قال اما انی لم افارقہ منذ اسلمت و لکنی سمعت منہ کلمۃ یقول من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار

نہیں ہوا مگر میں نے ان سے ایک بات سن رکھی ہے (جو روایت حدیث سے مانع ہے) آپ فرماتے تھے جس نے مجھ پر جھوٹ گھڑا اُس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

۳۷: حدثنا سوید بن سعید ثنا علی بن مسھر عن مطرف عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار

۳۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹی بات گھڑی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کرے۔

باب من حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا و ھو یری انہ کذب

باب: اُس شخص کا بیان جو جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے

۳۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا علی بن ہاشم عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن علی عن النبی ﷺ قال من حدث عنی حدیثا و ھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین

۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری جانب سے کوئی بات کہی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

تشریح ☆ فھو احد الکاذبین یہ لفظ تثنیہ اور جمع دونوں طرح مروی ہے۔ ویسے تثنیہ زیادہ مشہور ہے۔ مراد اس سے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی ہیں یعنی جس طرح یہ دونوں جھوٹے ہیں اسی طرح وہ شخص بھی جھوٹا ہے جو اپنی طرف سے احادیث گھڑتا ہے۔ اگر اس لفظ کو جمع پڑھیں تو مراد یہ ہو گی کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

نوٹ ☆ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی دو بدبخت (ﷺ) کے دو "کذاب"۔ مسیلمہ کذاب نے ایک مرتبہ صحابی رسول کی آیت پڑھنے کے جواب میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ گھڑ کر ہذیان بکی کہ یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں اور نتیجتاً آج تک اس کے نام کے ساتھ کذاب کا لاحقہ لگا چلا آ رہا ہے اور تاقیامت لگا رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر سورۃ فاتحہ) (ادارہ)

۳۹: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا وکیع ح و ثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن سمرۃ بن جندب عن النبی ﷺ قال من حدث عنی حدیثا و ھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین

۳۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۴۰: حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن فضیل عن الاعمش عن الحکم عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن

۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری

علي عن النبيّ ﷺ قال من روى عنّي حديثًا و هو يرى انّهٗ كذبٌ فهو احدُ الكاذبين

طرف سے کوئی بات روایت کی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

حدثنا محمّد بن عبدك انبانا الحسن بن مُوسى الاشيب عن شعبة مثل حديث سمرة بن جُندب

شعبہ سے بھی سمرہ بن جندب کی روایت کی مثل روایت منقول ہے۔

۴۱: حدثنا ابُو بكر ابنُ ابى شيبة ثنا وكيعٌ عن سُفيان عن حبيب بن ابى ثابت عن ميمُون ابن ابى شبيب عن المُغيرة بن شُعبة قال قال رسُولُ اللهِ ﷺ من حدّث عنّي بحديث و هو يرى انّهٗ كذبٌ فهو احدُ الكاذبين

۴۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری طرف سے کوئی بات بیان کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

۶: بابُ اتّباعِ سُنّةِ الخُلفاء الرّاشدين المهديّين

باب: خلفاء راشدینؓ کے طریقہ کی پیروی

۴۲: حدّثنا عبدُ الله بن احمد بن بشير بن ذكوان الدّمشقيُّ ثنا الوليدُ بنُ مُسلم ثنا عبدُ الله ابنُ العلاء (يعني ابن زبر) حدّثني يحيى بن ابى المطاع قال سمعتُ العرباض بن سارية رضى الله تعالى عنه يقُولُ قام فينا رسُولُ الله صلّى الله عليه وسلّم ذات يوم فوعظنا موعظةً بليغةً و جلت منها القُلُوبُ و ذرفت منها العُيُونُ فقيل يا رسُول الله صلّى الله عليه وسلّم و عظتنا موعظة مُودّ ع فاعهدالينا بعهد فقال عليكُم بتقوى الله و السّمع و الطّاعة و ان عبدا حبشيًّا و سترون من بعدى اختلافًا شديدًا فعليكُم بسُنّتى و سُنّة الخُلفاء الرّاشدين المهديّين عضوا عليها بالنّواجذ و ايّاكُم و الأمور المُحدثات فانّ كُلّ بدعة ضلالة

۴۲: حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ایسا جامع وعظ کیا کہ دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جس طرح رخصت کرنے والا نصیحت کرتا ہے۔ آپ ہم سے کوئی عہد لے لیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کے ڈر کو مضبوطی سے لازم پکڑ لو امیر کا حکم سننا اور ماننا لازم کر لو اگر چہ وہ حبشی غلام ہو۔ عنقریب تم میرے بعد سخت اختلاف دیکھو گے۔ پس تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم کر لینا ان کے طریقہ کو دانتوں سے پکڑ لینا بدعات سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تشریح ☆ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں مذکور ہیں۔ اول اللہ سے ڈرنا جس کا حکم قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ آیا ہے۔ دوسری وصیت یہ فرمائی کہ اللہ کی بات سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کو اتنا ضروری امر سمجھو کہ ایسا شخص تمہارا سربراہ بن جائے جو حبشی غلام ہو تو اس کی بھی فرمانبرداری کرو۔ امیر کی بات سننے اور فرمانبرداری کرنے پر ہی امت کا اجتماع موقوف ہے۔ جب اُمت اپنے امیر کی فرمانبرداری نہ کرے گی تو آپس میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانبرداری کی سخت تاکید فرمائی۔ تیسری وصیت اس حدیث

مبارک میں یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلافات بہت پیدا ہوں گے ان اختلافات سے بچتے رہنا۔ صراط مستقیم پر چلنے کی صرف یہی صورت ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدینؓ کی سنت پر جمے رہنا اور ایسی مضبوطی سے اسے پکڑنا جیسے کسی چیز کو داڑھوں سے مضبوط پکڑتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ کے دور ہی میں (خلیفہ رابع حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں) خارجیوں کا ظہور ہوا' جنہوں نے نئے نئے عقائد ایجاد کیے فتنے بڑھتے رہے۔ قدریہ فرقہ نکلا' اس نے تقدیر کا انکار کیا۔ روافض نے علیحدہ دین گھڑ لیا اور اہل بیت (علیہم الرحمہ والرضوان) کی طرف ایسے ناپاک عقیدے منسوب کر دیئے۔ معتزلہ نکلے اور اسلام کو نئی شکل میں تبدیل کر کے محدثات الامور اختیار کیے اور ان کے علاوہ بے شمار فرقے اُٹھے حتیٰ کہ ہندوستان میں بھی یہ وباء پھیلی۔ اکبر نے نیا دین جاری کیا جس کا نام دین الٰہی رکھا جو حقیقت میں دین شیطانی تھا۔ آگے چل کر نیچری' چکڑالوی' قادیانی' رضا خانی اور طرح طرح کے فرقے پیدا ہوئے کہ اللہ کی پناہ۔ ان سب قدیم اور جدید فتنوں اور پارٹیوں سے محفوظ رہنے اور خود کو راہ مستقیم پر جمائے رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور وہ یہ کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر جمے رہنا جو جماعت اس طریقہ پر جمی ہو جس کی حضورؐ نے وصیت فرمائی اور جسے ڈاڑھوں سے پکڑنے کو فرمایا بس وہی اور صرف وہی صراطِ مستقیم پر ہے' جو پارٹی نکلے اس کو اسی معیار پر جانچنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خلفاء راشدین کے طریقے پر ہے یا نیا طریقہ نکالا ہے؟ اگر اس طریقہ سے ہٹے ہوئے ہیں تو اہل باطل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خلفاء راشدین کی اتباع نصیب فرمائے۔

۴۳: حدثنا اسماعيل بن بشر ابن منصور و اسحق بن ابراهيم السوّاق قال ثنا عبد الرّحمن ابن مهديّ عن معاوية بن صالح ' عن ضمرة ابن حبيب عن عبد الرّحمن بن عمرٍو السّلميّ انّه سمع العرباض بن سارية رضي الله عنه يقول و عظنا رسول الله صلّى الله عليه وسلّم موعظة درفت منها العيون و وجلت منها القلوب فقلنا يارسول الله صلّى الله عليه وسلّم انّ هذه لموعظة مودّع فماذا تعهد الينا قال قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي الّا هالك من يعش منكم فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بما عرفتم من سنّتي و سنّة الخلفاء الرّاشدين المهديّين عضّوا عليها بالنّواجذ و عليكم بالطّاعة و ان عبدا حبشيا فانّما المؤمن كالجمل الانف حيثما قيد انقاد.

۴۳: حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اٹھے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) یہ تو رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ آپؐ ہم سے کسی چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں تم کو ایسی صاف ہموار زمین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔ اس سے وہ ہٹے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا۔ جو تم میں سے زندہ رہے' گا وہ عنقریب شدید اختلاف دیکھے گا۔ تم پر میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا اور تم پر اطاعت امیر لازم ہے خواہ وہ حبشی غلام ہو کیونکہ مؤمن نکیل ڈالے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جیسے چلایا جاتا ہے اطاعت کرتا ہے۔

۴۴ - حدثنا یحیی بن حکیم ثنا عبدالملک ابن الصباح المسمعی ثنا ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبدالرحمن ابن عمرو عن العرباض ابن ساریۃ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ صلاۃ الصبح ثم اقبل علینا بوجھہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ فذکرہ نحوہ

۴۴: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں جامع نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عرباض رضی اللہ نے پہلی کی مثل روایت ذکر کی۔

۷: بَابُ اِجْتِنَابِ الْبِدَعِ وَ الْجَدَلِ

باب: بدعت اور جھگڑے سے بچنے کا بیان

۴۵: حدثنا سوید بن سعید و احمد بن ثابت الجحدری قالا ثنا عبد الوھاب الثقفی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت عیناہ و علا صوتہ و اشتد غضبہ کانہ منذر جیش یقول صبحکم مساکم و یقول بعثت انا والساعۃ کھاتین و یقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم یقول اما بعد فان خیر الامور کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد و شر الامور محدثاتھا و کل بدعۃ ضلالۃ و کان یقول من ترک مالا فلاھلہ و من ترک دینا او ضیاعا فعلی و الی۔

۴۵: جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے جب رسول اللہؐ خطاب فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر سے خوف دلا رہے ہوں۔ فرماتے تمہاری صبح ایسی ہے تمہاری شام ایسی ہے (ایسی ہوگی) اور فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے۔ پھر فرماتے امابعد! سب سے بہتر اَمر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے سب سے بدترین کام دین میں نئی باتوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور فرماتے تھے جس شخص نے بعد وفات مال چھوڑا وہ اسکے ورثاء کا ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے۔

۴۶ - حدثنا محمد بن عبید بن میمون المدنی ابو عبید ثنا ابی عن محمد بن جعفر بن ابی کثیر عن موسی بن عقبۃ عن ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما ھما اثنتان الکلام والھدی فاحسن الکلام کلام اللہ و احسن الھدی ھدی محمد الا و ایاکم و محدثات الامور فان شر الامور محدثاتھا و کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ الا لا یطولن علیکم الامد فتقسو قلوبکم الا ان ما ھو آت قریب و انما

۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: دو چیزیں ہیں ایک کلام اور دوسرا طریقہ۔ پس سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ خبردار نئی نئی باتوں سے بچنا کیونکہ بدترین کام دین میں نئی چیزیں پیدا کرنا ہے جبکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ دھیان رکھنا کہ طویل طویل اُمیدیں باندھنے نہ لگ جانا مبادا تمہارے دل سخت ہو جائیں خبردار! وہ آنے والی (موت) قریب ہے دور تو وہ چیز ہے جو پیش آنے والی نہیں ہے۔ آگاہ رہو بدبخت وہ ہے جو

السعید ما لیس بآب الا انما الشقی من شقی فی بطن امه والسعید من وعظ بغیره الا ان قتال المومن کفر و سبابه فسوق و لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاث الا و ایاکم والکذب فان الکذب لا یصلح بالجد ولا بالهزل ولا یعد الرجل صبیه ثم لا یفی له فان الکذب یهدی الی الفجور و ان الفجور یهدی الی النار و ان الصدق یهدی الی البر و ان البر یهدی الی الجنة و انه یقال للصادق صدق و بر و یقال للکاذب کذب و فجر الا و ان العبد یکذب حتی یکتب عند الله کذابا

(ضعیف)

ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو گیا اور خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے۔ خبردار مؤمن مسلمان کے ساتھ قتال کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے آگاہ رہو اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ نہ سنجیدگی کی حالت میں جائز ہے نہ ہنسی مذاق میں کوئی شخص اپنے بچے سے ایسا وعدہ نہ کرے کہ پھر اسے پورا نہ کرے کیونکہ جھوٹ نافرمانی تک لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنم تک لے جاتی ہے اور سچ نیکی تک لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور سچے شخص کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ کہا بھلائی کی جبکہ جھوٹے کیلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور نافرمانی کی۔ خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

۴۷: حدثنا محمد بن خالد بن خداش ثنا اسماعیل بن علیة ثنا ایوب ح و حدثنا احمد بن ثابت الجحدری و یحیی بن حکیم قالا ثنا عبد الوهاب ثنا ایوب عن عبد الله بن ابی ملیکة عن عائشة قالت تلا رسول الله ﷺ هذه الآیة ﴿هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن ام الکتاب و اخر متشابهات الی قوله و ما یذکر الا اولوا الالباب﴾ (آل عمران ۷) فقال "یا عائشة! اذا رایتم الذین یجادلون فیه فهم الذین عناهم الله فاحذروهم".

۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت: ﴿هو الذی انزل علیک ....﴾ "اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی بعض آیات ان میں سے محکمات ہیں وہ ام الکتاب ہیں اور دوسری متشابہات ہیں" تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات متشابہات میں جھگڑ رہے ہوں تو (سمجھ لو) یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ (عز و جل) نے مراد لئے ہیں ان سے بچنا۔

۴۸: حدثنا علی بن المنذر ثنا محمد بن فضیل ح و حدثنا حوثرة بن محمد ثنا محمد ابن بشر قالا ثنا حجاج بن دینار عن ابی غالب عن ابی امامة قال قال رسول الله ﷺ ما ضل قوم بعد هدی کانوا علیه الا اوتوا

۴۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی قوم ہدایت ملنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر وہ جو جھگڑے میں مبتلا کئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْجدل ثُمّ تلا هذِهِ الْآيَةَ : ﴿ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْن ﴾ [الزخرف : ۵۸]

یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی ۔ ﴿ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْن ﴾

۴۹ : حدّثنا داوٗد بْنُ سُلَيمان الْعَسْكَرِيُّ ثنا مُحمّدُ بْنُ علِيّ ابُو هاشِمِ ابْنِ ابِيْ حداشِ الْمُوصِلِيّ قال حدّثنا مُحمّدُ بْنُ مِحْصنٍ عنْ ابْراهِيْم بْنِ ابِيْ عبْلة عنْ عبْد اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيّ عنْ حُذَيْفة قال قالَ رسُوْلُ اللهِ ﷺ لا يَقْبلُ اللهُ لِصاحبِ بِدْعةٍ صوْمًا و لا صلاةً و لا صدقةً و لا حجًّا و لا عُمْرةً و لا جِهادًا و لا صرْفًا و لا عدْلًا يخْرُجُ مِن الْإِسْلامِ كما تخْرُجُ الشّعْرةُ مِن الْعجِيْنِ .

۴۹ : حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب بدعت کا اللہ تعالیٰ روزہ' نماز' صدقہ' حج' عمرہ' جہاد' فرض' نفل (غرض کوئی بھی نیک عمل) قبول نہیں فرماتے ۔ وہ (بدعتی شخص) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح بال آٹے سے نکل جاتا ہے۔

۵۰ : حدّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْخَيَّاطُ عنْ ابِيْ زَيْدٍ عنْ ابِيْ الْمُغِيْرةِ عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ عبّاسٍ قالَ قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ ابى اللهُ انْ يَقْبل عمل صاحبِ بِدْعةٍ حتّى يدع بِدْعتهٗ .

۵۰ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس وقت تک بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں جب تک وہ بدعت نہ چھوڑے ۔

۵۱ : حدّثنا عبْد الرّحْمنِ بْنُ ابْرٰهِيْم الدِّمشْقِيُّ و هرُوْنُ بْنُ اسْحٰق قالا ثنا ابْنُ ابِيْ فُدَيْكٍ عنْ سلمة بْنِ وردان عنْ انس بْنِ مالكٍ رضِي اللهُ تعالٰى عنْهُ قال قال رسُوْلُ اللهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم منْ ترك الْكذِب و هُو باطِلٌ بُنِي لهٗ قصْرٌ فِيْ ربضِ الْجنّةِ و منْ ترك الْمِراء و هُو مُحِقٌّ بُنِي لهٗ فِيْ وسطِها و منْ حسّن خُلُقهٗ بُنِي لهٗ فِيْ اعْلاها .

۵۱ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جو شخص جھوٹ کو باطل سمجھ کر ترک کر دے اس کے لئے اطراف جنت میں محل تیار کیا جائے گا اور جو جھگڑے کو چھوڑ دے گا۔ درآنحالیکہ وہ حق پر ہو اس کے لئے وسط جنت میں محل بنایا جائے گا اور جو اپنے اخلاق اچھے کرے گا اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں محل تیار کیا جائے گا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۴۵) اس باب کی احادیث میں بدعات اور جدال سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ بدعات کو بدترین کام فرمایا۔ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے۔ پس ہر وہ چیز جو گھڑی گئی ہو مگر دین نہ سمجھی جائے وہ بدعت نہیں کہلائے گی اور اسی طرح وہ محسوسات یا دُنیاوی معاش سے متعلق چیزیں (مثلاً کھانے' اوزار اور آلات وغیرہ بھی) جن سے نہی نہ فرمائی گئی ہو بدعت نہ ہوں گی۔ اس اصطلاحی مذموم معنی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے۔ اصطلاحی بدعت کی اقسام۔ قسم اوّل: اعتقادی بدعت۔ جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ ۲ قسم دوم' قولی بدعت۔ جیسے شرکیہ کلمات' نو ایجاد شرکیہ وظائف اور اوراد۔ ۳۔ قسم سوم' فعلی بدعت۔ جیسے مبتدعین کے میلاد' کسی کے مرنے پر تیجہ' دسواں' چالیسواں' برسی وغیرہ مروجہ گھڑے ہوئے افعال۔ ۴۔ قسم چہارم۔ بدعت فی الشئ۔ جیسے وہ تمام قولی اور فعلی سنتیں جن

کے ترک (چھوڑنے) کو دین سمجھ لیا گیا ہو۔ اگر ان سنتوں کو سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو تو اسے گناہ کہتے ہیں' بدعت نہ کہا جائے گا۔ بدعت اعتقادیہ کی بعض قسمیں تو بالکل کفر ہیں اور بعض قسمیں گو کفر نہیں تاہم وہ بھی گناہ کبیرہ سے حتیٰ کہ قتل وزنا سے بڑھ کر گناہ ہیں اور اس قسم کی بدعتوں سے صرف کفر بڑا گناہ ہے۔ اس لیے کہ بدعت کرنے والا یہ دل میں خیال کرتا ہے کہ دین مکمل نہیں ہے بلکہ میں نے دین کامل کر دیا۔ یہ اللہ کی توفیق ہے اور بدعت کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا خیال ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کارِ خیر کو چھوڑ دیا تھا' بالکل اسی طرح امام مالکؒ، علامہ ابن قیمؒ اور علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ مبتدع حضور ﷺ کی تنقیص کرتا ہے اور مبتدع (بدعت کرنے والا) بدعت کر کے صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ کی توہین کرتا ہے اور بدعت کرنے والا ایک نئے موجد کی حیثیت سے سامنے آتا ہے۔ بدعت کے نقصان بے شمار ہیں اور بدعات پیدا ہوتی ہیں من گھڑت روایات اور ان جیسی دوسری چیزوں سے۔ جیسے حکایتیں' خواب اور اشعار وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی خدا پرست علماء کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اسی واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعات اور اہل دق کے ساتھ جھگڑنے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہ کے کاموں سے بھی دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے جھوٹ اور مسلمان کو گالی دینا اور اس کے ساتھ قتال کرنا' یہ سب کام جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں سچ نیکی کا ذریعہ ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (حدیث ۴۹) میں بدعت کا بڑا نقصان بیان فرمایا کہ بدعت سے نماز' روزہ' حج' عبادت' فرضی اور نفلی کوئی قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی اور واقعی ایمان میں خلل ڈالنے والی چیز بدعت ہے۔ اس باب میں بعض احادیث ضعیف ہیں۔

۸: بَابُ اِجْتِنَابِ الرَّاْیِ وَالْقِيَاسِ

باب: (دین میں) عقل لڑانے سے احتراز کا بیان

۵۲: حدثنا ابو کریب ثنا عبد الله بن ادریس و عبدة و ابو معاویة وعبد الله بن نمیر و محمد بن بشر ح و حدثنا سوید بن سعید ثنا علی بن مسھر و مالک بن انس و حفص بن میسرة و شعیب بن اسحق عن ھشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله ﷺ قال ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس و لکن یقبض العلم یقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رء وسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا

۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو انتزاعاً قبض نہیں فرمائیں گے کہ اسے لوگوں سے چھین لیں بلکہ علماء کو قبض کرنے کے ساتھ علم کو قبض فرمائیں گے جب کسی عالم کو اللہ باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جہلاء کو سردار بنا لیں گے ان جہلاء سے سوالات کئے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۵۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا عبد الله بن یزید عن سعید بن ابی ایوب حدثنی ابو ھانیء حمید بن ھانیء

۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بغیر ثبوت

الخولانیُ عن ابی عُثمان مُسلم بن یسار عن ابی ھُریرۃ قال قال رسُوْلُ اللہ ﷺ من اُفتی بفُتیا غیر ثبتٍ فانّما اِثمُہٗ علی من افتاہٗ

کے فتویٰ دیا جائے اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتویٰ دیا۔

۵۴: حدّثنا مُحمّدُ بنُ العلاءِ الھمدانیُّ حدّثنی رِشدِینُ بنُ سعْدٍ و جعفرُ بنُ عونٍ عن ابنِ اَنعُمٍ ھُوَ الافریقیُّ عن عبد الرّحمنِ بنِ رافعٍ، عن عبد اللہ بن عمرٍو قال قال رسُوْلُ اللہ ﷺ العلْمُ ثلاثۃٌ فما وراء ذالک فھُو فضلٌ آیۃٌ مُحکمۃٌ اوْ سُنّۃٌ قائمۃٌ اوْ فریضۃٌ عادلۃٌ (ضعیف)

۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین طرح کے ہیں جو ان کے علاوہ ہے وہ زائد ہے ایک آیت محکم، دوسرے سنت متناولہ تیسرے میراث کے احکام۔

۵۵: حدّثنا الحسنُ بنُ حمّادٍ، سجّادۃُ، ثنا یحیی بن سعیدٍ الاُمویُّ عن مُحمّد بن سعید ابن حسّان عن عُبادۃ بن نُسیٍّ عن عبد الرّحمن بن غنمٍ ثنا مُعاذُ بنُ جبلٍ قال لمّا بعثنی رسُوْلُ اللہ ﷺ الی الیمنِ قال لا تقضینّ و لا تفصلنّ اِلّا بما تعلمُ و اِن اشکل علیک امرٌ فقف حتّی تبینہٗ اوْ تکتُب الیّ فیہِ.

(ھذا المتن مما انفرد بہ المصنف)

۵۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا، جتنا تم جانتے ہو۔ جس چیز میں تمہیں اشکال واقع ہو جائے تو وقوف کرنا (یعنی تحقیق کرنا) یہاں تک کہ معاملہ کو واضح کرلو یا اس کے بارے میں مجھے لکھ دو۔

۵۶: حدّثنا سُویدُ ابنُ سعیدٍ ثنا ابنُ ابی الرّجال عن عبد الرّحمن بن عمرٍو الاوزاعیّ عن عبدۃ بنُ ابی لُبابۃ عن عبد اللہ بن عمرِو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال سمعتُ رسُوْلُ اللہ ﷺ یقُوْلُ لم یزلْ امرُ بنی اسرائیل مُعتدلا حتّی نشأ فیھمُ المُولّدُوْن ابناءُ سبایا الاُمم فقالُوْا بالرّای فضلُّوْا و اضلُّوْا

(و فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

۵۶: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل کا معاملہ درست چلتا رہا۔ یہاں تک کہ ان میں قیدی عورتوں کی اولاد پھل پھول گئی۔ انہوں نے اپنی رائے سے (اس اولاد کے متعلق) فتوے دینا شروع کر دیئے خود بھی گمراہ ہوئے اوروں کو بھی گمراہ کیا۔

تشریح ☆ اس باب میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے دوسری حدیث میں بغیر علم کے فتویٰ دینے کا وبال فتویٰ دینے والے پر بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے قیاس پر نکیر فرمائی اور اس کو ان کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے مگر اس روایت ہی میں اس کا جواب موجود ہے۔ ابناء سبایا (لونڈی کی اولاد) سے مراد غیر تربیت یافتہ اور ناحقیقت شناس لوگ ہیں، جنہیں علمی، فکری زندگی میں کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا، اسکے باوجود وہ اپنی کم ظرفی سے خود کو غیر معمولی حیثیت و صلاحیت کا مالک سمجھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ایسے لوگ قیاس کرنے لگیں تو اس کا نتیجہ گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے قیاس کے بارہ میں صحابہؓ کے اقوال بھی

موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک موقع پر فرمایا کونسا آسمان مجھے اپنے زیر سایہ رکھے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھائے گی جب میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں گا اور حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ خود کو صاحب رائے سے بچاؤ وہ سنت کے دشمن ہیں' حدیث محفوظ رکھنے سے عاجز ہیں' اس لیے اپنی رائے سے کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ اگر دین قیاس سے حاصل کیا جاتا تو موزے کے نیچے کے حصے پر مسح کرنا اوپر کے حصہ پر مسح کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا۔ ان ارشادات صحابہ کرام کا مقصد اور غرض قیاس کی مخالفت سے احتیاط ہے کہ ہر کس و ناکس قیاس کا مدعی نہ بن جائے۔ کیونکہ ایک قیاس تو شرعی حجت ہے اور اس کے حجت ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے اور قرآن حکیم سے بھی ثبوت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اے عقلمندو! قیاس کرو اور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضورؐ نے جب حضرت معاذؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ دونوں کو یمن کے ایک ایک علاقہ کا قاضی بنا کر بھیجا تھا اور دونوں سے دریافت کیا تھا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو آپؐ کے استفسار کے جواب میں دونوں نے عرض کیا تھا کہ جب ہم سنت میں حکم نہ پائیں تو ایک معاملہ کو دوسرے پر قیاس کریں گے اور جو فیصلہ حق سے قریب تر ہوگا اس پر عمل کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا تم دونوں کی رائے درست ہے۔ اسی طرح نسائی سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی اس نے نماز نہیں پڑھی اور آپؐ کے سامنے اس قصہ کو ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تو نے ٹھیک کیا' پھر ایک اور کو غسل کی حاجت ہوئی' اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور آپ ﷺ کو آگاہ کیا' آپؐ نے اس کو بھی یہی فرمایا کہ تو نے ٹھیک کیا۔ اس سے جواز قیاس صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر ان کو نص کی اطلاع ہوتی تو پھر بعد از عمل سوال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے قیاس پر عمل کر کے اطلاع دی اور آپؐ نے دونوں کی تحسین و تصویب فرمائی اور یہ بات مسلّم ہے کہ کسی امر کو سن کر شارع علیہ السلام کا رد و انکار نہ فرمانا بالخصوص تصریحاً اس امر کی مشروعیت کا اثبات فرمانا شرعی دلیل ہے اور اس کی صحت پر یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ نے قیاس کیا اور آپؐ نے اس کو جائز رکھا۔ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کتب حدیث میں اور بہت سی روایات موجود ہیں جو قیاس کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ تعجب ہے بعض لوگوں پر کہ احادیث سے ائمہ مجتہدین کی تقلید اور ان کے مقلدین پر طعن کرتے ہیں۔ اللہ پاک تعصب سے بچائے۔ وگرنہ کل روز قیامت معلوم ہو جائے کہ تقلید ائمہ و مجتہدین کرام کی رحمہم اللہ علم ہے یا جہل؟

تمام ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ دلائل حقہ چار ہیں ۱) کتاب اللہ ۲) سنت رسول (ﷺ) ۳) اجماع امت ۴) قیاس۔ قیاس شرعی کا انکار کرنا اور مقلدین کو متعصب کہنا کونسی خدمت حدیث ہے۔

۹: بَابُ فِي الْاِيْمَانِ

باب: ایمان کا بیان

۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ

۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹانا اور سب سے زیادہ اور ارفع لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور حیا (بھی) ایمان کا

من الْاِیمان.

حصہ ہے۔

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان. ح و حدثنا عمرو بن رافع ثنا جریر عن سُهیل جمیعًا عن عبد الله بن دینار عن ابی صالح عن ابی هُرَیرۃ عن النبیﷺ نحوہ

اسی طرح کی روایت ابو بکر بن ابی شیبہ کی سند سے بھی منقول ہے۔

۵۸ - حدثنا سهل ابن ابی سهل ' و محمّد بن عبد الله بن یزید قال ثنا سُفیان عن الزُّهری عن سالم عن ابیه قال سمع النبیﷺ رجُلا یعظ اخاهُ فی الحیاء فقال اِنَّ الحیاء شُعبةٌ من الْاِیمان.

۵۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے ترک کی نصیحت کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: حیا تو ایمان کا حصہ ہے۔

۵۹ - حدثنا سُوَید بن سعید' ثنا علیّ بن مُسهِر عن الاعمش ح و حدثنا علیّ بن میمُون الرَّقّیُّ ثنا سعیدُ بنُ مسلمة عن الاعمش عن ابراهیم عن عَلقمة عن عبد الله قال قال رسُولُ الله ﷺ لا یدخُلُ الْجنَّةَ من کان فی قلبه مثقالُ ذرَّةٍ من خرْدلٍ من کِبرٍ و لا یدخُلُ النّار من کان فی قلبه مثقالُ حبةٍ من خرْدلٍ من ایمان

۵۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر موجود ہے اور جہنم میں وہ شخص بھی (ہرگز) داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہے۔

۶۰ - حدثنا محمّد بن یحیی ثنا عبدُ الرَّزاق انبانا معْمرٌ عن زید بن اسلم عن عطاءِ بن یسار عن ابی سعید الخُدریُّ رضی اللهُ تعالی عنه قال قال رسُولُ الله صلّی اللهُ علیه وسلّم اذا خلَّص اللهُ المُؤمنین من النّار و آمنُوا فما مُجادلةُ احدکُم لصاحبه فی الْحقِّ یکُونُ لهُ فی الدُّنیا اشدّ مجادلةً من المُؤمنین لربّهم فی اخوانهم الّذین اُدخلُوا النّار قال یقُولُون ربَّنا اخوتنا کانُوا یُصلُّون معنا و یصُومُون معنا و یحُجُّون معنا و یحُجُّون معنا فادخلتهُمُ النّار فیقُولُ اذهبُوا فاخرجُوا من عرفتُم منهم فیاتُونهم فیعرفُونهم بصُورهم لا تاکُلُ النّارُ صُورهُم فمنهُم من احذتهُ النّارُ الی انصاف ساقیه و منهُم من اخذتهُ الی

۶۰: ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب اللہ مؤمنین کو آگ سے خلاصی دے گا اور وہ مامون ہو جائیں گے تو تم میں سے کوئی دنیا میں اس طرح اپنے ساتھی کیلئے حق کے بارے میں اس طرح نہ جھگڑا ہوگا جس طرح مؤمنین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو آگ میں داخل کئے جا چکے ہونگے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے آپ نے انکو جہنم میں داخل فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ اور جن کو تم ان میں سے پہچانتے ہو نکال لو۔ وہ انکے پاس آئیں گے اور انکو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے آگ نے

كعبيه فيخرجونهم ' فيقولون ربنا اخرجنا من قد امرتنا ثم يقول اخرجوا من كان في قلبه وزن دينار من الايمان ثم من كان في قلبه وزن نصف دينار ثم من كان في قلبه مثقال حبة من خردل' قال ابو سعيد رضي الله تعالى عنه فمن لم يصدق هذا فليقرأ: ﴿ان الله لا يظلم مثقال ذرة و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنه اجرا عظيما.﴾

[النساء : ٤٠]

ان کی صورتوں کو نہ کھایا ہوگا۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے جن کو آگ نے نصف پنڈلی تک پکڑ رکھا ہوگا بعض وہ ہوں گے جن کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا۔ وہ مؤمنین ان کو نکالیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان کو نکال لیا جن کا تو نے ہم کو حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائینگے اسکو بھی نکال لو جسکے دل میں نصف دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے۔ پھر فرمائیں گے اسکو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے جو اسکو سچ نہ جانے وہ قرآن کی یہ آیت پڑھ لے: ﴿ان الله لا يظلم مثقال...﴾

٦١. حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا حماد بن نجيح و كان ثقة عن ابي عمران الجوني عن جندب بن عبد الله قال كنا مع النبي ﷺ و نحن فتيان حزاورة فتعلمنا الايمان قبل ان نتعلم القرآن ثم تعلمنا القرآن فازددنا به ايمانا. (اسناده صحيح و رجال ثقات)

۶۱: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نوجوانی کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم نے ایمان سیکھا قبل اس کے کہ قرآن سیکھیں پھر ہم نے قرآن سیکھا اس کی وجہ سے ہم ایمان میں بڑھ گئے۔

٦٢: حدثنا علي بن محمد ثنا محمد بن فضيل ثنا علي بن نزار عن ابيه عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ صنفان من هذه الامة ليس لهما في الاسلام نصيب المرجئة والقدرية (ضعيف)

۶۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے دو گروہوں کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

٦٣: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن كهمس ابن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر ' عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن عمر رضي الله تعالى عنه قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل شديد بياض الثياب شديد سواد شعر الرأس لا يرى عليه اثر سفر و لا يعرفه منا احد قال فجلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبته الى ركبته و

۶۳: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی انتہائی سفید کپڑوں اور خوب سیاہ بالوں والا آیا۔ اس پر سفر کا کچھ اثر محسوس نہیں ہوتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ وہ شخص حضورؐ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہؐ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ دیئے۔ پھر کہنے لگا: اے محمد (ﷺ) اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی

وضع یدیہ فخذیہ ثم قال یامحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ما الاسلام؟قال : " شھادۃ ' ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ و صوم رمضان و حج البیت قال صدقت فعجبنا منہ یسئالہ و یصدقہ ثم قال یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ما الایمان؟ قال " ان تؤمن باللہ و ملئکتہ و رسلہ و کتبہ والیوم الاخر و القدر خیرہ و شرہ " قال صدقت فعجبنا منہ یسئالہ و یصدقہ ثم قال یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ماالاحسان ؟ قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فانک ان لاتراہ فانہ یراک قال فمتی الساعۃ قال ماالمسئول عنھا باعلم من السائل ' قال فما امارتھا قال ان تلد الامۃ ربتھا (قال وکیع یعنی تلد العجم العرب) و ان تری الحفاۃ العالۃ رعاء الشاۃ یتطاولون فی البناء " قال ثم قال فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ثلاث فقال اتدری من الرجل ؟ " قلت اللہ و رسولہ اعلم قال ذاک جبریل اتاکم یعلمکم معالم دینکم

گواہی دینا' نماز قائم کرنا' زکوۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا' بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ کہا۔ عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' یہ کہ تو اللہ پر' اسکے فرشتوں پر' اسکی نازل کردہ کتابوں پر' اسکے رسولوں پر' آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا سوال بھی خود کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی خود کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: اے محمدؐ احسان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا. تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے (اور اس سے کم درجہ یہ ہے) کہ اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا۔ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا اسکی علامات کیا ہیں؟ آپ نے جواب دیا: یہ کہ لونڈی اپنے سردار کو جنے (وکیع کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ عجمی باندیاں عربوں کی اولاد جنیں) اور یہ کہ تو دیکھے ننگے جسم' ننگے پاؤں چرواہوں کو کہ وہ تفاخر کریں بڑے بڑے محلات بنانے میں۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپؐ مجھے تین دن کے بعد ملے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ آدمی کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اسکا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ جبرئیل تھے تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

۶۴ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا اسماعیل بن علیۃ عن ابی حیان عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بارزا للناس فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۴ : ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے' انکے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالی' اسکے فرشتوں' اسکی کتابوں' اسکے رسولوں اور (موت

ما الْإيمان ؟ قال " ان تؤمن بالله و ملائكته و كتبه و رسله
و لقائه و تؤمن بالبعث الآخر قال يا رسول الله ماالاسلام
قال" ان تعبد الله و لا تشرك به شيئا و تقيم الصلوة
والمكتوبة و تودي الزكوة المفروضة و تصوم رمضان"
قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الاحسان ؟ قال
"ان تعبد الله كانك تراه فانك ان لا تراه فانه يراک "
قال يارسول الله صلى الله عليه وسلم متى الساعة؟ قال "
ما المسئول عنها باعلم من السائل ولكن ساحدثک عن
اشراطها اذا ولدت الامة ربتها فذلک من اشراطها و اذا
تطاول رعاء الغنم في البنيان فذلک من اشراطها في
خمس لا يعلمهن الا الله فتلا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ﴿ ان الله عنده علم الساعة و ينزل الغيث
و يعلم ما في الارحام و ما تدري نفس ما ذا تكسب
غدا و ما تدري نفس باي ارض تموت ان الله عليم
خبير ﴾

[لقمن : ٣٤]

٦٥ : حدثنا سهل بن ابي سهل و محمد بن اسماعيل قالا
ثنا عبد السلام بن صالح ابو الصلت الهروي ثنا علي بن
موسى الرضا عن ابيه عن جعفر بن محمد عن ابيه عن
علي بن الحسين عن ابيه عن علي بن ابي طالب قال قال
رسول الله ﷺ " الايمان معرفة بالقلب و قول باللسان و
عمل بالاركان قال ابو الصلت لو قرئ هذا الاسناد على
مجنون لبرأ (اسناده ضعيف بضعف ابي الصلت)

٦٦ : حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنى قالا ثنا
محمد بن جعفر ثنا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن
انس بن مالک رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لا

کے بعد) اسکی ملاقات پر ایمان لائے اور قیامت کے دن
زندہ ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ!
اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت
کرے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے فرض نماز کو قائم
کرے فرض کی گئی زکوٰۃ کو ادا کرے اور رمضان کے روزے
رکھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! احسان کیا ہے؟ آپؐ
نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اُسے
دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔
اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ
نے فرمایا: پوچھے جانے والے کو پوچھنے والے سے زیادہ معلوم
نہیں۔ لیکن میں تم سے اسکی علامات بیان کر دیتا ہوں جب
لونڈی اپنی سیدہ کو جنے تو یہ اس (قیامت) کی علامات میں
سے ہے اور جب بکریوں کو چرانے والے عمارتوں میں تفاخر
کرنے لگیں تو یہ اسکی علامات میں سے ہے (قیامت کے
وقوع کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو سوائے اللہ
تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیات تلاوت
فرمائیں: ﴿ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل ...﴾

۶۵: حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان
معرفت قلب کا نام ہے زبان سے کہنے اور اعضا سے
عمل کرنے کا نام ہے۔

ابو الصلت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سند کے بارے
میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو وہ
تندرست ہو جائے۔

۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس
وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے

يُؤْمِنُ اَحدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ (اَوْقَالَ لِجَارِه)مَا يُحِبُّ لِنَفْسِه .

بھائی کیلئے (راوی کہتے ہیں یہ فرمایا اپنے پڑوسی کیلئے) بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

٦٧ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ' وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِه وَ وَالِدِه وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

٦٧: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والانہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بچے' والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

٦٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاتَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَ لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ".

٦٨: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو تو کیا میں تم کو ایسی چیز پر دلالت نہ کردوں کہ جب تم اسکو کرو گے آپس میں محبوب ہو جاؤ گے۔ اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

٦٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ' ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ " سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ ".

٦٩: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے۔

٧٠. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَ عِبَادَتِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ مَاتَ وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ "

(فى الزوائد هذا اسناد ضعيف)

قَالَ اَنَسٌ وَ هُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِيْ جَاءَتْ بِه

٧٠: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا: جو دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ ایک اللہ کے لئے اخلاص کرنے والا اور اس کا شریک ٹھہرائے بغیر اس کی عبادت کرنے والا ہو اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے پر دنیا سے جدا ہوا ہو تو وہ اس حال میں مرا کہ اللہ اس سے راضی ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اللہ کا دین ہے جس کو رسول اللہ لے کر آئے اور اپنے

الرُّسُلُ و بلّغوہُ عنْ رَبّھِمْ قبل هرج الاحادیث واختلاف الاهْواء.

و تصدِيقُ ذالِکَ فِيْ کتاب الله فِيْ آخر ما نزل يقُولُ اللهُ ﴿فَانْ تابُوا﴾ قالَ خلعُ الاوْثان و عبادتها ﴿و اقامُوا الصَّلوة وَ آتوا الزَّكوة﴾

[التوبة : ۵]

و قَالَ فِيْ آية اُخْرى ﴿فان تابُوا و اقامُوا الصَّلوة و آتوا الزَّكوة فاخوانُكُمْ فِيْ الدّيْن ﴾

[التوبة : ۱۱]

حدَّثنا ابُوْ حَاتِمٍ ثَنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسى الْعبسيُّ ثنا ابُوْ جعْفرٍ الرَّازِيُّ عنِ الرَّبِيعِ بْنِ انسٍ مِثْلَهُ . (ضعيف)

۷۱: حدَّثنا احْمدُ بْنُ الازْهرِ ثَنَا ابُوْ النَّضر ثنا ابُوْ جعْفرٍ عنْ يُوْنُس عن الْحسن عنْ ابي هُريرة قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ امِرْتُ انْ اُقاتِل النَّاسَ حتّي يشْهدُ انْ لا اله الّا اللهُ و انّي رسُوْلُ اللهِ و يُقِيمُوا الصَّلوة و يُؤْتو الزَّكوة "

(هرج الاحاديث) كثرتها و اختلاطها

۷۲: حدّثنا احْمدُ بْنُ الْازْهر ثنا مُحمّدُ بْنُ يُوسُف ثنا عبْدُ الْحميْد بْنُ بهْرام عنْ شهْر بْنِ حوشب عنْ عبْد الرَّحْمن بْنُ غنمٍ عنْ مُعاذ بْن جبلٍ قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ " اُمِرْتُ انْ اُقاتِل النَّاس حتّي يَشْهدُوْا انْ لَا اله الَّا اللهُ وَ انّيْ رسُوْلُ اللهِ و يُقيْمُوا الصَّلاة ويُؤْتُوا الزَّكوة"

۷۳: حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ اسْماعِيْل الرَّازِيُّ انبانا يُوْنُسُ بْنُ مُحمَّد ثنا عبْدُ الله بْنُ مُحمّد اللَّيْثِيُّ ثنا نزارُ بْنُ حيّان عنْ عِكْرمة عن ابْنِ عبَّاسٍ و عنْ جابر بْن عبْد الله قالا قال رسُوْلُ الله ﷺ " صنْفان منْ اُمّتِيْ ليس لهما فيْ الْاسْلام نصيبٌ اهْلُ الْارْجاء وَ اهْلُ الْقدر "

پروردگار کی طرف سے اس کو پہنچ دیا باتوں کے پھیل جانے اور خواہشات کے مختلف ہو جانے سے پہلے۔

اور اسکی تصدیق کتاب اللہ کے اس حصہ میں ہے جو آخر میں نازل ہوا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿فان تابُوا﴾ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مراد بتوں اور ان کی عبادت کا چھوڑنا ہے)۔ ﴿واقاموا الصلوة و آتوا الزكوة .﴾

دوسری آیت میں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن انس کے واسطہ سے بھی اس طرح کی روایت منقول ہے۔

۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔

۷۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔

۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ایک اہل ارجا (مرجئہ) دوسرے اہل قدر (قدریہ)

۷۴: حدثنا ابو عثمان البخاری سعید بن سعد قال ثنا الھیثم بن خارجۃ ثنا اسماعیل یعنی ابن عیاش عن عبدالوھاب بن مجاھد عن ابی ھریرۃ وابن عباس قال الایمان یزید و ینقص.

۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

(فی الزوائد اسنادہ ھذ الحدیث ضعیف)

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۵: حدثنا ابو عثمان البخاری ثنا الھیثم ثنا اسماعیل عن جریر بن عثمان عن الحارث اظنہ عن مجاھد عن ابی الدرداء قال الایمان یزداد و ینقص.

۷۵: حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے۔

تشریح ☆ (حدیث: ۵۷) ایمان کو ایمان اس لیے کہتے ہیں کہ مؤمن اپنے ایمان کی وجہ سے اپنے آپ کو دوزخ سے امن دیتا ہے۔ ایمان کا معنی یقین کے ہیں۔ ایمان کے ساٹھ یا ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ بضع کے مختلف معانی ہیں ۱) تین سے لے کر دس تک کے درمیان عدد اس کا مصداق ہیں ۲) شروع سے دس تک ۳) شروع سے نو تک ۴) دو سے دس تک ۵) اس کا مصداق سات ہے اور یہ آخری قول راجح ہے کیونکہ بعض روایات میں سبع وسبعون بھی آیا ہے۔ پھر علامہ عینی کی تحقیق کے مطابق ان شعبوں کی تفصیل یوں ہے کہ یہ شعبے کچھ دل سے متعلق ہیں۔ کچھ زبان سے کچھ جوارح اور اعضاء سے متعلق ہیں۔ دل سے متعلق شعبے تیس ہیں ۱) ایمان بذات اللہ وصفاتہ یعنی اللہ کی ذات اور اس کی صفات پر ایمان لانا ۲) عالم کے حدود پر ایمان ۳) ملائکہ پر ایمان لانا ۴) کتابوں پر ایمان لانا ۵) رسولوں پر ایمان لانا ۶) تقدیر پر ایمان لانا ۷) قیامت پر ایمان لانا ۸) ایمان بالجنۃ ۹) جہنم پر ایمان لانا ۱۰) اللہ تعالیٰ سے محبت ۱۱) اللہ ہی کے لیے محبت اور بغض رکھنا ۱۲) نبیؐ سے محبت رکھنا ۱۳) اخلاص ۱۴) توبہ ۱۵) خوف ۱۶) اُمید ۱۷) مایوسی کا چھوڑنا ۱۸) شکر ۱۹) وعدہ پورا کرنا ۲۰) صبر ۲۱) تواضع ۲۲) رحمت وشفقت ۲۳) رضا بر قضاء یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیش آئے اُس پر راضی رہنا ۲۴) توکل ۲۵) خود بینی اور خود پسندی کو چھوڑنا ۲۶) حسد کو چھوڑنا ۲۷) حسد یعنی دلی دشمنی کو چھوڑنا ۲۸) ہر ناجائز عمل کو چھوڑنا ۲۹) بدظنی کو ترک کرنا ۳۰) حب جاہ وحب مال یعنی مال کی محبت اور شہرت کی محبت کو چھوڑنا۔ زبان سے متعلق شعبے سات ہیں ۱) کلمہ توحید پڑھتے رہنا ۲) تلاوت قرآن پاک ۳) علم دین حاصل کرنا ۴) علم دین دوسروں کو پڑھانا ۵) دعا مانگنا ۶) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ۷) لغو اور فضولیات سے زبان کو بچانا۔ جوارح سے متعلق شعبے۔ ان کی پھر تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم اپنی ذات کے متعلق: ۱) طہارت بدنیہ ۲) نماز قائم کرنا ۳) اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا ۴) روزہ ۵) حج اور عمرہ ۶) اعتکاف کرنا ۷) لیلۃ القدر تلاش کرنا ۸) نذر پوری کرنا ۹) قسم کی حفاظت کرنا تاکہ نہ ٹوٹے ۱۰) کفارہ ادا کرنا قسم کا ہو یا روزہ توڑنے کا یا کسی اور قسم کا ہو ۱۱) ستر عورت ۱۲) قربانی کرنا ۱۳) جنازہ کی نماز اور تجہیز وتکفین کرنا ۱۴) قرضہ ادا کرنا ۱۵) معاملات میں سچ اور دیانت کا ہونا ۱۶) گواہی ادا کرنا ۱۷) دوسری قسم جو ساتھ رہنے والے ہیں ان سے متعلق ایمان کے شعبے ۱) نکاح کے ذریعے پاکدامنی حاصل کرنا ۲) بال بچوں اور خادموں کے حقوق ادا کرنا ۳) ماں باپ کی خدمت کرنا ۴) اولاد کی اچھی

تربیت کا خیال کرنا کہ وہ مضبوطی سے دین پر قائم رہے اور برے ماحول کی وجہ سے بگڑ نہ جائے'۵) صلہ رحمی'۶) موالاۃ اور مولیٰ عقاقہ کے حقوق ادا کرنا۔ تیسری قسم عوام سے متعلق۔۱) اللہ تعالیٰ بادشاہ یا حکام بنا دیں تو اس کا انتظام عدل وانصاف سے کرنا'۲) اجماعی معاملات میں جماعت مسلمین کا اتباع کرنا'۳) اولی الامر کی اطاعت۔ اولی الامر میں حکام اور فقہاء دونوں آجاتے ہیں'۴) لوگوں میں آپس میں اصلاح کا خیال رکھنا اور ضرورت پڑنے پر باغیوں سے لڑنا'۵) نیکی پر مسلمان کی امداد کرنا'۶) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'۷) حدود شرعیہ کو قائم کرنا'۸) جہاد فی سبیل اللہ'۹) امانت مالک کو ادا کرنا'۱۰) کسی کو قرض حسنہ دینا'۱۱) ہمسائے کی عزت کرنا'۱۲) ہر ایک سے اچھا سلوک کرنا'۱۳) فضول خرچی چھوڑنا'۱۴) کوئی سلام کرے تو اُس کا جواب دینا'۱۵) کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہنا'۱۶) راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا۔ یہ سب قسمیں ملا کر ستتر شعبے ہو جاتے ہیں اور حیاء تو ایمان کا خاص شعبہ ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے اور اعمالِ حسنہ سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور اعمالِ سیئہ سے ایمان میں کمی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (حدیث ۶۳) یہ حدیث جبرئیل کے نام سے مشہور ہے الا یہ تمام عبادات ظاہر اور باطنی پر مشتمل ہے۔ شریعت کے تمام علوم کو حاوی ہے جس طرح سورۂ فاتحہ کو ام القرآن کہتے ہیں اسی طرح اس حدیث کو ام الحدیث کہنا زیبا ہے۔ بسا اوقات حضرات صحابہ کرامؓ دربارِ رسالت کے رعب کی وجہ سے کچھ دریافت نہیں کر سکتے تھے اور یہ چاہا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی آجائے اور وہ کچھ دریافت کر لے تو ہم کو بھی علم دین سے واقفیت ہو جائے۔ اسی رُعب کو دُور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تاکہ وہ اپنے حال سے بھی تعلیم دیں اور سوال سے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام کے سوالات میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں ہے کہ احسان کیا ہے؟ تو سیّد عالمؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو' اگر یہ مرتبہ تم کو حاصل نہیں تو کم از کم یہ سمجھ کر تو ضرور ہی عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ایسا تصور کرنے سے عبادت صحیح صحیح ادا ہو گی۔ اس کے بعد اس سائل نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا: اس سلسلہ میں مَیں اور تم برابر ہیں۔ اُس نے دوبارہ سوال کیا کہ اس کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ آپؐ نے نشانیاں بتا دیں۔ اوّل یہ کہ عورتیں ایسی لڑکیاں جننے لگیں جو اپنی ماؤں پر سرداری کریں' یعنی ایسی اولاد پیدا ہونے لگے جن کے اخلاق بہت گرے ہوئے ہوں اور جو تہذیب سے بہت دُور ہوں۔ لڑکی کا ذکر بطور مثال کے ہے ورنہ لڑکی اور لڑکے دونوں مراد ہیں۔ ان تلد الامۃ ربتھا کے اور معنی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

۱۰: بَابُ فِي الْقَدَرِ

باب: تقدیر کے بیان میں

۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ

۷۶: عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہم سے بیان فرمایا اور وہ سچے اور تصدیق کئے گئے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے اسی مدت تک پھر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے اسی مدت تک پھر اللہ

انه يجمع خلق احدكم في بطن امه اربعين ثم
يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك
ثم يبعث الله اليه الملك فيؤمر باربع كلمات فيقول
اكتب عمله و اجله و رزقه و شقي ام سعيد
فوالذي نفسي بيده ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة
حتى ما يكون بينه و بينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب
فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم
ليعمل بعمل اهل النار حتى مايكون بينه و بينها الا
ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة
فيدخلها .

اسکی طرف ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جس کو چار باتوں کا حکم دیا
جاتا ہے۔اللہ فرماتے ہیں کہ اسکا عمل' عمر' رزق اور بد بخت ہونا
یا خوش بخت ہونا لکھ دو۔قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں
میری جان ہے کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک
کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو
لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کر
بیٹھتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی اہل جہنم کے سے عمل
کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا
فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت کر جاتا ہے اور وہ اہل جنت
کا سا عمل کر لیتا ہے (نتیجتاً) جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۷۷: حدثنا علي بن محمد ثنا اسحق بن سليمان قال
سمعت ابا سنان عن وهب بن خالد الحمصي عن ابن
الديلمي قال وقع في نفسي شيء من هذا القدر خشيت
ان يفسد علي ديني و امري فاتيت ابي بن كعب رضي الله
تعالى عنه فقلت ابا المنذر رضي الله تعالى عنه انه قد وقع
في نفسي شيء من هذا القدر فخشيت على ديني و امري
فحدثني من ذلك بشيء لعل الله ان ينفعني به فقال لو
ان الله عذب اهل سماواته و اهل ارضه لعذبهم و هو غير
ظالم لهم ولو رحمهم لكانت رحمته خيرا لهم من
اعمالهم و لو كان لك مثل جبل احد ذهبا او مثل جبل
احد تنفقه في سبيل الله ما قبل منك حتى تؤمن بالقدر
فتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك و ان ما اخطاك
لم يكن ليصيبك و انك ان مت على غير هذا دخلت
النار و لا عليك ان تاتي اخي عبد الله بن مسعود رضي
الله تعالى عنه فتساله فاتيت عبد الله رضي الله تعالى
فسالته فذكر مثل ما قال ابي رضي الله تعالى عنه و قال

۷۷: حضرت ابن دیلمیؒ فرماتے ہیں کہ میرے جی میں تقدیر
کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ
پر میرا دین اور معاملہ یہ خیالات بگاڑ نہ دیں۔میں ابی بن کعبؓ
کے پاس آیا اور عرض کی: اے ابو المنذر! میرے دل میں
تقدیر کے بارے میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں مجھے اپنے
دین اور معاملہ (کے خراب ہونے کا) ڈر ہوا ہے مجھے تقدیر
کے متعلق کوئی حدیث بیان کیجئے۔ممکن ہے اللہ مجھے اس سے
نفع دے۔انہوں نے فرمایا: اگر اللہ اہل سماوارض کو عذاب دینا
چاہیں تو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے
والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت
ان کیلئے ان کے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس مثل
احد پہاڑ کے سونا ہو یا مثل احد پہاڑ کے مال ہو اور تو اسے اللہ
کے راستہ میں خرچ کر دے تو وہ تیری طرف سے قبول نہیں کیا
جائے گا یہاں تک کہ تو تقدیر پر ایمان لے آئے۔پس جان
لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی تجھ سے ٹلنے والی نہیں تھی اور جو
مصیبت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی۔اگر تو اس

لِیْ وَلَا عَلَیْکَ اَنْ تَاتِیَ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتَیْتُ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَقَالَ اِئْتِ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاسْاَلْہُ فَاَتَیْتُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ " لَوْ اَنَّ اللہَ عَذَّبَ اَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَھْلَ اَرْضِہٖ لَعَذَّبَھُمْ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَھُمْ وَلَوْ رَحِمَھُمْ لَکَانَتْ رَحْمَتُہٗ خَیْرٌ لَّھُمْ مِنْ اَعْمَالِھِمْ وَلَوْ کَانَ لَکَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا اَوْ مِثْلَ جَبَلِ اُحُدٍ ذَھَبًا تُنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ مَا قَبِلَہٗ مِنْکَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ کُلِّہٖ فَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ وَمَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ وَاَنَّکَ اِنْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ.

یقین کے علاوہ کسی اور یقین پر مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ تو میرے بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس جائے اور ان سے سوال کرے۔ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے ابی بن کعبؓ کی طرح فرمایا اور مجھ سے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ تم حذیفہؓ کے پاس جاؤ اور سوال کرو۔ میں حذیفہؓ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا انہوں نے اسی طرح کہا جیسے عبداللہؓ نے کہا تھا اور فرمایا کہ زید بن ثابتؓ کے پاس جاؤ۔ میں زید بن ثابت کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر اللہ اہل آسمان و زمین کو عذاب دینا چاہیں تو وہ انکو عذاب دے سکتے ہیں تب بھی وہ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے اور اگر ان پر رحم کرنا چاہیں تو اسکی رحمت ان کیلئے انکے عملوں سے بہتر ہوگی اور اگر تیرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا یا اُحد پہاڑ کے مثل مال ہو اور تو اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ کردے وہ تیری جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا حتی کہ تو مکمل تقدیر پر ایمان لائے۔ جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچی وہ تجھ سے ٹلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہیں تھی اور اگر تو اسکے علاوہ کسی عقیدہ پر مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

۷۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِیَدِہٖ عُوْدٌ فَنَکَتَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ " مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ قَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ ' قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللہِ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَفَلَا نَتَّکِلُ؟ قَالَ لَا اعْمَلُوْا وَلَا تَتَّکِلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ' ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَ اَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَ کَذَّبَ بِالْحُسْنٰی

۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپؐ نے سرمبارک اٹھایا اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ لکھا جاچکا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اسی پر تکیہ نہ کرلیں (اور عمل چھوڑ دیں) آپؐ نے فرمایا: نہیں' بلکہ عمل کرتے رہو اور تکیہ کرکے نہ بیٹھے رہو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کردی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپؐ نے پڑھا: مگر جس نے مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھائی کی تصدیق کی تو آسان کردیں گے ہم اس کو واسطے آسانی کے اور جس

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى. ﴾

[اللیل ۵-۱۰]

نے بخل کیا اور بے پرواہی برتی اور اچھائی کی تکذیب کی تو آسان کردیں گے ہم اس کو مشکلات کے لئے۔

۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَ فِيْ كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَ اسْتَعِنْ بِاللهِ وَ لَا تَعْجِزْ فَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا وَ لٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللهُ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

۷۹: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک تندرست مؤمن اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے ہر چیز میں بھلائی طلب کر جو تجھے نفع دے اس میں رغبت کر اور اللہ سے مدد مانگ اور دل نہ ہار اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں نہ کہہ اگر میں اس اس طرح کر لیتا۔ بلکہ یہ کہہ کہ جو اللہ نے مقدر کر دیا اور جو اس نے چاہا کیا۔ کیونکہ ''اگر'' شیطان کا کام شروع کرا دیتا ہے۔

۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ طَاؤُسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَ اَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ فَقَالَ لَهُ اٰدَمُ يَا مُوْسٰى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَ خَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى" ثَلَاثًا.

۸۰: حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہؐ سے خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں بات ہوئی۔ موسیٰؑ نے فرمایا۔ اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ نے ہمیں رسوا کر دیا اور اپنے گناہ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا۔ آدمؑ نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو اپنے کلام کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے دستِ قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تم مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال قبل میرے لئے مقدر فرما دیا تھا۔ (اسی طرح) آدمؑ موسیٰؑ پر غالب آ گئے۔ آدمؑ موسیٰؑ پر غالب آ گئے۔ آدمؑ موسیٰؑ پر غالب آ گئے۔

۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ زُرَارَةَ ثنا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ وَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْقَدَرِ"

۸۱: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے چار چیزوں پر اللہ وحدہٗ لاشریک پر اور میرے رسول ہونے پر، موت کے بعد زندہ ہونے پر اور تقدیر پر۔

۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا

۸۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب

وكيعٌ ثنا طلحةُ بْنُ يحيى بْنُ طلْحَةَ بْنَ عُبيد الله عنْ عمّته عائشة بنْت طلْحة عنْ عائشه اُمّ الْمُؤمنيْن رضي اللهُ تعالى عنْه قالتْ دُعِي رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم الى جنازة غُلام من الْانْصارِ فقُلْتُ يَا رَسُوْلَ الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم طُوبى بهذا عُصْفُوْرٌ منْ عصافيْر الْجنّة لَمْ يعمل السُّوْءَ ولمْ يُدركْهُ قال اوْغيْر ذلك يا عائشة ؟ انّ الله خلق للْجنّة اهْلا خلقهُمْ لها و هُمْ فيْ اصْلاب آبائهمْ و خلق للنّار اهْلاً خلقهُمْ لها وهُمْ فيْ اصْلاب آبائهمْ.

رسول اللہؐ کو انصار کے ایک لڑکے کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کی چڑیوں میں سے اس چڑیا کے لیے خوشخبری ہے کہ اس نے برا کام نہیں کیا اور نہ اس سے گناہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ کہو عائشہؓ۔ اللہ نے جنت کے لئے اہل تخلیق فرما لئے ہیں جن کو اس نے جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جس وقت کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور آگ کے لئے بھی اہل پیدا فرمائے ہیں جن کو اس نے اس وقت جہنم کے لئے پیدا فرمایا تھا جب وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔

٨٣: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابيْ شيْبة و عليُّ بْنُ مُحمّدٍ قالا وكيعٌ ثنا سُفْيانُ الثّوْريُّ عنْ زيادِ بْنِ اسْماعيْل الْمخْزُوْميُّ عنْ مُحمّد بْنِ عبّاد بْنِ جعْفرٍ عنْ ابيْ هُريْرة قال جاء مُشْركُوا قُريْشٍ يُخاصمُوْن النّبيّ ﷺ في الْقدر فنزلتْ هذه الْآية: ﴿يوْم يُسْحبُوْن في النّار على وُجُوْههمْ ذُوْقُوا مسّ سقر انّا كُلّ شيْءٍ خلقْنهُ بقدرٍ﴾ [القمر ٤٨، ٤٩]

٨٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑے کے لئے آئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: جس دن وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اپنے چہروں کے بل۔ چکھو جہنم کا لمس۔ ہم نے ہر چیز کو انداز سے پیدا فرمایا۔

٨٤: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنِ ابيْ شيْبة قال ثنا مالكُ بْنُ اسْماعيْل ثنا يحْيى بْنُ عُثْمانُ مولى ابيْ بكْرٍ ثنا يحْيى بْنُ عبْد الله بْنِ ابيْ مُليْكة عنْ ابيْه انّهُ دخل على عائشة فذكر لها شيْئًا من الْقدرِ فقالتْ سمعْتُ رسُوْل الله ﷺ يقُوْلُ منْ تكلّم فيْ شيْءٍ من الْقدر سُئل عنْهُ يوْم الْقيامة و منْ لمْ يتكلّمْ فيْه لمْ يُسْألْ عنْهُ .

قال ابُوْ الْحسن الْقطّانُ حدّثناهُ حازمُ بْنُ سنانٍ ثنا يحْيى بْنُ عُثْمان فذكره نحْوهُ.

(في الزوائد اسناده هذا الحديث ضعيف)

٨٤: حضرت ابوملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے تقدیر کے متعلق کچھ اشکال ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ فرما رہے تھے: جس نے تقدیر میں کسی قسم کا کلام کیا اس سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا اور جس نے اس کی کسی قسم کا کلام نہیں کیا اس سے اس کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔

ابوالحسین القطان اس کے مثل یحییٰ بن عثمان سے نقل کرتے ہیں۔

٨٥: حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ مُعاوية ثنا داوُدُ بْنُ ابيْ هنْدٍ عنْ عمْرو بْنِ شُعيْبٍ عنْ ابيْه عنْ جدّه قال

٨٥: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطہ سے ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ اپنے

خرج رَسُوْلُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم على اصْحَابِه وَ هُمْ يختصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فكأنَّما يُفقأُ فِيْ وَجْهِه حبّ الرُّمَّان من الغضب فقالَ: " بهذا اُمِرْتُمْ اَوْ لِهٰذَا خُلِقْتُمْ تَضْرِبُوْنَ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ بِهٰذَا هَلَكَتِ الْاُمَمُ قَبْلَكُمْ " قَالَ فقال عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مَا غَبَطْتُ نَفْسِي بِمَجْلِسٍ تَخَلَّفْتُ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّم مَا غَبَطْتُ نَفْسِيْ بِذٰلِكَ الْمَجْلِسَ وَ تَخَلُّفِيْ عَنْهُ .

اصحابؓ کے پاس آئے۔ وہ تقدیر کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ غصہ کی وجہ سے یوں محسوس ہوا کہ آپؐ کے چہرے میں انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ فرمایا: کیا تمہیں اسکا حکم دیا گیا یا تم اس چیز کیلئے پیدا کئے گئے ہو؟ تم قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصے کے مقابلہ میں بیان کرتے ہو۔ اسی کام کے سبب تم سے پہلی اُمتیں ہلاک ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مجلس کے بارے میں اتنا نہیں چاہا کہ میں اس سے بچا رہوں جتنا اس مجلس کے متعلق چاہا (تاکہ نبی ﷺ کی ناراضگی سے بچتا)۔

(فی الزوائد هذا اسناد صحيح رجاله ثقات)

۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ حَيَّةَ اَبُوْ جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدْوَى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا هَامَةَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ الْبَعِيْرَ يَكُوْنُ بِهِ الْجَرَبُ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا قَالَ ذٰلِكُمُ الْقَدَرُ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ .

۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں' بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں' ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ جس اونٹ کو خارش لگی ہو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے کو کس نے خارش لگائی؟

(فی زوائد هذا اسناد ضعيف)

۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الْخَزَّازُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ اَبِي الْمُسَاوِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنُ حَاتِمٍ الْكُوْفَةَ اَتَيْنَاهُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّم فَقَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَدِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ابْنَ حَاتِمٍ اَسْلِمْ تَسْلَمْ قُلْتُ وَ مَا الْاِسْلَامُ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ وَ تُؤْمِنُ بِالْاَقْدَارِ كُلِّهَا خَيْرِهَا وَ شَرِّهَا حُلْوِهَا وَ مُرِّهَا

۸۷: حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ عدیؓ بن حاتم کوفہ آئے۔ ہم اہل کوفہ کے فقہا کی جماعت میں انکے پاس آئے اور کہا کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے حضور اقدسؐ سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نبیؐ کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لے مامون ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو شہادت دے لا الہ الا اللہ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور تو ایمان لائے ہر قسم کی تقدیر پر خواہ اچھی

(فی زوائد هذا اسناد ضعیف)

ہو یا بری پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔

۸۸: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا اساط بن محمد ثنا الاعمش عن یزید الرقاشی عن غنیم بن قیس عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله ﷺ مثل القلب مثل الریشة تقلبها الریاح بفلاة.

۸۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلب کی مثال پر کی طرح ہے جس کو ہوائیں کسی میدان میں الٹ پلٹ کرتی ہوں۔

۸۹: حدثنا علی بن محمد ثنا خالی یعلی عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر رضی الله تعالی عنه قال جاء رجل من الانصار الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یارسول الله صلی الله علیه وسلم ان لی جاریة اعزل عنها ؟ قال " سیأتیها ما قدر لها فاتاه بعد ذالک فقال قد حملت الجاریة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ما قدر لنفس شیء الا هی کائنة "

۸۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک صاحب نبی اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ایک لونڈی ہے کیا میں اس سے عزل کر لوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس (لونڈی) کو وہی کچھ پیش آئے گا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا۔ تھوڑے عرصہ بعد وہ صاحب آئے اور کہا کہ لونڈی حاملہ ہوگئی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ نفس کے لئے جو چیز مقدر کی گئی ہے وہی واقع ہوتی ہے۔

۹۰: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن عبد الله بن عیسی عن عبد الله بن ابی الجعد عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزید فی العمر الا البر و لا یرد القدر الا الدعاء و ان الرجل لیحرم الرزق بخطیئة یعملها.

۹۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی عمر کو زیادہ کر دیتی ہے اور تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں لوٹاتی اور آدمی رزق سے اپنی اس خطا کی وجہ سے محروم کر دیا جاتا ہے جس کو وہ کر بیٹھتا ہے۔

۹۱: حدثنا هشام بن عمار ثنا عطاء بن مسلم الخفاف ثنا الاعمش عن مجاهد عن سراقة بن جعشم رضی الله تعالی عنه قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم العمل فیما جف به القلم وجرت به المقادیر ام فی امر مستقبل؟ قال بل فیما جف به القلم وجرت به المقادیر و کل میسر لما خلق له.

۹۱: حضرت سراقہ بن جعشمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! عمل اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے یا ایسے امر کے متعلق عمل ہوتا ہے جو آئندہ آنے والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: (عمل) اس بارے میں ہوتا ہے جس کے متعلق قلم خشک ہو چکا اور اندازے کئے جا چکے اور ہر ایک کو سہولت دی گئی ہے اس کام کے لئے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا۔

(فی الزوائد فی اسناده مقال)

۹۲ حدثنا محمد بن المصفی الحمصی ثنا بقیة بن

۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ مَجُوْسَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْمُكَذِّبُوْنَ بِاَقْدَارِ اللهِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَ اِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ.

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس اُمت کے مجوسی وہ ہیں جو اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازوں پر نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو تو سلام نہ کرو۔

تشریح ☆ (حدیث: ۷۶) تقدیر برحق ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے جو تقدیر پر ایمان نہ لائے ہرگز مؤمن اور مسلم نہیں ہوسکتا۔ یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ تمام احوال اور واقعات حق تعالیٰ شانہ کی قضاء وقدر سے ہوتے ہیں۔ یہ خیر وشر نفع ونقصان تقدیر کے ماتحت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پورا حق اور اختیار ہے اس پر کسی کو اعتراض کی مجال نہیں ہے جو کہ تقدیر کا مسئلہ ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آتا اس لیے بعض روایات میں اس کے متعلق گفتگو کرنے کی ممانعت آئی ہے چنانچہ ارشاد ہے: من تکلم فی شیء من القدر فسئل عنه یوم القیمة۔ جو شخص تقدیر کے متعلق ذرا سی بھی بات کرے گا اس سے قیامت کے روز پوچھ ہوگی (یعنی ایسی بات جس سے شک وانکار ظاہر ہو) حدیث میں جو ہے کہ تم میں کوئی شخص جنت کے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو کتاب آگے بڑھ جاتی ہے اور دوزخ کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سے چند باتیں نکلتی ہیں: ۱) قطعی طور پر اس دنیا میں کسی کے جنتی یا دوزخی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ۲) اپنے عمل پہ بھروسہ کر کے خود کو جنتی نہ سمجھ لینا چاہیے اور عمل پر اترانا درست نہیں کیونکہ خاتمہ کا پتہ نہیں۔ ۳) اعمال کا مدار خاتموں پر ہے لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتا رہے۔ ۴) موت تک مؤمن کو چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ سوء خاتمہ سے ڈرتے رہنا چاہیے نہ معلوم خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ (حدیث ۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ اولادِ آدم کے اعمال کے سبب خداوند تعالیٰ کا رحمت کرنا بندوں پر واجب نہیں اور ضروری نہیں اگر عذاب دینا چاہے اپنی ساری مخلوق کو دے سکتا ہے۔ تصرف ہر قسم کے کرنے کا اُسے اختیار ہے وہ ظالم نہیں ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اعمالِ صالحہ قبول نہیں ہوتے۔ (حدیث ۷۸) اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے اعمالِ صالحہ کرتا رہے کیونکہ عمل سعادت اور شقاوت کی علامت ہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہیں امید کی جاتی ہے کہ وہ سعادت مند اور جس کے عمل برے ہیں اس کے شقی اور بدبخت ہونے کا خوف ہے۔ (حدیث ۷۹) جو مؤمن عقیدے اور عمل کے لحاظ سے قوی ہو وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہے اُس ایمان والے سے جو ضعیف اور کمزور عقیدے اور عمل والا ہے۔ فان لو اگر مگر نہ کرو۔ اس سے شیطان شکوک وشبہات کا دروازہ کھولتا ہے۔ (حدیث ۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کا مکالمہ کیا ہوا؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں: ۱) حضرت آدم علیہ السلام کو زندہ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات چیت ہوئی ۲) عالم برزخ میں بات ہوئی۔ محدثینؒ نے لکھا ہے کہ یہ سارا واقعہ عالم ارواح کا ہے عالم دنیا کا نہیں۔ لہٰذا اب کوئی آدمی تقدیر کا بہانہ نہیں کر سکتا۔ (حدیث ۸۲) اس حدیث میں چند باتیں ہیں ۱) طوبیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حبشی زبان کا لفظ ہے اس میں جنت کو طوبیٰ کہتے ہیں یعنی اس کے لیے جنت ہے۔

۲) طوبی جنت کے ایک خاص درخت کا نام ہے' ۳) طوبی کا معنی مسرت' فرحت' خوشی ۔۲) دوسری بات یہ او غیر ذالک کے بارے میں' ۱) ہمزہ استفہام ہے' واؤ حالیہ ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ یہ بچہ جنتی ہے' درست بات اس کے عدوہ ہے' ۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ او غیر ذلک او بل کے معنی میں ہے ۔ یہ ماقبل سے اعراض کرنے کے لیے ہے ۔ حضرت عائشہؓ نے ایک اجنبی بچہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ جنتی ہے تو حضورؐ نے ٹوک دیا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کہتے ۔ ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بچوں کے بارے میں سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا' وہ اپنے آباء واجداد کے ساتھ ہوں گے ۔ (حدیث ۸۶) عدوی کہتے ہیں ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے ۔ اہل عرب کا جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ خارش وغیرہ امراض ایک دوسرے کو لگ جاتے ہیں ۔ حضورؐ نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ یہ تقدیر سے ہے کہ جیسے پہلے اونٹ کو کسی کی خارش نہیں لگی بلکہ تقدیر الٰہی ہے' اسی طرح اور اونٹوں کو بھی لگی ۔ طیرۃ' بدفالی کو کہتے ہیں ۔ طیرہ پرندہ اُڑانے کو کہتے ہیں ۔ جاہلیت کے زمانہ میں گھر سے باہر نکلتے تو اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا ہوا ملا کہ سفر مبارک ہوگا اور اگر بائیں جانب اڑتا تو سمجھتے کہ سفر صحیح نہ ہوگا ۔ جیسے گھر سے نکلے بلی سامنے آ گئی یا کسی نے چھینک دیا تو بیٹھ گئے' اگر اب گئے تو کام نہیں ہوگا ۔ اس کو بھی باطل فرمایا اور منجملہ شرک قرار دیا ۔ ہامہ' ایک جانور ہے جیسے الو کہا جاتا ہے ۔ عرب اس سے بدفالی لیتے تھے اور بعض عرب نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر الو بن جاتی ہیں ۔ حضورؐ نے ان باطل عقائد کی اصلاح فرمائی اور خیر وشر کا مرجع تقدیر الٰہی کو قرار دیا اور ایمان والے کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے ۔ (حدیث: ۸۸) اس مبارک ارشاد سے بھی یہی ثابت ہوا کہ جو تقدیر الٰہی میں فیصلہ ہو چکا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا ۔ اولاد وغیرہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ کہ کسی پیر و پیغمبر کے اختیار میں ۔ (حدیث ۹۰) اس کو بعض محدثینؒ حقیقت پر محمول کرتے ہیں کہ حقیقتاً عمر بڑھ جاتی ہے جیسے ارشاد الٰہی ہے کہ: ﴿الله ما یشاء و یثبت﴾ (سورۂ رعد) بعض تاویل فرماتے ہیں کہ نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے وہ ضائع ہونے سے محفوظ رہتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ سونے کے بعد بھی نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے ۔ وہ مصائب اور بلیات جن سے آدمی ڈرتا ہے' دعا کرنے کی برکت سے رد ہو جاتی ہے اور مجازاً ان کو تقدیر کہا اور مراد تقدیر معلق ہے ۔ بزرگانِ دین اور والدین کی دعا کی برکت سے مصائب سے انسان بچ جاتا ہے ۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت ہے ۔ (حدیث ۹۴) منکرین تقدیر کو مجوس سے تشبیہ دی ہے ۔ یہ دو خدا مانتے ہیں ۔ ایک خیر کا' دوسرا شر کا ۔ نام ان کے اھرمن اور یزداں رکھتے ہیں ۔

۱۱ : بَابُ فِیْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے بارے میں

فَضْلُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۹۳ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ خِبٍّ مِنْ خِبِّہٖ وَلَوْ

۹۳ : حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بیزار ہوں اگر میں کسی کو (اللہ کے سوا) دوست بناتا تو ابوبکرؓ

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِى نَفْسَهٗ.

صدیق کو بناتا۔ تمہارا ساتھی اللہ کا دوست ہے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلق فرمایا۔

۹۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا نَفَعَنِىْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِىْ مَالُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ هَلْ اَنَا وَ مَالِىْ اِلَّا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ.

۹۴ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کے لئے تو ہیں۔

تشریح ☆ فضائل جمع فضیلت کی۔ فضیلت اس خصلت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا مرتبہ اونچا ہو جاتا ہے۔ اصحاب جمع صاحب کی ہے۔ صاحب رسول اس کو کہا جاتا ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ میں ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں انتقال بھی ہوا ہو' دیکھنا ضروری نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ کرامؓ نابینا تھے۔ خلیل ایسا دوست جس کی دوستی سودائے قلب میں موجود ہو یعنی بہت گہرا دوست۔ حضرت ابوبکرؓ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار دِرہم تھے۔ سب اسلام کی خدمت میں وقف کر دیئے اور سات اشخاص جو قریش کے غلام تھے' انہیں خرید کو آزاد کر دیا اور بہت سے لوگ ان کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور انہیں صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

۹۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ ' عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ" اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِىُّ مَا حَيِّيْنَ.

۹۵ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکرؓ اور عمرؓ اہلِ جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں۔ پہلے اور پچھلوں دونوں میں سوائے انبیاء اور رسولوں کے اے علیؓ! جب تک وہ زندہ ہیں ان کو خبر مت دینا۔

تشریح ☆ كُهُوْل: جمع کھل کی ہے اور کہل مردوں میں اُس کو کہتے ہیں جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو گئی ہو۔ مراد یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی وفات تیس سال سے زائد عمر میں ہوئی۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ اُن کے سردار ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر نبی' نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا اور انبیاء علیہم اسلام کے بعد یہ دونوں حضرات شیخین سب سے افضل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منع کیا کہ جب تک یہ دونوں زندہ رہیں' ان کو نہ بتانا تا کہ عجب پیدا نہ ہو۔ اس سے ان دونوں حضرات کی خلافت راشدہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو جنتیوں کے سردار ہوں گے وہ دنیا میں بھی سردار ہوں گے۔

۹۶ : حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُوبْنُ عَبْدِاللهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ ' عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

۹۶ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' (جنت میں) اونچے

الْخدري رضي اللهُ عنه قال قال رسُوْلُ الله ﷺ " انّ اهل الدرجات العُلى يراهُمْ منْ اسفل مِنْهُمْ كما يرى الْكَوْكبُ الطَّالعُ فِيْ الْاُفقِ مِنْ آفاقِ السَّماء و انّ ابا بكْرٍ و عُمر منْهُمْ و انْعما "

درجات والوں کو ان سے نچلے درجات والے یوں دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کنارے پر طلوع ہونے والا ستارہ دکھائی دیتا ہے۔ ابوبکر وعمر انہی میں سے ہیں اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

۹۷: حدَّثنا عليُّ بْنُ مُحَمّدٍ ثنا وَكيْعٌ ح و حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا مُؤمّلٌ قالا ثنا سُفْيَانُ ' عنْ عبْد الْملكِ بْنِ عُميْرٍ عنْ مَوْلى لرَبْعيّ بْن حراشٍ عنْ ربْعيٍّ بْن حراشٍ عنْ حُذيْفة بْنِ الْيمان ' قال قال رسُوْلُ الله ﷺ " انّي لا ادْرِيْ ما قدْرُبقائي فيْكُمْ فَاقْتدُوْا بالَّذيْن منْ بعْديْ " و اشار الى ابيْ بكْرٍ و عُمرَ.

۹۷: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کس قدر میری بقیہ زندگی تمہارے درمیان ہے۔ تم میرے بعد والوں کی اقتداء کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔

تشریح ☆ اس حدیث سے شیخین کی خلافت کی تصریح ہے۔ نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ شیخین کا حکم ماننا اور تقلید کرنا گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جو بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا' وہ سنت ہے۔ آپ کی اقتداء گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے اور جو نہ مانے حکم حضرت عمرؓ کا اور اپنی خواہش پر چلے وہ اس حدیث کا تارک ہوا۔ مقلدین کتنے اچھے لوگ ہیں کہ صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتے ہیں۔ حضورؐ کے اُمتی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

۹۸: حدَّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا يحْيى بْنُ آدم ثنا بْنُ الْمُبارك عنْ عُمر بْن سعيْدِبْن اَبيْ حُسيْنٍ عن ابْنِ ابيْ مُليْكةَ 'قالَ سمِعْتُ ابْنَ عبّاسٍ رَضِيَ اللهُ تعالى عنْهُما يقُوْلُ لمّا وُضِع عُمرُ رضي اللهُ تعالى عنْهُ على سرِيْرِهٖ اكْتنفهُ النّاسُ يدْعُوْنَ و يُصلُّوْنَ اوْ قالَ يُثْنُوْن و يُصلُّوْن عليْهِ قبْلَ ان يُرْفع و انا فِيْهِمْ فلَمْ يرُعْنيْ الّا رجُلٌ قدْ رحمنيْ و اخذَ بمنْكبيْ فَالْتفتُّ فإذا عليُّ رضي اللهُ تعالى عنه بْنُ ابيْ طالبٍ فترحّم على عُمر رضي اللهُ تعالى عنه ثُمّ قال ما خلّفْتَ احدًا احبُّ اليّ انْ اَلْقى اللهَ بمثْلِ عمله منْك و ايْمُ الله انْ كُنْتُ لَاظُنُّ ليجْعلنّك اللهُ عزّوجلّ مع صاحبيْك و ذالك انّيْ كُنْتُ اكْثر انْ اسْمع رسُوْلَ

۹۸: حضرت ابن ابی ملیکہؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ (کے جسد مبارک) کو چارپائی پر رکھا گیا تو ان کو لوگوں نے گھیرے میں لے لیا وہ ان کے لئے رحمت کی دعا کر رہے تھے یا یوں فرمایا کہ وہ ان کی تعریف اور ان کے لئے دعا کر رہے تھے۔ جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں ان میں شامل تھا۔ میں متوجہ ہوا وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔ انہوں نے عمرؓ کے لئے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا: میں نے آپ کے علاوہ اور کسی کے متعلق نہیں چاہا کہ میں اللہ سے اس کے جیسے عمل کے ساتھ ملوں اور اللہ کی قسم! میں ہمیشہ گمان

اللهِ رَضِی اللہُ تعالٰی عَنْہَ یَقُوْلُ " ذَھَبْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بکْرٍ رَضِی اللہُ تعالٰی عنْہَ وَ عُمَرُ رضی اللہُ تعالٰی عَنْہَ و دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بکْرٍ رضِی اللہُ تعالٰی عنْہ وَ عُمَرُ رضِی اللہُ تعالٰی عنْہ و خرجتُ انا وَ اَبُوْ بکْرٍ رَضِی اللہُ تعالٰی عنْہ وَ عُمرُ رضی اللہُ تعالٰی عنْہَ فکُنْتُ اَظُنُّ لَیَجْعَلنّک اللہُ مع صاحِبَیْکَ

کرتا تھا کہ اللہ عزوجل آپ کو ضرور اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کریں گے اور یہ گمان اس وجہ سے تھا کہ میں نبیؐ کو کثرت سے یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ میں اور ابو بکرو عمر رضی اللہ عنہما گئے میں اور ابوبکر و عمر آئے' میں اور ابوبکر و عمر نکلے اس لئے میں گمان کرتا تھا کہ اللہ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں سے ملادیں گے۔

تشریح ☆ اس حدیث مبارکہ سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام کو ان سے محبت خالص تھی اور حضرت علیؓ کے دِل میں شیخینؓ کے بارے میں خلش اور ناراضگی قطعاً نہ تھی جیسا کہ روافض کا باطل خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیخین کو دُنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور نشست و برخاست اور تمام حالات میں ان کی معیت نصیب کی اور بعد وفات بھی تاقیامت تینوں ایک ہی مکان میں دفن ہوئے اور حشر میں حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے ایسا کرے گا۔

۹۹: حدَّثنا علیُّ بْنُ مَیْمُوْنِ الرَّقِّیُّ ' ثنا سَعِیْدُ بْنُ مسْلَمۃَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اُمَیَّۃَ عَنْ نَافِعٍ ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرجَ رسُوْلُ اللہِ ﷺ بیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ "ھٰکَذَا نُبْعَثُ" (ضعیف)

۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نکلے اور فرمایا کہ اسی طرح ہم اُٹھائے جائیں گے۔

۱۰۰: حدَّثنا اَبُوْ شُعَیْبٍ ' صَالِحُ بْنُ الْھَیْثَمِ الْواسِطِیُّ ثنا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ بَکْرِ بْنِ خُنَیْسٍ ثنا مَالکُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عنْ اَبِیْہِ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ " اَبُوْ بکْرٍ و عُمَرُ سَیِّدا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

۱۰۰: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) پہلے اور بعد میں آنے والے اہلِ جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ سوائے انبیاء اور رسولوں کے۔

۱۰۱: حدَّثنا احْمدُ بْنُ عَبْدَۃَ وَالْحُسَیْنُ بْنُ الْحسنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنسٍ رضِی اللہُ عَنْہَ قالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللہِ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ ایُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قال " عَائِشَۃُ ' قِیْلَ مِنَ الرِّجال ؟ قَال " اَبُوْھا ".

۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ آپ کے نزدیک کون ہے؟ فرمایا: ''عائشہ (رضی اللہ عنہا) عرض کیا گیا: مردوں میں کون ہے؟ فرمایا ان کے والد۔

فضیلت سیّدنا ابوبکر صدیقؓ ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور ﷺ کے بہت زیادہ محبوب تھے اور جو اللہ کے رسول (ﷺ) کا محبوب ہے وہ اللہ جل شانہٗ کا بھی محبوب ہے۔

فَضْلُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٠٢. حدَّثنا عليُّ بنُ مُحمَّدٍ ثنا أبُو أُسامةَ أخبرني الْجُريرِيُّ عن عبدِ اللهِ بنِ شقيقٍ قال قُلتُ لِعائِشة رَضِي اللهُ تعالى عنها أيُّ أصحابِه كان أحبَّ إليه قالت أبُو بكْرٍ رضي اللهُ تعالى عنهُ قُلتُ ثُمَّ أيُّهُم قالت عُمرُ رضي اللهُ تعالى عنهُ قُلتُ ثُمَّ أيُّهُم قالت أبُو عُبيدة رضي اللهُ تعالى عنه.

١٠٢: حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ صحابہ میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی ان کے بعد کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر۔ میں نے عرض کیا انکے بعد کون تھا؟ فرمایا ابوعبیدہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

تشریح ☆ معلوم ہوا کہ محبت کی وجوہ مختلف ہوتی ہیں کہ حضرات شیخینؓ سے محبت مدد اسلام' نصرت اسلام اور اعلائے دین اور زیادہ علم اور شریعت کی حفاظت کے سبب سے تھی اور حضرت عائشہؓ سے محبت بیوی ہونے اور تفقہ فی الدین اور اعلیٰ درجہ کے فہم وفراست کے سبب سے تھی اور حضرت بی بی فاطمۃ زہراؓ سے بیٹی ہونے اور عابدہ' زاہدہ ہونے کی بناء پر اور حضرت ابوعبیدہؓ سے اس لیے کہ ان کے ہاتھ پر بڑی فتوحات ہوئی تھیں اور ان کو دربار رسالت سے امین الامت کا لقب عطا ہوا۔

١٠٣. حدَّثنا إسماعِيلُ بنُ مُحمَّدٍ الطَّلْحِيُّ. ثنا عبدُ اللهِ بنُ خِراشٍ الحوشبيُّ عن العوامِ بنِ حوشبٍ عن مُجاهدٍ عن ابنِ عبَّاسٍ قال لمَّا أسلمَ عُمرُ نزلَ جبرِيلُ فقال يا مُحمَّدُ لقدِ استبشرَ أهلُ السَّماءِ بِإسلامِ عُمرَ.

(في الزوائد اسناده ضعيف لاتفاقهم على ضعف عبد الله بن خراش الا ان ابن حبان ذكره في الثقات و اخرج هذا الحديث من طريقه في صحيحة.)

١٠٣: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان والے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں۔ (اور خوشی ہی کی وجہ سے آسمان فرشتوں کے اللہ اکبر کی آواز سے گونج اُٹھا)۔

١٠٤. حدَّثنا إسماعِيلُ بنُ مُحمَّدٍ الطَّلْحِيُّ أنبأنا داوُدُ بنُ عطاءٍ المدينيُّ عن صالِحِ بنِ كيسان عن ابنِ شِهابٍ عن سعِيدِ بنِ المُسيِّبِ عن أُبيِّ بنِ كعبٍ قال قال رسُولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم أوَّلُ من يُصافِحُهُ الحقُّ عُمرُ و أوَّلُ من يُسلِّمُ عليهِ و أوَّلُ من يأخُذُ بِيدِهِ فيُدخِلُهُ الجنَّة."

١٠٤: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے حق تعالیٰ مصافحہ فرمائیں گے وہ عمرؓ ہیں اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جن کو حق تعالیٰ سلام فرمائیں گے اور سب سے پہلے شخص جن کے ہاتھ کو حق تعالیٰ پکڑیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے۔

تشریح ☆ سبحان اللہ! کیسی شان حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔

۱۰۵: حدثنا محمد بن عبيد ابو عبيد المديني ثنا عبد الملک بن الماجشون حدثني الزنجي بن خالد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله " اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصة.

۱۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اسلام کو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ذریعے غالب فرمایئے۔

۱۰۶: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا شعبة عن عمرو بن مرة ' عن عبد الله بن سلمة ' قال سمعت عليا يقول خير الناس بعد رسول الله ﷺ ابوبكر و خير الناس بعد ابي بكر و عمر

۱۰۶: حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابوبکر ہیں اور ابوبکر کے بعد سب سے بہتر عمر ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۰۷: حدثنا محمد بن الحارث المصري انبانا الليث بن سعد حدثني عقيل عن ابن شهاب اخبرني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة رضي الله تعالى عنه قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم رايتني في الجنة فاذا انا بامراة تتوضا الى جنب قصر فقلت لمن هذا القصر فقالت لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا" قال ابو هريرة رضي الله تعالى عنه فبكى عمر رضي الله تعالى عنه فقال اعليك بابي و امي يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اغار؟

۱۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا' وہیں ایک محل کے پہلو میں ایک عورت وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ اس نے کہا عمر کا۔ میں نے عمر کی غیرت کو یاد کیا اور پیچھے لوٹ آیا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عمر (یہ سن کر) رو پڑے اور عرض کرنے لگے: کیا آپؐ پر جن پر کہ میرے ماں باپ فدا ہوں میں غیرت کروں گا۔

۱۰۸: حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف ثنا عبد الاعلى عن محمد بن اسحق ' عن مكحول عن غضيف بن الحارث عن ابي ذر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول " ان الله وضع الحق على لسان عمر ' يقول به "

۱۰۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے وہ اسی کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

فضیلتِ عمر فاروقؓ ☆ (حدیث: ۱۰۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور بے نیاز ہے۔ ایک آدمی گھر سے تو برے ارادے سے نکلتا ہے لیکن اس کو ہدایت مل جاتی ہے اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسی استعداد و صلاحیت نصیب ہوتی ہے کہ جو اس کا دل تمنا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قرآن مجید کی شکل میں قلب نبی پر نازل فرما دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ ہے۔ (حدیث: ۱۰۶) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمیع امت محمدیہ سے افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں اور ان کے بعد عمر فاروقؓ۔ (حدیث ۱۰۷) نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اور اس سے عمرؓ کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔ (حدیث ۱۰۸) صحیحین (بخاری و مسلم) میں فاروقِ اعظم کا یہ قول منقول ہے کہ انہوں

نے فرمایا میں نے موافقت کی اپنے رب کے ساتھ تین چیزوں میں۔ ایک یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بنالیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی﴾ اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے سامنے ہر نیک و بد انسان آتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پردہ کرائیں اس پر آیت حجاب نازل ہوئی اور جب ازواجِ مطہراتؓ میں باہمی غیرت و رشک بڑھنے لگا تو میں نے اُن سے کہا کہ اگر رسول اللہؐ نے تمہیں طلاق دے دی تو بعید نہیں کہ اللہ جل شانہٗ آپ (ﷺ) کو تم سے بہتر ازواج عطا فرمادیں۔ چنانچہ ٹھیک ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن نازل ہو گیا۔ سچ فرمایا اصدق والمصدق الامین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حق و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ حق ہی کہا کرتے ہیں۔

فَضْلُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا اَبِيْ عُثْمَانُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ رَفِيْقِيْ فِيْهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ (فی الزوائد اسناده ضعیف فیه عثمان بن خالد و هو ضعیف باتفاقهم)

۱۰۹. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرے ساتھی جنت میں حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے۔

۱۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا اَبِيْ عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. "(ضعیف)

۱۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے مسجد کے دروازے کے پاس ملے اور فرمایا: اے عثمان! یہ جبرئیل ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے آپ کا نکاح ام کلثوم سے حضرت رقیہ کے مہر کی مثل اور انہی جیسی مصاحبت پر کر دیا ہے۔

۱۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَوَثَبْتُ فَاَخَذْتُ بِضَبْعَيْ عُثْمَانَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

۱۱۱: حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا قریبی زمانے میں۔ اُسی وقت ایک آدمی اپنے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص اُس دن ہدایت پر ہوگا۔ میں نے چھلانگ لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یہ

هذا قال هذا "

والے؟ آپ نے فرمایا ہاں! یہ۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَا عُثْمَانُ اِنْ وَلَّاكَ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ يَوْمًا فَاَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اَنْ تَخْلَعَ قَمِيْصَكَ الَّذِيْ قَمَّصَكَ اللّٰهُ فَلَا تَخْلَعْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النُّعْمَانُ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا مَنَعَكِ اَنْ تُعْلِمِي النَّاسَ بِهٰذَا قَالَتْ اُنْسِيْتُهُ.

۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اگر اللہ تمہیں اس امر (خلافت) کا والی بنائیں تو منافقین چاہیں گے کہ تم قمیص (خلافت) اتار دو۔ جو اللہ نے تجھے پہنائی ہوگی تم اس کو نہ اتارنا آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے یہ بات لوگوں کو بتانے سے روک دیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات بھلا دی گئی۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا ، قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ بَعْضَ اَصْحَابِيْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلَا نَدْعُوْلَكَ اَبَا بَكْرٍ فَسَكَتَ قُلْنَا اَلَا نَدْعُوْلَكَ عُمَرَ فَسَكَتَ قُلْنَا اَلَا نَدْعُوْ لَكَ عُثْمَانَ قَالَ نَعَمْ فَجَاءَ فَخَلَا بِهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهُ وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ قَالَ قَيْسٌ فَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَائِرٌ اِلَيْهِ.

وَ قَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهِ وَ اَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوْا يُرَوْنَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ (فی الزوائد اسناده صحیح بحاله ثقات)

۱۱۳: عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میرا کوئی ساتھی میرے پاس ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم آپؐ کیلئے ابوبکرؓ کو بلا لیں؟ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم عمر کو بلا لیں؟ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپؐ کیلئے عثمان کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ عثمان تشریف لائے۔ آپ (ان کو دیکھ کر) کھل اُٹھے۔ آپؐ نے ان سے باتیں کرنی شروع کیں اس دوران عثمانؓ کا چہرہ متغیر ہوتا رہا۔ قیس فرماتے ہیں کہ مجھ سے عثمان بن عفان کے غلام ابوسہلۃ نے بیان کیا کہ عثمان نے اپنی شہادت کے روز فرمایا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں اس کو پورا کرونگا۔ حضرت علیؓ اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ میں اس پر صبر کروں گا۔ قیس فرماتے ہیں کہ لوگ ان کو اس دن ایسا دیکھ رہے تھے۔

فضیلت عثمان غنیؓ ☆ (حدیث: ۱۰۹) ویسے تو جمیع صحابہ حضورؐ کے رفیق ہیں اس تخصیص سے انکی رفعت وعلومنزلت مراد ہے۔ (حدیث ۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دونوں بنات طاہراتؓ پہلے ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ ابولہب کے کہنے پر اُن دونوں (ملعونوں) نے طلاقیں دے دیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو خبر دی کہ آپ (ﷺ) کی بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی سے کر دیں۔ اسی وجہ سے حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین ہو گیا۔ (حدیث:۱۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کے مخالفین اور بلوہ کرنے والے آپ کو شہید کرنے والے فتنہ پرداز گمراہ تھے اور جو اس وقت امام مظلوم کا مخالف اور دشمن ہے وہ بھی گمراہ ہے۔ (حدیث:۱۱۲) قمیص سے مراد خلعتِ خلافت ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کی۔ (حدیث:۱۱۳) یوم الدار: گھر کا دن۔ مراد وہ دن ہے جب حضرت امیر المؤمنین عثمانؓ کے گھر کا منافقوں اور باغیوں نے محاصرہ کیا تھا اور آپؓ اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر اپنی فضیلت بیان فرما رہے تھے اور لوگوں سے حقیقتِ حال بیان کر رہے تھے۔

فَضْلُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۱۴: حدثنا عليُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ و ابو مُعاوية و عَبْدُ الله بنُ نُمَيرٍ عن الْاعْمشِ عَنْ عَدِيّ بن ثابتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قالَ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ ﷺ اَنَّهُ لَا يُحِبُّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ.

۱۱۴: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۱۵: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابرٰهِيم قَالَ سَمِعْتُ اِبْرٰهِيم بن سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قالَ لِعَلِيٍّ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى "

۱۱۵: حضرت ابووقاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے نزدیک۔

۱۱۶: حدثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا ابو الْحُسَيْنِ اخبرنِيْ حَمَّادُ بْنُ سلمة عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَراءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عنه قالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهِ الَّتِيْ حَجَّ فَنَزَلَ بَعْضَ الطَّرِيْقِ فَامَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فاخذ بِيَدِ عَلِيٍّ فقال اَلَسْتُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ " قَالُوْا بَلٰى قَالَ " اَلَسْتُ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ " قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ اَنَا مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ اَللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ."

۱۱۶: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ہم اس حج میں جو رسول اللہؐ نے کیا اُنکے ساتھ آئے۔ آپؐ راستے میں کسی جگہ اُترے' نماز کا حکم دیا پھر علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں ایمان والوں کے نزدیک انکی جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کیا میں ہر مؤمن کے نزدیک اسکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ (علی) ہر اس شخص کے دوست ہیں جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ اے اللہ! تو اُسکو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھتا ہے۔

۱۱۷: حدثنا عُثْمانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ ثنا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى ثنا الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ' قَالَ كَانَ اَبُوْ لَيْلٰى يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ

۱۱۷: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ابولیلیٰ' علیؓ کے ساتھ رات کو گفتگو کر رہے تھے اور علی گرمیوں والے کپڑے سردیوں میں پہنتے تھے اور سردیوں والے گرمیوں میں۔ ہم نے کہا کہ

فِيْ الشِّتَاءِ وَ ثِيَابَ الشِّتَاءِ فِيْ الصَّيْفِ فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَيَّ وَ اَنَا اَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرْمَدُ الْعَيْنِ فَتَفَلَ فِيْ عَيْنِيْ ثُمَّ قَالَ " اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ " قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَ لَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمِئِذٍ وَقَالَ لَا بَعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ بِفَرَّارٍ " فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ اِلٰى عَلِيٍّ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ.

آپ (ابولیلیٰ) ان سے پوچھیں۔علیؓ نے فرمایا کہ نبیؐ نے مجھے خیبر کے دن بلا بھیجا میری آنکھیں دُکھ رہیں تھیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔آپؐ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا پھر فرمایا۔ اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دُور فرما دیجئے۔علیؓ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد میں نے سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا اور نبیؐ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو بلاؤں گا جو اللہ اور اسکے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسولؐ بھی اُسکو محبوب رکھتے ہیں وہ لڑائی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔لوگ اشتیاق سے انتظار کرنے لگے۔آپؐ نے علیؓ کو بلا بھیجا اور جھنڈا اُنکو عطا فرمایا۔

۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْوَاسِطِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا بْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا."

۱۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں[1] کے سردار ہیں اور ان کے والدؓ ان دونوں سے بہتر ہیں۔

المعلى بن عبد الرحمن كالواسطي والمعلى اعترف بوضع متين حديثًا في فضل علي قاله ابن معين فالاسناد ضعيف واصله في الترمذي والنسائي من حديث حذيفة بغير زيادة و ابوهما خير منهما"۔

معلّٰی بن عبد الرحمٰن واسطی کی طرح ہے۔ابن معین فرماتے ہیں کہ معلّٰی نے علیؓ کی فضیلت میں ساٹھ حدیثیں گھڑنے کا اعتراف کیا۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس کی اصل ترمذی اور نسائی میں حضرت حذیفہ کی حدیث سے ہے جو" اَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا " کے بغیر ہے۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى ' قَالُوْا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَ لَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا عَلِيٌّ

۱۱۹: حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الرَّازِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى اَنْبَاَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ

۱۲۰: عباد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے

[1] ایک تو یہ حدیث ہی ضعیف ہے دوسرے جنت میں تو تمام ہی جنتی جوان ہوں گے خواہ پیغمبر ہوں یا اُمتی تو حسنؓ و حسینؓ کے سردار ہونے کی روایت "چہ معنی دارد"۔ گر مزید تفصیل و تشفی مقصود ہو تو مولانا قاضی محمد یونس، نور صاحب مدظلہ کی مترجم قصص قرآن (حصہ پنجم) شائع کردہ "مکتبۃ العلم" پر مذکورہ موضوع پہ تفصیلی بحث ملاحظہ کریں۔ ان شاء اللہ تشنگان علم کی پیاس کافی حد تک بجھ جائے گی۔ (ابو معاذؒ)

عبد اللہ قال قال علیٌّ اَنَا عَبْدُاللہِ وَ اَخُوْ رَسُوْلِہٖ ﷺ و انا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ لا یَقُوْلُھَا بَعْدِیْ اِلَّا کَذَّابٌ صَلَّیْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ سِنِیْنَ "(باطل و عباد ضعیف)

(فی الزوائد ھذا اسناد صحیح رجالہ ثقات) رواہ الحاکم فی المستدرک عن المنھال و قال صحیح علی شرط الشیخین)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں ۔ میں سب سے بڑھ کر سچا ہوں اس بات کو میرے بعد سوائے جھوٹے کے کوئی نہیں کہے گا ۔ میں نے اور لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ۔ (یعنی میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوں) ۔

۱۲۱ حَدَّثَنَا علیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا اَبُوْ مُعاویۃ ثنا مُوْسی بْنُ مُسلمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ وَ ھُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وقاصٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالی عَنْہُ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللہُ تَعالی عَنْہُ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِہٖ فَدَخَلَ عَلَیْہِ سَعْدٌ فَذَکَرُوْا عَلِیًّا فَنَالَ مِنْہُ فَغَضِبَ سَعْدٌ وَ قَالَ تَقُوْلُ ھٰذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ" وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ " لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ الْیَوْمَ رَجُلًا یُحِبُّ اللہَ وَ رَسُوْلَہٗ "؟ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

۱۲۱: عبدالرحمٰن بن سباط سعد بن ابی وقاصؓ کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ معاویہ کسی حج کے موقع پر تشریف لائے ۔ سعدؓ انکے پاس آئے ۔ انہوں نے علیؓ کا تذکرہ کیا ۔ معاویہؓ نے انکے بارے میں کچھ کہا ۔ سعدؓ غصے میں آ گئے اور فرمایا تم اس شخص کے متعلق کہتے ہو ۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں دوست ہوں علی بھی اسکے دوست ہیں اور یہ کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے ہارونؑ موسیٰ کے ۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں آج جھنڈا اُس شخص کو دونگا جو اللہ اور اسکے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہے ۔

فضیلت حضرت علی المرتضیٰؓ ☆ (حدیث: ۱۱۴) حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت میں ایمان ہے اور بغض رکھنا آپؓ سے منافقت کی نشانی ہے ۔ (حدیث: ۱۱۵) اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ (حدیث: ۱۱۷) مدینہ سے شام کی طرف آٹھ منزل پر خیبر ہے جہاں یہودیوں کے قلعے کھیتیاں اور کثرت سے کھجوروں کے باغات ہیں ۔ ۷ھ میں یہ علاقہ فتح ہوا ۔ حضرت علیؓ نے بہت شجاعت اور دلیری سے جہاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے کامل فتح نصیب فرمائی ۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مولیٰ کا معنی دوست ہے ۔ اس باب کی تمام احادیث سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوئی ۔

فَضْلُ الزُّبَیْرِ رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۲۲ ۔ حَدَّثَنَا علیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وکیعٌ ثنا سُفْیَانُ بْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعالی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ " مَنْ یَاتِیْنَا

۱۲۲: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ کے موقع پر فرمایا: کون ہمیں قوم (مشرکین) کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ

بخبر الْقَوْمِ " فقال الزُّبَيْرُ رضی اللہ تعالی عنہ انا فقال مَنْ یاتینا بخبر الْقَوْمِ قال الزُّبَيْرُ رضی اللہ تعالی عنہ انا ثلاثا فقال النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِكُلِّ نَبِيٍّ حوارِيٌّ و انَّ حوارِيُّ الزُّبَيْرُ ."

عنہ نے کہا میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہمیں قوم کے متعلق خبر دے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا میں۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۳ . حدثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا اَبُوْ مُعاويةَ ثنا هشامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ ابيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عن الزُّبَيْرِ قال لقدْ جمع لِیْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ.

۱۲۳: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا احد کے موقع پر۔

۱۲۴ حدثنا هشامُ بْنُ عمَّارٍ و هديَّةُ بْنُ عبْدِ الْوهاب قالا ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هشامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ ابيه قال قالتْ لِیْ عائشةُ رضی اللہ تعالی عنها يا عُرْوَةُ كان ابَوَاكَ مِنَ ﴿الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ [آل عمران: ۱۷۲] اَبُوْ بكْرٍ والزُّبَيْرُ رضی اللہ تعالی عنهما .

۱۲۴۔ حضرت عروۃ اپنے والد کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے عروہ! تمہارے باپ (دادا اور نانا) ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے تکلیف اٹھانے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دیا (اُحد کے موقع پر) یعنی ابوبکر اور زبیر۔ رضی اللہ عنہما۔

تشریح ☆ حواری، خاص اور مددگار لوگوں کو کہتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احزاب میں بہت بڑی خدمت انجام دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل واحسان کیا کہ ان کو سردی نہ لگی اور کفار ومشرکین کی خبر نبی کریمؐ کے پاس لائے۔ اس موقعہ پر جناب محمد رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ بخاری کا بیان ہے اور غزوۂ احد کے دن بھی فرمایا تھا یعنی دو مرتبہ حضورؐ نے فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بہت شجاع اور بہادر تھے۔ ایک دفعہ ان کو خبر ملی کہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا تو تلوار لے کر مجمع چیرتے ہوئے آستانۂ اقدس پر حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے دیکھا تو فرمایا: زبیر! یہ کیا؟ عرض کی: مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدانخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لیے گئے ہیں، اس لیے کفار کا قلع قمع کرنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ سرورِ کائناتؐ ان کی یہ بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اُن کے لیے دعا خیر فرمائی۔ اہلِ سیر نے لکھا ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو راہِ فدویت وجاں نثاری ایک بچے کے ہاتھ سے برہنہ ہوئی۔ حضرت زبیرؓ سولہ برس کی عمر میں نورِ ایمان سے منور ہوئے، ہجرت بھی کی اور غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حتیٰ کہ جب حضورؐ نے دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ کا قصد کیا اور پیغمبرانہ جاہ وجلال کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہوئے جہاں سے آٹھ سال قبل طرح طرح کے مصائب وشدائد برداشت کرنے کے بعد بے بسی کی حالت میں نکلنے پر مجبور ہوئے تھے تو اس عظیم الشان فوج کے متعدد دستے بنائے گئے تھے، سب سے چھوٹا اور آخری دستہ وہ تھا جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ حضرت زبیر اس کے علم بردار تھے۔ اس کے بعد جنگ طائف اور تبوک کی فوج کشی میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد بھی کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔

فَضْلُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فضائل طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۵: حدثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَمْرُو بْنُ عبد الله الْأَوْدِيُّ قالا ثنا وَكِيعٌ ثنا الصَّلْتُ الْأَزْدِيُّ ثنا أبُو نضرة عَنْ جَابِرٍ انَّ طلحة مرَّعلى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ " شهيدٌ يمشِي على وجه الأرض."

۱۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے شہید ہیں جو زمین پر چل پھر رہے ہیں۔

۱۲۶: حدثنا احمد بْنُ الْأَزْهرِ ثنا عمرُو بْنُ عُثْمَانَ ثنا زُهَيرُ بنُ معاوية حدثني اسحق بْنُ يحيى بن طلحة عَنْ مُعاوِيَةَ بن أَبِي سُفْيَان قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ الى طلحة فقال " هذا ممَّنْ قضى نَحْبَهُ ".

۱۲۶: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کردی۔

۱۲۷: حدثنا احمد بْنُ سنانٍ ثنا يزيدُ بْنُ هارُوْنَ انْبأنا اسحق عَنْ مُوسَى بنِ طَلْحَةَ قَالَ كُنَّا عند معاوِيَةَ فَقَالَ اشهد لسمعتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلم تقُوْلُ "طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ "

۱۲۷: حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہؓ کے پاس تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ذمہ پورا کردیا۔

۱۲۸: حدثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ اسماعِيلَ عَنْ قَيسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَ قَى بِهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۸: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے شل ہاتھ کو دیکھا ہے جس کے ساتھ انہوں نے احد کے موقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

فضیلتِ حضرت طلحہؓ ☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہجرتِ نبوی (ﷺ) سے چوبیس' پچیس برس قبل پیدا ہوئے' ان کو بچپن سے تجارتی مشاغل میں مصروف ہونا اور عنفوان شباب میں بھی دُور دراز ممالک میں سفر کا اتفاق ہوا۔ ایک بار ستر ہ' اٹھارہ برس کی عمر تھی' تجارتی اغراض سے بصریٰ تشریف لے گئے۔ وہاں ایک راہب نے حضرت سرورِ کائناتؐ کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ جب مکہ مکرمہ میں واپس آئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحبت اور ان کے مخلصانہ وعظ و پند نے تمام شکوک وشبہات دُور کر دیئے۔ چنانچہ ایک روز صدیق اکبرؓ کی وساطت سے دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور خلعت ایمان سے مشرف ہو کر واپس ہوئے۔ اس طرح حضرت طلحہ اُن آٹھ افراد میں سے ہیں جو ابتداء اسلام میں نجم صداقت کی پرتو ضیاء سے ہدایت یاب ہوئے اور آخر کار خود بھی آسمانِ اسلاف کے روشن ستارہ بن کر چمکے۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۱۲۹: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ ثنا شُعْبَةُ عن سعد بنِ ابرهيم عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شدَّادٍ عن عليٍّ قال مَا

۱۲۹: حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے سعد کے کسی کے لئے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) اپنے

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ " اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ

والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان سے آپ ﷺ نے احد کے موقع پر فرمایا: تیر پھینکو سعد۔ میرے ماں باپ تم پر قربان۔

۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ' وَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ .

۱۳۰: حضرت سعید بن المسیّب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے موقع پر میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرمایا اور فرمایا: تیر پھینکو سعد تم پر میرے ماں باپ قربان۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ وَ خَالِيْ يَعْلَى وَ وَكِيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ ' قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۱۳۱: حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ (عزوجل) کے راستہ میں تیر پھینکا۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ أَسْلَمْتُ فِيْهِ وَ لَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَ إِنِّيْ لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ.

۱۳۲: حضرت ہاشم بن ہاشم فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن المسیّب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا: اس دن کسی نے اسلام قبول نہیں کیا جس دن میں نے اسلام قبول کیا میں سات دن تک ٹھہرا اور یہ کہ میں اسلام کا تہائی ہوں۔

فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ☆ (حدیث: ۱۳۰) یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فہم کے مطابق فرما رہے ہیں' ورنہ زبیرؓ کے متعلق بھی حضورؐ نے یہی فرمایا تھا۔ (حدیث: ۱۳۱) ممکن ہے کہ ان سے پہلے کسی نے تیر چلایا ہو لیکن اللہ کی راہ میں' حضورؐ نے ان کو بتایا تھا کہ تم ہی پہلے آدمی ہو اور غزوۂ بدر سے پہلے کچھ جنگیں ہوئی تھیں۔ (حدیث: ۱۳۲) یہ دو جھ سے پہلے مسلمان ہوئے اور یہ تیسرے تھے۔ ان کو اپنی والدہ سے بہت محبت تھی۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو والدہ نے کہا کہ میں نہ کھاؤں گی' نہ پیوں گی' نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ یہ بڑے پریشان ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو۔ والدہ کی منت سماجت کرتے کہ کھانا کھالیں۔ والدہ نے کہا کہ مذہب اسلام چھوڑ دو۔ فرمایا: نہیں' مذہب اسلام نہیں چھوڑ سکتا تو اللہ عزوجل کو یہ شانِ استقامت کچھ ایسی پسند آئی کہ تمام مسلمانوں کے لیے معصیت الٰہی میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کا قانونِ عام بنا دیا۔

فضائل العشرة رضی اللہ عنہم

۱۳۳ حدثنا هشام بن عمار ثنا عيسى بن يونس ثنا صدقة بن المثنى ابو المثنى النخعي عن جده رياح بن الحارث سمع سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل يقول كان رسول الله ﷺ عاشر عشرة فقال ابو بكر في الجنة و عمر في الجنة و عثمان في الجنة و علي في الجنة و طلحة في الجنة والزبير في الجنة و سعد في الجنة و عبد الرحمن في الجنة فقيل له من التاسع قال انا

۱۳۴ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي عن شعبة عن حصين عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد قال اشهد على رسول الله ﷺ اني سمعته يقول " اثبت حراء فما عليك الا نبي او صديق او شهيد و عدهم رسول الله ﷺ و ابو بكر و عمر و عثمان و علي و طلحة والزبير وسعد و ابن عوف و سعيد بن زيد.

فضائلِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

۱۳۳ ریاح بن حارث فرماتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن زید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس کے دسویں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہیں' عمر جنت میں ہیں' عثمان جنت میں ہیں' علی جنت میں ہیں' طلحہ جنت میں ہیں' زبیر جنت میں ہیں' سعد جنت میں ہیں' عبدالرحمٰن جنت میں ہیں۔ پوچھا گیا نویں شخص کون ہیں؟ فرمایا: میں۔

۱۳۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا: احد ٹھہر جا۔ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے (اس وقت) کوئی نہیں۔ مراد ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر' سعد' ابن عوف اور سعید بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔

فضائلِ عشرہ مبشرہؓ ☆ (حدیث ۱۳۳۔۱۳۴) دسویں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح فرماتے ہیں' یہ بشارت صرف ایک مجلس میں فرمائی تھی ویسے سب صحابہ جنتی ہیں۔ حراء یہ ایک پہاڑ ہے۔ حضورؐ اور صحابہؓ اس پر موجود تھے کہ کانپنے لگا۔ محدثینؒ فرماتے ہیں کہ یہ تعظیم کے لیے تھا اور خوشی کے مارے کانپنے لگا تھا۔ اس حدیث میں ان حضرات کے لیے بشارت اور پیشین گوئی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما مقتول ہوئے اور شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر شہیدوں میں تفصیلاً آیا ہے۔ ہوا یہ کہ آپؐ نے سب کو شہید کہا اور حضرت سعد کی موت ایک بیماری میں ہوئی جس کا اجر شہادت کے برابر ہے۔

فضل ابی عبیدة بن الجراح ﷺ

۱۳۵: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان ح و حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة جميعا عن ابي اسحق عن صلة بن زفر عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاهل نجران سابعث معكم

فضائل ابوعبیدہ بن جراحؓ

۱۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل نجران سے کہ میں عنقریب تمہارے ساتھ ایک آدمی بھیجوں گا جو پوری طرح امانت دار ہے۔ راوی کہتے ہیں لوگ انتظار

رجلا امینا حق امین قال فتشرف له الناس فبعث ابا عبیدة بن الجراح.

کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۱۳۶ . حدثنا علی بن محمد ثنا یحیی بن آدم ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن صلة بن زفر عن عبد اللہ ان رسول اللہ ﷺ قال لابی عبیدة بن الجراح ھذا امین ھذہ الامة.

۱۳۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ اس امت کے امین ہیں۔

فضیلت حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ☆ حضرت ابوعبیدہ کا نام عامر ہے۔گو والد کا نام عبداللہ تھا لیکن دادا کی طرف منسوب ہو کر ابن الجراح کے نام سے مشہور ہوئے اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امین الامت کا لقب عطا ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ و دعوت پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اس وقت تک رسول اللہؐ راقم کے مکان میں پناہ گزیں نہیں ہوئے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے۔ اسی میں وفات ہوئی۔ حضرت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سے زیادہ صاف دل' بے کینہ' سیر چشم' باحیاء اور خیر خواہ خلق کبھی نہیں دیکھا۔

فَضْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۳۷ : حدثنا علی بن محمد ' ثنا وکیع ' ثنا سفیان عن ابی اسحق عن الحرث عن علی قال : قال رسول اللہ ﷺ لو کنت مستخلفا احدا عن غیر مشورة لا ستخلفت ابن ام عبد

۱۳۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے ذمہ دار بناتا تو ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) کو ذمہ دار بناتا۔

۱۳۸ : حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا یحیی بن آدم ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن زر' عن عبد اللہ بن مسعود ان ابا بکر وعمر بشراہ ان رسول اللہ ﷺ قال من احب ان یقرأ القران غضا کما انزل فلیقرأہ علی قراءة ابن ام عبد.

۱۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے ان کو بشارت دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن کو بالکل اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا تو اسے چاہئے کہ اس کو ابن ام عبد کی قراءت پر پڑھے۔

۱۳۹ حدثنا علی بن محمد ثنا عبد اللہ ابن ادریس عن الحسن بن عبید اللہ عن ابرھیم بن سوید عن عبد الرحمن ابن یزید عن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ ﷺ اذنک علی ان ترفع الحجاب و ان تسمع سوادی حتی

۱۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اذن (میرے) گھر میں آنے کے لئے اتنا ہی ہے کہ پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب

انھاک. تک تمہیں میں منع نہ کروں۔

فضیلت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ☆ بغیر مشورہ کے خلیفہ بنانے سے مراد خلافت راشدہ نہیں بلکہ کسی لشکر کا امیر بنانا ہے۔ اس لیے کہ حضورؐ نے فرمایا الائمة من قریش ۔یعنی خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ بعض نے یہ فرمایا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایک خلیفہ کی تمام صفات ان میں موجود ہیں لیکن خلیفہ نہیں بن سکتے۔ اس لیے کہ خلیفہ تو قریشی ہونا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کریم جو اصل اصول اسلام ہے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ فرماتے ہیں کہ ستر سورتیں میں نے خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی تھیں۔ ان کا دعوی تھا کہ قرآنِ مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی نسبت میں نہ جانتا ہوں کہ کب' کہاں اور کس بارہ میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن مسعودؓ کے پاس عہد نبوت کا جمع کیا ہوا ایک مصحف بھی تھا جس کو وہ نہایت عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن دانی کی سند عطا کی۔ ایک موقعہ پر لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعودؓ سالمؓ معاذؓ اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہم)۔ قرآنِ کریم کی تفسیر میں خاص مہارت رکھو۔ فقہ کے مؤسس اور بانی سمجھے جاتے ہیں۔ خصوصاً فقہ حنفی کی عمارت تمام تر حضرت ابن مسعودؓ ہی کے سنگ اساس پر تعمیر ہوئی۔

فضیلت حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔ جامعہ ترمذی میں ہے کہ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں شکایت کی کہ قریش جب باہم ملتے ہیں تو ان کے چہروں پر تازگی و شگفتگی برستی ہے لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو بشاشت کی بجائے برہمی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول (ﷺ) کے لیے تم سے محبت نہ کرے گا اس کے دِل میں نورِ ایمان نہ ہوگا' چچا باپ کا قائم مقام ہے۔

فَضْلُ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب کے فضائل

۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ وَ هُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي.

۱۴۰: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ ہم قریش کی کسی جماعت کو ملتے تھے تو وہ باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتے تھے (اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے) ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں جب وہ میرے اہل خاندان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ ان کو محبوب

(فی الزوائد : رجال اسناده ثقات الا انه قیل روایة محمد بن کعب عن العباس مرسلة)

نہیں رکھے اللہ کے لئے اور مجھ سے ان کی قرابت کی وجہ سے ۔

۱۴۱ حدثنا عبدُ الْوهاب بْنُ الضَّحَّاكِ ثنا اسماعيلُ بْنُ عيَّاشٍ عنْ صَفوان ابْن عمْرٍو عنْ عَبْد الرَّحْمن بْن جُبَيْر بْن نُفيْر عنْ كثيْرِ ابْن مُرَّةَ الْحَضْرميُّ عنْ عبْد الله بْن عمْرٍو قال رسُوْلُ الله ﷺ انَّ الله اتَّخذَنِيْ خليْلًا كما اتَّخذ ابْراهيْمَ خليْلًا فَمَنْزِلِيْ وَ مَنْزِلُ ابْرٰهِيْمَ فِي الْجَنَّة يوْم الْقيامَة تُجاهَيْنِ والْعَبَّاسُ بيْننا مُؤْمِنٌ بَيْنَ خَلِيْلَيْنِ

۱۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ نے مجھ کو خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا ۔ میرا اور ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ قیامت کے دن آمنے سامنے ہو گا اور عباس ہمارے درمیان دو دوستوں کے درمیان مؤمن کی طرح ہوں گے ۔

(فی الزوائد :اسناده ضعيف لاتفاقهم على ضعف عبد الوهاب بل قال فيه ابو داؤد يصع الحديث و قال الحاكم روى احاديث موضوعة و شيخه اسماعيل اختلط بأُخرةٍ و قال ابن رحب انفرد به المصنف و هو موضوع فانه من بلايا عبد الوهاب و قال فيه ابو داؤد ضعيف الحديث)

فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيّ (رضی اللہ عنہم) بْنِ اَبِيْ طَالِبِ

حضرت علیؓ کے صاحبزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۴۲ . حدّثنا احمدُ بْنُ عبْدَة . ثنا سُفْيانُ ابْنُ عُيَيْنَة عنْ عُبَيْد الله بْن ابيْ يزيْد عنْ نافع بْن جُبَيْر عنْ ابيْ هُريْرة رضي اللهُ تعالى عنه انّ النَّبيَّ صلّى اللهُ عَليْه وسلَّم قال لِلْحسن اللّٰهُمّ انّيْ اُحبُّهُ فاحِبَّهُ وَ احبُّ منْ يُحبُّهُ قال و ضمَّهُ الى صدْره.

۱۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن سے فرمایا ۔ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور جو ان سے محبت کرے اسے بھی محبوب رکھئے ۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسنؓ کو سینے سے لگایا ۔

۱۴۳ حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمَّدٍ ثنا وَكيْعٌ ' عنْ سُفيان عنْ داوُدَ بْن ابيْ عوْف ابيْ الجحّاف ' و كانَ مرْضيًّا عنْ ابيْ حازمٍ عنْ ابيْ هُريْرَة قال قَالَ رسُوْلُ الله ﷺ منْ احبَّ الْحسن والْحُسيْن فقدْ احبَّنيْ و منْ ابْغضهُما فقدْ ابْغضنيْ .

(فی الزوائد . اسناده صحیح و رجاله ثقات)

۱۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا ۔

۱۴۴ حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ حُميْد بْن كَاسب ثنا يَحْيى بْنُ سُليْم عنْ عبْد الله بْنِ عُثْمان ابْن خُثيْم عنْ سعيْد بْن ابيْ

۱۴۴. حضرت سعید بن راشد سے مروی ہے یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبیؐ کے

راشد ان یعلی بن مرۃ حدثھم انھم خرجوا مع النبی ﷺ الی طعام دعوا لہ فاذا حسین یلعب فی السکۃ قال فتقدم النبی ﷺ امام القوم و بسط یدیہ فجعل الغلام یفر ھھنا و ھھنا و یضاحکہ النبی ﷺ حتی اخذہ فجعل احدی یدیہ تحت ذقنہ والاخری فی فاس راسہ فقبلہ و قال حسین منی و انا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان مثلہ

(فی الزوائد اسنادہ حسن رجالہ ثقات)

ساتھ ایک دعوت طعام کے لئے نکلے۔ حسین رضی اللہ عنہ گلی میں کھیل رہے تھے۔ نبیؐ لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (حضرت حسینؓ) ادھر اُدھر بھاگنے لگے۔ نبیؐ ان کو ہنساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا۔ آپؐ نے ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھا اور بوسہ لیا فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت رکھتے ہیں جو حسین سے محبت رکھتا ہے حسین پیشانی ہیں پیشانیوں میں سے۔ (سفیان نے اسکی مثل بیان کیا ہے)

۱۴۵: حدثنا الحسن بن علی الخلال و علی بن المنذر قالا حدثنا ابو غسان ثنا اسباط بن نصر عن السدی عن صبیح مولی ام سلمۃ عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی و فاطمۃ والحسن و الحسین انا سلم لمن سالمتم و حرب لمن حاربتم

۱۴۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ فاطمہؓ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اس کے لئے سلامتی ہوں جس کے لئے تم لوگ سلامتی ہوں اور لڑائی ہوں جس کے لئے تم لڑائی ہو۔

فضیلت حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ☆ سبط: نواسے کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے گلی میں کھیلنا جائز ہے۔ دعوت قبول کرنا مسنون ہے۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ پیار کرنا یہ سب باتیں سنت نبوی (ﷺ) ہیں۔

فضل عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۴۶. حدثنا عثمان ابن ابی شیبۃ و علی بن محمد قالا ثنا وکیع ثنا سفیان عن ابی اسحق عن ھانیء بن ھانیء عن علی بن ابی طالب قال کنت جالسا عند النبی ﷺ فاستاذن عمار بن یاسر فقال النبی ﷺ ائذنوا لہ مرحبا بالطیب المطیب۔

۱۴۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسر نے (آنے کی) اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔

۱۴۷. حدثنا نصر بن علی الجھضمی ثنا عثام ابن علی عن الاعمش عن ابی اسحق عن ھانیء بن ھانیء قال دخل عمار علی علی فقال مرحبا بالطیب المطیب

۱۴۷: حضرت ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت عمارؓ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لئے۔ میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِه.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمار پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

۱۴۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَمِيْعًا : ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَمَّارٌ مَا عُرِضَ عَلَيْهِ اَمْرَانِ اِلَّا اخْتَارَ الْاَرْشَدَ مِنْهُمَا

۱۴۸ : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب بھی دو اَمر پیش کئے گئے انہوں نے زیادہ دُرست (اَمر) کو اختیار کیا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ☆ شاش :ہڈیوں کے جوڑ۔مثلاً گھٹنے' کہنی' شانے کے جوڑ۔مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے دِل میں رچ بس گیا ہے۔ پھر وہاں سے ایمان کے انوار و برکات سارے جسم میں پھیل گئے۔ رگوں اور ہڈیوں میں منتشر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایمان کا اثر جوڑوں تک پہنچ گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کامل ایمان کی بشارت ہے۔(حدیث:۱۴۸) یعنی ایسا امر اختیار کیا جو خود ان کے اور متبعین کے لیے نافع اور مفید ہو یہی سلف وصالحین کا طریقہ ہے۔

فَضْلُ سَلْمَانَ وَ اَبِىْ ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہما

حضرت سلمان' ابی ذر' مقداد رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۴۹ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ رَبِيْعَةَ الْاِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِىْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَ اَخْبَرَنِىْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ ؟ قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَ اَبُوْ ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَ الْمِقْدَادُ.

۱۴۹ : حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود ان سے محبت رکھتا ہے۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ) وہ کون ہیں؟ فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں اور فرماتے ہیں وہ تین یہ ہیں۔ابو ذرؓ سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہم۔

۱۵۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ اِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عَمَّارٌ وَ اُمُّهُ سُمَيَّةُ وَ صُهَيْبٌ وَ بِلَالٌ وَ الْمِقْدَادُ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ

۱۵۰ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے پہل جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ سات ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ عمارؓ ان کی والدہ سمیہؓ صہیب' بلال' مقداد۔رسول اللہ کی اللہ نے ان کے چچا ابو طالب کے ساتھ حفاظت فرمائی اور ابوبکر کی حفاظت اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ فرمائی۔مگر باقی

بعمّه ابی طالب و امّا ابُوبکر فمنعهُ اللہ بقومه و امّا سائرُ هُمْ فاخذهُمُ المُشرکُون و البسُوهُمْ ادراع الحدید و صهرُوهُم فی الشّمس فما منهُمْ من احدٍ الّا و قد و اتاهُمْ علی ما ارادُوْ الّا بلالاً فانّهُ هانت علیه نفسُهُ فی اللہ وَ هَان علی قوْمه فاخذُوْهُ فاعطوْهُ الوِلْدان فجعلوْا یطُوْفُوْن به فی شعاب مکّة و هُو یقُوْلُ احدٌ احدٌ

(فی الزوائد اسناده ثقات و رواه ابن حبان فی صحیحه و الحاکم فی المستدرک من طریق عاصم بن ابی النجود به)

حضرات کو مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں پگھلا دیا سو کوئی ان میں ایسا نہ تھا جس نے مشرکوں کے ارادہ کی موافقت نہ کی یعنی براہ تقیہ ان کے موافق نہ ہو گیا۔ مگر بلال رضی اللہ عنہ کہ ان کا نفس ان کی نظر میں ذلیل ہو گیا اللہ کی عظمت کے آگے ذلیل ہو گئے وہ اپنی قوم کے آگے' سو دے دیا مشرکوں نے اپنے تئیں لڑکوں کو' سو وہ لئے پھرتے تھے ان کو مکہ کی گھاٹیوں میں اور وہ کہتے تھے 'اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اکیلا ہے! اللہ اکیلا ہے۔

۱۵۱. حدثنا علیُّ بنُ محمّدٍ ثنا وکیعٌ عن حمّاد بن سلمة عَنْ ثابتٍ عَنْ انس بن مالکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ لقد اُوْذیتُ فی اللہ و ما یُؤذی احدٌ و لقد اُخفتُ فی اللہ و ما یُخافُ احدٌ و لقد اتتْ علیّ ثالثةٌ و مالی و لبلالٍ طعامٌ یاکُلُهُ ذُوْ کبدٍ الّا ما واری ابطُ بلالٍ

(اخرجه الترمذی فی اواخر باب الزهد و قال هذا حدیث حسن صحیح)

۱۵۱. حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے معاملہ میں جتنا ستایا گیا اتنا کوئی نہیں ستایا گیا اور اللہ کے بارے میں جتنا خوف زدہ کیا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں کیا گیا۔ مجھ پر تین دن ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے ایسا کھانا نہیں تھا جس کو کوئی شخص کھاتا ہے مگر صرف وہی جس کو بلال کی بغل ڈھانپے ہوئے ہوتی تھی۔

<u>فضیلت حضرت سلمان ابوذر مقداد</u> ☆ ان احادیث سے ان حضرات کا تقدم اسلام اور سبقت ایمان اور استقامت ثابت قدمی بڑی بڑی اذیتیں اور تکالیف برداشت کیں لیکن اسلام و ایمان کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی توحید پر استقامت بھی کمال کی تھی اور یہ بات بھی ثابت ہوئی۔ اگر جان کے تلف ہونے کا ڈر ہو تو کفر کا اظہار اسی طرح پر ہو کہ دل سے مؤمن ہو اور کفر سے بیزار ہو تو پھر جائز ہے اور اگر تکالیف پر صبر کرے اور کفر کا اظہار نہ کرے تو بہت اونچی شان ملتی ہے جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلند شان ملی۔

فضائلُ بلالٍ رضی اللہ عنہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۲. حدثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ اُسامة عنْ عُمر بن حمزة عنْ سالمٍ انّ شاعرًا مدح بلال بن عبْداللہ فقال (بلالُ بنُ عبد اللہ خیرُ بلالٍ) فقال ابْنُ عُمر کذبْت لا بلْ بلالُ رسُوْل اللہ صلّی اللہ علیه وسلّم خیرُ بلالٍ

۱۵۲. سالمؒ سے مروی ہے کہ ایک شاعر نے بلال بن عبداللہ کی تعریف کی اور کہا کہ بلال بن عبداللہ سب بلالوں سے بہتر ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا. تو نے غلط کہا بلکہ رسول اللہؐ کے بلال (صحابی رسولؐ) سب سے بہتر بلالؓ ہیں۔

فَضَائِلُ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ

۱۵۳ حدثنا عليُّ بْنُ مُحَمَّدٍ و عمْرُو بْنُ عبد الله قالا ثنا وكيعٌ ثنا سفيانُ عن ابيْ اسحق عن ابى ليلى الكندىُّ قال جاء خبّابٌ الى عُمرَ فقال أُدْنُ فما احدٌ احقُّ بهذا المجلس منك الّا عمّارٌ فجعل خبّابٌ يُرِيْه آثارًا بظهره ممّا عذّبَهُ الْمُشْرِكُوْن

(فی الزوائد اسناده صحیح)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۳: ابو لیلیٰ الکندی فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ اس نشست کا آپ سے زیادہ سوائے عمار کے اور کوئی مستحق نہیں۔ حضرت خباب انہیں اپنی پشت کے نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کے تکلیفیں دینے کی وجہ سے بنے تھے۔

۱۵۴ حدثنا مُحمّدُ ابْنُ الْمُثنّى ثنا عبْدُ الْوهابِ ابْنُ عبد المجيد ثنا خالدُ الحذّاءُ عنْ ابىْ قلابة عنْ انس بن مالكٍ رضى اللّٰهُ تعالى عنه انَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم قال اَرْحمُ اُمّتِىْ بِاُمّتِىْ ابُو بَكْرٍ رضِى اللّٰه تعالى عنه و اشدُّهُمْ فىْ دِيْنِ الله عُمرُ رَضِى اللّٰه تعالى عنه و اصْدقُهُمْ حياءً عُثْمانُ رضى اللّٰه تعالى عنهُ و اقْضاهُمْ عليٌّ رضى اللّٰه تعالى عنه بْنُ ابىْ طالبٍ و اَقْرؤُهُمْ لكتاب الله اُبيُّ بْنُ كعْبٍ رَضى اللّٰه تعالى عنهُ وَ اعْلمُهُمْ بالْحلال والْحرام مُعاذُ بْنُ جبلٍ رضى اللّٰه تعالى عنه وافْرضُهُمْ زيْدُ بْنُ ثابتٍ رضى اللّٰه تعالى عنه الا و انّ لكُلِّ اُمّةٍ امينًا و امينُ هذه الْاُمّة ابُوْ عُبيْدَة بْنُ الْجرّاح رضى اللّٰه تعالى عنه.

۱۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں اور ان میں سے اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں۔ حیا کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں اور علی بن ابی طالب ان میں سے سب سے اچھے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ان میں اللہ کی کتاب کو سب سے عمدہ پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں۔ سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض سے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابت ہیں۔ خبردار ہر اُمت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۵۵: حدثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكيعٌ عنْ سُفيان عنْ خالدٍ الحذاءِ عَنْ ابىْ قلابة مِثلهُ عِندَ ابْنِ قُدامة غير انّهُ يقُولُ فى حقّ زيْدٍ و اعْلمُهُمْ بالْفرائض

۱۵۵: ابو قلابہ سے اسی کے مثل روایت ہے۔ ابن قدامہ کے نزدیک سوائے اس بات کے جو آپؐ نے زید بن ثابت کے حق میں فرمائی وہ یہ کہ علم الفرائض کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

فضیلت حضرت خباب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل وعلم کو مجلس میں ممتاز رکھنا چاہیے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق افضل صحابہ کو اپنے پاس مقام دیتے تھے۔ حضرت خبابؓ نے بہت تکالیف برداشت کیں۔

فَضْلُ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۶ حدثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا عبْدُ الله بْنُ نُميْرٍ ثنا

۱۵۶ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

الْاَعْمَشُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيْلِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَ لَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ.

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: زمین نے کسی کو نہ اٹھایا اور آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا جو بات میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا ہو۔

فَضْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۵۷: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَدَاوَلُوْنَهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا فَقَالُوْا لَهٗ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا.

۱۵۷: حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشم ہدیہ آیا تو لوگوں نے آپس میں اس کو پکڑ پکڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے حیران ہوتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

تشریح ☆ اس سے کئی اُمور ثابت ہوئے:۱) ہدیہ لینا سنت ہے'۲) جنت میں رومال بھی ہوں گے'۳) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا معلوم ہوا'۴) جنت کی ادنیٰ چیز بھی دنیا کی اعلیٰ چیزوں بلکہ دُنیا کی ساری چیزوں سے افضل ہے اس لیے کہ دُنیا و مافیہا فانی ہے اور آخرت کی چیزیں ہی باقی رہنے والی اور ابدی ہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ جس کپڑے کو صحابہ کرامؓ دیکھ کر تعجب کرتے تھے وہ قباء تھی۔

۱۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ.

۱۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن عزوجل کا عرش حرکت میں آ گیا۔

تشریح ☆ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اللہ کا عرش ہل گیا۔ وجہ یہ تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ کی روح عرش پر پہنچی تو خوشی کے مارے ہلنے لگا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "اھتز" کا معنی ہلنا نہیں بلکہ کانپنا ہوگا کہ عرش الرحمٰن غمزدہ ہو کر کانپنے لگا۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سعدؓ کے جو اعمالِ صالحہ عرش تک جاتے تھے اب وہ نہیں جائیں گے۔

فَضْلُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ. ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ

۱۵۹: حضرت جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہؐ نے

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَ لَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ . وَلَقَدْ شَكَرْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

جب بھی مجھے دیکھا مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ دیکھا۔ میں نے ان کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! ان کو ثبات عطا فرما اور ہادی و مہدی بنا۔

تشریح ☆ حضرت جریر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر مسکرا دیتے تھے کیونکہ بہت خوبصورت اور لمبے قد کے تھے۔ بلکہ جو بھی دیکھتا تھا تو شکل وصورت دیکھ کر مسکرا دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ثبات اور ہادی و مہدی ہونے کی دعا کی۔

فَضْلُ اَهْلِ بَدْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اہلِ بدر کے فضائل

۱۶۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اَوْ مَلَكٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيْكُمْ قَالُوْا خِيَارَنَا قَالَ كَذٰلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

۱۶۰: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ جبریل یا کوئی اور فرشتہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بدر میں حاضر ہونے والوں کو کیسا شمار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم میں سب سے زیادہ پسندیدہ۔ اس نے کہا اسی طرح (بدر میں حاضر ہونے والے فرشتے) ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ' ثَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ ' عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِيْفَهٗ.

(فی الزوائد اسناده صحیح)

۱۶۱ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کو برا مت کہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کر دے (تب بھی) ان میں سے ایک کے (خرچ کیے گئے) مُد یا اس کے نصف کو (بھی) نہیں پا سکتا۔

۱۶۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ نُسَيْرِ ابْنِ ذُعْلُوْقٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمُقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً ' خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهٗ.

۱۶۲: نُسیر بن ذعلوق سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے تھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا مت کہو۔ ان میں سے ایک کا ایک گھڑی کھڑے ہونا تم میں سے کسی کی عمر بھر کی نیکی سے بہتر ہے۔

فضیلت اہل بدر (رضی اللہ عنہم) ☆ اس حدیث سے جہاد کی فضیلت ثابت ہوئی' جہاد کی برکت سے انسان یہ فرشتوں کو بھی یہ شرف حاصل ہوا اور اسی باب کی حدیث میں صحابہ کو خطاب کیا کہ میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ انہوں نے جو اسلام کی خدمت کی' بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں' مشکل وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا' اپنی جان و مال' اولاد کی قربانی دی بعد والے لوگ جتنی قربانیاں بھی پیش کریں ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

فَضْلُ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

انصار (رضی اللہ عنہم) کے فضائل

۱۶۳. حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ و عمْرُ بْنُ عبْد الله قالا' ثنا وكيْعٌ عنْ شُعْبة عنْ عديّ بْن ثابتٍ عن الْبراء بْن عازبٍ رضي الله تعالى عنه قال قال رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم منْ احبّ الْانْصار احبّهُ اللهُ و منْ ابْغض الْانْصار ابْغضهُ اللهُ .قال شُعْبةُ قُلْتُ لعديّ اسمِعْتهُ من الْبراءِ بْنِ عازبٍ رضِي اللهُ تعالى عنه قال ايّاي حدّث.

۱۶۳: حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو انصار سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کو محبوب رکھتے ہیں اور جو انصار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے عدی سے کہا: کیا آپ نے اس کو براءؓ بن عازب سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ ہی سے تو انہوں نے بیان کیا ہے۔

۱۶۴. حدّثنا عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ ابْرهيم ثنا بْنُ ابيْ فُديْكٍ عنْ عبْد الْمُهيْمن بْن عبّاس بْنِ سهْل بْن سعْدٍ عنْ ابيه عنْ جدّه انّ رسُوْل الله ﷺ قال الْانْصارُ شعارٌ والنّاسُ دثارٌ وَلوْ انّ النّاس اسْتقْبلُوْا واديًا اوْ شعْبًا واسْتقْبلت الْانْصارُ واديًا لسلكْتُ وادِيَ الْانْصارِ . ولوْ لا الْهجْرةُ لكُنْتُ امْرأً من الْانْصار

(في الزوائد : اسناده ضعيف و الآفة من عبد المهيمن و باقي رجاله ثقات)

۱۶۴: سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہترین انتخاب ہیں اور بقیہ لوگ چھان ہیں اور اگر (دیگر) لوگ کسی (ایک) وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کسی اور وادی میں جائیں تو میں انصار (رضی اللہ عنہم) کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک مرد ہوتا۔

۱۶۵: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابيْ شيْبة ثنا خالدُ بْنُ مخْلدٍ حدّثنيْ كثيْرُ بْنُ عبْد الله بْنُ عمْرو بْن عوْفٍ عنْ ابيه عنْ جدّه قال قال رسُوْلُ الله ﷺ رحم اللهُ الْانْصار و ابْناءَ الْانْصار و ابْناء ابْناءِ الْانْصار

(في الزوائد اسناده ضعيف)

۱۶۵: کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ انصار (رضی اللہ عنہم) پر رحم فرمائے اور انصار کی اولاد پر اور ان کی اولاد کی اولاد پر۔

فضیلتِ انصار ☆ ''شعار'' جسم سے لگا ہوا کپڑا' جس کو استر کہتے ہیں۔ ''دثار'' اوپر والے کپڑے کو کہتے ہیں۔ ان احادیث میں حضرات انصار کی فضیلت بیان فرمائی۔ اللہ پاک سب صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین (رضی اللہ عنہم) سب

صحابہ خواہ انصار ہوں یا مہاجرین رضی اللہ عنہم سب کی محبت نصیب فرمائے۔

فَضْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

١٦٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى و ابُوْ بكر بْنُ خلَّادٍ الْباهِلِيُّ . قالا ثنا عبْدُ الْوَهَّاب ثنا خالِدٌ الْحذّاءُ عَنْ عِكْرِمة عن ابْنِ عبّاسٍ قال ضَمَّنِيْ رسُوْلُ اللهِ ﷺ اليْهِ و قال اللّهمّ علِّمْهُ الْحكْمة وتاوِيْل الْكِتاب.

١٦٦- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ساتھ ملا لیا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت اور تاویل کتاب کا علم سکھا دیجئے۔

فضیلت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ☆ اللہ تعالی جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو تفسیر میں بہت مہارت حاصل ہوئی۔ بہت عجائب تفسیر اور غرائب تاویل ان سے روایت کیے گئے ہیں۔

١٢ : بَابُ فِيْ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ

خوارج کا بیان

١٦٧ . حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِيْ شَيْبة ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّة عَنْ ايُّوْب عَنْ مُحمّد بْنِ سِيْرِيْن عَنْ عُبَيْدَةَ رَضِي اللهُ تعالٰى عنْه عنْ علِيّ رضِي اللهُ تعالٰى عنْهُ بْنِ ابِيْ طالِبٍ قال و ذكر الْخوارِج فقال فِيْهِمْ رجُلٌ مُخْدَجُ الْيدِ اوْ مُوْدنُ الْيدِ اوْ مثْدُوْنُ الْيدِ و لوْ لا انْ تبْطرُوْا لحدّثْتُكُمْ بما وعد اللهُ الّذِيْن يقْتُلُوْنهُمْ على لِسانِ مُحمّدٍ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم قُلْتُ انْت سمِعْتهُ مِنْ مُحمّدٍ ﷺ ؟ قال: اِيْ وربِّ الْكعْبة ثلاث مرّاتٍ.

١٦٧ : حضرت عبیدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک شخص شل (نقصان دہ) ہاتھ والا یا اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم فخر میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں ضرور بیان کرتا جو اللہ تعالی نے ان لوگوں سے لڑنے والوں سے وعدہ کیا ہے محمد ﷺ کی زبان پر۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا کیا: آپ نے خود محمد ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم' ایسا تین مرتبہ فرمایا۔

١٦٨ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبة و عبْدُ اللهِ بْنُ عامِرِ بْنِ زُرارة قالا ثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ عيّاشٍ عنْ عاصِمٍ عنْ زِرٍّ عنْ عبْدِ اللهِ ابْنِ مسْعُوْدٍ رضِي اللهُ تعالٰى عنْهُ قال قال رسُوْلُ اللهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم يخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزّمانِ قوْمٌ احْداثُ الْاسْنانِ سُفهاءُ الْاحْلامِ يقُوْلُوْن مِنْ خيْرِ قوْلِ النّاسِ يقْرءُوْن الْقُرْاٰن لا يُجاوِزُ تراقِيهُمْ يمْرُقُوْن مِن الْاِسْلامِ كما يمْرُقُ السّهْمُ مِن الرّمِيّةِ فمنْ لقِيهُمْ فلْيقْتُلْهُمْ فاِنّ قتْلهُمْ اجْرٌ عِنْد اللهِ لِمنْ قتلهُمْ .

١٦٨ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جو نوجوان ہوں گے بے وقوف ہوں گے۔ لوگوں میں سب سے بہتر باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے جو انکے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اسی طرح بے فیض رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔ جو ان سے ملے ان سے قتال کرے کیونکہ انکو قتل کرنا قتل کرنے والے کیلئے اللہ کے ہاں اجر کا باعث ہے۔

۱۶۹ . حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا محمد بن عمرو عن ابی سلمة قال قلت لابی سعيد الخدری هل سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يذكر فی الحرورية شيئا فقال سمعته يذكر قوما يتعبدون يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم و صومه مع صومهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية اخذ سهمه فنظر فی نصله فلم ير شيئا فنظر فی رصافه فلم ير شيئا فنظر فی قدحه فلم ير شيئا فنظر القذذ فتمارى هل يرى شيئا ام لا .

۱۶۹: ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدریؓ سے عرض کی کیا آپ نے رسول اللہؐ کو حروریہ کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ان کو ایسی قوم کا ذکر کرتے ہوئے سنا جو خوب عبادت کریں گے۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں کم تر جانے گا اور اپنے روزے کو انکے روزے سے کم تر سمجھے گا وہ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائینگے جس طرح تیر شکار میں سے بے نشان گزر جاتا ہے (شکاری) اپنے تیر کو پکڑتا ہے اس کے پھل کو دیکھتا ہے کوئی نشان نہیں دیکھتا۔

۱۷۰ . حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا ابو اسامة عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان بعدی من امتی او سيكون بعدی من امتی قوم يقرء ون القرآن لا يجاوز حلوقهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ثم لا يعودون فيه هم شرار الخلق والخليقة .

۱۷۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری اُمت میں سے یا یوں فرمایا کہ عنقریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ دین سے اسی طرح بے فیض رہ جائیں گے۔ جس طرح تیر شکار سے بے نشان گزر جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے وہ مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔

قال عبد الله بن صامت فذكرت ذلك لرافع بن عمرو اخی الحكم بن عمرو الغفاری فقال و انا ايضا قد سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم .

عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حکم بن عمرو غفاری کی رافع بن عمرو سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۷۱ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة و سويد بن سعيد قال ثنا ابو الاحوص عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ ليقرأن القرآن ناس من امتی يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية

(فی الزوائد هذا اسناده ضعيف)

۱۷۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے چند لوگ قرآن کو پڑھیں گے اسلام سے اسی طرح بے نشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بے نشان رہ جاتا ہے۔

۱۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ' عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَ هُوَ يَقْسِمُ التِّبْرَ و الْغَنَائِمَ وَ هُوَ فِيْ حِجْرِ بِلَالٍ فَقَالَ رَجُلٌ اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ ! فَاِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ فَقَالَ وَ يْلَكَ وَ مَنْ يَعْدِلُ بَعْدِيْ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَضْرِبَ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا فِيْ اَصْحَابٍ اَوْ اُصَيْحَابٍ لَهُ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

۱۷۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جعرانہ میں تھے اور غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے اور ایک شخص نے کہا : اے محمد! عدل کیجئے ۔ آپؐ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپؐ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو جب میں عدل نہیں کروں گا تو میرے بعد کون عدل کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا : یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں میں ہوگا جو قرآن پڑھیں گے جو انکے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا دین سے اسی طرح بےنشان رہ جائیں گے جس طرح تیر شکار سے بےنشان گزر جاتا ہے۔

۱۷۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ.

۱۷۳: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

۱۷۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ' عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْشَأُ نَشْءٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ مَرَّةً حَتّٰى يَخْرُجَ فِيْ عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ.

۱۷۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا' ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن انکے نرخرے سے تجاوز نہیں کرے گا۔ جب بھی وہ اُبھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کبھی وہ ابھریں گے کاٹ دیئے جائیں گے (اور ایسا) بیس مرتبہ سے زیادہ ہوگا یہاں تک کہ ان کی جماعت میں سے دجال خروج کرے گا۔

۱۷۵ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ' اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَقْرَءُوْنَ

۱۷۵: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں یا یوں فرمایا کہ اس امت میں ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے یہ قرآن ان کے نرخرے یا یوں فرمایا کہ حلق سے تجاوز

الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ أَوْ حُلُوْقَهُمْ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ. إِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ ' أَوْ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ

نہیں کرے گا ان کی علامت سر کے بال منڈانا ہوگی جب تم ان کو دیکھو یا یوں فرمایا کہ جب تم ان سے ملو (جنگ میں) تو ان کو قتل کر ڈالو۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُوْلُ شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوْا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ ' وَ خَيْرُ قَتِيلٍ مَنْ قَتَلُوْا ' كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ قَدْ كَانَ هَؤُلَاءِ مُسْلِمِيْنَ فَصَارُوْا كُفَّارًا قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ هَذَا شَيْءٌ تَقُوْلُهُ ؟ قَالَ : بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۶: حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ بدترین مقتول جو آسمان تلے قتل کیے گئے اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہوں نے جہنم کے کتوں کو قتل کیا۔ یہ مسلمان ہوں گے جو کفر اختیار کریں گے۔ ابوغالب کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو امامہ! یہ بات آپ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ میں نے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔

تشریح ☆ خوارج' جمع ہے خارجہ کی اس سے مراد وہ گروہ ہے جو اہلسنّت والجماعة سے نکل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دَور میں یہ لوگ زیادہ پھیل گئے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی یہ لوگ موجود تھے۔ قرآن کی تلاوت بہت کرتے تھے' عبادت گزار تھے ان کو قراء کہا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں برے خیال رکھتے تھے اور ان کو نہیں مانتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بعد میں انہوں نے خروج کیا۔ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے تھے۔ امیر المومنین نے ان کی فہمائش کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ ان میں سے اکثر تائب ہوئے کچھ لوگ تو خارجی رہے تو ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ مقام نہروان میں ان میں بہت قتل ہوئے۔ یہ فرقہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتا ہے۔ ایک فرقہ ان کا محصن کے رجم کا منکر ہے اور چور کا ہاتھ بغل سے کاٹتے تھے۔ حائض' ہر حالت میں نماز کی فرضیت کے قائل ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے اُٹھیں گے' ان کو دبا دیا جائے گا پھر اُٹھیں گے تو اہل حق غالب آ جائیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مُخْدَجُ الْيَدِ : ناقص ہاتھ ہے۔ آخری زمانہ سے مراد خلافت راشدہ کا آخری زمانہ کیونکہ تیس سال خلافِ راشدہ کے ہیں جب اٹھائیس سال ختم ہوئے تو اس وقت یہ لوگ نکلے تھے۔ حروره: کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے' جو ان کا مرکز تھا۔ اس لیے ان کو حروریہ کہتے ہیں۔ پہلے ان کو قراء کہتے تھے۔ یہ قرآن بہت پڑھتے تھے لیکن قرآنِ کریم ان کے گلوں سے نیچے نہ گزرتا۔ مطلب یہ کہ قرآن کا اثر ان کے دِلوں پر نہیں ہوتا ہے۔ (حدیث: ۱۶۹) تیر کے مختلف حصے ہوتے ہیں: ۱) پھل' اس کو رصاف کہتے ہیں' ویسے رصاف جمع ہے رصفہ ہے۔ ۲) قدم' تیر کا لکڑی والا حصہ جس پر ابھی پھل لگایا گیا ہو۔ ۳) قذذ' جمع ہے قذہ کی۔ تیر کے پروں کو کہتے ہیں۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ خوارج دین سے ایسے نکلیں گے جیسے طاقتور آدمی تیر پھینکے اور وہ اتنی قوت کے ساتھ شکار کو لگے کہ اسکے پار ہو جائے اور خون اس پر نہ لگے۔ اسی طرح یہ لوگ دین سے نکلیں گے کہ ان کو دین کا کچھ حصہ بھی معلوم نہیں ہوگا۔ (حدیث ۱۷۲) جعرانہ مکہ سے آٹھ میل پر ایک مقام ہے جہاں حنین کی غنائم تقسیم فرمائے۔ ان احادیث میں خوارج کی چند علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ سر مونڈنا جائز ہے اس لیے بعض مواقع میں سر مونڈنا مسنون ہے۔ بچے کی پیدائش کے سات دن بعد' حج اور عمرہ کے بعد۔ جمہور اہلسنّت والجماعت کے خوارج کافر نہیں بلکہ بدعتی فرقہ ہے۔

۱۳ : بَابُ فِیمَا اَنْکَرَتِ الْجَهْمِیَّةُ

جہمیہ کے انکار کے بارے میں

۱۷۷ : حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا ابی و وکیع ح و حدثنا علی بن محمد ثنا خالی یعلی و وکیع و ابو معاویة قالوا ثنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فنظر الی القمر لیلة البدر قال انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلاة قبل طلوع الشمس و قبل غروبها فافعلوا ثم قرأ. ﴿و سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل الغروب.﴾ [ق : ۳۹]

۱۷۷ : جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا (اور) فرمایا کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ تم کو اسے دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں ہوتی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو (تو کرو) کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور پاکی بیان کیجئے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے''۔

تشریح ☆ جہمیہ: یہ بھی ایک فرقہ گزرا ہے۔ جہم بن صفوان کی طرف منسوب۔ یہ رؤیت باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا منکر ہے جبکہ اہل سنت کے نزدیک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

۱۷۸ : حدثنا محمد بن عبدالله بن نمیر ثنا یحیی بن عیسی الرملی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال . قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تضامون فی رؤیة القمر لیلة البدر ؟ قالوا لا ' قال فکذالک لا تضامون فی رؤیة ربکم یوم القیامة.

۱۷۸ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا. قیامت کے دن اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کسی قسم کی دشواری نہ پاؤ گے۔

۱۷۹ : حدثنا محمد بن العلاء الهمدانی ثنا عبد الله بن ادریس عن الاعمش عن ابی صالح السمان عن ابی سعید رضی الله تعالی عنه قال قلنا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم انری ربنا؟ قال تضامون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة فی غیر سحاب ؟ قلنا: لا قال فتضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر فی غیر سحاب؟ قالوا لا قال انکم لا تضارون فی رؤیته الا کما تضارون فی رؤیتهما

۱۷۹ : ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت بادل نہ ہونے کی صورت میں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پاتے ہو؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات بادل نہ ہونے کی صورت میں چاند کے دیکھنے میں کسی قسم کا ضرر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: جس طرح تم انکے دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں پاتے تو اس (رب) کے دیکھنے میں بھی کوئی ضرر نہیں پاؤ گے۔

۱۸۰ - حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن ھارون انا حماد بن سلمۃ عن یعلی ابن عطاء عن وکیع بن حدس عن عمہ ابی رزین رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انری اللہ یوم القیامۃ و ما ایۃ ذالک فی خلقہ ؟ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر مخلیا بہ ؟ قال قلت بلی قال فاللہ اعظم و ذالک ایۃ فی خلقہ.

۱۸۰: حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اللہ کو دیکھیں گے اور اسکی مخلوق میں (اس عالم میں) اسکی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابورزین! کیا تم سب چاند کو بغیر کسی رکاوٹ کے نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تو بہت بڑے ہیں اور یہ (چاند کی رویت) اسکی مخلوق میں (اسکی رویت کی) نشانی ہے۔

۱۸۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن ھارون انبانا حماد بن سلمۃ عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حدس عن عمہ ابی رزین قال قال رسول اللہ ﷺ ضحک ربنا من قنوط عبادہ وقرب غیرہ) قال قلت : یا رسول اللہ او یضحک الرب قال نعم قلت لن نعدم من رب یضحک خیرا .

(فی الزوائد: وکیع ذکرہ ابن حبان فی الثقات و باقی رجالہ احتج بھم مسلم)

۱۸۱: ابورزین رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہنسا پروردگار ہمارا اپنے بندوں کے نا اُمید ہو جانے سے اور عذاب کے قریب ہونے سے ۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہنستا ہے رب ہمارا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی کہ ہرگز محروم نہ رہیں گے ہم ایسے رب کی خیر سے جو ہنستا ہے۔

تشریح ☆ اس باب میں وہ احادیث لائی گئی ہیں جن میں رؤیت باری تعالی اور صفات باری تعالی کا ذکر ہے۔ "تضامون" اصل میں تتضامون تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کو دیکھنے میں کوئی مشقت نہ اٹھانی پڑے گی۔ اس حدیث میں فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی۔ محدثین فرماتے ہیں کہ فجر اور عصر کو دیدار الٰہی میں بڑا دخل ہے۔ (حدیث:۱۸۱) "قنوط": نا اُمید ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے نا اُمید ہو جاتا ہے۔ "لن نعدم": اس رب کی خیر سے ہم محروم نہ رہیں گے جو ہنستا ہے۔

۱۸۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و محمد بن الصباح قالا ثنا یزید بن ھارون انبانا حماد بن سلمۃ عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حدس عن عمہ ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ھوآء و ما فوقہ ھوآء و ماء ثم خلق عرشہ علی الماء.

۱۸۲: ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہمارا رب مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اندھیرے میں تھا اس کے نیچے ہوا (خلا) اور اس کے اوپر ہوا اور پانی تھا پھر اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق کیا۔

تشریح ☆ ''اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا'': مطلب یہ کہ اَیْنَ کَانَ عَرْشُ رَبِّنَا ہمیں پیدا کرنے سے پہلے رب کا عرش کہاں تھا؟ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے عرش بادل میں تھا۔ یہ حدیث صفات میں سے ہے اور اس کا مضمون متشابہات میں سے ہے اس لیے سکوت (خاموشی) اختیار کی جائے یہ زیادہ محفوظ ہے۔ثُمَّ . یہ لفظ ثُمَّ نہیں بلکہ ثَمَّ ہے۔اسم اشارہ برائے مکان اور خلق نہیں بلکہ خَلْقٌ مخلوق۔مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہاں کوئی مخلوق نہیں تھی تو مکان اور جگہ کیسے ہوگی اور عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ: الگ جملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

۱۸۳ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ عَرَضَ لَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کَیْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ النَّجْوٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُدْنَی الْمُؤْمِنُ مِنْ رَّبِّہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ ثُمَّ یُقَرِّرُہٗ بِذُنُوْبِہٖ فَیَقُوْلُ ھَلْ تَعْرِفُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَعْرِفُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مِنْہُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْلُغَ قَالَ اِنِّیْ سَتَرْتُھَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَ اَنَا اَغْفِرُھَا لَکَ الْیَوْمَ قَالَ ثُمَّ یُعْطٰی صَحِیْفَۃَ حَسَنَاتِہٖ اَوْ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ قَالَ وَ اَمَّا الْکَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَیُنَادٰی عَلٰی رُءُوْسِ الْاَشْھَادِ قَالَ خَالِدٌ فِی الْاَشْھَادِ شَیْءٌ مِنِ انْقِطَاعٍ.

﴿ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ.﴾

[ھود: ۱۸]

۱۸۳: صفوان بن محرز مازنی فرماتے ہیں کہ دریں اثنا کہ ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔اچانک ایک آدمی ان سے ملا اور کہنے لگا اے ابن عمر! آپ نے جناب رسول اللہؐ کو سرگوشی کے متعلق کس طرح فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن کو قیامت کے دن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ (پروردگار) اس کو پردے میں کرے گا پھر اس کو اس کے گناہ یاد دلائے گا پھر اس سے کہے گا کہ کیا تم مانتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں اعتراف کرتا ہوں۔یہاں تک کہ جہاں تک اللہ پہنچ کر چاہے گا کہے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی تجھ سے پردہ پوشی کی تھی اور میں آج تیرے گناہ بخش دوں گا۔آپؐ نے فرمایا کہ پھر اس کی نیکیوں کا صحیفہ یا کتاب اس کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی۔آپؐ نے فرمایا: کافر اور منافق کو سب لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا۔خالد بن حارث فرماتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

تشریح ☆ نَجْوٰی: لغت میں سرگوشی کو کہتے ہیں۔یُدْنٰی: قریب کیا جائے گا۔ کَنَف: پردہ۔ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور چوبیس روایت میں سے ایک یہ بھی ہے۔اس کی وجہ الفضل الرقاشی ہیں۔اس کے بارہ میں ابن الجوزی فرماتے ہیں: رَجُلٌ سُوْءٌ کہ روایت حدیث میں برا آدمی ہے البتہ ابن الجوزی کے علاوہ محدثینؒ نے اس کو موضوع نہیں بلکہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ

۱۸۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول

ثنا ابو عاصم العبادانی ثنا الفضل الرقاشی عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا اهل الجنة فی نعیمهم اذ سطع لهم نور فرفعوا رؤسهم فاذا الرب قد اشرف علیهم من فوقهم فقال السلام علیکم یا اهل الجنة قال و ذالک قول الله ﴿سلام قولا من رب الرحیم﴾

س ۵۸

قال فینظر الیهم و ینظرون الیه فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیه حتی یحتجب عنهم و یبقی نوره و برکته علیهم فی دیارهم

اللہ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اہل جنت اپنی نعمتوں میں (مشغول) ہونگے جب ان کیلئے ایک نور ظاہر ہوگا وہ اپنے سر اٹھائینگے انکا رب انکے اوپر انکی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ کہے گا: اے جنت والو تم پر سلامتی ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سلامتی ہو۔ مہربان رب کی طرف سے ارشاد ہے: ﴿سلام قولا من رب الرحیم﴾ آپ نے فرمایا: وہ (اب) انکی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھتے ہوں گے وہ نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ انکی طرف دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ ان سے پردہ کرے گا اور اسکا نور اور برکت ان پر انکی جگہوں میں باقی رہ جائیگی۔

۱۸۵. حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن الاعمش عن خیثمة عن عدی رضی الله تعالی عنه بن حاتم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا سیکلمه ربه لیس بینه و بینه ترجمان فینظر من عن ایمن منه فلا یری الا شیئا قدمه ثم ینظر من عن ایمن منه فلا یری الا شیئا قدمه ثم ینظر امامه فتستقبله النار فمن استطاع منکم ان یتقی النار و لو بشق تمرة فلیفعل

۱۸۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا وہ اپنی داھنی جانب دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ اس کے سامنے آئے گی جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ آگ سے بچ جائے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو تو وہ ایسا کرے۔

۱۸۶ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد ثنا ابو عمران الجونی عن ابی بکر بن عبد الله بن قیس الاشعری عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ جنتان من فضة آنیتهما و ما فیهما و جنتان من ذهب آنیتهما و ما فیهما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربهم تبارک و تعالی الا رداء الکبریاء علی وجهه فی جنة عدن.

۱۸۶: قیس اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے چاندی کا ہے اور دو جنتیں ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا ہے۔ لوگوں! اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے کے درمیان صرف بڑائی کی چادر ان کے چہرے پر ہوگی جنت عدن میں۔

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ - لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ و قال اذا دخل اهلُ الجنّة الجنّة و اهلُ النّار النار نادى منادٍ يا اهل الجنّة اِنّ لكم عند الله موعدًا يريد ان ينجزكموه فيقولون و ما هو الم يثقل الله موازيننا و يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا و يُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ يُنجِنا من النّار قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ يَعْنِيْ اِلَيْهِ وَ لَا اَقَرَّ لِاَعْيُنِهِمْ.

۱۸۷: صہیبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بھلائی کی بھلائی اور زیادت ہے....'' اور فرمایا: جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائینگے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اسکو تم سے پورا کردے۔ وہ کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے ترازوؤں کو وزنی نہیں کیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا۔ ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دینگے وہ اسکی طرف دیکھیں گے اللہ کی قسم! اللہ نے کوئی چیز انکو اس نظر یعنی اپنی جانب نظر سے زیادہ پسندیدہ عطا نہیں کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی شے عطا کی ہوگی۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتِ الْمُجَادِلَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ تَشْكُوْا زَوْجَهَا و مَا اَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا.﴾ [المجادلة: ۱]

۱۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کا آوازوں کو سننا اپنی وسعت رکھتا ہے نبی کریمؐ کے پاس جھگڑا آیا درآنحالیکہ میں گھر کے ایک گوشہ میں تھی وہ (عورت) اپنے خاوند کے متعلق شکایت کر رہی تھی اور میں اس کی بات کو نہیں سن رہی تھی اللہ تعالیٰ نے (قرآن) نازل کیا'' اللہ نے سن لی بات اس (عورت) کی جو آپؐ سے اپنے خاوند کے سلسلہ میں مجادلہ کر رہی تھی''۔ (الایۃ)

تشریح ☆ یہ آیت حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے شوہر نے ان کو بلایا۔ انہوں نے عذر کیا' وہ ناراض ہو گئے اور کہہ دیا تم میرے اوپر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پیٹھ۔ اس کو ظہار کہتے ہیں۔ پھر وہ نادم ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں ظہار طلاق کا حکم رکھتا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا سر مبارک دھو رہی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے جب میرے ساتھ نکاح کیا تو میں جوان اور مالدار تھی پھر جب اس نے میرا مال کھالیا' میری جوانی مٹ گئی اور میرے عزیز واقارب چھوٹ گئے تو مجھ سے ظہار کیا۔ اب وہ پشیمان ہے اپنے کیے پر۔ اب کوئی صورت ایسی ہے کہ میں اور وہ مل جائیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر حرام ہو گئی لیکن وہ بار بار اپنا عرض حال اور اصرار کرنے لگیں۔ اس پر یہ آیات (مجادلہ) نازل ہوئیں۔

۱۸۹. حدثنا محمد بن یحیی ثنا صفوان بن عیسی عن ابن عجلان عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب ربکم علی نفسه بیده قبل ان یخلق الخلق رحمتی سبقت غضبی.

۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پروردگار نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے اپنے آپ پر اپنے ہاتھ سے لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے آگے ہے۔

۱۹۰. حدثنا ابرهیم بن المنذر الحزامی و یحیی بن حبیب بن عربی قالا ثنا موسی بن ابرهیم بن کثیر الانصاری الحزامی قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه یقول لما قتل عبد الله بن عمرو بن حرام رضی الله تعالی عنه یوم احد لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا جابر رضی الله تعالی عنه الا اخبرک ما قال الله لابیک؟ و قال یحیی فی حدیثه فقال یا جابر مالی اراک منکسرا؟ قال قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم استشهد ابی و ترک عیالا و دینا قال افلا ابشرک بما لقی الله به اباک؟ قال بلی: یارسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما کلم الله احدا قط الا من وراء حجاب و کلم اباک کفاحا فقال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب تحیینی فاقتل فیک ثانیة فقال الرب سبحانه انه سبق منی انهم الیها لا یرجعون قال یا رب فابلغ من ورائی قال فانزل الله تعالی: ﴿و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون.﴾ [آل عمران: ۱۶۹]

۱۹۰: طلحہ بن خراش کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب (ان کے والد) عبد اللہ بن عمرو بن حرام جنگِ اُحد کے دن مقتول ہوئے تو رسول اللہؐ مجھے ملے اور فرمایا: اے جابر! کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جو تمہارے والد سے اللہ تعالیٰ نے کہا؟ (یحییٰ بن حبیب اپنی حدیث میں یوں کہتے ہیں) کہ آپؐ نے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں شکستہ دل کیوں دیکھ رہا ہوں؟ جابرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد شہید ہو گئے اور عیال و قرض چھوڑ گئے۔ حضورؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے ساتھ کیسے ملاقات کی (یعنی کیا معاملہ فرمایا؟) عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول! فرمایا: اللہ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے گفتگو نہ فرمائی اور تمہارے والد سے بلا حجاب کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے میرے سامنے آرزو ظاہر کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں۔ عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے زندگی عطا فرما دیجئے تا کہ دوبارہ آپ کی خاطر قتل (شہید) کیا جاؤں تو اللہ پاک نے فرمایا: یہ تو ہماری طرف سے پہلے طے ہو چکا ہے کہ لوگوں کو دوبارہ دنیا میں نہ بھیجا جائے گا۔ عرض کیا: پھر میرے پیچھے والوں کو پیغام پہنچا دیجئے (ہمارا حال بتا دیجئے) رسول اللہؐ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اور نہ خیال کرو ان لوگوں کو جو قتل کر دیئے جائیں راہِ خدا میں مُردہ بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں''۔

۱۹۱ . حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَان عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَضْحَكُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخِرَ كِلَاهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى قَاتِلِهٖ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی جانب دیکھ کر ہنستے ہیں جن میں ایک نے دوسرے کو قتل کیا لیکن دونوں جنت میں داخل ہوئے ایک اللہ کے راستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر اللہ کی رحمت قاتل کی طرف متوجہ ہوئی اور اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ کے رستے میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

۱۹۲ . حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ .

۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لیں گے پھر فرمائیں گے میں ہی ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

۱۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ بِالْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهٖ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ ؟ قَالُوْا : السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ . قَالُوْا . وَالْمُزْنُ قَالَ وَ الْعَنَانُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ . قَالُوْا : وَالْعَنَانُ قَالَ كَمْ تَرَوْنَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ قَالُوْا : لَا نَدْرِيْ : قَالَ فَاِنَّ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهَا اِمَّا وَاحِدًا اَوْ اِثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَ اَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَ رُكَبِهِنَّ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَ اَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ

۱۹۳. عباسؓ بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ بطحاء میں تھا ان میں رسول اللہؐ بھی تھے وہاں سے بادل گزرا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: تم اسے کیا نام دیتے ہو؟ عرض کیا: سحاب۔ فرمایا اور مزن بھی؟ لوگوں نے عرض کیا اور مزن بھی۔ فرمایا: اور عنان بھی؟ عرض کیا۔ عنان بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے خیال میں کتنا فاصلہ ہے آسمان و زمین کے درمیان؟ عرض کیا: معلوم نہیں۔ فرمایا تمہارے اور آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر والا آسمان بھی اتنا ہی ہے حتیٰ کہ آپ نے ساتویں آسمان تک شمار کئے پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی سطح اور تہہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر اسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں پہاڑی بکروں کی مانند انکے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان پھر ان پشتوں پر عرش ہے جسکے زیریں اور بالائی حصہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں

تبارک وتعالی

کے درمیان پھرا سکے اوپر ہیں اللہ برکت والے اور بلند۔

۱۹۴. حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن عکرمة عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ امرا فی السماء ضربت الملئکة اجنحتھا خضعانا لقولہ کانہ سلسلة علی صفوان ﴿اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق و ھو العلی الکبیر﴾ [سباء: ۲۳] قال فیسمعھا مسترقوا السمع بعضھم فوق بعض فیسمع الکلمة فیلقیھا الی من تحتہ فربما ادرکہ الشھاب قبل ان یلقیھا الی الذی تحتہ فیلقیھا علی لسان الکاھن او الساحر فربما لم یدرک حتی یلقیھا فیکذب معھا مائة کذبة فتصدق تلک الکلمة التی سمعت من السماء.

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتے ہیں تو فرشتے اس کے احترام میں پر بچھا دیتے ہیں (اور نزولِ حکم کے وقت ایسی آواز ہوتی ہے) گویا کوئی چٹان پر پتھر مار رہا ہو پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہوتی ہے تو کہتے ہیں (ایک دوسرے سے) کیا کہا تمہارے رب نے وہ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور اللہ بلند اور بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس فیصلہ کو بات چرانے والے (جن) سننے کی کوشش کرتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھ کر پس ایک آدھ بات سن کر اوپر والا نیچے والے کو بتا دیتا بہت مرتبہ اس کے نیچے والے کو بتانے سے قبل شعلہ آ لیتا ہے کہ کاہن یا ساحر کو نہ بتائے اور کبھی شعلہ نہیں لگتا تو وہ آگے بتا دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا تا ہے اور ایک وہی بات جو آسمان سے سنی تھی سچی ہوتی ہے۔

۱۹۵: حدثنا علی بن محمد ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام و لا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النھار و عمل النھار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ.

۱۹۵: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک بار) ہم میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔ فرمایا اللہ سوتا نہیں اور سونا اسکے شایانِ شان نہیں۔ اللہ ترازو کو جھکاتے اور اوپر اٹھاتے ہیں یعنی کسی کا رزق زیادہ کسی کا کم کر دیتے ہیں۔ دن کے اعمال رات کو (انسان کے) عمل کرنے سے قبل انکی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور رات کے اعمال دن کے عمل کرنے سے قبل۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اسے ہٹا دیں تو انکے چہرہ کی روشنیاں تا حدِ نگاہ اسکی مخلوق کو جلا دیں۔

۱۹۶: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا المسعودی عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینام و لا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط و یرفعہ حجابہ

۱۹۶: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتے نہیں اور سونا ان کے شایان نہیں ترازو کو جھکاتے اور اٹھاتے ہیں۔ ان کا حجاب نور ہے اگر اس کو ہٹا دیں تو انکے چہرے کی روشنیاں ہر اس چیز کو جلا ڈالیں

النُّوْرُ لَوْ كشفها لاحرقتْ سُبُحاتُ وَجْهه كُلُّ شيْءٍ ادْرَكَهٗ بصرُهٗ ثُمّ قرأ ابُوْ عُبَيْدة : ﴿اَنْ بُورِکَ مَنْ فِي النَّار و مَنْ حوْلها و سُبْحان الله ربِّ الْعالمِيْن﴾

[سورۃ النمل ۲۶ ۸]

جہاں ان کی نگاہ پہنچے۔ اس کے بعد ابوموسیٰ کے شاگرد ابو عبیدہ (نے بطور استدلال) یہ آیت پڑھی: ﴿اَنْ بُورِکَ مَنْ فِي النَّار ...﴾ ''بابرکت ہے جو آگ میں ہے اور جو اسکے گرد ہے پاک ہے اللہ پالنے والا تمام جہانوں کا''۔

۱۹۷ حدَّثنا ابُوْ بكْرِبْنُ ابي شيْبة ثنا يزيْدُ بْنُ هارُوْن انْبانا مُحمّدُ بْنُ اسْحق عن ابي الزّناد عن الْاعْرج عنْ ابيْ هُريْرة رضي اللهُ تعالى عنهعن النّبي صلّى اللهُ عليه وسلّم قال يمِيْنُ الله مَلْاى لا يغِيْضُها شيْءٌ سحّاءٌ اللّيْل و النّهار و بيده الْاُخْرى الْمِيْزانُ يرْفعُ الْقِسْط و يخْفِضُ قال ارايْت انْفق مُنْذُ خلق اللهُ السّموات الْارْض فانّهٗ يَنْقُصْ ممّا فِيْ يديْهِ شَيْئًا.

۱۹۷ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا دست راست بھرا ہوا ہے کوئی چیز اسے کم نہیں کر سکتی۔ رات دن برستا ہے اور ان کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے بلند کرتے ہیں تول کر اور جھکاتے ہیں۔ فرمایا دیکھو جب سے آسمان و زمین پیدا فرمائے کتنا خرچ کیا لیکن اس سے اللہ کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے اس میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی۔

۱۹۸ : حدَّثنا هشامُ بْنُ عمارٍ و مُحمّدُ بْنُ الصّباح قال ثنا عبْدُ العزيْز بْنُ ابيْ حازِمٍ حدّثنيْ ابيْ عنْ عُبيد الله بْنِ مقْسم عنْ عبْد الله بْن عُمر انّهٗ قال سمعْتُ رسُوْل الله ﷺ و هُو على الْمنْبر يقُوْلُ يأخُذُ الْجبّارُ سماواته و ارْضهٗ بيده و قبض بيده فَجَعل يقْبضُها و يبْسُطُها ثُمّ يقُوْلُ انا الْجبّارُ ! ايْن الْجبّارُوْنَ ايْن الْمُتكبّرُوْن؟ قال و يتميّلُ رسُوْلُ الله ﷺ عنْ يمِيْنه و عنْ يسارِهٖ حتّى نظرْتُ الى الْمنْبر يتحرّكُ منْ اسْفل شيْءٍ منْهُ حتّى انّيْ اقُوْلُ اساقطٌ هُو برسُوْل الله ﷺ .

۱۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: اللہ جبار اپنے آسمان و زمین کو ہاتھ میں لے لیں گے اور مٹھی بند کی اور اسے کھولنے لگے پھر فرمائیں گے: میں جبار ہوں' کہاں ہیں جبار؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں جھک رہے تھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا منبر نیچے تک ہل رہا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ گر نہ پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر۔

۱۹۹ . حدّثنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا صدقةُ بْنُ خالِدٍ ثنا بْنُ جابرٍ قال سمعْتُ بُسْر بْنُ عُبيْد الله يقُوْلُ سمعْتُ ابا ادْرِيْس الْخوْلانيّ يقُوْلُ حدّثنِيْ النّوّاسُ بْنُ سمْعان الْكلابيُّ قال سمعْتُ رسُوْلَ الله ﷺ يقُوْلُ ما منْ قلْب الّا بيْن اصْبعيْن منْ اصابع الرّحْمان . اِنْ شآء اقامهٗ و انْ شاء ازاغهٗ و كان رسُوْلُ الله ﷺ يقُوْلُ يا مُثبّت الْقُلُوْب ثبّتْ

۱۹۹: حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ہر دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے چاہیں تو اسے سیدھا فرمادیں اور چاہیں تو ٹیڑھا کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے دلوں کو جمانے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت

قُلُوبَنا على دِيْنِک قال و الْمِيزانُ بيد الرّحمن يرْفعُ اقْواماً و يخْفضُ اخرين الى يوْم الْقيامة.

فرما دے اور فرمایا ترازو رحمٰن کے ہاتھوں میں ہے وہ قیامت تک قوموں کو زیروزبر کرتے رہیں گے۔

۲۰۰ : حدَّثنا ابُو كُرَيْبٍ مُحمَّدُ بْنُ الْعلاء ثنا عبْدُ الله بْنُ اسْمعِيْل عنْ مُجالِدٍ عنْ ابِيْ الْودّاک عنْ ابِيْ سعِيْد الْخُدْرِيّ قال قال رسُوْلُ الله صلَّى اللهُ عليْه وسلّم انَّ الله لَيضْحکُ اِلى ثلاثَةٍ للصَّفّ فِيْ الصّلاة و للرَّجُلِ يُصلِّيْ فِيْ جوْف اللّيْلِ و للرّجُلِ يُقاتِلُ اُراهُ قال خلْف الْكتيبة.

(فی اسناده مقال)

۲۰۰ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے خوش ہوتے ہیں نماز کی صف سے اور اس آدمی سے جو درمیان شب نماز پڑھے اور اس شخص سے جو قتل کرے غالباً فرمایا لشکر کے پیچھے (یعنی لشکر بھاگ جانے کے بعد بھی)۔

۲۰۱ . حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ يحْيى ثنا عبْدُ الله بْنُ رجاءٍ ثنا اسْرائِيلُ عنْ عُثْمان يَعْنِيْ بْن الْمُغِيْرة الثّقفِيّ عنْ سالِمِ بْنِ ابِيْ الْجعْدِ عنْ جابِرِ بْنِ عبْدِ الله قال كان رسُوْلُ الله ﷺ يعْرِضُ نفْسهُ على النّاس فِيْ الْمؤْسم فيقُوْلُ الا رجُلٌ يحْمِلُنِيْ اِلى قوْمِه فانَّ قُرَيْشًا قدْ منعُوْنِيْ انْ اُبلّغ كلام رَبِّيْ.

۲۰۱ . حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے کرتے اور فرماتے : کوئی ایسا مرد نہیں جو مجھے اپنی قوم میں لے جائے۔ اس لئے کہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔

۲۰۲ . حدَّثنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا الْوزِيْرُ بْنُ صُبَيْحٍ ثنا يُوْنُسُ ابْنُ حلْبسٍ عنْ اُمِّ الدَّرْداء عنْ ابِيْ الدَّرْداء عنِ النّبِيّ ﷺ فِيْ قوْلِه تعالى ﴿كُلَّ يوْمٍ هُو فِيْ شانٍ﴾ [الرحمن : ۲۹] قال منْ شانِه انْ يغْفِر ذنْبًا و يُفرّج كرْبًا و يرْفعُ قوْمًا و يخْفضُ اخرين .

(فی الزوائد اسناده حسن)

۲۰۲ : حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿كُلَّ يوْمٍ هُو فِيْ شانٍ﴾ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی ایک شان یہ (بھی) ہے کہ گناہ معاف فرماتے ہیں اور مصیبت کو زائل فرماتے ہیں اور کسی قوم کو بلند کرتے ہیں اور دوسری قوم کو زیر کرتے ہیں۔

۱۴ : مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً

باب : جس نے اچھا یا برا رواج ڈالا

۲۰۳ . حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبْد الْملِک بْن ابِيْ الشّوارِب ثنا ابُوْ عوانة ثنا عبْدُ الْملِک بْنُ عُميْرٍ عن الْمُنْذِر بْنِ جرِيْرٍ رضِي اللهُ تعالى عنْهُ عنْ ابِيْه قال قال رسُوْلُ الله ﷺ منْ سنّ سُنّةً حسنةً فعُمِل بها كان لهُ اجْرُها و مِثْلُ اجْرِ منْ عمِل بها لا ينْقُصُ منْ اُجُوْرِهِمْ شيْئًا و منْ سنَّ

۲۰۳ . حضرت جریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جس نے اچھا طریقہ جاری کر کے خود بھی اس پر عمل کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی کئے بغیر ان کے برابر بھی اجر ملے گا اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا تو

سُنَّةً سَيِّئَةً فعُمل بها كان عليه وزرها و وزر من عمل بها لا ينقص من اوزارهم شيئًا.

اس کو اس کا گناہ ہوگا اور دوسرے عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ہوگا ان کے گناہوں میں بھی کمی نہ ہوگی۔

۲۰۴ حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث حدثني ابي عن ايوب عن محمد ابن سيرين عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فحث عليه فقال رجل عندي كذا و كذا قال فما بقي في المجلس رجل الا تصدق عليه بما قل او كثر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استن خيرًا فاستن به كان له اجره كاملا و من اجور من استن به و لا ينقص من اجورهم شيئًا و من استن سنة سيئة فاستن به فعليه وزره كاملا و من اوزار الذين استن به ولا ينقص من اوزارهم شيئًا.

(في الزوائد اسناده صحيح)

۲۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اس پر (صدقہ کرنے کی) ترغیب دی تو ایک شخص نے کہا. میرا پاس اتنا اتنا مال ہے (یعنی میں اتنا صدقہ کروں گا) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر مجلس میں موجود ہر شخص نے اس پر تھوڑا یا بہت صدقہ کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو اپنا بھی پورا اجر ملے گا اور پیروی کرنے والوں کو اجر میں کمی کے بغیر ان کا اجر بھی ملے گا اور جس نے برا طریقہ اختیار کیا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس پر اس کا وبال بھی پورا ہوگا اور اسکی پیروی کرنے والوں کے وبال میں کمی کے بغیر ان کا وبال بھی ملے گا۔

۲۰۵. حدثنا عيسى بن حماد المصري انبانا الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب عن سعد بن سنان عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ايما داع دعا الى ضلالة فاتبع فان له مثل اوزار من اتبعه و لا ينقص من اوزارهم شيئًا و ايما داع دعا الى هدى فاتبع فان له مثل اجور من اتبعه و لا ينقص من اجورهم شيئًا.

(اسناده ضعيف)

۲۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دعوت دینے والے نے بھی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کمی کیے بغیر اور جس دعوت دینے والے نے ہدایت کی طرف بلایا پھر اس کی پیروی کی گئی تو اس کو پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور پیروی کرنے والے کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

۲۰۶. حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثماني ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن العلاء ابن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من اتبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئًا ومن دعا الى ضلالة فعليه من الاثم مثل

۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

اثام من اتبعهٗ لا ینقص ذالک من اثامهم

۲۰۷ حدثنا محمد بن یحیی ثنا ابو نعیم ثنا اسرائیل عن الحکم عن ابی جحیفة قال: قال رسول الله ﷺ من سن سنة حسنة فعمل بها بعدهٗ کان لهٗ اجرهٗ و مثل اجورهم من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا و من سن سنة سیئة فعمل بها بعدهٗ کان علیه وزرهٗ و مثل اوزارهم من غیر ان ینقص من اوزارهم شیئا

(هذا الاسناد ضعیف)

۲۰۷ حضرت ابو جحیفہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۲۰۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا ابو معاویة عن لیث عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله ﷺ ما من داع یدعوا الی شیء الا وقف یوم القیامة لازما لدعوته ما دعا الیه و ان دعا رجل رجلاً.

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی دعوت دینے والا کسی چیز کی طرف بلائے اسے روز قیامت کھڑا کیا جائے گا۔ لازم ہو گی اس کو جوابدہی اپنے بلانے کی جس طرح اس نے بلایا اگر چہ ایک مرد نے ایک مرد کو ہی بلایا ہو۔

تشریح ☆ (حدیث ۲۰۳) اگر کوئی آدمی ایک اچھے کام کی بنیاد رکھتا ہے تو اسے اچھے کام کا ثواب ملتا رہتا ہے اور جو لوگ قیامت تک اس اچھے کام میں ہوتے رہتے ہیں اس آدمی کو برابران تمام لوگوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں ذرا برابر کمی نہ ہو گی۔ اسی طرح جو آدمی کسی گناہ کے کام کی بنیاد رکھتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جو کوئی بھی قتل کرتا ہے اس کا گناہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو بھی ہوتا ہے کیونکہ قتل کی بنیاد اس نے رکھی ہے۔ (حدیث ۲۰۴) نحث · ترغیب دی لوگوں کو کہ ان کی مدد کریں۔ جو آدمی آیا تھا وہ مفلس اور نادار تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا میں اتنا اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ بہت سامال جمع ہو گیا اور کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے صدقہ نہ دیا ہو۔

۱۵: مَنْ اَحْیَا سُنَّةً قَدْ اُمِیْتَتْ

باب: جس نے مُردہ سنت کو زندہ کیا

۲۰۹. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا زید بن الحباب ثنا کثیر بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالی عنه ذثنی ابی عن جدی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احیا سنة من سنتی فعمل بها الناس کان لهٗ مثل اجر من عمل بها لا ینقص من اجورهم

۲۰۹: حضرت عمرو بن عوف مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری سنتوں میں سے ایک سنت بھی زندہ کرے پھر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو اس کو عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے بدعت ایجاد کی پھر اس

شیئا و من ابتدع بدعة فعمل بها كان عليه اوزار من عمل بها لا ينقص من اوزار من عمل بها شيئا

پر عمل کیا گیا تو اس پر ان عمل کرنے والوں کے برابر وبال ہوگا اور ان کے وبال میں کچھ کمی بھی نہ کی جائے گی۔

تشریح ☆ جو سنت کو زندہ کرے' ایسی سنت جو متروک ہو چکی ہو اور اس کے مقابلہ میں بدعت رائج ہو چکی ہو' ایسی متروک سنت کو زندہ کرے تو اس کو اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو دعا دی جو متروکہ سنت کو زندہ کرتے ہیں۔ لیکن ایسی سنت جس کے مقابلہ میں بدعت نہیں بلکہ سنت ہے جیسے رفع الیدین کرنا یا نہ کرنا اور آمین بالجہر یا بالسر وغیرہ تو اس کو زندہ کرنے پر اجر نہ ملے گا۔

۲۱۰. حدثنا محمد بن يحيى ثنا اسماعيل بن ابي اويس حدثني كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من احيا سنة من سنتي قد اميتت بعدي فان له من الاجر مثل اجر من عمل بها من الناس لا ينقص من اجور الناس شيئا و من ابتدع بدعة لا يرضاها الله و رسوله فان عليه مثل اثم من عمل بها من الناس لا ينقص من اثام الناس شيئا.

۲۱۰. عمرو بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مُردہ ہو چکی ہو تو اسکو اس پر عمل کرنے والے لوگوں کے برابر اجر ملیگا' انکے اجر میں کمی بھی نہ ہوگی اور جس نے کوئی بدعت ایجاد کی جس کو اللہ ﷻ کے رسول پسند نہ کرتے ہوں تو اس بدعت کو اختیار کرنے والوں کے برابر اسکو بھی گناہ ہوگا اور انکے گناہ میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

۱۶: فضل من تعلم القرآن و علمه

باب: قرآن سیکھنے' سکھانے کی فضیلت

۲۱۱: حدثنا محمد بن بشار ثنا يحي بن سعيد القطان ثنا شعبة و سفيان عن علقمة ابن مرثد عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله ﷺ قال شعبة خيركم و قال سفيان افضلكم من تعلم القرآن و علمه.

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر یا تم میں سے افضل وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (یعنی پہلے خود قرآن کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد لوگوں میں اشاعت کی)۔

۲۱۲: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد عن ابي عبد الرحمن السلمي عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله ﷺ افضلكم من تعلم القرآن و علمه.

۲۱۲: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (یعنی قرآن فہمی کو عام کرنے کی سعی کرے)۔

۲۱۳: حدثنا ازهر بن مروان ثنا الحارث بن نبهان ثنا عاصم بن بهدلة عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ خياركم من تعلم القرآن و علمه قال و اخذ بيدي فاقعدني مقعدي

۲۱۳: حضرت بہدلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا

هذا اُقْرِءُ

ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھایا تا کہ قرآن پڑھاؤں۔

۲۱۴: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بشّارٍ وَ مُحمدُ بْنُ الْمُثنّٰى قَال ثنا يحيى بنُ سعيدٍ عنْ شُعْبَة عنْ قتادة عنْ انس بْنِ مالِكٍ عنْ اَبِىْ مُوْسى الْاَشعرىّ عَنِ النّبِيّ ﷺ قال مَثلُ الْمُؤْمِنِ الّذِىْ يَقرأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُترجَّة طعْمُها طيّبٌ وَ رِيْحُها طيّبٌ و مَثلُ الْمُؤْمِنِ الّذِىْ لا يَقْرأُ الْقُرْاٰن كمثلِ التَّمرة طعْمُها طيّبٌ و لا رِيْح لها و مثلُ الْمُنافِق الّذِىْ يقْرأُ الْقُرْاٰن كَمثَلِ الرَّيْحانةِ رِيْحُها طيّبٌ و طعْمُها مُرٌّ و مثلُ الْمُنَافِقِ الّذِىْ لا يَقْرأُ الْقُرْاٰن كَمثلِ الْحنْظلة طعْمُها مُرٌّ و لا رِيْح لها

۲۱۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ بوتو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بو بالکل نہیں۔

۲۱۵: حدّثنا بكْرُ بْنُ خلفٍ اَبُوْبِشْرٍ ثنا عبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مهْدِىّ ثنا عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ بُدَيْلٍ عنْ ابِيْه عنْ انسِ بْنِ مالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰه اهْلِيْن مِن النّاسِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ منْ هُمْ قَالَ هُمْ اهْلُ الْقُرْاٰنِ اهْلُ اللهِ و خاصّتُهٗ.

(فی الزوائد ۔اسناده صحیح)

۲۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ قرآن والے ہیں اہل اللہ اور اللہ (عزوجل) کے خاص تعلق والے۔

۲۱۶: حدّثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سعِيْد بن كثِيْر بْن دِيْنارٍ الْحِمْصِىُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حرْبٍ عَنْ اَبِىْ عُمر عنْ كثِيْر بْنِ زاذانَ عَنْ عاصِمِ بْنِ حمْزة عنْ عَلِيّ بْن اَبِىْ طالِبٍ رَضِى اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّمَ مَنْ قرأ الْقُرْاٰن و حَفِظَهٗ اَدْخلهُ اللّٰهُ الْجنَّةَ و شفّعهُ فِىْ عشرةٍ منْ اهْلِ بيْته كُلُّهُمْ قدِ اسْتوْجَبَ النَّار.

۲۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے جو (اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے) دوزخ اپنے اوپر واجب کر چکے ہوں گے۔

۲۱۷: حدّثنا عَمْرُو بْنُ عبْد اللهِ الْاَوْدِىُّ ثنا ابُوْ اُسامةَ عنْ عبْدِ الْحمِيْدِ بْنِ جعْفرٍ عنِ الْمَقْبُرِىّ عنْ عطاءٍ مَوْلى ابِىْ احْمد عَنْ ابِىْ احْمَدَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وسلَّم تعلَّمُوا الْقُرْاٰن

۲۱۷: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اس کو پڑھو اور سو جاؤ (یعنی تمام رات نہ جاگو) اس لئے کہ قرآن کی مثال اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا پھر اس کو رات میں

و اقرأوه و ارقدوا فان مثل القرآن و من تعلمه فقام به كمثل جراب محشو مسكا يفوح ريحه كل مكان و مثل من تعلمه فرقد و هو في جوفه كمثل جراب اوكي على مسك.

پڑھا اس تھیلی کی سی ہے جو کستوری سے بھری ہو۔ جس کی مہک ہر سو پھیل رہی ہو اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا اور سینے میں رکھ کر سو رہا اس تھیلی کی سی ہے جس کو کستوری سے بھر کر اوپر سے باندھ دیا گیا ہو۔

۲۱۸: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثماني ثنا ابرهيم بن سعد عن ابن شهاب عن عامر بن واثلة ابي الطفيل و ان نافع بن عبد الحارث لقي عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه بعسفان و كان عمر رضي الله تعالى عنه استعمله على مكة فقال عمر رضي الله تعالى عنه من استخلفت على اهل الوادي قال استخلفت عليهم ابن ابزى قال و من ابن ابزى قال رجل من موالينا قال عمر رضي الله تعالى عنه استخلفت عليهم مولى قال انه قارئ لكتاب الله تعالى عالم بالفرائض قاض قال عمر اما ان نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما و يضع به اخرين.

۲۱۸: حضرت نافع بن عبدالحارث، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ''عسفان'' میں ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم نے ''اہلِ وادی'' کا نگران کسے بنایا؟ عرض کیا: ابن ابزی کو میں نے ان کا نگران بنایا۔ فرمایا. ابن ابزی کون ہیں؟ عرض کیا: ہمارے ایک غلام ہیں حضرت عمر نے فرمایا: تو تم نے ایک غلام کو ان کا نگران بنایا؟ عرض کیا وہ کتاب اللہ کو (سمجھ کر) پڑھنے والا اور علم میراث سے واقف ہے' درست فیصلہ کر لیتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: سنو! تمہارے نبی (ﷺ) نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کی وجہ سے کچھ لوگوں کو رفعت بخشیں گے اور کچھ کو رُسوا فرمائیں گے۔

۲۱۹: حدثنا العباس بن عبد الله الواسطي ثنا عبد الله بن غالب العباداني عن عبد الله بن زياد البحراني عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن ابي ذر قال قال لي رسول الله ﷺ يا ابا ذر لان تغدو فتعلم اية من كتاب الله خير لك من ان تصلي مائة ركعة و لان تغدو فتعلم بابا من العلم عمل به او لم يعمل خير من ان تصلي الف ركعة.

(قال المنذري: اسناده حسن)

۲۱۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو صبح کو جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھے یہ تیرے لئے سو رکعت نماز سے بہتر (افضل) ہے اور تو صبح جا کر علم کا ایک باب سیکھے خواہ اس پر (اسی وقت) عمل کرے یا نہ کرے یہ تیرے لئے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر (افضل) ہے۔

تشریح ☆ (حدیث: ۲۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام جب سب کلاموں سے افضل ہے اس لیے سیکھنے والا اور سکھانے والا بھی افضل اور سب سے بہتر ہے۔ (حدیث، ۲۱۳) عاصم قراء کے امام ہیں اور تمام دنیا میں ان کی قراءت مشہور ہے۔ (حدیث: ۲۱۴) مؤمن قرآن پڑھنے والے کا کلام شیریں ہیں اس لیے کہ لوگ اُس سے سیکھتے ہیں' اسی لیے اس کو ترنج سے تشبیہ دی ہے کہ اس کی خوشبو دور تک جاتی ہے اور وہ مؤمن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کا فعل متعدی نہیں اس لیے گویا

خوشبو نہیں۔ اس کی مثال کھجور کی سی ہے اور منافق کا عقیدہ خراب اور سیرت بھی گندی ہے تو باطن تلخ' اس لیے یہ دو مثالیں دی ہیں۔ (حدیث ۲۱۶) سبحان اللہ! کتنی شان ہے حافظ قرآن کی۔ جس طرح دنیا میں ایم۔ این۔ اے کا کوٹہ مقرر ہوتا ہے کہ اتنے آدمیوں کو ملازم کرواسکتا ہے اسی طرح حافظ قرآن بشرطیکہ عامل ہو کو دس آدمیوں کا کوٹہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں قرآن مجید کی عظمت بٹھائے۔

۱۷: فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ
باب: علماء (کرام) کی فضیلت اور طلب علم پر ابھارنا

۲۲۰. حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.

۲۲۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین میں بصیرت عطا فرما دیتے ہیں۔

تشریح ☆ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خاص بھلائی کا ارادہ کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔ دین کا علم حاصل ہو جانا اور دین کی سمجھ بوجھ کامل جانا' یہ دونوں بالکل الگ' الگ چیز ہیں۔ کتابوں یا اساتذہ سے چند معلومات کو حافظہ میں جمع کر لینے والا ضروری نہیں کہ دین کی صحیح سمجھ بھی رکھتا ہو۔ دراصل ہر کام میں آدمی جب ایک عرصہ دراز تک مسلسل لگا رہتا ہے اور شب وروز اس کا مشغلہ وہی کام رہتا ہے اور گویا وہی اس کا اوڑھنا بچھونا بن جاتا ہے تو اسے اس کام میں ایک خاص ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی اس کام کی سمجھ بوجھ ہوتی ہے۔ اسی طرح علوم شرعیہ کے حصول' انہماک اور عرصہ دراز تک اس سے لگاؤ کے بعد علوم اس کے دل ودماغ میں رچ بس جاتے ہیں اور آدمی مزاج شریعت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور ذہن ایک ایسی لائن پر پڑ جاتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں کوئی علمی روشنی کبھی آفتاب نبوت (ﷺ) سے نہ بھی ملے تب بھی یہ شخص وہی کرے گا جو شریعت کا منشاء ومقتضی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر ذہن انسانی نئی نئی راہوں میں بھی صحیح راستہ نکال لینے کے قابل ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح فقہ میں مقام اجتہاد کہتے ہیں۔

۲۲۱. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.

۲۲۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی عادت ہے اور شر کسی مجبوری سے ہوتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دینی بصیرت عطا فرما دیتے ہیں۔

۲۲۲. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

۲۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

تشریح ☆ کیونکہ عابد کے زہد وورع سے خود اس کی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے اور فقیہ حرام وحلال اور دیگر مسائل کی تعلیم دے کر ہزاروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز عابد کی عبادت بلا بصیرت ہوتی ہے اس لیے شیطان پر بہت آسان ہے کہ وہ اس کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دے اور شکوک وشبہات کے جال میں پھنسا دے۔ مگر فقیہ مسائل جاننے کی وجہ سے اکثر اوقات گمراہی سے بچ جاتا ہے اور چیزوں کے ساتھ ساتھ اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر فقہاء مسائل میں صحیح طور پر راہنمائی نہ فرمائیں تو شیطان کا لشکر انسانوں کو غلط راستہ پر ڈال دیتا اور گمراہی کے گڑھے میں لا کھڑا کر دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان جس قدر فقیہ سے گھبراتا ہے عبادت گزار سے نہیں گھبراتا۔

٢٢٣ حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا عبد الله بن داؤد عن عاصم بن رجاء بن حيوة عن داؤد بن جميل عن كثير بن قيس قال كنت جالسا عند ابي الدرداء رضي الله تعالى عنه في مسجد دمشق فاتاه رجل فقال يا ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه اتيتك من المدينة مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث بلغني انك تحدث به عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فما جاء بك تجارة قال لا قال ولا جاء بك غيره قال لا قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا الى الجنة و ان الملائكة تضع اجنحتها رضا لطالب العلم و ان طالب العلم يستغفر له من في السماء و الارض حتى الحيتان في الماء و ان فضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر الكواكب ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا و لا درهما انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر.

٢٢٣: کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک صاحب انکے پاس آئے اور کہا: اے ابودرداء! میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول سے آیا ہوں' ایک حدیث کی خاطر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہؐ سے (بلاواسطہ) روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: تم کسی تجارت کیلئے (بھی) آئے ہو؟ کہا: نہیں۔ فرمایا اور کوئی بھی کام نہ تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا۔ جو طلبِ علم کی خاطر کوئی راستہ چلا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالبعلم پر خوشی کی وجہ سے اپنے پَر سمیٹ لیتے ہیں اور آسمان وزمین کی مخلوق طالب علم کیلئے بخشش طلب کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں اور عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء دینا ودرہم کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں اسلئے جس نے علم حاصل کیا بڑا حصہ حاصل کیا۔

٢٢٤: حدثنا هشام بن عمار ثنا حفص ابن سليمان ثنا كثير بن شنظير عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير

٢٢٤: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم دینے والا سوروں کی گردن میں جواہر' موتی اور سونے پہنانے والے کی

الْجَوْهَرِ وَ اللُّؤْلُؤِ وَالذَّهَبِ.

طرح ہے۔

۲۲۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِىْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَ مَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

۲۲۵: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائینگے اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائینگے اور جو کسی تنگدست کیلئے آسانی کریگا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کیلئے آسانی فرمائینگے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اسکے بدلہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ انکا ذکر اپنے پاس والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جسکا عمل اسے پیچھے کر دے اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

تشریح ☆ (حدیث: ۲۲۳) علم دین کی تلاش وحصول کے لیے جو بھی قدم اٹھے گا خواہ کوئی دور دراز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا۔ علم خواہ ایک مسئلہ اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے علوم شرعیہ واسلام کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر وثواب ملے گا۔ نیز اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت واضح ہوئی کہ اخلاص کی بدولت طالب علم کامیاب بھی ہوتا ہے اور اجر وثواب کا مستحق بھی۔ (حدیث ۲۲۴) مسائل ضروریہ کا حصول فرض عین ہے۔ یہی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا۔ مثلاً مجاہد کو جہاد کے مسائل کا جاننا اور تاجر کو خرید وفروخت کے مسائل' نمازی کو نماز کے مسائل وطہارت کے مسائل' نکاح کرنے والے کو ازدواجی زندگی سے متعلق مسائل پر واقفیت فرض عین ہے۔ اس حدیث میں یہ ہدایت بھی ہے کہ جو علم کے لائق ہیں ان کو سکھاؤ' جو علم دین حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور آگے انسانوں تک پہنچائے اور دین کی خدمت کرے۔ ایسے شخص کو ہرگز علم دین نہ سکھانے جو بدعتی ہو' دین حاصل کر کے علماء اور اسلام کا دشمن بنے۔ اس حدیث میں بہت عمدہ مثال بیان فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (حدیث ۲۲۵) اس حدیث میں صلہ رحمی اور حسن سلوک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔ ایک عالم کا جو مقام اور مرتبہ ہے وہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

۲۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ

۲۲۶: حضرت زر بن حُبیش فرماتے ہیں کہ میں حضرت

عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ اَتَیْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِیَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِکَ قُلْتُ اَنْبُطُ الْعِلْمَ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا وَضَعَتْ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ اَجْنِحَتَھَا رِضًا بِمَا یَصْنَعُ.

صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ عرض کیا علم حاصل کرنے کے لئے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص بھی (دینی) علم کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے فرشتے اس کے عمل کو پسند کرنے کی وجہ سے اس کے لئے پر پھیلا لیتے ہیں۔

۲۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ صَخْرٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا لَمْ یَاْتِہٖ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُہٗ اَوْ یُعَلِّمُہٗ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ مَنْ جَاءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِہٖ

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف اس لئے آئے کہ بھلائی کی بات سیکھے یا سکھائے وہ راہِ خدا میں لڑنے والے کے برابر ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھے۔

۲۲۸: حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَۃُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ عَاتِکَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِھٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ یُقْبَضَ وَقَبْضُہٗ اَنْ یُرْفَعَ وَ جَمَعَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِی الْاِبْھَامَ ھٰکَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِیْکَانِ فِی الْاَجْرِ وَ لَا خَیْرَ فِیْ سَائِرِ النَّاسِ.

۲۲۸: حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دینی علم کو ضرور حاصل کر لو قبل ازیں کہ یہ چھین لیا جائے اور اس علم کا چھن جانا یہ ہے کہ اسے اٹھا لیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر فرمایا: عالم اور طالب علم اجر میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔

۲۲۹ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ ھِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ بَکْرِ بْنِ خُنَیْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِہٖ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا ھُوَ بِحَلْقَتَیْنِ اَحَدُھُمَا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَ یَدْعُوْنَ اللّٰہَ وَالْاُخْرٰی یَتَعَلَّمُوْنَ وَ یُعَلِّمُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلٌّ عَلٰی خَیْرٍ ھٰؤُلَاءِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَ یَدْعُوْنَ اللّٰہَ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاھُمْ وَ اِنْ شَاءَ مَنَعَھُمْ وَ ھٰؤُلَاءِ یَتَعَلَّمُوْنَ وَ یُعَلِّمُوْنَ وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

۲۲۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے۔ آپ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا حلقہ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں بھلائی پر ہیں یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھا رہے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ

مجلس معهم

حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔

۱۸: بَابُ مَنْ بَلَّغَ عِلْمًا

باب: تبلیغ علم کے فضائل

۲۳۰: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير و علي بن محمد قالا ثنا محمد بن فضيل ثنا ليث بن ابي سليم عن يحيى بن عباد ابي هبيرة الانصاري عن ابيه عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأ سمع مقالتي فبلغها فرب حامل فقه غير فقيه و رب حامل فقه الى من هو افقه منه زاد فيه علي بن محمد ثلاث لا يغل عليهن قلب امرئ مسلم اخلاص العمل لله والنصح لائمة المسلمين و لزوم جماعتهم.

۲۳۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھیں اس شخص کو جس نے ہماری بات سن کر آگے پہنچائی کیونکہ بہت سے فقہ یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی زیادہ فقیہ ہو۔ حضرت علی بن محمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تین چیزوں سے مسلمان کو جی نہیں چرانا چاہئے عمل خالص اللہ کیلئے کرنا ائمہ مسلمین کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ پختہ وابستگی۔

تشریح ☆ بعض علم و دین کے کام ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں خود تو نہیں کر سکتے لیکن دوسروں سے کرا سکتے ہیں یا مشورے دے سکتے ہیں اور کسی طرح سے تعاون کر سکتے ہیں تو اس حدیث میں قرآن و حدیث اور علم فقہ کی تعلیم و تبلیغ کی بشارت ہے صحابہ کرامؓ کے بعد بھی بہت سارے لوگ دین میں تفقہ اور تعمق اور تحقیق پیدا کریں گے اور قرآن و حدیث سے احکام مستنبط کریں گے۔ یہ محدثینؒ اور ائمہ مجتہدین اور فقہاء اور علماء رحمہم اللہ کی جماعت ہے ان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر فرمائی اور ان شاء اللہ یہ معاملہ قیامت تک جاری رہے گا۔

۲۳۱: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابي عن محمد بن اسحق عن عبد السلام عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال قام رسول الله ﷺ بالخيف من منى فقال نضر الله امرأ اسمع مقالتي فبلغها فرب حامل فقه غير فقيه و رب حامل فقه الى من هو افقه منه

۲۳۱: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں خیف میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھیں اس شخص کو جو ہماری بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے فقہ کو یاد کرنے والے (اعلیٰ درجہ کے) فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے بھی بڑھ کر فقیہ ہوتا ہے۔

حدثنا علي بن محمد ثنا خالي يعلى ح و حدثنا هشام بن عمار ثنا سعيد بن يحيى قالا ثنا محمد بن اسحق عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه عن النبي ﷺ بنحوه

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۲۳۲: حدّثنا محمّدُ بنُ بشّارٍ و محمّدُ بنُ الوليد قالا ثنا محمّدُ بنُ جعفرٍ ثنا شُعبةُ عن سماكٍ عن عبد الرّحمن بن عبد الله عن ابيه انّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال نضّر الله امرأً سمع منّا حديثًا فبلّغه فربّ مبلّغٍ احفظُ من سامعٍ.

۲۳۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھیں اس شخص کو جو ہم سے بات سن کر آگے پہنچائے کیونکہ بہت سے حدیث پہنچانے والے سننے والے سے بھی زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۳: حدّثنا محمّدُ بنُ بشّارٍ ثنا يحيى بنُ سعيدٍ القطّان املاهُ علينا ثنا قرّةُ بنُ خالدٍ ثنا محمّدُ بنُ سيرين عن عبد الرّحمن بن ابي بكرة عن ابيه و عن رجلٍ آخر هو افضلُ في نفسي من عبد الرّحمن عن ابي بكرة قال خطب رسولُ الله ﷺ يوم النّحر فقال ليبلّغ الشّاهدُ الغائب فانّه ربّ مبلّغٍ يبلّغه اوعى له من سامعٍ.

۲۳۳: حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ یوم نحر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا۔ حاضر غائب تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات پہنچے سننے والے کی بہ نسبت زیادہ (بہتر طریقے سے) یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

۲۳۴: حدّثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو اسامة ح و حدّثنا اسحٰق بن منصورٍ انبأنا النّضرُ بنُ شميلٍ عن بهز بن حكيمٍ عن ابيه عن جدّه معاوية القشيريّ قال قال رسولُ الله ﷺ الا ليبلّغ الشّاهدُ الغائب.

۲۳۴: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو حاضر غائب تک پہنچا دے۔ (یعنی جو میرا پیغام سنے اُسے غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیا کرے)۔

۲۳۵: حدّثنا احمدُ بنُ عبدة انبأنا عبدُ العزيز بنُ محمّدٍ الدّراورديّ حدّثني قدامةُ بنُ موسى عن محمّد بن الحصين التّميميّ عن ابي علقمة مولى بن عبّاسٍ عن يسارٍ مولى ابن عمر عن ابن عمر انّ رسول الله ﷺ قال ليبلّغ شاهدُ غائبكم

۲۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حاضرین غائبین تک پہنچا دو۔ (بعینہ وہی حدیث ہے جو اوپر بیان ہوئی مقصد یہ ہے کہ شاید سننے والے سے بھی آگے دوسرا شخص زیادہ اہلیت کا حامل ہونے کی وجہ سے بات کے مفہوم کو بہتر سمجھ جاتا ہے۔)

۲۳۶: حدّثنا محمّدُ بنُ ابراهيم الدّمشقيّ ثنا مبشّرُ بنُ اسماعيل الحلبيّ عن معان بن ابي رفاعة عن عبد الوهّاب بن بخت المكّيّ عن انس بن مالكٍ قال قال رسولُ الله ﷺ نضّر الله عبدًا سمع مقالتي فوعاها ثمّ بلّغها عنّي فربّ حامل فقهٍ غيرُ فقيهٍ و ربّ حامل فقهٍ الى من هو افقه منه.

۲۳۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھیں جس نے میری بات سن کر یاد رکھی پھر میری طرف سے آگے پہنچا دی کیونکہ بہت سے فقہ کی بات یاد رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ والے ایسے شخص تک پہنچاتے ہیں جو اس پہنچانے والے کی بہ نسبت زیادہ فقیہ ہوں۔

۱۹: مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ

باب: اُس شخص کے بیان میں جو بھلائی کی کنجی ہو

۲۳۷: حدثنا الحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ انبانا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ ثنا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحَ لِلْخَيْرِ مَغَالِيْقَ لِلشَّرِّ وَ اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيْقَ لِلْخَيْرِ فَطُوْبٰى لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيْحَ الْخَيْرِ عَلٰى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيْحَ الشَّرِّ عَلٰى يَدَيْهِ.

۲۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بعض لوگ بھلائی کی کنجی ہوتے ہیں اور برائی کے لئے تالہ اور بعض لوگ برائی کے لئے کنجی ثابت ہوتے ہیں اور بھلائی کیلئے تالہ۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جس کے ہاتھوں میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دیں اور بربادی ہو اس شخص کیلئے جسکے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں دیں۔''

۲۳۸: حدثنا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ وَ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَ وَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ وَ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ.

۲۳۸: حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بھلائی کے بھی خزانے ہیں اور ان خزانوں کی بھی کنجیاں ہیں۔ سو مبارک ہو اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ خیر کیلئے کنجی اور شر کیلئے تالہ بنا دیں اور برا ہو اس شخص کا جسے (اس کی بداعمالیوں کی بدولت اس کے اختیار سے) شر کی کنجی اور خیر کیلئے تالہ بنا دیں۔''

۲۰: بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

باب. لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے والے کا ثواب

۲۳۹: حدثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللّٰہ تعالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ.

۲۳۹: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد یہ فرماتے ہوئے سنا'' عالم (باعمل) کے لئے تمام زمین و آسمان والے بخشش کی دعا کرتے ہیں حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔''

تشریح ☆ اس حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے لوگوں اور علماء کی فضیلت بیان فرمائی یعنی تدریس اور دینی علوم کی نشر و اشاعت جس طریقہ پر بھی ہو یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

۲۴۰: حدثنا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ

۲۴۰: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کو علم سکھایا

ابِيهِ انَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ اجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْعَامِلِ.

اسکو اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔''

۲۴۱: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلاثٌ وَ لَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوا لَهُ وَ صَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ اَجْرُهَا وَ عِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

۲۴۱: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی اپنے پیچھے (دنیا میں) جو چھوڑ جائے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں ۱) نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے' ۲) صدقہ جاریہ جس کا اجر اس کو ملتا رہے' ۳) علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ وَ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ يَعْنِي اَبَاهُ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور سند سے بھی (بعینہ اسی مفہوم کا) یہ مضمون منقول کیا گیا ہے۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ اَبِي الْهُذَيْلِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ الْاَغَرُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَ حَيَاتِهِ يُلْحِقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

(في الزوائد: اسناده غريب ومرزوق مختلف فيه رواه ابن خزيمة في صحيحه عن الذهلي)

۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں سے چند اعمال یہ ہیں۔ علم جو لوگوں کو سکھا کر پھیلایا (اس میں تدریس' وعظ' تصنیف وافتاء وغیرہ سب داخل ہیں) اور جو صالح اولاد چھوڑی اور قرآن کریم (مصحف) جو میراث میں چھوڑا یا کوئی مسجد بنائی یا مسافر خانہ بنایا یا کوئی نہر جاری کی یا جیتے جاگتے صحت وتندرستی میں اپنی کمائی سے کچھ صدقہ کر دیا ان سب کا اجر اُسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔''

۲۴۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيمَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ

۲۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کر کے اپنے مسلمان بھائی کو سکھ دے۔'' (یعنی پہلے خود علم

علمًا ثمّ يعلّمهٗ احاهُ المُسلمُ.

, اسناده ضعيف لضعف اسحاق و يعقوب والحسن يسمع من ابى هريرة)

حاصل کرے چاہے ایک حدیث مبارکہ کا ہی ہو اور اس کو دیگر لوگوں تک پہنچا دے یہ علم کا پہنچانا بھی صدقہ جاریہ ہے)۔

۲۱ : مَنْ كَرِهَ اَنْ يُوْطا عَقِبَاهُ

باب : ہمراہیوں کو پیچھے پیچھے چلانے کی کراہت کے بارے میں

۲۴۴ : حدّثنا ابُوْ بكر ابْنُ ابى شيبة ثنا سُويْدُ بْنُ عمرٍو عنْ حمّاد بْنِ سلمةَ عنْ ثابتٍ عن شُعَيب بن عبد الله بن عمرٍو عنْ ابيه قال ما رُئى رسُوْلُ الله ﷺ ياكُلُ مُتّكئًا قطُّ و لا يطأُ عقبَيْه رَجُلان.

قال ابُو الحسنِ و حدثنا حازمُ بْنُ يحْيى ثنا ابْرٰهيْمُ بْنُ الحجّاج الشّاميُّ ثنا حمّادُ بْنُ سلمة قال ابُوْ الحسن و حدّثنا ابْرٰهيْمُ بْنُ نصْر الهمدانيُّ صاحبُ القفيْز ثنا مُوسى بْنُ اسْماعيْل ثنا حمّادُ بْنُ سلمة

۲۴۴ . حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور دو اشخاص بھی آپ کے پیچھے پیچھے نہیں چلتے تھے۔''

یہی مضمون ان راویوں سے بھی مروی ہے۔

۲۴۵ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى ثنا ابُو المُغيرة ثنا مُعانُ بْنُ رفاعة حدّثني عليُّ بْنُ يزيْد قال سمعْتُ القاسم بْن عبْد الرّحْمن يُحدّثُ عنْ ابىْ اُمامةَ قال مرّ النّبيُّ ﷺ فى يوْمٍ شديْدِ الحرّ نحْوَ بقيْعِ الغرْقد و كان النّاسُ يمْشُوْن خلْفهٗ فلمّا سمع صوْت النّعال وقر ذالك فىْ نفسه فجلس حتّى قدّمهُمْ امامهٗ لئلّا يقع فىْ نفْسه شيْءٌ من الكبْر.

۲۴۵: حضرت ابو اُمامہؓ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن رسول اللہ ﷺ بقیع غرقد کی طرف جا رہے تھے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے چلنا شروع کر دیا جب آپ کو جوتوں کی آواز سنائی دی تو آپ نے اسے محسوس کیا چنانچہ آپؐ بیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ آپؐ سے آگے نکل گئے تاکہ آپؐ کے دل میں ذرا سا تکبر بھی پیدا نہ ہو۔

۲۴۶ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكيْعٌ عنْ سُفْيانَ عن الاسْودِ بْنِ قيْسٍ عنْ نبيْحٍ العنزيّ عنْ جابر بْن عبْد الله قال كان النّبيُّ صلى الله عليه وسلم إذا مشىٰ مشىٰ اَصْحابُهٗ امامهٗ وتركُوا ظهْرهٗ للملائكة

۲۴۶: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: جب رسول اللہ ﷺ چلتے تو صحابہ (آپؐ کی منشا کے مطابق) آپؐ کے آگے آگے چلتے اور آپؐ کی پشت ملائکہ کیلئے چھوڑ دیتے (کیونکہ آپؐ کے پیچھے فرشتے چلا کرتے تھے)۔

تشریح ☆ (حدیث ۲۴۴) معلّم کائنات سرورِ عالم ﷺ کی ایک ایک بات میں کیسی دانائی اور بھلائی کی باتیں پوشیدہ ہیں کہ امت کو تکبر اور عُجب و بڑائی جتانے سے منع کیا ہے۔ اس لیے مؤمن کو تکبر سے بچنا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام نیکیاں جو انسان کرپاتا ہے یہ رب ذوالجلال والاکرام کا کرم ہے نہ کہ انسان کی کوئی اپنی بڑائی یا کارنامہ۔

۲۲ : بَابُ الْوَصَاةِ بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ

باب: طلب علم کے بارے میں وصیت

۲۴۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَاشِدِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَيَأْتِيْكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ فَقُوْلُوْا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَاقْنُوْهُمْ.

قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا اقْنُوْهُمْ؟ قَالَ عَلِّمُوْهُمْ.

۲۴۷ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ''عنقریب تمہارے پاس بہت سے لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے تم جب انہیں دیکھو تو اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت کے مطابق ان کو کہنا خوش آمدید' خوش آمدید اور ان کو خوب علم سکھانا۔''

تشریح ☆ ان احادیث کا مضمون واضح ہے کہ علوم دینیہ کے طالب جب کسی معلم اور استاذ کے پاس آئیں تو مرحبا اور خوش آمدید کہنا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ شفقت و نرمی سے پیش آنا چاہیے اور دینی علوم ان کو سکھانے چاہئیں۔ حضرت حسن بصریؒ اپنے زمانہ کے کچھ علماء کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ طلباء کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آتے۔ اس لیے ہمیں بھی ان احادیث سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی ہر دم کوشش کرنی چاہیے۔

۲۴۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ نَعُوْدُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبَضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوْدُهُ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ فَقَبَضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَلَأْنَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ لِجَنْبِهِ فَلَمَّا رَآنَا قَبَضَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ سَيَأْتِيْكُمْ أَقْوَامٌ مِنْ بَعْدِي يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَحَيُّوْهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ.

قَالَ فَأَدْرَكْنَا وَاللهِ أَقْوَامًا مَا رَحَّبُوْا بِنَا وَلَا حَيُّوْنَا وَلَا عَلَّمُوْنَا إِلَّا بَعْدَ أَنْ كُنَّا نَذْهَبُ إِلَيْهِمْ فَيَجْفُوْنَا.

۲۴۸ : اسماعیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کی عیادت کے لئے گئے گھر عیادت کرنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا: ہم ابو ہریرہؓ کی عیادت کیلئے گئے حتی کہ گھر بھر گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ ہم رسول اللہؐ کے در اقدس پر حاضر ہوئے حتی کہ گھر بھر گیا آپ کروٹ لئے لیٹے ہوئے تھے جب آپؐ نے ہمیں دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا کہ میرے بعد تمہارے پاس بہت سی اقوام عالم علم کی تلاش میں آئیں گی ان کو خوش آمدید کہنا' مبارکباد دینا اور انہیں علوم سکھانا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ بخدا ہم نے تو ایسے لوگ بھی دیکھ لئے جو نہ ہمیں خوش آمدید کہتے نہ مبارکباد دیتے ہیں نہ علم سکھاتے ہیں الا یہ کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں تو (اگر چہ علم کی باتیں بتا دیں لیکن) لاپرواہی برتتے ہیں۔''

۲۴۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ

۲۴۹ ۔ حضرت ہارون عبدی کہتے ہیں کہ ہم جب حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں خوش آمدید کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے موافق (اور

رسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ علیہِ وَسَلَّم انّ رَسُوْل اللہِ صلّی اللہُ علیہ وسلّم قال لنا انّ النّاس لکُمْ تبعٌ و انّھُمْ سیاتوْنکُمْ منْ اَقْطارِ الْاَرْض یتفقّھُوْن فی الدّیْن فاذا جاءُوْکُمْ فاسْتوْصُوْا بھمْ خیرًا.

فرماتے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ لوگ تمہاری پیروی کریں گے اوراکناف عالم سے تمہارے دین کی گہری سمجھ (اورفقہ) حاصل کرنے آئیں گے توان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت میری طرف سے قبول کرو۔''

۲۳: بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ

باب: علم سے نفع اُٹھانا اوراس کے مطابق عمل کرنا

۲۵۰ . حدّثنا اَبُوْ بکْرِ بْن ابیْ شیْبة ثنا ابُوْ خالدٍ الْاحْمرُ عنِ ابْن عجْلان عنْ سعِیْدِ بْن ابیْ سعِیْدٍ عنْ ابیْ ھُریْرۃ رضی اللہُ تعالٰی عنْه قال کان منْ دُعا النّبیّ صلّی اللہُ علیْه وسلّم اللّٰھُمّ انّیْ اَعُوْذُبِک منْ علْمٍ لا ینفعُ و منْ دُعاءٍ لّا یُسْمعُ و منْ قلْبٍ لا یخْشعُ و منْ نفْسٍ لا تشْبعُ.

۲۵۰: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی ایک دُعا یہ بھی ہے: اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں علم غیر نافع سے (یعنی جسکے مطابق عمل نہ کرے) اور اس دعا سے جو (کسی بدعملی کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں) سنی (اور قبول) نہ (کی) جائے اوراس دل سے جس میں (آپ کا) خوف نہ ہواورایسے نفس سے جوکبھی کبھی سیر نہ ہو۔''

۲۵۱ : حدّثنا اَبُوْ بکْرِ بْنُ اَبیْ شیْبة ثنا عبْدُ اللہ ابْن نُمیْرٍ عنْ مُوْسی بْن عُبیْدة عنْ مُحمّد بْن ثابتٍ عنْ ابیْ ھُریْرۃ رضی اللہُ تعالٰی عنْه قال کان رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیهِ وسلّم یقُوْلُ اللّٰھُمّ انْفعْنیْ بما علّمْتنیْ و علّمْنیْ ما ینْفعُنیْ و زِدْنیْ عِلْمًا و الْحمْدُ للہِ علی کُلّ حالٍ.

۲۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! جوعلم آپ نے مجھے عطا فرمایا اس سے نفع بھی دیجئے اور مجھے (مزید) ایسے علوم سے نواز دیجئے جو میرے لئے نافع اور مفید ہوں اور میرے علم میں خوب اضافہ فرمادیجئے اور ہر حال میں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔''

۲۵۲ : حدّثنا اَبُوْ بکْرِ بْنِ ابیْ شیْبة ثنا یُوْنُس بْنُ مُحمّدٍ و سُریْجُ بْنُ النُّعْمان قالا ثنا فُلیْحُ بْنُ سُلیْمان عنْ عبْدِ اللہ بْن عبْد الرّحْمنِ ابْنِ مَعْمَرٍ اَبِیْ طُوالة عنْ سعیْد بْنِ یسارٍ عنْ ابیْ ھُریْرۃ قال قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ منْ تعلّم عِلْمًا ممّا یُبْتغی به وجْهُ اللہ لا یتعلّمُهٗ اِلّا لِیُصیْب به عرضًا من الدُّنْیا لمْ یجدْ عرْف الْجنّة یوْم الْقیامة یعْنیْ ریْحھا

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا علم جس سے رضائے الٰہی کا حصول مقصود ہونا چاہئے اس لئے حاصل کیا تاکہ کچھ دنیا (کا ساز وسامان یا عزت و جاہ) ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔''

قال ابُو الْحسن انْبانا ابُوْ حاتِمٍ ثنا سعِیْدُ بْنُ منْصُوْرٍ ثنا فُلیْحُ بْنُ سُلیْمان فذکر نحْوهٗ.

ایک اور روایت سے بھی یہ مضمون ایسے ہی مروی ہے۔

۲۵۳ : حدّثنا ھشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا حمّادُ بْنُ عبْد الرّحْمن ثنا

۲۵۳: حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت

اَبُوْ كَرِبٍ الْاَزْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ الیہ وسلم قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْلِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ

کرتے ہیں: جس نے اس لئے علم حاصل کرنا چاہا کہ بے وقوفوں سے تکرار کرے یا علم والوں کے سامنے اپنے بڑائی ظاہر کرے یا عوام کے قلوب اپنی طرف مائل کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَآءَ وَ لَا تُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَآءَ وَ لَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ.

۲۵۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: ''علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں سے تکرار کرو اور نہ ہی علم سے (دنیوی جاہ کی) مجالس تلاش کرو جو ایسا کرے گا تو آگ ہے آگ (یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہے)۔

۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَ يَقْرَاُوْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَ نَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا.

۲۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کچھ امتی دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تاکہ ہمیں ان سے دنیا مل جائے اور ہم اپنا دین ان سے بچا لیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا جیسے ببول کے درخت سے کانٹوں کے سوا کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان حکمرانوں کے قریب ہونے سے سوائے خطاؤں کے کچھ نہیں ملتا۔''

۲۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ الْبَصْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنْ يَدْخُلُهٗ قَالَ اُعِدَّ لِلْقُرَّاءِ الْمُرَائِيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَ اِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے پناہ مانگو جُبِّ الْحُزْنِ (غم کے کنویں) سے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ''غم کا کنواں'' کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''جہنم میں ایک وادی (کا نام) ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون جائیں گے فرمایا: یہ ان قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال میں ریاکار رہوں اور اللہ کو سب سے ناپسند قاریوں

الْاُمراء قال الْمحاربیُّ الْجورَة

میں سے ایک وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں (دنیا کی خاطر)

قال ابو الْحسن حدّثنا حازمُ بْنُ یحیی ثنا ابُو بکْرِ بْنُ ابیْ شیْبة و مُحمّدُ بْنُ نُمیْرٍ قالا ثنا بْنُ نُمیْرٍ عنْ مُعاویة النّصْریّ و کان ثقةً ثُمّ ذکر الْحدیْث نحْوهٗ باسْنادہ

یہی حدیث ایک اور سند سے مروی ہے۔

حدّثنا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ نصْرٍ ثنا ابُوْ غسّان مالکُ بْنُ اسْماعیْل ثنا عمّارُ بْنُ سیْفٍ عنْ ابیْ مُعاذ قال مالکُ بْنُ اسْماعیْل قال عمّارٌ لا ادْریْ مُحمّدٌ او انسُ بْنُ سیْریْن.

اسی حدیث کی ایک اور سند۔

۲۵۷: حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ والْحُسیْنُ بْنُ عبْد الرّحْمنِ قالا ثنا عبْدُ اللہِ بْنُ نُمیْرٍ عنْ مُعاویة النّصْریّ عنْ نهْشلٍ عن الضّحّاک عنِ الْاسْود بْن یزیْد عنْ عبْد اللہ بْن مسْعُوْدٍ قال لوْ انّ اهْل الْعلْم صانُوا الْعلْم و وضعُوْهُ عنْد اهْله لسادُوْا به اهْل زمانهمْ ولکنّهُمْ بذلُوْهُ لاهْلِ الدُّنْیا لینالُوْا به منْ دُنْیاهُمْ فهانُوْا علیْهمْ سمعْتُ نبیّکُمْ ﷺ یقُوْلُ منْ جعل الْهُمُوْم همًّا واحدًا همّ اٰخرته کفاهُ اللہُ همّ دُنْیاهُ و منْ تشعّبتْ به الْهُمُوْمُ فیْ احْوالِ الدُّنْیا لمْ یبال اللہُ فیْ ایّ اوْدیتها هلک.

۲۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر علماء علم کی حفاظت کریں اور ان لوگوں کو علم دیں جو اس کے اہل ہیں تو وہ اہل زمانہ کے سردار بن جائیں لیکن انہوں نے یہ علم دنیا داروں کو دیا تا کہ ان سے کچھ دنیا بھی حاصل کرلیں اس لئے وہ لوگوں کے سامنے بے وقعت ہو گئے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو اپنی تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر بنا لے۔ اللہ تعالی دنیوی پریشانیوں اور فکروں سے اس کی کفایت فرماتے ہیں اور جس کو دنیوی حالات کی فکریں گھیر لیں تو اللہ کو بھی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا میں کس جنگل میں ہلاک ہوگا۔

قال ابُو الْحسنِ حدّثنا حازمُ بْنُ یحیی ثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ ابیْ شیْبة و مُحمّدُ بْنُ عبْد اللہ بْن نُمیْرٍ قالا ثنا بْنُ نُمیْرٍ عنْ مُعاویة النّصْریّ و کان ثقةً ثُمّ ذکر الْحدیْث نحْوهٗ باسْنادہ.

۲۵۸: حدّثنا زیْدُ بْنُ اخْزم وابُوْبدْرٍ عبّادُ بْنُ الْولیْد قالا ثنا مُحمّدُ بْنُ عبّادٍ الْهُنائیُّ ثنا علیُّ بْنُ الْمُبارک الْهُنائیُّ عنْ ایُّوْب السّخْتیانیّ عنْ خالد بْن دُریْکٍ عن ابْن عُمر انّ النّبیّ ﷺ قال منْ طلب الْعلْم لغیْر اللہ اوْ اراد به غیْر اللہ فلْیتبوّاْ مقْعدهٗ من النّار.

۲۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: "جس نے غیر اللہ کے لئے علم حاصل کیا یا علم سے مقصود اللہ (کی رضا) کے علاوہ کسی اور چیز کو ٹھہرایا۔ تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔"

۲۵۹. حدّثنا احْمدُ بْنُ عاصم الْعبّادانیُّ ثنا بشیْرُ بْنُ میْمُوْنٍ قال سمعْتُ اشْعث بْن سوّارٍ عن ابْن سیْریْن عنْ حُذیْفة قال سمعْتُ رسُوْل اللہ ﷺ یقُوْلُ لا تعلّمُوْا الْعلْم

۲۵۹. حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء کے سامنے فخر کرو یا جاہلوں

لِتُباهُوا بِهِ الْعُلماء اوْ لِتُماروْا بِه السُّفهاء اوْ لِتصرفُوا وجُوْه النّاس اِليْكُمْ فمنْ فعل ذالِک فهُو فِيْ النّار.

سے بحث وتکرار کرو یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو اس لئے کہ جو ایسا کرتا ہے وہ دوزخ میں جائے گا۔''

۲۶۰: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ اِسْماعِيْل انبانا وهْب ابْنُ اسْمعِيْل الْاسدِيُّ ثنا عبْدُ اللهِ بْنُ سعِيْدٍ الْمقْبُرِيُّ عنْ جدِّه عنْ ابِيْ هُريْرة قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ منْ تعلَّم الْعِلْم لِيُباهِي بِه الْعُلماء و يُجارِي بِه السُّفهاء و يصْرِف بِه وُجُوْه النّاس اِليْهِ ادْخلهُ اللهُ جهنّم.

۲۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے علم اس لئے حاصل کیا تا کہ علماء کے سامنے فخر کرے اور بے وقوفوں سے بحثیں کرے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔''

خلاصۃ الباب ☆ دُنیا کے مال و دولت اور اس کی نعمتیں کوئی ناجائز و حرام نہیں اور نہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ حاصل نہ کی جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ علم جو رضاء الٰہی کا ذریعہ تھا اسے اس مقصد کے لیے استعمال کرنا اور وہ بھی اس طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے۔ آدمی دُنیا کمائے ان طریقوں سے جو دنیا کمانے کے جائز طریقے ہیں اور دین کو حاصل کرے ان ذرائع سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقرر کئے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے ایک نٹ (مداری) کو دیکھا کہ رسّی پر چل کر لوگوں کو کرتب دکھا رہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے' فرمایا کہ یہ شخص اُن لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعے دُنیا کماتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ تنبیہ بھی فرمائی کہ عوام کے ساتھ مقابلہ اور جھگڑا کرنے کی غرض سے علم دین حاصل نہ کرنا چاہیے۔

۲۴ : بَابُ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ

باب: علم چھپانے کی بُرائی میں

۲۶۱ حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنِ ابِيْ شيْبة ثنا اسْودُ بْنُ عامِرٍ ثنا عمارةُ بْنُ راذان ثنا عليُّ بْنُ الْحكمِ ثنا عطاءٌ عنْ ابِيْ هُريْرة عنِ النّبِيِّ ﷺ قال ما منْ رجُلٍ يحْفظُ عِلْمًا فيكْتُمُهُ اِلّا اُتِيَ بِه يوْم الْقِيامة مُلْجمًا بِلِجامٍ من النّارِ.

۲۶۱. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''جس شخص کے پاس کوئی علم محفوظ ہو اور وہ اسے چھپائے رکھے قیامت کے دن اسے دوزخی آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔''

قال ابُوْ الْحسنِ اي الْقطّانُ وحدّثنا ابُوْ حاتِمٍ ثنا ابُوْ الْوليْدِ ثنا عمارةُ بْنُ زاذان فذكر نحْوهُ.

دوسری سند سے بھی (بعینہٖ) اسی طرح کی روایت ہے۔

۲۶۲: حدّثنا ابُوْ مرْوان الْعُثْمانِيُّ مُحمّدُ بْنُ عُثْمان ثنا ابْرهِيْمُ بْنُ سعْدٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عنْ عبْدِ الرّحْمنِ هُرْمُز الْاعْرجِ انّهُ سمِع ابا هُريْرة رضِي اللهُ تعالى عنْهُ يقُوْلُ و اللهِ لوْ لا ايتانِ فِيْ كِتابِ اللهِ تعالى ما حدّثْتُ عنْهُ (يعْنِيْ عنِ النّبِيِّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم) شيْئًا ابدًا لوْ لا قوْلُ اللهِ

۲۶۲: عبدالرحمٰن ہرمز الاعرج سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتی تو میں کبھی کوئی حدیث رسول اللہؐ سے روایت نہ کرتا اور وہ آیتیں یہ ہیں: ﴿ اِنّ الّذِيْن يكْتُمُوْن ما انْزل اللهُ ﴾ ''بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتَابِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَتَیْنِ.

ہم نے اتارے صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد میں اسکے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا اپنے کلام کو اور بیان کر دیا حق بات کو تو ان کو معاف کرتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا نہایت مہربان ہوں۔''

۲۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اَبِی السَّرِیِّ الْعَسْقَلَانِیُّ ثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا لَعَنَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلَھَا فَمَنْ کَتَمَ حَدِیْثًا فَقَدْ کَتَمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ.

۲۶۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اس اُمت کے بعد والے لوگ پہلے والوں کو لعنت کرنے لگیں اس وقت جو شخص کوئی حدیث چھپائے تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

۲۶۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْھَرِ ثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سُلَیْمٍ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ.

۲۶۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ''جس سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے اور وہ چھپا لے تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔''

۲۶۵: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ حِبَّانَ بْنِ وَاقِدٍ الثَّقَفِیُّ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْوَاسِطِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَتَمَ عِلْمًا مِمَّا یَنْفَعُ اللّٰہُ بِہٖ فِیْ اَمْرِ النَّاسِ اَمْرِ الدِّیْنِ اَلْجَمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ.

۲۶۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ''جس نے کوئی ایسی علمی بات (جان بوجھ کر دیگر مسلمان بھائیوں سے) چھپائی جس سے لوگوں کا دینی فائدہ وابستہ ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ کی لگام لگائیں گے۔''

۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ھِشَامِ بْنِ زَیْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْکَرَابِیْسِیُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ یَعْلَمُہٗ فَکَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ.

۲۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: ''جس سے کوئی علمی بات پوچھی گئی جو اسے معلوم بھی تھی پھر بھی اُس نے چھپا لی تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔''

خلاصۃ الباب ☆ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات پانی' ہوا اور آگ وغیرہ کو بالکل عام رکھا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتے کہ انسان کی روحانی ضروریاتِ علم وہدایت پر کوئی پابندی لگائے اور دوسروں تک نہ پہنچنے دے۔ اس لیے مختلف طریقوں سے اسے عام کرنے کی ترغیب دی گئی اور اسے روکنے والوں کو

طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئیں ہیں۔ قرآنِ پاک میں سورۂ بقرہ کی آیت ۱۷۵٬۱۷۴ میں سخت وعید سنائی گئی ہے کہ جو لوگ کتاب کو چھپاتے ہیں اور یہ بری حرکت کر کے لوگوں سے قلیل مال وصول کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے' پاک نہیں کریں گے اور ان کو ہمکلامی کا شرف نصیب نہیں کریں گے اور سخت دردناک عذاب اُن کو ہوگا۔ ان آیات اور احادیث وابوب وغیرہا سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ جو اپنے مریدوں اور مقتدیوں کو مسئلہ توحید نہیں بتاتے اور بدعات سے نہیں روکتے بلکہ بدعات اور دوسری خرافات میں ان کے ساتھ ''ہم نوالہ وہم پیالہ'' ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کا کلام تو سراسر سچائی ہی سچائی ہے پھر نزولِ کتاب کے بعد اس کو اپنے تک محدود رکھنا اور آگے پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرنا۔ آج اپنے معاشرے کو غور سے دیکھئے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں سے اختلافی آواز نہیں اُٹھتی؟ یہ سب اسی چیز کا کیا دھرا ہے کہ لوگوں تک علم پہنچانے کی راہوں کو دن بدن تاریک سے تاریک کیا جارہا ہے' اُن کے راستے میں دیواریں کھڑی کی جارہی ہیں۔ سورۂ بقرہ کی ان آیات اور ذکر کی گئی احادیث کو صرف علماء کرام پر ہی منطبق نہیں کرنا چاہیے بلکہ جہاں جہاں سے بھی ایسی کوششیں ہوں جو علم کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کریں اُن کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔ اللہ سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَ سُنَنِهَا

یہ ابواب ہیں طہارتوں کے اور اِن کی سنتوں کے بیان میں

۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِقْدَارِ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

باب: وضو اور غسل جنابت کے لئے پانی کی مقدار کے بیان میں

۲۶۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۷: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔''

۲۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

۲۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد[1] سے وضو اور ایک صاع[2] سے غسل کر لیتے تھے۔''

۲۶۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

۲۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔''

۲۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الصَّبَّاحِ وَ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَبَّانَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُجْزِئُ مِنَ الْوُضُوْءِ مُدٌّ وَ مِنَ الْغُسْلِ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ لَا يُجْزِئُنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ يُجْزِئُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ اَكْثَرُ شَعْرًا ' يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۲۷۰ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک صاع کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ہمیں تو اتنا کافی نہیں ہوتا تو فرمایا: کہ تم سے بہتر اور افضل اور تم سے زیادہ بالوں والی شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کافی ہو جاتا تھا۔

---

[1] ایک ''مد'' ساڑھے چودہ چھٹانک کا ہوتا ہے۔

[2] ''صاع'' ساڑھے تین سیر دو چھٹانک کا ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سفینہ کا اسم گرامی مران - یہ رسول اکرمؐ کے خادم تھے - کسی دن انہوں نے غیر معمولی بوجھ اُٹھالیا تھا اس لیے ان کا لقب ''سفینہ'' مشہور ہوگیا - اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضوء اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال جائز ہے - نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول ایک مُد سے وضو کرنے اور ایک صاع سے غسل کرنے کا تھا - یہ اَمر بھی متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے - اختلاف ''مد'' کی مقدار میں ہے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اہلِ حجاز اور امام احمدؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ ایک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل یعنی ایک صحیح ایک بٹا تین رطل کا ہوتا ہے ۳/۱ رطل کا ہوتا ہے - اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ، امام محمدؒ اہل عراق اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ ایک مد دو رطل کا اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے - حنفیہ کے دلائل طحاوی شریف' نسائی شریف' مسند احمد میں مروی ہیں -

۲ : بَابُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

باب: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے

۲۷۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ خَتَنُ الْمُقْرِئِ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمَلِيْحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَلَا يَقْبَلُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

۲۷۱: حضرت اُسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے کوئی نماز بھی قبول نہیں فرماتے اور چوری (خیانت) کے مال سے صدقہ (بھی) قبول نہیں فرماتے۔

دوسری سند سے بھی بعینہ یہی مضمون مروی ہے۔

۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَ لَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

۲۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتے اور نہ چوری کے مال سے صدقہ - (یعنی یہ صرف ظاہری نیکیاں ہی ہوں گی باطن میں ان کا کوئی اَجر نہیں)۔

۲۷۳ . حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ ثَنَا اَبُوْ زُهَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَ لَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

۲۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ ثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ ذَكَرِيَّا ثَنَا بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَ لَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

۲۷۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز اور چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

خلاصۃ الباب ☆ قبول کے دو معنی ہیں ۱) قبولِ اصابت (صحت) ۲) قبولِ اجابت: جمہور علماء کے نزدیک یہاں قبولِ اصابت سے مراد ہے یعنی نماز بغیر طہارت کے صحیح اور معتبر نہیں اور نا جائز آمدنی سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

۳: بَابُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

باب: نماز کی کنجی طہارت ہے

۲۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.

۲۷۵: حضرت حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کا احرام تکبیرِ اولیٰ ہے اور اس کی تحلیل سلام ہے۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ طَرِيْفٍ السَّعْدِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.

۲۷۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ۱) نماز کی کنجی طہارت ہے اور ۲) اس کا احرام پہلی تکبیر ہے اور ۳) اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف منسوب ہیں' باتفاق ثقہ ہیں۔طہارۃ: سے نماز کا دروازہ کھل جاتا ہے اور تکبیر تحریمہ سے نماز کے منافی کام حرام ہو جاتے ہیں اور سلام سے منافی صلوۃ سارے کام حلال ہو جاتے ہیں۔

۴: بَابُ الْمُحَافِظَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

باب: وضو کا اہتمام

۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِسْتَقِيْمُوْا وَ لَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَ لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ

۲۷۷: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (عقائد و اعمال میں حق پر) ثابت قدم رہو اور تم تمام نیکیوں کا احاطہ نہیں کر سکتے اور خوب سمجھ لو تمہارا سب سے افضل عمل نماز ہے اور وضوء کا اہتمام ایمان دار ہی کرتا ہے۔

۲۷۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

۲۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حق پر)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَعْمَالِکُمُ الصَّلَاۃَ وَ لَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ

ثابت قدم رہو اور تم تمام اعمال کا احاطہ نہیں کر سکتے یہ جان لو کہ تمہارے افضل ترین اعمال میں سے ایک عمل نماز ہے اور وضو کی نگہداشت مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ ثَنَا یَحْیَ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اَسِیْدٍ عَنْ اَبِیْ حَفْصٍ الدِّمَشْقِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ قَالَ اسْتَقِیْمُوْا وَ نِعِمَّا اِنِ اسْتَقَمْتُمْ وَ خَیْرُ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ وَ لَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ.

۲۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔فرمایا: (حق پر) استقامت اختیار کرو اور کیا ہی خوب ہے اگر تم ثابت قدم رہو اور تمہارا افضل ترین عمل نماز ہے اور وضو کا اہتمام نہیں کرتا مگر مؤمن۔

(اسناده ضعیف لضعف التابع)

خلاصۃ الباب ☆ وضو کی نگہداشت اور اس کے اہتمام میں ہر عضو کو اچھی طرح آداب ومستحباب کی رعایت کرتے ہوئے دھونا بھی شامل ہے اور اکثر اوقات باوضو رہنا بھی وضو کے اہتمام میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ بدن کی پاکی کا اہتمام وہی کرسکتا ہے جس کی روح بھی پاک اور نور ایمان سے منور ہو۔

۵: بَابُ الْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ

باب: وضو جزو ایمان ہے

۲۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ شَابُوْرَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَۃُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَخِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْأُ الْمِیْزَانِ وَالتَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَالزَّکٰوۃُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا.

۲۸۰: حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: پوری طرح وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے اور الحمد للہ ترازو کو (ثواب سے) بھر دیتی ہے اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر سے آسمان اور زمین بھر جاتے ہیں اور نماز نور ہے اور زکوٰۃ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر (دل کیلئے) روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیرے حق میں (مطابق عمل کرے) یا تیرے خلاف (اگر عقیدے یا عمل سے مخالفت کرے) ہر شخص صبح کو اپنے نفس کو بیچتا (کسی کام میں مشغول ہوتا) ہے کوئی اسے (اچھے اعمال کر کے دوزخ سے) آزاد کرا لیتا ہے اور کوئی اسے (بداعمالیوں سے) ہلاک کر لیتا ہے۔

۶: بَابُ ثَوَابِ الطُّهُوْرِ

باب: طہارت کا ثواب

۲۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور خوب عمدگی سے (آداب کی

تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا ینھزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ عزوجل بھا درجۃ و حط عنہ بھا خطیئۃ حتی یدخل المسجد

رعایت کرتے ہوئے) وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور اسے نماز ہی مسجد میں کھینچ لائی (نماز کے علاوہ اور کوئی دنیوی مقصد نہ ہو نیز کوئی دینی مقصد مثلاً طلب علم یا تعلیم، تلاوت، تسبیح وغیرہ ہو تو وہ ان فضائل کے حصول میں رکاوٹ نہیں) تو (راستہ میں) ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اسکا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

۲۸۲: حدثنا سوید بن سعید حدثنی حفص بن میسرۃ حدثنی زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ الصنابحی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فمضمض واستنشق خرجت خطایاہ من فیہ وانفہ فاذا غسل وجھہ خرجت خطایاہ من وجھہ حتی یخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت خطایاہ من یدیہ فاذا مسح براسہ خرجت خطایاہ من راسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت خطایاہ من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ و کانت صلوتہ و مشیہ الی المسجد نافلۃ۔

۲۸۲: حضرت عبد اللہ صنابحی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو (شروع) کیا اور کلی کی ناک میں پانی ڈالا تو اس کی خطائیں اس کے منہ اور ناک سے دھل گئی حتی کہ آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی اور جب ہاتھ دھوئے تو اس کی خطائیں اس کے ہاتھوں سے دھل گئیں اور جب سر کا مسح کیا تو اس کی خطائیں سر سے دھل گئیں حتی کہ اس کے کانوں سے بھی دھل گئیں اور جب پاؤں دھوئے تو اس کی خطائیں پاؤں سے بھی دھل گئیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی دھل گئیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا زائد ثواب کی چیز ہے۔

۲۸۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و محمد بن بشار قالا ثنا غندر محمد بن جعفر عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن یزید بن طلق عن عبد الرحمن بن البیلمانی عن عمرو بن عبسۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا توضأ فغسل یدیہ خرت خطایاہ من یدیہ فاذا غسل ذراعیہ و مسح براسہ خرت خطایاہ من ذراعیہ و مسح فاذا غسل رجلیہ خرت خطایاہ من رجلیہ

۲۸۳ حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں ہاتھوں سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں چہرے سے جھڑ جاتی ہیں اور جب اپنے بازو دھوتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں بازوؤں اور سر سے جھڑ جاتی ہیں اور جب پیر دھوتا ہے تو خطائیں پیروں سے جھڑ جاتی ہیں۔

۲۸۴ حدثنا محمد بن یحیی النیسابوری ثنا ابو الولید

۲۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا (ایک مرتبہ)

هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثنا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ بُلْقٌ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ ثنا اَبُو الْوَلِيْدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ (قیامت کے روز) اپنے ان اُمتیوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا بھی نہ ہوگا فرمایا: وہ سفید روشن پیشانی والے روشن چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں والے چت کبرے ہوں گے وضو کے اثرات کی وجہ سے۔

۲۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثنا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْاَوْزَاعِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ حُمْرَانُ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ لَا تَغْتَرُّوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبٍ ثنا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِيْ حُمْرَانُ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۲۸۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقاعد (عثمانؓ کے گھر کے پاس دکانوں کو مقاعد کہتے تھے) میں بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے پانی منگایا اور وضو کر کے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس خوشخبری سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہونا۔

__خلاصۃ الباب__ ☆ شطر کے معنی نصف اور آدھے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی ایمان کا خاص جزو اور اہم شعبہ اور حصہ ہے۔ یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ ہے جس میں آپؐ نے دین کے بہت سے حقائق بیان فرمائے ہیں۔ اس میں طہارۃ کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کا اجر و ثواب اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔

سبحان اللہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار اور اس کی شہادت ادا کرنا ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی مقدس ذات ہر اُس بات سے پاک اور برتر ہے جو اس کی شانِ الوہیت کے مناسب نہ ہو۔ الحمد للہ کہنے کا مطلب اپنے اس یقین کا اظہار ہوتا ہے کہ ساری خوبیاں اور سارے کمالات جن کی بناء پر کسی کی حمد و ثناء کی جا سکتی ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات میں ہیں اسی لیے ساری حمد و ستائش بس اسی کے لیے ہے اس کے بعد صدقہ کا برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا بندہ مؤمن و مسلم ہے۔ اگر دل میں ایمان نہ ہوتو اپنی کمائی کا صدقہ کرنا آسان نہیں اور آخرت میں اس خصوصیت کا اظہار اس طرح ہوگا کہ صدقہ کرنے والے مخلص بندہ کے صدقہ کو اس کے ایمان اور اس کی خدا پرستی کی دلیل و نشانی مان کر اس کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ نیز وضو گناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ ہے۔

۷: بَابُ السِّوَاکِ

۲۸۶ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبدِ اللهِ بْنُ نُمَيرٍ ثنا ابُوْ مُعاويةَ و ابِيْ عَنْ الاعمشِ ح وحدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكِيعٌ عنْ سُفيانَ عنْ منصُورٍ و حُصَيْنٌ عن ابِيْ وائلٍ عنْ حُذيفةَ قال كان رسُوْلُ اللهِ ﷺ اذا قام من اللَّيلِ يتهجّدُ يَشُوْصُ فاهُ بالسِّواکِ.

۲۸۷: حدّثنا ابُوْ بكرِ بْنُ ابِيْ شَيْبةَ ثنا ابُوْ اُسامةَ و عبْدُ اللهِ بْنُ نُميرٍ عنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمرَ عنْ سعيدِ بْنِ ابِيْ سعيدٍ المقْبُرِيُّ عنْ ابِيْ هُرَيرةَ قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ لوْلا انّ اشُقّ على اُمّتِي لامرْتُهُمْ بالسِّواکِ عند كُلّ صلوةٍ

۲۸۸: حدّثنا سُفيانُ بْنُ وكِيعٍ ثنا عثّامُ بْنُ عليٍّ عن الاعمشِ عنْ حبيبِ بْنِ ابِيْ ثَابِتٍ عنْ سعيدِبْنِ جُبيرٍ عن ابْنِ عبّاسٍ قال كان رسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصلّيْ باللّيْلِ رَكْعتيْنِ ثُمّ ينْصرِفُ فيسْتاكُ.

۲۸۹: حدّثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا مُحمّدُ بْنُ شُعيبٍ ثنا عُثمانُ ابْنُ ابِيْ العاتكةِ عنْ عليّ ابنِ يزيدَ عنِ القاسمِ عنْ ابِيْ اُمامةَ رضي اللهُ تعالى عنه انّ رسُوْلَ اللهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم قال تسوّكُوْا فإنّ السِّواکَ مُطهرةٌ للفمِ مرْضاةٌ للرّبِّ ما جاءنِيْ جبْرِيلُ الّا اوْصانِيْ بالسِّواکِ حتّى لقدْ خشِيْتُ انْ يُفْرضَ عليّ وعلى اُمّتِي ولوْلا انّي اخافُ انْ اشُقّ على اُمّتي لفرضْتُهُ لهُمْ و انّي لا سْتاكُ حتّى لقدْ خشِيْتُ انْ اُحْفِي مقادمَ فمِيْ

۲۹۰: حدّثنا ابُوْ بكرِ بْنُ ابِيْ شيْبةَ ثنا شرِيكٌ عن المقْدامِ بْنِ شُريحِ بْنِ هانِيءٍ عنْ ابِيْه عن عائشةَ قالتْ قُلْتُ اخْبِرِيْنِيْ بايّ شيءٍ كان النّبِيُّ ﷺ يبداُ اذا دخل عليْکِ؟ قالتْ كان اذا دخل يبْدأُ بالسِّواکِ

باب: مسواک کے بارے میں

۲۸۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد کے لئے اُٹھتے تو اپنے دانت مسواک سے ملتے۔ (یعنی سب سے پہلا کام دانتوں کی صفائی کرتے)۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے اور مسواک کرتے (اسی طرح ہر دو رکعت کے بعد فرماتے)۔

۲۸۹: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک کیا کرو اس لئے کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی ہے۔ جب بھی میرے پاس جبرئیلؑ آئے مجھے مسواک کا کہا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری اُمت پر فرض ہو جائے گی اور اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں مسواک کو اپنی امت پر فرض کر دیتا اور میں اتنا مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خطرہ ہونے لگتا ہے کہیں میرے مسوڑھے چھل نہ جائیں۔

۲۹۰: شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بتایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپؐ کے پاس آتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ فرمایا: داخل ہوتے ہی سب سے پہلے مسواک کرتے۔

۲۹۱ حدثنا محمد بن عبد العزیز ثنا مسلم بن ابراهیم ثنا بحر بن کثیر عن عثمان ابن ساج عن سعید بن جبیر عن علی بن ابی طالب قال ان افواهکم طرق للقرآن فطیبوها بالسواک

۲۹۱ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں انہیں مسواک کے ذریعے پاک صاف رکھا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ لفظ مسواک آلہ اور فعل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مسواک کے بے شمار فائدے ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ مسواک کے ستر سے زائد فوائد ہیں۔ سب سے کمتر درجہ یہ ہے کہ منہ کی صفائی ہوتی ہے اور سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد رہتا ہے۔

۸: بَابُ الْفِطْرَةِ

باب : فطرت کے بیان میں

۲۹۲ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والاستحداد و تقلیم الاظفار و نتف الابط و قص الشارب.

۲۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا' زیر ناف بال صاف کرنا' ناخن کاٹنا' بغل کے بال اکھیڑنا' مونچھیں کترنا۔

۲۹۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا وکیع ثنا زکریا بن ابی زائدة عن مصعب بن شیبة عن طلق بن حبیب عن ابی الزبیر عن عائشة قالت قال رسول اللہ ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحیة والسواک والاستنشاق بالماء و قص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و حلق العانة و انتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال زکریا قال مصعب و نسیت العاشرة الا ان تکون المضمضة.

۲۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت میں سے ہیں مونچھیں کترنا' ڈاڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا' ناخن کاٹنا' انگلیوں وغیرہ کے جوڑ دھونا' بغل کے بال اکھاڑنا' زیر ناف بال مونڈنا' استنجاء کرنا۔ زکریا (راوی) کہتے ہیں (میرے استاذ) مصعب نے کہا دسویں بھول گیا ہوں شاید کلی کرنا ہو۔

۲۹۴: حدثنا سهل بن ابی سهل و محمد بن یحیی قالا ثنا ابو الولید ثنا حماد عن علی بن زید عن سلمة بن محمد بن عمار بن یاسر عن عمار بن یاسر ان رسول اللہ ﷺ قال من الفطرة المضمضة والاستنشاق والسواک و قص الشارب و تقلیم الاظفار و نتف الابط والاستحداد و غسل البراجم والانتضاح والاختتان حدثنا جعفر بن احمد بن عمر ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمة عن علی ابن زید مثله

۲۹۴. حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' یہ اُمور فطرت میں سے ہیں: کلی کرنا' ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا' مسواک کرنا' مونچھیں کاٹنا' ناخن تراشنا' بغل کے بال اکھیڑنا' زیر ناف بال مونڈنا' انگلیوں کے جوڑ دھونا' پانی چھڑکنا (اپنے ازار پر وساوس کو رفع کرنے کے لئے)' ختنہ کرنا۔

۲۹۵ حدثنا بشر بن هلال الصواف ثنا جعفر بن سليمان عن ابي عمران الجوني عن انس بن مالك قال وقت لنا في قص الشارب و حلق العانة و نتف الابط وتقليم الاظفار ان لا نترك اكثر من اربعين ليلة.

۲۹۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے: ہمارے لئے مونچھیں کترنے، زیر ناف بال مونڈنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے کے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس رات سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض شارحین کی رائے یہ ہے کہ الفطرۃ سے مراد یہاں سنت انبیاء یعنی پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ انبیاء کے طریقہ کوفطرۃ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ فطرت سے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس تشریح کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السلام نے جس طریقہ پر خود زندگی گزاری اور اپنی اپنی اُمتوں کو جس پر چلنے کی ہدایت کی اس میں یہ دس باتیں شامل ہیں۔ بعض شارحین نے الفطرۃ سے دین فطرت یعنی اسلام مراد لیا ہے۔ قرآنِ مجید میں دین کو فطرت کہا گیا ہے اور بعض شارحین نے الفطرۃ سے انسان کی اصل فطرۃ اور جبلت بھی مراد لی ہے۔

۹: بَابُ مَايَقُوْلُ الرَّجُلِ اِذَا دَخَل الْخلاءِ

باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے؟

۲۹۶ حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر و عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن زيد بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ ان هذه الحشوش محتضرة فاذا دخل احدكم فليقل اللهم اني اعوذ بك من الخبث والخبائث

حدثنا جميل ابن الحسن العتكي ثنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ح و حدثنا هارون بن اسحق ثنا عبدة قال ثنا سعيد عن قتادة عن القاسم ابن عوف الشيباني عن زيد بن ارقم ان رسول الله ﷺ قال فذكر الحديث.

۲۹۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت الخلاء جنات کے حاضر ہونے کے مقام ہیں جب تم میں سے کوئی ان میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے: ((اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث)).

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے''۔

دوسری سند سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

۲۹۷ حدثنا محمد بن حميد ثنا الحكم بن بشير بن سلمن ثنا خلاد الصفار عن الحكم البصري عن ابي اسحق عن ابي جحيفة عن علي قال قال رسول الله ﷺ ستر ما بين الجن وعورات بني ادم اذا دخل الكنيف ان يقول بسم الله

۲۹۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنات اور انسان کی شرمگاہ کے درمیان آڑ اور پردہ یہ ہے کہ (جب کوئی) بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو کہے ''بسم اللہ''۔

۲۹۸ حدثنا عمرو بن رافع ثنا اسماعيل بن علية عن

۲۹۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں رسول اللہ

عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک قال كان رسول الله ﷺ اذا دخل الخلاء قال اعوذ بالله من الخبث والخبائث.

ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا مانگتے: ((اعوذ بالله من الخبث والخبائث)) ''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے''۔

۲۹۹. حدثنا محمد بن یحیی ثنا بن ابی مریم ثنا یحیی بن ایوب عن عبید الله بن زحر عن علی ابن یزید عن القاسم عن ابی امامة ان رسول الله ﷺ قال لا یعجز احدکم اذا دخل مرفقه ان یقول اللهم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم قال ابو الحسن وحدثنا ابو حاتم ثنا بن ابی مریم فذکر نحوه و لم یقل فی حدیثه من الرجس النجس انما قال من الخبیث المخبث الشیطان الرجیم.

۲۹۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ کہنے سے عاجز و بے بس نہ ہو (یعنی سستی نہ برتے). ((اللهم انی اعوذبک من الرجس النجس)) ''اے اللہ (عزوجل) میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں گندے ناپاک، برے، بدکار اور دھتکار ہوئے شیطان (مردود) سے''۔

۱۰: باب ما یقول اذا خرج من الخلاء

باب: بیت الخلاء سے نکلنے (کے بعد) کی دعا

۳۰۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا یحیی بن ابی بکیر ثنا اسرائیل ثنا یوسف بن ابی بردة سمعت ابی یقول دخلت علی عائشة فسمعتها تقول کان رسول الله ﷺ اذا خرج من الغائط قال غفرانک قال ابو الحسن بن سلمة و اخبرنا ابو حاتم ثنا ابو غسان النهدی ثنا اسرائیل نحوه.

۳۰۰. حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرما رہی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے: ((غفرانک)) ''اے اللہ! آپ کی بخشش چاہئے''۔

۳۰۱: حدثنا هارون بن اسحق ثنا عبد الرحمن المحاربی عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن و قتادة عن انس بن مالک قال كان النبی صلی الله علیه وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی و عافانی.

۳۰۱: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے ((الحمد لله الذی)) ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی''۔

خلاصۃ الباب ☆ جس طرح ملائکہ کو طہارۃ و نظافت اور ذکر اللہ سے اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین میں خبیث مخلوقات کو گندگیوں اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے جنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اسکے بعد وہاں قدم رکھے اور قضاء حاجت سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت طلب کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کے پیٹ میں جو گندہ فضلہ ہوتا ہے وہ ہر انسان کے لیے ایک قسم کے انقباض و گرانی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر وہ بروقت خارج نہ ہو تو اس سے طرح طرح کی تکلیفیں اور بیماریں پیدا ہو جاتی ہیں اور اگر طبعی تقاضے کے مطابق پوری طرح خارج ہو جائے تو آدمی ایک ہلکا پن اور ایک خاص قسم کا انشراح محسوس کرتا ہے اور اس کا تجربہ ہر انسان کو ہوتا ہے اس لیے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کا حکم ہے۔

۱۱: بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْخَاتِمِ فِي الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء میں ذکر اللہ اور انگوٹھی لے جانے کا حکم

۳۰۲. حدَّثنا سُوَيْدُ بْنُ سعِيْدٍ ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ ابِيْ زَائِدَةَ عَنْ ابِيْهِ عَنْ خالِدِ بْنِ سلمة عَنْ عَبْدِ الله الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَة عَنْ عائشة انّ رسُوْل الله ﷺ كَان يَذْكُرُ الله على كُلِّ احْيانه.

۳۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ (عزوجل) کو یاد رکھتے تھے۔

۳۰۳ حدَّثنَا نصْرُ بْنُ عليِّ الْجهْضَمِيُّ ثنا ابُوْ بكْرٍ الْحنفِيُّ ثنا همَّامُ بْنُ يحْيى عن ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عنْ انس بْنِ مالِكٍ انّ النَّبِيَّ ﷺ كان إذا دخل الْخلاء وضع خاتمهُ.

۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے۔

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۳۰۴. حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ يحْيى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاق انْبَانا معْمرٌ عَن اشْعث بْن عبْدِ اللهِ عن الْحسن عن عبْدِ الله بْنِ مُغفَّلٍ قال قال رسُوْلُ الله ﷺ لا يبُوْلَنَّ احدُكُمْ فِي مُستحمّه فإنّ عامَّة الْوسْواس منْهُ قال ابُوْعبْدِ الله بْنُ ماجة سمعْتُ مُحمَّد بْن يزِيْد يقُوْلُ سمعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحمَّدِ الطَّنافسيَّ يقُوْلُ إنَّما هذا فِي الْحفِيْرة فامّا الْيوْم فلا فمُغْتسلا تُهُمُ الْجصُّ والصَّارُوْجُ وَالْقِيْرُ فاذا بال فارْسل عليْه الْماء لا باس به

۳۰۴: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی بھی غسل خانے میں پیشاب نہ کرے اس لئے کہ اکثر وساوس اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔ مؤلف رحمہ اللہ محمد بن یزید کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن محمد طنافسی نے فرمایا یہ ممانعت کچے گڑھوں والے غسل خانوں کے بارے میں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایسا کرنا بہت ہی غلط اور بڑی بے تمیزی کی بات ہے کہ آدمی اپنے غسل کرنے کی جگہ میں ہی پیشاب کرے اور پھر وہیں غسل بھی کرے یا وضو کرے۔ ایسا کرنے کا برا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب کی چھینٹوں کی وجہ سے وساوس پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس آخری جملہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق اسی صورت سے ہے جب غسل خانہ میں پیشاب کے بعد غسل یا وضو کرنے سے ناپاک جگہ کی چھینٹوں کے اپنے اوپر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ وگرنہ جیسے آج کل غسل خانے ہی میں ذرا سا ہٹ کر قضائے حاجت کی جگہ بنی ہوتی ہے تو اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔

۱۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

باب : کھڑے ہوکر پیشاب کرنا

۳۰۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكٌ و هُشَيْمٌ و وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا

۳۰۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے : رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر گئے اور (کسی مجبوری کی وجہ سے) وہاں کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

۳۰۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا قَالَ شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمٌ يَوْمَئِذٍ وَهٰذَا الْاَعْمَشُ يَرْوِيْهِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَ مَا حَفِظَهٗ فَسَاَلْتُ عَنْهُ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْهِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

۳۰۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے (کوڑے کے ڈھیر) پر تشریف لے گئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

۱۴ : بَابُ فِي الْبَوْلِ قَاعِدًا

باب : بیٹھ کر پیشاب کرنا

۳۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّيُّ قَالُوْا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقْهُ اَنَا رَاَيْتُهٗ يَبُوْلُ قَاعِدًا

۳۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں : جو تمہیں یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا (اس کو سچا مت سمجھنا) میں نے یہی دیکھا کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ ! لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ

۳۰۸: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) مجھے رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب مت کرو چنانچہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔

۳۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَبُوْلَ قَائِمًا سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيْدَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيَّ يَقُوْلُ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَنَا رَاَيْتُهٗ يَبُوْلُ قَاعِدًا ' قَالَ الرَّجُلُ اَعْلَمُ بِهٰذَا مِنْهَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ كَانَ مِنْ شَاْنِ الْعَرَبِ الْبَوْلُ قَائِمًا اَلَا

۳۰۹: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے جو فرمایا کہ میں نے ان کو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے دیکھا تو اس بات کو مرد ان سے زیادہ جانتے ہیں۔ احمد بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ عربوں میں عام رواج کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا تھا دیکھو عبدالرحمن بن حسنہ کی

تراہُ فی حدیث عبد الرَّحمٰن ابن حسنۃ یقولُ فقعد یَبُوْلُ کما تبولُ المرأۃ.

حدیث میں ہے (کہ یہودی نے) کہا بیٹھ گیا پیشاب کرنے جیسے عورتیں پیشاب کرتی ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے بارہ میں فقہاء کا تھوڑا سا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب عروۃ بن الزبیرؒ اور امام احمدؒ وغیرہ علی الاطلاق اسے جائز کہتے ہیں اس کے برعکس بعض اہل ظاہر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ امام مالکؒ کے نزدیک اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ چھینٹے اُڑنے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ نہی کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں اور حضرت عائشہؓ کی حدیث اگرچہ قابل استدلال ہے لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کا بیان ہے نہ کہ ممانعت کا۔ البتہ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا: چونکہ ہمارے زمانہ میں یہ غیر مسلموں کا شعار بن چکا ہے اس لیے اس کی شناعت اور قباحت اور بڑھ گئی جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ((من تشبه بقوم فهو منهم))۔ (علوی)

آج کل جو ہمارے ہاں پبلک مقامات' کھیل کود کے مقامات' بچوں کی تفریح گاہوں وغیرہ جیسی جگہوں پر کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے لیے مخصوص جگہیں بنی ہوتی ہیں اُن سے بہرصورت اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس لیے کہ نہ وہاں (مغرب میں' جن کی یہ نقالی کی گئی ہے) اور نہ یہاں ہمارے ہاں پاکستان میں کوئی آڑ وغیرہ ہوتی ہیں اور نہ ہی طہارت کا کوئی انتظام۔ (ابو معاذ)

۱۵: بَابُ کَرَاهَةِ مَسِّ الذَّکَرِ بِالْیَمِیْنِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ بِالْیَمِیْنِ

باب: دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگانا اور اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے

۳۱۰: حدّثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا عبْدُ الْحمیْدِ بْنُ حبیْبِ بْنِ ابِیْ الْعِشْرِیْنَ ثنا الْاَوْزاعِیُّ عنْ یَحْیَی بْنِ ابِیْ کثِیْرٍ حدّثنِیْ عبْدُ اللهِ بْنُ ابِیْ قتادةَ اخْبرنِیْ ابِیْ انّهٗ سمع رَسُوْلَ اللهِ یقُوْلُ اِذا بالَ احدُکُمْ فلا یمسّ ذکرهٗ بیمِیْنِهٖ و لا یسْتنْجِ بیمِیْنِهٖ حدّثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْم ثنا الْولِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا الْاَوْزاعِیُّ بِاِسْنادِهٖ

۳۱۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد بیان فرماتے ہوئے سنا کہ: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگائے اور نہ ہی اس (داہنے ہاتھ) سے استنجا کرے۔

۳۱۱: حدّثنا علِیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وکِیْعٌ ثنا الصّلْتُ بْنُ دِیْنارٍ عنْ عُقْبةَ بْنِ صُهْبانَ قال سمِعْتُ عُثْمانَ بْنَ عفّانَ یقُوْلُ ما تغنّیْتُ و لا تمنّیْتُ و لا مسسْتُ ذکرِیْ بیمِیْنِیْ مُنْذُ بایعْتُ بِها رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.

۳۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نہ گانا گایا نہ جھوٹ بولا نہ دایاں ہاتھ شرمگاہ کو لگایا جب سے ان ہاتوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۳۱۲: حدّثنا یعْقُوْبُ بْنُ حُمیْدِ بْنِ کاسِبٍ ثنا الْمُغِیْرةُ بْنُ عبْدِ الرّحْمٰنِ و عبْدُ اللهِ بْنُ رجاءٍ الْمکِّیُّ عنْ مُحمّدِ بْنِ عجْلانَ عنِ الْقعْقاعِ بْنِ حکِیْمٍ عنْ ابِیْ صالِحٍ عنْ ابِیْ

۳۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی استنجا کرنے لگے تو اپنے دائیں ہاتھ سے

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اذا اسْتَطَابَ احَدُكُمْ فلا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِه لِيَسْتَنْجِ بِشِمَالِه

(ہرگز) استنجا نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ داہنا ہاتھ تو اچھی جگہ یا اچھی چیز پکڑنے کا آلہ ہے۔ خصوصاً جو ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو لگا ہو استنجاء کے لیے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

۱۶ : بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ

باب: پتھروں سے استنجا کرنا اور (استنجا میں) گوبر اور ہڈی (استعمال کرنے) سے ممانعت

۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ انا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَ اَمَرَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ وَ نَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَ نَهٰى اَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ

۳۱۳ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے ایسا ہی (شفیق اور مربی) ہوں جیسا باپ اپنے بیٹے کے لئے میں تمہیں (از راہ شفقت تمام اُمور کے متعلق) تعلیم دیتا ہوں (مثلاً) جب تم قضاء حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ مت کرو اور (خوب صفائی کے لئے) تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیا اور گوبر اور ہڈی استعمال کرنے سے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى الْخَلَاءَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَاَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَ رَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَ اَلْقَى الرَّوْثَةَ وَ قَالَ هِيَ رِجْسٌ.

۳۱۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے جانے لگے تو فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو تو میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے گیا (اس لئے کہ اور پتھر تلاش کے باوجود نہیں مل سکا) تو آپؐ نے گوبر کا ٹکڑا پھینک کر فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ ثَلَاثَةُ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ.

۳۱۵: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: استنجاء میں تین پتھر ہونے چاہئیں جن میں گوبر نہ ہو۔ (یعنی گوبر کو استنجاء کے لیے کسی صورت بھی استعمال نہ کیا جائے)۔

۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و

۳۱۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مشرک نے بطور

حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن ثنا سفيان عن منصور والاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان رضي الله تعالى عنه قال قال له بعض المشركين و هم يستهزء ون به اني ارى صاحبكم يعلمكم كل شيئ حتى الخراءة قال اجل امرنا ان لا نستقبل القبلة و لا نستنجي بايماننا و لا نكتفي بدون ثلاثة احجار ليس فيها رجيع و لا عظم

استہزاء کہا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے سردار (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں ہر ہر بات سکھاتے ہیں حتیٰ کہ بیت الخلاء میں جانا بھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہمیں انہوں نے یہ حکم دیا کہ ہم (پیشاب یا پاخانہ کے وقت) قبلہ کی طرف منہ نہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں جن (تین) میں گوبر ہو نہ ہڈی۔

خلاصۃ الباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی ہے کہ استنجے میں صفائی کے لیے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لیے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ احادیث میں استنجاء کے لیے خاص پتھر کا ذکر اس لیے آتا ہے کہ عرب میں پتھر کے ٹکڑے ہی اس مقصد کے لیے استعمال ہوتے تھے' ورنہ پتھر کی کوئی خصوصیت نہیں' مٹی کے ڈھیلے اور اسی طرح ہر ایسی پاک چیز سے یہ کام لیا جا سکتا ہے جس سے صفائی کا مقصد حاصل ہو سکتا ہو اور اس کا استعمال نامناسب نہ ہو۔

١٧ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

باب: پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

٣١٧: حدثنا محمد بن رمح المصري انا الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب انه سمع عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي يقول انا اول من سمع النبي ﷺ يقول لا يبولن احدكم مستقبل القبلة و انا اول من حدث الناس بذالك.

۳۱۷: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی فرماتے ہیں۔ میں نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سنائی۔

٣١٨: حدثنا ابو الطاهر احمد بن عمرو بن السرح انا عبد الله بن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد انه سمع ابا ايوب الانصاري يقول نهى رسول الله ﷺ ان يستقبل الذي يذهب الى الغائط القبلة و قال شرقوا و غربوا

۳۱۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کے لئے جانے والے کو قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔

٣١٩: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا خالد بن مخلد عن

۳۱۹: حضرت معقل بن معقل اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سُلیمان بن بلال حدثنی عمرو بن یحیی المازنیُّ عن ابی زید مولی الثعلبیّین عن معقل بن ابی معقل الاسدی و قد صحب النبیَّ ﷺ قال نھی رسولُ اللہ ﷺ ان نستقبل القبلتین بغائط او ببول.

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب' پاخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۰: حدثنا العبّاسُ بنُ الولید الدمشقیُّ ثنا مروانُ بنُ محمّد ثنا ابنُ لھیعۃ عن ابی الزُّبیر عن جابر بن عبد اللہ حدثنی ابو سعید الخُدریّ انّہ شھد علی رسول اللہ ﷺ انّہ نھی ان نستقبل القبلۃ بغائط او ببول.

۳۲۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب' پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱: قال ابو الحسن بن سلمۃ و حدثناہ ابو سعد عُمیر بن مرداس الدُّونقیُّ ثنا عبدُ الرّحمٰن بن ابرھیم ابو یحیی البصریُّ ثنا ابن لھیعۃ عن ابی الزُّبیر عن جابر انّہ سمع ابا سعید الخدریّ یقولُ انّ رسول اللہ ﷺ نھانی ان اشرب قائما و ان ابول مستقبل القبلۃ.

۳۲۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے (یا رفع حاجت کرنے) سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کاموں سے اجتناب کرنے کا حکم فرمایا)۔

خلاصۃ الباب ☆ مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ پاخانہ پیشاب کے لیے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یہ قبلہ کے ادب و احترام کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو' پیشاب پاخانہ کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا بے ادبی اور گنوار پن سمجھتا ہے۔

۱۸ : بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِکَ فِی الْکَنِیْفِ وَ اِبَاحَتِہٖ دُوْنَ الصَّحَارٰی

باب: اس کی رخصت ہے بیت الخلاء میں اور صحرا میں رخصت نہیں

۳۲۲: حدثنا ھشامُ بنُ عمّار ثنا عبدُ الحمید بنُ حبیب ثنا الاوزاعیُّ حدثنی یحیی بنُ سعید الانصاریُّ ح و حدثنا ابو بکر بنُ خلّاد و محمّدُ بنُ یحیی قالا ثنا یزیدُ بنُ ھارون انا یحیی بنُ سعید انّ محمّد بن یحیی بن حبّان اخبرہ انّ عمّہ واسع بن حبّان اخبرہ انّ عبد اللہ بن عمر قال قال یقولُ اناس اذا قعدت للغائط فلا تستقبل القبلۃ و لقد طھرتُ ذات یوم من الایّام علی ظھر بیتنا فرأیتُ رسول اللہ قاعدا علی لبنتین

۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھنے لگو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے تھے۔

مُسْتَقْبِل بيت الْمقدس هذا حديثُ يزيد بن هارُون

۳۲۳ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى ثنا عُبيْدُ الله بْنُ مُوسى عن عيْسى الْحنّاط عنْ نافعٍ عنِ ابْنِ عُمر رضي اللهُ تعالى عنْهُما قال رأيْتُ رسُوْل الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم في كنيْفه مُسْتقْبِل الْقبْلة قال عيْسى فقُلْتُ ذالك للشّعْبيِّ فقال صدق ابْنُ عُمر و صدق ابُوْ هُريْرة رضي اللهُ تعالى عنْه امّا قوْلُ ابيْ هُريْرة رضي اللهُ تعالى عنْه فقال في الصّحْراء لا نسْتقْبل الْقبْلة و لا نسْتدْبرُها و امّا قوْلُ ابْن عُمر رضي اللهُ تعالى عنْهُما فانّ الْكنيْف ليْس فيْه قبْلةٌ اسْتقْبلْ فيْه حيْثُ شئْت قال ابُوْ الْحسن بْنُ سلمة و حدّثنا ابُوْ حاتمٍ ثنا عُبيْدُ الله بْنُ مُوسى فذكر نحْوهُ.

۳۲۳۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے دیکھا۔ راوی عیسیٰ کہتے ہیں میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق اشکال ظاہر کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمرؓ نے بھی سچ فرمایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی سچ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مطلب ہے کہ جنگل میں ہو تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیت الخلاء سے متعلق ہے کیونکہ بیت الخلاء میں کوئی قبلہ نہیں جس طرف چاہو منہ کرلو۔

۳۲۴: حدّثنا ابُوْ بكْر بْنُ ابيْ شيْبة و عليُّ بْنُ مُحمّدٍ قال ثنا وكيْعٌ عنْ حمّاد بْن سلمة عنْ خالد الْحذّاء عنْ خالد بْن ابيْ الصّلْت عنْ عراك بْن مالكٍ عنْ عائشة قالتْ ذُكر عنْد رسُوْل الله ﷺ قوْمٌ يكْرهُوْن انْ يسْتقْبلُوْا بفُرُوْجهمُ الْقبْلة فقال أُراهُمْ قدْ فعلُوْها اسْتقْبلُوْا بمقْعدتيْ الْقبْلة قال ابُوْ الْحسن الْقطّانُ حدّثنا يحْيى بْنُ عُبيْدٍ ثنا عبْدُ الْعزيْز بْنُ الْمُغيْرة عنْ خالد الْحذّاء عنْ خالد بْن ابي الصّلْت مثْلهُ

۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک (ایسی) جماعت کا ذکر ہوا جو اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف (کرنا) ناپسند کرتے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: میرا خیال ہے کہ واقعتاً وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ میرے بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کردو۔

۳۲۵ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا وهْبُ بْنُ جريْرٍ ثنا ابيْ قال سمعْتُ مُحمّد بْن اسْحق عنْ ابان بْن صالحٍ عنْ مُجاهدٍ عنْ جابرٍ قال نهى رسُوْلُ الله ﷺ انْ نسْتقْبل الْقبْلة ببوْلٍ فرأيْتُهُ قبْل انْ يُقْبض بعامٍ يسْتقْبلُها

۳۲۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ پھر میں نے وفات سے ایک سال قبل دیکھا کہ آپ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث امام شافعیؒ کے مسلک کی دلیل ہیں۔ احناف کے نزدیک قضاء حاجت کے وقت منہ اور پیٹھ آبادی اور میدان دونوں میں قبلہ کی طرف کرنا مکروہ ہے۔ احناف کی دلیل حدیث ابو ایوب انصاریؓ ہے جو ترمذی' بخاری' مسلم' ابوداؤد' نسائی اور مؤطا امام مالک میں مذکور ہے۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں: ((اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا و لا تستدبروها ولكن شرّقوا وغرّبوا)) یعنی قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ یہ حدیث راجح ہے تمام روایات پر۔ وجہ ترجیح یہ ہے کہ: ۱) یہ حدیث باتفاقِ محدثینؒ سند کے اعتبار سے اصح مافی الباب ہے۔

۲) قانونِ کلی کی حیثیت رکھتی ہے۔۳) حضرت ابوایوب انصاریؓ کی روایت قولی ہے اور مخالف روایات فعلی ہیں اور قاعدہ ہے کہ تعارض کے وقت بالا تفاق قولی احادیث کو ترجیح ہوتی ہے۔۴) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث اوفق بالقرآن ہے یعنی قرآنِ کریم کے بہت موافق ہے کیونکہ قرآنِ کریم کی کئی آیت تعظیم شعائر اللہ کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۹ : بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ بَعْدَ الْبَوْلِ

۳۲۶: حدثنا علیُّ بْنُ محمّدٍ ثنا وَكِيعٌ ح و حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى ثنا ابُوْ نُعيمٍ قال ثنا زَمْعةُ بْنُ صالحٍ عنْ عيسى بْنِ يزْدادَ اليمانيُّ عنْ اَبِيهِ قالَ قَال رسُوْلُ اللهِ ﷺ اذا بالَ احدُكُمْ فلْينْتُرْ ذَكَرهُ ثلاثَ مرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ الْحسنِ ابْنُ سلمَةَ حدَّثنا عليُّ بْنُ عبْدِ الْعزِيْزِ ثنا ابُوْ نُعيمٍ ثنا زَمْعةُ فذكرَ نحْوهُ.

باب: پیشاب کے بعد خوب صفائی کا اہتمام کرنا

۳۲۶: حضرت یزداد یمانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو چاہئے کہ جھاڑے اپنا ذکر تین بار۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ بَالَ وَ لَمْ يَمَسَّ مَاءً

۳۲۷: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا اَبُوْ اُسامة عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ يحيى التَّوْأمِ عنِ ابْنِ ابِيْ مُلَيْكة عنْ اُمِّهِ عنْ عائشة رضي اللهُ تعالى عنْها قالتْ انْطلق النَّبِيُّ صلَّى اللهُ عليْهِ وسلَّم يبُوْلُ فَاتَّبعهُ عُمرُ رضِي اللهُ تعالى عنْهُ بِماءٍ فقالَ ما هذا يا عُمرُ! قال ماءٌ قال ما اُمِرْتُ كُلَّما بُلْتُ اَنْ اَتوضّأ وَ لوْ فعلْتُ لكانتْ سُنّة

باب: پیشاب کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۳۲۷: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کرنے کے لئے گئے تو حضرت عمر آپ کے ساتھ پانی لے گئے۔ فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی۔ فرمایا: جب بھی میں پیشاب کروں تو مجھے وضو کرنے کا (وجوبی) حکم نہیں ہے اور اگر میں ایسا کروں (کہ جب بھی پیشاب کروں تو ساتھ ہی وضو بھی کروں) تو یہ سنت بن جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ بیانِ جواز کے لیے حضور ﷺ نے وضو نہیں کیا۔ ویسے عام عادتِ مبارکہ پیشاب کے بعد وضوء کرنے کی تھی۔

۲۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلاءِ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ

۳۲۸: حدّثنا حرْملةُ بْنُ يحيى ثنا عبْدُ اللهِ بْنُ وهْبٍ اخْبرنِيْ نافِعُ بْنُ يزِيْد عنْ حيْوة بْنِ شُريْحٍ انَّ ابا سعِيْدٍ الْحِمْيرِيَّ حدَّثهُ قال كان مُعاذُ بْنُ جبلٍ رضِي اللهُ تعالى عنْهُ يتحدَّثُ بِما لمْ يسْمعْ اصْحابُ رسُوْلِ اللهِ صلَّى اللهُ عليْهِ وسلَّم و يسْكُتُ عمّا سمِعُوْا فبلغ عبْد اللهِ بْن

باب: راستے میں پیشاب کرنے سے ممانعت

۳۲۸: حضرت ابوسعید حمیری فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ (اہتمام سے) ایسی احادیث بیان فرمایا کرتے تھے جو اور صحابہؓ نے نہ سنی ہوں اور جو احادیث اور صحابہؓ نے بھی سنی ہوں تو وہ (اس اہتمام سے) نہیں سناتے تھے۔ جب عبداللہ بن عمرو کو وہ احادیث معلوم ہوئیں تو فرمایا: بخدا!

عمر و ما يحدثك به فقال و الله ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا و اوشك معاذ رضى الله تعالى عنه ان يفتنكم فى الخلاء فبلغ ذالك معاذ رضى الله تعالى عنه فلقيه فقال معاذ رضى الله تعالى عنه يا عبد الله بن عمرو ان التكذيب بحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نفاق و انما اثمه على من قاله لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا الملاعن الثلاث البراز فى الموارد والظل و قارعة الطريق.

میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا اور بعید نہیں کہ معاذ تمہیں قضاء حاجت کے بارے میں آزمائش میں ڈال دیں (اور مشقت میں مبتلا کر دیں) حضرت معاذ کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو سے ملے اور کہا: اے عبداللہ! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث کو جھٹلانا نفاق ہے اور اسکا گناہ (جھوٹ بولنے کی صورت میں) روایت کرنے والے کو ہی ہوتا ہے۔ (یعنی بغیر کسی دلیل کے جھٹلانا نفاق ہے اگر واقعی وہ جھوٹی حدیث ہے تو روایت کرنے والا گنہگار ہے۔ البتہ اگر دلائل سے ثابت ہو کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور حدیث گھڑ کر سنا رہا ہے تو لوگوں کو بتانا ضروری ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کہ لعنت کی تین باتوں سے بچو: مسافروں کے اُترنے کی جگہ پاخانہ کرنا' سائے اور راستے میں پاخانہ کرنا۔

۳۲۹ حدثنا محمد بن يحيى ثنا عمرو بن ابى سلمة عن زهير قال قال سالم سمعت الحسن يقول ثنا جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ اياكم و التعريس على جواد الطريق و الصلوة عليها فانها ماوى الحيات و السباع و قضاء الحاجة عليها فانها من الملاعن

۳۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو تم راستے کے بیچ میں رات کو ٹھہرنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے اس لئے کہ وہ سانپوں اور درندوں کی جگہ ہے اور وہاں قضاء حاجت سے اس لئے کہ یہ لعنت کا سبب ہے۔

۳۳۰ حدثنا محمد بن يحيى ثنا عمرو بن خالد ثنا ابن لهيعة عن قرة عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان النبى ﷺ نهى ان يصلى على قارعة الطريق او يضرب الخلاء عليها او يبال فيها.

۳۳۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اور پیشاب' پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲ : بَابُ التَّبَاعُدِ لِلْبَرَازِ فِى الْفَضَاءِ

باب: پاخانہ کے لئے دُور جانا

۳۳۱ حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا اسمعيل ابن علية عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن المغيرة بن شعبة قال كان النبى ﷺ اذا ذهب المذهب ابعد

۳۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۲ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا عمرو بن عبيد عن محمد بن المثنى عن عطاء الخراسانى عن انس

۳۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. ایک سفر میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء

قال کنت مع النبی ﷺ فی سفر فتنحی لحاجته ثم جآء فدعا بوضوء فتوضاء. (اسناده ضعیف)

حاجت کے لئے ایک طرف تشریف لے گئے واپس آ کر پانی منگوایا اور وضو کیا۔

۳۳۳ حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا یحیی بن سلیم عن ابن خثیم عن یونس بن خباب عن یعلی بن مرۃ ان النبی ﷺ کان اذا ذھب الی الغائط ابعد.

۳۳۳: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

۳۳۴. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن بشار قال ثنا یحیی بن سعید القطان عن ابی جعفر الخطمی (قال ابو بکر بن ابی شیبة واسمه عمیر بن یزید) عن عمارة بن خزیمة والحارث بن فضیل عن عبد الرحمن بن ابی قراد قال حججت مع النبی ﷺ فذھب لحاجته فابعد.

۳۳۴. حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔ (یعنی کوشش کرتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جائیں)۔

۳۳۵. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا عبید اللہ ابن موسی انبانا اسماعیل بن عبد الملک عن ابی الزبیر عن جابر قال خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی سفر و کان رسول اللہ ﷺ لا یاتی البراز حتی یتغیب فلا یری.

۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپؐ اس وقت تک قضاء حاجت نہ فرماتے جب تک نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جاتے۔

۳۳۶: حدثنا العباس بن عبد العظیم العنبری ثنا عبد اللہ بن کثیر بن جعفر ثنا کثیر بن عبد اللہ المزنی عن ابیه عن جدہ عن بلال بن الحارث المزنی ان رسول اللہ ﷺ کان اذا اراد الحاجة ابعد (فی اسنادہ کثیر بن عبد اللہ ضعیف)

۳۳۶: حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے (ہم سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالی نے انسان کی فطرت میں شرم وحیاء وشرافت کا جو مادہ ودیعت کر رکھا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان اس کی کوشش کرے کہ اپنی اس قسم کی بشری ضرورتیں اس طرح پوری کرے کہ کوئی آنکھ اس کو نہ دیکھے اگر چہ اس کے لیے اس کو دور سے دور جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تھی۔

۲۳: باب الارتیاد للغائط والبول

باب: پیشاب پاخانہ کیلئے موزوں جگہ تلاش کرنا

۳۳۷ حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الملک بن الصباح ثنا ثور بن یزید عن حصین الحمیری عن ابی سعید الخیر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ

۳۳۷ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، جو ڈھیلے سے استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق عدد لے۔ جو کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج

عليه وسلم قال من استجمر فليوتر من فعل ذلك فقد احسن و من لا فلا حرج و من تخلّل فليلفظ و من لاك فليبتلع من فعل ذلك فقد احسن ومن لا فلا حرج و من اتى الخلاء فليستتر فان لم يجد الا كثيبا من رمل فليمدده عليه فان الشيطان يلعب بمقاعد بنى ادم من فعل فقد احسن و من لا فلا حرج

نہیں اور جو خلال کرے تو (دانتوں سے جو کچھ نکلے) چاہئے کہ اسے پھینک دے اور جو زبان کی حرکت سے نکلے تو اسے نگل لے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی حرج نہیں اور جو قضاء حاجت کے لئے جائے تو (لوگوں سے دور ہونے کے باوجود) آڑ بنا لے اگر کوئی صورت نہ ہو اور ریت کا ڈھیر ہو تو اس کو (ریت ڈال کر) زیادہ کر لے اس لئے کہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے (اس لئے انسانوں سے پردہ کے ساتھ ساتھ شیاطین سے بھی حتیٰ الامکان پردہ بہتر ہے) جو ایسا کر لے تو بہت اچھا اور نہ کرے تو کوئی حرج بھی نہیں۔

٣٣٨. حدثنا عبد الرحمن بن عمر ثنا عبد الملك بن الصباح باسناده نحوه و زاد فيه و من اكتحل فليوتر من فعل فقد احسن و من لا فلا حرج و من لاك فليبتلع

٣٣٨: دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو سرمہ لگائے تو طاق عدد کا خیال رکھے جو کر لے تو اچھا ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو زبان کی حرکت سے نکالے تو وہ نگل لینا چاہئے۔

٣٣٩ حدثنا على بن محمد ثنا وكيع عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن يعلى ابن مرة عن ابيه قال كنت مع النبي ﷺ في سفر فاراد ان يقضى حاجته فقال لى ائت تلك الاشاءتين قال وكيع يعنى النخل الصغار فقل لهما ان رسول الله ﷺ يامركما ان يجتمعا فاجتمعا فاستتر بهما فقضى حاجته ثم قال لى ائتهما فقل لهما لترجع كل واحدة منكما الى مكانها فقلت لهما فرجعتا

له شاهد من حديث انس و ابن عمر رواهما الترمذى)

٣٣٩ یعلی بن مرہ سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضاء حاجت کرنا چاہتے تھے مجھے فرمایا ان دو کھجور کے درختوں کے پاس جا کر ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایک جگہ ہو جانے کا حکم دیتے ہیں (میں نے ایسا ہی کیا) تو وہ ایک جگہ ہو گئے آپ نے ان کی آڑ میں قضاء حاجت کی۔ پھر مجھ سے فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہر ایک اپنی سابقہ جگہ پر واپس ہو جائے میں نے ان سے کہہ دیا تو وہ واپس (اپنی جگہ پر) آ گئے۔

٣٤٠ حدثنا محمد بن يحيى ثنا ابو النعمان ثنا مهدى بن ميمون ثنا محمد بن ابى يعقوب عن الحسن بن سعد عن عبد الله بن جعفر قال كان احب ما استتر به النبي ﷺ لحاجته هدف او حائش نخل

٣٤٠: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قضاء حاجت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پسندیدہ آڑ زمین کا ٹیلہ یا کھجور کے درختوں کا جھنڈ تھی۔

٣٤١ حدثنا محمد بن عقيل بن خويلد حدثنى حفص

٣٤١: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الشِّعْبِ فَبَالَ حَتَّى إِنِّي آوِي لَهُ مِنْ فَكِّ وَرِكَيْهِ حِينَ بَالَ

فرماتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی کی طرف مڑے اور پیشاب کیا اور مجھے پیشاب کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کشادہ ہونے پر رحم آ رہا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ لاک. زبان سے کوئی چیز دانتوں سے نکالنا کیونکہ خلال کی وجہ سے دانتوں سے خون بھی نکل سکتا ہے۔ ھدف: ٹیلہ۔ حائش جھنڈ۔ ان احادیث مبارکہ میں حاق مرتبہ کا مسنون ہونا بیان کیا گیا ہے اور قضاءِ حاجت کے وقت پردہ اور ستر کا ضروری ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۲۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْخَلَاءِ وَالْحَدِيثِ عِنْدَهُ

باب: قضاء حاجت کے لئے جمع ہونا اور اس وقت گفتگو کرنا منع ہے

۳۴۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ أَنْبَأَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ عَلَى غَائِطِهِمَا يَنْظُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَوْرَةِ صَاحِبِهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذَالِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سَلْمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَرَّاقُ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الصَّوَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ

۳۴۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. دو شخص بھی قضاء حاجت کے درمیان باتیں نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھ سکتا ہو۔ اس لئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو غصہ دلانے والی ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

(ایک دوسرے کے سامنے قضاءِ حاجت کرنا شرم وحیاء کے خلاف ہے حیاء تو ایمان کا مستقل حصہ ہے نیز قضاء حاجت کے وقت باتیں کرنا بھی ممنوع ہے۔)

۲۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

۳۴۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

۳۴۳. حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۴. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۳۴۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرے ہوئے پانی

ﷺ لا يبولن احدكم في الماء الراكد

میں ہرگز کوئی پیشاب نہ کرے۔

۳۴۵. حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد بن المبارك ثنا يحيى ابن حمزة ثنا ابن ابي فروة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ لا يبولن احدكم في الماء الناقع.

۳۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ پیشاب نجس ہونے کی وجہ سے پانی کو بھی ناپاک کردے گا تو پانی کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ پانی تو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نصیحت ہے۔ اس کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔

۲۶: باب التشديد في البول

باب: پیشاب کے معاملے میں شدت

۳۴۶. حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الرحمن بن حسنة رضي الله تعالى عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم و في يده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال اليها فقال بعضهم انظروا اليه يبول كما تبول المرأة فسمعه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ويحك اما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم عن ذالك فعذب في قبره قال ابو الحسن بن سلمة ثنا ابو حاتم ثنا عبيد الله بن موسى انبأنا الاعمش فذكر نحوه.

۳۴۶: حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھا پھر (اس کی آڑ میں) بیٹھے اور پیشاب کیا۔ ایک شخص (کافر) نے کہا اس کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کر رہا ہے۔ نبی ﷺ نے اس کی یہ بات سنی۔ فرمایا: تیرا ستیاناس ہو تجھے پتہ نہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کو کیا سزا ملی۔ بنی اسرائیل میں جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے ایسا کرنے سے ان کو منع کیا تو اس منع کرنے والے کو قبر میں عذاب ہوا۔

۳۴۷: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو معاوية ووكيع عن الاعمش عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال مر رسول الله ﷺ بقبرين جديدين فقال انهما ليعذبان و ما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستنزه من بوله و اما الاخر فكان يمشي بالنميمة

۳۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو نئی قبروں کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

۳۴۸. حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عفان ثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ اكثر عذاب القبر من البول.

۳۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۳۴۹. حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا وكيع ثنا الاسود بن

۳۴۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

شَيْبَانَ حَدَّثَنِي بَحْرُ بْنُ مَرَّارٍ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَ مَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبَوْلِ وَ اَمَّا الْآخَرُ فَيُعَذَّبُ فِي الْغِيبَةِ.

صلی اللہ علیہ وسلم دوقبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں کے عذاب کا اور ان کے دو خاص گناہوں کو بتایا ہے۔ ایک کے متعلق بتایا کہ وہ چغلی کرتا پھرتا تھا جو سنگین اخلاقی جرم ہے اور قرآنِ مجید میں بھی ایک جگہ اس کا ذکر ایک کافرانہ خصلت یا منافقانہ عادت کے طور پر کہا گیا ہے اور دوسرے کے عذاب کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ وہ پیشاب کی گندگی سے بچاؤ اور پاک وصاف رہنے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی گندگی سے بچنا یعنی اپنے جسم اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا اللہ تعالیٰ کے اہم احکام میں سے ہے اور اس میں کوتاہی اور بے احتیاطی ایسی مصیبت ہے جس کی سزا آدمی کو قبر میں بھگتنی پڑتی ہے۔

۲۷: بَابُ الرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ هُوَ يَبُولُ

باب: جس کو سلام کیا جائے جبکہ وہ پیشاب کر رہا ہو

۳۵۰: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَعْلَةَ اَبِي سَاسَانَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ ابْنِ عُمَيْرِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ
قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ ثَنَا الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۵۰: حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دینے سے یہ مانع ہوا کہ میں بے وضو تھا۔
دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ فَتَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے آپؐ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو زمین پر دونوں ہاتھ مار کر تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ

۳۵۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

هاشِمِ بْنِ الْبَرِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ انَّ رجُلًا مرَّ علی النَّبیِّ ﷺ وهُو يبُوْلُ فَسلَّم علَيْهِ فقال لَهٗ رسُوْلُ اللهِ ﷺ اذا رأيْتَنِیْ علی مِثْلِ هٰذِهِ الْحالَةِ فلا تُسلِّمْ علَیَّ فانَّک انْ فعلْتَ ذالک لَمْ اَرُدَّ علَيْک.

ہے۔ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے سلام کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو سلام مت کیا کرو اگر ایسا کرو گے تو میں (سلام کا) جواب نہ دوں گا۔

۳۵۳: حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سعِيْدٍ و الْحُسَيْنُ بْنُ ابِی السَّرِیِّ الْعسْقلانِیُّ قالا ثنا ابُوْ داوٗد عنْ سُفْيان عن الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمان عنْ نافِعٍ عن ابْنِ عُمر قال مرَّ رجُلٌ علی النَّبِیِّ ﷺ وهُو يبُوْلُ فسلَّم علَيْهِ فلمْ يرُدَّ علَيْه.

۳۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کر دیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ جن مواقع میں سلام کرنے کی ممانعت ہے ان میں پیشاب' پاخانہ کا موقع بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بغیر طہارت کے ذکر کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔ احادیث الباب سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ بغیر وضو کے ذکر اور سلام کا جواب درست نہیں۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ احادیث منسوخ ہیں یا ضعیف ہیں اس لیے قابل استدلال نہیں۔

۲۸: بَابُ الْاِسْتِنْجاءِ بِالْماءِ

باب: پانی سے استنجا کرنا

۳۵۴: حَدَّثَنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ ثنا ابُوْ الْاحْوصِ عنْ مَنْصُوْرٍ عنْ ابْرٰهِيْمَ عنِ الْاسْوَدِ عنْ عائِشَةَ قالَتْ ما رأيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خرج منْ غائِطٍ قطُّ الَّا مسَّ ماءً

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر (استنجا میں) پانی ضروری استعمال فرماتے ہیں۔

۳۵۵: حَدَّثَنا هِشامُ بْنُ عمَّارٍ ثنا صدقَةُ بْنُ خالِدٍ ثنا عُتْبَةُ بْنُ ابِیْ حكِيْمٍ حدَّثَنِیْ طلْحةُ بْنُ نافِعٍ ابُوْ سُفْيان قالَ حدَّثَنِیْ ابُوْ ايُّوْب الْانْصارِیُّ و جابِرُ بْنُ عبْدِ اللهِ وَ انسُ بْنُ مالِکٍ رَضِیَ اللهُ تَعالٰی عَنْهُمْ انَّ هٰذِهِ الْایة نزلَتْ: ﴿فِيْهِ رِجالٌ يُحِبُّوْنَ انْ يَتَطَهَّرُوْا واللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ [توبہ ۱۰۸] قال رسُوْلُ اللهِ صلَّی اللهُ علَيْهِ وسلَّم يا معْشر الْانْصارِ انَّ اللهَ قدْ اثْنٰی علَيْكُمْ فِی الطُّهُوْرِ فما طُهُوْرُكُمْ قالُوْا نتوضَّأُ للصَّلٰوةِ و نغْتسِلُ منَ الْجنابةِ و نسْتنْجِیْ بِالْماءِ قال فهُو ذاک فعلَيْكُمُوْهُ.

۳۵۵: حضرت ابو ایوب انصاری' جابر بن عبداللہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿رِجالٌ يُحِبُّوْنَ انْ يَتَطَهَّرُوْا ...﴾ (التوبہ ۱۰۸) اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کی وجہ سے تمہاری تعریف فرمائی ہے تو تم طہارت کیسے حاصل کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ جنابت ہو جائے تو غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: بس یہی وجہ ہے تم اس کو تھامے رکھو۔

۳۵۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ مَقْعَدَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ دَوَاءً وَ طُهُورًا قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ و إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ

۳۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (قضاء حاجت کے بعد) مقعد تین بار دھوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے ایسا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ (بیماریوں بواسیر وغیرہ کا) علاج بھی ہے اور پاکیزگی بھی۔ دوسری سند سے یہی مضمون ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ [التوبہ ۱۰۸] قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

۳۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قباء کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ فرمایا: وہ پانی سے استنجا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت اتری۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ عرب کے بہت سے لوگ صرف ڈھیلے پتھر سے استنجاء کرنے پر اکتفاء کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (موٹی چھوٹی غذا اور ہاضمہ کی درستی کی وجہ سے) ان لوگوں کی اجابت اُونٹ کی مینگنیوں کی طرح خشک ہوتی تھی' اس لیے استنجاء میں ان کو پانی کے استعمال کی خاص ضرورت بھی ہوتی تھی اور وہ صرف پتھر کے استعمال پر اکتفاء کر لیتے تھے لیکن انصار کی عادت پانی کے استعمال کی بھی تھی۔ قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کی تحسین وتعریف نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس کو اپنے اُوپر لازم کرلیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تو یہ تھا ہی۔ نیز مٹی میں ہاتھ ملنے سے بدبو وغیرہ زائل ہو جاتی ہے اس لیے ہاتھ زمین پر ملے۔ (علوی).

آج کل صابن چونکہ عام دستیاب ہے اور یہ چیزیں صابن اور پانی کی غیر موجودگی میں مستحب ہیں۔ (ابو معاذ)

۲۹: بَابُ مَنْ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجا کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھونا

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ اسْتَنْجَى مِنْ تَوْرٍ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ شَرِيكٍ نَحْوَهُ.

۳۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی۔ پھر لوٹے سے استنجا کیا۔ پھر زمین پر اپنا ہاتھ ملا۔ (بغرضِ صفائی)۔

۳۵۹: حدثنا محمد بن یحیی ثنا ابو نعیم ثنا ابان بن عبد الله حدثنی ابراهیم بن جریر عن ابیه ان النبی ﷺ دخل الغیضة فقضی حاجته فاتاه جریر باداوة من ماء فاستنجی منها و مسح یده بالتراب.

۳۵۹: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں گئے اور قضاء حاجت کر کے آئے تو جریر پانی کی چھاگل لے گئے۔ آپ نے استنجا کیا اور مٹی سے ہاتھ ملا۔

۳۰: تغطیة الاناء

باب: برتن ڈھانکنا

۳۶۰: حدثنا محمد بن یحیی ثنا یعلی بن عبید ثنا عبد الملک بن ابی سلیمان عن ابی الزبیر عن جابر قال امر النبی ﷺ ان نوکی اسقیتنا و نغطی آنیتنا.

۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے باندھنے اور برتن ڈھانپنے کا حکم دیا۔ (یہ حکم دن رات ہر وقت ہے لیکن رات کو خصوصی اہتمام کرنا چاہیے)۔

۳۶۱: حدثنا عصمة بن الفضل و یحیی بن حکیم قال ثنا حرمی بن عمارة بن ابی حفصة ثنا حریش بن الخریت انا ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت کنت اضع لرسول الله ﷺ ثلاثة انیة من اللیل مخمرة اناء لطهوره و اناء لسواکه و اناء لشرابه.

(فی الزوائد ضعیف لا تفاقهم علی ضعف حریش بن الخریت)

۳۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن ڈھانپ کر رکھ دیا کرتی تھی۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کے لئے اور ایک (آپ ﷺ کے) پینے کے لئے۔

۳۶۲: حدثنا ابو بدر عباد بن الولید ثنا مطهر بن الهیثم ثنا علقمة بن ابی جمرة الضبعی عن ابیه ابی جمرة عن ابن عباس قال کان رسول الله ﷺ لا یکل طهوره الی احد و لا صدقته التی یتصدق بها یکون هو الذی یتولا ها بنفسه.

(فی الزوائد اسناده ضعیف لضعف مطهر بن الهیثم)

۳۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طہارت میں کسی سے مدد نہ لیتے تھے اور نہ صدقہ میں جو بطور خیرات دیتے تھے بلکہ یہ کام بذات خود کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل وعمل میں اُمت کے لیے راہنمائی ہے۔ آپ اپنے کام خود سرانجام دیتے۔ حتیٰ الوسع کسی دوسرے سے مدد نہ لیتے۔ لیکن کوئی دوسرا بخوشی کام کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔

۳۱: باب غسل الاناء من ولوغ الکلب

باب: کتا منہ ڈال دے تو برتن دھونا

۳۶۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی رزین قال رأیت ابا هریرة یضرب جبهته بیده و یقول یا اهل العراق أ انتم تزعمون انی اکذب

۳۶۳: حضرت ابو رزین کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ سر پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: اے عراق والو! تم سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِیَکُوْنَ لَکُمُ الْمَھْنَأُ وَعَلَیَّ الْاِثْمُ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ" اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

رہا ہوں تا کہ تمہارے لئے آسانی رہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھولے۔

۳۶۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :" اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ."

۳۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات بار دھولے۔

۳۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا شَبَابَۃُ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ عَفِّرُوْہُ الثَّامِنَۃَ بِالتُّرَابِ.

۳۶۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھو۔

۳۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ " اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

۳۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو چاہئے کہ سات بار برتن دھولے۔

خلاصۃ الباب ☆ کتا کسی برتن میں منہ ڈالے اور لعاب لگ جائے تو سوائے امام مالکؒ کے باقی ائمہؒ برتن اور پانی دونوں کو ناپاک کہتے ہیں۔امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ باقی نجاستیں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ کتے کا جھوٹا بول و براز گوبر وغیرہ سے ہلکا ہے۔مندرجہ بالا احادیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا جب کتوں کے بارہ میں سخت حکم تھا اس لیے عبداللہ بن مغفل راوی حدیث اپنی روایت کے خلاف تین مرتبہ دھونے کا فتویٰ دیتے تھے۔

۳۲: بَابُ الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْھِرَّۃِ وَ الرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

باب: بلّی کے جھوٹے سے وضو کرنے کی اجازت

۳۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَنْبَاَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ اَخْبَرَنِیْ اِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ حُمَیْدَۃَ بِنْتِ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ کَبْشَۃَ بِنْتِ کَعْبٍ وَ کَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّھَا صَبَّتْ لِاَبِیْ قَتَادَۃَ مَاءً یَتَوَضَّأُ بِہٖ فَجَاءَتْ ھِرَّۃٌ تَشْرَبُ

۳۶۷: حضرت کبشہ بنت کعب جو حضرت ابو قتادہؓ کی بہو تھیں سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو قتادہؓ کے لئے وضو کا پانی برتن میں ڈالا۔ بلی آکر پینے لگی تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن جھکا دیا میں ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگی۔فرمایا: میری بھتیجی تمہیں تعجب ہو

فاصغى لها الاناء فجعلتُ انظرُ اليه فقال يا ابنة اخى اتعجبين؟قال رسُوْلُ الله ﷺ انّها ليست بنجس هي من الطّوّافين او الطّوّافات

رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ناپاک نہیں یہ تو تمہارے گھروں میں گھومنے پھرنے والی ہے۔

۳۶۸: حدثنا عمرُو بنُ زافعٍ و اسماعيلُ بنُ توبة قالا ثنا يحيى بنُ ذكريا بن ابى زائدة عن حارثة عن عُمرة عن عائشة قالت كُنتُ اتوضّأ انا و رسُوْلُ الله ﷺ من اناءٍ واحدٍ قد اصابت منهُ الهرّةُ قبل ذالك

۳۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے وضو کرلیا کرتے تھے جس میں سے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔

۳۶۹: حدثنا مُحمّدُ بنُ بشارٍ ثنا عُبيدُ الله بنُ عبد المجيد يعنى ابا بكر الحنفيّ ثنا عبدُ الرّحمن ابن ابى الزّناد عن ابيه عن ابى سلمة عن ابى هُريرة قال قال رسُوْلُ الله ﷺ الهِرّةُ لا تقطعُ الصّلاة لانّها من متاع البيت.

۳۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی نماز کو نہیں توڑتی کیونکہ وہ گھر کی چیزوں میں سے ہی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہؒ کے نزدیک بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ یہ احادیث اُن کی دلیل ہیں۔ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا ناپاک ہونا چاہیے کیونکہ اس کا گوشت حرام ہے اور اس کا دودھ بھی حرام ہے لیکن احادیث کی وجہ سے تخفیف ہوگئی کہ مکروہ ہے۔

۳۳: بَابُ الرُّخْصَةِ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے جواز میں

۳۷۰: حدّثنا ابُوْ بكرِ بنُ ابى شيبة ثنا ابُو الاحوص عن سماكِ بن حربٍ عن عكرمة عن ابن عبّاسٍ رضى اللهُ تعالى عنهُما قال اغتسل بعضُ ازواجِ النّبىّ ﷺ فى جفنةٍ فجاء النّبىُّ ﷺ ليغتسل او يتوضّأ فقالت يا رسُوْلَ الله انّى كُنتُ جُنُبًا فقال الماءُ لا يُجنبُ.

۳۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے بڑے برتن میں سے (پانی لے کر) غسل کیا۔ پھر رسول اللہ غسل یا وضو کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ میں حالت جنابت میں تھی۔ فرمایا: پانی کو جنابت نہیں لگتی (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)

۳۷۱: حدّثنا عليُّ بنُ مُحمّدٍ ثنا وكيعٌ عن سُفيان عن سماكٍ عن عكرمة عن ابن عبّاسٍ انّ امرأةً من ازواج النّبىّ ﷺ اغتسلت من جنابةٍ فتوضّأ او اغتسل النّبىُّ ﷺ من فضل وُضُوئها

۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو غسل کیا۔

۳۷۲: حدّثنا مُحمّدُ بنُ المُثنّى و مُحمّدُ بنُ يحيى و

۳۷۲: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ

اسحٰق بن منصور قالوا ثنا ابو داود ثنا شریک عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس عن میمونۃ زوج النبی ﷺ ان النبی ﷺ توضأ بفضل غسلھا من الجنابۃ.

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہؒ کے نزدیک عورت کا بچا ہوا پانی مرد استعمال کر سکتا ہے اور مرد کا بچا ہوا پانی عورت استعمال کر سکتی ہے' خواہ دونوں اکٹھے استعمال کریں یا یکے بعد دیگرے۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

۳۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَالِکَ

باب: اس کی ممانعت

۳۷۳ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو داود ثنا شعبۃ عن عاصم الاحول عن ابی حاجب عن الحکم بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ نھی ان یتوضأ الرجل بفضل وضوء المرأۃ.

۳۷۳: حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ مرد وضو میں عورت کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال کرے۔

۳۷۴: حدثنا محمد بن یحیی ثنا المعلی بن اسد ثنا عبد العزیز بن المختار ثنا عاصم الاحول عن عبد اللہ بن سرجس قال نھی رسول اللہ ﷺ ان یغتسل الرجل بفضل وضوء المرأۃ والمرأۃ بفضل الرجل ولکن یشرعان جمیعا.

۳۷۴: حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد' عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا عورت' مرد کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے بلکہ دونوں ایک ساتھ شروع کریں۔

قال ابو عبد اللہ ابن ماجۃ الصحیح ھو الاول والثانی وھم

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ پہلی بات ہی صحیح ہے اور دوسری بات میں وہم ہو گیا ہے۔

قال ابو الحسن بن سلمۃ ثنا ابو حاتم و ابو عثمان المحاربی قالا ثنا المعلی بن اسد نحوہ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۷۵: حدثنا محمد بن یحیی ثنا عبید اللہ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی قال کان النبی ﷺ و اھلہ یغتسلون من اناء واحد و لا یغتسل احدھما بفضل صاحبہ.

(فی الزوائد اسنادہ ضعیف)

۳۷۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور کوئی ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرتا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ عورت کا بچا ہوا پانی مرد کے لیے مکروہ ہے۔ یہ احادیث ان کا مستدل ہیں۔ جمہور کی طرف سے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں' یہ نہی اور

ممانعت معاشرت سے متعلق ہے۔ چونکہ عورت مرد کے مقابلہ میں (اکثر) نظافت اور طہارت و پاکیزگی کا اہتمام نہ کرتی ہے اس لیے اس کے بچے ہوئے سے مرد (شوہر) کو تکلیف ہو سکتی ہے اور یہ چیز زوجین کے درمیان سوء معاشرت کا سبب ہو سکتی ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت تشریعی نہیں بلکہ ارشاد کے لیے ہے۔

۳۵: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب: مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے غسل

۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۳۷۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

۳۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ وَ مَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ.

۳۷۸: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن سے غسل کیا۔ جس میں گندھے ہوئے آٹے کے اثرات تھے۔

۳۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُوْنَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ. (في الزوائد هذا اسناده حسن)

۳۷۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی تھیں۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سلمة عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّم يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

۳۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے)۔

۳۶: بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب: مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنا

۳۸۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

۳۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النُّعْمَانِ وَ هُوَ ابْنُ سَرْجٍ عَنْ اُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ رُبَّمَا اِخْتَلَفَتْ يَدِيْ وَ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اُمُّ صُبَيَّةَ هِيَ خَوْلَةُ بِنْتُ قَيْسٍ فَذَكَرْتُ لِاَبِيْ زُرْعَةَ فَقَالَ صَدَقَ.

۳۸۲: حضرت ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات ایک برتن سے وضو کرنے میں میرا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گیا۔

ابن ماجہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو یہ کہتے سنا کہ ام صبیہ خولہ بنت قیس ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ سچ کہا۔

۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمَا كَانَا يَتَوَضَّانِ جَمِيْعًا لِلصَّلٰوةِ.

۳۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہیں: وہ دونوں نماز کے لئے اکٹھے وضو کرتے تھے۔

۳۷: بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

باب: نبیذ سے وضو کرنا

۳۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ الْعَبْسِيِّ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ عِنْدَكَ طَهُوْرٌ قَالَ لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ نَبِيْذٍ اَوْ اِدَاوَةٍ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَ مَاءٌ طَهُوْرٌ فَتَوَضَّاَ هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ

۳۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لیلۃ الجن (جس رات میں جنوں کو وعظ کے لیے مکہ سے باہر تشریف لے گئے تھے) میں ارشاد فرمایا: تمہارے پاس وضو کا پانی ہے؟ عرض کیا: کچھ نہیں سوائے تھوڑی سے نبیذ کے چھاگل میں۔ ارشاد فرمایا: پاک کھجوریں پاک کرنے والا پانی اور وضو کرلیا۔

۳۸۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن میں حضرت ابن مسعود سے فرمایا: تمہارے پاس پانی

لابن مسعود لیلۃ الجن معک ماءٌ قال لا الا نبیذًا فی سطیحۃٍ فقال رسول اللہ ﷺ تمرۃٌ طیبۃٌ و ما طھورٌ صبّ علیّ قال فصببتُ علیہ فتوضّأ بہ (حدیث ابن عباس تفرد بہ المصنف)

ہے؟ عرض کیا نہیں مگر نبیذ مشکیزہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا۔ میرے اوپر پانی ڈالو میں نے ڈالا اور آپؐ نے وضو کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ نبیذ کی تین قسمیں ہیں

۱) غیر مطبوخ، غیر مسکر، غیرملو رقیق: یعنی نہ پکایا گیا، نہ نشہ آور اور میٹھا ہوا ور نہ پتلا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

۲) مطبوخ مسکر غلیظ: یعنی جو پکایا گیا، نشہ آور اور گاڑھا تھا۔ جس کی رقت اور سیلان ختم ہو گیا ہو۔ اس سے باتفاق وضو جائز ہے۔

۳) حلو رقیق غیر مطبوح غیر مسکر۔ یعنی میٹھا پتلا، نہ پکایا گیا اور نہ نشہ آور۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے اور کئی مذاہب ہیں۔ ۱. جمہور ائمہؒ اور احناف میں سے امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وضو جائز نہیں۔ ۲. وضو متعین ہے اور تیمم ناجائز ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کی ایک مشہور روایت ہے۔ ۳: وضو واجب ہے اور اس کے بعد تیمم مستحب ہے۔ یہ مذہب امام اسحاق بن راہویہؒ کا ہے۔ ۴: امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو پہلے اس نبیذ سے وضو کرے بعد میں تیمم بھی کرے۔ امام ابوحنیفہؒ کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ علامہ کاسانی نے بدائع میں نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے آخر میں جمہور کے مذہب کی طرف رجوع فرمالیا تھا۔ لہٰذا اب نبیذ سے وضو کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہؒ کا اتفاق ہے۔ حنفیہ میں سے امام طحاویؒ علامہ ابن نجیم مصریؒ اور قاضی خان نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

۳۸: بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندری پانی سے وضو کرنا

۳۸۶: حدّثنا ھشامُ بْنُ عَمّارٍ ثنا مَالکُ بْنُ انسٍ حدّثنِیْ صفوانُ بْنُ سُلیمٍ عنْ سَعِیْدِ بنِ سلمۃَ ھُو منْ آلِ ابنِ الْازْرَقِ انَّ الْمُغیْرۃَ بْنَ ابِیْ بُرْدَۃَ وَ ھُو منْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ حدَّثہٗ انّہٗ سمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ یقُوْلُ جآءَ رجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلَّم فقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرِ فقَالَ رسُوْلُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم ھُو الطَّھُوْرُ ماءُ ہٗ الْحِلُّ مَیْتَتُہٗ۔

۳۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی بھی لے لیتے ہیں اگر ہم اس سے وضو بھی کریں تو پیاسے رہ جائیں تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کرلیا کریں؟ فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار (خود بخود مرجانے والی مچھلی) حلال ہے۔

۳۸۷: حدّثنا سھلُ بْنُ ابِیْ سھْلٍ ثنا یحْیَ بْنُ بُکَیْرٍ حدّثنِی اللّیْثُ بْنُ سعْدٍ عنْ جَعْفرِ بْنِ ربیْعۃَ عنْ بکرِ بنِ سوادۃَ عن مُسْلِمِ بْنِ مخْشِیٍّ عنِ ابْنِ الْفِراسِیِّ قال کُنْتُ اَصِیْدُ وَ

۳۸۷: حضرت ابن فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں شکار کیا کرتا تھا اور میرا ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی رکھتا تھا اور میں نے سمندری پانی سے وضو کیا اور

كَانَتْ لِيْ قِرْبَةٌ اَجْعَلُ فِيْهَا مَاءً وَ اِنِّيْ تَوَضَّاْتُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ الطُّهُوْرُ مَاءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. (رجال هذا الحديث ثقات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطُّهُوْرُ مَاءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِسِنْجَانِيُّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ ثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۸۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندری پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سائل نے کہا کہ ہم دریائی سفر کرتے ہیں' میٹھا پانی ہمارے پاس بہت کم ہوتا ہے۔ کیا سمندر کے کھاری پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: سمندر کا کھاری پانی پاک ہے اور سمندر میں مدوجزر کی وجہ سے جو مچھلی دریا سے باہر مر جائے وہ بھی حلال ہے۔

یہاں پر دریائی جانوروں کی حلت و حرمت کا مسئلہ فقہاء کرامؒ کے مابین زیر بحث ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک خنزیر بحری کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں اور طافی مچھلی بھی حلت سے مستثنیٰ ہے۔ امام شافعیؒ کے اس بارہ میں چار اقوال منقول ہیں۔

ہم یہاں پر احناف کے دلائل ذکر کرتے ہیں جن سے مسئلہ واضح ہو جائے گا۔

احناف کے دلائل ☆

۱) قرآن مجید کی آیت: ﴿وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [سورۂ اعراف] مطلب یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے خبیث اشیاء کی حرمت بیان کرتے ہیں۔ اس آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ خبائث سے مراد وہ مخلوقات ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے۔ لہٰذا مچھلی کے علاوہ دوسرے تمام سمندری جانور ایسے ہیں جن سے طبیعت انسانی گھن کرتی ہے تو سمک (مچھلی) کے علاوہ دوسرے سمندری اور دریائی جانور خبائث میں داخل ہو کر حرام ہوں گے۔

۲) ابوداؤد' دارقطنی' بیہقی وغیرہ میں مشہور و مرفوع روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں۔ سو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔ یہ حدیث عبارۃ النص ہے اور جب تعارض آئے تو عبارۃ النص کو ترجیح ہوتی ہے۔

۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں آپؐ سے اور آپؐ کے بعد صحابہ کرامؓ سے ایک مرتبہ بھی سمک (مچھلی) کے علاوہ کسی اور دریائی جانور کا کھایا جانا ثابت نہیں۔ اگر یہ جانور حلال ہوتے تو کبھی نہ کبھی بیانِ جواز کے لیے ہی سہی' ضرور تناول فرماتے۔

۳۹: بَابُ الرَّجُلُ يَسْتَعِينُ عَلَى وُضُوئِهِ فَيَصُبُّ عَلَيْهِ

باب: وضو میں کسی سے مدد طلب کرنا اور اُس کا پانی ڈالنا

۳۸۹ حدثنا هشام بن عمار ثنا عيسى بن يونس ثنا الاعمش عن مسلم بن صبيح عن مسروق عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم لبعض حاجته فلما رجع تلقيته بالاداوة فصببت عليه فغسل يديه ثم غسل وجهه ثم ذهب يغسل ذراعيه فضاقت الجبة فاخرجهما من تحت الجبة فغسلهما و مسح خفيه ثم صلى بنا

۳۸۹: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آ رہے تھے تو میں چھاگل لے کر حاضر ہوا میں نے پانی ڈالا ۔ آپؐ نے ہاتھ دھوئے پھر چہرہ دھویا پھر کہنیوں (سمیت ہاتھوں) کو دھونے لگے تو جبہّ (آستین) تنگ تھا تو آپؐ نے جبہّ کے نیچے سے بازو نکالے اور ان کو دھویا اور موزوں پر مسح کیا پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

۳۹۰ حدثنا محمد بن يحيى ثنا الهيثم بن جميل ثنا شريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ قالت اتيت النبي ﷺ بميضاة فقال اسكبي فسكبت فغسل وجهه و ذراعيه و اخذ ماء جديدا فمسح به راسه مقدمه و مؤخره و غسل قدميه ثلاثا ثلاثا.

۳۹۰. ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا لے کر آئی ۔ فرمایا: پانی ڈالو میں نے پانی ڈالا تو آپؐ نے چہرہ بازو دھوئے اور نیا پانی لے کر سر کے اگلے پچھلے حصے کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین بار۔

۳۹۱: حدثنا بشر بن آدم ثنا زيد بن الحباب حدثني الوليد بن عقبة حدثني حذيفة الازدي عن صفوان ابن عسال قال صببت على النبي ﷺ الماء في السفر والحضر في الوضوء.

۳۹۱: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ میں نے سفر حضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا ۔ (میں پانی ڈالتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء ملتے تھے)۔

۳۹۲: حدثنا كردوس بن ابي عبد الله الواسطي ثنا عبد الكريم بن روح ثنا ابي روح بن عنبسة بن ابي عياش مولى عثمان بن عفان عن ابيه عنبسة بن سعيد عن جدته ام ابيه ام عياش وكانت امة لرقية بنت رسول الله ﷺ قالت كنت اوضئ رسول الله ﷺ انا قائمة و هو قاعد

(في الزوائد : اسناده مجهول)

۳۹۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی ام عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا کرتی تھی ۔ میں کھڑی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوتے ۔ (یعنی نسبتاً اُونچائی سے پانی گراتی)۔

خلاصۃ الباب ☆ بیانِ جواز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دوسرے شخص سے استعانت لی ہے۔
(مؤلف)

۴۰: بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ مِنْ مَنَامِهِ هَلْ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهَا

باب: جب آدمی نیند سے بیدار ہوتو کیا ہاتھ دھونے سے قبل برتن میں ڈالنے چاہئیں

۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ لَا يَدْرِيْ فِيْمَا بَاتَتْ يَدُهُ.

۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہوتو اسے معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو ہاتھ کہاں کہاں لگا۔

۳۹۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَ جَابِرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا. (في الزوائد اسناده على شرط مسلم)

۳۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو ہاتھ دھوئے بغیر کسی برتن میں نہ ڈالا کرو۔ (یعنی اتنی سستی یا لا پرواہی نہ برتو' اُسی برتن سے پانی نکال کر ہاتھ دھولو)۔

۳۹۵: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَاَرَادَ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَ لَا عَلٰى مَا وَضَعَهَا.

۳۹۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم نیند سے بیدار ہوکر وضوکرنا چاہوتو ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں نہ ڈالو کیونکہ معلوم نہیں ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا اور کس چیز پر رکھا۔

۳۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ دَعَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ.

۳۹۶: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی منگایا اور برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ان کو دھویا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ سوکر اُٹھنے کے بعد ہاتھوں کو بغیر پاک کیے پانی میں ڈالنا منع ہے۔ سبحان اللہ! کیسی پاکیزہ معاشرت ہے۔

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں بسم اللہ کہنا

۳۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالُوْا ثَنَا

۳۹۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

كثير بن زيد عن ربيح بن عبد الرحمن بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي سعيد ان النبي ﷺ قال لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه

۳۹۸. حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن عياض ثنا ابو ثفال عن رباح بن عبد الرحمن بن ابي سفيان انه سمع جدته بنت سعيد بن زيد تذكر انها سمعت اباها سعيد بن زيد يقول قال رسول الله ﷺ لا صلوة لمن لاوضوء له و لاوضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه

۳۹۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں (یعنی بغیر وضو یا بوجہ عدم دستیابی پانی تیمم نہ کیا ہو) اور جو وضو میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۳۹۹. حدثنا ابو كريب و عبد الرحمن بن ابراهيم قالا ثنا ابن ابي فديك ثنا محمد بن موسى بن ابي عبد الله عن يعقوب بن سلمة الليثي عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا صلاة لمن لاوضوء له و لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه

۳۹۹. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

۴۰۰ حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم ثنا ابن ابي فديك عن عبد المهيمن بن عباس بن سهل ابن سعد الساعدي عن ابيه عن جده عن النبي ﷺ قال لا صلوة لمن لا وضوء له و لاوضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه ولا صلاة لمن لا يصلي على النبي ولا صلوة لمن لا يحب الانصار.

۴۰۰. حضرت سہل بن سعید الساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں اور جو وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں اور جو مجھ پر درود شریف نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اور جو انصار سے محبت نہ کرے اس کا درود شریف بھی نہیں۔

(قال ابو الحسن بن سلمة حدثنا ابو حاتم ثنا عيسى (عُبيس) بن مرحوم العطار ثنا عبد المهيمن بن عباس فذكر نحوه

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ وضو کی ابتداء میں تسمیہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام لینا مسنون ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے وجوب تسمیہ کا کوئی قائل نہیں۔ مندرجہ بالا احادیث ضعیف ہیں کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ "لا اعلم في هذه الباب حديثا له اسناد جيد" کہ میں اس مسئلہ میں کوئی ایک حدیث جس کی سند عمدہ ہو نہیں جانتا۔

۴۲: بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں دائیں کا خیال رکھنا

۴۰۱: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ ح وَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي الطُّهُوْرِ اِذَا تَطَهَّرَ وَ فِيْ تَرَجُّلِهِ اِذَا تَرَجَّلَ وَ فِيْ اِنْتِعَالِهِ اِذَا انْتَعَلَ.

۴۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرتے وقت وضو میں' کنگھی کرتے وقت کنگھی میں اور جوتا پہنتے وقت جوتا پہننے میں۔ (یعنی ہر اچھے کام میں دائیں سے ابتداء مسنون ہے)۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُ وْا بِمَيَامِنِكُمْ.

قَالَ اَبُوْ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمَةَ ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ صَالِحٍ وَابْنُ نُفَيْلٍ وَ غَيْرُهُمَا قَالُوْا ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا زُهَيْرٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو پہلے دائیں اعضاء دھویا کرو۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۴۳: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

باب: ایک چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۴۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۴۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۴۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ خَالِدِبْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلاَثًا مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

۴۰۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک چلو سے تین بار کلی کی۔

۴۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَنَا وَضُوْءً فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ

۴۰۵: حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپؐ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں پانی لے کر آیا تو آپؐ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور

مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ. ناک میں پانی ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ مضمضۃ : لغت میں تحریک الماء فی الفم-یعنی مُنہ میں پانی کو حرکت دینا۔ استنشاق . لغت میں ادخال الماء فی الانف یعنی ناک میں پانی داخل کرنا' کھینچنا۔ وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اس لیے کہ بعض اوقات انسان کے مُنہ اور ناک میں جو میل کچیل اور کدورت پیدا ہو جاتی ہے مضمضۃ اور استنشاق سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مُنہ اور ناک سے جو گناہ انسان سے صادر ہوتے ہیں بمقتضائے حدیث کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے وہ بھی بہہ جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ مضمضۃ اور استنشاق دونوں ایک چلو سے ہوں گے یا ہر ایک کے لیے الگ چلو میں پانی لے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک ہی چلو سے مضمضۃ اور استنشاق کو جمع کرنا افضل ہے۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا احادیث ہیں جن میں ((مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ)) کے الفاظ ہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک الگ الگ چلو سے کیے جائیں یہ افضل ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ناک اور مُنہ ایک مستقل عضو ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر عضو کے لیے جدید پانی لیا جائے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس کا تقاضا یہ بھی ہے کہ مُنہ کے لیے علیحدہ ماء جدید لیا جائے اور ناک کے لیے بھی نیا پانی لیا جائے۔ نیز نسائی کی روایت میں صراحتاً یہ مذکور ہے کہ وضو کرنے والا جب مضمضۃ کرتا ہے تو اس کے مُنہ کے تمام خطایا بہہ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دونوں اعضاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح ان کی طہارت کا حکم بھی یہی ہے کہ دونوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لیا جائے۔

۴۴: بَابُ الْمُبَالَغَةِ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ وَالْاِسْتِنْثَارِ

باب: خوب اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا

۴۰۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثُرْ وَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ.

۴۰۶: حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرلو اور جب استنجے میں ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدد لو۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

۴۰۷: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور روزہ نہ ہو تو خوب اچھی طرح ناک صاف کرو۔

۴۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۴۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو تین بار اچھی طرح ناک صاف کیا کرو۔

۴۰۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَدَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے تو ناک صاف کر لے اور جو استنجا کرتے وقت ڈھیلے استعمال کرے تو طاق عدد لے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہاں دو الفاظ ہیں: نثر – استنثار یعنی ناک کے ایک حصہ کو بند کر کے دوسرے حصے کو خالی کرنا۔ سائل کا سوال مختصر تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحتاً پورے وضو کا طریقہ بیان فرما دیا۔

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

باب: وضو میں اعضاء کا ایک ایک بار دھونا

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّخَعِيُّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ لَهُ حُدِّثْتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ؟ قَالَ نَعَمْ.

۴۱۰: حضرت ثابت بن ابی صفیہ ثمالی کہتے ہیں۔ میں نے ابوجعفر سے پوچھا: آپ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضاء وضو دھوئے؟ فرمایا: جی۔ میں نے پوچھا اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ (کی روایت بھی ملی؟) فرمایا: جی۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیانِ جواز کے لیے ایک مرتبہ اعضائے وضو دھوئے یا پانی کی کمی کی وجہ سے یا جلدی تھی اس وجہ سے اعضاءِ وضو ایک مرتبہ دھوئے۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ تَوَضَّأَ غُرْفَةً غُرْفَةً.

۴۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ أَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ شُرَحْبِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَوَضَّأَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

۴۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو کرتے دیکھا۔

۴۶: بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب: وضو میں اعضاء تین بار دھونا

۴۱۳. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ

۴۱۳: حضرت شقیق بن سلمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شقیق بن سلمۃ قال رأیت عثمان و علیا یتوضآن ثلاثا ثلاثا ویقولان ھکذا کان وضوء رسول اللہ ﷺ

کو دیکھا کہ وضو میں اعضاء تین بار دھوئے اور دونوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوایسے ہی تھا۔

قال ابو الحسن بن سلمۃ حدثناہ ابو حاتم ثنا ابو نعیم ثنا عبد الرحمن بن ثابت ابن ثوبان فذکر نحوہ۔

ایک اور سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۱۴: حدثنا عبد الرحمن بن ابراھیم الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی عن المطلب ابن عبد اللہ بن حنطب عن ابن عمر انہ توضأ ثلاثا ثلاثا و رفع ذالک الی النبی ﷺ

۴۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے: انہوں نے تین تین بار (اعضاء دھوکر) وضو کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا۔

۴۱۵: حدثنا ابو کریب ثنا خالد بن حیان عن سالم ابی المھاجر عن میمون ابن مھران عن عائشۃ و ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ توضأ ثلاثا ثلاثا۔

۴۱۵: حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار (اعضاء دھوکر) وضو کیا۔

۴۱۶: حدثنا سفیان بن وکیع ثنا عیسی بن یونس عن فائد ابی الورقاء بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال رأیت رسول اللہ ﷺ توضأ ثلاثا ثلاثا و مسح رأسہ مرۃ۔

۴۱۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو میں باقی اعضاء تین تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار کیا۔

۴۱۷: حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف عن سفیان عن لیث عن شھر بن حوشب عن ابی مالک الاشعری قال کان رسول اللہ ﷺ یتوضأ ثلاثا ثلاثا۔

۴۱۷: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعضاء وضو تین تین بار دھوتے تھے۔

۴۱۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و علی بن محمد قالا ثنا وکیع عن سفیان عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللہ ﷺ توضأ ثلاثا ثلاثا۔

۴۱۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو تین تین بار دھوئے۔

۴۷: باب ما جاء فی الوضوء مرۃ و مرتین و ثلاثا

باب: وضو میں اعضاء ایک بار، دو بار اور تین بار دھونا

۴۱۹: حدثنا ابو بکر بن خلاد الباھلی حدثنی مرحوم بن عبد العزیز العطار حدثنی عبد الرحیم ابن زید العمی عن ابیہ عن معاویۃ بن قرۃ عن ابن عمر قال توضأ رسول

۴۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء وضو ایک ایک بار دھوکر فرمایا: اس وضو کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے

اللہ ﷺ وَاحِدَۃً وَاحِدَۃً فَقَالَ ھٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَلَاۃً اِلَّا بِہٖ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثِنْتَیْنِ ثِنْتَیْنِ فَقَالَ ھٰذَا وُضُوْءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوْءِ وَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَ قَالَ ھٰذَا اَسْبَغُ الْوُضُوْءِ وَھُوَ وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ خَلِیْلِ اللّٰہِ اِبْرٰھِیْمَ وَ مَنْ تَوَضَّأَ ھٰکَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ فُتِحَ لَہٗ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَاءَ۔

اور دو دو مرتبہ اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ مناسب درجہ کا وضو ہے اور تین تین بار اعضاء دھوئے اور فرمایا یہ کامل ترین وضو ہے اور یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے جو اس طرح وضو کر کے کہے: ((اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ)) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔

۴۲۰ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ قَعْنَبٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَرَادَۃَ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ الْحَوَارِیِّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّۃً مَرَّۃً فَقَالَ ھٰذَا وَظِیْفَۃُ الْوُضُوْءِ اَوْ قَالَ وُضُوْءُ مَنْ لَمْ یَتَوَضَّأْہُ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلَاۃً ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وُضُوْءُ مَنْ تَوَضَّأَہٗ اَعْطَاہُ اللّٰہُ کِفْلَیْنِ مِنَ الْاَجْرِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَقَالَ ھٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْمُرْسَلِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ۔

۴۲۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور ایک ایک بار اعضاء وضو دھو کر فرمایا: یہ مقرر وضو ہے (کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی) یا فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے۔ پھر دو دو مرتبہ اعضاء وضو دھو کر فرمایا یہ ایسا وضو ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرماتے ہیں۔ پھر تین تین بار اعضاء وضو دھوئے اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے رسولوں کا وضو ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابن ماجہؒ نے تین ابواب قائم کیے ہیں' جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کی تعدادِ غسل کو بیان کرنا ہے۔ پہلے باب میں ایک مرتبہ دھونے کا ذکر تھا۔ ان ابواب میں تین' تین اور دو' دو مرتبہ دھونے کا۔ تمام صورتیں بالاتفاق جائز ہیں بشرطیکہ اعضاء کا استیعاب ہو جائے۔ البتہ چونکہ آپ کا معمول تین بار دھونے کا تھا اس لیے تثلیث مسنون ہے۔ جنت اللہ کی رحمت کی جگہ ہے' جہنم غضب کی جگہ ہے۔ رحمت وسیع ہے اس لیے جنت کے آٹھ دروازے ہیں جبکہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔

۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقَصْدِ فِی الْوُضُوْءِ وَکَرَاھِیَۃِ التَّعَدِّیْ فِیْہِ

باب: وضو میں میانہ روی اختیار کرنے اور حد سے بڑھنے کی کراہت

۴۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا خَارِجَۃُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَیِّ بْنِ ضَمْرَۃَ السَّعْدِیِّ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَہٗ وَلْھَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ

۴۲۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کا ایک شیطان ہے جس کا نام وَلہان ہے لہٰذا پانی میں وسوسوں سے بچو۔ (کیونکہ وہ اس کی کوشش میں

الْماءِ. (قال الترمذی لیس اسناده بالقوی عند اهل الحدیث)

رہتا ہے)۔

۴۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا خَالِيْ يَعْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ (رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عنه) اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ اَوْ تَعَدّٰى اَوْ ظَلَمَ.

۴۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں: ایک دیہات کے رہنے والے صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے ان کو تین تین بار وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: یہ پورا وضو ہے جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے بُرا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ كُرَيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنَّةٍ وَضُوْءًا يُقَلِّلُهُ فَقُمْتُ كَمَا صَنَعَ.

۴۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانے سے مشکیزے سے مختصر سا وضو کیا۔ میں بھی اُٹھا جیسے آپؐ نے کیا (ویسے ہی میں نے بھی کیا)۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَتَوَضَّاُ فَقَالَ لَا تُسْرِفْ لَا تُسْرِفْ

(فی الزوائد اسناده ضعیف)

۴۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسراف نہ کرو، اسراف نہ کرو۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ فَقَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهَرٍ جَارٍ.

(فی الزوائد اسناده ضعیف)

۴۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس سے گزرے۔ وہ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا اسراف ہے۔ حضرت سعدؓ نے عرض کیا: وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ (حالانکہ یہ ایک نیک کام میں خرچ کرتا ہے)۔ فرمایا: جی! اگر چہ تم جاری نہر پر (پر وضو کر رہے) ہو (کیونکہ اگر چہ پانی تو ضائع نہیں ہو رہا لیکن وقت تو ضائع ہو رہا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ تین مرتبہ سے زائد دھونا اسراف ہے۔ یہ تعدی اور ظلم ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب: خوب اچھی طرح وضو کرنا

۴۲۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ اَبُوْ جَهْضَمٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ امرنا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ.

۴۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا۔

۴۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله تعالى عنه اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَ يَزِيْدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ قَالُوْا بَلَى يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

۴۲۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرما دیں اور نیکیوں (کے اجر) میں اضافہ فرما دیں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: خلافِ طبع اُمور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَفَّارَاتُ الْخَطَايَا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَ اِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

۴۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاؤں کو مٹانے والے اعمال خلاف طبع اُمور کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اِسْبَاغ: کسی چیز کے اہتمام اور مکمل کرنے کو کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب بھی وضو کیا جائے اس کو تمام فرائض و سنن، مستحبات کے ساتھ پورا کیا جائے۔

اسباغ کے تین درجے ہیں:

۱) اگر تکمیل عضو ہے تو فرض ہے یعنی عضو کو ایسا دھویا جائے کہ بال برابر جگہ خالی نہ رہے۔

۲) اگر تثلیث غسل اعضاء مراد ہے تو یہ سنت ہے۔

۳) اگر اطالہ الغرّۃ و التحجیل مراد ہے تو یہ مستحب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو سے فارغ ہوتے تو اپنی پیشانی مبارک پر پانی بہاتے۔

۵۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

باب: ڈاڑھی میں خلال کرنا

۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۲۹: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (وضو میں) داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ (اور دورانِ وضو داڑھی کا خلال کرنا مستحب ہے۔)

۴۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ الْقَزْوِيْنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

۴۳۰: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ڈاڑھی کا خلال کیا۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَفْصِ ابْنِ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُو النَّضْرِ صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَ فَرَّجَ اَصَابِعَهُ مَرَّتَيْنِ.

۴۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی ڈاڑھی میں خلال کرتے اور اپنی انگلیاں دوبار کھولتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی میں خلال کرتے)۔

۴۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ حَبِيْبٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ ثُمَّ شَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا.

۴۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو کچھ ملتے پھر ڈاڑھی کے نیچے سے انگلیوں سے ڈاڑھی کا خلال کرتے۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْكِلَابِيُّ ثَنَا وَاصِلُ ابْنُ السَّائِبِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ اَبِيْ سَوْرَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ

۴۳۳: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دورانِ وضو ڈاڑھی میں خلال کرتے دیکھا۔ (جو کہ مستحب ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ داڑھی کا خلال سب کے نزدیک مستحسن ہے۔ احادیثِ باب سب کے مسلک پر منطبق ہو سکتی ہیں۔ اس میں تو صرف اتنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خلال فرمایا۔ باقی اس خلال کی حیثیت کیا ہے؟ اس کی تصریح حدیث میں نہیں ہے۔ حیثیت کا تعین ائمہ مجتہدین نے اپنے اجتہاد سے کیا ہے۔

۵۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَسْحِ الرَّاْسِ

باب: سر کا مسح

۴۳۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ

۴۳۴: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن زید جو عمر بن یحییٰ کے دادا ہیں

اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَ اَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ وضو کیسے کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: جی۔ پھر انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دو مرتبہ دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا ہاتھوں کو آگے رکھا اور پیچھے لے گئے سر کے سامنے کے حصے سے مسح شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر ہاتھوں کو واپس وہیں لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔

۴۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً

۴۳۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) ایک بار سر پر مسح کیا۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۴۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے وضو کیا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَسَحَ رَاْسَهُ مَرَّتَيْنِ.

۴۳۸: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دو بار سر پر مسح کیا۔

۵۲: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ

باب: کانوں کا مسح کرنا

۴۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ اُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَ خَالَفَ اِبْهَامَيْهِ اِلَى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهُمَا وَ بَاطِنَهُمَا.

۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضو میں) کانوں کا مسح کیا اندر کا شہادت کی انگلی سے اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر پھیرے۔ تو آپ نے کانوں کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے مسح کیا۔

۴۴۰: حدّثنا ابُوْ بكر بْنُ ابى شيبة و علىُّ بْنُ مُحمّد قالا ثنا وَكِيْعٌ عن الْحسن بْنِ صالح عنْ عبْد الله بْن مُحمّد بْن عقيل عن الرُّبيّع بنْت مُعوّذ بْن عفراء قالتْ توضّأ النّبيُّ ﷺ فادْخل اِصْبعيْه فِيْ حُجْرىْ اُذُنيْه.

۴۴۰: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

۴۴۱: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابىْ شيْبة و علىُّ بْنُ مُحمّد قالا ثنا وكيْعٌ عن الْحسن بْنِ صالح عنْ عبْد الله بْن مُحمّد بْن عقيْل عن الرُّبيّع بنْت مُعوّذ بْن عفراء قالتْ توضّأ النّبيُّ ﷺ فادْخل اِصْبعيْه فِيْ حُجْرىْ اُذُنيْه.

۴۴۱: ربیع نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا کانوں کے باہر اور اندر۔

۴۴۲: حدّثنا هِشامُ بْنُ عمّار ثنا الْوليْدُ ثنا حريْزُ بْنُ عُثْمان عنْ عبْد الرّحْمن بْن ميْسرة عن الْمقْدام بْن معْديْكرب انّ رسُوْل الله ﷺ توضّأ فمسح براسه و اُذُنيْه ظاهر هُما وباطنهُما.

۴۴۲: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندر باہر کا بھی۔

۵۳: بَابُ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاسِ

باب: کان سر میں داخل ہیں

۴۴۳: حدّثنا سُويْدُ بْنُ سعيْد ثنا يحْيى بْنُ زكريّا بْن ابىْ زائدة عنْ شُعْبة عنْ حبيْب بْن زيْد عنْ عبّاد بْن تميْم عنْ عبْد الله بْن زيْد قال قال رسُوْلُ الله ﷺ الْاُذُنان من الرّاْس.

۴۴۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان سر میں داخل ہیں۔

۴۴۴: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ زياد انا حمّادُ بْنُ زيْد عنْ سنان بْن ربيْعة عنْ شهْر بْن حوْشب عنْ ابىْ اُمامة انّ رسُوْل الله ﷺ قال الْاُذُنان من الرّاْس و كان يمْسحُ راْسهٗ مرّةً و كان يمْسحُ الْماقيْن.

۴۴۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کان سر میں داخل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سر کا مسح کرتے تھے۔

۴۴۵: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى ثنا عمْرُو بْنُ الْحُصيْن ثنا مُحمّدُ بْنُ عبْد الله بْن عُلاثة عنْ عبْد الْكريْم الْجزرىّ عنْ سعيْد بْن الْمُسيّب عنْ ابىْ هُريْرة قال قال رسُوْلُ الله ﷺ الْاُذُنان من الرّاْس.

۴۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کان سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی انکے مسح کیلئے علیحدہ پانی لینے کی ضرورت نہیں سر کے مسح کیلئے تر کیا ہوا ہاتھ کافی ہے)۔

۵۴: بَابُ تَخْلِيْلُ الْاَصَابِعِ

باب: اُنگلیوں میں خلال کرنا

۴۴۶: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُصفّى الْحمْصىُّ ثنا مُحمّدُ

۴۴۶: حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

بْنِ حَمْيَرَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں کی اُنگلیوں میں چھنگلیا سے خلال کیا۔

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ ثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۴۴۷: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ اجْعَلِ الْمَاءَ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدَيْكَ وَ رِجْلَيْكَ.

۴۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے اٹھوتو خوب اچھی طرح وضو کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر تک پانی پہنچاؤ۔

۴۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ.

۴۴۸: حضرت لقیط بن صبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

۴۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبِيْ رَافِعٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ.

۴۴۹: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنی انگشتری کو ہلا لیتے۔ (انگوٹھی کو ہلانے کا مقصد یہ تھا کہ پانی اُس کے نیچے بھی چلا جائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ فقہاء کرامؒ نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ کی خنصر سے پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کیا جائے۔ طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی خنصر سے شروع کرے کہ استحباب قیاس پر بھی عمل ہو جائے اور بائیں پاؤں کی خنصر پر ختم کرے۔ باقی رہا ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خلال تو اس میں تشبیک' تصفیق اور تطبیق تینوں طریقے منقول اور جائز ہیں۔

۵۵: بَابُ غُسْلِ الْعَرَاقِيْبِ

باب: ایڑیاں دھونا

۴۵۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يِسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰى

۴۵۰: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے ہیں اور ان کی ایڑیاں چمک رہی ہیں (یعنی خشک رہنے کی وجہ سے نمایاں طور پر

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ وَ اَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ.

معلوم ہو رہا ہے) تو فرمایا: ہلاکت ہو ان ایڑیوں کے لئے دوزخ کی' خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۴۵۱: قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ ثنا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۴۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے دوزخ کی آگ کی۔

۴۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَتْ عَائِشَةُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ.

۴۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (اپنے بھائی) حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: دوزخ کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے۔ (جو ایڑیاں وضو کے درمیان بے احتیاطی یا لاپرواہی کی وجہ سے خشک رہ جائیں)۔

۴۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۴۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے تباہی ہے دوزخ کی آگ کی۔

۴۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْاَحْوَصُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ.

۴۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: دوزخ کی آگ کی ہلاکت ہے ان ایڑیوں کے لئے۔

۴۵۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ وَ عُثْمَانُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الدِّمَشْقِيَّانِ قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْاَحْنَفِ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الْاَشْعَرِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ سَمِعُوْا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوا الْوُضُوْءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

۴۵۵: حضرت خالد بن ولید' یزید بن ابی سفیان' شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب (صحابہ کرامؓ) نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو پوری طرح کرو ہلاکت ہے ان ایڑیوں (یعنی ایڑیوں کے اوپر کے پٹھے عرقوب) کے لئے دوزخ کی آگ سے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ ایڑی کے اوپر اور پاؤں کے پیچھے ایک رگ ہوتی ہے اس کو عرقوب کہتے ہیں اور اس کی جمع عراقیب آتی ہے۔ جہاں پانی نہ پہنچے وہ جگہ خشک ہونے کی وجہ سے چمکتی ہے' اس لیے حضورؐ نے فرمایا: ((وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)).

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

باب: پاؤں دھونا

۴۵۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُوْرَ نَبِيِّكُمْ ﷺ

۴۵۶: حضرت ابوحیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھاؤں۔

۴۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

۴۵۷: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے۔

۴۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ أَتَانِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَأَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ حَدِيْثَهَا الَّذِيْ ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّاسَ أَبَوْا إِلَّا الْغَسْلَ وَلَا أَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا الْمَسْحَ.

۴۵۸: حضرت ربیع ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے اس حدیث مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر ابن عباس ؓ نے فرمایا: لوگ وضو میں پاؤں کو دھونے کے علاوہ کسی اور حکم کو نہیں مانتے اور مجھے اللہ کی کتاب میں مسح کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت سے بظاہر ان حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ہے پاؤں دھونے کا نہیں لیکن یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب تھا جس سے انہوں نے رجوع کر لیا۔ پھر صحابہ کا اجماع اس کے خلاف پر ہے نیز بے شمار احادیث میں پاؤں اچھی طرح دھونے کا حکم ہے نہ کہ دھونے پر وعید ہے۔ اس لئے اہل سنت والجماعت اسی کے قائل ہیں کہ پاؤں دھوئے جائیں گے مسح تب جائز ہے جب موزے پہنے ہوں)۔ (مترجم)

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ عَلٰى مَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى

باب: وضو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق کرنا

۴۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِيْ صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ.

۴۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پوری طرح وضو کیا تو فرض نمازیں درمیانی اوقات (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہیں۔

۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ لِأَحَدٍ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالٰى يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَ يَمْسَحُ بِرَاسِهِ وَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

۴۶۰: حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خوب اچھی طرح وضو نہ کر لے کہ چہرہ دھوئے اور دونوں بازو کہنیوں سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے۔

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب : وضو کے بعد (ستر کے مقابل رومالی پر) پانی چھڑکنا

۴۶۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ مَنْصُوْرٌ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ.

۴۶۱: حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر چلو بھر پانی لے کر ستر کے مقابل چھڑکا۔

۴۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرٰهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَّمَنِي جِبْرَائِيلُ الْوُضُوْءَ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَنْضَحَ تَحْتَ ثَوْبِي لِمَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ.

۴۶۲: حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو سکھایا اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد کپڑوں کے نیچے چھینٹے ڈالوں پیشاب کے قطروں کی وجہ سے۔

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ ح وَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۴۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَلَمَةَ الْيَحْمَدِيُّ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ.

۴۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضو کرو تو پانی چھڑک لو۔

۴۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَنَضَحَ فَرْجَهُ.

۴۶۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر ستر کے مقابل پانی چھڑکا۔

خلاصۃ الباب ☆ وضو کے بعد شرمگاہ کے اردگرد پانی کے چھینٹے مارنا' ایک تو اس سے وسوسہ دُور ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قطرات بول اس ٹھنڈے پانی کی وجہ سے رُک جاتے ہیں' یہ طبی فائدہ ہے۔ بعض حضرات نے اس کی ایک اور لطیف حکمت بیان فرمائی ہے کہ وضو سے اصل مقصود طہارتِ باطنی ہے لیکن عملاً اس میں صرف ظاہری اعضاء کو دھویا جاتا ہے' جس سے طہارتِ ظاہری حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس سے فراغت کے بعد دو ایسے عمل مستحبات قرار دیئے گئے ہیں جس سے طہارتِ باطنی کا استحضار پیدا کرنا مقصود ہے۔ ایک وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا' دوسرے نضح الفرج یعنی ستر کی جگہ پر چھینٹے مارنا۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ انسان کے تمام گناہوں کا منبع اور سرچشمہ اس کے جسم میں دو ہی چیزیں ہیں: ۱) منہ' ۲) شرمگاہ۔ پیٹ کی شہوت کے اثرات زائل کرنے کے لیے بچے ہوئے پانی کو پینا مشروع کیا گیا ہے اور شہوتِ فرج کے انسداد کی طرف متوجہ کرنے کے لیے نضح علی الازار کو مشروع کیا گیا ہے۔ یہ امر بیانِ فضیلت کے لیے ہے' وجوب کے لیے نہیں۔ اس معنی کی تمام احادیث سنداً ضعیف ہیں۔ چنانچہ حدیث: ۴۶۳ حسن بن علی الہاشمی کی وجہ سے ضعیف قرار دی گئی ہے لیکن تعددِ طریق کی بناء پر مجموعہ کو نقل کیا گیا ہے۔

۵۹: بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: وضو اور غسل کے بعد تولیہ کا استعمال

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى غُسْلِهٖ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ اَخَذَ ثَوْبَهٗ فَالْتَحَفَ بِهٖ۔

۴۶۵: حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانے کے لئے کھڑے ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان پر پردہ کئے ہوئے تھیں پھر آپؐ نے کپڑا لیا اور اس میں لپٹ گئے۔

۴۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْنَا لَهٗ مَاءً فَاغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ وَرْسِيَّةٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَثَرِ الْوَرْسِ عَلٰى عُكَنِهٖ۔

۴۶۶: حضرت قیس بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپؐ کیلئے پانی رکھا۔ آپؐ نے غسل کیا پھر ہم نے ایک چادر پیش کی جو ورس میں رنگی ہوئی تھی (ورس زرد رنگ کی گھاس ہے یمن میں ہوتی تھی) آپؐ نے اسے اوڑھ لیا گویا آپؐ کے پیٹ کے شکنوں پر ورس کے نشان میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔

۴۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ

۴۶۷: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: (ایک مرتبہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو میں نے کپڑا پیش کیا۔ آپ

اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ حِينَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَدَّهُ وَ جَعَلَ يَنْقُضُ الْمَاءَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واپس کر دیا اور (ہاتھ سے) پانی جھاڑنے لگے۔

۴۶۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ السَّمْطِ ثَنَا الْوَضِيْنُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ تَوَضَّأَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوْفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۴۶۸: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اون کا جبہ جو پہنا ہوا تھا اُلٹ کر اسی سے (اپنا چہرۂ مبارک) چہرہ پونچھ لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ وضو کے بعد تولیہ کا استعمال بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے لیکن جمہور ائمہؒ کے نزدیک مباح ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ اگرچہ ضعیف ہیں۔ لیکن تعدد طریق کی وجہ سے قابل استدلال ہیں۔ حضرت میمونہؓ کی بخاری والی حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ بیانِ اولیت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا واپس فرما دیا تھا۔

۶۰: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کے بعد کی دُعا

۴۶۹: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ اَبُوْ سُلَيْمَانَ النَّخَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ الْعَمِّيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فُتِحَ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ مِنْ اَيِّ شَاءَ دَخَلَ.

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ الْقَطَّانُ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ اَبُوْ نُعَيْمٍ بِنَحْوِهِ.

۴۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خوب عمدگی سے وضو کرے پھر تین بار یہ کلمات کہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ))

تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس (دروازے) سے چاہے داخل ہو۔

۴۷۰: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ.

۴۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح (آداب و مستحبات تک کا خیال رکھ کر) وضو کرے پھر یہ کلمات کہے: ((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وضو بنانے والے کے لیے مناسب ہے کہ کلمہ شہادت پڑھے اور اس کے ساتھ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ بھی ملا سکتا ہے اور وہ دعا بھی ساتھ پڑھ سکتا ہے جو امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمل الیوم واللیلہ میں نقل کی ہے۔ یہ دعائیں اگرچہ احادیث سے ثابت نہیں تاہم آثار صالحین (رحمہم اللہ) سے منقول ہیں۔

٦١ : بَابُ الْوُضُوْءِ بِالصُّفْرِ

باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

٤٧١: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ الْمَاجِشُوْنَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً مِنْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ.

٤٧١: صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیتل کے برتن سے پانی نکالا آپؐ نے اس سے وضو کر لیا۔

٤٧٢: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّهُ كَانَ لَهَا مِخْضَبٌ مِنْ صُفْرٍ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهِ.

٤٧٢: حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہماری ایک پیتل کی لگن (طشت) تھی میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ (یعنی پیتل کے برتن گھر میں مستعمل تھے)۔

٤٧٣: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ ابْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ فِیْ تَوْرٍ.

٤٧٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں (سے پانی لے لے کر) وضو کیا۔ (شاید وہ برتن پیتل کا ہو)۔

٦٢ : بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: نیند سے وضو کا ٹوٹنا

٤٧٤: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنَامُ حَتّٰی یَنْفُخَ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ قَالَ الطَّنَافِسِیُّ قَالَ وَكِیْعٌ تَعْنِیْ وَ هُوَ سَاجِدٌ.

٤٧٤: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سو جاتے حتیٰ کہ خراٹے لیتے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ حضرت طنافسی کہتے ہیں کہ حضرت وکیع نے فرمایا: حضرت عائشہؓ کی مراد یہ تھی کہ آپؐ سجدہ میں سو جاتے (اور سجدہ سے اٹھ کر باقی نماز پوری کر لیتے اور وضو نہ کرتے)

۴۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنُ زُرَارَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ نَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

۴۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے حتیٰ کہ خراٹے لئے پھر اٹھے اور نماز پڑھی۔

۴۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ أَبِي مَطَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ نَوْمُهُ ذَالِكَ وَ هُوَ جَالِسٌ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۴۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سونا (جس کے بعد وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے) بیٹھے بیٹھے ہوتا تھا۔

۴۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۴۷۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھ بندھن ہے دبر کا۔ جو سو جائے تو وضو کرے۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۴۷۸: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے رکھی تھی کہ تین دن تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت ہو تو اُتار دیں لیکن پیشاب' پاخانہ اور نیند سے نہ اتاریں۔

خلاصۃ الباب ☆ نیند کے ناقض وضوء ہونے اور نہ ہونے کے مختصراً تین اقوال ہیں:

۱) نیند مطلق ناقض وضوء نہیں۔
۲) مطلق ناقض ہے۔
۳) غالب نیند ناقض ہے اور غیر غالب نہیں۔ یہ مذہب جمہور اور چاروں اماموں کا ہے۔

۶۳: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ.

باب: شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹنا

۴۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۴۷۹: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

۴۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا

۴۸۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس پر وضو لازم ہے۔

۴۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۴۸۱: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

۴۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

۴۸۲: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے اس کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے۔

۶۴: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: ذکر چھونے کی رخصت کے بیان میں

۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ الْحَنَفِيَّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهِ وُضُوْءٌ اِنَّمَا هُوَ مِنْكَ.

۴۸۳: طلق رضی اللہ عنہ نے جو قبیلہ بنی حنیف سے ہے۔ انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا کہ ذکر کے چھونے سے وضو ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' وہ تو تیرا ایک ٹکڑا ہے۔

۴۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ جِذْيَةٌ مِنْكَ.

۴۸۴: ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ دراصل شرمگاہ کو چھونے سے وضو کے ٹوٹنے کے متعلق دلائل متعارض ہیں اور ایسے ہی مواقع پر کسی مجتہد کا دامن تھامنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ نے حضرت بسرہ کی حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ اس کی تائید بہت سارے صحابہ کرامؓ کی روایات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں اور مختلف فیہ ہیں لیکن اُن کے مؤید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

احناف کی طرف حضرت طلق بن علی کی حدیث کی مؤید حضرت ابواُمامہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت عصمہ بن مالک خطمی اور حضرت جرکی کی روایات ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی کلام کیا گیا ہے لیکن دوسری وجوہ کی بناء پر امام ابوحنیفہؒ نے حضرت طلق بن علیؓ کی روایت کو ترجیح دی۔

۶۵ : بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارِ

باب: جو آگ میں پکا ہو اس سے وضو واجب ہونے کا بیان

۴۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْاَمْثَالَ

۴۸۵ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کھالو تو وضو کرلیا کرو تو ابن عباسؓ نے کہا: کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے بھی وضو کریں (کیونکہ وہ بھی آگ پر گرم ہوتا ہے تو کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے حالانکہ کبھی ہم وضو کیلئے گرم پانی استعمال کرتے ہیں) تو ابو ہریرہؓ نے ان سے کہا: بھتیجے جب تم رسول اللہؐ کی بات سنو تو اسکے مقابلہ میں باتیں مت بنایا کرو۔

۴۸۶ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۴۸۶ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال سے وضو کیا کرو۔

۴۸۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ وَ يَقُوْلُ صُمَّتَا اِنْ لَمْ اَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

۴۸۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو۔ آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرو تو وضو کرلیا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ علماء نے ان احادیث کے متعلق ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ روایات جو مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ سے وضو پہ دلالت کرتی ہیں منسوخ ہیں۔ باقی حکم اول تھا بعد میں منسوخ ہو گیا ہے۔

۶۶ : بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنے کا جواز

۴۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى.

۴۸۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول فرمایا پھر جو کپڑا آپ کے نیچے تھا اس سے ہاتھ پونچھ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۴۸۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ

۴۸۹ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ خُبْزًا اَوْ لَحْمًا وَ لَمْ يَتَوَضَّؤُا.

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے روٹی یا گوشت کھایا اور وضو نہ کیا۔

۴۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَضَرْتُ عَشَاءَ الْوَلِيْدِ اَوْ عَبْدِ الْمَلِكِ. فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قُمْتُ لِاَتَوَضَّأَ فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ اَكَلَ طَعَامًا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

و قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ اَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

۴۹۰: حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں رات کے کھانے میں ولید یا عبد الملک کے ساتھ شریک تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو میں وضو کے لئے اٹھا تو جعفر بن عمرو بن امیہ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکا ہوا کھانا تناول فرمایا پھر وضو کئے بغیر ہی نماز ادا فرمائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ میں بھی اپنے والد کے متعلق اسی بات کی شہادت دیتا ہوں۔

۴۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهُ وَ صَلّٰى وَ لَمْ يَمَسَّ مَاءً.

۴۹۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا شانہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے تناول فرمایا اور نماز پڑھنے لگے پانی کو چھوا تک نہیں۔

۴۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِاَطْعِمَةٍ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَاَكَلُوْا وَ شَرِبُوْا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ.

۴۹۲: حضرت سوید بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو نکلے۔ مقام صہباء پہنچ کر آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر کھانا طلب فرمایا سوائے ستو کے کچھ نہ آیا۔ سب نے ستو کھایا پانی پیا پھر آپ نے کلی کی اور کھڑے ہو کر ہمیں نماز مغرب پڑھائی۔

۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ فَمَضْمَضَ وَ غَسَلَ يَدَيْهِ وَ صَلّٰى.

۴۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرما کر کلی کی ہاتھ دھوئے اور نماز پڑھی۔

خلاصۃ الباب ☆ كَتِف: بکری کے بازو کا گوشت۔ عبد الملک ولید کے والد تھے اور خلیفہ تھے۔ عشاء: رات کا کھانا۔ بازو کا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھا کیونکہ یہ جلدی پک جاتا ہے اور لذیذ بھی ہوتا ہے۔ بالصہباء: خیبر کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث

کے پاس ایک جگہ کا نام ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ احادیث ناسخ

ہیں پہلی مکررہ احادیث کے لیے کیونکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل وضو نہ کرنے کا تھا۔

۶۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ

باب : اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا

۴۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ اِدْرِيْس وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُا مِنْهَا

۴۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کرنے کے متعلق۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کرلیا کرو۔

۴۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا زَائِدَةُ وَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ ثَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَ لَا نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ.

۴۹۵: حضرت ثور بن ثمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو کریں اور بکری کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کریں۔

۴۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ (وَ كَانَ ثِقَةً وَ كَانَ الْحَكَمُ يَاْخُذُ عَنْهُ) ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ قَالَ ﷺ لَا تَوَضَّؤُا مِنْ اَلْبَانِ الْغَنَمِ وَ تَوَضَّؤُا مِنْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ.

۴۹۶: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکری کے دودھ کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کے دودھ کی وجہ سے وضو کرو۔

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُا مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَلَا تَتَوَضَّؤُا مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ وَتَوَضَّؤُا مِنْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَ لَا تَوَضَّؤُا مِنْ اَلْبَانِ الْغَنَمِ وَ صَلُّوْا فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ وَ لَا تُصَلُّوْا فِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ.

۴۹۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اونٹ کے گوشت کی وجہ سے وضو کرو اور بکرے کے گوشت کی وجہ سے وضو نہ کرو اور اونٹنی کا دودھ پی کر وضو کرو اور بکری کا دودھ پی کر وضو نہ کرو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز مت پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ امام احمد بن حنبل کا مسلک یہی ہے کہ اُونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ احادیث ان کا استدلال ہیں جمہور ائمہؒ اور کبار صحابہ کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ ما غیرت النار سے وضو کے فائدے یہ ہیں: ۱) حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے تو جو چیز آگ سے پکے گی تو اس میں لامحالہ

کچھ نہ کچھ اثرات آگ کے ہوں گے تو وضو کے ذریعے ازالہ کیا گیا تا کہ مشابہت نہ رہے۔ ۲) شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد انسان کو انتفاع کامل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ فرشتوں سے دُور ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کھاتے پیتے نہیں تو اس موقعہ پر شریعت نے وضو کا حکم دیا تا کہ فرشتوں سے جو مشابہت کٹ گئی ہے وہ واپس آ جائے۔ ما غیرت النار سے وضو کی حکمتیں ہیں تب بھی جب واجب اور غیر منسوخ تھا اور اب بھی جب مستحب ہے۔

۶۸ : بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب : دودھ پی کر کلی کرنا

۴۹۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَضْمِضُوْا مِنَ اللَّبَنِ فَاِنَّ لَهُ دَسَمًا.

۴۹۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو کیونکہ اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۴۹۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا شَرِبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمِضُوْا فَاِنَّ لَهُ دَسَمًا.

۴۹۹ : اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مضمون مروی ہے۔

۵۰۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ ابْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَضْمِضُوْا مِنَ اللَّبَنِ فَاِنَّ لَهُ دَسَمًا.

۵۰۰ : حضرت سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پی کر کلی کر لیا کرو اس لئے کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۵۰۱ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ السَّوَّاقُ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاةً وَ شَرِبَ مِنْ لَبَنِهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاهُ وَ قَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا.

۵۰۱ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دوہ کر پیا پھر پانی منگا کر کلی کی اور ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۶۹ : بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب : بوسہ کی وجہ سے وضو کرنا

۵۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْتُ مَا هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ.

۵۰۲ : حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا۔ میں نے کہا: آپ ہی ہوں گی؟ تو وہ مسکرا دیں۔

۵۰۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ

۵۰۳ : حضرت زینب سہمیہ روایت کرتی ہیں حضرت

عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبَ السَّهْمِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَ يُصَلِّيْ وَ لَا يَتَوَضَّأُ وَ رُبَّمَا فَعَلَهُ بِيْ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے بوسہ لیتے اور پھر دوبارہ وضو کئے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے اور بسا اوقات میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام شافعیؒ کے نزدیک عورت کو چھونا مطلق ناقض الوضوء ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مس بشہوۃ ناقض ہے اور مس بغیر شہوت ناقض نہیں ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ صحابہ میں حضرت علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور تابعین میں عطاءؒ اور طاؤسؒ کا مذہب یہ ہے کہ ناقض وضو نہیں۔ احناف فرماتے ہیں کہ مس اولمس قرآنِ پاک میں جماع پر بولا گیا ہے۔ لہٰذا حدیث میں بھی جماع مراد ہے۔ بخاری شریف کی قوی روایت سے ثابت ہے کہ چھونا ناقض وضو نہیں۔

۷۰: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ

باب: مذی نکلنے کی وجہ سے وضو

۵۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَ فِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ.

۵۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اس کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور منی نکلنے کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ سَئَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَدْنُوْا مِنِ امْرَاَتِهِ فَلَا يُنْزِلُ؟ قَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذَالِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ يَعْنِيْ لِيَغْسِلْهُ وَيَتَوَضَّأْ

۵۰۵: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مرد اپنی بیوی کے قریب ہو اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ ایسی صورت پیش آئے تو شرم گاہ کو دھولے اور وضو کر لے۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَاُكْثِرُ مِنْهُ الْاِغْتِسَالَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِيْكَ مِنْ ذَالِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهُ اَصَابَ.

۵۰۶: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری مذی بکثرت خارج ہوتی تھی اس لئے میں بہت نہایا کرتا تھا۔ میں نے (اس سلسلہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: اس میں تمہارے لئے وضو ہی کافی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو میرے کپڑے کو لگ جائے تو؟ فرمایا: کپڑوں میں جہاں لگی ہوئی نظر آئے پانی کے چلو سے دھولو۔

۵۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا

۵۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ

مِسْعَرٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَتَى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَ مَعَهُ عُمَرُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اِنِّي وَجَدْتُ مَذْيًا فَغَسَلْتُ ذَكَرِيْ وَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ اَوَيُجْزِئُ ذَالِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ باہر تشریف لائے فرمانے لگے مجھے مذی محسوس ہوئی۔ میں نے اپنا بستر دھولیا اور وضو کر لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا یہ کافی ہے؟ فرمایا: جی! پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ فرمایا: جی۔

۷۱: بَابُ وُضُوْءِ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت ہاتھ مُنہ دھونا

۵۰۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ لِزَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ يَا اَبَا الصَّلْتِ هَلْ سَمِعْتَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا فَقَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَدَخَلَ الْخَلَاءَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ.

۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر بیت الخلاء تشریف لے گئے۔ قضاء حاجت کے بعد چہرہ اور ہاتھ دھو کر پھر سو گئے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا شُعْبَةُ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ اَنَا بُكَيْرٌ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ فَلَقِيْتُ كُرَيْبًا فَحَدَّثَنِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ف ☆ سونے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

۷۲: بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَالصَّلٰوتِ كُلِّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

باب: ہر نماز کے لئے وضو کرنا اور تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھنا

۵۰۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَ كُنَّا نَحْنُ نُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ.

۵۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرماتے اور ہم سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلٰوتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ الْوَاحِدِ

۵۱۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور فتح مکہ کے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔

۵۱۱: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

۵۱۱: حضرت فضل بن مبشر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو تمام نمازیں ایک ہی وضو

اللہ تعالٰی عنہ یصلّی الصّلوات بوضوءٍ واحدٍ فقلتُ ما هذا فقال رأیتُ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یصنعُ هذا فانا اصنعُ کما صنعَ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم.

سے پڑھتے دیکھا تو عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تو میں اس طرح کرتا ہوں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ پہلے ہر نماز کے لیے وضو واجب تھا' بعد میں منسوخ ہوگیا۔ امام نوویؒ وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدیث کے وضو واجب نہیں ہوتا' صرف بعض صحابہؓ سے منقول ہے۔ اذا قمتم الی الصلٰوۃ سے استدلال کرتے ہوئے وضو لکل صلٰوۃ کے قائل تھے۔ نیز وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنا باعث ثواب ہے۔

۷۳: بَابُ الْوُضُوْءِ عَلَى الطَّهَارَةِ

باب: وضو کے باوجود وضو کرنا

۵۱۲: حدّثنا محمّدُ بنُ یحییٰ ثنا عبدُ اللہ بنُ یزیدَ المُقرئُ ثنا عبدُ الرّحمٰنِ بنُ زیادٍ عن ابی غُطَیفٍ الهُذَلیِّ قال سمعتُ عبدَاللہ بنِ عُمرَ ابنِ الخطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فی مجلسہٖ فی المسجدِ فلمّا حضرتِ الصّلوٰۃُ قام فتوضّأ و صلّی ثمّ عادَ الی مجلسہ فلمّا حضرتِ العصرُ قام فتوضّأ و صلّی ثمّ عادَ الی مجلسہ فلمّا حضرتِ المغربُ قام فتوضّأ و صلّی ثمّ عادَ الی مجلسہٖ فقلتُ اصلحکَ اللہُ افریضۃٌ ام سُنّۃٌ الوُضوءِ عند کلِّ صلاۃٍ ؟ قال او فطنتَ الیَّ و الی هذا منّی فقلتُ نعم فقال لا لو توضّأتُ بصلاۃِ الصُّبحِ لصلّیتُ بہ الصّلوٰتِ کُلّها مالم اُحدِث ولکنّی سمعتُ رسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یقولُ من توضّأ علی کلِّ طُهرٍ فلہٗ عشرُ حسناتٍ و انّما رغبتُ فی الحسنات.

۵۱۲: حضرت ابوغطیف ہذلی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں عبداللہ بن عمر بن خطابؓ کی مجلس میں تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو وہ اٹھے' وضو کر کے نماز ادا کی پھر مجلس میں آ گئے عصر کا وقت ہوا تو آپ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر مجلس قائم ہوگئی۔ مغرب کا وقت ہوا تو پھر آپ اٹھے وضو کر کے نماز پڑھی اور اپنی جگہ آ گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے یہ بتایئے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟ فرمانے لگے کیا تم میرے اس عمل کی طرف متوجہ تھے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمانے لگے: فرض تو نہیں ہے اسی لئے اگر میں نماز صبح کے لئے وضو کروں تو تمام نمازیں اسی وضو سے ادا کرلوں جب تک میرا وضو نہ ٹوٹے لیکن میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جو ہر مرتبہ پاکی کے باوجود وضو کرے اسے دس نیکیاں ملیں تو مجھے نیکیوں کی رغبت ہے۔

۷۴: بَابُ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ

باب: بغیر حدث کے وضو واجب نہیں

۵۱۳: حدّثنا محمّدُ بنُ الصّبّاحِ قال انبأنا سُفیانُ بنُ عُیَینۃَ عن الزُّهریِّ عن سعیدٍ و عبّادُ بنُ تمیمٍ عن عمّہٖ قال شُکِیَ الی النّبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم الرّجلُ یجدُ

۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ نماز میں گڑبڑ سی محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا

الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَجِدَ رِیْحًا اَوْ یَسْمَعَ صَوْتًا.

کچھ خیال نہ کرے یہاں تک کہ محسوس کرے بد بو یا آواز سنے (یعنی جب وضوٹوٹنے کا یقین ہو جائے)

۵۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ التَّشَبُّهِ فِی الصَّلَاۃِ فَقَالَ لَا یَنْصَرِفْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا.

۵۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اشتباہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ آواز سنے یا بومحسوس کرے۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ.

۵۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو واجب نہیں مگر آواز سے یا بو سے۔ (یعنی ان دونوں چیزوں سے حدث محسوس کرے محض وہم پہ متردد نہ ہو)۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ رَاَیْتُ السَّائِبَ ابْنَ یَزِیْدَ یَشُمُّ ثَوْبَهُ فَقُلْتُ مِمَّ ذَالِکَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ رِیْحٍ اَوْ سَمَاعٍ.

۵۱۶: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنا کپڑا سونگھ رہے ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر بو سے یا آواز سننے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ شک کی بناء پر وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وضوٹوٹنے کا یقین حاصل نہ ہو اور یقین کے حاصل ہونے کے ظاہری دو اسباب ہیں: ۱) آواز سننا ۲) بو معلوم ہونا۔

امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ آواز کا سننا اور بو محسوس کرنا مراد تیقن ہے کیونکہ بہرا آدمی تو آواز نہیں سنتا اور جس کی قوتِ شامہ (سونگھنے کی حس) ختم ہو چکی ہو۔ مطلق ریح کا نکلنا آواز سے یا بغیر آواز سے ناقض الوضوء ہے۔ ان احادیث میں اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ ہے۔ یہ حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔

۷۵: بَابُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِیْ لَا یَنْجُسُ

باب: پانی کی وہ مقدار جو ناپاک نہیں ہوتی

۵۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ ثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ یَکُوْنُ بِالْفَلَاۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَ مَا یَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ

۵۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کسی نے آپ سے پوچھا کہ پانی کھلے میدان میں ہو اور چوپائے اور درندے پانی پر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو مٹکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک

اللہ ﷺ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ

نہیں کرتی۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو یا تین مٹکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَابْنُ عَائِشَةَ الْقُرَشِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ پانی کی مختلف اقسام ہیں' ان کے احکام بھی مختلف ہیں: ۱) دریا اور سمندر کا پانی '۲) جاری پانی '۳) وہ جو جاری کے حکم میں ہو۔ داؤد ظاہریؒ اور موجودہ دور کے بعض غیر مقلدین کا مسلک یہ ہے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں جس قدر نجاست گر جائے پاک رہے گا اور پاک کرنے والا بھی رہے گا جب تک اس کا سیلان' رقت اور ماہیت ختم نہیں ہو جاتی 'خواہ وقوع نجاست سے اس کے اوصاف ثلاثہ متغیر ہو گئے ہوں۔

جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقوع نجاست سے قلیل پانی ناپاک ہو جاتا ہے' چاہے اس کے اوصاف میں کوئی ایک متغیر ہو یا نہ ہو اور کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک احد الاوصاف میں تغیر نہ ہو البتہ ماء کثیر اور ماء قلیل کی تحدید اور تعیین میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مبتلیٰ بہ کی رائے پر موقوف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دو قلہ پانی کثیر ہے' اس سے کم پانی قلیل ہے۔ شوافع وغیرہ کی دلیل حدیث القلتین ہے۔

اس حدیث کے متعلق بہت مفصل کلام کیا گیا ہے۔ حافظ ابن القیم نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہؓ میں سے صرف حضرت ابن عمرؓ اس کے راوی ہیں اور ان کے شاگردوں میں صرف ان کے بیٹے ہیں حالانکہ پانی کی طہارت اور نجاست کے مسئلہ کا احتیاج سب کو ہے۔ تمام صحابہؓ اور تابعین کو اس کے معلوم کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وضو ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس کا دینی اور ایمانی مسئلہ ہے جبکہ حضرات صحابہ کی پوری جماعت میں اس کا اور کوئی راوی نہیں ملتا جو اس کی واضح دلیل ہے کہ یہ روایت شاذ ہے۔ نیز ابون حکیم نے تہذیب العین میں حدیث قلتین پر پندرہ اشکالات کیے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حدیث قلتین سے تحدید ماء کے لیے ان پندرہ گھاٹیوں کو عبور کرنا ضروری ہے۔ حنفیہ کی طرف سے چار احادیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں: ۱) ترمذی میں باب كراهية البول في الماء الراكد میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث: ((لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه)) یعنی تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے گا۔ ۲) حديث المستيقظ من منامه ترمذی ج ۱' ص ۲۲' ۲۳۔ ۳) حدث ولوغ

الکلب' مسلم ج ۱' ص : ۱۳۷۔۴) حدیث وقوع الفارۃ فی السمن صحیح بخاری ج ۱' ص : ۳۷ باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء۔ یہ تمام احادیث صحیح ہیں۔

۷۶: بَابُ الْحِيَاضِ

باب: حوضوں کا بیان

۵۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ حِيَاضِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ وَ عَنِ الطَّهَارَةِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَ لَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ.

۵۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہیں۔ ان پر درندے کتے اور گدھے آتے ہیں کہ ان سے طہارت کرنے کا کیا حکم ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھا لیا وہ ان کا اور جو بچ گیا وہ ہمارے لئے پاک کرنے والا ہے۔

۵۲۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ طَرِيْفِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْتَهَيْنَا اِلٰى غَدِيْرٍ فَاِذَا فِيْهِ جِيْفَةُ حِمَارٍ قَالَ فَكَفَفْنَا عَنْهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَ اَرْوَيْنَا وَ حَمَلْنَا

۵۲۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک تالاب پر پہنچے اس میں گدھا مردار پڑا تھا ہم اس سے رک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ پھر ہم نے پانی پیا اور آسودہ ہوئے اور ساتھ لاد لیا۔

۵۲۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيَّانِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا رِشْدُ بْنُ اَنْبَانَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ وَ طَعْمِهٖ وَ لَوْنِهٖ

۵۲۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی الا یہ کہ پانی کے رنگ ذائقہ یا بو پر غالب آ جائے۔

۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يُطْعَمْ

باب: اس لڑکے کے پیشاب کے بیان میں جو کھانا نہیں کھاتا

۵۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۲۲: حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے (تا کہ دھو ڈالوں) اور

عليه وسلّم فقلتُ يارسُوْل اللهِ اعطني ثوبك والبس ثوبا غيرهٗ فقال إنّما يُنضحُ من بول الذكر و يُغسلُ من بول الانثى.

دوسرے کپڑے زیب تن کر لیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو ہلکا سا دھویا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔

۵۲۳: حدّثنا ابُوْ بكر بْنُ ابِيْ شيْبة و عليُّ بْنُ مُحمّدٍ قالا ثنا وكيْعٌ ثنا هشامُ بْنُ عُرْوة عنْ ابِيْهِ عنْ عائشة قالتْ أُتِي النّبيّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم بصبيّ فبال عليْه فاتبعهُ الْماء و لمْ يغْسِلْهُ.

۵۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہایا اور اسے (خوب اچھی طرح) دھویا نہیں۔

۵۲۴: حدّثنا ابُوْ بكرِ بْنُ ابِيْ شيْبة و مُحمّدُ بْنُ الصّبّاحِ قالَ ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنة عنِ الزُّهْرِيّ عنْ عُبيْد اللهِ بْنِ عبْد اللهِ عنْ أُمّ قيْسٍ بنْتِ مِحْصنٍ قالتْ دخلْتُ بابْنٍ لِيْ على رسُوْلِ اللهِ ﷺ لمْ ياْكُلِ الطّعام فبال عليْهِ فدعا بماءٍ فرشّ عليْهِ.

۵۲۴: حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو جس نے کھانا شروع نہ کیا تھا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈالا۔

۵۲۵: حدّثنا حوْثرةُ بْنُ مُحمّدٍ و مُحمّدُ بْنُ سعِيْدِ بْنِ يزِيْد بْنِ اِبْرهِيْم قالا ثنا مُعاذُ بْنُ هِشامٍ انبانا ابِيْ عنْ قتادة عنْ ابِيْ حرْبِ بْنِ ابِيْ الْاسْودِ الدِّيْلِيّ عنْ ابِيْهِ عنْ عليٍّ انّ النّبِيّ ﷺ قال فِيْ بوْلِ الرّضِيْعِ يُنْضحُ بوْلُ الْغُلامِ و يُغْسلُ بوْلُ الْجارِيةِ.

۵۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پیتے بچے کے بول کے متعلق کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

قال ابُو الْحسنِ بْنُ سلمة حدّثنا احْمدُ بْنُ مُوْسى بْنِ معْقِلٍ ثنا ابُو الْيمانِ الْمِصْرِيّ قال سالْتُ الشّافِعِيّ عنْ حدِيْثِ النّبِيّ ﷺ يُرشُّ منْ بوْلِ الْغُلامِ و يُغْسلُ منْ بوْلِ الْجارِيةِ و الْماءُ اِنْ جمِيْعًا واحِدٌ قال لانّ بوْل الْغُلامِ من الْماءِ و الطِّيْنِ ' و بوْل الْجارِية من اللّحْمِ و الدّمِ ثُمّ قال لِيْ فهِمْت اوْ قال لقِنْت؟ قال قُلْتُ لا قال اِنّ الله تعالى لمّا خلق ادم خُلِقتْ حوّاءُ منْ ضلعه الْقصِيْرِ فصار بوْلُ الْغُلامِ مِن الْماءِ و الطِّيْنِ ' و صار بوْلُ الْجارِية من اللّحْمِ و الدّمِ قال قال لِيْ فهِمْتُ فقُلْتُ نعمْ قال لِيْ

ابوالیمان مصری کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے نبیؐ کے اس مذکورہ فرمان کا مطلب پوچھا کہ دونوں پیشاب ہیں (پھر فرق کیوں ہے؟) فرمایا: اس لئے کہ لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے ہے اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ پھر پوچھا کہ سمجھے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آدم کو پیدا کر چکے تو حوا کو ان کی چھوٹی پسلی سے پیدا کیا۔ اس لئے لڑکے کا پیشاب پانی اور مٹی سے (جس سے آدم پیدا کئے گئے) اور لڑکی کا پیشاب گوشت اور خون سے ہے۔ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے مجھ سے پوچھا: سمجھ گئے؟ میں نے

نفعک اللہ بہ

عرض کیا: جی۔ فرمایا: اللہ اس بات سے تمہیں نفع دے۔

۵۲۶: حدثنا عمرو بن علی و مجاھد بن موسی والعباس بن عبد العظیم قالوا حدثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا یحی بن الولید حدثنا محل بن خلیفۃ اخبرنا ابو السمح قال کنت خادم النبی ﷺ فجیء بالحسن او الحسین فبال علی صدرہ فارادوا ان یغسلوہ فقال رسول اللہ ﷺ رشہ فانہ یغسل بول الجاریۃ و یرش من بول الغلام.

۵۲۶: حضرت ابوالسمح فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت گزار تھا۔ آپؐ کی خدمت میں حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پیش کیا گیا تو انہوں نے آپؐ کے سینہ پر پیشاب کر دیا لوگوں نے (اہتمام سے) دھونا چاہا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اس پر پانی ڈال دو۔ اس لئے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔

۵۲۷: حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو بکر الحنفی ثنا اسامۃ بن زید عن عمرو بن شعیب عن ام کرز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بول الغلام ینضح و بول الجاریۃ یغسل.

۵۲۷: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب کو کچھ پانی سے دھویا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو اچھی طرح دھویا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ شیر خوار بچہ کے پیشاب کے متعلق داؤدظاہری کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک نہیں ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک بول غلام نجس اور پلید ہے۔ قاضی عیاض نے امام شافعیؒ کا مسلک بھی وہی بیان فرمایا جو داؤدظاہری کا ہے یعنی بول غلام طاہر ہے لیکن علامہ نوویؒ نے قاضی عیاض کی تردید کی ہے اور فرمایا امام شافعی بھی جمہور کی طرح نجاست کے قائل ہیں۔ پھر جمہور کے مابین بول غلام سے طہارت حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کے نزدیک بول غلام کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا کافی ہے۔ جبکہ لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ ان کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، سفیان ثوریؒ اور فقہاءِ کوفہ کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کی طرح لڑکے کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے البتہ رضیع شیر خوار بچہ میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں بلکہ غسل خفیف کافی ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسے نجس اور پلید قرار دیا گیا ہے۔ یہ احادیث عام ہیں اور ان میں کسی خاص پیشاب کی تخصیص نہیں دوسرے لڑکے کے پیشاب کے سلسلہ میں حدیث میں صبّ علیہ الماء اور رقبعہ الماء بھی وارد ہوا ہے۔ جو دھونے پر صریح ہے ایسی احادیث تمام طرق کی تخریج صحیح مسلم میں موجود ہیں۔ اسی طرح طحاوی میں حضرت عائشہؓ سے حدیث مروی ہے جس میں صراحتاً لڑکے کے پیشاب کو دھونے کا پتہ چلتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر شوافع کے استدلال کے جواب میں امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ جن احادیث میں نضح اور رش کے الفاظ آئے ہیں اُن کے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو دوسری روایات کے مطابق ہوں۔ وہ معنی ہیں غسل خفیف، نضح اور رش کے الفاظ جہاں چھینٹے مارنے کے معنی میں آئے ہیں وہاں غسل خفیف کے معنی میں بھی متعارف ہیں۔ خود امام شافعیؒ نے بعض مقامات پر ان الفاظ کی یہ تشریح کی ہے۔ ان مقامات میں سے ایک یہ ہے کہ باب فی المذی یصیب الثوب کے تحت حضرت سہیل بن حُنیف کی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا قول کپڑے کے دھونے کا

ہے۔ظاہر ہے کہ یہاں امام شافعیؒ نے نضح کو غسل خفیف کے معنی میں لیا ہے اس کے علاوہ اور کئی مقامات ہیں تو جس طرح ان تمام مقامات پر یہ لفظ نضح اور رش کو غسل (دھونے) کے معنی میں لیا گیا ہے تو اگر مختلف روایات میں تطبیق کے لیے حنیفہ حدیث باب نضح اور رش کو غسل (دھونے) میں لے لیں تو اس میں کیا حرج ہے البتہ بول غلام میں غسل خفیف ہوگا اور بول جاریہ میں غسل شدید اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرق کیوں لیا گیا ہے۔اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں بہترین جواب یہ ہے کہ لڑکی کا پیشاب زیادہ غلیظ اور بد بودار ہوتا ہے اور بچے کا پیشاب اس درجہ غلیظ نہیں ہوتا۔اسی توجیہ کی طرف شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بھی اشارہ فرماتے ہیں: ان بول الانثی اغلظ وانتن من بول الذکر حجة الله البالغه فی احکام المیاه۔

۷۸: بَابُ الْاَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ كَيْفَ تُغْسَلُ

باب: زمین پر پیشاب لگ جائے تو کیسے دھویا جائے

۵۲۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَوَثَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

۵۲۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ لوگ اس کی طرف لپکے (کہ اس کو منع کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو مت روکو (کیونکہ اس سے سخت تکلیف کا اندیشہ ہے) پھر پانی کا ڈول منگا کر اس پر بہا دیا۔

۵۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا تَغْفِرْ لِاَحَدٍ مَعَنَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ وَلّٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَشَجَ يَبُوْلُ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ اَنْ فَقِهَ فَقَامَ اِلَيَّ بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ فَلَمْ يُؤَنِّبْ وَ لَمْ يَسُبَّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يُبَالُ فِيْهِ وَ اِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اَمَرَ بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَاُفْرِغَ عَلٰى بَوْلِهِ

۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور (دعا میں) کہا: اے اللہ! میری اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بخشش فرما دیجئے اور ہمارے ساتھ (یعنی میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) کسی اور کو نہ بخشیے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ تم نے وسیع چیز (اللہ عزوجل کی وسیع رحمت مراد ہے) کے گرد باڑ لگا دی (اور اسے تنگ کر دیا)۔

۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْهُذَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ هُوَ عِنْدَنَا ابْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ اَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيُّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَ

۵۳۰: حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا اے اللہ مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرمایئے اور آپ جو ہم پر رحمت فرمائیں اس میں ہمارے ساتھ

مُحَمَّدًا وَ لَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِكَ اِيَّانَا اَحَدًا فَقَالَ لَقَدْ حَظَرْتَ وَاسِعًا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ قَالَ فَشَجَّ يَبُوْلُ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دَعُوْهُ ثُمَّ دَعَا بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

کسی اور کو شریک نہ فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر، تیرا ناس ہو تو نے وسیع (رحمت) کو تنگ کر دیا۔ آگے وہی مضمون ہے جو پہلی حدیث میں گذرا۔

۷۹: بَابُ الْاَرْضِ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا

باب: پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے

۵۳۱. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرٰهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهَا سَأَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ فَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۱: حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنا دامن لمبا رکھتی ہوں اور (بسا اوقات) گندگی میں بھی چلنا پڑ جاتا ہے۔ تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد والی زمین اس کو پاک کر دے گی۔

۵۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْيَشْكُرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نُرِيْدُ الْمَسْجِدَ فَنَطَأُ الطَّرِيْقَ النَّجِسَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْاَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم مسجد کی طرف آئیں تو ناپاک راستے پر پاؤں پڑ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمین ایک دوسرے کو پاک کر دیتی ہے۔

۵۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ مُوْسٰى بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيْقًا قَذِرَةً قَالَ فَبَعْدَهَا طَرِيْقٌ اَنْظَفُ مِنْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ.

۵۳۳: بنو عبد الاشہل کی ایک صحابیہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے (گھر) اور مسجد کے درمیان ناپاک راستہ ہے۔ فرمایا: اس کے بعد اس سے صاف راستہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: وہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔

۸۰: بَابُ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

باب: جنبی کے ساتھ مصافحہ

۵۳۴. حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ لَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۵۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں نبیؐ سے ملے۔ ابو ہریرہؓ بحالت جنابت تھے اس لئے واپس ہو گئے۔ نبیؐ نے ان کو نہ پایا

وسلّم فی طریق من طرق المدینة و ھو جنب فانسلّ ففقدہ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فلمّا جاء قال این کنت یا ابا ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ ؟ قال یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لقیتنی و انا جنب فکرھت ان اجالسک حتی اغتسل فقال رسول اللہ ﷺ المؤمن لا ینجس

تو ڈھونڈا۔ جب ابو ہریرہؓ آئے تو پوچھا کہ ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے ملے اس وقت میں بحالت جنابت تھا۔ اسئے غسل کئے بغیر آپؐ کے ساتھ نشست مناسب معلوم نہ ہوئی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مؤمن (ایسا) ناپاک نہیں ہوتا (کہ نشست و برخاست کے قابل ہی نہ رہے)

۵۳۵. حدثنا علیّ بن محمّد ثنا وکیع ح وحدثنا اسحٰق بن منصور انبأنا یحیی بن سعید جمیعًا عن مسعر عن واصل الاحدب عن ابی وائل عن حذیفة قال خرج النبیّ ﷺ فلقینی و انا جنب فحدت عنہ فاغتسلت ثم جئت فقال ما لک قلت کنت جنبًا قال رسول اللہ ﷺ انّ المسلم لا ینجس.

۵۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے مجھ سے ملے میں بحالت جنابت تھا اس لئے میں آپ سے الگ ہو گیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

۸۱: بَابُ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے کو منی لگ جائے

۵۳۶: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة عبدة بن سلیمان عن عمرو بن میمون قال سألت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ عن الثوب یصیبہ المنیّ اغسلہ او نغسل الثوب کلّہ ؟ قال سلیمان قالت عائشة رضی اللہ تعالی عنھا کان النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم یصیب ثوبہ فیغسلہ من ثوبہ ثم یخرج فی ثوبہ الی الصّلاة و انا اری اثر الغسل فیہ

۵۳۶: حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسارؒ سے پوچھا کہ کپڑے کو منی لگ جائے تو صرف اسی جگہ کو دھوئیں یا پورا کپڑا؟ فرمانے لگے کہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں نبیؐ کے کپڑے آلودہ ہو جاتے تو ہم اسی حصہ کو دھو دیتے پھر آپ وہی کپڑے زیب تن فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور مجھے اس میں دھونے کا نشان نظر آ رہا ہوتا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ منی کی نجاست اور طہارت کے بارہ میں اختلاف ہے اس میں حضرات صحابہؓ کے دور سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ اور ائمہ میں سے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک منی طاہر ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عمرؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ کے نزدیک منی ناپاک ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک چونکہ منی نجس ہے اس لیے حرمت غسل سے طہارت حاصل ہوگی کھرچنا کافی نہ ہوگا۔ احناف کے نزدیک اگر منی تر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر منی خشک ہے تو اس کا کھرچ دینا کافی ہے۔ احادیث باب شوافع کی دلیل ہیں۔ جن میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

حنفیہ کے دلائل ☆ ۱) صحیح ابن حبان میں حضرت جابر بن سمرہؓ کی روایت ہے: قال سائل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل فی الثوب الذی اتی فیہ اهلی قال نعم الا ان تری فیہ شیئًا فتغسلہ ۔مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھوں جو پہن کر اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں ۔حضورؐ نے جواب فرمایا کہ پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہو تو دھو ڈالو۔۲) ابوداوٗد شریف میں ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے اپنی ہمشیرہ حضرت امّ المؤمنین حضرت حفصہؓ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں جماع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! اگر اس میں نجاست نہ ہوتی۔۳) ابوداوٗد ہی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھیں ۔فرماتی ہیں اس کپڑے میں دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔اسی طرح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھوتے تھے پھر وہی کپڑا پہن کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے' مجھے دھونے کا اثر نظر آتا تھا۔۴) قرآن کریم میں منی کو ماء مھین (ذلیل پانی) کہا گیا ہے۔ یہ بھی اس کی نجاست کے لیے مؤید ہے۔۵) قیاس بھی مسلک حنفیہ کو راجح قرار دیتا ہے کیونکہ بول' مذی' ودی سب باتفاق نجس ہیں۔حالانکہ ان کے نکلنے سے صرف وضو واجب ہوتا ہے تو منی بطریق اولی نجس ہونی چاہیے کیونکہ اس سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۸۲: بَابُ فِیْ فَرْکِ الْمَنِیِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: منی کھرچ ڈالنا

۵۳۷: حدثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ مُعاوِیَۃ ح و حدّثنا مُحمّدُ بْنُ طَرِیْفٍ ثنا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ جمیْعًا عن الاعمش عنْ ابرھیم عنْ ھمّام ابْنِ الْحارِث عنْ عائشۃ قالتْ رُبّما فَرکْتُہٗ منْ ثوب رَسُوْل اللہ ﷺ بیدی

۵۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی میں نے خود اپنے ہاتھوں سے کھرچی۔

۵۳۸: حدثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ اَبِیْ شیبۃ و علِیُّ ابْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ مُعَاوِیَۃ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرھِیْم عَنْ ھَمّام بْنِ الْحارِث قال نزل بعائشۃ رَضِی اللہُ تعالی عنْھا ضَیْفٌ فامرتْ لَہٗ بِمِلْحفۃٍ لھا صفْراء فاحْتلمَ فیْھا فاسْتحْیی انْ یُرْسِل بھا و فِیْھا اثرُ الْاِحْتلام فغمسھا فی الْماء ثُمّ ارْسل بھا فقالتْ عائشۃُ رَضِی اللہُ تعالی عنْھا لم افْسد علینا ثوْبنا؟ اِنّما کان یَکْفِیْہِ انْ یفْرُکہٗ باصْبعہ رُبَما فرکْتُہٗ منْ ثوْب رسُوْلِ اللہ صلّی اللہُ علیْہ وسلّم باصْبعی

۵۳۸: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ عائشہؓ کے ہاں ایک مہمان نے قیام کیا آپ نے اس کیلئے ایک زرد لحاف (بھیجنے) کا کہا۔ان کو احتلام ہو گیا وہ شرمایا کہ لحاف میں احتلام کا نشان ہو اور اسی حالت میں وہ بھیج دے۔اس لئے اس نے لحاف کو پانی میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ کو دھو دیا) پھر واپس کر دیا۔عائشہؓ نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا؟ اس کے لئے تو انگلی سے کھرچ ڈالنا ہی کافی تھا بسا اوقات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی اُنگلی سے منی کو کھرچا۔

۵۳۹: حدثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ ابِیْ شیبۃ ثنا ھُشَیْمٌ عنْ مُغیرۃ

۵۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یاد

عن ابرھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت لقد رأیتنی احدہٗ فی ثوب رسول اللہ ﷺ فاحتہ عنہ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی نظر آتی تو میں کھرچ ڈالتی۔

۸۳: بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ

باب: ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جن میں صحبت کی ہو

۵۴۰ حدثنا محمد بن رمح انا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن سوید بن قیس عن معاویۃ بن حدیج عن معاویۃ بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبۃ زوج النبی ﷺ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی یجامع فیہ قالت نعم اذا لم یکن فیہ اذی.

۵۴۰: حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کپڑوں میں ہمبستری کی ہو ان کو پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ اگر اس میں ناپاکی (منی وغیرہ) نہ دیکھتے تو پڑھ لیتے۔

۵۴۱ حدثنا ھشام بن خالد الازرق ثنا الحسن بن یحیی الخشنی ثنا زید بن واقد عن بسر بن عبیداللہ عن ابی ادریس الخولانی عن ابی الدرداء قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورأسہ یقطر ماء فصلی بنا فی ثوب واحد متوشحا بہ قد خالف بین طرفیہ فلما انصرف قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصلی بنا فی ثوب واحد قال نعم اصلی فیہ و فیہ ای قد جامعت فیہ

۵۴۱: حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپؐ نے ہمیں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھائی آپؐ کے کپڑے کے ہر سرے کو دوسری جانب ڈالے ہوئے تھے جب سلام پھیرا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپؐ ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا رہے تھے؟ فرمایا: جی! اسی ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس میں کچھ اور بھی (یعنی ہم بستری بھی کی)۔

۵۴۲: حدثنا محمد بن یحیی ثنا یحی بن یوسف الزمی ح و حدثنا احمد بن عثمان ابن حکیم ثنا سلیمان بن عبید اللہ الرقی قالا ثنا سلیمان بن عبید اللہ بن عمرو عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرۃ قال سال رجل النبی ﷺ یصلی فی الثوب الذی یاتی فیہ اھلہ قال نعم الا ان یری فیہ شیئا فیغسلہ

۵۴۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جن کپڑوں میں صحبت کی ہو ان میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: جی پڑھ سکتے ہو لیکن اگر اس میں کچھ (نجاست منی) دکھائی دے تو اس (حصہ) کو دھو لیں۔

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنا

۵۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَ مَا يَمْنَعُنِي وَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ اِبْرٰهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

۵۴۳: حضرت ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہؓ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ کسی نے عرض کیا: آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے: میرے لئے (موزوں پر مسح سے) کیا مانع ہو سکتا ہے جبکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا۔ ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو جریرؓ کی یہ حدیث بہت پسند تھی اسلئے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔

۵۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ ثَنَا اَبِي وَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

۵۴۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۴۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کا لوٹا لے کر ساتھ ہو لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوئے تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۴۶: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى سَعْدَ ابْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذٰلِكَ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدٌ لِعُمَرَ اَفْتِ ابْنَ اَخِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ كُنَّا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلَى خِفَافِنَا لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ. وَ اِنْ

۵۴۶: حضرت ابن عمرؓ نے سعد بن مالکؓ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا: آپ ایسا کرتے ہیں یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے تو حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا بھتیجے موزوں پر مسح کا حکم بتاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر بیت الخلاء سے آیا ہو (تب

جاء من الغائط؟ قال نعم.

بھی مسح درست ہے) فرمایا: جی۔

۵۴۷. حدثنا ابو مصعب المدنی ثنا عبد المهيمن بن العباس بن سهل الساعدی عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ علی الخفین و امرنا بالمسح علی الخفین.

۵۴۷: حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں موزوں پر مسح کا حکم دیا۔

۵۴۸. حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا عمر بن عبید الطنافسی ثنا عمر بن المثنی عن عطاء الخراسانی عن انس بن مالک قال کنت مع رسول الله ﷺ فی سفر فقال هل من ماء فتوضأ و مسح علی خفیه ثم لحق بالجیش فامهم

۵۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کچھ پانی ہے چنانچہ آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر لشکر سے جا ملے اور ان کی امامت کروائی۔

۵۴۹: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا دلهم بن صالح الکندی عن حجیر بن عبد الله الکندی عن ابی بریدة عن ابیه ان النجاشی اهدی للنبی ﷺ خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضأ و مسح علیهما

۵۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سادہ سیاہ موزے بطور ہدیہ دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن لئے پھر وضو کیا اوران پر مسح کیا۔

۸۵: بَابُ فِی مَسْحِ اَعْلَی الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ

باب: موزے کے اوپر اور نیچے کا مسح کرنا

۵۵۰ حدثنا هشام بن عمار ثنا الولید ابن مسلم ثنا ثور بن یزید عن رجاء بن حیوة عن وراد کاتب المغیرة بن شعبة عن المغیرة بن شعبة ان رسول الله ﷺ مسح اعلی الخف و اسفله

۵۵۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر نیچے مسح فرمایا۔

۵۵۱: حدثنا محمد بن المصفی الحمصی قال ثنا بقیة عن جریر بن یزید قال حدثنی منذر ثنی محمد بن المنکدر عن جابر قال مر رسول الله ﷺ برجل یتوضأ و یغسل خفیه فقال بیده کانه دفعه انما امرت بالمسح و قال رسول الله ﷺ بیده هکذا من اطراف الاصابع الی اصل الساق و خطط بالاصابع.

۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ جو وضو میں موزے دھو رہا تھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا اس کو روکا (اور فرمایا) مجھے صرف مسح کا حکم دیا گیا ہے اور آپ نے انگلیوں کے سروں سے پنڈلی تک ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور انگلیوں سے لکیر کھینچی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ مسح علی الخفین بہت سے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے لیکن ان سب روایات کے مقابلہ میں اہل علم حضرت جریرؓ کی روایت کو اس لیے اہمیت دیتے تھے کہ حضرت جریرؓ سورۂ مائدہ کی آیت وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت وضو نازل ہونے کے بعد مسح علی

الخفین کرتے دیکھا تھا لہٰذا اس سے ان اہل باطل یعنی روافض کی تردید ہو جاتی ہے جو مسح علی الخفین کی احادیث کو آیت وضوء سے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ بہرحال مسح علی الخفین کے جواز پر اجماع ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت حسن بصریؒ کا قول مروی ہے کہ ستر صحابہ کرامؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین کیا کرتے تھے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں اسّی سے زائد حضرات صحابہ کرامؓ مسح علی الخفین کو نقل کرتے ہیں اس لیے امام ابو حنیفہؒ کا مشہور قول : نفضل الشیخین و یحبُّ الختنین و مذی المسح علی الخفین کہ ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ کرامؓ اور تمام امت پر فضیلت دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور ہم موزوں پر مسح کے جواز کے قائل ہیں۔

٨٦: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ

باب: مسح کی مدت مسافر اور مقیم کے لئے

۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمَرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَسَلْهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَالِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

۵۵۲: حضرت شریح بن ہانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے پوچھا تو فرمانے لگیں۔ حضرت علیؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ ان کو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم ہے۔ میں حضرت علیؓ کی خدمت میں گیا اور ان سے مسح خفین کے متعلق دریافت کیا فرمانے لگے رسول اللہ ﷺ ہمیں مسح کا حکم دیا کرتے تھے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات۔

۵۵۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرٰهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَ لَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

۵۵۳: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن مقرر فرمائے اور اگر سائل اپنا سوال جاری رکھتا تو پانچ فرما دیتے۔

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرٰهِيمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَحْسِبُهُ قَالَ وَ لَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۵۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح میں مسافر کے لئے تین دن ہیں میرا خیال ہے کہ راتیں بھی فرمایا۔ (یعنی کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکے)۔

۵۵۵: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ابو كريب قالا ثنا زيد بن الحباب قال ثنا عمر بن عبد الله بن ابى خثعم الثمالى قال ثنا يحيى بن ابى كثير عن سلمة عن ابى هريرة قال قالوا يا رسول الله ما الطهور على الخفين قال للمسافر ثلاثة ايام و لياليهن و للمقيم يوم و ليلة.

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! موزوں پر طہارت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

۵۵۶ حدثنا محمد بن بشار و بشر بن هلال الصواف قال ثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد قال ثنا المهاجر ابو مخلد عن عبد الرحمن بن ابى بكرة عن ابيه عن النبى ﷺ انه رخص للمسافر اذا توضأ و لبس خفيه ثم احدث وضوءً ان يمسح ثلاثة ايام و لياليهن و للمقيم يومًا و ليلة.

۵۵۶: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کر کے موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹ جائے تو مسافر کو تین دن' رات اور مقیم کو ایک دن' رات مسح کی رخصت دی۔

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ بِغَيْرِ تَوْقِيتٍ

باب: مسح کے لئے مدت مقرر نہ ہونا

۵۵۷: حدثنا حرملة بن يحيى و عمرو بن سواد المصريان قالا ثنا عبد الله بن وهب انبانا يحيى بن ايوب عن عبد الرحمن ابن رزين عن محمد بن يزيد بن ابى زياد عن ايوب بن قطن عن عبادة بن نسى عن ابى بن عمارة و كان رسول الله ﷺ قد صلى فى بيته القبلتين كليهما انه قال لرسول الله ﷺ امسح على الخفين قال نعم قال يومًا قال و يومين قال و ثلاثًا حتى بلغ سبعًا قال له و ما بدالك.

۵۵۷: حضرت ابی بن عمارۃ رضی اللہ عنہ جن کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں موزوں پر مسح کرلوں؟ فرمایا: جی! عرض کیا: پورا دن؟ فرمایا: اور دو دن بھی عرض کیا۔ تین دن بھی۔ یہاں تک کہ سات دن تک پہنچ گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: جب تک تمہیں خیال ہو۔

۵۵۸: حدثنا احمد بن يوسف السلمى ثنا ابو عاصم ثنا حيوة بن شريح عن يزيد بن ابى حبيب عن الحكم بن عبد الله البلوى عن على بن رباح اللخمى عن عقبة بن عامر الجهنى انه قدم على عمر بن الخطاب من مصر فقال منذ كم لم تنزع خفيك قال من الجمعة الى الجمعة قال اصبت السنة.

۵۵۸: حضرت عقبہ بن عامر مصر سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کب سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ کہا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔ فرمایا: تم نے سنت کے مطابق کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ مقیم اور مسافر کے لیے مدت مسح کتنی ہے؟ اس میں اختلاف ہے: ۱) جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں' ۲) امام مالک کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ جب تک موزے پہنے ہوئے ہوں ان پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ امام مالک کی حدیث: ۵۵۷ ہے جو ابی بن عمارہ

سے مروی ہے اور حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ سنداً ضعیف ہے۔ دوسری کا جواب یہ ہے کہ جمعہ سے جمعہ تک کا مطلب یہ ہے کہ طریق شروع کے مطابق ایک ہفتہ سے موزے پہنے ہوئے ہیں اور طریق شروع یہ ہے کہ مدت ختم ہونے پر خفین اتار کر پاؤں دھو لئے جائیں اور انہیں دوبارہ پہن لیا جائے۔ اسی طرح عمل کرنے والے کو عرف میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مہینہ سے مسح کر رہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ خود توقیت مسح کے قائل تھے اور مذکورہ روایت کے خلاف ان سے بہت سی روایات ثابت ہیں۔

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب: جرابوں اور جوتوں پر مسح

۵۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ عَنِ الْهُذَيْلِ ابْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

۵۵۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ وَ بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِيسَى بْنِ سِنَانٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَ النَّعْلَيْنِ قَالَ الْمُعَلَّى فِي حَدِيثِهِ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَالنَّعْلَيْنِ.

۵۶۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ جوربین تثنیہ ہے جورب کا' جورب سوت یا اُون کے موزے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسے موزے پر چمڑا بھی چڑھا ہوا ہو تو مجلد کہلاتا ہے۔ اگر صرف نچلے حصہ میں چمڑا چڑھا ہوا ہو تو منعل کہتے ہیں اگر موزے پورے کے پورے چمڑے کے یعنی سوت وغیرہ کا ان میں کوئی دخل نہ ہو تو ایسے موزوں کو خفین کہتے ہیں۔ مذکورہ اقسام پر باتفاق مسح جائز ہے۔ اگر جوربین مجلد یا منعل نہ ہوں بلکہ باریک ہوں یعنی ان ثخینین پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ثخینین کا مطلب یہ ہے کہ ان میں تین شرائط پائی جائیں:

۱) شفاف نہ ہوں' اگر ان میں پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔۱) خود بخود تھم رہیں۔۳) ان میں لگاتار اور مسلسل چلنا ممکن ہو' ایسے جوربین پر مسح کرنا جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مسح علی الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح مناط (علت) کے طریقہ پر ہے یعنی جن جوارب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو خفین ہی میں داخل کرنے پر ان پر جوازِ مسح کا حکم لگایا گیا ہے ورنہ جن روایات میں جوربین پر مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ ورنہ کم از کم خبر واحد ہیں جن سے کتاب اللہ پر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ جو سلف صالحینؒ نے فرمایا ہے وہی حق ہے۔ ائمہ مجتہدین کے حق میں زبان درازی کرنا بے عقلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بے عقل ہونے سے بچائے اور دین کی فقاہت نصیب کرے۔ آمین۔

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر مسح

۵۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

۵۶۱: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور سر بندھن پر مسح کیا۔

۵۶۲. حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۵۶۲: حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔ (یعنی یہ دو اعمال کرتے میں نے خود نبی ﷺ کو ملاحظہ کیا)۔

۵۶۳. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ فَرَأَى رَجُلًا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ امْسَحْ عَلَى خُفَّيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَبِنَاصِيَتِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

۵۶۳: ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص وضو کے لئے موزے اتار رہا ہے۔ تو اس سے فرمایا: اپنے موزے پر، عمامے پر اور پیشانی پر مسح کر لو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور سر بندھن (یعنی عمامہ) پر مسح کرتے دیکھا۔

۵۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ

۵۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا آپ نے قطری عمامہ پہنا ہوا تھا آپ نے عمامہ کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصّہ کا مسح کیا اور عمامہ نہیں کھولا۔

خلاصۃ الباب ☆ عمامہ و پگڑی پر مسح کرنے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ حدیث باب سے استدلال کرتے امام اوزاعی امام اسحٰق وکیع ابن الجراح کا مسلک یہ ہے کہ ۱) مسح علی العمامہ پر اکتفاء جائز ہے۔ ۲) امام احمد بن حنبل بھی مسح عمامہ کو جائز قرار دیتے ہیں مگر چند شرائط کے ساتھ اول یہ کہ عمامہ مکمل طہارۃ کے بعد باندھا گیا ہو جیسا کہ خفین میں ہے: دوم عمامہ (پگڑی) پورے سر کو ساتر (چھپانے والا) ہو۔ سوم یہ کہ اس کو عرب کے طریقہ پر باندھا گیا ہو یعنی محنک ہو (داڑھی کے نیچے سے لا کر اس کو باندھ دیا گیا ہو) ابن قدامہ نے المغنی میں لکھا ہے کہ اگر عمامہ کا کچھ حصہ تھوڑی کے نیچے سے نہ لایا گیا ہو اور نہ اس کا سرا چھوڑا گیا تو اس پر مسح جائز نہیں۔ ۳) امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ عمامہ کا مسح مستقلاً درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے بالوں کے کچھ حصہ پر مسح کیا جائے پھر اس مسح کی تکمیل عمامہ پر کر لی جائے یہ تکمیل بھی اسی وقت درست ہے جب عمامہ

کھولنے میں تکلف ہوتا ہو۔ امام ترمذیؒ نے سفیان ثوری امام مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ ۴) امام محمدؒ سے منقول ہے کہ عمامہ پر مسح پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا مذہب یہی ہے بلکہ امام خطابی فرماتے ہیں کہ جمہور کا قول یہی ہے۔

ابواب التیمم

۹۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کا بیان

۵۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَقَطَ عِقْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَتَخَلَّفَتْ لِالْتِمَاسِهِ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا فِي حَبْسِهَا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الرُّخْصَةَ فِي التَّيَمُّمِ قَالَ فَمَسَحْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَنَاكِبِ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ.

۵۶۵ : حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گر گیا وہ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹا کہ ان کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھنا (رکنا) پڑا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں ہم نے اس روز کندھوں تک مسح کیا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا مجھے کیا علم تھا کہ تم اتنی برکت والی ہو۔

۵۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ.

۵۶۶ : حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک تیمم کیا۔

۵۶۷ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا.

۵۶۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ (چند جگہوں کا استثناء کر کے)۔

۵۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ

۵۶۸ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماءؓ سے ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا تو نبیؐ نے اسے ڈھونڈنے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَتَاسَانِيْ طَلَبِهَا فَادْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ. فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم شَكَوْا ذَالِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَ اللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَ جَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً.

(پانی تھا نہیں) اسلئے انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شکایت پیش کی۔ اس پر آیت تیمم نازل ہوئی تو اُسید بن حضیر (عائشہؓ سے) کہنے لگے: اللہ تمہیں بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم! جب بھی تم پر کوئی پریشانی آئی اللہ نے تمہیں اس میں راہ نکال دی اور اہل اسلام کیلئے اس میں برکت فرما دی۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا۔ جس کی وجہ سے لوگ سفر کرنے سے رک گئے اُدھر نماز کا وقت ہوگیا پانی موجود نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی کو غصہ ہونے لگے لیکن اب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اور تعلیم کا حکم اتارنا مقصود تھا جس سے لوگوں کو پریشانی دور ہوگئی اور تاقیامت آسانی ہوگئی تو حقیقت میں یہ تیری برکت ہے۔

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ وَّاحِدَةٌ

باب: تیمم میں ایک مرتبہ ہاتھ مارنا

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ إِنِّيْ أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ أَنَا وَ أَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَ أَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ وَ ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا وَ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ.

۵۶۹: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور کہا میں جنبی ہوگیا اور پانی نہیں مل رہا تو عمرؓ نے فرمایا: نماز مت پڑھو تو عمار بن یاسرؓ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپؓ ایک سریہ میں تھے کہ جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا تو آپؓ نے نماز ہی نہیں پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر جب میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا اور آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان پر پھونک ماری اور ان کو چہرہ اور ہاتھوں پر پھیرلیا۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُمَا سَأَلَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّارًا أَنْ يَفْعَلَ هٰكَذَا وَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى

۵۷۰: حضرت حکم اور سلمہ بن کہیل نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے تیمم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو یوں کرنے کا حکم دیا اور اپنے ہاتھ زمین پر لگائے پھر ان کو جھاڑا اور چہرہ پر پھیر

الْاَرْضَ ثُمَّ نَفَضَهُمَا وَ مَسَحَ عَلٰى وَجْهِهِ قَالَ الْحَكَمُ وَ يَدَيْهِ وَ قَالَ سَلَمَةُ وَ مِرْفَقَيْهِ.

لیا۔ حکم کہتے ہیں کہ ہاتھوں پر بھی پھیرا اور سلمہ کہتے ہیں کہ کہنیوں پر بھی پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ تیمم کے طریقہ میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ ایک یہ کہ تیمم میں کتنی ضربیں ہوں گی۔ دوسرے یہ کہ مسح یدین کہاں تک ہوگا۔ مسئلہ نمبرا میں امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی' لیث بن سعد اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لیے دو ضربیں ہوں گی' ایک چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ امام احمد' امام اسحٰق' امام اوزاعی اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگی جس سے وجہ اور یدین دونوں کا مسح کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف مقدارِ مسح یدین میں ہے' اس میں کئی مذاہب ہیں: ۱) مرفقین (کہنیوں) تک ہے۔ یہ قول امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی' لیث بن سعد اور جمہور کا ہے۔ ۲) صرف رسغین (پہنچوں) تک ہے' واجب ہے۔ یہ امام احمد' اسحٰق بن راہویہ' امام اوزاعی اور اہل ظاہر کا مسلک ہے۔ ۳) امام ابن شہاب زہری کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھوں کا تیمم مناکب و آباط یعنی کندھوں اور بغلوں تک ہوگا۔ حدیث باب امام زہری کی دلیل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل منسوخ ہوگیا ہے' دوسری احادیث سے۔ جمہور ائمہ کی دلیل سنن دارقطنی اور بیہقی کی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کلائیوں کے لیے مرفقین تک۔ جمہور کی دوسری دلیل مسند بزار میں حضرت عمارؓ کی حدیث ہے' جس میں وہ فرماتے ہیں جب تیمم کا حکم نازل ہوا میں لوگوں میں موجود تھا تو ہمیں حکم ہوا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے ماریں اور پھر ایک ضرب دوسری مرتبہ ہاتھوں اور مرفقین کے لیے ماریں۔ جمہور کی تیسری دلیل حضرت ابوجہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاریؓ کی حدیث ہے۔ اس میں یدین مطلق آیا ہے اور اس کی کوئی تحدید نہیں بیان کی گئی لیکن امام بغوی نے شرح السنہ میں امام شافعی کے طریق سے نقل کی ہے جس میں ذراعین کی تصریح ہے۔ امام احمد کی دلیل حدیث باب ہے' جس میں رسغین تک تیمم کا ذکر ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ حدیث مختصر ہے۔ اصل میں حضرت عمار بن یاسرؓ نے ناواقفیت کی بناء پر حالت جنابت میں زمین پر لوٹ لگائی تھی۔ الاتمعک کیا تھا۔ اس کی اطلاع جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپؐ نے فرمایا: انما یکفیک ان تغرب بیدیک الارض (مسلم ج ا' ص:۱۶۱) اس حدیث کا سیاق صاف بتلا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد تیمم کے پورے طریقہ کی تعلیم دینا نہیں بلکہ تیمم کے معروف طریقہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ زمین پہ لوٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ جنابت کی حالت میں بھی تیمم کا وہی طریقہ کافی ہے جو حدیث اصغر میں اور اس کے نظائر میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین ہمارے لئے نماز پڑھنا اور پاکی حاصل کرنا مباح قرار دیا ہے لہٰذا جنس ارض میں سے ہر چیز پر تیمم کرنا درست ہے بشرطیکہ ملنے سے نہ ملے اور ڈھالنے سے نہ ڈھلے۔

۹۲ : بَابُ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَيْنِ

باب: تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارنا

۵۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَأَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

۵۷۱ : حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو حکم دیا

حِيْنَ تَيَمَّمُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبُوْا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ وَ لَمْ يَقْبِضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَسَحُوْا بِأَيْدِيْهِمْ

انہوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور کچھ مٹی بھی نہ اٹھائی اور اپنے چہروں پر ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر لگائے اور بازوؤں پر مسح کیا۔

۹۳ : بَابُ فِي الْمَجْرُوْحِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَخَافُ عَلٰى نَفْسِهِ إِنِ اغْتَسَلَ

باب: زخمی جنبی ہو جائے اور نہانے میں جان کا اندیشہ ہو

۵۷۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِيْنَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِيْ رَأْسِهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَوَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ قَالَ عَطَاءٌ وَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَ تَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجِرَاحُ.

۵۷۲ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص کے سر میں زخم ہو گیا پھر اس کو احتلام ہو گیا تو اُس نے نہا لیا' وہ (اس وجہ سے) مر گیا۔ جب نبی صلی ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ انہیں مارے کیا جاہل کا علاج یہ نہ تھا کہ (کسی عالم سے) پوچھ لیتا۔ عطا کہتے ہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش! وہ اپنا جسم دھو لیتا اور سر میں جہاں زخم لگا تھا وہ جگہ چھوڑ دیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب پانی کے استعمال سے نقصان ہوتا ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے اگرچہ پانی موجود ہو یہی جمہور ائمہ اور احناف کا مسلک ہے۔

۹۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسلِ جنابت

۵۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَ ضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ دَالَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ الْمَاءَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى رِجْلَيْهِ

۵۷۳ : ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر ستر پر پانی ڈالا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ دھویا اور تین بار بازو دھوئے پھر باقی جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور پھر پاؤں دھوئے۔

۵۷۴: حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ثنا عبد الواحد بن زیاد ثنا صدقۃ ابن سعید الحنفی ثنا جمیع بن عمیر التیمی قال انطلقت مع عمتی و خالتی فدخلنا علی عائشۃ فسألنا ها کیف کان یصنع رسول اللہ ﷺ عند غسلہ من الجنابۃ قالت کان یفیض علی کفیہ ثلاث مرات ثم یدخلھا الاناء ثم یغسل راسہ ثلاث مرات ثم یفیض علی جسدہ ثم یقوم الی الصلوۃ و اما نحن فانا نغسل رؤسنا خمس مرار من اجل الضفر۔

۵۷۴: حضرت جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کیسے کرتے تھے۔ فرمانے لگیں تین مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالتے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین مرتبہ سر دھوتے پھر جسم پر پانی بہاتے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ہم تو اپنا سر پانچ مرتبہ دھوتیں چوٹیوں کی وجہ سے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں غسل کا مسنون طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ احناف کے نزدیک غسل میں یہ واجب ہے کہ سارے جسم پہ پانی پہنچائے اور غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی واجب ہے۔ باقی امور آداب وسنن ہیں۔

۹۵: بَابُ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسلِ جنابت کا بیان

۵۷۵ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن سلیمان بن صرد عن جبیر بن مطعم قال تماروا فی الغسل من الجنابۃ عند رسول اللہ ﷺ فقال رسول اللہ ﷺ اما انا فافیض علی راسی ثلاث اکف۔

۵۷۵: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل جنابت کے متعلق مختلف باتیں کہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۶: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و علی بن محمد قالا ثنا وکیع ح و حدثنا ابو کریب ثنا ابن فضیل جمیعا عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید ان رجلا سالہ عن الغسل من الجنابۃ فقال ثلاثا فقال الرجل ان شعری کثیر فقال رسول اللہ ﷺ کان اکثر شعرا منک و اطیب

۵۷۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا تین بار (پانی ڈالا کرو) اس نے عرض کیا میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مقدار میں تم سے زیدہ تھے اور تمہارے بالوں سے زیادہ صاف ستھرے تھے۔

۵۷۷ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا حفص بن غیاث عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر قال قلت یا رسول اللہ انا فی ارض باردۃ فکیف الغسل من الجنابۃ فقال رسول اللہ ﷺ اما انا فاحثو علی راسی ثلاثا

۵۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سرد علاقہ میں رہتے ہیں تو غسل جنابت کیسے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں۔

۵۷۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو خالد الاحمر

۵۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے

عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ سَاَلَهُ رَجُلٌ كَمْ اُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِیْ وَ اَنَا جُنُبٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْثُوْا عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ قَالَ الرَّجُلُ اِنَّ شَعْرِیْ طَوِيْلٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَ اَطْيَبَ.

پوچھا کہ جنابت کی حالت میں اپنے سر پر کتنا پانی ڈالوں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس مرد نے عرض کیا میرے بال لمبے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے زیادہ گھنے اور صاف ستھرے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ تین لپ پانی کافی ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن طریقہ میں خیریت ہے۔ سنت پر عمل کرنا چاہیے' وہم سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہم کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی سنت کی پیروی نصیب فرمائے۔

۹۶ : بَابُ فِی الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب : غسل کے بعد وضو

۵۷۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَامِرِ بْنُ زُرَارَةَ وَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّیُّ قَالُوْا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو سے غسل کے بعد وضو کرنے کے بارے میں سوال ہوا تو آپؓ نے فرمایا غسل سے زیادہ کونسا عام وضو ہے۔ اسی طرح اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ احناف اور بہت سے علماء کے نزدیک غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کرے' جسم پر کوئی نجاست ہو تو اس کو دُور کرے اس کے بعد پورا وضو کرے اگر پانی نہ ٹھہرتا ہو تو پاؤں بھی دھو ڈالے ورنہ غسل کے بعد پاؤں دھوئے' وضو کے بعد سر کو پانی سے دھوئے' پھر سارے بدن پر پانی بہائے۔ یہ طریقہ قولاً وفعلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۹۷ : بَابُ فِی الْجُنُبِ يَسْتَدْفِئُ بِامْرَاَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ

باب : جنبی غسل کر کے اپنی بیوی سے گرمی حاصل کر سکتا ہے اُسکے غسل کرنے سے قبل

۵۸۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِیْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ.

۵۸۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر کے مجھ سے حرارت حاصل کرتے قبل ازیں کہ میں غسل کروں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ جنابت حکمی نجاست ہے۔ جنبی کے ساتھ ہاتھ ملانا یا بیٹھنا جائز ہے۔

۹۸: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً

باب: جنبی اس حالت میں سوسکتا ہے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلَ.

۵۸۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوئے پھر سو گئے اور پانی چھوا تک بھی نہیں حتی کہ اس کے بعد اٹھے اور غسل کیا۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَهُ اِلَى اَهْلِهِ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً.

۵۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنی اہلیہ سے صحبت کرنی ہوتی تو صحبت کر لیتے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو جاتے۔

۵۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ لَا يَمَسُّ مَاءً قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرْتُ الْحَدِيْثَ يَوْمًا فَقَالَ لِيْ اِسْمَاعِيْلُ يَا فَتٰى يُشَدُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِشَيْءٍ

۵۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایسا بھی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جنبی ہوئے پھر اسی حالت میں پانی چھوئے بغیر ہی سو گئے۔ امام سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے یہ حدیث ذکر کی تو اسماعیل نے مجھے کہا اے جوان اس حدیث کو کسی چیز سے مضبوط کرنا چاہیے۔[1]

۹۹: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنَامُ الْجُنُبُ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

باب: اس بیان میں کہ جنبی نماز کی طرح وضو کیے بغیر نہ سوئے

۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَ هُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ.

۵۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت اگر سونا چاہتے تو نماز والا وضو کر لیتے۔

۵۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَ هُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ

۵۸۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا ہم سے ایک جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی جبکہ وضو کر لے۔

جنبی آدمی اگر بغیر غسل کے سونے کا ارادہ کرے تو اس کو وضو کر لینا مستحب ہے اگر نہ بھی کرے تو گناہ نہیں۔ یہی قول احناف کا ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی کو ہاتھ نہیں لگاتے' اس سے غسل مراد ہے' وضو کی نفی نہیں۔

---

[1] اس لئے کہ اس کا راوی ابواسحاق اگرچہ ثقہ ہے لیکن آخر عمر میں اس کا حافظہ اچھا نہ رہا تھا۔

۵۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ كَانَ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ بِاللَّيْلِ فَيُرِيْدُ اَنْ يَنَامَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ اَنْ يَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَنَامُ.

۵۸۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رات میں جنبی ہو گئے ان کا سونے کا ارادہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وضو کر کے سو جائیں۔

۱۰۰: بَابُ فِي الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ الْعَوْدَ تَوَضَّاَ

باب: جنبی دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کر لے

۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ.

۵۸۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے پھر دوبارہ آنا چاہے تو وضو کر لے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ علماء فرماتے ہیں کہ جنبی جب سونے یا کھانے' پینے یا دوبارج جماع کرنے کا ارادہ کرے تو استنجاء اور نماز والا وضو کر لے اور اگر صرف ہاتھ دھوئے اور کلی اور ناک میں پانی ڈالے تو بھی کافی ہے اور وضوء سے یہی مراد ہے۔

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَغْتَسِلُ مِنْ جَمِيْعِ نِسَائِهٖ غُسْلًا وَاحِدًا

باب: سب بیویوں سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کرنا

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ.

۵۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایسا بھی ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ہی غسل سے گئے۔

۵۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنْ جَمِيْعِ نِسَائِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ.

۵۸۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لئے نہانے کا پانی رکھا ایک رات آپؐ نے اپنی تمام ازواجِ مطہراتؓ سے صحبت کر کے ایک ہی غسل کیا۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر باری مقرر کرنا واجب نہیں۔ ایک رات میں سب کے پاس جانا یہ بھی ایک قسم کی باری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت وقوت حاصل تھی اور ایک مرد جنت کا اس کو سو مردوں کی قوت ہوگی تو اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔ اس کے باوجود عین جوانی میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی۔ ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت میں ایک بیوہ عورت سے شادی کی' ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔ سبحان اللہ! کیسی عفت وعصمت عطاء ہوئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کئی شادیاں کیں۔ غرض یہ تھی کہ عورتوں کے مسائل ان ازواجِ مطہرات کے ذریعہ عورتوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے قبائل کی خوش فہمی تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بن گئے۔ اس کے علاوہ کئی حکمتیں پیش نظر تھیں جو سیرت کی کتابوں میں مفصل طور پر پڑھی جا سکتی ہیں۔

۱۰۲ : بَابُ فِيمَنْ يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ غُسْلًا

۵۹۰ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا حَمَّادُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمٰى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَكَانَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ فَهُوَ أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ.

باب : جو ہر بیوی کے پاس الگ غسل کرے

۵۹۰ : حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور ہر ایک کے ہاں نہائے ۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایک ہی غسل کر لیتے ۔ فرمایا: اس میں زیادہ پاکیزگی نفاست اور طہارت ہے ۔

۱۰۳ : بَابُ فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ

۵۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَغُنْدَرٌ وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ.

۵۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ صُبَيْحٍ ثَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَنَامُ أَوْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ.

باب: جنبی کھا پی سکتا ہے

۵۹۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ جنابت اگر کھانا چاہتے تو وضو کر لیتے ۔

۵۹۲ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا جنبی سو سکتا ہے یا کھا پی سکتا ہے؟ فرمایا جی ہاں جب کہ نماز کا وضو کر لے ۔

۱۰۴ : بَابُ مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ غَسْلُ يَدَيْهِ

۵۹۳ . حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ.

باب: جنبی کے لئے ہاتھ دھونا کافی ہے

۵۹۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ جنابت اگر کھانا چاہتے تو اپنے ہاتھ دھو لیتے ۔

۱۰۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۵۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الْخَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ

باب: ناپاکی کی حالت میں قرآن پڑھنا

۵۹۴ : حضرت عبداللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے قضاءِ حاجت کے بعد تشریف لاتے ہمارے

وَاللَّحْمِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَحْجُبُهُ وَرُبَّمَا قَالَ وَلَا يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا الْجَنَابَةُ

ساتھ روٹی' گوشت کھاتے اور قرآن پڑھتے اور جنابت کے علاوہ کوئی چیز آپ کو تلاوت قرآن سے مانع نہ ہوتی۔

۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ.

۵۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کریں۔

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ ثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ.

۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنبی اور حائضہ تھوڑا قرآن بھی نہ پڑھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ بغیر وضوء کے کھانا پینا اور قراءت قرآن جائز ہے لیکن جنبی کے لیے قرآنِ پاک کی تلاوت بغیر غسل جائز نہیں۔

۱۰۶: بَابُ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

باب: ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۵۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ

۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہے اس لئے بال دھوؤ اور کھال کو خوب صاف کرو۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيْمٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا قُلْتُ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ فَإِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

۵۹۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور امانت ادا کرنا درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہے میں نے عرض کیا امانت کو ادا کرنا کیا ہے؟ فرمایا غسل جنابت کیونکہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهِ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ شَعْرِيْ وَ

۵۹۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے جسم میں ایک بال کے برابر بھی جنابت چھوڑ دی اسے دھویا نہیں دوزخ میں اس کے ساتھ یہ یہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی لئے میں اپنے بالوں کا دشمن

كَانَ يَجُزُّهُ

ہو گیا ہوں اور آپ بال کٹوا دیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر اجماع ہے کہ غسل میں سارے جسم تک پانی پہنچانا فرض ہے لیکن اس حدیث پر حارث بن وجیہ کی وجہ سے ضعیف ہونے کا اعتراض ہوسکتا ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس آدمی کی یہی حدیث پہچانتے ہیں لیکن اس حدیث کی تائید قرآن کی آیت: ﴿وان کنتم جنبًا فطهروا﴾ اور دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے' اس لیے قابلِ قبول ہے۔

۱۰۷ : بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

باب: عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے

۶۰۰. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ فَقُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَاءَ وَ هَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذًا؟

۶۰۰: امّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ اُمّ سلیمؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا کہ اگر عورت خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا جی اگر عورت پانی دیکھے تو نہا لے۔ میں نے کہا: تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا' عورتوں کو بھی خواب نظر آتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اری بھولی عورت) تو بچہ عورت کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے۔

۶۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَتْ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَكُونُ هَذَا قَالَ نَعَمْ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ أَوْ عَلَا أَشْبَهَهُ الْوَلَدُ.

۶۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) اُمّ سلیم' نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے فرمایا: عورت اگر ایسا دیکھے اور اسے انزال ہو تو اس پر غسل لازم ہے۔ اس پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ایسا ہوتا بھی ہے۔ فرمایا جی مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے جو پہلے آ جائے یا غالب آ جائے بچہ اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

۶۰۲. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۰۲: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت خواب میں اگر وہی دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ (تو نبی کریم صلی اللہ

عَنِ الْمَرْأَةِ ترى فِيْ مَنَامِهَا مَا يرى الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْس عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تَنْزِلَ كَمَا أَنَّهُ لَيْس على الرَّجُلِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزِلَ.

علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں الاّ یہ کہ انزال ہو جائے جس طرح مرد پر بھی غسل لازم نہیں الاّ یہ کہ انزال ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ جس طرح مرد کی منی ہوتی ہے اسی طرح عورت کی بھی۔ تو خواب میں عورت کی منی کا نکلنا کوئی بعید نہیں تو اگر خواب دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد تری بھی دیکھی تو غسل فرض ہوگا اس سے تو کوئی اختلاف نہیں اور کوئی تفصیل بھی نہیں۔ ایک مسئلہ اور ہے وہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے اور بقول علامہ شامیؒ کے چودہ صورتیں ہیں۔ ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے اور چار صورتوں میں باتفاق غسل واجب نہیں اور تین صورتوں میں اختلاف ہے۔ طرفین کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل واجب نہیں۔

۱۰۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ غَسْلِ النِّسَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: عورتوں کا غسل جنابت

۶۰۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْب بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ فَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ.

۶۰۳ : حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں عورت ہوں اپنے سر کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں تو غسل جنابت کے لئے کھول دیا کروں۔ فرمایا: تمہارے لئے تین لپ پانی ڈالنا کافی ہے پھر اپنے باقی بدن پر پانی ڈال کر پاک ہو جاؤ گی۔

۶۰۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَاْمُرُ نِسَائَهُ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هٰذَا اَفَلَا يَاْمُرُهُنَّ اَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوْسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فَلَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اُفْرِغَ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلَاثَ اِفْرَاغَاتٍ.

۶۰۴ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو نہاتے وقت بال کھولنے کا کہتے ہیں۔ تو فرمانے لگیں تعجب ہے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر وہ عورتوں کو سر منڈانے کا کیوں نہیں کہہ دیتے بلاشبہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے میں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ پانی نہ ڈالتی۔

۱۰۹ : بَابُ الْجُنُبِ يَنْغَمِسُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ اَيُجْزِئُهُ

۶۰۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَ هُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا.

باب : جنبی ٹھہرے ہوئے پانی میں غوطہ لگائے تو اُس کے لئے یہ کافی ہے؟

۶۰۵ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی بحالتِ جنابت ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے اس پر حضرت ابو سائب نے عرض کیا اے ابو ہریرہ پھر وہ کیا طریق اختیار کرے؟ فرمایا اس میں سے پانی الگ نکال لے۔

۱۱۰ : بَابُ الْمَاءِ مِنَ الْمَآءِ

۶۰۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا غُنْدَرٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَخَرَجَ رَاْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ الْوُضُوْءَ.

۶۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

باب : پانی پانی سے ہوتا ہے

(غسل منی نکلنے سے لازم ہوتا ہے)

۶۰۶ : حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے۔ آپ نے ان کو بلوایا وہ حاضر ہوئے تو سر (سے پانی) ٹپک رہا تھا۔ فرمایا شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ عرض کی جی اے اللہ کے رسول! فرمایا: جب تم جلدی میں پڑ جاؤ (اور انزال سے قبل جماع موقوف کر دو) یا جماع کرو اور تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر غسل لازم نہیں وضو ضروری ہے۔

۶۰۷ : حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پانی سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کا حکم شروع اسلام میں تھا' بعد میں منسوخ ہو چکا ہے۔ بیداری کی حالت میں دخول سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے گو انزال نہ بھی ہو۔

۱۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۶۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ

باب : جب دو ختنے مل جائیں تو غسل واجب ہے

۶۰۸ : اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب دو ختنے (باہم) مل جائیں

اَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا.

تو غسل واجب ہو جاتا ہے مجھے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت پیش آئی تو ہم نے غسل کیا۔

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ اَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنْبَأَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اُمِرْنَا بِالْغُسْلِ بَعْدُ

۶۰۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ رخصت ابتداء اسلام میں تھی پھر بعد میں ہمیں غسل کا حکم دیا گیا۔

۶۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس سے صحبت کرے تو غسل واجب ہو جائے گا۔

۶۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۶۱۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو ختنے مل جائیں اور حشفہ (سپاری) غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۱۱۲: بَابُ مَنِ احْتَلَمَ وَ لَمْ يَرَ بَلَلًا

باب: خواب دیکھے اور تری نہ دیکھے

۶۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَرَاَى بَلَلًا وَ لَمْ يَرَ اَنَّهُ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ وَ اِذَا رَاَى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ.

۶۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو اور تری دیکھے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے احتلام ہوا (یعنی خواب دیکھنا یاد نہ ہو) تو غسل کرے اور جب اسے یہ خیال آئے کہ اسے احتلام ہوا اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب: نہاتے وقت پردہ کرنا

۶۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ وَ مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنِيْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ اَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ

۶۱۳: حضرت ابو سمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نہانے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے: میری طرف پشت کر لو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کر

فَكَانَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِيْ قَفَاكَ فَاُوَلِّيْهِ قَفَايَ وَ اَنْشُرُ الثَّوْبَ فَاَسْتُرُهُ بِهٖ.

لیتا اور کپڑا پھیلا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ میں کر دیتا۔

۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّحَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِيْ حَتّٰى اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَدِمَ عَامَ الْفَتْحِ فَاَمَرَ بِسِتْرٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ.

۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نفل پڑھے مجھے کوئی بتانے والا نہ ملا حتیٰ کہ حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ آپ فتح مکہ کے سال تشریف لائے پردہ لگانے کا حکم دیا تو پردہ لگا دیا گیا آپ نے غسل کیا پھر آٹھ رکعات نفل پڑھے۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحِمَّانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عِمَارَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلَنَّ اَحَدُكُمْ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ وَ لَا فَوْقَ سَطْحٍ لَا يُوَارِيْهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يَرٰى فَاِنَّهٗ يُرٰى.

۶۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز کھلے میدان میں یا چھت پر بغیر پردہ کے غسل نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ کسی کو دیکھ نہیں رہا تو دوسروں کو تو نظر آ سکتا ہے۔

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْحَاقِنِ اَنْ يُّصَلِّيَ

باب: پیشاب' پاخانہ روک کر نماز پڑھنا منع ہے

۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ وَ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَاْ بِهٖ.

۶۱۶: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاخانہ جانے لگے اور نماز قائم ہو جائے تو پہلے پاخانہ کو جائے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السَّفْرِ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَ هُوَ حَاقِنٌ.

۶۱۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۶۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ وَ بِهٖ اَذًى.

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو حاجت ہو تو نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

۶۱۹: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

عَنْ حبيب بْنِ صالِحٍ عَنْ اَبِیْ حَیِّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لا يَقُوْمُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ حَاقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان پیشاب پاخانہ روک کر نماز کے لئے کھڑا نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس بوجھ سے طبیعت ہلکی ہو جائے (یعنی حاجت سے فارغ ہو جائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر امام مالکؒ سے منقول ہے کہ قضاء حاجت کے وقت اگر نماز پڑھی جائے تو وہ ادا نہیں ہوتی لیکن جمہور کے نزدیک ادا تو ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہوتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حاجت کا تقاضا اضطراب کی حد تک پہنچا ہوا ہو تو یہ ترکِ جماعت کا عذر ہے اور اس حالت میں نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور اگر اضطراب تو نہ ہو لیکن ایسا تقاضا ہو کہ نماز سے توجہ ہٹ جائے اور خشوع فوت ہونے لگے تو یہ بھی ترکِ جماعت کا عذر ہے اور ایسی حالت میں نماز مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر تقاضا اتنا معمولی ہو کہ نماز سے توجہ نہ ہٹے تو یہ ترکِ جماعت کا عذر نہیں۔

١١٥ : بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِیْ قَدْ عَدَّتْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا قَبْلَ اَنْ يَسْتَمِرَّ بِهَا الدَّمُ

باب: اس مستحاضہ کا حکم جس کی مدت بیماری سے قبل متعین تھی

۶۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِیْ اِذَا اَتٰی قُرْءُكِ فَلَا تُصَلِّیْ فَاِذَا مَرَّ قَرْءُكِ فَتَطَهَّرِیْ ثُمَّ صَلِّیْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ اِلَی الْقَرْءِ.

۶۲۰ : حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون جاری رہنے کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے پس تو دیکھتی رہ جب تیرے حیض کے دن آئیں تو نماز موقوف کر دے جب ایام حیض گزر جائیں تو پاکی حاصل کر (نہا لے) پھر اگلے حیض تک نماز پڑھتی رہ۔

۶۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلَاةَ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَ صَلِّیْ هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ.

۶۲۱ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میں ایک عورت ہوں استحاضہ میں گرفتار پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے اس لئے جب حیض (کے دن) آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کے دن) گزر جائیں تو نہا کر نماز شروع کر دو۔

۶۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اِمْلَاءً عَلَیَّ

۶۲۲ : حضرت اُمّ حبیبہ بنت جحشؓ فرماتی ہیں کہ مجھے بہت

مِنْ كِتَابِهٖ وَ كَانَ السَّائِلُ غَيْرِىْ اَنَا بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً طَوِيْلَةً قَالَتْ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَ اُخْبِرُهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَ اُخْتِىْ زَيْنَبَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِىْ اِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ وَ مَا هِىَ اَىْ هَنْتَاهُ قُلْتُ اِنِّىْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيْلَةً كَبِيْرَةً وَ قَدْ مَنَعَتْنِىَ الصَّلَاةَ وَ الصَّوْمَ فَمَا تَاْمُرُنِىْ فِيْهَا قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قُلْتُ هُوَ اَكْثَرُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ.

زیادہ اور طویل خون آتا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تاکہ حالت بتا کر حکم معلوم کروں فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کو اپنی ہمشیرہ اُمّ المؤمنین حضرت زینبؓ کے ہاں موجود پایا میں نے عرض کیا: مجھے آپؐ سے کوئی کام ہے۔ فرمایا: اری! بتا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے بہت ہی زیادہ استحاضہ آتا ہے اور یہ مجھے نماز روزہ سے مانع ہے۔ آپؐ مجھے اس دوران کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں تمہیں گدی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس سے خون رک جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اس سے بہت زیادہ ہے۔ پھر اس کے بعد شریک کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

٦٢٣. حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ اِنِّىْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَ لٰكِنْ دَعِىْ قَدْرَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِىْ الَّتِىْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَ قَدْرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَ صَلِّىْ.

٦٢٣: حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہنے لگی مجھے استحاضہ اتنا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں؟ فرمایا نہیں البتہ جتنے دن رات پہلے حیض آتا تھا اس کی بقدر نماز موقوف کر دو۔ ابوبکر کی روایت میں ہے مہینے میں حیض کے دنوں کی بقدر نماز موقوف کر دے پھر نہالے اور لنگوٹ کس لے اور نماز پڑھ لے۔

٦٢٤: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِىْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّىْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِى الصَّلَاةَ اَيَّامَ مَحِيْضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِىْ وَ تَوَضَّئِىْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ.

٦٢٤: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول مجھے استحاضہ اتنا آتا ہے کہ پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا میں نماز موقوف کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس لئے کہ یہ تو رگ (کا خون) ہے حیض نہیں صرف حیض کے دنوں میں نماز سے بچو۔ پھر غسل کر لو اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو اگرچہ خون چٹائی پر ٹپکے۔

٦٢٥: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَا لَا

٦٢٥: حضرت عدی بن ثابت بسندہ روایت کرتے ہیں

ثنا شریک عن ابی الیقظان عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده عن النبی ﷺ قال المستحاضة تدع الصلاة ایام اقرائها ثم تغتسل و تتوضأ لکل صلاة و تصوم و تصلی.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ حیض کے دنوں میں نماز موقوف کرے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور روزہ رکھے نماز پڑھے۔

خلاصۃ الباب ☆ صاحب بحرالرائق نے فرمایا کہ مستحاضہ کی تین اقسام ہیں: ۱) مبتدءہ: یعنی وہ عورت جسے زندگی میں پہلی مرتبہ حیض شروع ہوا' پھر استمرار دم ومسلسل خون شروع ہوگیا۔ ۲) معتادہ: یعنی وہ عورت جسے کچھ عرصہ تک باقاعدگی سے خون آتا رہا پھر استمرار دم شروع ہوگیا۔ پھر طرفین کے نزدیک کم از کم دو حیض باقاعدہ آنا ضروری ہے۔ ۳) متحیرہ: یعنی وہ عورت جو معتادہ تھی پھر استمرار دم ہوا لیکن وہ اپنی عادت سابقہ بھول گئی۔ صاحب بحرالرائق نے فرمایا کہ متحیرہ کی تین قسمیں ہیں: ۱) متحیرہ بالعدد: یعنی وہ عورت جسے ایام حیض کی تعداد یاد نہ رہی کہ وہ پانچ دن یا سات دن یا اور کچھ۔ ب) متحیرہ بالوقت: یعنی وہ عورت جسے وقت حیض یاد نہ رہا ہو کہ اوّل مہینہ تھا یا وسط شہر یا آخر مہینہ۔ ج) متحیرہ بہما: یعنی وہ عورت جو بیک وقت متحیرہ بالعدد بھی ہو اور متحیرہ بالوقت بھی ہو۔ حدیث باب میں معتادہ کا ذکر ہے' احناف کے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایام عادت پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ دس دن پورے ہونے تک توقف کرے گی اگر دس دن سے پہلے پہلے خون بند ہوگیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہوگا اور یہ سمجھا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔ چنانچہ ان ایام کی نماز واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو ایام عادت سے زیادہ تمام ایام کا خون استحاضہ قرار دیا جائے گا اور ایام عادت کے بعد جتنی نمازیں اس نے چھوڑ دی ہیں ان سب کی قضاء لازم ہوگی۔ حدیث باب کا یہی مطلب ہے اور مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی یہی احناف کے نزدیک صحیح ہے۔

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ اِذَا اخْتَلَطَ عَلَیْهَا الدَّمُ فَلَمْ تَقِفْ عَلٰی اَیَّامِ حَیْضَتِهَا

باب: مستحاضہ کا خونِ حیض جب مشتبہ ہو جائے اور اسے حیض کے دن معلوم نہ ہوں

۶۲۶. حدثنا محمد بن یحیٰی ثنا ابو المغیرة ثنا الاوزاعی عن الزهری عن عروة بن الزبیر و عمرة بنت عبد الرحمٰن ان عائشة زوج النبی ﷺ قالت استحیضت ام حبیبة بنت جحش و هی تحت عبد الرحمٰن ابن عوف سبع سنین فشکت ذلک للنبی ﷺ فقال النبی ﷺ ان هذه لیست بالحیضة و انما هو عرق فاذا اقبلت الحیضة فدعی الصلاة و اذا ادبرت فاغتسلی و صلی قالت عائشة فکانت تغتسل لکل صلاة ثم تصلی و کانت تقعد فی مرکن لاختها زینب بنت جحش حتی ان حمرة الدم لتعلو الماء.

۶۲۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اہلیہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ جاری رہا انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ تو رگ (کا خون) ہے جب حیض آئے (یعنی حیض کے دن آئیں) تو نماز موقوف کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرلو اور وضو کرو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی پھر نماز ادا کرتیں اور وہ اپنی ہمشیرہ اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے ایک لگن میں بیٹھ جاتیں حتی کہ خون کی سرخی پانی پر غالب آ جاتی۔

۱۱۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِكْرِ إِذَا ابْتَدَأَتْ مُسْتَحَاضَةً أَوْ كَانَ لَهَا أَيَّامُ حَيْضٍ فَنَسِيَتْهَا

باب: کنواری جب مستحاضہ ہونے کی حالت میں بالغ ہو یا اس کے حیض کے دن متعین ہوں لیکن اسے یاد نہ رہیں

۶۲۷ . حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ إِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ اسْتُحِضْتُ حَيْضَةً مُنْكَرَةً شَدِيْدَةً قَالَ لَهَا احْتَشِيْ كُرْسُفًا قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ ذَالِكَ إِنِّيْ أَثُجُّ ثَجًّا قَالَ تَلَجَّمِيْ وَ تَحَيَّضِيْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ فِيْ عِلْمِ اللهِ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ غُسْلًا فَصَلِّيْ وَ صُوْمِيْ ثَلَاثَةً وَّ عِشْرِيْنَ أَوْ أَرْبَعَةً وَّ عِشْرِيْنَ وَ أَخِّرِي الظُّهْرَ وَ قَدِّمِي الْعَصْرَ وَ اغْتَسِلِيْ لَهُمَا غُسْلًا وَّ أَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَ عَجِّلِي الْعِشَاءَ وَاغْتَسِلِيْ لَهُمَا غُسْلًا وَّ هٰذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ.

۶۲۷ : حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کو استحاضہ جاری ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے بے وقت سخت زیادہ حیض آتا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا گدی رکھ لو عرض کرنے لگیں کہ اس سے بہت زیادہ ہے وہ تو بہت بہتا ہے۔ فرمایا لنگوٹ کس لے اور اللہ کو جیسے معلوم ہے اس کے موافق چھ سات روز ہر ماہ میں حیض شمار کر پھر غسل کر لے اور نماز پڑھ اور تیئس یا چوبیس روزے رکھ اور ظہر تاخیر سے اور عصر جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کر لے اور مغرب تاخیر سے اور عشاء جلدی سے پڑھ اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کر اور دونوں صورتوں میں سے یہ صورت مجھے زیادہ پسند ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ باب غسل میں جمع بین الصلوٰتین کا حکم ہے۔ بعض احناف کے نزدیک علاج پر محمول ہے لیکن درحقیقت جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کا حکم بھی اسی متحیرہ کے لیے ہے جس کے لیے غسل لکل صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث باب میں: وَ هٰذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ کی تشریح میں شراح کا اختلاف ہوا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حمنہ بنت جحش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اصل حکم تو یہ ہے کہ غسل لکل صلوٰۃ (یعنی ہر نماز کے لیے غسل کرو) لیکن اگر تمہیں اس میں دشواری ہو تو تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد بھی کر سکتی ہو جو مجھے سہولت کی وجہ سے زیادہ پسند ہے۔ امام طحاویؒ نے فرمایا کہ وہ وضو لکل صلوٰۃ ہے۔ اب مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے اصل حکم تو وضوء لکل صلوٰۃ ہے لیکن اگر تم جمع بین الصلوٰتین بغسل واحد کر لو تو یہ بہتر ہے۔ امام طحاوی یہ بھی فرماتے ہیں کہ حمنہ بنت جحشؓ معتادہ تھیں۔ احناف نے اس کو ترجیح دی۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت حمنہ بنت جحش متحیرہ ہوں اور انہیں چھ دن کے ایام حیض ہونے کا یقین ہوا اور اس سے زیادہ میں انہیں شک ہوا اس لیے چھ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حائضہ قرار دے کر نماز چھوڑنے کا حکم دیا' اس کے بعد دس دن پورے ہونے تک ان پر غسل لکل صلوٰۃ واجب تھا اور امر ثانی میں ان کے لیے تخفیف کی گئی اور جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دی گئی اور سہولت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ فرمایا۔

۱۱۸ : بَابُ فِي مَا جَاءَ فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے

۶۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَ حُكِّيهِ وَ لَوْ بِضِلَعٍ.

۶۲۸ : حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو؟ فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے دھوڈالو اور کھرچ ڈالو گو پسلی کی ہڈی کے ساتھ۔

۶۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ اقْرُصِيهِ وَاغْسِلِيهِ وَصَلِّي فِيهِ.

۶۲۹ : حضرت اسما بنت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے میں لگے ہوئے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اسے رگڑ کر دھولو اور اسے پہن کر نماز پڑھو۔

۶۳۰ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ إِحْدَانَا لَتَحِيضُ ثُمَّ تَقْرُصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَ تَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

۶۳۰ : اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم میں کسی عورت کو حیض آتا پھر پاکی کے وقت وہ کپڑے سے خون کو رگڑ کر اتارتی پھر اسے دھوتی اور اپنے سارے بدن پر پانی بہا کر اسی میں نماز شروع کر دیتی۔

خلاصۃ الباب ☆ حیض کا خون ناپاک ہے کیونکہ قرآنِ پاک میں اذی سے تعبیر فرمایا گیا ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کا نجس ہونا بیان ہوا ہے۔ دمِ حیض یا دمِ مسفوح میں اس کی نجاست پر ائمہ کا اتفاق ہے لیکن اس کے ازالہ کے احکام میں اختلاف ہے ۱) امام ابوحنیفہؒ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک دمِ قلیل معاف ہے' اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ادا ہو جائے گی جبکہ دمِ کثیر کا دھونا اور زائل کرنا واجب ہے۔ امام احمدؒ ابن مبارک اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعیؒ کا قولِ قدیم بھی احناف کے مطابق ہے۔ البتہ قولِ جدید میں ان کے نزدیک دمِ حیض مطلق نجس ہے کچھ بھی معاف نہیں' قلیل مقدار بھی لگ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ احناف کے نزدیک مقدار درہم سے زائد ہو تو نماز باطل اور اعادہ واجب ہے اور قدرِ درہم کے مساوی ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور قدرِ درہم سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی اور دھونا سنت ہے۔ امام احمد سے تین روایات منقول ہیں۔ ابن قدامہؒ نے رائے مبتلیٰ بہ پر موقوف والی روایت کو ترجیح دی۔ یعنی خود عورت اور مرد کو زیادہ محسوس ہوتا ہے تو کثیر ہے ورنہ قلیل ہے۔

۱۱۹ : بَابُ الْحَائِضِ لَا تَقْضِی الصَّلَاۃَ

باب: حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے

۶۳۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْھِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتْھَا اَتَقْضِی الْحَائِضُ الصَّلَاۃَ قَالَتْ لَھَا عَائِشَۃُ اَحَرُوْرِیَّۃٌ اَنْتِ قَدْ کُنَّا نَحِیْضُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْھُرُ وَ لَمْ یَاْمُرْنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاۃِ.

۶۳۱ : اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے پوچھا کیا حائضہ (ایام حیض کی) نمازوں کی قضا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: کیا تو حروریہ ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہمیں حیض آتا پھر ہم پاک ہوتیں آپؐ نے ہمیں نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ حیض کی حالت میں نماز معاف ہے اور اس کی قضاء بھی نہیں اور روزہ بھی نہ رکھے لیکن اس کی قضاء واجب ہے اس پر اجماع ہے۔ حروریہ: حروراء کی طرف منسوب ہے یہ کوفہ میں ایک بستی تھی جو خوارج کا گڑھ تھا۔

۱۲۰ : بَابُ الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّیْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: حائضہ (ہاتھ بڑھا کر) مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے

۶۳۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَھِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَۃَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ لَیْسَتْ حَیْضَتُکِ فِیْ یَدِکِ.

۶۳۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مسجد سے مجھے چٹائی دے دو۔ میں نے عرض کیا: میں حائضہ ہوں فرمایا: حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

۶۳۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُدْنِیْ رَاْسَہٗ اِلَیَّ وَ اَنَا حَائِضٌ وَ ھُوَ مُجَاوِرٌ تَعْنِیْ مُعْتَکِفًا فَاَغْسِلُہٗ وَ اُرَجِّلُہٗ

۶۳۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت اعتکاف اپنا سر مبارک میرے قریب کرتے درآنحالیکہ میں حائضہ ہوتی تو میں آپؐ کا سر مبارک دھوتی اور کنگھی کرتی۔

۶۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِیَّۃَ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَضَعُ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِیْ وَ اَنَا حَائِضٌ وَ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ.

۶۳۴ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری گود میں رکھ کر قرآن کی تلاوت فرماتے۔

خلاصۃ الباب ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد نبوی علی صاحبہ التحیۃ والسلام سے متصل تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ کے اندر اپنا سر مبارک کر دیتے۔ حضرت عائشہؓ دھو دیتیں اور اس میں کنگھی کر دیتیں بہرحال حائضہ اپنا ہاتھ مسجد میں داخل کر سکتی ہے۔

۱۲۱ : بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا

باب: بیوی اگر حائضہ ہو تو مرد کے لئے کہاں تک گنجائش ہے؟

۶۳۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ تَاتَزِرَ فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا وَ اَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ اِرْبَهُ.

۶۳۵ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواج) میں کوئی حائضہ ہوتی تو حیض کی شدت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار باندھنے کا حکم دے دیتے پھر اس کو اپنے ساتھ لٹا لیتے اور تم میں سے کون ہے جسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔ (اسلئے جس میں قابو نہ ہو وہ ایسا بھی نہ کرے مبادا جماع میں مبتلا ہو جائے)۔

۶۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ اَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَاتَزِرَ بِاِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

۶۳۶ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو نبی ﷺ اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔

۶۳۷ . حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لِحَافِهِ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَانْسَلَلْتُ مِنَ اللِّحَافِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَفِسْتِ قُلْتُ وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ مِنَ الْحَيْضَةِ قَالَ ذَالِكِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ قَالَتْ فَانْسَلَلْتُ فَاَصْلَحْتُ مِنْ شَانِيْ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيْ فَادْخُلِيْ مَعِيْ فِي اللِّحَافِ قَالَتْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ.

۶۳۷ : حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ آپؐ کے لحاف میں تھی۔ مجھے وہی محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے یعنی حیض۔ میں جلدی سے لحاف سے نکل گئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہیں خون آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے وہی حیض محسوس ہوا جو عورتوں کو ہوتا ہے۔ فرمایا: آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں اللہ نے یہ لکھ دیا ہے۔ اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں میں جلدی سے گئی اپنے آپ کو درست کیا اور واپس آ گئی تو رسول اللہؐ نے مجھے فرمایا: میرے ساتھ لحاف میں آ جاؤ۔ فرماتی ہیں: میں آپؐ کے ساتھ لحاف میں ہو گئی۔

۶۳۸ . حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ

۶۳۸ : حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی ہمشیرہ) حضرت اُمّ

مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَاَلْتُهَا كَيْفَ كُنْتِ تَصْنَعِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَيْضَةِ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا فِيْ فَوْرِهَا اَوَّلَ مَا تَحِيْضُ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارًا اِلَى اَنْصَافِ فَخِذَيْهَا ثُمَّ تَضْطَجِعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حیض میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسے رہتی تھی؟ فرمانے لگیں: ہم میں سے ایک حیض کے شروع جوش کی حالت میں آدھی رات تک تہ بند باندھ لیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ جاتی۔

۱۲۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ سے صحبت منع ہے

۶۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيْمٍ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ.

۶۳۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ مباشرت کا لغوی معنی جلد کو جلد کے ساتھ مس کرنا اور اصطلاحی معنی ہے جماع کرنا۔ حائضہ سے جماع تو باتفاقِ امت حرام ہے حتی کہ امام نوویؒ نے حیض کی حالت میں جماع حلال سمجھنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے لیکن استمتاع بما فوق الازار یعنی ازار سے اوپر نفع حاصل کرنا بالا جماع جائز ہے اور استمتاع بما تحت الازار یعنی ناف سے نیچے بغیر جماع کے نفع حاصل کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

۱۲۳ : بَابُ فِيْ كَفَّارَةِ مَنْ اَتٰى حَائِضًا

باب: جو حائضہ سے صحبت کر بیٹھے اسکا کفارہ

۶۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ فِي الَّذِیْ يَاْتِیْ امْرَاَتَهُ وَ هِیَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ.

۶۴۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے ساتھ بحالتِ حیض صحبت کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام احمد امام اسحٰق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کے نزدیک صدقہ کا حکم وجوب پر محمول ہے یعنی قبولِ توبہ تصدق کے بغیر ممکن نہیں اور اس کی صورت یہ ہوگی کی حیض کی ابتدا میں دینار اور آخر دم میں نصف دینار واجب ہوگا۔ جمہور کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ آیت توبہ سے یعنی صرف توبہ اور استغفار کرے یا استحباب پر محمول ہے یعنی صدقہ کرنا مستحب ہے۔

۱۲۴ : بَابُ فِي الْحَائِضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ

باب: حائضہ کیسے غسل کرے

۶۴۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا

۶۴۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

ثنا وکیع عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة انّ النبیّ ﷺ قال لها و كانت حائضا انقضی شعرک واغتسلی قال علیّ فی حدیثه انقضی رأسک.

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: درآنحالیکہ وہ حائضہ تھیں کہ بال کھول کر نہانا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیض کے غسل میں سر کھولنا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے۔ صحابیاتؓ بہت شرم اور حیاء والی خواتین تھیں لیکن مسائل پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔

۶۴۲: حدّثنا محمّد بن بشّار ثنا محمّد بن جعفر ثنا شعبة عن ابرٰهیم بن مهاجر قال سمعت صفیّة رضی الله تعالی عنها تحدّث عن عائشة رضی الله تعالی عنها انّ اسماء رضی الله تعالی عنها سألت رسول الله صلّی الله علیه وسلّم من الغسل من المحیض فقال تأخذ احداكنّ ماءها وسدرها فتطهّر فتحسن الطّهور او تبلغ فی الطّهور ثمّ تصبّ علی رأسها فتدلكه دلكا شدیدا حتّی تبلغ شئون رأسها ثمّ تصبّ علیها الماء ثمّ تأخذ فرصة ممسّكة فتطهّر بها قالت اسماء رضی الله تعالی عنها كیف اتطهّر بها قال سبحان الله تطهّری بها قالت عائشة رضی الله تعالی عنها كأنّها تخفی ذالک تتبعی بها اثر الدّم قالت وسألته عن الغسل من الجنابة فقال تأخذ احداكنّ ماء ها فتطهّر فتحسن الطّهور او تبلغ فی الطّهور حتّی تصبّ الماء علی راسها فتدلكه حتی تبلغ شئون رأسها ثمّ تفیض الماء علی جسدها فقالت عائشة رضی الله تعالی عنها نعم النّساء نساء الانصار لم یمنعهنّ الحیاء ان یتفقّهن فی الدّین.

۶۴۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسلِ حیض کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: تم میں ایک پانی اور بیری کے پتے لے اور خوب اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر اچھی طرح ملے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر مشک لگا ہوا چمڑے کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماءؓ نے کہا: اس سے کیسے پاکی حاصل کرے؟ فرمایا: سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ خون کی جگہ پر اس کو پھیر لے اور فرماتی ہیں کہ اسماءؓ نے رسول اللہؐ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: تم میں ایک اپنا پانی لے اور خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو ملے تاکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے پھر باقی بدن پر پانی ڈال لے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں کیا خوب عورتیں ہیں۔ انہیں طبعی حیا دین کی سمجھ اور فقہ حاصل کرنے میں مانع نہ ہوئی۔

۱۲۵: بابُ مَا جَاءَ فِی مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَسُؤْرِهَا

باب: حائضہ کے ساتھ کھانا اور اس کے بچے ہوئے کا حکم

۶۴۳: حدّثنا محمّد بن بشّار ثنا محمّد بن جعفر ثنا شعبة

۶۴۳: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَ اَنَا حَائِضٌ فَيَأْخُذُهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ كَانَ فَمِيْ وَ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَأْخُذُهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ كَانَ فَمِيْ وَ اَنَا حَائِضٌ.

میں بحالت حیض ہڈی چوستی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہڈی لے لیتے اور وہیں منہ لگاتے جہاں میرا منہ تھا اور پانی پیتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی لے کر وہیں سے پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

۶۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا لَا يَجْلِسُوْنَ مَعَ الْحَائِضِ فِيْ بَيْتٍ وَ لَا يَأْكُلُوْنَ وَلَا يَشْرَبُوْنَ قَالَ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ [البقرۃ: ۲۲۲] قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الْجِمَاعَ.

۶۴۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی نہ حائضہ کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھتے اور نہ (اس کے ساتھ) کھاتے پیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور یہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمائیے وہ گندگی ہے اس لئے عورتوں سے جدا رہو'' حیض میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحبت کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔

۱۲۶: بَابُ فِيْ مَا جَاءَ فِيْ اِجْتِنَابِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ

باب: حائضہ مسجد میں نہ جائے

۶۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ الْهَجَرِيِّ عَنْ مَحْدُوْجٍ الذُّهْلِيِّ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَرْحَةَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اِنَّ الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَ لَا لِحَائِضٍ.

۶۴۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور بآوازِ بلند فرمایا: مسجد حلال نہیں (یعنی ایسی حالت میں مسجد میں آنا) جنبی اور حائضہ کے لئے۔

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَرٰى بَعْدَ الطُّهْرِ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ

باب: حائضہ پاک ہونے کے بعد زرد اور خاکی رنگ دیکھے تو

۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ النَّحْوِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ اَنَّهَا اُخْبِرَتْ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْاَةِ تَرٰى مَا يُرِيْبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ قَالَ اِنَّمَا

۶۴۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پاکی کے بعد وہ رنگ دیکھے جو اسے شک میں ڈالے (کہ حیض ہے یا نہیں؟) فرمایا یہ ایک رگ یا کئی رگوں کا خون ہے۔ محمد

هِيَ عِرْقٌ أَوْ عُرُوْقٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى يُرِيْدُ بَعْدَ الطُّهْرِ بَعْدَ الْغُسْلِ.

بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ پاکی کے بعد کا مطلب ہے کہ حیض سے پاک ہوکر غسل کرنے کے بعد۔

۶۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ نَرَى الصُّفْرَةَ وَ الْكُدْرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حفصة عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وُهَيْبٌ أَوْلَا هُمَا عِنْدَنَا بِهٰذَا.

۶۴۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم زرد اورگدلے رنگ کو کچھ بھی شمار نہ کرتے تھے (یعنی حیض نہ سمجھتے تھے)۔

۱۲۸: بَابُ النُّفَسَاءِ كَمْ تَجْلِسُ

باب: نفاس والی عورت کتنے دن بیٹھے

۶۴۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَجْلِسُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَ كُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ.

۶۴۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نفاس والی عورت (زیادہ سے زیادہ) چالیس روز بیٹھتی اور چھائیوں کی وجہ سے ہم چہرے پر ورس نامی گھاس کی مالش کرتی تھیں۔

۶۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ أَوْ سَلْمٍ شَكَّ أَبُو الْحَسَنِ وَأَظُنُّهُ هُوَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَّتَ لِلنُّفَسَاءِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ.

۶۴۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورت کے لئے چالیس یوم مقرر فرمائے الّا یہ کہ وہ اس سے پہلے پاکی دیکھے۔

خلاصۃ الباب ☆ للنُّفساء: صیغہ صفت ہے جس کے معنی نفاس والی عورت۔ من الْكَلَف: کلف ان چھوٹے چھوٹے داغوں کو کہتے ہیں جو چہرے پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ سیاہ' سرخ اور کبھی مٹیالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہماری زبان میں اسے چھائیاں کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس روز تک بیٹھنے کی بناء پر چہرے پہ چھائیاں پیدا ہو جاتی ہیں انہیں دُور کرنے کے لیے ہم ورس کا پودا استعمال کرتے اور اسے چہرے پر ملا کرتے۔ اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حتیٰ کہ نفاس کا بالکل نہ آنا بھی ممکن ہے۔ اکثر مدت امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، ابن المبارکؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحٰق کے نزدیک چالیس یوم ہے۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔

۱۲۹: بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَ هِيَ حَائِضٌ

باب: جو بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھا

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهٖ وَ هِيَ حَائِضٌ اَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ.

اگر کوئی بحالت حیض بیوی سے صحبت کر بیٹھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نصف اشرفی صدقہ کرنے کا حکم فرماتے۔

۱۳۰: بَابُ فِي مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ کے ساتھ کھانا

۶۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا.

۶۵۱: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: حائضہ کے ساتھ مل کر کھا سکتے ہو۔

۱۳۱: بَابُ فِي الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ کے کپڑے میں نماز

۶۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَ اَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَ عَلَيَّ مِرْطٌ لِيْ وَ عَلَيْهِ بَعْضُهٗ.

۶۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے میں آپ کے پہلو میں ہوتی میرے اوپر ایک چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ بَعْضُهٗ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهَا بَعْضُهٗ وَ هِيَ حَائِضٌ.

۶۵۳: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی تھا حالانکہ میں حائضہ تھی۔

خلاصۃ الباب ☆ حائضہ عورت کا کپڑا پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ بالغہ لڑکی کو ہر وقت سر ڈھانپنا واجب ہے اور نماز میں سر ڈھانپنے کی زیادہ تاکید ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی نماز اور غیر نماز میں سر ڈھانپنا آداب میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب آسودگی اور خوشحالی نصیب ہوئی تو پگڑیاں باندھتے تھے۔ آج کل مردوں نے بھی سر ننگے رکھنے شروع کر دیئے۔ یہ وقار کے خلاف ہے اور ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنالینا تو آدابِ نماز کے خلاف ہے۔ سلف صالحینؒ کی پیروی اور تقلید میں بہت خوبی ہے۔

۱۳۲: بَابُ اِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ لَمْ تُصَلِّ اِلَّا بِخِمَارٍ

باب: لڑکی جب بالغ ہو جائے تو دوپٹہ کے بغیر نماز نہ پڑھے

۶۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاخْتَبَاَتْ مَوْلَاةٌ لَهَا

۶۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی ایک باندی چھپ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغ ہو

فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ حَاضَتْ؟ فَقَالَ نَعَمْ فَشَقَّ لَها مِنْ عِمامَتِه فقالَ اخْتَمِرِيْ بِهذَا.

گئی ہے؟ عرض کیا: جی! آپؐ نے اپنی پگڑی میں سے پھاڑ کر ان کو دیا اور فرمایا: دوپٹہ کے طور پر استعمال کر لو۔

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلاةَ حائِضٍ إِلَّا بِخِمارٍ.

۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ کے قبول نہیں فرماتے۔

۱۳۳: بَابُ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ

باب: حائضہ مہندی لگا سکتی ہے

۶۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَأَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَخْتَضِبُ الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَخْتَضِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ

۶۵۶: حضرت معاذہؒ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ فرمانے لگیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں اور مہندی لگاتی تھیں آپ ہمیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

۱۳۴: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ

باب: پٹی پر مسح

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْبَلْخِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَأَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ انْكَسَرَتْ اِحْدَى زَنْدَيَّ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ ابْنُ سَلَمَةَ اَنْبَأَنَا الدَّبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ.

۶۵۷: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پہنچا ٹوٹ گیا (تو پلستر کروالیا) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس مسئلے کے متعلق) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۵: بَابُ اللُّعَابِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: لعاب کپڑے کو لگ جائے تو

۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ على عَاتِقِه وَ لُعَابُهُ يَسِيْلُ عَلَيْهِ.

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور ان کا لعاب بہ کر آپ کو لگ رہا ہے۔

۱۳۶: بَابُ الْمَجِّ فِي الْاِنَاءِ

باب: برتن میں کلی کرنا

۶۵۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ

۶۵۹: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ڈول لایا گیا

عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِدَلْوٍ فَمَضْمَضَ مِنْهُ فَمَجَّ فِيْهِ مِسْكًا اَوْ اَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ وَاسْتَنْثَرَ خَارِجًا مِنَ الدَّلْوِ

آپ نے کلی کے لئے اس میں سے پانی لیا اور ڈول میں ہی کلی کی کستوری کی مانند یا اس سے بھی نفیس خوشبو تھی اور ڈول سے باہر ناک سنکی۔

۶۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَ كَانَ قَدْ عَقَلَ وَجْهًا مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دَلْوٍ مِنْ بِئْرٍ لَهُمْ

۶۶۰: حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنویں کے ڈول میں کلی کی تھی۔

۱۳۷: بَابُ النَّهْيِ اَنْ يَّرَى عَوْرَةَ اَخِيْهِ

باب: اپنے بھائی کا ستر دیکھنے سے ممانعت

۶۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ ثَنَا زَيْدُ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْظُرِ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ.

۶۶۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کا ستر بھی نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے۔ (یعنی صنف مخالف ہی نہیں صنف مشترکہ سے بھی احتیاط بہتر صورت لازم ہے۔)

۶۶۲. حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَوْلٰى لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ اَبُوْ نُعَيْمٍ يَقُوْلُ عَنْ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ.

۶۶۲: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر پر نگاہ نہ ڈالی۔

(فی الزوائد هذا اسناد ضعیف)

خلاصۃ الباب ☆ اس پر اتفاق ہے کہ ستر یعنی شرمگاہ کا دیکھنا گناہ ہے۔ اس کے علاوہ ران' گھٹنے اور ناف کے دیکھنے میں اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔

۱۳۸: بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَقِيَ مِنْ جَسَدِهٖ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ كَيْفَ يَصْنَعُ

باب: جس نے غسل جنابت کر لیا پھر جسم میں کوئی جگہ رہ گئی جہاں پانی نہ لگا وہ کیا کرے

۶۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الرَّحَبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَاٰى لُمْعَةً لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقَالَ بِجُمَّتِهٖ فَبَلَّهَا عَلَيْهَا قَالَ اِسْحٰقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَعَصَرَ شَعْرَهٗ عَلَيْهَا.

۶۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا پھر ایک خشک نشان دیکھا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال دبائے اور اس (خشک رہ جانے والی) جگہ کو تر کر دیا۔

۶۶۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُحَمَّدِ

۶۶۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد

ابْنُ عُبَيْدُ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ صَلَّيْتُ الْفَجْرَ ثُمَّ اَصْبَحْتُ فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَكَ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے غسل جنابت کر کے نماز صبح ادا کی پھر دن کی روشنی ہوئی تو دیکھا کہ ناخن کی بقدر جگہ کو پانی نہیں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہاں اپنا ہاتھ پھیر دیتے تو تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ یا جگہ خشک رہ جائے تو دوبارہ غسل یا وضو کرنا ضروری نہیں' اُس خشک جگہ کو دھو لینا کافی ہے۔

۱۳۹ : بَابُ مَنْ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ

باب: جس نے وضو کیا اور کچھ جگہ چھوڑ دی' پانی نہ پہنچایا

۶۶۵ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ قَدْ تَوَضَّاَ وَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ.

۶۶۵ : حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی ﷺ کے پاس وضو کر کے آیا اور اس نے ناخن برابر جگہ چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچایا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ خوب عمدگی سے وضو کرو۔

۶۶۶ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَا رَاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ الظُّفُرِ عَلٰى قَدَمِهٖ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ قَالَ فَرَجَعَ.

۶۶۶ : حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ اس نے وضو کیا اور پاؤں میں ناخن کے برابر جگہ چھوڑ دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو اور نماز دہرانے کا حکم دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ واپس چلا گیا (اور اس نے وضو کر کے نماز دہرائی)۔

کِتٰبُ الصَّلاۃِ

۱ : اَبْوَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ

۶۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ اَنْبَانَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْيَوْمِ الثَّانِيْ اَمَرَهُ فَاَذَّنَ الظُّهْرَ فَاَبْرَدَ بِهَا وَ اَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اٰخِرُهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ وَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَ صَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَا رَاَيْتُمْ۔

باب : نماز کے اوقات کا بیان

۶۶۷ : حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نمازوں کے اوقات کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: آج اور کل ہمارے ساتھ نماز پڑھو جب سورج ڈھلا تو آپ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپؐ نے حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر حکم دیا تو نماز عصر قائم فرمائی حالانکہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر حکم دیا تو مغرب قائم کی جبکہ سورج چھپا پھر حکم دیا تو عشاء قائم کی جونہی شفق غائب ہوئی پھر حکم دیا تو فجر اس وقت قائم کی جب فجر طلوع ہوئی۔ دوسرے دن بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان ظہر دی۔ آپؐ نے ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھی اور خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی پھر عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا لیکن کل کی بہ نسبت عصر تاخیر سے پڑھی پھر مغرب پڑھی شفق غائب ہونے سے قبل اور عشاء پڑھی رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی اور خوب روشنی میں فجر ادا کی۔ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے نماز کے اوقات کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات وہی ہیں جو تم نے دیکھ لئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس بات پر تمام اہل سیر وحدیث متفق ہیں کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت لیلۃ الاسراء میں ہوئی البتہ لیلۃ الاسراء کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے کہ وہ کونسے سن میں ہوئی۔ چنانچہ ۵ نبوی سے لے کر ۱۰ نبوی تک مختلف اقوال ہیں۔ جمہور ۵ نبوی کے قائل ہیں۔ پھر اس میں کلام ہوا کہ لیلۃ الاسراء سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اکثر علماء کا خیال ہے کہ صلوات خمسہ (پانچ نمازوں) سے پہلے کوئی نماز فرض نہ تھی لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد اس سے پہلے

فرض ہو چکی تھی۔ اس کی دلیل سورۂ مزمل کی آیات ہیں۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ البتہ بعض علماء نے یہ فرمایا کہ تہجد کی نماز صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی' عام مسلمانوں پر نہیں۔ پھر اس میں کلام ہوا ہے کہ عام مسلمان بھی صلوتِ خمس سے پہلے کوئی نماز پڑھا کرتے تھے یا نہیں؟ علماء کی ایک جماعت نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ فجر اور عشاء کی نمازیں فرض تھیں جس کی دلیل یہ آیت قرآنی: ﴿و سبح بحمد ربک بالعشی والابکار﴾ ہے۔ یہ آیت لیلۃ الاسراء سے پہلے نازل ہوئی اور اس میں ان دونوں نمازوں کا ذکر ہے' اس کے بارہ میں محقق بات ہے کہ اتنی بات تو روایات سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اسراء سے پہلے ہی فجر اور عشاء پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ دونوں نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اس کی کوئی دلیل اور صراحت روایات میں موجود نہیں ہے۔ حدیث باب' حدیث الامت سائل کہلاتی ہیں اور باب مواقیت الصلاۃ میں یہ بھی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سائل کے ذریعہ عملی تعلیم دلائی کیونکہ وہ اوقع فی الذہن ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمانوں سے تشریف لائے اور امامت کرائی۔ اور اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوا کہ مفضول کا امام بننا بھی جائز ہے۔ یہاں بھی حضرت جبریل علیہ السلام مفضول تھے اور ایک ضرورت کی بناء پر امام بنے تھے۔ امامت جبرئیل کی بیشتر روایات اس پر متفق ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی امامت ظہر کی نماز سے ہوئی تھی۔ اس کی وجہ علماء نے یہ بیان کی ہے کہ دراصل یہ لیلۃ الاسراء سے اگلے دن کا واقعہ ہے۔ اس دن کی فجر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام نے بیت المقدس میں ادا فرمائی تھی۔ اس لیے امامت جبرئیل کی ابتداء ظہر سے کی گئی۔ حدیث باب سے نمازوں کے اوقات کی ابتداء وانتہاء معلوم ہوئی۔

اِس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ ظہر کا آخری وقت کیا ہے اور ابتدائی وقت عصر کیا ہے؟ امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ اور جمہور کے نزدیک مثل اوّل پر ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا۔ البتہ امام مالکؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ مثل اوّل کے بعد چار رکعتوں کے بقدر وقت مشترک بین الظہر والعصر ہے۔ اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت جمہور کے مطابق ہے۔ صاحبین نے اسے ہی اختیار کیا ہے۔ دوسری روایت امام محمدؒ سے یہ مروی ہے کہ مثلین تک ظہر کا وقت' اس کے بعد عصر کا وقت ہوتا ہے۔ تیسری روایت میں حسن بن زیاد سے مروی ہے کہ مثل اوّل سے مثل ثانی تک کا وقت مہمل ہے اور چوتھی روایت یہ ہے کہ مثل اوّل سے مثل ثانی تک وقت مشترک بین الظہر والعصر ہے۔ تاہم امام ابوحنیفہؒ کی مشہور روایت دوسری ہے یعنی مثلین تک وقت ظہر ہے۔ اکثر حنفیہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ جمہور حدیث اس کے خلاف حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں مثل اوّل کی تصریح ہے۔ امام صاحب کی دوسری روایت کی تائید میں مندرجہ ذیل روایات پیش کی جاتی ہیں: ۱) ترمذی میں حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے'' جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کرو' بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے''۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ حجاز کی گرمی میں ابراد (ٹھنڈک) سے مثل اول پر نہیں ہوتا۔ ۲) ترمذی میں حضرت ابوذرؓ کی روایت ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی سفر میں حضرت بلالؓ نے ظہر کی نماز قائم کرنے کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَبْرِدْ' اَبْرِدْ ٹھنڈا کرو' ٹھنڈا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا۔ اَبْرِدْ' اَبْرِدْ۔ ٹھنڈا کرو' ٹھنڈا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا۔ ٹھنڈا کرو۔ یہاں تک کہ صحابہؓ نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔ حاصل یہ

کہ آپ نے نماز ظہر ایسے وقت میں پڑھی جبکہ ٹیلوں کا سایہ ایک مثل ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اس معاملہ میں صحیح یہی ہے کہ مابین المثلین کا وقت مشترک بین الظہر والعصر ہے اور معذورین اور مسافروں کے لیے خاص طور پر اس وقت میں دونوں نمازیں جائز ہیں۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى مَيَاثِرِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ وَ مَعَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ عُمَرُ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ، قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۶۶۸: حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ وہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی چادر پر بیٹھے ہوئے تھے جب وہ مدینہ کے امیر تھے۔ انکے ساتھ عروہ بن زبیرؒ (مشہور فقیہ تابعی) بھی تھے تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے عصر ذرا تاخیر سے ادا کی تو عروہ نے ان سے کہا: سنو! جبرئیلؑ تشریف لائے اور رسول اللہؐ کے آگے نماز پڑھی (امامت کرائی)۔ تو عمرؒ نے ان سے کہا: عروہ! سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو مسعود کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جبرئیلؑ تشریف لائے انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ساتھ (انکی اقتداء میں) نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی پھر نماز ادا کی انہوں نے اپنی اُنگلی سے پانچوں نمازیں شمار کیں۔

خلاصۃ الباب ☆ یہاں سے نماز کے اوقات مستحبہ کا بیان ہے۔ موافقت مستحبہ کے بارے میں امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں تعجیل (جلدی پڑھنا) افضل ہے سوائے عشاء کے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ غلس کے لغوی معنی ظلمۃ اللیل کے ہیں اور اس کا اطلاق اُس اندھیرے پر ہوتا ہے جو طلوع فجر کے بعد کچھ دیر تک چھایا رہتا ہے۔ یہاں وہی اندھیرا مراد ہے۔ اس حدیث سے استدلال کر کے امام شافعیؒ امام احمد اور امام اسحٰق رحمہم اللہ یہ فرماتے ہیں کہ فجر میں تغلیس افضل ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ فجر میں اسفار افضل ہے البتہ امام محمدؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ غلس میں ابتداء کر کے اسفار میں ختم کرنا افضل ہے اور اس روایت کو امام طحاویؒ نے اختیار کیا ہے۔ حدیث باب کا جواب حنفیہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ درحقیقت لفظ ''من الغلس'' حضرت عائشہؓ کا لفظ نہیں بلکہ ان کا قول: ''ما یعرفن'' پر ختم ہو گیا اور ان کا منشاء یہ تھا کہ عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی آتی تھیں۔ اس لیے انہیں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔ کسی نے یہ سمجھا کہ نہ پہچاننے کا سبب اندھیرا تھا اس لیے ''من الغلس'' کا لفظ بڑھا دیا۔ گویا یہ ادراج من الراوی ہے۔ اس کی دلیل حدیث باب بھی ہے اور امام طحاوی نے یہ روایت بھی بغیر لفظ میں الغلس کے نقل کی ہے۔ حنفیہ کے دلائل میں سے حدیث باب: ۲۷۲ ہے اور نسائی کی روایت بسند صحیح ان الفاظ سے مروی ہے: ((ما سفرتم بالصبح فانہ اعظم للاجر)) اور ابن حبانؒ سے اس طرح روایت کیا ہے: اصبحوا بالصبح فانکم کلما اصبحتم باالصبح کان اعظم لاجورکم۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جتنا زیدہ اسفار کرو گے اتنا ہی اجر زیادہ ہو گا حالانکہ فجر کا واضح ہونا ایک مرتبہ ہو جائے تو اس کے بعد اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ ۲) صحیح بخاری میں حضرت ابو برزہ اسلمیؓ کی ایک طویل روایت ہے جس

میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ((وکان ینفتل من صلوٰۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ۔ مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچانتا تھا۔ واضح رہے کہ مسجد نبوی کی دیواریں چھوٹی تھیں اور چھت نیچی تھی لہٰذا اس کے اندر ہم نشین کو پہچاننا اسی وقت ممکن تھا جب با ہر اسفار ہو چکا ہو۔ ۳) معجم طبرانی' کامل ابن عدی' مصنف علیہ الرزاق' مستدرک حاکم وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نور بصلوٰۃ الصبح حتی یبعر القوم مواقع نبلھم من الاسفار اے بلال صبح کی نماز میں روشنی کر۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے تیروں کے گرنے کی جگہیں دیکھ لیں' روشنی کی وجہ سے۔ ۴) شیخینؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کی تخریج کی ہے جسے ابوداؤد نے ذکر کیا ہے۔ اس میں لفظ قبل وقتھا ہے' جس سے باتفاق معتاد وقت سے قبل مراد ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ غلس ادا کی تھی۔ حضرت ابن مسعودؓ اس کو وقت سے پہلے قرار دے رہے ہیں' جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام عادت اسفار میں نماز پڑھنے کی تھی۔ حنفیہ کی وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ اُن کے مستدلات قولی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ بخلاف شوافع کے مستدلات کے کہ وہ صرف فعلی ہیں جبکہ قولی حدیث راجح ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اسفار اور تغلیس کے باب میں تعارضِ حدیث کے رفع کا ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار افضل ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قولی روایت میں جو حضرت رافع سے مروی ہے کہ اس کا حکم دیا ہے لیکن عملاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلس میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تقریباً تمام صحابہؓ نماز تہجد کے عادی تھے اور جہاں تہجد پڑھنے والوں کی اتنی کثرت ہو وہاں اُن کی سہولت کی خاطر تغلیس ہی بہتر ہے جیسا کہ خود حنفیہ کے نزدیک رمضان میں تغلیس بہتر ہے۔

۲: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب: نمازِ فجر کا وقت

۶۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نِسَآءَ الْمُؤْمِنَاتُ يُصَلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى اَهْلِهِنَّ فَلَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ تَعْنِیْ مِنَ الْغَلَسِ.

۶۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہلِ ایمان عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں پھر اپنے گھروں کو واپس آتیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی ہمیں پہچان نہ سکتا۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ابْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَلْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ [الإسراء: ۷۸] قَالَ تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

۶۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: ''اور فجر کا قرآن بلاشبہ فجر کے قرآن میں حاضر ہوتے ہیں''۔ (الاسراء ۷۸) کی تفسیر میں نقل کیا کہ دن اور رات کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

۶۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ

۶۷۱: حضرت مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ میں نے

بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا نَهِيْكُ بْنُ يَرِيْمَ الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا مُغِيْثُ بْنُ سُمَيٍّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَلَمَّا سَلَّمَ اَقْبَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ هٰذِهِ صَلَاتُنَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا طُعِنَ عُمَرُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ.

٦٧٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَ جَدُّهُ بَدْرِيٌّ يُخْبِرُ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اَوْ لِاَجْرِكُمْ.

٣: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

٦٧٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ.

٦٧٤ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْهَجِيْرِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ.

٦٧٥ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ ثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا عَوْفٌ نَحْوَهُ

٦٧٦ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

(فی اسناده مقال مالک الطائی لا یعرف و معاویه فیه لین)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ اندھیرے میں نماز صبح ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے حضرت ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یہ کیسی نماز ہے؟ فرمانے لگے: یہ ویسی ہی نماز ہے جیسی ہم رسول اللہ اور ابو بکرؓ و عمرؓ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو عثمانؓ نے روشنی میں پڑھنا شروع کی۔

٦٧٢ : حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

باب: نمازِ ظہر کا وقت

٦٧٣ : حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

٦٧٤ : حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی نماز جسے تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

٦٧٥ : حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی گرمی کی شکایت کی۔ آپؐ نے اس شکایت کا لحاظ نہ فرمایا۔

٦٧٦ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے لیکن اس کی سند میں مالک طائی غیر معروف ہے اور معاویہ میں ضعف ہے۔

۴: بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرنا (یعنی ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا)

۶۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی تیزی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(فی الزوائد: اسنادہ صحیح)

۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی میں شدت آ جائے تو ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۷۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۰: حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ لَنَا أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۶۸۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر دوپہر کو ادا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیں فرمایا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۶۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ.

۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے امام شافعی استحباب تعجیل ظہر کے قائل ہیں۔ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک سردی میں تعجیل اور گرمی میں تاخیر افضل ہے۔ حنفیہ کے نزدیک احادیث باب سردی کے زمانہ پر محمول ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سردی کے زمانہ میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے اور از روئے مذکورہ احادیث مبارکہ کے گرمی کے زمانہ میں تاخیر افضل ہے۔ بخاری اور ترمذی کی حدیث کی بناء پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارک تھی کہ جب سردی کا زمانہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھتے اور جب گرمی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ یہ روایت صحیح اور صریح ہے

اوراس سے تمام روایات میں اچھی طرح تطبیق ہو جاتی ہے۔امام بخاریؒ نے اس مفہوم کی متعدد روایات اپنی صحیح بخاری میں نقل کی ہیں۔واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ سفر وحضر دونوں میں تاخیر کی تھی۔

۵: بَابُ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کا وقت

۶۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

۶۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر ادا فرماتے جبکہ سورج بلند اور روشن ہوتا پھر جانے والا عوالی تک چلا جاتا پھر بھی سورج بلند ہوتا۔

خلاصۃ الباب ☆ لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَ: يُظْهِرْ' ظہر سے نکلا ہے۔باب فتح سے اس کے معنی ہیں پشت پر چڑھنا۔مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت عصر کی نماز پڑھی جبکہ دھوپ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے فرش پر تھی اور حجرہ پر نہیں چڑھی تھی۔اس حدیث کو شافعیہ عصر کی نماز جلدی پڑھنے پر بطور تائید کے پیش کرتے ہیں لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے استدلال تام نہیں ہوتا۔اس لیے کہ لفظ حجرہ ایسی عمارت کو کہتے ہیں جس پر چھت نہ ہو اور کبھی کبھی چھت والی عمارت کو بھی کہتے ہیں۔یہاں دونوں احتمال ہیں اگر چھت والا کمرہ مراد ہو تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں دھوپ کے اندر آنے کا راستہ صرف دروازہ ہی ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے کا دروازہ مغرب میں تھا لیکن چونکہ چھت نیچی تھی اور دروازہ چھوٹا تھا اس لیے اس میں دھوپ اسی وقت اندر آ سکتی ہے جبکہ سورج مغرب کی طرف کافی نیچے آ چکا ہو۔لہٰذا یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کے مطابق تاخیر عصر کی دلیل ہوئی نہ کہ تعجیل کی۔اگر اس سے عمارت بغیر چھت کے مراد لی جائے جیسا کہ علامہ سمہودیؒ نے وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ فرمایا کہ اس حدیث میں حجرہ سے مراد چھت کے بغیر عمارت ہے۔اس صورت میں دھوپ کے حجرہ میں آنے کا راستہ چھت کی طرف سے ہوگا لیکن چونکہ دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سورج بہت دیر تک حجرہ کے اوپر رہتا تھا اور دھوپ کا دیوار پر چڑھنا بالکل آخری وقت ہی ہوتا تھا۔اس لیے اس سے تعجیل پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔تاخیر عصر کے استحباب پر حنفیہ کی دلیل حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور مسند احمد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس سے تاخیر عصر کا استحباب معلوم ہوا۔احناف کی اور دلیل معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا اثر ہے کہ وہ نمازِ عصر تاخیر سے پڑھتے تھے۔

۶۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِيْ لَمْ يُظْهِرْهَا الْفَيْءُ بَعْدُ.

۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی جبکہ دھوپ میرے حجرے میں تھی ابھی سایہ حجرے کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔

۶: بَابُ الْمُحَافِظَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کی نگہداشت

۶۸۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

۶۸۴: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَاءَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی.

خندق کے روز فرمایا: اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکے رکھا۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَ مَالَہٗ.

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جس کی نمازِ عصر چھوٹ گئی گویا اس کے گھر والے اور مال ہلاک کر دیا گیا۔

۶۸۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَھْدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِکُوْنَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلَاۃِ الْوُسْطٰی مَلَاءَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَ بُیُوْتَھُمْ نَارًا.

۶۸۶: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جنگ خندق میں) مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ عصر سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج چھپ گیا تو آپ نے فرمایا انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر) سے روکا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

خلاصۃ الباب ☆ نمازِ عصر صلوٰۃ الوسطیٰ ہے اور صلوٰۃ الوسطیٰ کے بارہ میں قرآنِ کریم میں بہت تاکید ہے۔ نماز کا ضائع کرنا بال بچوں کی وجہ سے یا مال و دولت کے لالچ سے ہوتا ہے گویہ کہ سارا مال اور اہل وعیال ختم ہو گئے ہیں۔

۷: بَابُ وَقْتِ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب کا وقت

۶۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ ثَنَا اَبُو النَّجَاشِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خُدَیْجٍ یَقُوْلُ کُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَیَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَ اِنَّہٗ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَوَاقِعِ نَبْلِہٖ.

حَدَّثَنَا اَبُوْ یَحْیَی الزَّعْفَرَانِیُّ ثَنَا اِبْرٰھِیْمُ ابْنُ مُوْسٰی نَحْوَہٗ.

۶۸۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مغرب پڑھتے پھر ہم میں سے کوئی واپس آتا تو وہ اپنے تیر گرنے کے مقام کو دیکھ لیتا۔ (یعنی اندھیرا اتنا کم چھایا ہوتا)۔

۶۸۸: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

۶۸۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج پردے کے پیچھے چھپ جاتا۔

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی ثَنَا اِبْرٰھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَاَنَا

۶۸۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے

عَبَّادُبْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ بْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِبَغْدَادَ فَذَهَبْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ الْاَعْيَنُ اِلَى الْعَوَّامِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ فَاَخْرَجَ اِلَيْنَا اَصْلَ اَبِيْهِ فَاِذَا الْحَدِيْثُ فِيْهِ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت اس وقت تک مسلسل فطرت پر قائم رہے گی جب تک نماز مغرب کو اتنا مؤخر نہ کرے کہ ستارے گھنے ہو جائیں۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ بغداد میں اہل فن حضرات کو اس حدیث میں اضطراب ہوا تو میں اور ابوبکر اعین' عوام بن عباد بن عوام کے پاس گئے انہوں نے ہمیں اپنے والد کی بیاض دکھائی اس میں بھی یہ حدیث تھی۔

٨: بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

باب: نماز عشاء کا وقت

٦٩٠ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ لَا اَشُقُّ عَنْ اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَاءِ.

٦٩٠ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

٦٩١ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ.

٦٩١ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر گرانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرتا۔

٦٩٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتِمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَ نَامُوْا وَ اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ.

٦٩٢ : حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا نبیؐ نے انگشتری پہنی؟ فرمایا جی۔ آپ نے نصف شب کے قریب تک نماز عشاء مؤخر فرمائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرہ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے انتظار میں رہے مسلسل نماز ہی میں رہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (اس وقت) آپ کی انگشتری کی چمک اب بھی گویا میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

٦٩٣ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ

٦٩٣ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ (تقریباً) آدھی رات گزر گئی

حَتّٰی ذهب شطرُ اللّیل فخرج فصلّی بهمْ ثُمّ قال انّ النّاس قد صلّوْا و ناموْا و انْتُم لمْ تزالُوْا فی صلاةٍ ما انْتظرْتُمْ الصّلاة و لوْلا الضّعیف والسّقیمُ احْببْتُ انْ اُوخّر هذه الصّلوة اِلٰی شطرِ اللّیل

پھر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم مسلسل نماز ہی میں رہے۔ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر (تم میں) ناتواں اور بیمار نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ نصف شب تک نماز مؤخر کروں۔

۹ : بَابُ مِیْقَاتِ الصَّلٰوۃِ فِیْ الْغَیْمِ

باب : ابر میں نماز جلدی پڑھنا

۶۹۴ : حدَّثنَا عَبْدُ الرّحْمنِ بْنُ اِبْرٰهیْم و مُحمّدُ بْنُ الصّبّاحِ قالا ثنا الْولیْدُ بْنُ مُسْلمٍ ثنا الْاوْزاعیُّ حدّثنیْ یحْیی بْنُ ابیْ کثیْرٍ عنْ ابیْ قِلابة عنْ ابی الْمُهاجِرِ عنْ بُریْدة الْاسْلمِیِّ قال کُنّا مع رسُوْل الله فیْ غزْوة فقال بکّرُوْا بالصّلوة فی الْیوْم الغیْم فاِنّهٗ منْ فاتتْهُ صلوةُ الْعصْر حبط عملُهٗ

۶۹۴ : حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابر کے دن نماز میں جلدی کرو کیونکہ جس کی عصر کی نماز رہ گئی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ حضرات کہتے ہیں کہ عشاء کی تاخیر ثلث لیل تک افضل ہے۔ یہ رات کا حصہ اوّل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا انتظار کرنے والے گویا نماز ہی میں ہیں۔ نماز کا انتظار بہت فضیلت والا ہے اور اجر وثواب کا ذریعہ ہے۔

۱۰ : بَابُ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَهَا

باب : نیند کی وجہ سے یا بھولے سے جس کی نماز رہ گئی؟

۶۹۵ حدّثنا نصْرُ بْنُ علیّ الْجهْضمیُّ ثنا یزیْدُ بْنُ زُریْعٍ ثنا حجّاجٌ ثنا قتادةُ عنْ انس بْن مالک قال سُئل النّبیُّ ﷺ عن الرّجُل یغْفُلُ عن الصّلوة اوْ یرْقُدُ عنْها قال یُصلّیْها اذا ذکرها

۶۹۵ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اُس مرد کے متعلق جس کی نماز بھولے سے یا سوتے رہنے کی وجہ سے چھوٹ جائے؟ فرمایا: جب یاد آئے (یا بیدار ہو) تو پڑھ لے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ قضاء نماز ٹھیک اُس وقت پڑھنا ضروری ہے جب آدمی نیند سے بیدار ہو یا اسے یاد آئے۔ یہاں تک کہ طلوع وغروب اور استواء کے اوقات مکروہ میں بھی' یہ حضرات ان احادیث کو جن میں اوقات مکروہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس عموم سے مخصوص مانتے ہیں۔ ان کے برخلاف حنفیہ کے نزدیک قضاء کا وجوب موسع ہوتا ہے۔ یعنی یاد آنے اور جاگنے کے بعد کسی بھی وقت نماز پڑھی جاسکتی ہے لہٰذا اوقات مکروہہ میں اس کی ادائیگی درست نہیں۔ حنفیہ احادیث ((النهی عن الصلوة فی الاوقات المکروهة)) یعنی اوقاتِ مکروہہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث باب کو ان احادیث سے مخصص مانتے ہیں۔ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں: ۱) حدیث باب کی عملی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ التعریس کے واقعہ میں بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث تعریس اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ ﷺ

بیدار ہوتے ہی وہاں نماز پڑھنے کے بجائے وہاں سے سفر کر کے کچھ آگے تشریف لے گئے اور وہاں نماز ادا فرمائی جبکہ سورج کافی بلند ہو چکا تھا۔ ۲) احادیث النھی عن الصلوۃ فی الاوقات المکروھۃ معنًا متواتر ہیں اور ان اوقات میں ہر قسم کی نماز کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اس عدم جواز کے عموم میں قضاء نمازیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ ۳) خود امام شافعیؒ حدیث باب کے الفاظ ((یُصلّیھا اِذا ذکرھا)) کے عموم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے نزدیک بعض صورتوں میں نماز کو مؤخر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو ایسے وقت نماز یاد آئی جبکہ وہ حائضہ تھی تو امام شافعیؒ کے نزدیک اس عورت کے لیے پاک ہونے تک نماز کی تاخیر ضروری ہے۔ گویا اس مقام پر امام شافعی بھی اس حدیث کو مخصوص کرنے پر مجبور ہیں اور جب ایک جگہ عموم ختم ہو گیا تو اوقاتِ مکروہہ میں بھی اس کی تخصیص میں کیا حرج ہے۔ حضرت علامہ گنگوہیؒ نے فرمایا کہ حدیث باب اداءِ نماز کے بیان میں نص ہے اور وقت کے بیان میں ظاہر ہے اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اوقاتِ مکروہہ میں نماز نہ پڑھو وہ وقت کے بیان میں نص ہیں اور نص اور ظاہر کے تعارض کے وقت نص کو مقدم کیا جاتا ہے۔

۲۹۶. حدّثنا جُبارةُ بْنُ الْمُغَلِّس ثنا ابُوْ عَوانة عنْ قتادةَ عَنْ انس بن مالکٍ قالَ قَالَ رسُوْلُ اللهِ ﷺ منْ نسی صلوۃً فلْیُصلّھا اذا ذکرھا.

۲۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے۔

۲۹۷: حَدّثنا حرملۃُ بْنُ یَحْییٰ ثنا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وهْبٍ ثنا یُوْنُسُ عن ابن شھابٍ عَنْ سعِیْد بن الْمُسیّب عنْ ابی هُریْرۃ رضی اللهُ تعالی عنْهُ انّ رسُوْل الله صلّی اللهُ علیه وَسلّم حیْنَ قفلَ منْ غزْوۃ خیْبرَ فسار لیْلۃً حتّی اذا ادْرکهُ الْکری عرّسَ وَ قَال لبلالٍ رَضی اللهُ تعالی عنه اکْلأْ لنا اللّیْل فصلّی بلالٌ رضی اللهُ تعالی عنْهُ ما قُدّر لهُ و نام رسُوْلُ الله صلّی اللهُ علیْهِ وَسلّم و اصْحابُهٗ (رضی اللهُ تعالی عنْهُمْ) فلمّا تقارب الْفجْرُ استند بلالٌ رضی اللهُ تعالی عنه الی راحلته مواجه الْفجْر فغلبتْ بلالًا رضی اللهُ تعالی عنه عیْناهُ و هُو مُسْتنِدٌ الی راحلته فلمْ یسْتیْقظْ بلالٌ رضی اللهُ تعالی عنْهُ وَ لا احدٌ منْ اصْحابه حتّی ضربتْهُمُ الشّمْسُ فکان رسُوْلُ الله صلّی اللهُ علیه وسلّم اوّلَهُمْ اسْتیْقاظًا ففزع رسُوْلُ الله صلّی اللهُ علیْه وسلّم فقال ایْ بلالُ رضی اللهُ تعالی عنه فقال بلالٌ رضی اللهُ

۲۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب غزوۂ خیبر سے واپس ہوئے تو رات بھر چلتے رہے۔ جب آپؐ کو اونگھ آنے لگی تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا: ہمارے لئے تم رات کا خیال رکھو۔ بلالؓ نے جتنا مقدر میں تھا نفل ادا کئے اور رسول اللہؐ اور آپ کے ساتھی سو گئے۔ جب فجر قریب ہوئی تو بلالؓ نے اپنی اونٹنی کے ساتھ ٹیک لگا دی فجر (مشرق) کی طرف منہ کر کے۔ پس بلالؓ پر اسی اونٹنی پر ٹیک کی حالت میں نیند غالب آ گئی نہ ان کی آنکھ کھلی نہ کسی اور صحابی کی۔ یہاں تک کہ ان کو دھوپ محسوس ہوئی تو سب سے پہلے نبیؐ جاگے اور گھبرا کر فرمایا: ارے بلال! (یہ کیا ہوا؟) بلالؓ نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اے اللہ کے رسول! میری جان کو اسی نے روکے رکھا جس نے آپ کی جان کو روکے رکھا۔ آپؐ نے فرمایا اونٹوں کو چلاؤ لوگوں نے تھوڑی دور تک اپنے اونٹوں

تعالی عنه اخذ بنفسیْ الَّذِیْ اخذ بنفسک بابی انت وأمی یا رسُوْل الله! صلّی الله عليه وسلّم قالَ اقْتادُوْا فاقْتادُوْا رَواحلهُمْ شيْئًا ثُمّ توَضّأ رسُوْل الله صلّی الله عَلَيْهِ وسلّم وامر بلالًا رضی الله تَعالی عنه فاقام الصّلوة فصلّی بهِمُ الصُّبح فلمّا قضی النَّبِيُّ صلّی الله عليه وسلّم الصّلاة قال منْ نسی صلوةً فلْيُصَلِّهَا اذا ذكرها فانّ الله عزّوجلّ قال و اقم الصّلوة لِذكْرِیْ قال و كان ابْنُ شهابٍ يقْرءُوْها للذكْرى.

کو چلایا (آپ اس جگہ سے چلے گئے کیونکہ وہاں شیطان تھا جیسے دوسری روایت میں ہے) پھر آپؐ نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے نماز کی تکبیر کہی آپؐ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے فرمایا۔ جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قائم کر نماز کو میری یاد کی خاطر اور ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے: و اقم الصّلوة للذكرى.

۶۹۸: حدّثنا احْمدُ بْنُ عَبْدة ثنا حمّادُ بْنُ زيْدٍ عنْ ثابتٍ عنْ عبْد الله بْنِ رباحٍ عنْ ابِیْ قتادة رضی الله تَعالی عنه قال ذكرُوْا تفْريطهُمْ فی النَّوْم فقال نامُوْا حتّی طلعت الشّمْسُ فقال رسُوْلُ الله صلّی الله عليه وسلّم ليْس فی النّوْم تفْريطٌ انّما التّفْرِيْطُ فِیْ الْيقظةِ فاذا نسی احدُكُمْ صلاةً او نام عنْها فلْيُصلِّها اذا ذكرها و بوقْتها من الْغد قال عَبْدُ الله بْنُ رباحٍ فسمعنِیْ عمْرانُ بْنُ الْحُصيْنِ رضی الله تعالی عنْه و انا اُحدِّثُ بِالْحَدِيْث فقال يا فتی اُنْظُرْ كيْف تُحدِّثُ فانِّیْ شاهدٌ لِلْحديْث مع رسُوْلِ الله صلّی الله عليه وسلّم قالَ فما انْكر منْ حديْثِه شيْئًا.

۶۹۸: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نیند میں کوتاہی کا ذکر کیا۔ کہا سوتے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: سوتے میں کچھ کوتاہی نہیں کوتاہی تو جاگتے میں ہے۔ اسلئے جب ہم میں سے کوئی بھی نماز بھول سے چھوڑ دے یا نیند میں چھوٹ جائے تو جب یاد آئے تو اُس وقت پڑھ لے اور آئندہ وقت پر نماز پڑھے۔ ابو قتادہؓ کے شاگرد عبداللہ رباح کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ عمران بن حصینؓ نے سنا تو فرمایا: اے جوان! سوچ کر حدیث بیان کرنا کیونکہ اس واقعہ میں مَیں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس میں سے کسی بات کی بھی تردید نہ فرمائی۔

۱۱: بابُ وَقتِ الصَّلاةِ فِیْ الْعُذْرِ و الضَّرُوْرَة

باب: عذر اور مجبوری میں نماز کا وقت

۶۹۹ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح ثنا عبْدُ العزيز بْنُ مُحمّدٍ الدّراوردِیُّ اخبرنِیْ زيْدُ بْنُ اسْلم عنْ عطاء بْن يسارٍ و عنْ بُسْر بْن سعيْدٍ و عن الْاعْرج يُحدّثُوْنهُ عنْ ابِیْ هُريْرة انّ رسُوْل الله ﷺ قال منْ ادْرک من الْعصْر ركعةً قبْل انْ تغْرُب الشّمْسُ فقدْ ادْركها و منْ ادْرک من الصُّبْح ركعةً قبْل انْ تطْلُع الشّمْسُ فقدْ ادْركها

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت کا بھی موقع مل گیا تو اس کو عصر مل گئی اور جسے طلوع شمس سے قبل صبح کی ایک رکعت بھی مل گئی تو (وہ ایسے ہی ہے کہ گویا) اُس کو صبح کی نماز مل گئی۔

۷۰۰: حدّثنا احْمدُ بْنُ عمْرِو بْن السّرْح و حرْملةُ بْنُ

۷۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

يَحْيَى الْمِصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو طلوع فجر سے قبل صبح کی ایک رکعت مل گئی تو اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب شمس سے قبل عصر کی ایک رکعت مل گئی تو (گویا ایسے شخص کو بھی) نماز عصر مل گئی۔

حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے ایک جزء پر اتفاق ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ جزء اوّل میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہیں۔ حنفیہ حضرات فجر اور عصر میں تفریق کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی طرف سے ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حدیث باب ان احادیث کے ساتھ معارض ہے جن میں سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کی ممانعت وارد ہوئی ہے لہٰذا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کی نماز فاسد اور عصر کی نماز درست ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت فجر میں کوئی وقت ناقص نہیں بلکہ پورا وقت کامل ہے لہٰذا جو آخر وقت میں نماز شروع کر رہا ہے اس پہ وجوب کامل ہوا لیکن سورج کے حائل ہونے کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہوئی اور وجوب کامل کی وجہ سے ادائیگی ناقص ہو تو مفسد نماز ہے' واللہ اعلم۔

۱۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَ عَنِ الْحَدِيْثِ بَعْدَهَا

باب: عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا منع ہے

۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْا ثَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ وَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا.

۷۰۱ : حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا پسند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے تھے۔

۷۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَ لَا سَمَرَ بَعْدَهَا.

۷۰۲ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے قبل سوئے نہ عشاء کے بعد باتیں کیں۔ (یعنی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا)۔

۷۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ

۷۰۳ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حبیب و علیُّ بنُ المُنذر قالُوا ثنا محمّدُ بنُ فُضیلٍ ثنا عطاءُ بنُ السّائب عنْ شقیقٍ عنْ عبد الله بن مسعُودٍ قال جدب لنا رسُولُ الله ﷺ السّمر بعْد العشاء یعْنی زجرنا۔

بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء (کی نماز) کے بعد باتیں کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے نماز عشاء سے قبل سونے کو مطلق مکروہ کہا ہے لیکن مسلکِ حق ریہ ہے کہ اگر نمازِ عشاء کے وقت اُٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو مکروہ نہیں حضرت عمرؓ اورعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دونوں طرح منقول ہے یعنی سونا بھی اور سونے کی کراہت بھی اور'' سمر'' دراصل چاندی کو کہتے ہیں پھر چونکہ اہل عرب کے یہاں چاندنی راتوں میں قصے کہانیاں لکھنے کا دستور تھا اس لیے اس کا اطلاق کہانیاں کہنے پر مرعوب لگا۔ ان احادیث میں نمازِ عشاء کے بعد قصے کہانیوں میں مشغول ہونے سے منع کیا گیا لیکن ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نماز عشاء کے بعد کلام کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ بعد عشاء کی گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اس کا ظن غالب ہو کہ رات کو جاگنے سے نمازِ فجر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر محمول ہے۔

۱۳ : بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُقَالَ صَلَاةُ الْعَتَمَةِ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنے سے ممانعت

۷۰۴: حدّثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ و مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح قالا ثنا سُفيانُ بْنُ عُيينة عنْ عبْدِ الله بنِ ابی لبیدٍ عنْ ابی سلمة عن ابنِ عُمر قال سمعْتُ رسُوْل الله ﷺ يقُوْلُ لا تغْلبنّكُمُ الْاعْرابُ على اسْم صلاتِكُمْ فانّها الْعشاءُ و انّهُمْ ليُعْتمُوْن بالابل.

۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں اس کا نام عشاء ہے اور وہ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ رات کے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ دوھنا اعتام کہلاتا ہے۔ اس زمانہ میں دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ ہماری اتنی بڑی فضیلت والی نماز عشاء کو عتمہ کہتے ہو۔ جنگل کی وجہ سے اندھیرے میں اونٹنی کا دودھ نکالنا تو بہت بری عادت ہے۔ عشاء کی نماز سے اس کو کیا مناسبت ہے۔

۷۰۵: حدّثنا يعْقُوْبُ بْنُ حُميْدِ بْنِ كاسبٍ ثنا الْمُغيْرةُ بْنُ عبْد الرّحْمن عنْ مُحمّدِ بْنِ عجْلان عن الْمقْبُريّ عنْ ابی هُريْرة ح و حدّثنا يعْقُوْبُ بْنُ حُميْدٍ ثنا ابْنُ ابی حازمٍ عنْ عبْد الرّحْمن ابنِ حرْملة عنْ سعيْدِ بْنِ الْمُسيّب عنْ ابی هُريْرة انّ النّبیّ قال لا تغْلبنّكُمُ الْاعْرابُ على اسْم صلاتكُمْ زاد ابْنُ حرْملة فانّما هی الْعشاءُ و انّما يقُوْلُوْن الْعتمة لاعْتامهمْ بالابل.

۷۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے نام میں دیہاتی تم پر غالب نہ آئیں ایک روایت میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کا نام عشاء ہی ہے اور دیہاتی عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تاریکی میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

کتاب الاذان والسنۃ فیہا

اذان کے باب اوراذان کا مسنون طریقہ

۱ : بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

باب: اذان کی ابتداء

۷۰۶: حدثنا ابو عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بن مَيْمُوْنِ الْمَدنِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحرانِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اسحٰق ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ابرهِيم التَّيْميُّ عن مُحَمَّد بن عبد الله بن زَيْدٍ عن ابيه قال كان رسُوْلُ الله صلَّى الله عليه وسلَّم قد هَمَّ بالْبُوْقِ و امر بالنَّاقُوْسِ فنحت فأرِى عبدُ الله بنُ زيْدٍ فِي الْمنام قال رأيْتُ رجُلاً عليه ثوْبان اخضران يحْملُ ناقُوْسًا فقلتُ لهُ يا عبد الله اتبيْعُ النَّاقُوْس قال و ما تصْنعُ به قُلْتُ أنادِيْ به الى الصلٰوة قال افلا اَدُلُّک علی خيْرٍ مِنْ ذالک قلْتُ و ما هُو قال تقُوْلُ . " الله اكبرُ الله اكبرُ الله اكبرُ الله اكبر اشْهدُ انْ لَّا اله الَّا الله اشهدُ انْ لا اله الَّا الله اشهدُ انّ مُحمَّدًا رَّسُوْلُ الله' اشْهدُ انَّ مُحمَّدًا رَّسُوْلُ الله' حيَّ على الصَّلوة' حيَّ على الصَّلوةِ حيَّ على الْفلاح حيَّ على الْفلاح ' الله اكْبرُ الله اكبرُ لا اله الَّا الله' قال فخرج عبْدُ الله بْنُ زيْدٍ حتّى اتى رسُوْل الله صلَّى الله عليه وَسلَّم فاخْبرهُ بما راى قال يارسُوْل الله رَأيْتُ رجُلا عليْهِ ثوْبَان اخْضران يحْمِلُ ناقُوْسًا فقصَّ عليْهِ الْخبر فقال رسُوْلُ الله صلَّى الله عليه وسلَّم اِنَّ صاحبكُمْ قدْ راى رُؤْيا فاخْرُجْ مع بلالٍ الى الْمسْجد ولْيُنادِ بلالٌ فانَّهُ انْدى صوْتًا منْك قال فخرجْتُ مع بلالٍ الى المسْجد فجعلْتُ اُلْقِيها عليْهِ

۷۰۶: حضرت عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارادہ فرمالیا نرسنگا بجوانے کا اور حکم دیدیا ناقوس کی تیاری کا۔ پس وہ تراش لیا گیا تو عبداللہ بن زیدؓ کو خواب دکھائی دیا۔ کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک مرد دو سبز کپڑے پہنے ہوئے ناقوس اٹھائے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس بیچو گے؟ کہنے لگا: تم اس کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں اس کے ذریعہ نماز کا اعلان کروں گا۔ کہنے لگا: میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ میں نے کہا اس سے بہتر کیا ہے؟ کہنے لگا تم یوں کہو : " الله اكبر الله اكبرُ الله اكبرُ الله اكبر اشهدُ انْ لَّا الٰه الَّا الله اشهدُ انْ لا الٰه الَّا الله اشهدُ انَّ مُحمّدًا رَّسُوْلُ الله' اشهدُ انّ مُحمّدًا رَّسُوْلُ الله' حيَّ على الصَّلوة' حيَّ على الصَّلوة حيَّ على الْفلاح حيَّ على الْفلاح ' الله اكبرُ الله اكبرُ لا اله الَّا الله' " کہتے ہیں میں (بیدار ہونے پر) نکلا اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب سنایا۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو سبز کپڑوں میں ملبوس ایک مرد دیکھا جس نے ناقوس اٹھایا ہوا ہے اور سارا خواب بیان کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے ساتھی نے ایک (اچھا) خواب دیکھا تم بلالؓ کے ساتھ مسجد

و ھو ینادی بھا قال فسمع عمر بن الخطاب بالصوت فخرج فقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لقد رایت مثل الذی رای قال ابو عبید فاخبرنی ابوبکر الحکمی ان عبد اللہ بن زید الانصاری قال فی ذالک

جاؤ اور بلال اذان دے کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔ کہتے ہیں میں بلالؓ کے ساتھ مسجد گیا' میں ان کو سکھا تا جاتا اور وہ پکارتے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے یہ آواز سنی تو آئے اورعرض کی: اے اللہ کے رسول! بخدا میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا۔

احمد اللہ ذالجلال والاکرام
حمدا علی الاذان کثیرا
اذا اتانی بھز البشیر من اللہ
فاکرم بہ لدی بشیرا
فی لیال و الی بھن ثلاث
کلما جاء اد فی توقیرا

امام ابن ماجہؒ کے استاذ ابو عبید کہتے ہیں مجھے ابوبکر حکمی نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ نے اس بارے میں یہ اشعار کہے: ''میں بزرگی اوراحسان کرنے والے اللہ کی حمد وتعریف کرتا ہوں اور بہت تعریف اذان سکھانے پر جب خوشخبری دینے والا فرشتہ اللہ کی جانب سے میرے پاس اذان لایا۔ میرے نزدیک کیسا عزت والا خوشخبری سنانے والا ہے۔ تین رات مسلسل میرے پاس آیا اور جب بھی آیا میری عزت اوروقار میں اضافہ کر گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد بنائی گئی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جماعت کا وقت قریب ہونے کی عام اطلاع کے لیے اعلان کا کوئی خاص طریقہ اختیار کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں صحابہ کرامؓ سے بھی مشورہ فرمایا' کسی نے کہا کہ اس کے لیے بطور علامت کوئی خاص جھنڈا بلند کیا جائے' کسی نے رائے دی کہ کسی بلند جگہ آگ روشن کر دی جایا کرے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جس طرح یہودیوں کے عبادت خانوں میں نرسنگھا ایک قسم کا بھونپا بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی نماز کے اعلان اور بلاوے کے لیے نرسنگھا بجایا کریں۔ کسی نے نصاریٰ والے ناقوس کی تجویز پیش کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی بات پر بھی اطمینان نہیں ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں متفکر رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فکر مندی نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی متفکر کر دیا۔ ان میں سے ایک انصاری صحابی حضرت عبداللہ بن زید بن عبداللہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متفکر دیکھ کر بہت ہی فکر مند اور بے چین ہو گئے تھے۔ اسی رات خواب دیکھا جس کی تفصیل احادیث باب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اس خواب میں انہیں اذان اور اقامت کی تلقین ہوئی' انہوں نے صبح سویرے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ یہ رؤیا حق ہے۔ یعنی یہ خواب منجانب اللہ ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو اس لیے فرمائی کہ ان صحابی کے خواب بیان کرنے سے پہلے ہی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس بارہ میں وحی آ چکی تھی یا خواب سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات ڈالی بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی عبداللہ بن زیدؓ سے فرمایا کہ تم بلال کو اذان کے ان کلمات کی تلقین کر دو۔ ان کی آواز زیادہ بلند ہے' وہ ہر نماز کے

لیے اسی طرح اذان دیا کریں۔ فسمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوۃ خرج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الفاظِ اذان کی مشروعیت کا علم اُس وقت ہوا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی لیکن ابوداؤد وغیرہ کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن زیدؓ اپنا خواب سنا رہے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذاتِ خود وہاں موجود تھے۔ ان مختلف روایات کی وجہ سے جو اُلجھن پیدا ہوتی ہے اسے اس طرح رفع کیا جا سکتا ہے کہ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خواب حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے بھی بیس دن قبل دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس خواب کو بھول گئے تھے پھر جب حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے خواب سنایا تو اس وقت انہیں اپنا خواب یاد آیا لیکن وہ بتقاضائے حیاء خاموش رہے کیونکہ حضرت عبداللہؓ سبقت کر چکے تھے (اور غالباً اپنے گھر تشریف لے گئے) بعد میں جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو اس وقت انہوں نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہؐ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں' اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو سکتی ہے۔

۷۰۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰق عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ النَّاسَ لِمَا يُهِمُّهُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَذَكَرُوا الْبُوْقَ فَكَرِهَهُ مِنْ اَجْلِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ ذَكَرَ وَالنَّاقُوْسَ فَكَرِهَهُ مِنْ اَجْلِ النَّصَارٰى فَاُرِيَ النِّدَاءَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَطَرَقَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا بِهٖ فَاَذَّنَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَزَادَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ نِدَاءِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَاَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَاٰى وَلٰكِنَّهُ سَبَقَنِيْ.

۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس چیز کے متعلق جو لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرے۔ لوگوں نے بوق (نرسنگا) کا تذکرہ کیا آپؐ نے یہود کی (مشابہت کی) وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر ناقوس کا ذکر کیا آپؐ نے نصاریٰ (کی مشابہت) کی وجہ سے اسے ناپسند کیا۔ پھر اسی رات ایک انصاری مرد جن کا نام عبداللہ بن زید ہے اور حضرت عمرؓ کو اذان دکھائی گئی تو انصاری رات ہی میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہؐ نے بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی۔

زہریؒ فرماتے ہیں کہ بلالؓ نے اذانِ فجر میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا اضافہ فرمایا تو نبیؐ نے اس اضافہ کو برقرار رکھا۔ عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے ایسا ہی خواب دیکھا جیسا اس نے دیکھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا۔

۲: بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

٧٠٨: حدثنا محمد بن بشار و محمد بن يحيى قالا ثنا ابو عاصم انبانا ابن جريج اخبرني عبد العزيز بن عبد الملك بن ابي محذورة عن عبد الله بن محيريز و كان يتيما في حجر ابي محذورة بن معير حين جهزه الى الشام فقلت لابي محذورة اي عم اني خارج الى الشام و اني أسأل عن تأذينك فاخبرني ان ابا محذورة قال خرجت في نفر فكنا ببعض الطريق فاذن مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلاة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعنا صوت المؤذن ونحن عنه متنكبون فصرخنا نحكيه نهزأ به فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسل الينا قوما فاقعدونا بين يديه فقال ايكم الذي سمعت صوته قد ارتفع؟ فاشار الي القوم كلهم و صدقوا فارسل كلهم و حبسني و قال لي قم فاذن فقمت و لا شيء اكره الي من رسول الله صلى الله عليه وسلم و لا مما يأمرني به فقمت بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فالقى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم التأذين هو بنفسه فقال قل الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال لي ارفع من صوتك اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال لي ارفع من صوتك اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم دعاني

باب : اذان میں ترجیع

٧٠٨: حضرت عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے اور وہ یتیم تھے حضرت ابو محذورہ کی گود میں جب ابو محذورہ نے عبداللہ کو سامان دے کر شام کی طرف روانہ کیا تو (عبداللہ نے کہا کہ) میں نے ابو محذورہؓ سے پوچھا چچا جان میں شام کے لئے روانہ ہو رہا ہوں اور میں آپ سے اذان کے متعلق پوچھتا ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں کچھ ساتھیوں کے ساتھ نکلا ہم راستے میں تھے کہ رسول اللہؐ کے مؤذن نے نماز کے لئے اذان دی۔ رسول اللہؐ کے قریب ہی ہم نے مؤذن کی آواز سنی اس وقت ہم اذان سے دور تھے (یعنی مسلمان نہ ہوئے تھے) ہم استہزاءً چیخ چیخ کر اس کی نقل اتارنے لگے۔ رسول اللہؐ نے ہماری آواز سنی تو کچھ لوگوں کو بھیجا ہماری طرف۔ انہوں نے ہمیں رسول اللہؐ کے سامنے لا بٹھایا۔ فرمایا: تم میں سے کس کی آواز میں نے سنی جو بلند تھی تو سب ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا اور سچ ہی کہا تو رسول اللہؐ نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا اور مجھ سے فرمایا: کھڑے ہو کر اذان دو میں کھڑا ہوا میری یہ حالت تھی کہ رسول اللہؐ سے زیادہ اور اس اذان سے زیادہ جس کا مجھے آپؐ نے حکم دیا کوئی چیز ناپسندیدہ نہ تھی پھر بھی میں رسول اللہؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تو رسول اللہؐ نے بذات خود مجھے اذان کہلوائی۔ فرمایا کہو: الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله پھر مجھے فرمایا۔ ذرا اونچی آواز سے کہو: اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على

حِیْنَ قَضَیْتُ التَّاذِیْنَ فَاَعْطَانِیْ صُرَّۃً فِیْھَا شَیْیءٌ مِنْ فِضَّۃٍ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی نَاصِیَۃِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ ثُمَّ اَمَرَّھَا عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ عَلٰی ثَدْیَیْہِ ثُمَّ عَلٰی کَبِدِہٖ ثُمَّ بَلَغَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُرَّۃَ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ بَارَکَ عَلَیْکَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَرْتَنِیْ بِالتَّاذِیْنِ بِمَکَّۃَ قَالَ نَعَمْ قَدْ اَمَرْتُکَ فَذَھَبَ کُلُّ شَیْئٍ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ کَرَاھِیَۃٍ وَعَادَ ذٰلِکَ کُلُّہٗ مَحَبَّۃً لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلٰی عَتَّابِ ابْنِ اَسِیْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَاَذَّنْتُ مَعَہٗ بِالصَّلَاۃِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ ذٰلِکَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَا مَحْذُوْرَۃَ عَلٰی مَا اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَیْرِیْزٍ.

الصَّلٰوۃ حَیَّ علی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر جب میں نے اذان مکمل کر لی تو مجھے بلا کر ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی پھر میری پیشانی پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور میرے چہرہ سینہ وکلیجہ پر ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ رسول اللہؐ کا ہاتھ میری ناف کے قریب تک پہنچا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تمہارے اوپر برکت دے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے مجھے مکہ میں اذان پر مامور فرمایا؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: جی! میں نے تمہیں مامور کیا۔ اسی وقت رسول اللہؐ کی نفرت میرے دل سے نکل گئی اور وہ سب نفرت رسول اللہؐ کی محبت میں بدل گئی میں وہاں سے مکہ میں رسول اللہؐ کے عامل حضرت عتاب بن اسیدؓ کے پاس گیا اور ان کے ساتھ میں نے نماز کے لئے اذان دی رسول اللہؐ کے حکم کے مطابق۔ عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ کہ ایک اور صاحب جو ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے ملے تھے نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح عبداللہ بن محیریز نے بیان کی۔

۷۰۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا ھَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَامِرِ الْاَحْوَلِ اَنَّ مَکْحُوْلًا حَدَّثَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُحَیْرِیْزٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَۃَ حَدَّثَہٗ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً وَ الْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً الْاَذَانُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ

۷۰۹ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات تعلیم فرمائے۔ اذان اس طرح تعلیم فرمائی:

"اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ علی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

اَکْبَرُ ' لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ و الْاِقَامَۃُ سبْعَ عشْرۃَ کلِمَۃً ' اللّٰہُ اَکْبَرُ ' اللّٰہُ اَکْبَرُ ' اللّٰہُ اَکْبَرُ ' اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

" اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

خلاصۃ الباب ☆ ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ شہادتین کو دومرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دوبارہ دومرتبہ بلند آواز سے کہا۔امام شافعیؒ کے نزدیک چونکہ اذان میں ترجیع افضل ہے اس لیے ان کے نزدیک اذان انیس کلمات پر مشتمل ہے۔امام مالک کے نزدیک اذان سترہ کلمات پر مشتمل ہے۔اس لیے کہ ترجیع کے وہ بھی قائل ہیں۔البتہ ان کے نزدیک ابتدائے اذان میں تکبیر صرف دومرتبہ ہے۔حنابلہ اور حنفیہ کے ہاں اذان کے کلمات پندرہ ہیں۔جن میں ترجیع نہیں ہے اور اذان کے شروع میں تکبیر چار مرتبہ ہے لیکن یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے۔چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بھی ترجیع جائز ہے اور امام سرخسیؒ اور بعض دوسرے فقہاءِ حنفیہ نے ترجیع کو جو مکروہ لکھا ہے اس سے مراد خلاف اولیٰ ہے اور لفظ مکروہ بعض اوقات خلاف اولیٰ کے معنی میں بھی استعمال ہوجاتا ہے جیسا کہ علامہ شامیؒ سے مراد خلاف اولیٰ ہے۔مالکیہ اور شافعیہ میں ترجیع کے ثبوت میں حضرت ابومحذورہ کی حدیث باب پیش کرتے ہیں۔حنفیہ اور حنابلہ کا استدلال حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت سے ہے کہ ان کوخواب میں جواذان سکھائی گئی تھی اس میں ترجیع نہیں تھی۔اسی طرح حضرت بلالؓ آخر وقت تک بلاترجیع اذان دیتے رہے۔چنانچہ حضرت سوید بن غفلہؒ فرماتے ہیں: سمعت بلالا یؤذن مثنی و یقیم مثنی اور حضرت سوید بن غفلہ مخضرمین میں سے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے تقریب میں لکھا ہے کہ یہ ٹھیک اُس دن مدینہ طیبہ پہنچے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک دفن کیا گیا۔لہٰذا ظاہر ہے کہ انہوں نے حضرت بلالؓ کی اذان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنی' لہٰذا جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں حضرت ابومحذورہؓ کے واقعہ کے بعد تغیر پیدا ہوگیا تھا' اس روایت سے ان کی تردید ہوجاتی ہے۔حنفیہ کی تیسری دلیل ترمذی میں حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت ہے: قال کان اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفعًا شفعًا فی الاذان والاقامۃ ۔چوتھی دلیل نسائی میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے: قال کان الاذان علٰی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثنی مثنی۔ جہاں تک ابومحذورہؓ کی روایت کا تعلق ہے اس کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں لیکن مجموعہ روایات پر غور کرنے کے بعد تمام توجیہات میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی توجیہ وتحقیق زیادہ بہتر اور راجح معلوم ہوتی ہے۔وہ فرماتے ہیں ' ان الاختلاف فی کلمات الاذان کالاختلاف فی اصرف القرآن کلھا شاف ۔یعنی درحقیقت اذان کے یہ تمام صیغے شروع سے ہی منزل من اللہ تھے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں ترجیع نہ تھی۔البتہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں تھی۔اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ مؤذن قباء کی اذان ترجیع پر مشتمل تھی۔ مدل علی انہ لم مخصوصًا بابی محذورۃ جبکہ حضرت سعد القرظ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن ز " عہد خلافت میں بغیر ترجیع کے اذان دیا کرتے تھے بلکہ مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے

روایات مروی ہیں کہ وہ شہادتیں کو تین مرتبہ کہتے تھے۔ اس مجموعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور جائز ہیں۔ البتہ حنفیہ نے عدم ترجیع کو ایک تو اس وجہ سے راجح قرار دیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں' ان کا عام معمول بغیر ترجیع کے اذان دینے کا رہا ہے' نیز عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو بابِ اذان میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے' وہ بغیر ترجیع کے ہے۔ لہٰذا عدم ترجیع راجح ہے' البتہ ترجیع کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

۳: بَابُ السُّنَّةِ فِي الْاَذَانِ

باب: اذان کا مسنون طریقہ

۷۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَ قَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ.

۷۱۰: مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی وجہ سے تمہاری آواز بلند رہے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ باتیں بالاتفاق اذان میں مسنون ہیں۔ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچی جگہ پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو شہادت کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے کلماتِ اذان کو کہے: حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح کے وقت مُنہ کو داھنی طرف پھیر لیا کرے' اس طرح کہ مُنہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرے۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ وَ هُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ فَخَرَجَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَذَّنَ فَاسْتَدَارَ فِيْ اَذَانِهٖ وَ جَعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ.

۷۱۱: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابطح (منیٰ میں ایک جگہ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سرخ قبہ میں تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور اذان دی تو اذان میں (حیعلتین کے وقت) گھومے اور دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلَاتُهُمْ وَ صِيَامُهُمْ.

۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی دو چیزیں مؤذنوں کی گردنوں میں معلق ہیں نمازیں اور روزے۔

۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ

۷۱۳: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے مؤخر نہیں

لا یؤخر الاذان عن الوقت و رُبّما اخّر الاقامة شیئًا

کرتے تھے البتہ کبھی کبھی اقامت کچھ مؤخر کر دیتے تھے۔

۷۱۴: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا حفص بن غیاث عن اشعث عن الحسن عن عثمان بن ابی العاص قال کان اٰخر ما عهد الیّ النبیّ ﷺ ان لا اتخذ مؤذنا یا خذ علی الاذان اجرًا۔

۷۱۴: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی کہ ایسا مؤذن مقرر نہ کروں جو اذان کی اجرت لے۔

۷۱۵: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا محمد بن عبد اللہ الاسدیّ عن ابی اسرائیل عن الحکم عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن بلال قال امرنی رسول اللہ ﷺ ان اثوّب فی الفجر و نهانی ان اثوّب فی العشآء۔

۷۱۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فجر میں تثویب کرنے کا حکم دیا اور عشاء میں تثویب (الصلوۃ خیر من النوم کہنے) سے منع فرمایا۔

۷۱۶: حدثنا عمر بن رافع ثنا عبد اللہ بن المبارک عن معمر عن الزهری عن سعید بن المسیّب عن بلال رضی اللہ تعالی عنه انّه اتی النبیّ صلّی اللہ علیه وسلّم یؤذنه بصلاة الفجر فقیل هو نائم فقال الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر من النوم فاقرّت فی تاذین الفجر فثبت الامر علی ذالک۔

۷۱۶: حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اطلاع دینے کے لئے آئے (کہ جماعت تیار ہے) گھر والوں نے کہا۔ آپؐ سو رہے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا الصلوۃ خیر من النوم، الصلوۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) پھر فجر کی اذان میں یہ کلمہ مقرر ہوا اور یہی حکم جاری رہا۔

۷۱۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا یعلی ابن عبید ثنا الافریقیّ عن زیاد بن نعیم عن زیاد بن الحارث الصّدائیّ قال کنت مع رسول اللہ ﷺ فی سفر فامرنی فاذّنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ ﷺ انّ اخا صداء قد اذّن ومن اذّن فهو یقیم۔

(والحدیث سکت عنه ابو داؤد)

۷۱۷: حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اذان دی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدائی بھائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اذان کے دو پہلو ہیں یا کہنا چاہیے کہ اذان دو حیثیتوں کی جامع ہے۔ ایک یہ کہ وہ نماز جماعت کا اعلان اور بلاوا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ایمان کی دعوت و پکار اور دین حق کا منشور ہے۔ پہلی حیثیت سے اذان سننے والے ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اذان کی آواز سنتے ہی نماز میں شرکت کیلئے تیار ہو جائے اور ایسے وقت مسجد میں پہنچ جائے کہ جماعت میں شرکت ہو سکے اور دوسری حیثیت سے ہر مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اذان سنتے وقت اس ایمانی دعوت کے ہر جزو اور ہر کلمے کی اور اس آسمانی منشور کی ہر دفعہ کی اپنے دل اور اپنے زبان سے تصدیق کرے اور اس طرح پوری اسلامی آبادی ہر اذان کے وقت اپنے ایمانی عہد و میثاق کی تجدید کرے۔ حضورؐ نے اذان کا جواب دینے کی اور اسکے بعد کی دعا میں پھر کلمہ شہادت پڑھنے کی اپنے

ارشادات میں جو تعلیم اور ترغیب دی ہے اس عاجز کے نزدیک خاص حکمت یہی ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حیعلتین کا جواب بھی حیعلتین ہی سے دیا جائے گا۔ جبکہ احناف اور حنابلہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلتین کا جواب ''حوقلہ'' یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ یہ مسلک مسلم میں عمرؓ کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلتین کے جواب میں حوقلہ کی تصریح کی گئی ہے۔ یہ حدیث مفسر ہونے کی بناء پر حدیث باب کے لئے مخصص ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کا مفتی بہ قول بھی یہی ہے۔

کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر اذان دینا سپیکر کی موجودگی یا غیر موجودگی دونوں حالتوں میں ضروری ہے۔ اطاعت کے کاموں پر اجرت لینا متقدمین کے نزدیک جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں اسلئے جائز ہے کہ لوگوں میں دینی معاملات میں بہت زیادہ سستی و کاہلی آ گئی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حدیث باب کا امر وجوب کے لیے ہے یا ندب کے لیے۔ حنابلہ وغیرہ سے وجوب منقول ہے۔ حنفیہ کے بعض متون میں بھی وجوب کا قول مذکور ہے البتہ شمس الائمہ حلوانی وغیرہ اسے ندب پر محمول قرار دیتے ہیں اور اجابت بالقدم کو واجب کہتے ہیں' اسی پر فتوی ہے۔ پھر اقامت کا جواب بھی حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔

۴: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب: مؤذن کی اذان کا جواب

۷۱۸. حدثنا ابو اسحق الشافعيّ ابرهيم بن محمّد ابن العبّاس ثنا عبد الله بن رجاء المكيّ عن عبّاد بن اسحق عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيّب عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذا اذّن المؤذّن فقولوا مثل قوله.

۷۱۸. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دے تو تم اسی جیسے الفاظ کہو (یعنی ساتھ ساتھ دہراؤ)۔

۷۱۹ حدثنا شجاع بن مخلد ابو الفضل قال ثنا هشيم انبأنا ابو بشر عن ابي المليح بن اسامة عن عبد الله بن عتبة بن ابي سفيان حدّثتني عمّتي امّ حبيبة انّها سمعت رسول الله ﷺ يقول اذا كان عندها في يومها و ليلتها فسمع المؤذّن. يؤذّن قال كما يقول المؤذّن.

۷۱۹: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن اور رات میں ان کی باری میں ان کے پاس ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتا سنتے تو وہی کلمات ادا فرماتے (یعنی دہراتے) جو مؤذن کہتا۔

۷۲۰: حدثنا ابو كريب و ابو بكر بن ابي شيبة قالا ثنا زيد بن الحباب عن مالك ابن انس عن الزّهريّ عن عطاء بن يزيد اللّيثيّ عن ابي سعيد الخدريّ قال قال رسول الله ﷺ اذا سمعتم النّداء فقولوا كما يقول المؤذّن.

۷۲۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہہ رہا ہو۔

۷۲۱ حدثنا محمّد بن رمح المصريّ انبأنا اللّيث بن

۷۲۱: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ

سعْدٍ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا۔ و انا اشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد نبيا اُس کے گناہ (مذکورہ کلمات پڑھنے سے) بخش دیئے جائیں گے۔

٧٢٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ قَالُوْا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْاَلْهَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٧٢٢: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ((اللّٰهُمَّ رب هذه الدّعوة ....)) ''اے اللہ! اس پوری پکار کے ربّ! اس قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور فضیلت اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے''۔ تو اس شخص کے لئے قیامت کے روز شفاعت لازم ہوگئی۔

٥: بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَ ثَوَابِ الْمُؤَذِّنِيْنَ

باب: اذان کی فضیلت اور اذان دینے والوں کا ثواب

٧٢٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَ كَانَ اَبُوْهُ فِيْ حِجْرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَسْمَعُهُ جِنٌّ وَ لَا اِنْسٌ وَ لَا شَجَرٌ وَ لَا حَجَرٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ.

٧٢٣: حضرت ابو صعصعہ فرماتے ہیں اور وہ ابو سعید خدریؓ کی پرورش میں تھے کہ ابو سعید خدریؓ نے مجھ سے فرمایا: جب تو صحرا میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی جن ہو یا انسان شجر ہو یا حجر اذان سنے گا تو اس کی شہادت دے گا۔

٧٢٤: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَ يَابِسٍ وَ شَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَ يُكَفَّرُ لَهُ

٧٢٤: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا مؤذن کی بخشش کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کے لئے ہر خشک وتر چیز بخشش طلب کرتی ہے اور جو نماز میں شریک ہو اس کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دو

مَابَیْنَھُمَا.

نمازوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا عُثْمَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ عِیْسٰی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ ابْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

۷۲۵: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے زیادہ لمبی (اور عزت کی وجہ سے) اونچی گردن والے مؤذنین ہوں گے۔

۷۲۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عِیْسٰی اَخُوْ سُلَیْمٍ الْقَارِیْ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَ لِیَؤُمَّکُمْ قُرَّاءُکُمْ.

۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ اذان دیا کریں اور عمدہ قرأت والے نماز پڑھایا کریں۔

۷۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا مُخْتَارُ بْنُ غَسَّانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاَزْرَقُ الْبُرْجُمِیُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ اَذَّنَ مُحْتَسِبًا سَبْعَ سِنِیْنَ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ

۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ثواب کی اُمید سے سات سال اذان دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

۷۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا یَحْیَ بْنُ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ کُتِبَ لَهٗ بِتَاْذِیْنِهٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَ لِکُلِّ اِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً.

۷۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اذان دینے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر بار اقامت کی وجہ سے تیس نیکیاں۔

۲: بَابُ اِفْرَادِ الْاِقَامَةِ

باب: کلمات اقامت ایک ایک بار کہنا

۷۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَا اِلْتَمَسُوْا شَیْئًا یُؤْذِنُوْنَ بِهٖ عِلْمًا لِلصَّلٰوةِ فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَ یُوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

۷۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے تلاش کی ایسی چیز جس کے ذریعے نماز کی اطلاع دیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو بار کہیں اور کلمات اقامت ایک ایک بار۔

۷۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ

۷۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

عن خالد الحذّاءِ عن ابی قلابة عن انس قال اُمر بلالٌ ان يشفع الاذان ويُوتر الاقامة.

بلال رضی اللہ عنہ کو کلمات اذان دو دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

٧٣١: حدّثنا هشامُ بنُ عمّارٍ ثنا عبدُ الرّحمن بنُ سعدٍ ثنا عمّارُ بنُ سعدٍ مؤذّنُ رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم حدّثني ابي عن ابيه عن جدّه انّ اذان بلالٍ كان مثنى مثنى و اقامتهُ مفردةً.

٧٣١: مؤذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان دو بار تھی اور اقامت ایک بار۔

٧٣٢: حدّثنا ابو بدرٍ عبّادُ بنُ الوليد حدّثني معمرُ بنُ محمّدِ بنِ عُبيدِ اللهِ بنِ ابي رافعٍ مولى النّبيّ حدّثني ابي محمّدُ بنُ عُبيدِ اللهِ عن ابيه عُبيدِ اللهِ عن ابي رافعٍ قال رأيتُ بلالًا يؤذّنُ بين يدي رسولِ اللهِ مثنى مثنى و يقيمُ واحدةً.

٧٣٢: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دو دو بار اور اقامت ایک بار کہتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہؒ اسی روایت کی بناء پر افراد اقامت کے قائل ہیں پھر اُن کے درمیان تھوڑا سا اختلاف یہ ہے کہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اقامت گیارہ کلمات پر مشتمل ہے جس میں شہادتیں اور حیعلتین صرف ایک بار ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک اقامت میں کل دس کلمات ہیں کیونکہ وہ اقامت کو بھی ایک ہی مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔ بہرحال سب کا افراد پر استدلال روایت باب سے ہے۔ جس میں افراد اقامت کی تصریح کی گئی ہے۔ البتہ شوافع و حنابلہ قد قامت صلوۃ کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک کلمات اقامت کُل سترہ ہیں اور شہادتیں‘ حیعلتین اور اقامت تینوں دو دو بار اور شروع میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی۔ گویا اذان کے پندرہ کلمات میں صرف دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ حیعلتین کے بعد کیا جائے گا۔ حنفیہ کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں: ١) طحاوی اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی متعدد روایات سے ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کے ساتھ اقامت بھی سکھائی گئی اور وہ بھی اذان کی طرح تشفیع پر مشتمل تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ صریح اور صحیح روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں مروی ہے۔ ٢) حضرت سوید بن غفلہ کی روایت بحوالہ طحاویؒ ہے سمعت بلالاً یؤذن مثنی و یقیم مثنی۔ ٣) طحاوی میں حضرت ابو محذورہؓ کی روایت ہے‘ فرماتے ہیں۔ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة سبع عشرة کلمة۔ اس مفہوم کی روایت ترمذی میں بھی ہے۔ رہیں وہ روایات جو افراد اقامت کو بیان کرتی ہیں اور شوافع و مالکیہ کا مستدل ہیں‘ ان کا جواب حنفیہ کی طرف سے عموماً یہ دیا جاتا ہے کہ افراد سے مراد دونوں کلمات کو ایک سانس میں ادا کرنا ہے۔ حنفیہ سترہ کلمات کی روایات کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جو اذان و اقامت کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے اس میں تشفیع ثابت ہے‘ کما مر۔ دوسرے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آخری عمل یشفع الاقامت یعنی دو دو مرتبہ تھا جیسا کہ پیچھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت میں تعارض واقع ہونے کے بعد جب ہم نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اقامت کو دیکھا تو وہ سترہ کلمات پر مشتمل تھی۔

۷: بَابُ اِذَا اُذِّنَ وَاَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلاَ تَخْرُجْ

باب: جب کوئی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو (نماز پڑھنے سے قبل) مسجد سے باہر نہ نکلے

۷۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ فَاَتْبَعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

۷۳۳: حضرت ابوالشعثاء کہتے ہیں: ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ مؤذن نے اذان دی تو ایک صاحب مسجد سے اٹھ کر چلنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنی نگاہ ان پر لگائے رکھی حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلٰى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَ هُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ.

۷۳۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے پھر وہ مسجد سے بلا ضرورت نکل جائے اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے خروج مکروہ ہے البتہ عذر کی تفصیلات میں کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو خروج جائز ہے۔ حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ جانے والا شخص بغیر عذر کے جا رہا ہے ورنہ مجرد کسی کے خروج پر عصیان کا حکم لگانا صحیح نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ معذور ہو۔

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ

مسجدوں اور جماعات کے بیان میں

۱ : بَابُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا

باب: اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنانے والے کی فضیلت

۷۳۵: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَعْفَرِیُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ.

۷۳۵: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسجد بنائے جس میں اللہ کا ذکر (نماز' تلاوت' تسبیح' وعظ' درس و تدریس' افتاء وغیرہ) ہو۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر تیار فرمائیں گے۔

۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ.

۷۳۶: خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی (ممتاز اور مقدس) گھر جنت میں تیار فرمائیں گے۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا مِنْ مَالِهٖ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ.

۷۳۷: خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائیں گے۔

۷۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُسَيْنٍ النَّوْفَلِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

۷۳۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے لئے کبوتر کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائی (یعنی

اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

کسی درجہ میں بھی شرکت مسجد کی تعمیر میں لی) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کروائیں گے۔

۲: بَابُ تَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کو آراستہ اور بلند کرنا

۷۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

۷۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ لوگ فخر کرنے لگیں مساجد کی وجہ سے۔

۷۴۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَرَاكُمْ سَتُشَرِّفُوْنَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِيْ كَمَا شَرَّفَتِ الْيَهُوْدُ كَنَائِسَهَا وَ كَمَا شَرَّفَتِ النَّصَارٰى بِيَعَهَا.

۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم اپنی مساجد کو بلند و بالا تعمیر کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے گرجا گھروں اور عبادت خانوں کو بلند و بالا تعمیر کیا۔

۷۴۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا سَاءَ عَمَلُ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا زَخْرَفُوْا مَسَاجِدَهُمْ.

۷۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم کا عمل خراب ہو جائے وہ مسجدوں کو مزین کرنا شروع کر دیتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد ((مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ)) کا منشاء اور اس کی روح یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری شان و شوکت اور ٹیپ ٹاپ مطلوب اور محمود نہیں ہے بلکہ ان کے لیے سادگی ہی مناسب اور پسندیدہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مسجدوں کے متعلق اُمت کی بے راہ روی کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی' ظاہر یہی ہے کہ وہ بات بھی انہوں نے کسی موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنی ہوگی۔ حدیث باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت (جب میں تم میں نہ ہوں گا) اپنی مسجدوں کو اس طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کنیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریباً ساٹھ سال تک اس دنیا میں رہے) مسلمانوں کے مزاج اور طرز زندگی میں تبدیلی کا رخ اور اس کی رفتار دیکھ کر یہ پیشگوئی فرمائی ہو۔ بہرحال پیشگوئی کی بنیاد جو بھی ہو وہ حرف بحرف پوری ہوئی' خود ہم نے اپنی آنکھوں سے ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی مسجدیں دیکھی ہیں جن کی آرائش و زیبائش کے مقابلہ میں ہمارا خیال ہے کہ کوئی کنیسہ اور گرجا پیش نہیں کیا جا سکتا۔

۳: بَابُ اَیْنَ یَجُوْزُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کس جگہ بنانا جائز ہے؟

۷۴۲ حدثنا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وکیعٌ عن حمّاد بن سلمة عن ابی التَّیَّاحِ الضُّبَعِیِّ عَنْ انس بن مالک قال کان موضعُ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ علیه وسلَّم لبنی النَّجار و کان فِیْهِ نخلٌ و مقابرُ للمشرکین فقال لَهُمُ النَّبِیُّ صلّی اللهُ علیه وسلّمَ تامنونی به قالوا لا ناخذُ لهٗ ثمنًا ابدًا قال فکان النَّبِیُّ صلّی اللهُ علیه وسلّم یبنیهِ وَ هُمْ یُناولونَهُ والنَّبِیُّ صَلَّی اللهُ علیه وسلّم یقولُ الا انّ العیشَ عیشُ الاخرةِ فاغفرْ للانصار والمهاجرة قال و کان النَّبِیُّ صلّی اللهُ علیه وسلّم یصلّی قبل ان یبنی المسجد حیثُ ادرکتْهُ الصّلاة۔

۷۴۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ بنو نجار کی تھی اس میں کھجور کے درخت اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم مجھ سے اس جگہ کی قیمت وصول کرلو۔ انہوں نے کہا: ہم کبھی بھی اس کی قیمت وصول نہ کریں گے۔ فرمایا کہ پھر رسول اللہؐ خود اس مسجد کو تعمیر فرما رہے تھے اور لوگ (صحابہ) آپؐ کو سامان (اینٹ، پتھر وغیرہ) پکڑا رہے تھے اور نبیؐ یہ فرماتے جا رہے تھے: ''سن لو زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے پس (اے اللہ) انصار و مہاجرین سب کی بخشش فرما دے اور نبی مسجد کی تعمیر سے قبل جہاں نماز کا وقت ہوتا وہیں نماز ادا فرما لیتے تھے۔

۷۴۳: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ یحیی ثنا ابو همّام الدَّلّالُ ثنا سعیدُ بْنُ السَّائبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الله بن عیّاضٍ عَنْ عُثْمانَ بْنِ ابی العاصِ انّ رسولَ الله ﷺ امرهٗ انْ یجعلَ مسجدَ الطّائفِ حیثُ کانَ طاغیتُهُم۔

۷۴۳: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا' طائف میں مسجد ایسی جگہ بنائیں جہاں طائف والوں کا بت تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی خاطر قبریں مسمار کرائیں تو وہ مشرکین کی قبریں تھیں۔ اگر مسلمانوں کی قبریں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کھدواتے کیونکہ مسلمان کی حرمت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔

۷۴۴: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ یحیی ثنا عمرو بن عثمان ثنا موسی بن اعین ثنا محمّد بن اسحٰق عن نافعٍ عن ابن عمر رضی اللهُ تعالی عنهما وَ سُئلَ عنِ الحیطان تُلقی فیها العذراتُ فقال اذا سُقیتْ مرارًا فصلّوا فیها یرفعهٗ الی النّبیّ ﷺ

۷۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: باغ میں کھاد نجاست ڈالی جاتی ہے (وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے) فرمایا: جب اسے بار بار سینچا جا چکے تو اس میں نماز پڑھ سکتے ہو اور انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمائی۔

۴: بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ تُکْرَهُ فِیْهَا الصَّلٰوةُ

باب: جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۷۴۵: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ یحیی ثنا یزیدُ بنُ هارون ثنا سفیانُ عن عمرِو بن یحیی عن ابیه و حمّادُ بنُ سلمة عن عمرو

۷۴۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ.

فرمایا: تمام زمین سجدہ گاہ ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔

خلاصۃ الباب ☆ قبرستان میں نماز پڑھنا اس لیے منع ہے کہ قبر کو سجدہ ہوگا اگر قبر اور نمازی کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ حائل ہو تو جائز ہے۔ عندالاحناف۔ البتہ امام احمدؒ کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا مطلق حرام ہے۔ المزبلہ: کوڑا' لید' گوبر وغیرہ پھینکنے کی جگہ۔ المجزرۃ: مذبح خانہ۔ معاطن الابل: اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ یہ نہی شفقت کے لیے ہے۔

۷۴۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ الْكَعْبَةِ.

۷۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا: گھورے میں (جہاں نجاست' لید یا کچرا وغیرہ پڑا رہتا ہے)' ذبح خانے میں' قبرستان میں' سڑک پر' حمام میں' اونٹوں کے باڑے میں اور کعبہ کے اوپر۔

۷۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَبْعُ مَوَاطِنَ لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَوٰةُ ظَاهِرُ بَيْتِ اللهِ وَالْمَقْبَرَةُ وَالْمَزْبَلَةُ وَالْمَجْزَرَةُ وَالْحَمَّامُ وَعَطَنُ الْإِبِلِ وَمَحَجَّةُ الطَّرِيقِ

۷۴۷: خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات جگہوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں: بیت اللہ کی چھت پر' قبرستان میں' گھورے میں' ذبح خانہ میں' حمام میں' اونٹوں کے باڑے میں اور راستے کے درمیان۔

۵: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: جو کام مسجد میں مکروہ ہیں

۷۴۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ جَبِيرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ خِصَالٌ لَا تَنْبَغِي فِي الْمَسْجِدِ لَا يُتَّخَذُ طَرِيقًا وَلَا يُشْهَرُ فِيهِ سِلَاحٌ وَلَا يُنْبَضُ فِيهِ بِقَوْسٍ وَلَا يُنْشَرُ فِيهِ نَبْلٌ وَلَا يُمَرُّ فِيهِ بِلَحْمٍ نِيءٍ وَلَا يُضْرَبُ فِيهِ حَدٌّ وَلَا يُقْتَصُّ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ وَلَا يُتَّخَذُ سُوقًا.

۷۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: کچھ کام مسجد میں نہیں ہونے چاہئیں مسجد کو گزرگاہ نہ بنایا جائے' اس میں ہتھیار نہ سونتا جائے' کمان نہ پکڑی جائے' تیر نہ پھیلائے جائیں (نکالے جائیں)' کچا گوشت لے کر نہ گزرا جائے' حد مسجد کے اندر نہ لگائی جائے' کسی سے مسجد میں قصاص نہ لیا جائے' مسجد کو بازار نہ بنایا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے' علی ہذا القیاس۔ یہ تمام امور مسجد میں کرنے منع اور مکروہ ہیں۔ مساجد میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ یا اسلام کی عظمت اور فضیلت کے اشعار پڑھنا ممدوح ہیں لیکن نعتوں کی آڑ میں شرک اور بدعات کو رواج دینا انتہائی درجہ میں مسجد کی بے ادبی ہے۔ اسی طرح مساجد میں دنیاوی کلام

کرنا اور شور وشغب کرنا سخت منع ہے۔حتی کہ ذکر اللہ بھی آہستہ کرنا چاہیے۔بچوں کو مساجد میں آنے سے بچاؤ کیونکہ بچے کی عمر کھیلنے کی ہے وہ نماز کو بھی کھیل ہی سمجھے گا اور پیشاب کردے گا۔اس لیے سات سال سے کم عمر بچے کو مسجد میں نہیں لانا چاہیے۔

۷۴۹ حدثنا عبد اللہ بن سعید الکندی ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نهی رسول اللہ ﷺ عن البیع والابتیاع و عن تناشد الاشعار فی المساجد

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے اور (دنیوی) اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

۷۵۰ حدثنا احمد بن یوسف السلمی ثنا مسلم بن ابراهیم ثنا الحارث بن نبهان حدثنا عتبة بن یقظان عن ابی سعید عن مکحول عن واثلة بن الاسقع ان النبی ﷺ قال جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و شراءکم و بیعکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم و اقامة حدودکم و سل سیوفکم و اتخذوا علی ابوابها المطاهر و جمروها فی الجمع.

۷۵۰: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ اپنی مسجدوں کو ناسمجھ بچوں سے اور دیوانوں سے اور خرید و فروخت سے اور اپنے جھگڑوں سے اور آوازیں بلند کرنے سے اور حدود (اسلامی سزائیں) قائم کرنے سے اور تلوار سونتنے سے اور مسجد کے دروازوں پر طہارت کی جگہ بناؤ اور جمعہ کے دن مسجد کو دھونی دو۔

۲: بَابُ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں سونا

۷۵۱: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثنا عبد اللہ نُمَیْرٍ انبأنا عُبَیْد اللہِ بن عُمر عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قال کُنَّا نَنامُ فی الْمَسْجِدِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ .

۷۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں بھی سو جایا کرتے تھے۔

۷۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰی ثَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَحْیَی ابْن اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ یَعِیْشَ بْن قَیْسِ بْنِ طِخْفَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْهِ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ قال قال لَنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقُوْا فَانْطَلَقْنَا اِلٰی بَیْتِ عَائِشَةَ و اَکَلْنَا و شَرِبْنَا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِنْ شِئْتُمْ نِمْتُمْ هٰهُنَا و اِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ قال فَقُلْنَا بَلْ نَنْطَلِقُ اِلَی الْمَسْجِدِ.

۷۵۲: حضرت قیس بن طخفہ رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے ہیں۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: چلو! تو ہم چلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف اور ہم نے کھایا' پیا پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد ہی چلتے ہیں (وہیں سو جائیں گے)۔

خلاصۃ الباب ☆ مسجد میں سونا جائز ہے۔ خصوصاً مسافر کے لیے' لیکن بلا عذر مسجد میں سونا اور کھانا پینا مکروہ ہے۔ اصحاب صفہ وہ لوگ تھے جو مسجد نبوی صفہ میں رہتے تھے۔ اُن کا مکان اور مال و اسباب نہیں تھا۔ فقراء اور مساکین تھے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کھانا وغیرہ کھلا دیتے کیونکہ اصحاب صفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔

۷: بَابُ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلُ

باب: کونسی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۷۵۳: حدّثنا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِّيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح و حدّثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا اَبُوْ مُعاوية عن الْاعمش عن ابراهيم التَّيمِيّ عنْ اَبِيهِ عن ابي ذرّ الْغِفاريّ قال قُلْتُ يَا رَسُوْلَ الله ﷺ ايُّ مسجدٍ وُضِعَ اَوَّل قال الْمسْجِدُ الْحرامُ' قال قُلْتُ ثُمّ ايُّ قال ثُمّ الْمسجدُ الْاقصى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لكَ مصلّى فَصلِّ حَيْثُ مَا اَدْرَكْتَكَ.

۷۵۳: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی مسجد پہلے بنائی گئی۔ فرمایا: مسجد حرام۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی۔ فرمایا: چالیس سال اس کے بعد تمام زمین تمہارے لئے نماز کی جگہ ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لو۔

خلاصۃ الباب ☆ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کی۔ باقی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے جو تعمیر کی وہ یہ کہ ان کی تعمیر کو آگے بڑھایا باقی تعمیر پہلے ہی ہو چکی تھی۔

۸: بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ

باب: گھروں میں مساجد

۷۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ كَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَلْوٍ فِيْ بِئْرٍ لَهُمْ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ السَّالِمِيِّ وَ كَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ بَنِيْ سَالِمٍ وَ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ وَ اِنَّ السَّيْلَ يَاْتِيْ فَيَحُوْلُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ وَ يَشُقُّ عَلَيَّ اِجْتِيَازُهٗ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَافْعَلْ قَالَ اَفْعَلُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و

۷۵۴: حضرت محمود بن ربیع انصاریؓ سے روایت ہے: جن کو یاد تھا کہ رسول اللہؐ نے ڈول سے پانی لے کر ان کے کنویں میں کلی کی تھی۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عتبان بن مالک سلمیؓ سے جو کہ اپنی قوم بنو سالم کے امام تھے اور غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک بھی ہوئے تھے فرماتے ہیں: میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نگاہ کمزور ہو چکی ہے اور سیلاب آتا ہے تو میرے (گھر) اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل بن جاتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کی رائے ہو تو آپ میرے ہاں تشریف لایئے اور میرے گھر میں اس جگہ نماز پڑھئے جسے میں مستقل نماز کی جگہ بنانا چاہتا ہوں۔

اَبُوْ بكرٍ رضي اللّٰہُ تعالی عنه بَعْدما اشْتدَّ النَّهارُ و اسْتأْذن فَاذِنْتُ لهٗ و لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ ايْنَ تُحِبُّ انْ اُصلِّيَ لَکَ مِنْ بَيْتِکَ فَاشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمكانِ الَّذيْ اُحبُّ انْ اُصلّي فِيْهِ فقامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وسلَّم وصففنا خلفَهٗ فصلّى بنا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ احتبستُهٗ على حريرة تُصنَعُ لَهُمْ.

فرمایا: ٹھیک ہے دوسرے دن' دن چڑھنے کے بعد آپ اور حضرت ابوبکر تشریف لائے اور اجازت طلب فرمائی میں نے اجازت دی تو آپ بیٹھنے بھی نہیں پائے اور فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ مجھ سے نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ میں جس جگہ نماز پڑھوانا چاہتا تھا اس کی طرف اشارہ کیا رسول اللہؐ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں قائم کرلیں آپؐ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر میں نے آپ کو ٹھہرائے رکھا' حلیم کیلئے' جو آپؐ کیلئے تیار ہو رہا تھا۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْمُقْرِئُ ثنا ابوْ عَامِرٍ ثنا حَمَّادُ بْنُ سلمةَ عَنْ عاصِمٍ عَنْ ابِيْ صالحٍ عن ابِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تعالی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصارِ اَرْسَلَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعَالَ فَخُطَّ لي مسجدًا فِيْ دَارِيْ اُصَلِّيْ فِيْهِ وَ ذٰلِکَ بَعْدَ ما عَمِيَ فَفَعَلَ.

۷۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں : ایک انصاری صاحب نے رسول اللہؐ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپؐ تشریف لائیں اور میرے گھر میں مسجد کے خط کھینچ دیجئے جہاں میں نماز پڑھوں اور اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے چنانچہ آپؐ تشریف لے گئے اور ایسا کیا۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُوْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِيَ اللّٰہُ تعالی عنه قال صَنَعَ بَعْضُ عُمُوْمَتِيْ لِلنَّبِيِّ صلَّى اللّٰہُ عليه وسلَّم طعامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحِبُّ انْ تَاْكُلَ فِيْ بَيْتِيْ وَ تُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ فَاَتَاهُ وَ فِي الْبَيْتِ فَحْلٌ مِنْ هٰذِهِ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِنَاحِيَةٍ مِنْهُ فَكُنِسَ و رُشَّ فَصَلّٰى و صلَّيْنا مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَاجَةَ الْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيْرُ الَّذِيْ قد اِسْوَدَّ.

۷۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک چچا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کروایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے گھر کھانا تناول فرمائیں اور نماز ادا فرمائیں۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے گھر میں ایک چٹائی تھی جو پرانی ہو کر کالی ہو چکی تھی۔ آپؐ کے حکم پر اس کو جھاڑا گیا' اس کو پانی سے صاف کیا گیا پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔

گھروں میں مسجد بنانے کا ذکر ☆ مطلب یہ ہے کہ گھر میں ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں گھر والے نماز پڑھیں یا جماعت کرائی جائے تا کہ گھر میں نماز پڑھ سکیں۔ "فصلّی بنا رکعتین" نفل نماز نہ پڑھی۔ یہ نفل نماز دو آدمی یا تین آدمی اکٹھے ہو کر پڑھ لیں یہ جائز ہے لیکن نفل نماز کے لیے اعلان کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے صلوٰۃ التسبیح کے لیے بلاتے ہیں اور جمع کرتے ہیں' یہ جائز نہیں ہے۔

۹ : بَابُ تَطْهِيْرِ الْمَسَاجِدِ وَ تَطْيِيْبِهَا

باب : مساجد کو پاک صاف رکھنا

۷۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِى الْجَوْنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخْرَجَ اَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ.

۷۵۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد سے ناپاک چیز کو نکال پھینکا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تیار کروائیں گے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ اَنْ تُبْنٰى فِى الدُّوْرِ وَ اَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں نماز کی جگہ بنانے کا اور اس کو پاک صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔

۷۵۹: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِى الدُّوْرِ وَاَنْ تُطَهَّرَ وَ تُطَيَّبَ.

۷۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان کو پاک صاف معطر رکھیں۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَاطِبٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْرَجَ فِى الْمَسَاجِدِ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ.

۷۶۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے پہلے مسجد میں چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے روشن کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ جن محلوں کا فاصلہ زیادہ ہو اور ایک محلہ کے نمازیوں کو دوسرے محلہ کی مسجد میں پہنچنا مشکل ہو تو ہر محلہ والوں کو اپنی الگ مسجد بنا لینی چاہیے۔ مسجد میں خوشبو لگانا اور عطر وغیرہ لگا کر خوشبودار کرنا مستحب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبوی (ﷺ) میں دھونی دیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں پر مشک ملا تھا۔ حدیث میں جو لفظ ''دُور'' آیا ہے اس کے معنی محدثین نے عام طور پر محلے کیے ہیں لیکن یہ لفظ گھر کے معنی میں بھی آتا ہے اس لیے اس سے بعض علماء نے یہ ثابت کیا ہے کہ گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر کر لی جائے اور اسے صاف ستھرا رکھا جائے۔

۱۰ : بَابُ كَرَاهِيَةِ النُّخَامَةِ فِى الْمَسْجِدِ

باب : مسجد میں تھوکنا مکروہ ہے

۷۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ اَبُوْ مَرْوَانَ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں بلغم دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری

رسُوْل اللہ ﷺ رای نُخامَۃَ فِیْ جدار المسجد فتناول حصاۃ فحکّھا ثُمّ قال اِذا تنخّم احدُکُمْ فلا یتنخّمنّ قبل وَجْھِہٖ وَ لا عَنْ یمینِہٖ وَ لْیَبْزُقْ عَنْ شمالہ اوْ تحت قدمِہِ الْیُسْرٰی.

اٹھائی اور اس کو کھرچ ڈالا پھر ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم تھوکنے لگے تو منہ کے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

۷۶۲: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ طَرِیْفٍ ثنا عائذُ بْنُ حبیبٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھا اَنّ النّبیّ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ رَای نُخامَۃَ فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجد فغضب حَتّٰی اَحْمرّ وَجْھُہٗ فجاءَتْہُ اِمْرَاَۃٌ مِنَ الْاَنْصارِ فحکّتْھا و جعلتْ مَکانَھا خُلُوْقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسَلّمَ مَا اَحْسن ھذا.

۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار میں بلغم دیکھا آپؐ کو غصہ آیا حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تو ایک انصاری عورت آئیں اور اس کو کھرچ کر اس کی جگہ خوشبو لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا خوب کام ہے۔

۷۶۳: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمصریُّ انبانا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عنْ نافعٍ عنْ عبْدِ اللّٰہ بنِ عُمر قال رای رسُوْلُ اللّٰہ ﷺ نُخامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجدِ وَ ھُو یُصلّیْ بَیْن یدَی النّاسِ فحتّھَا ثُمّ قَالَ حِیْنَ انْصرَفَ مِنَ الصّلاۃ اِنّ اَحدکُمْ اِذَا کَانَ فِیْ الصّلاۃِ کَانَ اللّٰہُ قِبَلَ وجْھِہ فلا یَتَنخّمَنّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فِی الصّلاۃِ.

۷۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا آپ نے اس کو رگڑ ڈالا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز میں سامنے کی طرف کوئی بھی بلغم نہ تھوکے۔

۷۶۴: حدّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ ھشامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنّ النّبِیَّ ﷺ حکّ بُزاقًا فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ.

۷۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ سے بلغم کو کھرچ ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ آج جاہل سے جاہل دیہاتی بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا کہ مسجد کے اندر اور وہ بھی سامنے والی دیوار پر تھوک دے۔ پھر دورِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قدسی گروہ میں یہ حرکت کیسے ہوگئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام بتدریج آئے ہیں اور جتنے احکام آتے تھے وہ بھی سب لوگوں کو ایک ساتھ نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ہم لوگ صدیوں سے ان اعمال کے عادی چلے آتے ہیں اس لیے یہ باتیں عجیب لگتی ہیں ورنہ اسلام کے ابتدائی دور میں جب آدابِ مسجد وغیرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا اس وقت ایسا ہو جانا کوئی عجب بات نہیں اور پھر مسجدیں بھی اس وقت آج کل کی طرح پختہ اور باقاعدہ عمارت کی شکل میں اس ظاہری شان وشوکت کی نہ تھیں۔ کچی دیواریں' گھاس پھونس کی مسجدیں تھیں۔ اس لیے ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِنْشَادِ الضَّوَالِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں گم شدہ چیز پکار کر ڈھونڈنے کی ممانعت

۷۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُهُ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ.

۷۶۵: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو ایک شخص نے کہا: کسی نے سرخ اونٹ کی طرف پکارا تھا؟ (یعنی کسی کو سرخ اونٹ ملا تھا کہ اس نے مجھے اس کے ملنے کی اطلاع دی تھی؟) تو رسول اللہؐ نے فرمایا: تجھے وہ اونٹ نہ ملے۔ مساجد تو جس کام کیلئے بنیں' اُسی کام کے لئے بنی ہیں۔

۷۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ.

۷۶۶: حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گم شدہ چیز کے لئے مسجد میں اعلان فرمانے سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيِّ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا.

۷۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جو کسی شخص کو دیکھے کہ گم شدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو اس کو کہے نہ لوٹائے تجھ پر اللہ تعالیٰ (وہ چیز) اس لئے کہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مسجد یں اللہ کی خوشنودگی اور اُخروی کامیابی کی تلاش کرنے کی جگہیں ہیں' یہاں آتے وقت تو ہمیں دنیوی تقاضوں اور مادی خیالات وتصورات سے ذہن کو بالکل فارغ کر لینا چاہیے۔ یہ مسجد کے ماحول پر بڑا ظلم ہے کہ لوگوں کے اس مجمع سے آدمی اپنا کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس لیے یہاں ایسے شخص کے لیے یہ بددعا کی گئی ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنے اونٹ کے متعلق اعلان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خفا ہو کر فرمایا: ''نہ ملے' تمام شراح حدیث نے اس روایت کے لفظ ''ضالۃ'' کا مطلب کوئی گمشدہ چیز لیا ہے اور پھر اس پر لکھا ہے کہ جو چیزیں باہر گم ہوئی ہوں ان کا اعلان مسجد میں نہ کرنا چاہیے اور جو چیز مسجد ہی میں گم ہوگئی ہو اس میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کا اعلان آہستہ سے کر دیا جائے تو جائز ہے۔ بعض علماء کی تحقیق میں لفظ ''ضالۃ'' صرف گمشدہ جانور کے معنی میں آتا ہے اور جانور ظاہر ہے کہ باہر ہی گم ہوگا۔ لہٰذا مسجد میں جو کوئی چیز گم ہو جائے اس کے اعلان کی ممانعت سے اس حدیث کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ مشہور امام لغت علامہ

جوہریؒ فرماتے ہیں: الضالة ما ضل من البهيمة ۔یعنی ضالۃ گمشدہ چوپائے کو کہتے ہیں ۔علامہ شوکانی نے لکھا ہے: "وهي مختصة بالحيوان یعنی ضالۃ کا لفظ حیوان کے لیے مخصوص ہے۔

۱۲: بَابُ الصَّلَاةِ فِيْ اِعْطَانِ الْاِبِلِ و مَرَاحِ الْغَنَمِ

باب: اونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۷۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا ثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَاَعْطَانَ الْاِبِلِ فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَ لَا تُصَلُّوْ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ.

۷۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشادفرمایا: اگر تم کو اونٹوں اور بکریوں کے باڑے کے علاوہ کوئی اور جگہ نماز پڑھنے کیلئے نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔(کیونکہ اُن سے جان کا خطرہ ہے جب کہ بکریوں سے ایسا نہیں ہے ویسے بھی اونٹ کی سرشت میں شرارت اور کینہ ہے)۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مرابضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ

۷۶۹: حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ ان کی خلقت میں شیطنت ہے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ رَبِيْعِ ابْنِ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلِّيَ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ وَ يُصَلِّيْ فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ.

۷۷۰: حضرت معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھی جائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ اُونٹ کے پانی پینے کی جگہ پر نماز نہ پڑھو کیونکہ اگر اونٹ بدک گئے تو نقصان پہنچائیں گے۔ یہ نہی شفقتًا ہے۔خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی فطرت میں یعنی اونٹ کی فطرت میں شیطنت ہے اس لیے منع کیا لیکن اگر اونٹ بندھا ہے اور آپ محفوظ ہیں بدکنے کا خطرہ نہیں ہے تو نماز پڑھ لیں۔

۱۳: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

۷۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرٰهِيْمَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

۷۷۱: حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ فرماتی ہیں: رسول اللہؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ''اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔'' اور جب مسجد سے باہر آتے تو یہ دُعا پڑھتے: ((بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ''اللہ کا نام لے کر مسجد سے نکل رہا ہوں اور سلامتی نازل ہو اللہ کے رسول پر اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے''۔

۷۷۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِیُّ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

۷۷۲: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجے پھر یہ کلمات کہے: ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یوں کہے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

۷۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنِیْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

۷۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ کہے: ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) اور جب مسجد سے نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: ((اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) ''اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھئے۔''

خلاصۃ الباب ☆ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی مختلف دُعائیں حدیث میں آئی ہیں۔ قرآن وحدیث میں رحمت کا لفظ زیادہ تر اُخروی اور دینی وروحانی انعامات کے لیے اور فضل کا لفظ رزق وغیرہ دُنیوی اُمور کی داد و دہش اور ان میں

زیادتی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے داخلہ کے لیے فتح باب رحمت کی دعا تعلیم فرمائی کیونکہ مسجد دینی وروحانی اور اُخروی نعمتوں ہی کے حاصل کرنے کی جگہ ہے اور مسجد سے نکلتے وقت کے لیے اللہ سے اس کا فضل یعنی دُنیوی نعمتوں کی فراوانی مانگنے کی تلقین فرمائی کیونکہ مسجد سے باہر کی دُنیا کے لیے یہی مناسب ہے۔ ان دونوں باتوں کا خاص منشاء یہ ہے کہ مسجد میں آنے اور جانے کے وقت بندہ غافل نہ ہو اور ان دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی توجہ ہو۔

۱۴: بَابُ الْمَشْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے لئے چلنا

۷۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ.

۷۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب عمدگی سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اس کو نماز ہی نے (گھر سے) اٹھایا اور اس کا ارادہ صرف نماز ہی کا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند فرما دیتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ثنا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَ اَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ اْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا.

۷۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز قائم ہونے کا وقت ہو تو دوڑ دوڑ کر مسجد میں مت آؤ بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر نماز کے لئے آؤ اور جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے وہ باجماعت پڑھ لو اور جو رکعات نکل جائیں وہ بعد میں اکیلے پڑھ لو۔

۷۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَ يَزِيْدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

۷۷۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اعمال بتاؤں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں اور نیکیوں (کے ثواب) میں اضافہ فرما دیتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! فرمایا: طبعی ناگواریوں کے باوجود خوب اچھی

عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدموں کی کثرت اور نماز کے بعد اگلی نماز کا انتظار۔

۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرٰهِيمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي اللهُ تعالى عنهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْهُدٰى وَ إِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَالْعَمْرِيْ لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِيْ بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَ لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَ مَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ فَمَا يَخْطُوْ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

۷۷۷: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر تو وہ ان پانچ نمازوں کو اس جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ اسلئے کہ یہ ہدایت کا حصہ اور ذریعہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اور تمہارے نبیؐ نے ہدایت کے طریقے مشروع فرمائے ہیں اور میری زندگی کی قسم! اگر تم سب کے سب اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھنا شروع کر دو تو تم اپنے نبیؐ کے (جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے) طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم اپنے لوگوں کو دیکھتے تھے کہ جماعت سے وہی رہ جاتا تھا جو کھلا منافق ہوتا اور میں نے دیکھا کہ ایک مرد دو مردوں کے سہارے آتا حتیٰ کہ صف میں داخل ہو جاتا اور جو شخص بھی عمدگی سے طہارت حاصل کرے پھر مسجد کا قصد کرے اور مسجد میں نماز ادا کرے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور اس کی خطا معاف فرما دیتے ہیں۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُوَفَّقِ أَبُو الْجَهْمِ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي اللهُ تعالى عنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَ خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ

۷۷۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے یہ کلمات کہے ((اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ...)) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش طلب کرتے ہیں۔ (ترجمہ) ''اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور آپ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس چلنے کے حق کی وجہ سے کیونکہ میں غرور اور اترانے اور دکھانے اور سنانے (شہرت) کی ظاطر نہیں نکلا بلکہ میں آپ کی ناراضگی سے

بچنے کے لئے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے نکلا ہوں تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچا دیں اور میرے گناہوں کو بخش دیں کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخشتا''۔

۷۷۹ : حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْمَشَّاؤُنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ اُولٰئِكَ الْخَوَّاضُوْنَ فِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ.

۷۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے کے عادی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطے مارنے والے ہیں۔

۷۸۰ : حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشِّيْرَازِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُبَشَّرِ الْمَشَّاؤُنَ فِي الظُّلَمِ بِنُوْرٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۷۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکی میں چلنے کے عادی لوگوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دے دو۔

۷۸۱ : حَدَّثَنَا مَجْزَاَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدٍ مَوْلٰى ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الصَّائِغُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۷۸۱: حضرت انسؓ سے گزشتہ حدیث جیسے الفاظ مذکور ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ نماز کا عمل ظاہر ہے کہ آدمی مسجد میں پہنچنے کے بعد ہی شروع کرتا ہے لیکن اپنے کام کو چھوڑ کر کھڑا ہونا' وضو کرنا' مسجد کی طرف چلنا یہ سب چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے' اس لیے یہ سب نماز ہی کے حساب میں لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی وہی اَجر و ثواب دیتے ہیں جو نماز پر دیتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال گزرے کہ واپسی میں تو چونکہ نماز کا ارادہ نہیں اس لیے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا تو اس کے متعلق بھی فرما دیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے' اس لیے جانا اور آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔

۱۵ : بَابُ الْاَبْعَدِ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا

باب : مسجد سے جو جتنا زیادہ دُور ہوگا اُس کو اتنا زیادہ ثواب ملے گا

۷۸۲ خَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا

۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے جو شخص جس قدر دور ہوگا اسی قدر اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۷۸۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ

۷۸۳ حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے ایک انصاری کا مکان مدینہ میں سب سے زیادہ مسجد سے دور تھا

بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بَيْتُهُ اَقْصٰى بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ لَاتُخْطِئُهُ الصَّلٰوةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّهْتُ لَهُ فَقُلْتُ يَا فُلَانُ ! لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيْكَ الرَّمْضَ وَ يَرْفَعُكَ مِنَ الْوَقْعِ وَ يَقِيْكَ هَوَامَّ الْاَرْضِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِيْ بِطُنُبِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَسَاَلَهُ فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذَالِكَ وَ ذَكَرَ اَنَّهُ يَرْجُوْا فِيْ اَثَرِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ

اور رسول اللہؐ کے ساتھ ان کی کوئی نماز بھی نہیں چھوٹتی تھی (بلکہ سب نمازیں رسول اللہؐ کی اقتداء میں باجماعت ادا کرتے تھے) فرماتے ہیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: ارے صاحب اگر آپ ایک توانا گدھا خرید لیں تو گرمی سے بچ جائیں اور گرنے اور ٹھوکر لگنے سے بچ جائیں اور (رات کو) حشرات الارض اور موذی چیزوں سے بچ جائیں۔ انہوں نے کہا: بخدا! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر محمدؐ کے دولت کدہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ میں نے رسول اللہؐ سے اس بات کا تذکرہ کیا (کہ عجیب مسلمان ہے کہ آپؐ کے گھر کے ساتھ رہنا اسکو پسند نہیں) تو آپؐ نے اسکو بلایا اور اس سے دریافت کیا۔ اُس نے آپؐ کے سامنے بھی ایسی بات کہی اور عرض کیا: مجھے قدموں کے نشانات پر (ثواب کی) اُمید ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس بات کی تم نے اُمید رکھی وہ تمہیں حاصل ہوگی۔

۷۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى ' مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قَالَ اَرَادَتْ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْرُوْا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا.

۷۸۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ اپنے (قدیمی) گھر چھوڑ کر مسجدِ نبوی کے قریب آ بسیں تو نبیؐ نے مدینہ کے اُجڑنے کو پسند نہیں کیا (کیونکہ اگر وہ تمام قبیلہ شہر میں آ جاتا تو مدینہ کی ایک جانب بے آباد ہو جاتی) تو آپؐ نے فرمایا: اے بنو سلمہ کیا تم نشانات قدم کا ثواب نہیں چاہتے؟ اس پر وہ وہیں ٹھہر گئے۔

۷۸۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ' ثَنَا وَكِيْعٌ ثنا اِسْرَائِيْلُ ' عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضى اللّٰهُ تعالى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ بَعِيْدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَقْتَرِبُوْا فَنَزَلَتْ وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ قَالَ فَثَبَتُوْا

۷۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انصار کے گھر مسجد سے فاصلہ پر تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ﴾ فرماتے ہیں انصار پھر وہیں ٹھہر گئے۔

۱۶: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

باب: باجماعت نماز کی فضیلت

۷۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَن

۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَ صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَرد کا باجماعت نماز ادا کرنا گھر یا بازار میں (اکیلے) نماز ادا کرنے سے بیس سے کئی زیادہ درجے افضل ہے۔

۷۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلٰی صَلَاةِ اَحَدِکُمْ وَحْدَهٗ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ جُزْءًا.

۷۸۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت (سے نماز پڑھنے) کی فضیلت تنہا نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے۔

۷۸۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً.

۷۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَرد کا باجماعت نماز ادا کرنا گھر میں (تنہا) نماز ادا کرنے سے پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

۷۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَةُ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلٰی صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً

۷۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَرد کا باجماعت نماز ادا کرنا۔ مرد کے تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔

۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیْرٍ، عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ اَرْبَعًا وَ عِشْرِیْنَ اَوْ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً

۷۹۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَرد کا باجماعت نماز ادا کرنا، مَرد کے تنہا نماز ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے بڑھ کر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ستائیس کے عدد کی تخصیص کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں علامہ بلقینیؒ سے ایک لطیف نکتہ نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جماعت کا ادنیٰ اطلاق تین پر ہوتا ہے لہٰذا ایک جماعت تین نیکیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کل حسنة بعشر امثالها یعنی ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ تین نیکیاں اپنی فضیلت کے اعتبار سے تیس نیکیوں کے برابر ہوتی ہیں اور تیس کا عدد اصل اور فضیلت دونوں کا مجموعہ ہے اس میں سے اصل یعنی تین کو نکال دیا جائے تو عدد فضیلت ستائیس ہی رہ جاتی ہے۔ یہ توجیہ ان روایات کے مطابق ہے جس میں سبع و عشرین (ستائیس ۲۷) کا عدد مذکور ہے لیکن دوسری روایات میں ستائیس کے بجائے پچیس کا عدد وارد ہوا ہے۔ اس کا بظاہر سبع وعشرین (۲۷) کے ساتھ تعارض پیدا ہو رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عدد اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا یا یہ کہ اختلاف خشوع وخضوع کے اعتبار سے ہے یا یہ کہ پچیس گنا محلّہ کی مسجد کے لیے ہے، اور ستائیس مسجد جامع کے لیے۔ واللہ اعلم۔

۱۷ : بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

۷۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ' عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ

۷۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ ' عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ' رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كَبِيْرٌ ضَرِيْرٌ ' شَاسِعُ الدَّارِ وَلَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يُلَاوِمُنِيْ فَهَلْ تَجِدُ مِنْ رُخْصَةٍ ؟ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ مَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً .

۷۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَاْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ .

۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ' ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ ' عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ ' اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ' وَابْنُ عُمَرَ اَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ ' لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ .

۷۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْهُذَلِيُّ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ ' عَنِ الزِّبْرِقَانِ بْنِ عَمْرٍو الضَّمْرِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

باب : (بلاوجہ) جماعت چھوٹ جانے پر شدید وعید

۷۹۱: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا کہوں تو جماعت قائم ہو جائے (یعنی تکبیر ہو) پھر میں کسی مرد کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں کچھ مردوں کو ساتھ لے کر چلوں جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں ان لوگوں کے پاس جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے پھر انکے گھروں کو ان سمیت جلا ڈالوں۔

۷۹۲: حضرت ابن ام مکتومؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سن رسیدہ ہوں' نابینا ہوں' میرا گھر بھی دور ہے' میرے پاس کوئی رہبر بھی نہیں جو میرا ساتھ دے (اور مجھے مسجد تک لائے) تو کیا میرے لئے آپؐ رخصت پاتے ہیں؟ فرمایا: تم اذان سنتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

۷۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی پھر نماز کے لئے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔ اِلّا یہ کہ کسی عذر (شرعی) کی وجہ سے (جماعت چھوڑ دے)۔

۷۹۴: حضرت ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (منبر کی) لکڑیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ یقیناً غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۹۵: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ مرد جماعت چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھر

لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ جلا ڈالوں گا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی بناء پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ جماعت میں حاضری فرضِ عین ہے بلکہ ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک وجوب کا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسے فرضِ کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسی کے موافق ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے۔ پھر ہر ایک کے نزدیک جماعت ترک کرنے کے کچھ عذر بھی ہیں اور ان کا باب بہت وسیع ہے۔ بہر حال جماعت میں حاضری کی بہت تاکید کی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم دینی تعیمات میں سے ہے جس سے امت کی ہدایت وابستہ ہے اور جماعت کی پابندی ترک کر کے اپنے گھروں پر نماز پڑھنے لگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لینا ہے' اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع نصیب فرمائے جن کا زمانہ مثالی اور معیاری تھا۔

۱۸ : بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

باب: عشاء اور فجر با جماعت ادا کرنا

۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى ابْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَ لَوْ حَبْوًا.

۷۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا (فضیلت وثواب) ہے تو ان کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةُ الْفَجْرِ وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَ لَوْ حَبْوًا.

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا (فضیلت و ثواب) ہے تو وہ ان نمازوں کے لئے (مسجد میں) آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے فجر اور عشاء کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونوں کا وقت سستی اور نیند کا وقت ہوتا ہے کہ بستر اور آرام چھوڑ کر نماز میں آنا ہوتا ہے اور جو عبادت نفس پر جتنی زیادہ شاق ہو اسی میں زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

۷۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ ' عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ' عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ

۷۹۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جو چالیس راتیں مسجد میں با جماعت نماز ادا کرے' اس کی عشاء میں پہلی رکعت

مَسْجِدِ جَمَاعَةً ' اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ

فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کامل ایک چلّہ ایسی پابندی اور اہتمام سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہ رکعتِ اولیٰ بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول و محبوب عمل ہے اور بندہ کے ایمان اور اخلاص کی نشانی ہے کہ اس کے لیے جہنم سے براءت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ایسا جنتی ہے کہ دوزخ کی آنچ سے بھی وہ کبھی آشنا نہ ہوگا۔ اللہ کے بندے صدقِ دل سے ارادہ اور ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ سے توفیق کی اُمید ہے کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عملِ خیر کی چالیس دن تک پابندی خاص تاثیر رکھتی ہے۔

۱۹ : بَابُ لُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

باب: مسجد میں بیٹھے رہنا اور نماز کا انتظار کرتے رہنا

۷۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَ الْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ' اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ

۷۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ (فضیلت اور ثواب کے حصول کے اعتبار سے) نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک نماز اسکو روکے رکھے اور فرشتے تم میں سے اسکے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ رہے جہاں اس نے نماز ادا کی اور کہتے رہتے ہیں کہ اللہ اس کو بخش دیجئے' اس پر رحم فرمایئے' اسکی توبہ قبول فرمایئے جب تک اسکا وضو نہ ٹوٹے اور وہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے (اُس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! فرشتوں جیسی معصوم مخلوق اس نمازی کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرے' کیسی خوش نصیبی ہے۔

۸۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا بْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوةِ وَالذِّكْرِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان مَرد مسجد کو اپنا ٹھکانہ بنائے نماز اور ذکر کی خاطر اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے غائب گھر آئے تو اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ تمام روئے زمین پر وطن ہی ایک ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں انسان عموماً سب سے زیادہ قلبی سکون اور راحت محسوس کرتا ہے لیکن جس بندۂ مؤمن کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوری طرح رچ بس گئی ہو اور نماز اور ذکر و تلاوت کے لیے مسجد میں کثرت سے جائے آئے اسے مسجد میں وطن جیسی اُنسیت محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس مہمانِ عزیز کے آنے سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔

۸۰۱: حدثنا احمد بن سعید الدارمیُّ ثنا النضر بن شمیل ثنا حمّادٌ عن ثابتٍ عن ابی ایوب ' عن عبد اللہ بن عمرٍو رضی اللہ تعالی عنہ قال صلّینا مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم المغرب فرجع من رجع و عقّب من عقّب فجاء رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مسرعا ' قد حفزہ النفس و قد حسر عن رکبتیہ فقال ابشروا ھذا ربکم قد فتح بابًا من ابواب السّماء یباھی بکم الملائکۃ یقول انظروا الی عبادی قد قضوا فریضۃ و ھم ینتظرون اخری.

۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ لوٹ گئے اور کچھ وہیں رہ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے (کہ تیز چلنے کی وجہ سے) آپؐ کا دم چڑھ گیا تھا اور کپڑا آپؐ کے گھٹنوں سے ہٹ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ فرض نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری نماز کے انتظار میں ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کا کھل جانا ارادتاً نہیں بلکہ جلدی کی وجہ سے تھا کیونکہ دار قطنی نے حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کیا ہے کہ: فلا ینظر الی ما دون السترۃ و فوق الرکبۃ فان ما تحت السرۃ الی الرکبۃ من العورۃ۔ اس کی ناف کے نیچے اور گھٹنوں کے اوپر نہ دیکھے کیونکہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ستر ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۰۲: حدثنا ابو کریب ثنا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن درّاج عن ابی الھیثم عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ عن ابی سعید عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال اذا رأیتم الرّجل یعتاد المساجد فاشھدوا لہ بالایمان. قال اللہ تعالی. ﴿انّما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ﴾ (الآیۃ)

۸۰۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ مسجد (میں آنے جانے) کا عادی ہے اس کے بارے میں مؤمن ہونے کی گواہی دو (اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور دین مقدس کا حصار اور نشان ہے اس لیے اس کے ساتھ مخلصانہ تعلق اور اس کی خدمت و نگہداشت اور اس بات کی فکر و سعی کہ وہ اللہ کے ذکر و عبادت سے معمور اور آباد رہے یہ سب سچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

۵: اَبْوَابُ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ وَالسُّنَّةِ فِيْهَا

اقامتِ صلاۃ اور اِس کا طریقہ

۱ : بَابُ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۸۰۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ' قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ.

۸۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

۸۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ' وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ' قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ' عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ فَاَخْبِرْنِيْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْاَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

باب: نماز شروع کرنے کا بیان

۸۰۳: ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور کہتے اللہ اکبر۔

۸۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نماز شروع کر کے کہتے: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.)) پاک ہے تو یاالٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تیری تعریف کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔

۸۰۵: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے' فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے دیکھا کہ آپؐ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے ہیں۔ بتادیجئے کہ آپؐ اس وقت کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ ...)) "اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسے بُعد فرمادیجئے جیسے آپ نے مشرق ومغرب کے درمیان بُعد پیدا فرمایا۔ اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اے اللہ! میری

خطاؤں کو پانی سے برف سے اور اولوں سے دھو دیجئے۔''

۸۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا حَارِثَةُ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ ' عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ . تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

۸۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو ارشاد فرماتے : ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ' تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.))

خلاصۃ الباب ☆ سب سے پہلے نمازی تکبیر تحریمہ کہے' یہ شرط ہے اور بعض فقہاء کرام کے نزدیک رکن اور فرض ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ائمہ کرام مثلاً سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک' امام شافعی' امام احمد' اسحٰق بن راہویہ اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ تکبیر تحریمہ کے لیے سب سے بہتر الفاظ اللہ اکبر ہیں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل رہا ہے۔

۲ : بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب : نماز میں تعوذ

۸۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ' عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا' اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلَاثًا (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا) ثَلَاثًا . (سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ' مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْثِهِ) قَالَ عَمْرٌو: هَمْزُهُ الْمُوْتَةُ وَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ

۸۰۷: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوئے تو کہا : ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا)) تین مرتبہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا)) تین مرتبہ ((سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا)) تین مرتبہ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ' مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْثِهِ))۔ حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں ہمزہ جنون اور دیوانگی کو کہتے ہیں اور نفث شعر کو اور نفخ تکبر کو۔

۸۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْثِهِ.

قَالَ هَمْزُهُ الْمُوْتَةُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَ نَفْخُهُ الْكِبْرُ

۸۰۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ' مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْثِهِ)) فرمایا: ہمزہ دیوانگی اور جنون ہے اور نفث شعر ہے اور نفخ تکبر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی وجہ سے ثناء کے بعد تعوذ پڑھنا مسنون ہے۔ مصنف علیہ الرزاق میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ سے پہلے اعوذ باللہ پڑھتے تھے۔

۳: بَابُ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۸۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ. ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَؤُمُّنَا. فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ.

۸۰۹: حضرت ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں امامت کراتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔

۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ. ح وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيْرُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فَاَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ.

۸۱۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔

۸۱۱. حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ اِبْرٰهِيْمُ ابْنُ حَاتِمٍ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ زَيْنَبَ السُّلَمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَ اَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَاَخَذَ بِيَدِيَ الْيُمْنٰى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرٰى.

۸۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے جبکہ میں اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے (نماز ادا کر رہا) تھا تو آپ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور علماء نے ہاتھ باندھنا اختیار کیا ہے۔ وہ بھی احناف کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مختار ہے کیونکہ یہ اقرب التعظیم ہے' بوجہ ان روایات کے جو مصنف ابن ابی شیبہ' مسند احمد میں آئی ہیں۔ محدث ابن ابی شیبہ جو امام بخاری' امام ابن ماجہ و امام مسلم رحمہم اللہ کے استاذ ہیں وہ حضرت وکیع سے اور وہ موسیٰ بن عمرؓ سے وہ علقمہ بن وائل سے' وہ اپنے والد حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا داہنا ہاتھ' بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے' انہوں نے کہا ہے کہ نماز کی سنت میں سے ہے' دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت حجاج بن حسانؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابومجلزؒ سے سنا یا دریافت کیا کہ نمازی ہاتھ کس طرح رکھے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی' بائیں ہاتھ کے بیرونی حصہ پر رکھے اور اس کو ناف سے نیچے رکھے۔ حضرت ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پہ ناف کے نیچے رکھے۔

شرح نقایہ میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی کلائی کو دائیں ہاتھ کی چھنگلی اور انگوٹھے سے پکڑے اور باقی انگلیوں کو پھیلائے۔

نوٹ ☆ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے یا ناف کے اوپر یا سینہ پر؟ اس بارہ میں سب مرفوع روایات درجہ دوم اور سوم کی ہیں یا معان ہیں۔

۴: بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَ ةِ

باب: قراءت شروع کرنا

۸۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ ' عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ﴾.

۸۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ سے قراءت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ ' عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ' ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ' عَنْ قَتَادَةَ ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ' قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ یَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاْءَةَ بِ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ﴾.

۸۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿الحمد للہ رب العلمین﴾ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ وَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالُوْا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی ثنا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمِّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ﴾.

۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الحمد للہ رب العلمین﴾ سے قرأت شروع فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ . ثنا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ ' عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ قَیْسِ ابْنِ عَبَایَةَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ وَقَلَّمَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَیْهِ فِی الْاِسْلَامِ حَدَثًا مِنْهُ فَسَمِعَنِیْ وَ اَنَا اَقْرَاُ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ فَقَالَ : اَیْ بُنَیَّ اِیَّاكَ وَالْحَدَثَ فَاِنِّیْ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ ' وَ مَعَ عُمَرَ وَ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ رَجُلًا مِنْهُمْ یَقُوْلُهُ فَاِذَا قَرَاْتَ فَقُلْ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ﴾.

۸۱۵: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میں نے کم ہی دیکھا کہ کوئی مرد اسلام میں نئی بات (بدعت) کے معاملے میں میرے والد محترم سے زیادہ سخت ہو چنانچہ ایک بار انہوں نے مجھے ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ پڑھتے سنا۔ فرمایا: بیٹا اس بدعت سے بہت بچو کیونکہ میں نے رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں اور میں نے کسی ایک کو بھی ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ پڑھتے نہیں سنا قرأت ﴿الحمد للہ رب العلمین﴾ سے شروع کیا کرو۔ (حنفیہ)

خلاصۃ الباب ☆ جہر بسملہ کا مسئلہ معرکۃ آراء مسائل میں سے ہے جن میں ایک عرصہ تک زبانی اور قلمی مناظروں کا بازار گرم رہا ہے اور مختلف علماء نے اس مسئلہ پر مشتمل کتابیں لکھی ہیں۔ اس مسئلہ میں تنقیح مذاہب یہ ہے کہ امام مالکؒ کے

کے نزدیک تسمیہ سرے سے مشروع ہی نہیں ہے' نہ جہراً نہ سراً۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تسمیہ مسنون ہے اور صلواتِ جہریہ میں جہر کے ساتھ اور سریہ میں سر کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ امام احمد اور امام اسحٰق رحمہم اللہ کے نزدیک بھی تسمیہ مسنون ہے۔ البتہ اسے ہر حال میں سراً پڑھنا افضل ہے۔ خواہ صلوۃ جہری ہو یا سری۔ اس مسئلہ میں بعض اہل ظاہر مثلاً ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ بھی حنفیہ کے ساتھ ہیں اور بعض محققین شافعیہ نے بھی اس مسئلہ میں حنفیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔ امام مالکؒ کا استدلال عبداللہ بن مغفل کی حدیث باب سے ہے جس میں انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو بسم اللہ پڑھنے سے روکا اور اسے بدعت قرار دیا۔ امام شافعیؒ نے جہراً بسم اللہ کی تائید میں بہت سی روایات پیش کی ہیں' لیکن ان میں سے کوئی روایت بھی ایسی نہیں جو صحیح بھی ہو اور صریح بھی۔ چنانچہ حافظ زیلعیؒ نے نصب الرایہ میں ان کے تمام دلائل کی مفصل تردید کی ہے' یہاں اس پوری بحث کو نقل کرنا تو ممکن نہیں جہاں تک حنفیہ کے مستدلات کا تعلق ہے اگرچہ وہ عدداً کم ہیں لیکن سنداً بڑے جلیل القدر' عظیم الشان اور صحت کے اعلیٰ معیار پر ہیں۔ چنانچہ حنفیہ کی پہلی دلیل مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدًا منهم يقرا بسم الله الرحمٰن الرحيم)) یہی روایت نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔ ((صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان عنهم فلم اسمع احدًا منهم یجهر بسم الله الرحمٰن الرحيم))۔ ۱) جس سے واضح ہو گیا کہ صحیح مسلم کی روایت میں قراءت کی نفی سے جہر کی نفی مراد ہے۔ ۲) نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت: ((صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یسمعنا قراءة بسم الله الرحمٰن الرحيم و صلى بنا ابوبكر و عمر فلم نسمعها منهما))۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا منشاء جہر تسمیہ کی نفی کرنا ہے نہ کہ نفسِ قراءت کی۔ ۳) تیسری دلیل حضرت عبداللہ بن مغفل کی حدیث باب ہے' جس میں فرماتے ہیں: ((سمعنی ابی و انا فی الصلوة اقول بسم الله الرحمٰن الرحيم' فقال ابی بنی محدث ایاک والحدث قال ولم أر احدًا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم كان ابغض اليه الحدث فی الاسلام وقد صليت مع النبی صلی الله علیه وسلم مع ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها اذا انت صليت فقل الحمد لله رب العلمين))۔ اس لیے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے اوپر ذکر کی ہے اس میں جہر کی نفی ہے لہٰذا یہاں بھی یہی مراد ہو گی۔ اس پر شافعیہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عبداللہ بن مغفل کے صاحبزادے مجہول ہیں لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ محدثینؒ نے تصریح کی ہے کہ ان کا نام یزید ہے اور ان سے تین راوی روایت کرتے ہیں اور اصولِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس شخص سے روایت کرنے والے دو ہوں اس کی جہالت رفع ہو جاتی ہے اور یہاں تو اُن سے روایت کرنے والے دو سے زائد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حدیث عبداللہ بن مغفل حدیث حسن ہے۔ نیز اس مفہوم کی روایت نسائی میں بھی آئی ہے اور امام نسائی نے اس پر سکوت کیا ہے جو ان کے نزدیک کم از کم حسن ہونے کی دلیل ہے۔ ۴) امام طحاویؒ وغیرہ نے روایت نقل کی ہے: ((عن ابن عباسؓ فی الجهر. بسم الله الرحمٰن الرحيم قال ذلک فعل العذاب)) نیز طحاوی ہی میں حضرت ابووائل سے مروی ہے: "قال كان عمر' علی' لا يجهران بسم الله الرحمٰن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بالتامين"۔

بہر حال یہ تمام روایات صحیح اور صریح ہونے کی بناء پر امام شافعیؒ کے مستدلات کے مقابلہ میں راجح ہیں۔

۵ : بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب : نمازِ فجر میں قرأت

۸۱۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا شَرِیْكٌ وَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الصُّبْحِ : ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ﴾ [ق : ۱۰]

۸۱۶ : حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ صبح میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ﴾ (سورۃ ق) کی قراءت فرماتے سنا۔

۸۱۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَصْبَغَ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَ هُوَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ كَاَنِّیْ اَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ : ﴿فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾. [التكویر : ۱۵، ۱۶]

۸۱۷ : حضرت عمرو بن حریثؓ فرماتے ہیں : میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں قرأت فرمائی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ﴿فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ پڑھنا ساعت میں رس گھول رہا ہے۔

۸۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ حَدَّثَهُ اَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ.

۸۱۸ : حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ساٹھ سے سو تک (آیاتِ مبارکہ کی) تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۸۱۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ وَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ بِنَا فَیُطِیْلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الظُّهْرِ وَ یُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَةِ وَ كَذٰلِكَ فِی الصُّبْحِ

۸۱۹ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر میں پہلی رکعت دوسری کی نسبت ذرا لمبی رکھتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے ۔ (اور یہی نبی کریم ﷺ کا معمول رہا)۔

۸۲۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَرَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْمُؤْمِنُوْنَ فَلَمَّا اَتٰی عَلٰی ذِكْرِ عِیْسٰی اَصَابَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ یَعْنِیْ سَعْلَةً

۸۲۰ : حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورہ مؤمنون کی قرأت فرمائی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا یعنی : ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗ .....﴾ تو آپ ﷺ کو کھانسی اُٹھی اس لئے آپ رکوع میں چلے گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ باب نمازِ فجر میں قراءت کی مقدارِ مسنون سے متعلق ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل، عصر اور عشاء اوساطِ مفصل اور مغرب میں قصارِ مفصل پڑھنا مسنون ہے اور اس میں اصل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اس میں یہی تفصیل مذکور ہے اس

خط کے کئی حصے امام ترمذیؒ نے اپنی جامع ترمذی میں نقل کیے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی احادیث باب میں ذکر کیا گیا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے۔ مثلاً مغرب کی نماز میں سورۂ طور' سورۂ مرسلات اور سورۂ دخان کا پڑھنا۔

۶: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن نمازِ فجر میں قرأت

۸۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ [السجدۃ: ۱] السَّجْدَةَ وَ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾. [الانسان: ۱]

۸۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے روز نمازِ فجر میں ﴿الم تنزیلُ﴾ (السجدہ ۱) یعنی سورۂ سجدہ اور ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾ (الانسان:۱) کی قرأت فرماتے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا الْحَارِثُ ابْنُ نَبْهَانَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ' يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾' وَ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ.﴾

۸۲۲: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیلُ﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۸۲۳: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَقْرَاءُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾' وَ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ.﴾

۸۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۸۲۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاءُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ وَ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ.﴾

قَالَ اِسْحٰقُ هٰكَذَا ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا اَشُكُّ فِيْهِ.

۸۲۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں ﴿الم تنزیلُ﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۷: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: ظہر اور عصر میں قراءت

۸۲۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ

۸۲۵: حضرت قزعہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدریؓ سے رسول اللہؐ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔

سَألْتُ ابا سَعِيْد الْخُدْرِيَ رَضي اللهُ تعالى عَنْهُ عَنْ صَلاة رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال لَيْس لک فِيْ ذٰلِکَ خَيْرٌ قُلْتُ بيّنْ رَحِمَکَ اللهُ قال کانت الصَّلاةُ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهر فيخْرُجُ اَحَدُنا اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَجِيءُ فَيَتوضأُ فيجدُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰى من الظُّهرِ.

فرمایا: تمہارے لئے اس میں کوئی بھلائی نہیں (کیونکہ تم رسول اللہؐ کی مثل لمبی نماز شاید نہ پڑھ سکو) میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بتایئے تو سہی۔ فرمایا: رسول اللہؐ کیلئے ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی تو ہم میں سے ایک بقیع کی طرف نکل جاتا اور قضاء حاجت کے بعد آ کر وضو کرتا تو رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی پہلی رکعت میں پاتا۔

۸۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وکيعٌ ثنا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قال قُلْتُ لخبّاب بايّ شيءٍ کُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الظُّهر والْعَصْر قَالَ باضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

۸۲۶: حضرت ابی معمر کہتے ہیں: میں نے حضرت خبابؓ سے عرض کیا کہ آپ کو ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرأت کرنے کا کیسے علم ہوتا تھا۔ فرمایا: آپ کی ریش مبارک کے ہلنے اور حرکت کرنے سے۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا اَبُوْ بَکْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ بُکَيْرُ ابْنُ عبد اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يسارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرةَ قال مَارَأَيْتُ اَحدًا اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ فُلانٍ قَالَ وَ کَانَ يُطِيْلُ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَ يُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَ يُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ فلاں صاحب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر کرتے تھے اور عصر کو بھی مختصر ادا فرماتے تھے۔

۸۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَکِيْمٍ ثنا اَبُوْ داوُد الطَّيالسِيُّ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْ نضْرة عَنْ اَبِيْ سعيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلاثُوْنَ بَدْرِيًّا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا تعالَوْا حَتّٰى نقيْس قراءة رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْما لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ مِنَ الصَّلاة فما اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلانِ فقاسُوْا قِراءةُ فِي الرَّکْعةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْر بقدر ثَلاثِيْنَ آيَةً وَ فِي الرَّکْعة الْاُخْرٰى قدْرَ النّصْفِ مِنْ ذٰلِکَ وقاسُوْا ذٰلکَ فِي الْعَصْر على قدْر النّصْفِ من الرَّکْعتيْن الْاُخْريَيْنِ من الظُّهر.

۸۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس بدری صحابہ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: آؤ سری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی مقدار کا اندازہ لگائیں پھر ان میں سے دو میں بھی اختلاف نہ ہوا سب نے یہی اندازہ لگایا کہ ظہر کی پہلی رکعت میں قرأت تیس آیات کی بقدر تھی دوسری رکعت میں اس سے آدھی اور عصر میں ظہر کی آخری دو رکعتوں سے آدھی۔

۸: بَابُ الْجَهْرِ بِالْآيَةِ اَحْيَانًا فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: کبھی کبھار ظہر و عصر کی نماز میں ایک آیت آواز سے پڑھنا

۸۲۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلالٍ الصَّوَّافُ ثنا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا

۸۲۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

هشَامٌ الدَّسْتوائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ اَحْيَانًا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کبھار ایک آیت سنوا دیتے۔

۸۳۰ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيْدِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ.

۸۳۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے تو ہم سورہ لقمان اور ذاریات کی کچھ آیات کے بعد ایک آیت سن لیتے۔

۹ : بَابُ الْقِرَاْءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی نماز میں قرأت

۸۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ (قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ هِيَ لُبَابَةُ) اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا.

۸۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ (لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں والْمُرْسلات عُرْفًا کی قرأت فرماتے سنا۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

قَالَ جُبَيْرٌ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ اِلٰى قَوْلِهِ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ) كَادَ قَلْبِيْ يَطِيْرُ.

۸۳۲: حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور کی قرأت فرماتے سنا۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ﴾ سے ﴿فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ تک کی قرأت فرماتے سنا تو میرا دل منہ کو آنے لگا۔

۸۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ. ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾

۸۳۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾ کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

۱۰ : بَابُ الْقِرَاْءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی نماز میں قرأت

۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ

۸۳۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی قراءت فرماتے

الاٰخرۃ. قَالَ فَسمِعْتُہٗ یَقْرَأُ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

سنا۔

خلاصۃ الباب ☆ صحیحین کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ جس کا ذکر حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں کیا ہے' سفر سے متعلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی کسی ایک رکعت میں سورۃ والتین پڑھی تھی۔

۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا سُفْیَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ زُرَارَۃَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ جَمِیْعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ مِثْلَہٗ' قَالَ فَمَا سَمِعْتُ اِنْسَانًا اَحْسَنَ صَوْتًا اَوْ قِرَاءَ ۃً مِنْہُ.

۸۳۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون دوسری سند سے بھی مروی ہے اس میں یہ بھی فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش آواز انسان نہیں سنا (یا فرمایا) عمدہ قرأت والا شخص نہیں سنا۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ' عَنْ جَابِرٍ' اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ صَلّٰی بِاَصْحَابِہِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ (اقْرَءْ بِالشَّمْسِ وَ ضُحَاھَا وَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ).

۸۳۶: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں' حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو بہت لمبی پڑھائی (لمبی قرأت فرمائی) اس پر نبیؐ نے فرمایا: وَالشَّمْسِ وَ ضُحَاھَا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ کی قرأت کرلیا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی خاص ہدایت جو ہمارے موضوع سے متعلق ہے بس یہ ہے کہ ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ اتنی طویل نماز نہ پڑھائیں جو مقتدیوں کے لیے باعث مشقت ہو جائے خاص کر ضعیفوں' کمزوروں اور مزدور پیشہ لوگوں کا لحاظ رکھیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اتنی تیز رفتاری سے نماز پڑھائیں کہ رکوع وسجود کا بھی پتہ نہ چلے۔ بہر حال تمام ارکان اعتدال پر ہی ہونے چاہئیں۔

۱۱: بَابُ الْقِرَاْۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب: امام کے پیچھے قرأت کرنا

۸۳۷: حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَھْلُ بْنُ اَبِیْ سَھْلٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالُوْا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ.

۸۳۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو نماز میں فاتحۃ الکتاب کی قرأت نہ کرے اس کی نماز نہیں۔

۸۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ' عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ

۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں امّ القرآن نہ پڑھی اس کی نماز ناقص و ناتمام ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اے

خداج غیر تمام

فقلت یا ابا هریرة فانی اکون احیانا وراء الامام فغمز ذراعی و قال یا فارسی ! اقرأ بها فی نفسک.

ابو ہریرہ! میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو آپؓ نے میرا بازو دبایا اور (آہستگی سے) فرمایا: (ایسی صورت میں) اس کو اپنے دل ہی دل میں پڑھ لیا کر۔

۸۳۹: حدثنا ابو کریب ثنا محمد بن الفضیل ح و حدثنا سوید بن سعید ثنا علی بن مسهر جمیعا عن ابی سفیان السعدی عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله ولا صلاة لمن لم یقرأ فی کل رکعة بـ ﴿الحمد لله﴾ و سورة فی فریضة او غیرها.

۸۳۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں فرض ہو یا غیر فرض۔

۸۴۰: حدثنا الفضل بن یعقوب الجزری ثنا عبد الاعلی عن محمد بن اسحق عن یحیی بن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن ابیه عن عائشة قالت سمعت رسول الله ﷺ یقول (کل صلاة لا یقرأ فیها بام الکتاب فهی خداج).

۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ ہر وہ نماز جس میں امّ القرآن نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۸۴۱: حدثنا الولید بن عمرو بن السکین ثنا یوسف بن یعقوب السلمی ثنا حسین المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ قال کل صلاة ولا یقرأ فیها بفاتحة الکتاب فهی خداج فهی خداج.

۸۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے' ناقص ہے۔

۸۴۲: حدثنا علی بن محمد ثنا اسحق بن سلیمان ثنا معاویة بن یحیی عن یونس بن میسرة عن ابی ادریس الخولانی عن ابی الدرداء قال ساله رجل فقال اقرأ و الامام یقرأ قال سال رجل النبی ﷺ افی کل صلاة قراءة فقال رسول الله ﷺ : نعم فقال رجل من القوم وجب هذا. (قال المزهی هو موقوف)

۸۴۲: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کیا میں قرأت کر لیا کروں جبکہ امام قرأت کر رہا ہو۔ فرمایا: ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی۔ اس پر لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا کہ اب تو یہ لازم ہو گئی۔

۸۴۳: حدثنا محمد بن یحیی ثنا سعید بن عامر ثنا شعبة عن مسعر عن یزید الفقیر عن جابر بن عبد الله قال کنا نقرأ فی الظهر و العصر خلف الامام فی الرکعتین الاولیین بفاتحة الکتاب و سورة و فی الاخریین بفاتحة الکتاب

۸۴۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور سورۃ پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب۔

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کی حیثیت کے تعین کا بیان کیا گیا ہے۔ بعض حضرات اس کی بھی رکنیت کے قائل ہیں اور بعض عدم رکنیت کے یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں' بعض اس کی فرضیت کے قائل ہیں اور

بعض وجوب کے۔

۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں' فرضیت کے نہیں۔ وہ مطلق قراءت کو فرض قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کا حکم ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں عندھم' ان میں سے کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہوجاتا ہے لیکن نماز واجب الاعادہ رہتی ہے۔ ۲) ائمہ ثلاثہ اس کی رکنیت یعنی فرضیت کے قائل ہیں' عندھم ترک صلوۃ سے نماز فاسد ہوجاتی ہے وہ ضم سورت کو مسنون یا مستحب قرار دیتے ہیں۔ ۳) امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ الفاتحۃ لا تتعین بلکہ قرآن کا جونسا حصہ بھی پڑھا جائے۔

ائمہ ثلاثہ عبادہ ابن الصامتؓ کی اس روایت سے قراءت فاتحہ کی رکنیت اور فرضیت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس روایت کو ترمذی میں نقل کیا گیا ہے جس میں صراحتاً آ گیا ہے کہ ((لا صلوۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب)) علماء احناف اس کے متعدد جواب دیتے ہیں:

۱) یہ ''لا'' نفی کے لیے ہے مگر محققین' شارحین حدیث اس توجیہ کو پسند نہیں کرتے۔ ابن الہمامؒ فرماتے ہیں کہ یہاں ''لا'' کو نفی کمال کے لیے لیا جائے تو لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد)) (دارقطنی) کی رو سے فاتحہ کو واجب قرار دینا بھی مشکل ہو جائے گا جبکہ دارقطنی کی اس روایت میں لا نفی کمال کے لیے ہے لیکن مسجد میں نماز ادا کرنا واجب صلوۃ نہیں لہذا اگر جار المسجد گھر میں نماز پڑھے تو اس کی نماز واجب الاعادہ نہیں ہوتی۔ اس کا تقاضا تو یہی ہے۔ فاتحہ کے چھوڑنے والے کی نماز بھی واجب الاعادہ نہ ہو حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادہ قرار دیتے ہیں۔ ۲) یہ لا نفی کمال کے لیے نہیں تھی' ذات کے لیے ہے حالانکہ احناف اس کو واجب الاعادہ قرار دیتے ہیں۔ ۲) یہ لا نفی کمال کے لیے نہیں نفی ذات کے لیے ہے مقصد یہ ہے کہ عدم قراءت کی صورت میں نماز بالکل فاسد ہوجاتی ہے۔ یہاں قراءت سے مراد صرف فاتحہ نہیں بلکہ مطلق قراءت ہے۔ اس توجیہ کی ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ یہی روایت مسلم ج ۱ ص ۱۶۹ اور نسائی ج ۱ ص ۱۰۵ میں فاتحہ کے بعد فماعدا کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ بعض روایات میں فما زاد بعض میں وما تیسر اور بعض میں سورۃ اور بعض میں معھا شیء کے الفاظ آئے ہیں جس کا معنی یہ ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور ''مازاد'' (کچھ اور) ''مافصاعدا'' (اس سے زیادہ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی لہذا جب قراءت بالکل منتفی ہوگی تو عدم صلوٰۃ (نماز نہ ہونے) کا حکم لگے گا۔ اس حدیث میں مذکورہ اضافی الفاظ کے پیش نظر ائمہ ثلاثہ کو چاہیے کہ فاتحہ کے ساتھ ساتھ وصاعدا یا مازاد کی رکنیت کے بھی قائل ہوں تو جو جواب وہ مازاد وغیرہ کی عدم رکنیت کا دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے فاتحہ کی عدم رکنیت کا ہوگا۔ فما ھو جوابھم فھو جوابنا ۳) اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ فصاعدا یا فما زاد وغیرہ کی زیادتی کا ثبوت نہیں ہے تب بھی حدیث میں فاتحہ پر ب کا دخول اس بات کی دلیل ہے کہ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھوانا مقصود ہے کیونکہ افعال ب کے واسطے کے بغیر متعدی ہوں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ کل مفعول ہے اس کے ساتھ مفعولیت میں کوئی اور شریک نہیں ہے اور جب بواسطہ ب کے متعدی ہو تو مراد یہ ہوتی ہے کہ مفعول بہ بعض مفعول ہے اور مفعولیت میں کوئی اور بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔ مثلاً بخاری میں ہے ((قرا علیھم سورۃ الرحمن)) تو جہاں قراء بغیر ب کے متعدی ہے مراد یہ ہے کہ سورۃ رحمن پڑھی اس کے ساتھ اور کچھ نہیں پڑھا اور احادیث میں قراء کی ب کے ساتھ تعدیہ بھی آیا ہے مثلاً سفر ...لطور کہ فی المغرب بالطور اور کان یقرأ فی القرآن المجید وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں۔ مراد ظاہر

ہے کہ سورۃ طور اور سورۃ ق تنہا نہیں پڑھیں بلکہ ان کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا لہٰذا حدیث زیر بحث میں ب کے دخول کے بعد مراد یہ ہوگی کہ مفعول کل مقرو نہیں ہے بلکہ جزو مقرو ہے اور اس سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں صرف فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھا جائے گا یعنی ضم سورۃ کرنا ہوگا۔ ہذا اس حدیث سے حنفیہ کی تردید نہیں ہوئی۔

۱۲: بَابُ فِيْ سَكْتَتَيِ الْإِمَامِ

باب: امام کے دوسکتوں کے بارے میں

۸۴۴: حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَمِيْلٍ الْعَتَكِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ.

قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ: مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلَاتِهٖ وَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَاِذَا قَرَاَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.﴾

قَالَ وَ كَانَ يُعْجِبُهُمْ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهٗ

۸۴۴: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ دونوں سکتوں کو میں نے رسول اللہؐ سے (سیکھ کر) محفوظ کیا تو عمران بن حصینؓ نے اس کا انکار کیا تو ہم نے اُبی بن کعبؓ کو مدینہ خط لکھا انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سمرہ نے (بات کو) یاد رکھا۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ دو سکتے کیا ہیں؟ فرمایا: ایک نماز میں داخل ہوتے ہی اور دوسرے قرأت سے فارغ ہو کر پھر قتادہ نے فرمایا: جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ (تو بھی سکتہ خفیفہ کرے آمین کہنے کے لئے) فرمایا: صحابہ کو پسند تھا کہ امام قرأت سے فارغ ہو تو خاموش ہو جائے تاکہ اس کا دم ٹھہر جائے۔

۸۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابَ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ سَكْتَةً عِنْدَ الرُّكُوْعِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ فَكَتَبُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ.

۸۴۵: حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز میں دو سکتے محفوظ کئے ایک قرأت سے قبل اور دوسرا رکوع کے وقت تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار فرمایا تو لوگوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا۔ آپ نے حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ قراءۃ فاتحہ سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس میں سراً آمین کہی جائے گی اور شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک سکوت محض ہوگا۔ ایک تیسرا سکتہ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے ہے جو سانس ٹھیک کرنے کے لیے ہے۔ شافعیہ وحنابلہ اس سکتہ کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ حنفیہ میں سے علامہ شامیؒ نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر قراءت کا اختتام اسماء حسنٰی میں سے کسی اسم پر ہو رہا ہو جیسے: ﴿وهو العزيز الحكيم﴾ تو سکتہ مستحب نہیں بلکہ اس کا تکبیر کے ساتھ

وصل (ملانا) کرنا اولی ہے۔لیکن محققین حنفیہ نے یہ فرمایا کہ اس تفصیل کی بنیاد محض قیاس ہے اور حدیث باب میں قتادہ کا قول قراءۃ کے بعد سکتہ کے مسنون ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔اس لیے قیاس کے مقابلہ میں اسے ترجیح ہونی چاہیے اور سکتہ کو مسنون ماننا چاہیے۔ واذا قرأ ولا الضالین پچھلے جملے واذا قرأ من القراءۃ ہی کا بیان ہے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ حضرت قتادہ نے واذا قرأ من الضالین کہہ کر اپنی جانب سے تیسرے سکتہ کو بیان کیا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳ : بَابُ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا

باب: جب امام قرأت کرے تو خاموش ہو جاؤ

۸۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَ اِذَا قَالَ: ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ﴾ فَقُوْلُوا آمِیْنَ . وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَ اِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِیْنَ.

۸۴۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا کہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ﴿غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ کہے تو تم اللّٰھم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۸۴۷: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی الْقَطَّانُ ثنا جَرِیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْیَكُنْ اَوَّلَ ذِكْرِ اَحَدِكُمُ التَّشَهُّدُ.

۸۴۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ جب وہ قعدہ میں ہو تو تمہارا سب اوّل ذکر تشہد ہونا چاہئے۔

۸۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ اُكَیْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ صَلّٰی النَّبِیُّ ﷺ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةً نَظُنُّ اَنَّهَا الصُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَا لِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ.

۸۴۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی ہمارا خیال ہے صبح کی نماز تھی۔ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے قرأت کی؟ ایک صاحب نے عرض کیا: میں نے (قرأت کی)۔فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوا مجھ سے قرآن میں نزاع کیا جا رہا ہے۔

۸۴۹: حَدَّثَنَا جَمِیْلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ثنا مَعْمَرٌ

۸۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَ زَادَ فِيهِ قَالَ فَسَكَتُوا بَعْدُ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ الْإِمَامُ.

اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر سابقہ مضمون ذکر کیا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد جہری نماز میں صحابہؓ نے سکوت اختیار کیا (یعنی قرأت کرنا چھوڑ دی)

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

۸۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا امام ہو (یعنی جو باجماعت امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث حنفیہ کی پہلی دلیل ہے۔ ابوداؤد میں بھی وذا قرأ فانصتوا کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔ نواب صدیق حسن خانؒ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں "رجال اسناده ثقات" [دلیل الطالب ص ۲۹٤] اس تفصیلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کے بارے میں طریقہ بیان فرماتے ہیں۔ اگر فاتحہ اور سورۃ کی قراءۃ کے بارے میں کوئی علیحدہ علیحدہ حکم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور واضح فرماتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں: ((واذا قرأ فانصتوا)) "جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔ پر اکتفاء فرما کر یہ بات واضح فرما دی کہ جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث چار صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ' حضرت ابو موسیٰ اشعری' حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما۔ ان میں سے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثوں میں یہ زیادتی موجود نہیں۔ احادیث کے تتبع اور غور کرنے سے اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث دو مرتبہ ارشاد فرمائی' ایک مرتبہ ((واذا قرأ فانصتوا)) بھی اس میں شامل تھا اور ایک میں شامل نہیں تھا۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے یہ حدیث گھوڑے سے گرنے کے واقعہ میں جو ۵ ھ میں پیش آیا تھا' بیان فرمائی تھی جب آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی' صحابہ کرامؓ اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور نماز کے بعد یہ حدیث ارشاد فرمائی اور آخر میں فرمایا: ((واذا صلى جالسًا فصلوا جلوسًا)) جیسا کہ روایت عائشہ سنن ابی داؤد میں ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ تو ہیں: ((واذا صلى قاعدًا فصلوا قعودًا اجمعون)) جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ چونکہ اس موقع پر آپ ﷺ کا اصل منشاء یہ مسئلہ بیان کرنا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں تمام ارکانِ صلوٰۃ کا استیعاب نہیں فرمایا البتہ ضمناً بعض دوسرے ارکان کا ذکر آ گیا۔ بہر حال استیعاب چونکہ مقصود نہیں تھا اس لیے اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ((واذا قرأ فانصتوا)) کا جملہ ارشاد نہیں فرمایا۔ پھر اس موقعہ پر چونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں موجود تھے اس لیے انہوں نے ((انما جعل الامام ليؤتم به)) کی حدیث کو ((واذا قرأ فانصتوا)) کی زیادتی کے بغیر روایت کیا اور اس موقعہ پر حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ میں موجود نہیں تھے کیونکہ حافظ ابن حجرؒ کی تصریح کے مطابق گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۵ ھ میں پیش آیا' اُس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے۔

اس لیے کہ وہ ۷ھ میں اسلام لائے۔ اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حبشہ میں تھے وہ بھی ۷ھ میں حبشہ سے واپس آئے' اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حضرات جس حدیث کی روایت کر رہے ہیں وہ سقوط عن الفرس (گھوڑے سے گرنے) کے واقع کے بعد یعنی ۷ھ میں یا اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس وقت چونکہ اس حدیث کا منشاء قاعدہ کلیہ بیان کرنا تھا کہ مقتدی کو امام کی متابعت کرنی چاہیے' اس لیے اس موقعہ پر آپ ﷺ نے تمام ارکان میں متابعت کا طریقہ بتایا اور ((واذا قرأ فانصتوا)) کا بھی اضافہ فرمایا۔ لہٰذا حضرت انس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا ہے اور اس کا سیاق بھی مختلف ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کی حدیث کا واقعہ بالکل جدا اور سیاق بھی جدا ہے اور پہلے واقعہ میں واذا قرأ فانصتوا)) کے موجود نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی حضراتِ حنفیہ کی دلیل ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور مسلک حنفیہ پر صریح بھی ہے کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے پھر اس حدیث میں مطلق قراءت کا حکم بیان کیا گیا ہے جو قراءۃ فاتحہ اور قراءۃ سورۃ دونوں کو شامل ہے' لہٰذا دونوں میں امام کی قراءت حکماً مقتدی کی قراءت سمجھی جائے گی لہٰذا مقتدی کا قراءت ترک لازم نہیں آتا۔ واضح رہے کہ حدیث جابرؓ جو ابن ماجہ میں ہے اس کا مدار جابر جعفی ہے جو کہ ضعیف ہے' لیکن ہمارے پاس اس حدیث کے طریق متعددہ ایسے موجود ہیں کہ جن پر نہ جابر جعفی کا واسطہ آتا ہے اور نہ اور متکلم فیہ راویوں کا۔ احناف ان نظر سے ملاحظہ کیجئے ۱) پہلا طریق: مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے: "حدثنا مالک بن اسمٰعیل عن حسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من کان لہ امام فقراء تہ لہ قراء ۃ" اور حسن بن صالح کا سماع ابوالزبیر ثابت ہے اس لیے کہ حسن بن صالح کی ولادت ۱۰۰ھ میں ہوئی اور ابوالزبیر کی وفات ۱۲۸ھ میں ہوئی' لہٰذا دونوں میں معاصرت ثابت ہوئی جو امام مسلمؒ کے نزدیک صحت حدیث کے لیے کافی ہے۔ اس طریق کے علاوہ تین طرق اور بھی ہیں جو تمام کے تمام بالکل صحیح ہیں' جن میں سے کسی میں بھی جابر جعفی' حسن بن عمارہ اور لیث بن ابی سلیم حتیٰ کہ امام ابوحنیفہؒ کے تحت واسطہ بھی نہیں۔ یہ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد سے ان کی حدیث کی تائید ہوتی ہے' جو ترمذی میں موجود ہے۔ یقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام۔ مطلب یہ ہے اگر کسی نے نماز کی کسی رکعت میں ام القرآن نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر مقتدی اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بلا شبہ صحیح اور ثابت ہے اور اس پر عائد کیے جانے والے تمام اعتراضات غلط ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا' اس رُخ سے اگر دیکھا جائے تو بھی حنفیہ کا پلہ بھاری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ترک القراءۃ فاتحہ خلف الامام کا مسلک تقریباً اسی صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے' جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت متشدد تھے یعنی خلفاء اربعہ' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ' حضرت زید بن ثابتؓ' حضرت جابرؓ' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

۱۴ : بَابُ الْجَهْرِ بِآمِيْنَ

باب: آواز سے آمین کہنا

۸۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۸۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قرأت کرنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں کے موافق اور برابر ہوئی اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۸۵۲: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَ جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ وَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

۸۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قرأت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى ثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمِّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّاْمِيْنَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ قَالَ آمِيْنَ. حَتّٰى يَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے حتیٰ کہ صف اوّل والے بھی اس کو سن لیتے۔

۸۵۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَ آمِيْنَ

۸۵۴: خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہتے تو آمین کہتے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّآلِّيْنَ) قَالَ (آمِيْنَ) فَسَمِعْنَاهَا

۸۵۵: حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپؐ نے ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہا تو آمین بھی کہا اور ہم نے اس کو سنا۔

۸۵۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

۸۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام اور آمین کی وجہ سے کیا۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ صُبَيْحٍ الْمُرِّيُّ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِيْنَ فَاَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ آمِيْنَ.

۸۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا آمین کی وجہ سے تم سے حسد کیا لہٰذا آمین زیادہ کہا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ آمین دراصل قبولیت دعا کی درخواست ہے۔ آمین کا معنی استجب دعاء نا یا فلیکن بذالک ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ آمین عربی زبان کا اسم فعل ہے مگر راجح قول یہ ہے کہ یہ لفظ سریانی زبان سے نقل ہو کر آیا ہے کیونکہ بائبل کے مختلف صحائف میں بھی یہ کلمہ اسی طرح موجود ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے جب ایک یہودی عالم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین کو سنا تو اُس نے اس کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ بہرحال آمین میں بندے کی طرف سے اس بات کا اظہار ہے کہ میرا کوئی حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول ہی کرے۔ اسی لیے سائلانہ دعا کرنے کے بعد وہ آمین کر کے پھر درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ! محض اپنے کرم سے میری حاجت پوری فرما دے اور میری دعا قبول فرما لے۔ اس طرح یہ مختصر سا لفظ رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے والی مستقل دعا ہے۔ فرشتوں کی آمین سے موافقت کی مراد باب کی پہلی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ کسی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہونے کے شارحین حدیث نے کئی مطلب بیان کیے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ راجح یہ ہے کہ ملائکہ کی آمین کے ساتھ آمین کہی جائے' نہ اس سے پہلے ہو نہ اس کے بعد میں اور ملائکہ کی آمین کا وقت وہی ہے جب کہ امام آمین کہتے ہیں۔ اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہوگا کہ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کر کے آمین کہے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ بھی اسی وقت آمین کہیں کیونکہ اللہ کے فرشتے بھی اسی وقت آمین کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بندے فرشتوں کی آمین کے ساتھ آمین کہیں گے ان کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں سنن ابی داؤد میں ابو زہیر نمیری سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے پاس سے گزرنا ہوا جو بڑے الحاح اور انہماک کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((او جب ان حتمه)) اگر یہ شخص اپنی دعا پر مہر لگا دے تو یہ ضرور قبول کرالے گا۔ صحابہؓ میں سے بعض نے عرض کیا' "بای شیء یختم؟" کس چیز کی مہر؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ((قال بامین)) یعنی آمین کی مہر لگا دے تو اس کے لیے جنت و مغفرت واجب ہوگئی اور اس کی دعا قبول ہوگئی۔ آمین سراً ہو یا جہراً جائز ہے اور اس کے جواز پر تمام ائمہؒ کا اتفاق ہے البتہ اس کی افضلیت میں اختلاف ہے' جواز میں نہیں۔ مگر یہ مسئلہ بھی خواہ مخواہ معرکہ کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے حالانکہ کوئی با انصاف صاحب علم اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ حدیث کے مستند ذخیرے میں جہر کی روایت بھی موجود ہے اور سر کی بھی۔ اسی طرح اس سے بھی کسی کو انکار کی گنجائش نہیں

ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین دونوں میں آمین بالجہر کہنے والے بھی تھے اور بالسر کہنے والے بھی اور یہ بجائے خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ ﷺ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں کبھی آمین بالجہر نہ کہی گئی ہو اور آپ ﷺ کے بعض صحابہؓ جہر سے نہ کہتے ہوں۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں اور آپ ﷺ کے سامنے آمین بالسر پر کبھی عمل نہ ہوا ہو اور آپ ﷺ کے بعد بعض صحابہؓ ایسا کرنے لگے ہوں۔ الغرض صحابہ اور تابعین میں دونوں طرح کا عمل پایا جانا اس کی قطعی دلیل ہے کہ عہد نبوی (ﷺ) میں دونوں طرح عمل ہوا ہے۔ پھر ائمہؒ کے معلومات اور مجتہدات کی بناء پر اس میں اختلاف ہوا کہ اصل اور افضل جہر ہے یا سر؟ جواز سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔

۱۵ : بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت ہاتھ اُٹھانا

۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ وَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۸۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی (کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۸۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ' ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ ' عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا قَرِيْبًا مِنْ أُذُنَيْهِ وَ إِذَا رَكَعَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۸۵۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ' وَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ وَ حِيْنَ يَرْكَعُ وَ حِيْنَ يَسْجُدُ.

۸۶۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع و سجدہ میں جاتے وقت۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا رِفْدَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْغَسَّانِيُّ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

۸۶۱: حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں

حبیب قال کان رسول اللہ یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلاۃ المکتوبۃ

ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے۔

۸۶۲ حدثنا محمد بن بشار ثنا یحی بن سعید ثنا عبد الحمید بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعتہ و ھو فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدھم ابو قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ بن ربعی قال انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام فی الصلاۃ اعتدل قائما و رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم قال (اللہ اکبر) و اذا اراد ان یرکع رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ فاذا قال (سمع اللہ لمن حمدہ) رفع یدیہ فاعتدل فاذا قام من الثنتین کبر و رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما صنع حین افتتح الصلاۃ.

۸۶۲: حضرت عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید ساعدیؓ کو فرماتے سنا۔ اس وقت وہ رسول اللہؐ کے ساتھ تشریف فرما تھے جن میں ابو قتادہ بن ربعی بھی تھے۔ فرمایا: (ابوحمید ساعدی نے) کہ میں رسول اللہؐ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ جب آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر کرتے پھر فرماتے: اللہ اکبر! اور جب رکوع میں جانے لگتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا۔

۸۶۳: حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا فلیح بن سلیمان ثنا عباس بن سھل الساعدی قال اجتمع ابو حمید و ابو اسید الساعدی و سھل بن سعد و محمد بن مسلمۃ فذکروا صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فکبر و رفع یدیہ ثم رفع حین کبر للرکوع ثم قام فرفع یدیہ واستوی حتی رجع کل عظم الی موضعہ

۸۶۳: حضرت عباس بن سہل ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرات ابوحمیدؓ ابو اسیدؓ سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ فرمایا: حضرت ابوحمید نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہا تو بھی ہاتھ اٹھائے پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھائے اور سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر گیا۔

۸۶۴: حدثنا العباس بن عبد العظیم العنبری ثنا سلیمان بن داود ابو ایوب الھاشمی ثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن موسی بن عقبۃ عن عبد اللہ بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن عبید اللہ بن ابی رافع عن علی بن طالب قال کان النبی ﷺ اذا قام الی الصلاۃ

۸۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے لگتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب

الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ

رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا ہی کرتے اور جب دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تب بھی ایسا ہی کرتے۔

۸۶۵: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ

۸۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے۔

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ ' اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي صَلَاةٍ وَ اِذَا رَكَعَ.

۸۶۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے تو بھی۔

۸۶۷: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ.

۸۶۷: وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں: میں نے سوچا کہ ضرور رسول اللہؐ کو دیکھوں گا کہ کیسے نماز ادا فرماتے ہیں۔ آپؐ قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک اٹھایا پھر جب رکوع کیا تو بھی اتنا ہی ہاتھوں کو اٹھایا پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تو بھی اتنا ہی ہاتھوں کو اٹھایا۔

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ يَقُولُ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ رَفَعَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يَدَيْهِ اِلَى اُذُنَيْهِ.

۸۶۸: حضرت جابر بن عبد اللہؓ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ایسا کرتے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا اور راوی ابراہیم بن طہمان نے اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔

خلاصۃ الباب ☆ باب ہذا کی پہلی روایت ۸۵۸ قبعین رفع الیدین کا قوی ترین مستدل ہے جو اصح مافی الباب ہے اور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے۔ مگر اس کے باوجود حنفیہ حضرات ترک رفع الیدین کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات باہم اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بخاری ج ۱ ص ۱۰۲، مسلم ج ۱ ص ۱۶۸، نسائی ج ۱ ص ۱۵۸، ابو داؤد ج ۱ ص ۱۰۴، مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۶۷ اور ترمذی باب رفع الیدین عند الرکوع میں تحریر کی گئی ہے۔ اس روایت میں چھ قسم کا اضطراب ہے۔ شوافع حضرات ان روایات میں صرف تکبیر تحریمہ، رکوع اور رفع من الرکوع کے مواقع پر رفع الیدین والی روایت پر عمل کرتے ہیں اور باقی تمام طرق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ احناف حضرات صرف پہلی روایت تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کو اختیار کرتے ہیں جبکہ احناف کے پاس اس کی معقول توجیہ بھی موجود ہے وہ یہ کہ نماز کے احکام تدریجاً [illegible]

سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ ابتداءً نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔ پہلے عمل کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی' بعد میں اسے مفسد صلوٰۃ قرار دے دیا گیا۔ پہلے نماز میں التفات کی گنجائش تھی' بعد میں وہ بھی منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح شروع میں کثرتِ رفع الیدین کی بھی اجازت تھی کہ ہر خفض و رفع اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا' پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مواقع پر جائز رکھا گیا پھر بعد میں مزید کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس میں مسلسل کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ اب صرف تکبیر تحریمہ تک باقی رہ گیا۔

وائل بن حجر کی روایت کا جواب:

ابن ماجہ نے متبعین رفع الیدین کے مستدلات میں وائل بن حجر کی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ امام طحاویؒ نے ان کی روایت شرح معانی الآثار میں دو سندوں کے ساتھ نقل کی ہے۔ ان کی روایت میں بھی تین رفع الیدین ثابت ہیں۔ امام طحاویؒ نے شرح معانی الآثار ج ا' ص: ۱۲۳ میں اس کا مفصل جواب دیا ہے' جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مغیرہ ابن مقسمؒ نے حضرت ابراہیم نخعیؒ سے یہ فرمایا تھا کہ حضرت وائل بن حجرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر رکوع اور تکبیر سجود وغیرہ میں بھی ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت ابراہیم نخعیؒ نے جواب دیا کہ اگر حضرت وائل بن حجرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے ایک مرتبہ دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین نہ کرتے ہوئے پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں مقدم حضر موت میں داخل ہوا تو علقمہ بن وائل سے یہ حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا' جس کے اندر رفع الیدین کا تذکرہ ہے تو میں نے یہ حدیث شریف سن کر حضرت ابراہیم نخعیؒ کے پاس آ کر ذکر کیا تو حضرت ابراہیم نخعیؒ نے غضبناک ہو کر فرمایا: کیا حضرت وائل بن حجرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ حضرت وائل ابن حجر نے ۹ ھ میں اسلام قبول فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبوت کے پہلے سال اسلام قبول فرمایا ہے۔ نیز حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ دسویں مسلمان ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسلام کے بائیس سال بعد حضرت وائل بن حجرؓ نے اسلام قبول فرمایا ہے اور پورا دورِ نبوت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج شناسی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال واقوال پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جتنی واقفیت ہو سکتی ہے اس کا عشر عشیر بھی حضرت وائل بن حجر کو نہیں ہو سکتی۔ اس لیے یہ بات مسلّم ہو گی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور حضرت ابراہیم نخعی کا جواب ہی قابلِ استدلال ہو سکتا ہے۔ امام طحاویؒ نے اس مضمون کی روایت کو دو سندوں کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

حدیث: ۸۵۹ میں حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شوافع کا استدلال ناقص ہے کیونکہ اگر اس حدیث سے رفع الیدین رکوع کے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت ثابت کیا جا سکتا ہے تو سجدہ کے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی اس سے ثابت ہے۔ شافعیہ حضرات اس کے قائل نہیں۔ عجب بات ہے کہ نصف حدیث قابلِ اعتبار ہے اور نصف متروک؟ اس مقام پر غیر مقلدین کیا کہیں گے؟

۱۶: بَابُ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں رکوع

۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَ لَمْ يُصَوِّبْهُ وَ لٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ.

۸۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو منہ سر کو اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ درمیان میں (کمر کے برابر) رکھتے۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ.

۸۷۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں جس میں مرد اپنی کمر رکوع سجدہ میں سیدھی بھی نہ کرے۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُلَازِمُ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَ صَلَّيْنَا خَلْفَهُ فَلَمَحَ بِمُؤْخِرِ عَيْنِهِ رَجُلًا لَا يُقِيْمُ صَلَاتَهُ يَعْنِي صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ.

۸۷۱: حضرت علی بن شیبانؓ جو اپنی قوم کی طرف سے وفد میں آئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چلے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ سے بیعت اور آپؐ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے گوشۂ چشم سے ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع سجدہ میں ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا إِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبَدٍ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوّٰى ظَهْرَهُ حَتّٰى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ.

۸۷۲: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتیٰ کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اقامۃ الصُّلب (کمر سیدھی رکھنا) تعدیل وطمانیت سے کنایہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیلِ ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات لا تجزئ حدیث باب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال حضرت خلاد بن رفع کے واقعہ سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیلِ ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((ارجع فصل فانک لم

تصل)) لوٹ جاؤ نماز پڑھو اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص ان کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ امام صاحبؒ سے ایک روایت فرضیت کی اور ایک روایت سنیت کی بھی ہے لیکن مذہب مختار وجوب ہی کا ہے۔ اصل میں امام ابوحنیفہؒ کا اصول ہے کہ اخبارِ آحاد میں فردِ واحد سے فرضیت کے ثبوت کے قائل نہیں بلکہ امام صاحب کے نزدیک فرض اور سنت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی ہے اور اخبارِ آحاد سے ان کے نزدیک وجوب ہی ثابت ہوتا ہے۔ جہاں تک امام ابوحنیفہؒ کی دلیل کا تعلق ہے ان کا استدلال بھی حضرت خلاد بن رافع کی حدیث ہے جو ترمذی میں آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیلِ ارکان کی تاکید کے بعد آخر میں ارشاد فرمایا: ((فاذا فعلت ذالک فقدتم لک صلوتک وان انتقصت منه شيئًا انتقصدت من صلوتک)) مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے اسی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کی تو نماز مکمل ہوگئی اور اگر ان میں سے کسی چیز کو کم کر دیا تو نماز بھی ناقص ہوگی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدیلِ ارکان کے ترک (چھوڑنے) پر نماز کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرامؓ نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیلِ ارکان کے ترک سے پوری نماز باطل نہیں ہوگی' البتہ اس میں شدید نقصان آجائے گا۔

۱۷: بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب: گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثنا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ الى جنب ابى فطبقت فضرب يدى و قال قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هذا ثم اُمِرْنا ان نرفع الى الرُّكب.

۸۷۳: حضرت مصعب بن سعدؓ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں (نماز پڑھتے ہوئے) رکوع کیا تو تطبیق کی (رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لئے) میرے والد نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور (نماز کے بعد) فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں (اور تطبیق کو منسوخ کر دیا گیا)۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثنا عبدة ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عن عائشة قالت كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ يُجَافِىْ بعضُدَيْه

۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے بازوؤں کو جدا رکھتے (پسلیوں سے اور پیٹ سے)۔

خلاصۃ الباب ☆ تطبیق کے معنی رکوع اور تشہد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ دینا ہے۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ اور محدثینؒ کے نزدیک تطبیق مسنون نہیں بلکہ مسنون یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو قدرے کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ دیا جائے اور ایسا معلوم ہو کہ جیسا گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہے۔ دوسری حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ تطبیق پہلے تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۸ : بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۸۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) قَالَ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

۸۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ).

۸۷۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ. ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

۸۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ.

۸۷۹. حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّیُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ ذُكِرَتِ الْجُدُوْدُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ جَدُّ فُلَانٍ فِی الْخَيْلِ وَ قَالَ آخَرُ جَدُّ فُلَانٍ فِی الْاِبِلِ وَقَالَ اٰخَرُ جَدُّ فُلَانٍ فِی الْغَنَمِ وَ قَالَ

باب: رکوع سے سر اُٹھائے تو کیا پڑھے؟

۸۷۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہہ چکتے تو ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ'' کہتے۔

۸۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ'' کہو۔

۸۷۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ'' کہو۔

۸۷۸: حضرت ابن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ)) ''اللہ نے سن لی اس کی جس نے اللہ کی حمد بیان کی اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے ہے تمام حمد آسمانوں بھر اور زمین بھر اور اس چیز کے برابر جو آپ اس کے بعد چاہیں''۔

۸۷۹: حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے قریب ہی مالداری کا ذکر ہوا۔ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس گھوڑوں کی دولت ہے۔ دوسرے بولے: فلاں کے پاس اونٹوں کی دولت ہے۔ ایک اور صاحب بولے: فلاں کے پاس بکریوں کی

آخرُ: جَدُّ فُلانٍ فی الرَّقِیق فلمّا قضی رسُولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم صلاتہُ و رفع رأسہُ من آخر الرّکعۃ قال (اللّٰھُمّ ربّنالک الحمدُ مِلْءُ السّمٰوٰتِ ومِلْءُ الْاَرْض و مِلْءُ ما شئتَ مِن شیْءٍ بعْدُ اللّٰھُمّ لا مانِعَ لما اعْطیْت و لا مُعْطِیَ لمَا مَنَعْتَ وَ لا ینْفعُ ذالْجدِّ منک الجدُّ) و طَوّلَ رَسُوْلُ اللہ صَلّی اللہُ علیہ وسلّم صوْتہُ ب(الجدّ) لِیَعْلمُوْا انّہُ لیس کَما یقُوْلُوْنَ.

دولت ہے۔ایک صاحب نے کہا: فلاں کے پاس غلاموں کی دولت ہے جب رسول اللہؐ نے نماز مکمل کی اور اخیر رکعت پڑھ کر سر اُٹھایا تو فرمایا: ((اللّٰھُمّ ربّنالک الحمدُ مِلْءُ السّمٰوٰت.....)) اور لفظ جد (مالداری) کہتے ہوئے آپ نے آواز اُونچی فرمادی تاکہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی بات صحیح نہیں۔''اے اللہ ہمارے پروردگار آپ ہی کیلئے ہے تمام حمد آسمانوں بھر اور زمین بھر اور اس چیز کے برابر جو اس کے بعد آپ چاہئیں۔اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جب تو روک دے تو کوئی اسے دینے والا نہیں اور کسی مالدار کی مالداری آپ کے مقابلہ میں کچھ نفع نہ دے گی''۔

خلاصۃ الباب ☆ منفرد کے بارے میں تو اتفاق ہے کہ وہ تسمیع اور تحمید دونوں کرے گا۔ نیز مقتدی کے بارے میں بھی اتفاق ہے کہ وہ صرف تحمید (یعنی ربنا و لک الحمد) کرے گا البتہ امام کے بارے میں شافعیہ امام اسحٰق اور ابن سیرین کا مسلک یہ ہے کہ امام بھی دونوں کو جمع کرے گا۔ حدیث باب ان کا استدلال ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور مشہور روایت کے مطابق امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ امام صرف تسمیع کرے گا۔ ان حضرات کی دلیل ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اور مقتدی کے وظائف الگ الگ مقرر فرما کر تقسیم کر دی اور تقسیم شرکت کے منافی ہے اور ابن ماجہ کی احادیث باب بھی احناف کی دلیل ہیں۔

۱۹: بَابُ السُّجُوْدِ

باب: سجدے کا بیان

۸۸۰: حَدَّثَنَا ھِشامُ بْنُ عمّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنۃ عنْ عُبیْد اللہ بْنِ عبْدِ اللہ بْنِ الْاصمّ عَنْ عمّہٖ یزیْد بْنِ الْاصمِّ عنْ مَیْمُوْنۃ انّ النّبیَّ ﷺ کان اذا سجد جافی یدیْہ فلوْ انّ بُھْمۃ ارادتْ انْ تمُرَّ بیْن یدیْہ لَمرّتْ.

۸۸۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ (پہلو سے جدا رکھتے) حتیٰ کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

۸۸۱: حدّثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ ابیْ شیْبۃ ثنا وکیْعٌ عنْ داوُدَ بْنِ قیْسٍ عنْ عبْد اللہ بْنِ عُبیْد اللہ ابْن اقْرم الخزاعیّ عنْ ابیْہ قال کُنْتُ مع ابیْ بالقاعِ منْ نمرۃ فمرّ بنا رکْبٌ فانَاخُوْا بناحیۃ الطّرِیْقِ فَقالَ لیْ ابیْ کُنْ فیْ بھْمک حتّی آتی ھؤُلاءِ الْقوْمَ فَاُسَائِلَھُمْ قالَ فخرج و جئْت یعْنی دنوْت فاذا رسُوْلُ اللہ ﷺ فحضرتُ الصّلاۃ فصلّیْت معھُمْ فکُنْتُ

۸۸۱: حضرت عبید اللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ کے ایک میدان میں تھا (نمرہ عرفات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) ہمارے قریب سے بہت سے سوار گزرے انہوں نے اپنی سواریوں کو رستے کی ایک طرف بٹھایا۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تم اپنے جانوروں میں رہو

انظُرُ اِلٰی عُفْرَتَیْ اِبْطَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ کُلَّما سجد.

قَالَ ابنُ مَاجَۃَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ عُبَیْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ و قال اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ یَقُوْلُ النَّاسُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَیْدِ اللهِ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ وَ صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی وَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا ثَنَا داوٗد بْنُ قَیْسٍ عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَقْرَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحوَہٗ.

اور (ان کا خیال رکھو) تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کا حال احوال لوں ۔فرماتے ہیں میرے والد تو تشریف لے گئے اور میں آیا یعنی نزدیک ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں ۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا میں نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی تو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تشریف لے جاتے تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی ۔

۸۸۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَأَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ.

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے ۔

۸۸۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِیْرُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ وَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ' عَنْ طَاوٗسٍ ' عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ ' عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ (اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ).

۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

۸۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ وَ لَا اَکُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا)

قَالَ بْنُ طَاوٗسٍ فَکَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ الْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ وَ کَانَ یَعُدُّ الْجَبْهَۃَ وَالْاَنْفَ وَاحِدًا

۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں ۔ ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ دو ہاتھ' دو گھٹنے' دو پاؤں اور وہ پیشانی اور ناک کو ایک ہڈی شمار کرتے تھے (تو یہ سات ہڈیاں ہوتیں)۔

۸۸۵: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ' اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَۃُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَ کَفَّاهُ وَ رُکْبَتَاهُ وَ قَدَمَاهُ.

۸۸۵: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ. ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا اَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَاْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يُجَافِيْ بِيَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ اِذَا سَجَدَ.

۸۸۶: صحابی رسول حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ کے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھنے (پر مشقت کی وجہ) سے ہمیں آپ پر ترس آنے لگتا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث: ۸۸۰ کے مطابق جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین کے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا جائے۔ چنانچہ ترکیب یہ ہوگی کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور اٹھتے وقت اس کے برعکس۔ احادیث میں بیٹھنے میں اونٹ کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ رکھتا ہے پھر گھٹنے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے ہاتھوں میں ہی گھٹنے ہیں۔

۲۰: بَابُ التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجدہ میں تسبیح

۸۸۷: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ رَافِعٍ الْبَجَلِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَيُّوْبَ الْغَافِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ اِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ

۸۸۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اس کو اپنے رکوع میں اختیار کرلو پھر جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (پر عمل) کو اپنے سجدوں میں اختیار کرلو۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اِذَا سَجَدَ قَالَ (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۸۸۸: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب رکوع کرتے تو "سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" تین بار کہتے ہیں اور سجدہ میں جاتے تو تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہتے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَ سُجُوْدِهِ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ) يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ

۸۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں بکثرت "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" گویا قرآن کریم پر عمل کرتے تھے۔

۸۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ . وَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثًا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ)

۸۹۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع کے دوران تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے جب اس نے ایسا کرلیا تو اس کا رکوع پورا ہوگیا اور جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے۔ جب وہ ایسا کرلے تو اس کا سجدہ پورا ہو جائے گا اور یہ پورا ہونے کی ادنیٰ حد ہے۔

۲۱: بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدہ میں اعتدال

۸۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ).

۸۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرے (یعنی نہ بہت لمبا سجدہ کرے نہ بالکل مختصر) اور اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۸۹۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَ لَا يَسْجُدْ اَحَدُكُمْ وَ هُوَ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ.

۸۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدوں میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح پھیلا کر سجدہ نہ کرے۔

۲۲: بَابُ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۸۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَاِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَ كَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى.

۸۹۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر جب سجدہ میں جاتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو دوسرے سجدہ میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے۔

۸۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۸۹۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: سجدوں کے درمیان گوٹ مار کر مت بیٹھنا۔

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ

۸۹۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

مالک عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن ابی موسی و ابی اسحق عن الحارث عن علی قال قال النبی ﷺ یا علی! لا تقع اقعاء الکلب

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! کتے کی طرح چوتڑ زمین پر ٹکا کر مت بیٹھا کرو۔

۸۹۶. حدثنا الحسن بن محمد بن الصباح ثنا یزید بن ھارون انبانا العلاء ابو محمد قال سمعت انس بن مالک یقول قال لی النبی ﷺ اذا رفعت رأسک من السجود فلا تقع کما یقعی الکلب ضع الیتیک بین قدمیک والزق ظاہر قدمیک بالارض.

۸۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کتے کی طرح گوٹ مار کر مت بیٹھو اور اپنے چوتڑ اپنے پاؤں کے درمیان رکھو اور اپنے پاؤں کے اوپر کا حصہ (پشت) زمین کے ساتھ لگا دو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں دو مسئلے بیان کیے گئے ہیں: ۱) ایک تو تعدیل ارکان کا بیان ہے جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ ۲) اقعاء ہے۔ اقعاء کی دو تفسیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ آدمی سرین پر بیٹھے اور اپنے پاؤں کو اس طرح کھڑا کرے کہ گھٹنے شانوں کے مقابل آ جائیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک لے' ایسا اقعاء بالاتفاق مکروہ ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو پنجوں کے بل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھا جائے۔ اس دوسرے معنی کے لحاظ سے اقعاء کے بارے میں اختلاف ہے۔ حنفیہ' مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ بھی علی الاطلاق مکروہ ہے البتہ امام شافعیؒ اس کو دونوں سجدوں کے درمیان سنت کہتے ہیں۔

۲۳: بَابُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

۸۹۷: حدثنا علی بن محمد ثنا حفص بن غیاث ثنا العلاء بن المسیب عن عمرو بن مرۃ عن طلحۃ بن یزید عن حذیفۃ ح و حدثنا علی بن محمد ثنا حفص بن غیاث عن الاعمش عن سعد بن عبیدۃ عن المستورد بن الاحنف عن صلۃ بن زفر عن حذیفۃ ان النبی ﷺ کان یقول بین السجدتین (رب اغفرلی' رب اغفرلی).

۸۹۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّ اغْفِرْلِی' رَبِّ اغْفِرْلِی" پڑھا کرتے تھے۔

۸۹۸: حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء ثنا اسماعیل بن صبیح عن کامل ابی العلاء قال سمعت حبیب بن ابی ثابت یحدث عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ ﷺ یقول بین السجدتین فی صلاۃ اللیل رب اغفرلی وارحمنی واجبرنی وارزقنی وارفعنی

۸۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاجْبُرْنِی وَارْزُقْنِی وَارْفَعْنِی پڑھا کرتے تھے۔

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں پڑھنے کی دُعا

۸۹۹. حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابی ثنا الاعمش عن شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود ح وحدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلي ثنا يحيى بن سعيد ثنا الاعمش عن شقيق عن عبد الله بن مسعود قال : كنا اذا صلينا مع النبي ﷺ قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على جبرائيل و ميكائيل و على فلان و فلان يعنون الملائكة فسمعنا رسول الله ﷺ فقال (لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام فاذا جلستم فقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بركاته السلام علينا و على عباد الله الصالحين فانه اذا قال ذالك اصابت كل عبد صالح في السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله.

حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبد الرزاق انبانا الثوري عن منصور والاعمش و حصين و ابي هاشم و حماد عن ابي وائل و عن ابي اسحاق عن الاسود و ابي الاحوص عن عبد الله بن مسعود عن النبي ﷺ نحوه.

حدثنا محمد بن معمر ثنا قبيصة انبانا سفيان عن الاعمش و منصور و حصين عن ابي وائل عن عبد الله بن مسعود ح قال و حدثنا سفيان عن ابي اسحق عن ابي عبيدة والاسود و ابي الاحوص عن عبد الله بن مسعود ان النبي ﷺ كان يعلمهم التشهد فذكر نحوه.

۸۹۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے۔ سلام اللہ پر اس کے بندوں کی جانب سے سلام جبرائیل اور میکائیل پر اور فلاں فلاں فرشتے پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: یوں نہ کہو سلام اللہ پر اس لئے کہ اللہ تو خود سلام ہے پس جب تم بیٹھو تو کہو۔ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ (یعنی عالی آداب و تسلیمات اللہ کے لئے ہیں اور بدنی اور مالی عبادات بھی اللہ کے لئے ہیں اور اے نبی! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ کی جانب سے سلامتی اور اس کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر) اس لئے کہ جب وہ یوں کہے گا تو آسمان و زمین میں ہر نیک بندے کو سلامتی پہنچے گی : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

۹۰۰: حدثنا محمد بن رمح انبانا الليث ابن سعد عن ابي الزبير عن سعيد بن جبير و طاؤس عن ابن عباس قال كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القران فكان يقول (التحيات المباركات الصلوة

۹۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسے اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت۔ تو فرماتے: التحيات المباركات الصلوة الطيبات لله السلام

الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ.

علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ.

۹۰۱. حَدَّثَنَا جَمِیْلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ وَ ھِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ قَتَادَۃَ.

وَ ھٰذَا حَدِیْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یُوْنُسَ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَطَبَنَا وَ بَیَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ (اِذَا صَلَّیْتُمْ فَکَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمْ. اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. سَبْعُ کَلِمَاتٍ ھُنَّ تَحِیَّۃُ الصَّلَاۃِ.

۹۰۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمارے دین کے طریقے بتائے اور ہماری نماز سکھائی چنانچہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اور قعدہ کے قریب ہو جاؤ تو قعدہ میں تمہارا پہلا ذکر یہ ہونا چاہئے۔

''اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ''

آخر تک یہ سات کلمات ہیں جو نماز کا تحیہ و تسلیم ہیں۔

۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ قَالَا ثَنَا اَیْمَنُ بْنُ نَابِلٍ ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (بِاسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ.

۹۰۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی سورت کی طرح احتیاط اور اہتمام سے تشہد سکھایا کرتے تھے: ''بِاسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ......'' آخر میں یہ اضافہ بھی ہے: ''اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ'' یعنی ''میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں''۔

خلاصۃ الباب ☆ تشہد کے الفاظ چوبیس صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ حنفیہ وحنابلہ نے حضرت ابن مسعودؓ کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے جو حدیث باب میں مذکور ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الرکعتین ان نقول التحیات للہ والصلوٰت والطیبات)) امام مالکؒ

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کو ترجیح دی ہے: "التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک والباقی لتشہد ابن مسعودؓ۔ امام شافعیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو ترجیح دی ہے جو اگلی حدیث میں مروی ہے۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القران مکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جو اصح مافی الباب ہے۔کما صرح بہ الترمذی۔۲) یہ ان معدودے چند روایات میں سے ہے جو تمام صحاح ستہ میں مروی ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد کے الفاظ میں کہیں سرمو اختلاف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے و ذالک نادر جدًا۔۳) اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس تشہد کی تعلیم میرا ہاتھ پکڑ کر دی تھی جو شدتِ اہتمام پر دال ہے بلکہ یہ روایت مسلسل باخذ الید بھی ہے۔۴) امام محمدؒ نے مؤطا میں لکھا ہے کہ: کان عبد اللہ بن مسعودؓ یکرہ ان یزاد فیہ حرف او ینقص منہ حرف ۔یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس تشہد کو اتنے اہتمام سے یاد کیا تھا اور ان کی نظروں میں اس کی کتنی اہمیت تھی۔ ۵) اس کا ثبوت صیغہ امر کے ساتھ ہوا ہے۔ چنانچہ احادیث میں اس کے لیے فلیقولوا اور فقولوا کے الفاظ آئے ہیں۔ بخلاف غیرہ فانہ مجھر حکایۃ.

ان کے علاوہ بھی بہت سے وجوہ ترجیح موجود ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ ملا علی قاریؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ تشہد ایک طرح کا مکالمہ ہے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین معراج کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التحیات للہ والصلوت والطیبات فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ و برکاتہ جواب میں فرمایا اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علینا فرمایا۔

۲۵: بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

۹۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ ؟ قَالَ قُوْلُوْا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ.

۹۰۳: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو یہی ہے جو ہمیں معلوم ہے تو درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا' کہو: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ....." "اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرمایئے جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر برکت نازل فرمایئے جیسے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی"۔

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ

۹۰۴: حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں

مُحمَّدُ بْنُ جعفرٍ قالا ثنا شُعْبَةُ عَنِ الْحكم قال سمعتُ ابن ابی لیلی قال لقِيَنِيْ كعْبُ بْنُ عُجرة فقال : الا اُهدی لک هدیَّةً؟ خرج علينا رسُوْلُ الله ﷺ فقلنا قدعرفنا السّلام عليک فکیف الصّلاةُ علیک؟ قال قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صلِّ على مُحمَّدٍ و علی آل مُحمّدٍ كما صَلَّيْت على اِبْرهيم انّک حميدٌ مَجيدٌ اللّهُمّ بارکْ على مُحمَّدٍ وَ على آل مُحمَّدٍ كما بارَكْتَ على ابْرهيم انک حميدٌ مَّجيدٌ۔

بہترین ہدیہ نہ دوں؟ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے پر صلوٰۃ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا' کہو : اللّٰهُمّ صلِّ على مُحمَّدٍ و على آل مُحمَّدٍ كما صلَّيت عَلى اِبْرهيم انّک حميدٌ مّجيدٌ اللّٰهُمّ بارکْ على مُحَمَّدٍ و على آل مُحمَّدٍ كما باركْت عَلى ابْرهيم انّک حميدٌ مَّجيدٌ

۹۰۵- حدَّثَنا عَمَّارُ بْنُ طَالُوْتَ ثنا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنُ عبْد العَزِيْزِ الْمَاجشُوْنَ ثنا مَالکُ بْنُ انس عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ ابِيْهِ عنْ عمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السّاعدیّ انّهُمْ قالُوْا يا رَسُوْلَ اللهِ اُمِرْنا بِالصَّلاةِ عليک فکیْفَ نُصلِّیْ علَيْک؟فقال: قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحمَّدٍ و اَزْوَاجهٖ وَ ذُرِّيّته كما صلَّيْت عَلى اِبْرَاهيم و بارکْ على مُحمَّدٍ وَ اَزْواجه و ذُرِّيَّته كَمَا باركْتَ عَلى آل اِبْرهيم فِيْ العالمِيْنَ اِنّک حميدٌ مّجيدٌ.

۹۰۵: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے (یعنی قرآن کریم میں) تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا' کہو:"اللّٰهُمّ صَلِّ على مُحمَّدٍ و اَزْوَاجه وَ ذُرِّيّته كما صَلَّيْتَ عَلى ابْراهيم و بارکْ عَلى مُحمَّدٍ و اَزْواجه و ذُرِّيّته كما باركْت على آل اِبْرهيم فیْ العالمِيْنَ اِنّک حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ."

۹۰۶ حدَّثَنا الْحسنُ بْنُ بَيانٍ ثنا زيادُبْنُ عَبْد الله ثنا الْمسْعُوْدِیُّ عنْ عوْنِ بْنِ بن عبْد الله عنْ ابِیْ فَاختة عنِ الْاسْودِ بْنِ يزيْدَ عنْ عَبْد اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالی عنْه قال اذا صلَّيْتُمْ على رسُوْل الله ﷺ فاحسنُوْا الصّلاةَ علَيْه فانَّكُمْ لا تدْرُوْن لعلَّ ذلکَ يُعْرضُ عليْه قالَ فقالُوْا لَهٗ فعلّمْنا. قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اجْعلْ صلاتک وَ رَحْمتک و بركاتک عَلى سيِّد الْمُرْسليْن وَ امام الْمُتّقيْن و خاتِم النّبيّيْنَ مُحمَّدٍ عبْدکَ وَ رَسُوْلک امام الْخیْر و قائد الْخَيْر ورسُوْلِ الرّحْمة اللّٰهُمّ ابْعثْهُ مقامًا محْمُوْدًا يَغبطُهٗ به

۹۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب تم نبیؐ پر درود بھیجو تو عمدہ اور احسن طریقے سے درود بھیجو اسلئے کہ تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے تمہارا درود رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ پھر ہمیں (درود بھیجنے کا احسن طریق) سکھا دیجئے۔ فرمایا' کہو : اللّٰهُمّ اجْعلْ صلاتک و رحْمتک ..... '' اے اللہ ! اپنی عنایات اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرمایئے رسولوں کے سردار اہل تقویٰ کے پیشوا خاتم النبیین اپنے بندے اور رسول بھلائی کے امام اور بھلائی کی طرف

اَلْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ و عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ و عَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

لے جانے والے اور رسول رحمت محمدؐ پر۔ اے اللہ! ان کو مقام محمود عطا فرما جس پر اوّلین و آخرین سب رشک کریں اے اللہ! محمد اور انکی آل پر اسی طرح رحمت نازل فرمایئے جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی بلاشبہ آپ خوبیوں والے اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! محمدؐ پر اور انکی آل پر اسی طرح برکت نازل فرمایئے جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور انکی آل پر نازل فرمائی بلاشبہ آپ خوبیوں والے اور بزرگی والے ہیں۔''

۹۰۷: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلّٰى فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ).

۹۰۷: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کے لئے دُعا رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے اب اس مسلم کو اختیار ہے بکثرت درود بھیجے یا کم۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ. ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ.

۹۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کے رستے سے بھٹک گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت امام ابو حنیفہؒ امام مالک اور جمہور علماء کے نزدیک نماز میں تشہد کے بعد درود کا پڑھنا سنت ہے اور اگر کسی وجہ سے ترک کر دیا جائے تو نماز درست ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک درود شریف کا پڑھنا واجب ہے اس کے ترک سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ حدیث پاک میں درود کے الفاظ کئی قسم کے منقول ہیں۔ سب سے زیادہ صحیح وہ الفاظ ہیں جو صحاح میں آئے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَا يُقَالُ فِيْ التَّشَهُّدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: تشہد میں نبی ﷺ پر کن الفاظ میں دُرود پڑھے (دُعا بعد از دُرود)

۹۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)

۹۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی ایک آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

۹۱۰: حدثنا یوسف بن موسی القطان ثنا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل (ما تقول فی الصلاۃ؟) قال اتشھد ثم اسأل اللہ الجنۃ و اعوذ بہ من النار اما واللہ ما احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال (حولھا ندندن).

۹۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ایک صاحبؓ سے دریافت فرمایا: آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن بخدا! مجھے آپؐ کا اور معاذ کا گنگنانا (دُعا مانگنا) کچھ نہیں آتا۔ آپؐ نے فرمایا: ہم بھی اسی طرح گنگناتے ہیں (یعنی جو دُعا تم مانگتے ہو اسکے قریب قریب ہی ہم بھی دُعا مانگتے ہیں)۔

۲۷: بَابُ الْاِشَارَۃِ فِی التَّشَھُّدِ

باب: تشہد میں اشارہ

۹۱۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن عصام بن قدامۃ عن مالک ابن نمیر الخزاعی عن ابیہ قال رأیت النبی ﷺ واضعا یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی فی الصلاۃ و یشیر باصبعہ.

۹۱۱: حضرت نمیر خزاعی رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ کر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۹۱۲: حدثنا علی بن محمد ثنا عبد اللہ بن ادریس عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رأیت النبی ﷺ قد حلق الابھام والوسطی ورفع التی تلیھما یدعو بھا فی التشھد.

۹۱۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر پاس والی انگلی (یعنی سبابہ) کو اٹھایا آپؐ نے اس سے تشہد میں دُعا فرمائی۔

۹۱۳: حدثنا محمد بن یحیی والحسن بن علی و اسحق بن منصور قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ و رفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابھام فیدعو بھا والیسری علی رکبتہ باسطھا علیھا.

۹۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں (کے قریب ران) پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دُعا مانگتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے (کے قریب ران) پر رکھتے پھیلا کر۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی بناء پر جمہور سلف وخلف کا اتفاق ہے کہ اشارہ شہادت کی انگلی سے کرنا مسنون ہے اور اسکے مسنون ہونے پر بکثرت روایات شاہد ہیں حتیٰ کہ امام محمدؒ نے مؤطا میں اشارہ بالسبابہ کی حدیث ذکر کی ہے۔ موطا امام محمد کی ۱۰۸'۱۰۹ خلاصہ کیدانی والی عبارت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے وہ فقہ حنفی کی کوئی معتبر کتاب نہیں بلکہ اسکے مصنف بھی غیر معروف ہیں۔ البتہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بالسبابہ کا انکار فرمایا تو اسکی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ اسکی احادیث مضطرب المتن ہیں کیونکہ اشارہ کی حیثیتوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر حنفیہ

اضطراب کی بناء پر حدیث قلتین کو رد کر سکتے ہیں تو اشارہ بالسبابہ کی احادیث کو بھی اسی پر رد کیا جا سکتا ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کا جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اشارہ بالسبابہ کی احادیث میں کوئی اضطراب نہیں پایا جاتا۔ ناظرین غور فرمائیں کہ علماء احناف رحمہم اللہ کیسے انصاف پسند ہیں کہ صحیح احادیث پر کس خوش دلی سے عمل کرتے ہیں جو علماء احناف کو نا انصاف کہے تو وہ خود بے انصاف ہے۔

۲۸ : بَابُ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کا بیان

۹۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ).

۹۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے گالوں کی سفیدی دکھائی دیتی (فرماتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَسَارِهٖ.

۹۱۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔

۹۱۶ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

۹۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے حتیٰ کہ رخساروں کی سفیدی نظر آتی۔ (آپ ﷺ ارشاد فرماتے) السلام علیکم و رحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

۹۱۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلَاةً ذَكَّرَنَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِمَّا اَنْ نَكُوْنَ نَسِيْنَاهَا وَ اِمَّا اَنْ نَكُوْنَ تَرَكْنَاهَا فَسَلَّمَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ عَلٰى شِمَالِهٖ.

۹۱۷: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے جمل کے دن (جس دن قاتلین عثمانؓ کی وجہ سے علیؓ و عائشہؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان معرکہ ہوا) ہمیں ایسے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی یا ہم اس کو بھول چکے تھے یا ہم نے چھوڑ دی تھی تو آپ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

۲۹ : بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً

باب: ایک سلام پھیرنا

۹۱۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ اَحْمَدُ ابْنُ اَبِىْ بَكْرٍ ثَنَا

۹۱۸: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے

عَبْدُ الْمُهَيْمِن بْنُ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ سعدِ السَّاعِدِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ سَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام پھیرا اپنے منہ کے سامنے۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّغَانِيُّ ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ.

۹۱۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ مبارک کے سامنے کی طرف ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثنا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى فَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

۹۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپؐ نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث صحیحہ کی بناء پر حنفیہ اور شافعیہ' حنابلہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں مطلق امام ومقتدی اور منفرد پر دو درود و سلام واجب ہیں' ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب۔ جن احادیث میں ایک سلام کا منہ کی طرف کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔ البتہ سنن نسائی والی حدیث جو ہے وہ حالت عذر پر محمول ہے۔

۳۰: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْاِمَامِ

باب: امام کے سلام کا جواب دینا

۹۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثنا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَرُدُّوْا عَلَيْهِ

۹۲۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سلام پھیرے تو اس کو جواب دو۔

۹۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ اَنْبَأَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ نُسَلِّمَ عَلَى اَئِمَّتِنَا وَ اَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

۹۲۲: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اپنے اماموں کو سلام کریں اور ہم میں سے بعض بعض کو سلام کریں۔

۳۱: بَابُ وَلَا يَخُصُّ الْاِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

باب: امام صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے

۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَؤُمُّ عَبْدٌ فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ)

۹۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص امام ہو وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لئے دُعا نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں سے خیانت کی۔

۳۲: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کے بعد کی دعا

۹۲۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو معاوية ح و حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث عن عائشة قالت كان رسول الله اذا سلم لم يقعد الا مقدار ما يقول (اللهم انت السلام و منك السلام تباركت يا ذالجلال والاكرام)

۹۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد فقط اسی قدر بیٹھتے کہ ((اللّٰھُمَّ انت السَّلامُ و منک السَّلامُ تبارکت یا ذالْجلال وَالْاِکْرام)) کہہ سکیں۔

۹۲۵: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا شبابة ثنا شعبة عن موسى بن ابي عائشة عن مولى لام سلمة عن ام سلمة ان النبي ﷺ كان يقول اذا صلى الصبح حين يسلم (اللهم اني اسئلك علما نافعا ورزقا طيبا و عملا متقبلا)

۹۲۵. حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز صبح سے سلام پھیر کر پڑھتے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا....)) ''اے اللہ! میں آپ سے علم نافع پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں''۔

۹۲۶. حدثنا ابو كريب ثنا اسماعيل بن علية و محمد بن فضيل و ابو يحيى التيمي و ابو الاجلح عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا يحصيهما رجل مسلم الا دخل الجنة و هما يسير و من يعمل بهما قليل يسبح الله في دبر كل صلاة عشرا و يكبر عشرا و يحمد عشرا) فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده (فذلك خمسون و مائة باللسان والف و خمسمائة في الميزان و اذا اوى الى فراشه سبح و حمد و كبر مائة فتلك مائة باللسان والف في الميزان فايكم يعمل في اليوم الفين و خمسمائة سيئة قالوا و كيف لا يحصيهما قال ياتي احدكم الشيطان و هو في الصلاة فيقول اذكر كذا و كذا حتى ينفك العبد لا يعقل و ياتيه و هو في مضجعه فلا يزال ينومه حتى ينام)

۹۲۶. حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو مضبوطی سے اختیار کیے رہے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہے' اللہ اکبر دس بار' الحمدللہ دس بار۔ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ ان کو اپنے ہاتھوں سے شمار کر رہے تھے یہ زبان سے ڈیڑھ سو ہیں (کیونکہ تیس کلمے ہیں ہر نماز کے بعد اور پانچ نمازیں ہیں) اور ترازو میں ڈیڑھ ہزار ہیں اور جب اپنے بستر پر آئے تو سو بار سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر کہے یہ زبان سے تو سو ہیں لیکن ترازو میں ہزار ہیں تم میں کون ہے جس سے دن میں ڈھائی ہزار خطائیں سرزد ہوتی ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ان کو کوئی کیوں نہ اختیار کرے گا (حالانکہ انتہائی آسان اور انتہائی فضیلت والا عمل ہے) فرمایا: تم میں سے ایک کے پاس نماز کے دوران شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر' فلاں بات یاد کر' حتیٰ کہ بندہ بالکل غافل ہو جاتا ہے (اسے نماز تک کا خیال نہیں رہتا تسبیحات تو دور کی بات ہے) اور بندہ کے پاس بستر میں شیطان آجاتا ہے اور اسے سلانے لگتا ہے حتیٰ کہ بندہ (تسبیحات کے بغیر ہی) سو جاتا ہے۔

۹۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ وَ الدُّثُورِ بِالْأَجْرِ يَقُولُونَ كَمَا نَقُولُ وَ يُنْفِقُونَ وَ لَا نُنْفِقُ قَالَ لِي (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ قَبْلَكُمْ وَ فُتُّمْ مَنْ بَعْدَكُمْ تَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ وَ تُسَبِّحُونَهُ ثَلَاثًا وَ تُكَبِّرُونَهُ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ) قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ أَرْبَعٌ.

۹۲۷: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مال و دولت والے ثواب کما گئے وہ ہماری طرح دُعا و اذکار بھی کرتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں جبکہ ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو اپنے آگے والوں کو پالو گے اور پچھلوں سے سبقت لے جاؤ گے تم ہر نماز کے بعد الحمد للہ کہو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور ۳۴ بار۔ سفیان کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ ان میں سے کون سا کلمہ ۳۴ بار فرمایا۔

۹۲۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ. حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)

۹۲۸: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے پھر ارشاد فرماتے ((اللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ)).

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے آج کل اکثر لوگ دعا پڑھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا بڑی الحاح وزاری اور تضرع سے حق تعالیٰ شانہٗ سے مانگنی چاہیے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ طویل اذکار اور تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھنی چاہیے۔

۳۳: بَابُ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے فارغ ہو کر کس جانب پھرے؟

۹۲۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّنَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا

۹۲۹: حضرت ہُلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کی تو آپؐ فارغ ہو کر دائیں اور بائیں دونوں طرف پھیرتے تھے۔

۹۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ فِي نَفْسِهِ جُزْءًا يَرَى أَنَّ حَقًّا لِلَّهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ

۹۳۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی اپنے (اعمال) میں شیطان کا حصہ نہ بنائے یہ سمجھے کہ منجانب اللہ اس پر لازم ہے کہ نماز کے بعد دائیں طرف ہی پھرے میں نے خود رسول اللہ ﷺ

يمينه قد رأيتُ رسُوْل الله ﷺ اكثرُ انصرافه عن يساره.

کو دیکھا نماز کے بعد اکثر بائیں طرف پھرا کرتے تھے۔

۹۳۱. حدثنا بشرُ بنُ هلال الصوّاف ثنا يزيدُ بنُ زُريعٍ عن حُسين المُعلّم عن عمرو بن شُعيب عن ابيه عن جدّه قال رأيتُ النبيّ ﷺ ينفتِلُ عن يمينه و عن يساره في الصّلاة

۹۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ فرماتے ہیں. میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کے بعد کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف مڑتے تھے۔

۹۳۲: حدثنا ابُو بكرُ بنُ ابي شيبة حدثنا احمدُ بنُ عبد الملك بن واقد حدثنا ابرهيمُ ابنُ سعد عن ابن شهاب عن هند بنت الحارث عن اُمّ سلمة قالت كان رسُوْلُ الله ﷺ اذا سلّم قام النساءُ حين يقضي تسليمهُ. ثمّ يلبثُ في مكانه يسيرًا قبل ان يقُوم

۹۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں کھڑی ہو جاتیں آپ اُٹھنے سے قبل اسی جگہ کچھ دیر تشریف فرما ہوتے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث سے ثابت ہوا کہ نمازی بعد از نماز جدھر کو چاہے رُخ پھیر کر بیٹھ جائے دائیں طرف مڑنا مستحب ہے۔ ایک طرف مڑنے کو ضروری نہ سمجھے۔

۳۴: بَابُ اِذا حَضرَتِ الصَّلاةُ وَ وُضِعَ الْعَشَاءَ

باب: جب نماز تیار ہو اور کھانا سامنے آجائے

۹۳۳: حدثنا هشامُ بنُ عمّارٍ ثنا سُفيانُ ابنُ عُيينة عن الزُّهريّ عن انس بن مالك انّ رسُوْل الله ﷺ قال اذا وُضع العشاءُ و اُقيمت الصّلاةُ. فابدئوا بالعشاء

۹۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (نماز) عشاء قائم کی جا رہی ہو اور کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

۹۳۴. حدثنا ازهرُ بنُ مروان حدثنا عبدُ الوارث حدثنا ايّوبُ عن نافعٍ عن ابن عُمر رضي اللهُ تعالى عنه قال قال رسُوْلُ الله ﷺ اذا وُضع العشاءُ و اُقيمت الصّلاة فابدءُوا بالعشاء

۹۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو کھانا پہلے کھالو۔ نافع کہتے کہ ایک رات ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کھانا کھایا حالانکہ وہ اقامت سن رہے تھے۔

۹۳۵ حدثنا سهلُ بنُ ابي سهلٍ ثنا سُفيانُ بنُ عُيينة ح وحدثنا عليُّ بنُ محمّد ثنا وكيعٌ جميعًا عن هشام بن عُروة عن ابيه عن عائشة انّ رسُوْل الله ﷺ قال اذا حضر العَشاءُ و اُقيمت الصّلاةُ فابدءُوا بالعَشاء

۹۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے اور نماز قائم ہو رہی ہو تو کھانا پہلے کھالو۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء متفق ہیں البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر کھانا چھوڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز درست ہوگی۔ قاضی شوکانیؒ نے حنابلہ کا جو قول نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک نماز ایسی حالت میں نہیں ہوتی وہ مفتی بہ نہیں ہے البتہ فقہاء کے درمیان اس مسئلہ کی علت میں اختلاف ہے۔

۳۵: بَابُ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ

باب: بارش کی رات میں جماعت

۹۳۶. حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا اسماعيل بن ابرهيم عن خالد الحذاء عن ابي المليح قال خرجت في ليلة مطيرة فلما رجعت استفتحت فقال ابي من هذا قال ابو المليح قال: لقد رأيتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية و اصابتنا سماء لم تبل اسافل نعالنا فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في رحالكم.

۹۳۶: حضرت ابوالملیح کہتے ہیں میں بارش کی رات میں نکلا جب میں واپس ہوا تو میں نے دروازہ کھلوایا تو میرے والد نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابوالملیح۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے اپنے آپ کو حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا کہ بارش برسی اور ہمارے جوتے بھی تر نہ ہونے پائے پھر رسول اللہؐ کے منادی نے ندا لگائی کہ اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

۹۳۷: حدثنا محمد الصباح ثنا سفيان ابن عيينة عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله ﷺ ينادي مناديه في الليلة المطيرة او الليلة الباردة ذات الريح . صلوا في رحالكم.

۹۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بارش کی رات یا ٹھنڈی اور آندھی والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی یہ نداء کرتا کہ اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

۹۳۸. حدثنا عبد الرحمن بن عبد الوهاب ثنا الضحاك بن مخلد عن عباد بن منصور قال سمعت عطاء يحدث عن ابن عباس عن النبي ﷺ انه قال في يوم جمعة يوم مطر (صلوا في رحالكم

۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار جمعہ کے روز جب بارش ہو رہی تھی ارشاد فرمایا: اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

۹۳۹. حدثنا احمد بن عبدة ثنا عباد ابن عباد المهلبي ثنا عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث بن نوفل ان ابن عباس رضي الله تعالى عنهما امر المؤذن ان يؤذن يوم الجمعة و ذلك يوم مطير فقال الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال ناد في الناس فليصلوا في بيوتهم فقال له الناس ما هذا الذي صنعت ؟ قال قد فعل هذا من هو خير مني تأمرني ان اخرج الناس من بيوتهم فيأتوني يدوسون الطين الى ركبهم.

۹۳۹: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مؤذن کو جمعہ کے روز اذان دینے کا حکم دیا اور اس دن خوب بارش برس رہی تھی تو اُس نے اذان دی 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر فرمایا کہ لوگوں میں یہ ندا کردوں کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں تو لوگوں نے ان سے کہا یہ آپ نے کیا کیا" فرمایا: مجھ سے بہتر (ﷺ) نے بھی ایسا ہی کیا تھا مجھے کہتے ہو کہ میں لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالوں پھر وہ میرے پاس گھٹنوں گھٹنوں کیچڑ میں بھرے ہوئے آئیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بارش ترکِ جماعت کے اعذار میں سے ایک عذر ہے البتہ کتنی بارش عذر بن سکتی ہے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث باب سے اگر چہ بہت معمولی بارش میں بھی ترک جماعت کا جواز معلوم ہوتا ہے

لیکن یہاں یہ احتمال ہے کہ بارش کے تیز ہونے کے آثار ہوں اور نماز کے وقت میں دیر ہو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے یہ اعلان کرا دیا ہو کیونکہ تیز بارش میں اعلان کرنا بھی مشکل ہوتا۔

۳۶: بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

باب: نمازی کے سترے کا بیان

۹۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۹۴۰: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں: ہم نماز پڑھ رہے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر رہے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو اب سامنے سے جو کوئی بھی گزرے نمازی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۹۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تُخْرَجُ لَهُ حَرْبَةٌ فِي السَّفَرِ فَيَنْصِبُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا.

۹۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برچھی نکالی جاتی آپ اس کو گاڑ کر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

۹۴۲: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَصِيْرٌ يُبْسَطُ بِالنَّهَارِ وَ يَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ.

۹۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن میں بچھاتے اور رات کو اس سے حجرہ سا بنا لیتے۔ (تاکہ اعتکاف میں یکسوئی حاصل رہے) اور اسکی طرف نماز ادا فرماتے۔

۹۴۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَخُطَّ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۹۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ ملے تو لاٹھی ہی کھڑی کر لے۔ اگر لاٹھی بھی نہ ملے تو (فقط) خط ہی کھینچ لے پھر جو چیز بھی اس کے سامنے سے گزرے اس کو ضرر نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ سترہ کا حکم متعدد روایات سے ثابت ہے' سترہ کی مقدار ایک ذراع یا اس سے زائد ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہوتا ہے کہ جب وہ میدان میں نماز پڑھے تو اس سے آگے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے مثل ہو اور یہ کہا گیا ہے کہ بقدر ایک انگلی کی موٹائی ہونی چاہیے کیونکہ اس سے کم دور سے نظر نہیں آئے گا۔ پس مقصد حاصل نہ ہوگا۔

۳۷: بَابُ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنا

۹۴۴ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَسْأَلُهُ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَقُوْمَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ فَلَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَوْ شَهْرًا اَوْ صَبَاحًا اَوْ سَاعَةً.

۹۴۴: حضرت بسر بن سعید فرماتے ہیں۔ مجھے لوگوں نے زید بن خالد کے پاس بھیجا کہ ان سے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے متعلق دریافت کروں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا رہے تو اس کیلئے بہتر ہے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ سفیان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال یا ماہ یا دن یا ساعت۔

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْئَلُهُ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهُ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ كَانَ لَاَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ

۹۴۵: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ابوجہیم انصاریؓ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے پوچھے کہ انہوں نے نبیؐ سے اس شخص کے بارے میں کیا سنا جو نمازی کے سامنے سے گزرے انہوں نے فرمایا' میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہے یہ اسکے لئے گزرنے سے بہتر ہوگا۔ راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس سال فرمایا یا چالیس ماہ یا چالیس دن۔

۹۴۶. حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِيْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَاَنْ يُقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَاهَا

۹۴۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہوگا تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم اُٹھانے سے بہتر ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ ابن رشد نے لکھا ہے کہ اس امر پر جمہور کا اتفاق ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا مکروہ تحریمی ہے اور تمام کتب شافعیہ میں نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت صراحتاً موجود ہے اور کتب حنفیہ اور مالکیہ میں بھی گزرنے والے کو گناہ گار ہونے کی تصریح ہے لیکن اس کی چار صورتیں ۱) سترہ کے اندر سے گزرے اور گزرنے والا سترے کے اندر گزرنے پر مجبور نہ ہو۲) کسی گزرگاہ پر بلاسترہ نماز پڑھے اور گزرنے والا سامنے سے گزرنے پر مجبور ہو تو صرف نمازی گناہ گار ہوگا۔۳) اور اگر مجبور نہ ہو تو دونوں گناہ گار نہ ہوں گے۔۴) سترہ بھی ہو اور گزرنے والا مجبور بھی ہو تو گناہ گار نہ ہوں گے۔

۳۸: بَابُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

باب: جس چیز کے سامنے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

۹۴۷۔ حدثنا هشامُ بنُ عمّارٍ ثنا سُفيانُ عن الزُّهريِّ عنْ عُبيدِ اللهِ بْنِ عبدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تعالى عنهُما قال كان النَّبيُّ ﷺ يُصلِّي بعرفةَ فجئتُ انا و الفضلُ على اتانٍ فمررْنا على بعْضِ الصَّفِّ فنزلْنا عنها و تركْناها ثُمَّ دخلْنا في الصَّفِّ

۹۴۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں نماز ادا فرما رہے تھے میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے کچھ صف کے سامنے سے ہم گزرے پھر ہم اس سے اترے اور اس کو چھوڑ دیا پھر ہم بھی صف میں داخل ہو گئے۔

۹۴۸: حدَّثنا ابوْ بكْرِ بْنُ ابي شيْبةَ ثنا وكيْعٌ عنْ اُسامةَ بْنِ زيْدٍ عنْ مُحمَّدِ بْنِ قيْسٍ هُو قاصُّ عُمر بْنِ عبْدِ الْعزيْزِ عنْ ابيه عنْ اُمِّ سلمةَ رَضِيَ اللهُ تعالى عنها قالتْ كان النَّبيُّ ﷺ يُصلِّي في حُجْرةِ اُمِّ سلمةَ فمرَّ بيْن يديْهِ عبْدُ اللهِ اوْ عُمرُ بْنُ ابي سلمةَ فقال بيدِهِ فرجع فمرَّتْ زيْنبُ بنْتُ اُمِّ سلمةَ فقالَ بيده هكذا فمضتْ فلمَّا صلَّى رسُوْلُ اللهِ ﷺ قال: هُنَّ اغْلبُ.

۹۴۸: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عبداللہؓ یا عمر بن ابی سلمہؓ نے گزرنا چاہا آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ واپس ہو گئے پھر زینب بنت ام سلمہؓ نے گزرنا چاہا تو آپؐ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا لیکن وہ گزر گئیں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے گئے تو فرمایا: عورتیں غالب ہیں۔ (یعنی جہالت یا نافہمی کی وجہ سے مانتی نہیں)۔

۹۴۹۔ حدَّثنا ابوْ بكْرِ بْنُ خلَّادٍ الْباهِليُّ ثنا يحْيى بْنُ سعِيْدٍ ثنا شُعْبةُ ثنا قتادةُ ثنا جابرٌ عنِ ابْنِ عبَّاسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قال. يقْطعُ الصَّلاةَ الْكلْبُ الْاسْودِ والْمرْاةُ الْحائضُ.

۹۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کالا کتا اور حائضہ نماز کو توڑ دیتی ہے۔

۹۵۰۔ حدَّثنا زيْدُ بْنُ اخْزم ابوْ طالب ثنا مُعاذُ بْنُ هِشامٍ ثنا ابيْ عنْ قتادة عنْ زُرارة بْنِ اوْفى عنْ سعْدِ بْنِ هشامٍ عنْ ابيْ هُريْرة عن النبيِّ قال. يقْطعُ الصَّلاةَ الْمرْاةُ و الْكلْبُ والْحمارُ.

۹۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت' کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۵۱ حدَّثنا جميْلُ بْنُ الْحسنِ ثنا عبدُ الْاعْلى ثنا سعيْدٌ عنْ قتادة عنِ الْحسنِ عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ مُغفَّلٍ عنِ النَّبيِّ ﷺ قال: يقْطعُ الصَّلاةَ الْمرْاةُ و الْكلْبُ والْحمارُ.

۹۵۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت' کتا اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۹۵۲ حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ بشَّارٍ ثنا مُحمَّدُ بْنُ جعْفرٍ ثنا شُعْبةُ عنْ حُميْدِ بْنِ هِلالٍ عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامتِ عنْ ابيْ ذرٍّ عنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ يقْطعُ الصَّلاةَ اذا لمْ يكُنْ بين يدى

۹۵۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت' گدھا اور

الرَّحْلِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّجْلِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ

قَالَ قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِيْ فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ سیاہ کتے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے (کہ سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے باقی سے نہیں) فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام احمد اور بعض اہل ظاہر ان احادیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان تینوں کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جبکہ سترہ نہ ہو بلکہ جمہور ائمہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جمہور کی دلیل ترمذی شریف کی اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ نیز حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ گدھے اور عورت کا نمازی کے سامنے سے گزرنے مفسد نماز نہیں ہے۔ یہاں ایک اشکال کیا جا سکتا ہے کہ حنابلہ کی دلیل قولی حدیث ہے اور جمہور کی دلیل فعلی حدیث ہے۔ قولی کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ترجیح کا یہ اصول اُس وقت قابل عمل ہوتا ہے جبکہ تطبیق ممکن نہ ہو اور یہاں تطبیق ممکن ہے اور وہ اس طرح کہ حدیث باب میں قطع صلوۃ (نماز توڑنا) سے مراد افساد صلوۃ نہیں بلکہ قطع خشوع مراد ہے' اس لیے کہ ان تینوں اشیاء میں شیطانی اثرات کا دخل ہے۔ نیز جمہور کے فعلی مستدلات کے راجح ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر احادیث فعلیہ کی تائید اقوال صحابہؓ سے ہو تو بعض اوقات احادیث قولیہ پر ترجیح حاصل ہو جاتی ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ کے آثار بکثرت اس بارے میں مروی ہیں کہ ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

۳۹: بَابُ اِدْرَاءِ مَا اسْتَطَعْتَ

باب: نمازی کے سامنے سے جو چیز گزرے اس کو جہاں تک ہو سکے روکے

۹۵۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى اَبُو الْمُعَلَّى عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَذَكَرُوْا الْكَلْبَ وَالْحِمَارَ وَالْمَرْأَةَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَدْيِ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمًا فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَبَادَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ.

۹۵۳: حضرت حسن عرنی فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے پاس نماز کو توڑنے والی چیزوں کا ذکر ہوا تو بعضوں نے کہا کتا' گدھا' عورت (بھی نماز کو توڑ دیتے ہیں) آپ نے فرمایا: بکری کے بچے کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ بلاشبہ رسول اللہؐ ایک نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ آپؐ کے سامنے سے گزرنے لگا تو آپ اس سے پہلے جلدی سے قبلہ کی طرف ہو گئے۔

۹۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ

۹۵۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عـجْلان عـنْ زَيْد بْنِ اسْلَمَ عنْ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ابِىْ سَعِيْدٍ عـنْ ابِيْـهِ قـال' قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَـلَيْهِ وسلَّم اذا صـلّـى احـدُكـمْ فـلْيُـصلِّ اِلى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا وَلَا يَدَعْ احـدا يـمُـرّ بَـيـن يـدَيْـهِ فـانْ جـاءَ احـدٌ يـمُرُّ فَلْيُقَاتِلْهُ فانّهُ شيْطَانٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترہ کے قریب ہو جائے اور اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر کوئی گزرنے لگے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۹۵۵: حـدَّثـنـا هـرُوْن بْـنُ عـبْـدِ اللهِ الْحَمَّالُ وَالْحَسنُ بْنُ داوُد الْـمُـنْـكَدِرِىُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ ابِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْـنِ عُثْـمـان' عَـنْ صـدَقَة بْنِ يَسارٍ عَنْ عبدِ اللهِ بْنِ عُمرَ اَنَّ رسُوْلَ اللهِ ﷺ قـالَ . اِذا كَـانَ اَحَـدُكُـمْ يُـصَلِّىْ فلا يَدَعْ احدًا يمُرُّ بيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ

وَقَالَ الْمُنْكَدِرِىُّ: فَاِنَّ مَعَهُ الْعُزّٰى

۹۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ (یعنی اشارہ سے روک دے) اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

۴۰: بَابُ مَنْ صَلّٰى وَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَىْءٌ

باب: جو نماز پڑھے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

۹۵۶ حـدَّثَـنَا ابُوْ بَكرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَاسُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ ' عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ و اَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

۹۵۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتی۔

۹۵۷: حَـدَّثَـنَـا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَ سُوَيْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْـنُ زُرَيْـعٍ ثَـنـا خالدٌ الْحَذّاءُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا بِحِيَالِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

۹۵۷: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ان کا بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے ہوتا تھا۔

۹۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ . ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْـبَـانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِىِّ ﷺ قَـالَـتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يُـصَـلِّىْ وَ اَنَا بِحِذَائِهِ وَ رُبَّمَا اَصَابَنِىْ ثَوْبُهُ اِذَا سَجَدَ

۹۵۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے حالانکہ میں آپ کے سامنے ہوتی بسا اوقات آپ سجدہ میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا۔

۹۵۹: حـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَـدَّثَـنِىْ اَبُو الْمِقْدَامِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' قَـالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُّـصَـلّـٰى خَـلْفَ الْمُتَحَدِّثِ

۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باتیں کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے

ز نمائم

منع فرمایا۔

۴۱ : بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُّسْبَقَ الْإِمَامُ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب : امام سے قبل رکوع ' سجدہ میں جانا منع ہے

۹۶۰ : حدَّثنا ابُوْ بكرِبْنُ ابِي شيبة ثنا محمّدُ بْنُ عُبَيْد عن الاعمش عن ابِي صالحٍ عن ابي هُريْرة قال كانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعلّمنا انْ لا نُبادِر الْإمام بالرُّكُوْع والسُّجُوْد واذا كبَّر فكبّرُوْا. و اذا سجد فاسْجُدُوْا.

۹۶۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ امام سے قبل رکوع سجدہ میں نہ جائیں بلکہ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

۹۶۱ . حدَّثنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَة و سُوَيْدُ ابْنُ سعيْدٍ قالا ثنا حمّادُ بْنُ زيد ثنا مُحمّدُ ابْنُ زِيادٍ عنْ ابي هُريْرة رضِي اللهُ تعالى عَنْه قالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ الا يخْشى الَّذِيْ يرْفعُ رأْسَهُ قبْل الْإمامِ انْ يُّحوِّل اللهُ رأْسهٗ رأْس حِمارٍ؟.

خلاصۃ الباب ☆ افعال نماز کی ادائیگی میں امام سے سبقت کرنا مکروہ ہے۔ مسلم و ابوداؤد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم مجھ سے سبقت نہ کرو رکوع ' سجود قیام اور نماز سے بیٹھنے میں یعنی فارغ ہونے میں۔ بخاری اور مسلم میں وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

۹۶۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے قبل اپنا سر رکوع سے اٹھاتا ہے اسے یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دیں۔

۹۶۲ : حدَّثنا مُحمّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُميرٍ ثنا ابُوْ بدْرٍ شُجاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عنْ زِيَادِ ابْنِ خَيْثمة عنْ ابي اسْحق ' عنْ دارِمٍ عنْ سعِيْد بْنِ ابِيْ بُرْدَة عنْ اَبِيْ بُرْدة عنْ ابيْ مُوْسى رضِي اللهُ تعالى عَنْه قال قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ بَدَّنْتُ فَاِذَا رَكَعْتُ فارْكَعُوْا واذا رفعْتُ فارْفَعُوْا و اذا سجدْتُ فاسْجُدُوْا وَلا اُلْفِينَّ رجُلا يسبِقُنِيْ اِلَى الرُّكُوْعِ ولا اِلَى السُّجُوْدِ

۹۶۲ : حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' میرا جسم بھاری ہو گیا لہٰذا جب میں رکوع کروں تو تم رکوع کرو اور جب میں (رکوع سے) اٹھوں تو تم اٹھو اور جب میں سجدہ کروں تو تم سجدہ کرو اور میں نہ دیکھوں کہ کوئی مجھ سے قبل رکوع یا سجدہ میں چلا جائے۔

۹۶۳ : حدَّثنا هِشامُ بْنُ عَمّارٍ ثنا سُفْيانُ عن عَجْلانَ ح و حدَّثنا ابُوْ بِشْرٍ بكْرُ ابْنُ خلَفٍ ثنا يحْيى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عجْلان عَنْ مُحمّدِ بْنِ يحْيى بْنِ حَبّان عن ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ

۹۶۳ : حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رکوع سجدہ میں مجھ سے پہلے نہ جاؤ اس لئے کہ اگر میں رکوع میں تم

معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ ﷺ. لا تبادرونی بالرکوع و لا بالسجود فمهما اسبقکم به اذا رکعت تدرکونی به اذا رفعت و مهما اسبقکم به اذا سجدت تدرکونی به اذا رفعت انی قد بدنت

سے پہلے چلا گیا تو تم مجھے رکوع میں پا چکو گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو تم مجھے سجدہ میں پا چکے ہوگے جب میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن ذرا بھاری ہوگیا ہے۔

۴۲: بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے مکروہات

۹۶۴: حدثنا عبد الرحمن ابن ابراهیم الدمشقی ثنا ابن فدیک ثنا هرون ابن عبد الله بن الهدیر التیمی عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال: ان من الجفاء ان یکثر الرجل مسح جبهته قبل الفراغ من صلاته.

۹۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم یا جہالت اور گنوار پن کی بات ہے کہ مرد نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بار بار پیشانی کو پونچھے۔

۹۶۵. حدثنا یحی بن حکیم ثنا ابو قتیبة ثنا یونس بن ابی اسحق و اسرائیل بن یونس بن ابی اسحق عن الحارث عن علی ان رسول الله ﷺ قال: لا تفقع اصابعک و انت فی الصلاة.

۹۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں اپنی انگلیاں مت چٹخاؤ۔ (کہ دیکھنے والے کو ایسا محسوس ہو جیسے تم زبردستی قیام کر رہے ہو)۔

۹۶۶ حدثنا ابو سعید سفیان بن زیاد المؤدب ثنا محمد بن راشد عن الحسن بن ذکوان عن عطاء عن ابی هریرة قال نهی رسول الله ﷺ ان یغطی الرجل فاه فی الصلاة.

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

۹۶۷. حدثنا علقمة بن عمرو والدارمی ثنا ابو بکر بن عیاش عن محمد بن عجلان عن ابی سعید المقبری عن کعب بن عجرة ان رسول الله ﷺ رای رجلا قد شبک اصابعه فی الصلاة ففرج رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصابعه.

۹۶۷: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نماز میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول (کرالگ الگ کر) دیں۔

۹۶۸: حدثنا محمد بن الصباح انبأنا حفص بن غیاث عن عبد الله بن سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال: اذا تثاءب احدکم فلیضع یده علی فیه و لا یعوی فان الشیطان یضحک منه.

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے اس لئے کہ اس پر شیطان (خوش ہوکر) ہنستا ہے۔

۹۶۹ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا الفضل بن دکین

۹۶۹: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ دادا سے

عَنْ شَرِيكٍ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبُزَاقُ وَالْمُخَاطُ وَالْحَيْضُ وَالنُّعَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں تھوکنا' رینٹ نکالنا' حیض اور نعاس شیطان کی طرف سے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں ذکر کردہ افعال مکروہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قوموا لله قانتين﴾ یعنی کھڑے ہو نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع وخضوع سے عاجزی کرنے والے۔ پیشانی سے مٹی جھاڑنا' ہاتھ پھیرنا' انگلیوں کو چٹخانا' انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا' جمائیاں لینا' نماز میں تھوکنا وغیرہ افعال' نماز کے خشوع وخضوع کے خلاف ہے۔ لوگوں کو نماز میں فضول حرکات کرنے سے بچنا چاہیے۔ کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہتے ہیں' کبھی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں' کبھی کھجلاتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب ''الصلوٰۃ'' میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ: ((يأتي على الناس زمانٌ يصلون ولا يصلون)) لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ نماز پڑھتے ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔

۴۳: مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ

باب: جو شخص کسی جماعت کا امام بنے جبکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں

۹۷۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ الرَّجُلُ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَالرَّجُلُ لَا يَاْتِي الصَّلَاةَ اِلَّا دِبَارًا (يَعْنِيْ بَعْدَ مَا يَفُوْتُهُ الْوَقْتُ) وَ مَنِ اعْتَبَدَ مُحَرَّرًا

۹۷۰. حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اس مرد کی نماز جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ اس سے (کسی شرعی اور معقول وجہ سے) ناراض ہوں اور وہ شخص جو وقت گزرنے کے بعد نماز کے لئے آئے اور وہ شخص جو آزاد کو (زبردستی یا دھوکہ سے) غلام بنائے۔

۹۷۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ اَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ.

۹۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی' وہ مرد جو کسی جماعت کا امام بنے اور وہ جماعت اس سے ناراض ہو (کسی شرعی وجہ سے) وہ عورت جو رات اس حال میں گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو (کسی معقول وجہ سے) اور وہ دو بھائی جو باہمی تعلق قطع کر دیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کا حکم اس وقت ہے کہ جب لوگوں کو بدعت' جہل یا فسق و فجور کی وجہ سے اور خرابی کی بناء پر ناپسند کرتے ہوں لیکن اگر ان کی ناپسندیدگی کی وجہ دنیوی عداوت ہو تو یہ حکم نہیں ۔ نیز ملا علی قاری نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ناپسند کرنے والے بعض افراد ہوں تو اعتبار عالم کا ہوگا' خواہ وہ تنہا ہو کیونکہ جہلاء کی اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں ہے' واللہ اعلم ۔ عورت گناہ گار اس وقت ہوگی جب نافرمانی اور نشوز اس کی طرف سے ہو لیکن اگر مرد کی طرف سے زیادتی ہو یا وہ کسی سے لڑ جھگڑ کر آئے اور عورت کے ساتھ ناراض ہو تو عورت گنہگار نہ ہوگی ۔

۴۴ : بَابُ الْاِثْنَانِ جَمَاعَةٌ

۹۷۲ حدثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الرَّبِيْعُ ابْنُ بدرٍ عن ابيه عَنْ جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ جرادٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جماعَةٌ.

باب : دو آدمی جماعت ہیں

۹۷۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں ۔

۹۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ. ثنا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فقام النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ.

۹۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں رات کو اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے پاس رہا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا (اور نیت باندھ لی) تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا ۔

۹۷۴ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ' اَبُوْ بِشْرٍ ثنا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثنا شُرَحْبِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ.

۹۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے ۔ میں آیا اور آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا ۔

۹۷۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا اَبِيْ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِامْرَاَةٍ مِنْ اَهْلِهٖ وَ بِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَصَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَلْفَنَا.

۹۷۵. حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کو اور مجھے نماز پڑھا رہے تھے تو آپؐ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور آپؐ کی اہلیہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی ۔

۴۵ : بَابُ مَنْ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَلِيَ الْاِمَامَ

باب : امام کے قریب کن لوگوں کا ہونا مستحب ہے؟

۹۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ

۹۷۶: حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے) وقت ہمارے

ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلاۃ و یقول · لا تختلفوا · فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولوا الارحام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم.

کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا کرتے تھے آگے پیچھے مت ہونا کہیں تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تم میں سے میرے قریب قریب (یعنی صف اوّل میں) دانشور اور ذی شعور لوگ کھڑے ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں پھر جو لوگ ان سے قریب ہوں۔

۹۷۷: حدثنا نصر بن علی الجھضمی ثنا عبد الوھاب ثنا حمید عن انس رضی اللہ تعالی عنہ · قال · کان رسول اللہ ﷺ یحب ان یلیہ المھاجرون والانصار لیاخذوا عنہ.

۹۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے کہ مہاجرین و انصار آپ کے قریب ہوں تا کہ آپ سے (علم اور احکام) حاصل کریں۔

۹۷۸· حدثنا ابو کریب ثنا بن ابی زائدۃ عن ابی الاشھب عن ابی نضرۃ عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ ﷺ رای فی اصحابہ تاخرا فقال · تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرھم اللہ.

۹۷۸: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ میں بعض پیچھے رہتے ہیں تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں کچھ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی پھر ان کو پیچھے کر دیتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں صف بندی کا طریقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ پہلی صف میں امام کے متصل عاقل' ذی فہم' عمدہ صلاحیت رکھنے والے اور صاحب فضیلت لوگ ہونے چاہئیں۔ پھر درجہ بدرجہ دوسری اور تیسری صفت میں لوگ کھڑے ہوں نیز صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کا حکم تاکیدی ارشاد فرمایا۔ اقامت صلوٰۃ سے صفوں کو سیدھا کرنا مراد ہے۔

۴۶: باب من احق بالامامۃ

باب: امامت کا زیادہ حقدار کون ہے

۹۷۹: حدثنا بشر بن ھلال الصواف ثنا یزید بن زریع عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالی عنہ رضی اللہ تعالی عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا و صاحب لی فلما اردنا الانصراف قال لنا : اذا حضرت الصلاۃ فاذنا و اقیما و لیؤمکما اکبرکما.

۹۷۹: حضرت مالک بن حویرثؓ فرماتے ہیں میں اور میرے ایک ساتھی رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور کچھ عرصہ حاضرِ خدمت رہ کر) جب واپس جانے لگے تو آپ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو تو تم اذان دو اور اقامت کہو (یعنی تم میں سے ہر ایک اذان بھی دے سکتا ہے اور اقامت بھی کہہ سکتا ہے) اور جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے (کیونکہ علم تو دونوں نے برابر حاصل کیا)۔

۹۸۰: حدثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن اسماعیل بن

۹۸۰: حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے

رجاءٍ قال : سمعتُ اوس بن ضمعج قال سمعتُ ابا مسعُودٍ رضی اللہ تعالی عنہ یقولُ قال رسُولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم یؤمُّ القوم اقرؤھُم لکتاب اللہ فان کانت قراءتُھُم سواءً فلیؤمّھُم اقدمُھُم ھجرۃً فان کانت الھجرۃُ سواءً فلیؤمّھُم اکبرھُم سنًّا ولا یؤمّ الرّجلُ فی اھلہ و لا فی سُلطانہ و لا یجلسُ علی تکرمتہ فی بیتہ الّا باذنٍ او باذنہ

فرمایا: قوم کا امام وہ بنے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ (سمجھ بوجھ کر تفسیر ومعانی سے واقف ہوکر) پڑھنے والا ہو (کہ اس زمانے میں قاری کہتے ہی اسے تھے جو تفسیر کے ساتھ قرآن پڑھتا تھا آج کل کی طرح محض الفاظ کی قرأت کا رواج نہ تھا گو یہ بھی غلط نہیں ہے) اگر وہ قرأت (اور قرآن فہمی) میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی وہ امام بنے اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جوان میں عمر رسیدہ ہو وہ امام بنے اور کوئی شخص دوسرے کے گھر میں یا اسکی وجاہت اور اختیار کی جگہ میں امام نہ بنے اور نہ اسکے گھر میں عزت وتکریم کی جگہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اجازت دیدے (تو پھر کوئی حرج نہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی جو قرآن مجید کا قاری ہو عالم ہو اور عمر میں بڑا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے[1]۔ اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ امام اللہ تعالیٰ کے حضور میں پوری جماعت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس لیے خود جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس اہم اور مقدس مقصد کے لیے اپنے میں سے بہترین آدمی کو منتخب کرے۔

۴۷: بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ

باب: امام پر کیا واجب ہے؟

۹۸۱: حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا سعیدُ بنُ سُلیمان ثنا عبدُ الحمید بنُ سُلیمان اخو فُلیح ثنا ابو حازمٍ قال : کان سھلُ ابنُ سعدٍ السّاعدیُّ رضی اللہ تعالی عنہ یُقدّمُ فتیان قومہ یُصلّون بھم فقیل لہ تفعلُ و لک من القدم ما لک قال انّی سمعتُ رسُول اللہ یقُولُ : الامامُ ضامنٌ فان احسن فلہُ و لھُم وان اساء یعنی فعلیہ و لا علیھم.

۹۸۱: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعدؓ اپنی قوم کے جوانوں کو آگے کرتے وہ نماز پڑھاتے تو ان سے درخواست کی گئی کہ آپ ایسا (کیوں) کرتے ہیں حالانکہ آپ اتنے قدیم الاسلام صحابی ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا: فرمارہے تھے کہ امام ضامن ہے (مقتدیوں کی نماز کا) لہٰذا اگر وہ اچھی طرح نماز پڑھائے تو اس کا فائدہ امام اور مقتدی سب کو ہے اور اگر برا کرے (تو اسکا وبال بھی دونوں پر ہوگا امام پر اسکی کوتاہی کی وجہ سے اور مقتدیوں پر اس کو امام مقرر کرنے کی وجہ سے کہ انہوں نے ایسے شخص کو کیوں امام بنایا یہ آخرت میں ہے اور دنیا میں یہ کہ اگر امام کی نماز صحیح نہ ہوئی تو مقتدیوں کی بھی صحیح نہ ہوگی)۔

۹۸۲: حدّثنا ابُو بکر بنُ ابی شیبۃ ثنا وکیعٌ عن اُمّ غُرابٍ عن امرأۃٍ یُقال لھا عقیلۃُ عن سلامۃ بنت الحُرّ اُخت

۹۸۲: حضرت سلامہ بنت حرؓ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: لوگوں پر ایک دور ایسا بھی

---

[1] اس مسئلہ پر مولانا رفعت قاسمی کی کتاب ''مسائل امامت'' شائع کردہ ''مکتبۃ العلم'' اردو بازار لاہور' ہر لحاظ سے مکمل و مدلل کتاب ہے۔

خرشة قالت سمعت النبيّ صلّى الله عليه وسلّم يقول: يأتي على الناس زمان يقومون ساعة لا يجدون اماما يصلّي بهم

آئے گا کہ دیر تک کھڑے رہیں گے لیکن کوئی امام نہ ملے گا جو ان کو نماز پڑھائے۔ (کیونکہ جہالت پھیل جائے گی اور امامت کے لائق کوئی شخص بھی جماعت میں نہ ہوگا)

۹۸۳: حدثنا محرز بن سلمة العدني ثنا ابن ابي حازم عن عبد الرحمن بن حرملة عن ابي علي الهمداني انه خرج في سفينة فيها عقبة بن عامر الجهني رضي الله تعالى عنه فحانت صلاة من الصلوات فامرناه ان يؤمنا وقلنا له انك احقنا بذلك انت صاحب رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فابى فقال اني سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول: من امّ الناس فاصاب فالصلوة له ولهم ومن انتقص من ذلك شيئا فعليه ولا عليهم

۹۸۳: حضرت ابو علی ہمدانی سے روایت ہے کہ وہ کشتی میں سوار تھے جس میں عقبہ بن عامر جہنیؓ بھی تھے ایک نماز کا وقت آیا ہم نے ان سے درخواست کی کہ امامت کروائیں اور عرض کیا آپ ہم سب میں امامت کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپؐ کے صحابی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جو لوگوں کا امام بنے اور صحیح طریق سے امامت کرے تو نماز کا اجر اس کو بھی ملے گا اور لوگوں کو بھی اور جس نے اس میں کوتاہی کی تو اس امام کو گناہ ہوگا مقتدیوں کو نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں امام کی ذمہ داری اور مسئولیت کو بیان کیا گیا ہے کہ امام اگر صحیح نماز پڑھائے گا تو ثواب عظیم کا مستحق ہوگا اگر بے وضو اور بغیر طہارت کے پڑھائے گا تو ان کی نمازوں کا بوجھ اسی پر ہوگا۔ حدیث سے تو یہی مفہوم ظاہر ہوتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور یہی بات صحیح بھی ہے۔

۴۸: بَابُ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ

باب: جو لوگوں کا امام بنے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے

۹۸۴: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا اسماعيل عن قيس عن ابي مسعود رضي الله تعالى عنه قال اتى النبيّ صلّى الله عليه وسلّم رجل فقال يا رسول الله (صلّى الله عليه وسلّم) انّي لا تأخّر في صلاة الغداة من اجل فلان لما يطيل بنا فيها قال فما رأيت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قط في موعظة اشد غضبا منه يومئذ يايها الناس ان منكم منفرين فايكم ما صلّى بالناس فليخوّز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة

۹۸۴: حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں صاحب کی وجہ سے نمازِ فجر کی (جماعت) سے رہ جاتا ہوں کہ وہ فجر کی نماز لمبی پڑھاتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو نصیحت فرماتے ہوئے کبھی اتنے غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا (فرمایا) اے لوگو! تم میں سے بعض (دین کے بارے میں) متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے اسلئے کہ لوگوں میں کمزور اور سن رسیدہ اور ضرورت مند (جس نے نماز کے بعد کوئی ضرورت پوری کرنے کیلئے جانا ہے) سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۸۵ . حدثنا احمد بن عبدة و حميد بن مسعدة، قالا ثنا حماد بن زيد، انا عبد العزيز ابن صهيب عن انس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ يوجز و يتم الصلاة.

۹۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر اور مکمل نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

۹۸۶ . حدثنا محمد بن رمح انبانا الليث ابن سعد عن ابي الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه، قال صلى معاذ بن جبل الانصاري رضي الله تعالى عنه باصحابه صلاة العشاء فطول عليهم فانصرف رجل منا فصلى فاخبر معاذ رضي الله تعالى عنه عنه فقال انه منافق فلما بلغ ذلك الرجل دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره ما قال له معاذ رضي الله تعالى عنه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اتريد ان تكون فتانا يا معاذ رضي الله تعالى عنه اذا صليت بالناس فاقرأ بالشمس و ضحاها و سبح اسم ربك الاعلى والليل اذا يغشى و اقرأ باسم ربك.

۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو نماز کو لمبا کیا تو ہم میں سے ایک صاحب چل دیئے اور اکیلے نماز ادا کر لی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو فرمایا وہ منافق ہے (کیونکہ اس دور میں منافق ہی جماعت چھوڑا کرتے تھے) جب ان صاحب کو یہ معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا سنا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت معاذ کو مخاطب کر کے) فرمایا: اے معاذ! (ایسے کام کر کے) تم فتنہ باز بننا چاہتے ہو جب لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو والشمس و ضحاها، و سبح اسم ربک الاعلی، والليل اذا يغشى اور اقرأ باسم ربک پڑھ لیا کرو۔

۹۸۷: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا اسماعيل بن علية عن محمد بن اسحق عن سعيد بن ابي هند عن مطرف بن عبد الله بن الشخير قال سمعت عثمان ابن ابي العاص يقول كان آخر ما عهد الي النبي صلى الله عليه وسلم حين امرني على الطائف قال لي . يا عثمان تجاوز في الصلاة واقدر الناس باضعفهم فان فيهم الكبير والصغير والسقيم والبعيد و ذا الحاجة

۹۸۷: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا امیر مقرر فرمایا تو آخری نصیحت یہ فرمائی ۔ ارشاد فرمایا: اے عثمان! نماز میں اختصار کرنا اور لوگوں کو ان میں سب سے کمزور کے برابر سمجھنا اس لئے کہ لوگوں میں سن رسیدہ و کم سن، بیمار اور دور کے رہائشی اور ضرورت مند سب ہوتے ہیں۔

۹۸۸ حدثنا علي بن اسماعيل ثنا عمرو ابن علي ثنا يحيى ثنا شعبة ثنا عمرو ابن مرة عن سعيد بن المسيب قال حدث عثمان ابن ابي العاص ان آخر ما قال لي رسول الله ﷺ اذا اممت قوما فاخف بهم

۹۸۸: حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات جو مجھ سے فرمائی جب تم کسی جماعت کے امام بنو تو ان پر تخفیف کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض صحابہ کرامؓ جو اپنے قبیلہ یا حلقہ کی مسجدوں میں نماز پڑھاتے تھے اپنے عبادتی ذوق وشوق میں بہت لمبی نماز پڑھتے تھے جس کی وجہ سے بعض بیمار یا کمزور/بوڑھے یا تھکے ہارے مقتدیوں کو کبھی کبھی بڑی تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اس غلطی کی اصلاح کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس طرح کی ہدایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس سے یہ تھا کہ امام کو چاہیے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں میں کبھی کوئی بیمار، کمزور یا بوڑھا بھی ہوتا ہے اس لیے نماز زیادہ طویل نہ پڑھائے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت کی نماز میں بس چھوٹی سے چھوٹی سورتیں ہی پڑھی جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ امامت کرانے والا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ وہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کہ بعض مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ اگر مقرر امام صاحب یا مؤذن صاحب موجود نہ ہوں تو اقامت کہنے والا کوئی نہیں ہوتا (و الی اللہ المشتکی)

۴۹: بَابُ الْاِمَامِ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ اِذَا حَدَثَ اَمْرٌ

باب: جب کوئی عارضہ پیش آ جائے تو امام نماز میں تخفیف کر سکتا ہے

۹۸۹. حدّثنا نصرُ بنُ عليٍّ الجهضميُّ ثنا عبدُ الاعلٰى ثنا سعيدٌ عن قتادة عن انس بن مالكٍ قال قال رسولُ الله ﷺ: انّي لادخلُ في الصّلاةِ و انّي اريدُ اطالتَها فاسمعُ بكاءَ الصّبيّ فاتجوّزُ في صلاتي ممّا اعلمُ لوجدِ امّه ببكائه

۹۸۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو لمبی نماز پڑھنے کا ارادہ ہوتا ہے پھر کبھی میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز میں اختصار کر لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے پریشانی ہوگی۔

۹۹۰ حدّثنا اسماعيلُ بنُ ابي كريمة الحرّانيُّ ثنا محمّدُ بنُ سلمة عن محمّدِ ابنِ عبدِ الله بن غلاثة عن هشام بن حسّانٍ عن الحسنِ عن عثمانَ بن ابي العاص قال قال رسولُ الله ﷺ انّي لاسمعُ بكاءَ الصّبيّ فاتجوّزُ في الصّلاة.

۹۹۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

۹۹۱. حدّثنا عبدُ الرّحمن بنُ ابراهيم ثنا عمرُ بنُ عبد الواحد وبشرُ بنُ بكرٍ عن الاوزاعيّ عن يحيى بن ابي كثيرٍ عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال قال رسولُ الله ﷺ. انّي لاقومُ في الصّلاة و انا اريدُ ان اطوّلَ فيها فاسمعُ بكاءَ الصّبيّ فاتجوّزُ كراهية ان يشقّ على امّه

۹۹۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز ادا کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو نماز مختصر کر دیتا ہوں اس لئے کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ بچے کی ماں کو پریشانی ہو۔

۵۰: بَابُ اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

باب: صفوں کو سیدھا کرنا

۹۹۲ حدّثنا عليُّ بنُ محمّدٍ ثنا وكيعٌ ثنا الاعمشُ عن

۹۹۲. حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ ابْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا . قَالَ قُلْنَا وَ كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاَوَّلَ وَ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے صفیں بناتے ہیں' کہا: ہم نے عرض کیا کہ فرشتے کیسے صفیں بناتے ہیں؟ فرمایا: اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبِيْ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کو پورا کرنے میں داخل ہے۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّي الصَّفَّ حَتّٰى يَجْعَلَهُ مِثْلَ الرُّمْحِ اَوِ الْقِدْحِ قَالَ فَرَاٰى صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

۹۹۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کو ایسے سیدھا کرتے تھے کہ اس کو بالکل تیر یا برچھی کی طرح کر دیتے تھے فرماتے ہیں ایک بار آپؐ نے دیکھا کہ ایک مرد کا سینہ آگے بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دیں گے۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ وَ مَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً.

۹۹۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کے لئے جو صفوں کو ملاتے اور جوڑتے ہیں اور جو خالی جگہ کو بھر دے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

۵۱: بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

باب: صفِ اوّل کی فضیلت

۹۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَ لِلثَّانِيْ مَرَّةً

۹۹۶: حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفِ اوّل کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار استغفار فرمایا کرتے تھے۔

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ

۹۹۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ سمعتُ طَلْحة بن مُصرِّفٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسجة يَقُوْلُ: سمعتُ الْبراء بْنَ عازِبٍ يقُوْلُ سَمِعْتُ رسُوْلَ اللهِ ﷺ يقُوْلُ اِنَّ اللهَ و مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ صف اوّل پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۹۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْثَوْرٍ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ خالِدٍ ثنا اَبُو قطنٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لَكَانَتْ قُرْعَةٌ.

۹۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو صفِ اوّل کی فضیلت معلوم ہو تو (ہر ایک صفِ اوّل میں نماز پڑھنے کا خواہشمند اور حریص ہو جائے اور پھر اختلاف ونزاع ختم کرنے کے لئے) قرعہ نکالنا پڑے۔

۹۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثنا انسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اِبراهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ و ملائكتهُ يُصَلُّوْنَ على الصَّفِّ الْاَوَّلِ.

۹۹۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں صفِ اوّل پر اور فرشتے ان کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث باب میں صف اوّل کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فرشتوں کی دُعاء رحمت کے خصوصی مستحق اگلی صفوں والے ہی ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صف میں بظاہر اور ہماری نگاہوں میں فاصلہ تو بہت ہی تھوڑا سا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں بہت فاصلہ ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طالب کو چاہیے کہ وہ حتی الوسع پہلی ہی صف میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے جس کا ذریعہ یہی ہوسکتا ہے کہ مسجد میں اوّل وقت میں پہنچ جائے۔ اس باب میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اَجر وثواب ہے تو لوگوں میں اس کے لیے ایک مسابقت اور کشمکش ہو کر قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا پڑے۔ (مظاہر حق)

کچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سستی سے پچھلی صف میں نہ کھڑا رہے بلکہ اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو فوراً آگے ہو جائے۔ کیونکہ آخری صف سے ہر صف ''اگلی یا پہلی'' ہی ہوتی ہے' واللہ اعلم (ابو معاذ)

۵۲: بابُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کی صفیں

۱۰۰۰: حَدَّثَنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثنا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ و عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. خَيْرُ صُفُوْفِ

۱۰۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری ہے اور سب سے بری پہلی اور مردوں کے

النِّسَاءِ آخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا وَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا آخِرُهَا.

لئے سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے بری آخری۔

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ مُقَدَّمُهَا وَ شَرُّهَا مُؤَخَّرُهَا وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ مُؤَخَّرُهَا وَ شَرُّهَا مُقَدَّمُهَا.

۱۰۰۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لئے سب سے بہتر صف اگلی ہے اور سب سے بری پچھلی اور عورتوں کے لئے سب سے بہتر صف پچھلی ہے اور سب سے بری اگلی۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر جماعت میں صرف ایک عورت بھی شریک ہو تو اس کو بھی مردوں اور بچوں سے الگ سب سے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے حتی کہ اگر بالفرض آگے صف میں اس کے سگے بیٹے ہی ہوں تب بھی وہ ان کے ساتھ کھڑی نہ ہو بلکہ الگ پیچھے کھڑی ہو۔

۵۳: بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِي الصَّفِّ

باب: ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرنا

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ' أَبُوْ طَالِبٍ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَ أَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِيْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ تُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا

۱۰۰۲: حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور (اگر وہاں صف بنا ہی لیتے تو) وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمد و امام اسحق رحمہما اللہ اور بعض اہل ظواہر ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔ شافعیہ اور مالکیہ بلا کراہت اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔ احناف کی بعض فقہی عبارات سے بھی جواز معلوم ہوتا ہے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ مسجد نبوی (ﷺ) کے ستون متوازی نہیں تھے بلکہ منحنی تھے لہٰذا اگر ان کے درمیان صف بنائی جاتی تو صف سیدھی نہ ہو پاتی تھی۔ اسی بناء پر ستونوں کے درمیان صف بنانے کو مکروہ سمجھا جاتا تھا اور حضرات صحابہ اس سے بچتے تھے۔

۵۴: بَابُ صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

باب: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَ صَلَّيْنَا خَلْفَهُ

۱۰۰۳: حضرت علی بن شیبانؓ جو ایک وفد میں تھے فرماتے ہیں ہم نکلے حتی کہ نبی صلی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ سے بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی پھر آپ کے پیچھے ایک اور نماز پڑھی آپ نے نماز مکمل

ثُمَّ صَلَّيْنَا وَرَاءَهُ صَلاةً أُخْرٰى فقضى الصَّلاةَ فرأى رجُلًا فَرْدًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ قال فوقف عليه نبيُّ اللهِ ﷺ حِيْنَ انْصَرَفَ قَالَ: اسْتَقْبِلْ صلاتَكَ لا صَلاةَ لِلَّذِيْ خَلْفَ الصَّفِّ.

فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب صف کے پیچھے تنہا کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں فرمایا کہ نبی ﷺ ان کی وجہ سے ٹھہر گئے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز دوبارہ پڑھلو جو شخص صف کے پیچھے ہواس کی نماز نہیں۔

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ قَالَ اخذ بيدي زِيَادُ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِيْ عَلٰى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ فَقَالَ صَلّٰى رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيْدَ.

۱۰۰۴: حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادہ (لوٹانے) کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے امام احمدؒ امام اسحٰق وغیرہم رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر پچھلی صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ حنفیہ نے اس میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں ایسے وقت پہنچے جبکہ صف بھر چکی ہو تو پیچھے کھڑے ہوتے وقت ایسے شخص کو چاہیے کہ کسی اور شخص کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر رکوع تک کوئی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کرے البتہ اگر اس میں ایذاء کا اندیشہ ہو یا لوگ جاہل اور اس عمل سے فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھ لینا جائز ہے اور نماز بہر حال جائز ہو جائے گی۔ جمہور کی دلیل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ وہ جلدی سے پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہو کر شامل ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ((زادك الله حرصًا ولا تعد)) لیکن نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا۔ نیز حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ سنداً مضطرب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح ہوتی تو میں اس پر عمل کرتا۔ سبحان اللہ تمام ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ اس حدیث کے متبع تھے۔

۵۵: بَابُ فَضْلِ مَيْمَنَةِ الصَّفِّ

باب: صف کی دائیں جانب کی فضیلت

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ

۱۰۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں صفوں کی دائیں جانب پر اور فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تو ہم پسند کرتے تھے یا فرمایا میں پسند کرتا تھا

علیہ وسلم قال مسعر: نحب او مما احب ان نقوم عن یمینہ.

کہ ہم آپ کے دائیں کھڑے ہوں۔ (الفاظ میں شک ثابت بن عبید کے شاگرد (معز دمسعر) کو ہوا۔

۱۰۰۷: حدثنا محمد بن ابی الحسین ابو جعفر ثنا عمرو بن عثمان الکلابی ثنا عبید اللہ بن عمرو الرقی عن لیث بن ابی سلیم عن نافع عن ابن عمر قال قیل للنبی ﷺ ان میسرۃ المسجد تعطلت فقال النبی ﷺ: من عمر میسرۃ المسجد کتب لہ کفلان من الاجر.

۱۰۰۷: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ مسجد کی بائیں جانب بالکل خالی ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کی بائیں جانب آباد کرے گا اس کے لئے دوہرا اجر لکھا جائے گا۔ (ایک نماز کا اور دوسرا مسجد آباد کرنے کا)۔

۵۶: باب القبلۃ

باب: قبلہ کا بیان

۱۰۰۸: حدثنا العباس بن عثمان الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا مالک بن انس عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر انہ قال لما فرغ رسول اللہ ﷺ من طواف البیت اتی مقام ابراہیم فقال عمر یا رسول اللہ! ھذا مقام ابینا ابراہیم الذی قال اللہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی.

قال الولید فقلت لمالک اھکذا قرأ: ﴿واتخذوا﴾ قال نعم.

۱۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے 'مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ'' ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ﴿واتخذوا﴾ پڑھا تھا۔ فرمایا: جی۔

۱۰۰۹: حدثنا محمد بن الصباح ثنا ھشیم عن حمید الطویل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال عمر قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اتخذت من مقام ابراہیم مصلی فنزلت ﴿واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی﴾. [البقرۃ: ۱۲۵]

۱۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں (تو بہت اچھا ہو) تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی﴾.

۱۰۱۰: حدثنا علقمۃ بن عمرو الدارمی ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی اسحق عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو بیت المقدس ثمانیۃ عشر شھرا و صرفت القبلۃ الی الکعبۃ بعد دخولہ الی المدینۃ بشھرین و کان رسول

۱۰۱۰: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف اٹھارہ ماہ نماز ادا کی اور مدینہ میں آنے کے دو ماہ بعد قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا اور جب رسول اللہؐ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بکثرت چہرہ آسمان کی طرف کرتے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا

اللہ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اِذا صلّی الی بیت المقدس اکثر تقلّب وجهه فِی السّماءِ و علم اللہُ من قلب نبیہ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم انّهُ یهوی الکعبة فصعد جبْریْلُ فجعل رسُوْلُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یتْبعُهُ بصرهٗ و هُو یصْعدُ بیْن السّماءِ والْارْضِ ینْظُرُ ما یاتیْه به فانْزل اللہُ: ﴿قد نری تقلُّب وجْهک فِی السّماءِ﴾ الآیة [البقرة: ۱۴۴] فاتانا آتٍ . فقال اِنّ الْقبْلة قدْ صُرفتْ اِلی الْکعْبة و قدْ صلّیْنا رکْعتیْنِ اِلی بیْت الْمقْدس و نحْنُ رُکُوْعٌ فتحوّلْنا فبنیْنا علی ما مضی مِنْ صلاتنا فقال رسُوْلُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یا جبْریْلُ! کیْف حالُنا فِیْ صلاتنا الی بیْتِ الْمُقْدِسِ؟ فانْزل اللہُ عزّوجلّ: ﴿و ما کان اللہُ لِیُضِیْع اِیْمانکُمْ﴾ [البقرة: ۱۴۳]

کہ رسول اللہؐ کا قلبی میلان کعبہ کی طرف ہے۔ ایک بار جبرائیلؑ اوپر چڑھے تو آپؐ نے ان پر نگاہیں لگائے رکھیں جبکہ وہ آسمان وزمین کے درمیان چڑھ رہے تھے۔ آپؐ انتظار میں تھے کہ کیا حکم لائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''ہم دیکھتے ہیں آپؐ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا''۔ (براءؓ فرماتے ہیں کہ قبلہ بدلنے کے بعد) ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور کہا کہ قبلہ کعبہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اس وقت ہم دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے تو ہم پھر گئے اور جتنی نماز ہم پڑھ چکے تھے اس پر باقی نماز کی بناء کی (از سر نو نماز شروع نہیں کی) پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: اے جبرئیل ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف پڑھیں (یعنی وہ بے کار ہو جائیں گی یا انکا اجر ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ تمہارے ایمان (نماز) کو ضائع فرما دیں (بلکہ اس پر پورا اجر وثواب ملے گا کیونکہ اپنے وقت میں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی منشا اور حکم کے مطابق تھیں)۔ [البقرة ۱۴۳]

۱۰۱۱: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ یحْیَ الْازْدیُّ ثنا هاشِمُ بْنُ الْقاسِمِ ح و حدّثنا مُحمّدُ ابْنُ یحی النّیسا بُوْرِیُّ قال حدّثنا عاصِمُ ابْنُ علِیٍّ قال: ثنا ابُوْ معْشرٍ عنْ مُحمّدِ بْنِ عمْرٍو عنْ ابِیْ سلمة عنْ ابِیْ هُریْرة قال قال رسُوْلُ اللہِ ﷺ: ما بیْن الْمشْرق والْمغْرب قِبْلةٌ.

۱۰۱۱: حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اختلاف ہے کہ تحویل قبلہ کتنی مرتبہ ہوا۔ بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ تحویل صرف ایک مرتبہ ہوا پھر ان میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں شروع ہی سے قبلہ بیت المقدس تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال ہو جائے پھر مدینہ طیبہ میں بھی ایک عرصہ تک بیت المقدس ہی کی طرف مُنہ کرنے کا حکم دیا۔ سنن ابن ماجہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں دو ماہ تک قبلہ بیت المقدس رہا' اس کے بعد بیت اللہ کی طرف مُنہ کرنے کا حکم آیا۔ دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ ابتدائے اسلام میں قبلہ کے بارے میں کوئی صریح حکم نازل نہیں ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ایسے معاملات میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے اس لیے کعبہ اور بیت المقدس دونوں کا استقبال فرماتے تھے۔ حدیث: ۱۰۰۹ میں مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر ابراہیمؑ کے قدم مبارک سے بطور معجزہ نشان پڑ گیا تھا اور

جس کو تعمیر بیت اللہ کے وقت آپ نے استعمال کیا تھا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے بکثرت چھونے اور ہاتھ لگانے سے اب وہ نشان مٹ چکا ہے یا انتہائی مدہم پڑ گیا ہے۔

۵۷: بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسُ حَتّٰى يَرْكَعَ

باب: جو مسجد میں داخل ہو' نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت پڑھ لے

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

۱۰۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ.

۱۰۱۳: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔ (اگر مکروہ اوقات ہوں تو پھر تحیۃ المسجد نہ پڑھے اس لئے کہ مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے سے حدیث میں شدید ممانعت وارد ہوئی ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد بیٹھنے سے پہلے ہی پڑھنا چاہیے اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنت مؤکدہ وغیرہ پڑھے تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب مل جاتا ہے

۵۸: بَابُ مَنْ اَكَلَ الثُّوْمَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ

باب: جو لہسن کھائے تو وہ مسجد کے قریب بھی نہ آئے

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيْبًا ' اَوْ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لاَ اَرَاهُمَا اِلاَّ خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الثُّوْمُ وَ هٰذَا الْبَصَلُ وَ لَقَدْ كُنْتُ اَرَى الرَّجُلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُوْجَدُ رِيْحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتّٰى يُخْرَجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ كَانَ اٰكِلَهَا لاَ بُدَّ فَلْيُمِتْهَا طَبْخًا.

۱۰۱۴: حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر فرمایا: اے لوگو تم دو درختوں کو کھاتے ہو میں ان کو برا ہی سمجھتا ہوں یہ لہسن اور یہ پیاز اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھتا تھا کہ کسی مرد کے پاس سے اس کی بو آتی ہے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع تک باہر پہنچا دیا جاتا اور جو لاچار اس کو کھانا ہی چاہے تو پکا کر اس کی بدبو ختم کر دے۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّوْمِ فَلَا يُؤْذِيْنَا بِهَا فِيْ مَسْجِدِ نَا هٰذَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ : وَ كَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ فِيْهِ الْكُرَّاثَ وَالْبَصَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِيْ اَنَّهُ يَزِيْدُ عَلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الثُّوْمِ.

۱۰۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس درخت یعنی لہسن کو کھائے تو وہ اس کی وجہ سے ہمیں ہماری اس مسجد میں تکلیف نہ پہنچائے۔ ابراہیم کہتے ہیں ہمارے والد اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گندنے[1] اور پیاز کا اضافہ بھی نقل کرتے تھے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ ' عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَيْئًا فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ.

۱۰۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت میں سے تھوڑا سا بھی کھالے تو وہ مسجد (اسی حالت میں) نہ آئے (اچھی طرح منہ کی بو زائل کر کے آ سکتا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ہر قسم کی بدبو سے ان کی حفاظت کی جائے۔ چونکہ لہسن اور پیاز میں بھی ایک طرح کی بدبو ہوتی ہے اور بعض مخصوص علاقوں میں پیدا ہونے والی ان دونوں چیزوں کی بو بہت ہی تیز اور ناگوار ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ان کو کچا بھی کھاتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کو کھا کر کوئی آدمی مسجد میں نہ آئے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے سلیم الطبع آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے اور مسجدوں میں چونکہ فرشتوں کی آمد و رفت بڑی کثرت سے ہوتی ہے اور خاص نماز میں وہ بنی آدم کے ساتھ بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بدبو جیسی کسی بھی چیز سے ان مقدس اور محترم مہمانوں کو ایذاء نہ پہنچے۔

۵۹: بَابُ الْمُصَلِّيْ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ كَيْفَ يَرُدُّ

باب: نمازی کو سلام کیا جائے تو وہ کیسے جواب دے؟

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ ' قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ' قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَسْجِدَ قُبَاءٍ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَجَاءَتْ رِجَالٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا ' وَ كَانَ مَعَهٗ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ ' كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ.

۱۰۱۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں تشریف لے گئے آپ وہاں نماز پڑھ رہے تھے کہ انصار کے کچھ مرد آئے اور آپ کو سلام کیا تو میں نے صہیبؓ سے پوچھا کیونکہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب کیسے دیتے تھے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔

[1] گندنا ایک بدبودار پودا ہے جس کی بعض اقسام پیاز و لہسن کے مشابہ ہیں۔ حکیم کبیر الدین صاحب کی "کتاب المفردات" میں اسکا مکمل تعارف موجود ہے۔ (ابو معاذ)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِیُّ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ ﷺ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَکْتُهٗ وَ هُوَ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِیْ فَقَالَ : اِنَّکَ سَلَّمْتَ عَلَیَّ آنِفًا وَ اَنَا اُصَلِّیْ.

۱۰۱۸: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے بھیجا (واپسی پر) میں نے آپ کو نماز میں پایا تو میں نے سلام کیا آپ نے مجھے اشارہ کر دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر فرمایا: ابھی تم نے مجھے سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا؟

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: کُنَّا نُسَلِّمُ فِی الصَّلٰوةِ فَقِیْلَ لَنَا اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغْلًا.

۱۰۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے پھر ہمیں کہہ دیا گیا کہ نماز میں اہم مشغولیت ہوتی ہے (اس لئے سلام وکلام نہ کیا کرو)

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں زبان سے سلام کرنا مفسد نماز ہے۔ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے۔ ہاتھ سے سلام کا جواب دینا فقہاء نے مکروہ لکھا ہے جو اشارہ ہاتھ سے کرنا حدیث میں آیا ہے اس میں کئی احتمال ہیں۔ مراد یہ ہے کہ سلام کرنے سے دورانِ نماز منع کرتا تھا۔

۶۰: بَابُ مَنْ یُصَلِّیْ لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ وَ هُوَ لَا یَعْلَمُ

باب: لاعلمی میں قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھنے کا حکم

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُو الرَّبِیْعِ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَتَغَیَّمَتِ السَّمَاءُ وَاَشْکَلَتْ عَلَیْنَا الْقِبْلَةُ فَصَلَّیْنَا وَ اَعْلَمْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِذَا نَحْنُ قَدْ صَلَّیْنَا لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ [البقرة : الآية : ۱۱۵]

۱۰۲۰: حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا اور ہم پر قبلہ مشتبہ ہوگیا ہم نے نماز پڑھ لی اور (جس طرف نماز پڑھی تھی اس طرف) نشانی لگا دی جب سورج نکلا تو معلوم ہوا کہ ہم نے قبلہ کے علاوہ اور طرف نماز پڑھ لی ہے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''پس تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کی جہت ہے یعنی وہ جہت جس طرف تمہیں نماز کا حکم ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ جب قبلہ کی جہت معلوم نہ ہو تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھیں بعد از نماز غلطی معلوم ہو تو اعادہ واجب نہیں ہے یہی مطلب ہے: ﴿فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ [البقرة : ۱۱۵]

۶۱ : بابُ الْمصلّیْ یتنخّمُ

باب: نمازی بلغم کس طرف تھوکے؟

۱۰۲۱ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا وکیعٌ عن سفیان عن منصورٍ عن ربعیّ بن حراشٍ عن طارق بن عبد اللہ المحاربیّ قال قال النّبیُّ ﷺ : اذا صلّیت فلا تبزقنّ بین یدیک و لا عن یمینک و لکن ابزُق عن یسارک اوْ تحتَ قدمک.

۱۰۲۱: حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے یا دائیں طرف مت تھوکو البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک سکتے ہو۔

۱۰۲۲ : حدثنا ابوْ بکرِ بْنُ ابی شیبۃ ثنا اسماعیلُ بْنُ عُلیۃ عن الْقاسم بْن مهران عنْ ابی رافعٍ عن ابی هریرۃ رضی اللّٰہُ تعالی عنہ انّ رسُول اللہ صلّی اللّٰہُ علیْہ وسلّم رای نُخامۃً فیْ قبْلۃِ الْمسْجد فاقْبل علی النّاس فقال: ما بالُ احدکُمْ یقُوْمُ مُسْتقْبلہُ (یعْنیْ ربّہٗ) فیتنخّعُ امامہٗ ایُحبُّ احدُکُمْ انْ یُسْتقْبل فیُتنخّعَ فیْ وجْهہٖ اذا بزق احدُکُمْ فلْیبْزُقنّ عنْ شمالہٖ او لیقلْ هکذا فیْ ثوبہٖ) ثُمّ ارانیْ اسْمٰعیْلُ یبزقُ فیْ ثوْبہٖ ثُمّ یدلُکُہٗ

۱۰۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بار مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے ایک کو کیا ہوا کہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اسی کے سامنے بلغم تھوکتا ہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے اس کے سامنے بلغم تھوکا جائے جب تم میں سے کوئی تھوکے تو اپنی بائیں جانب تھوک لے یا اپنے کپڑے میں اس طرح کر لے (راوی کہتے ہیں) پھر مجھے اسماعیل نے اپنے کپڑے میں تھوک کر مل کر دکھایا۔

۱۰۲۳ : حدثنا هنّادُ بْنُ السّریّ و عبْدُ اللہ بْنُ عامر بْن زُرارۃ قالا ثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ عیّاشٍ عنْ عاصمٍ عنْ ابیْ وائلٍ عنْ حُذیْفۃ انّہٗ رایٰ شبث بْن ربْعیٍّ بزق بیْن یدیْہ فقال یا شبثُ لا تبْزقْ بیْن یدیْک فانّ رسُوْل اللہ ﷺ کان ینْهیٰ عنْ ذٰلک و قال : انّ الرّجُلُ اذا قام یُصلّیْ اقْبل اللّٰہُ علیْہ بوجْهہٖ حتّی ینْقلب او یُحْدث حدث سوْءٍ.

۱۰۲۳: حضرت حذیفہؓ نے شبث بن ربعی کو اپنے سامنے تھوکتے دیکھا تو فرمایا اے شبث اپنے سامنے مت تھوکا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کہ مرد جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ بذاتِ خود اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ کر پلٹ جائے یا برا حدث کرے۔

۱۰۲۴ : حدثنا زیْدُ بْنُ اخْزم و عبْدۃُ بْنُ عبْد اللہ قالا ثنا عبْدُ الصّمد ثنا حمّادُ بْنُ سلمۃ عنْ ثابتٍ عنْ انس بْن مالکٍ انّ رسُوْل اللہ ﷺ بزق فیْ ثوْبہٖ و هُو فی الصّلوۃ ثُمّ دلکہٗ

۱۰۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز میں اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ قبلہ کی طرف تھوکنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ قبلہ کعبہ کی تعظیم بہت ضروری ہے۔ نیز بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے راز و نیاز میں مشغول ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ اگر انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محو گفتگو ہو پھر ایسی حرکت کرے تو کتنی بڑی بے ادبی ہے اگر بلغم تھوکنے کی ضرورت پڑ ہی جائے تو ارشادِ نبوی ہے کہ بائیں طرف یا اپنے کپڑے پر تھوکے۔

٦٢ : بَابُ مَسْحِ الْحَصٰى فِى الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں کنکریوں پر ہاتھ پھیر کر برابر کرنا

١٠٢٥ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ' ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ' عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا.

۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول حرکت کی۔

١٠٢٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِىْ يَحْىَ بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُعَيْقِيْبٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ مَسْحِ الْحَصٰى فِى الصَّلٰوةِ : اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا. فَمَرَّةً وَاحِدَةً.

۱۰۲۶: حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر ضرور کرنا ہی ہو تو صرف ایک بار۔ (یعنی دورانِ نماز اب کنکریوں سے ہی نہ دھیان لگا رہے)۔

١٠٢٧ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ اللَّيْثِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحْ بِالْحَصٰى.

۱۰۲۷ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمتِ خداوندی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہٰذا کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک مرتبہ کنکریوں کو برابر کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن بار بار ایسا کرنا اگر عمل قلیل کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے۔

٦٣ : بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب: چٹائی پر نماز پڑھنا

١٠٢٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِىْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِىِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ عَلَى الْخُمْرَةِ

۱۰۲۸: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

١٠٢٩ . حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ ' عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ ' قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حَصِيْرٍ.

۱۰۲۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

١٠٣٠ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْىٰ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ وَ هُوَ بِالْبَصْرَةِ عَلٰى بِسَاطِهٖ ثُمَّ حَدَّثَ اَصْحَابَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ عَلٰى بِسَاطِهٖ.

۱۰۳۰: حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں اپنے بچھونے پر نماز ادا فرمائی پھر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچھونے پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ خُمرۃ : اُس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف بانا کھجور کا ہو۔ دوسرا لفظ احادیث میں آیا ہے: حصیر حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانا دونوں کھجور کے ہوں۔ تیسرا لفظ آتا ہے۔ بساط: بساط اُس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے خواہ وہ کپڑے کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ یہ فرق اصل لغت کے اعتبار سے ہے۔ محاورہ میں ان الفاظ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بہر حال نماز کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہِ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلی پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ لہٰذا اس سے بعض ان علماء متقدمین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا کسی اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۶۴ : بابُ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَاب فِيْ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب: سردی یا گرمی کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ کا حکم

۱۰۳۱ . حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ جَاءَ نَا النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِنَا فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَرَاَيْتُهُ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى ثَوْبِهِ اِذَا سَجَدَ.

۱۰۳۱: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمیں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۲ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِيْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُتَلَفِّفٌ بِهٖ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيْهِ يَقِيْهِ بَرْدَ الْحَصٰى.

۱۰۳۲: حضرت صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالاشہل میں نماز ادا فرمائی آپ ایک چادر لپیٹے ہوئے تھے کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچنے کے لئے آپ اپنے دستِ مبارک اسی چادر پر ہی رکھ لیتے تھے۔

۱۰۳۳ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَقْدِرْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

۱۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر (بوجہ تپش) نہ ٹکا سکتا تو کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابوحنیفہ امام مالک امام احمد امام اسحٰق اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے کہ شدید گرمی یا سردی کی وجہ سے بدن سے متصل کپڑے پر سجدہ کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول و عمل سے بھی جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ امام شافعی متصل کپڑے پر سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ احادیث میں تاویل کرتے ہیں لیکن یہ تاویل تکلف سے خالی نہیں۔

٦٥ : بَابُ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

باب: نماز میں مرد تسبیح کہیں اور عورتیں تالی بجائیں

۱۰۳۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۱۰۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد تسبیح کہیں اور عورتیں اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ (اگر نماز میں امام کو سہو ہو جائے یا اور کوئی حادثہ پیش آئے تو)۔

۱۰۳۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سَهْلُ ابْنُ اَبِي سَهْلٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

۱۰۳۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد (دورانِ نماز) سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔

۱۰۳۶ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ . وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي التَّصْفِيقِ وَلِلرِّجَالِ فِي التَّسْبِيحِ.

۱۰۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو (دورانِ نماز) سبحان اللہ کہنے کی اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت دی۔

٦٦ : بَابُ الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

باب: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۱۰۳۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ جَدِّيْ 'اَوْسٌ' اَحْيَانًا يُصَلِّيْ فَيُشِيْرُ اِلَيَّ وَ هُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَاُعْطِيْهِ نَعْلَيْهِ وَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ.

۱۰۳۷: حضرت ابن ابی اوس فرماتے ہیں کہ میرے دادا اوسؓ کبھی کبھار نماز پڑھتے ہوئے مجھے اشارہ کر دیتے تو میں ان کے جوتے ان کو دے دیتا اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۸ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَ مُنْتَعِلًا.

۱۰۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتار کر اور پہنے ہوئے دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۳۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ.

۱۰۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتوں میں اور موزوں میں نماز ادا کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے جوتیوں میں نماز کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے تلوث کا امکان نہ ہو۔ معجم طبرانی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ((صلوا فی نعالکم ولا تشبهوا بالیهود)) کہ جوتیوں میں نماز پڑھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ اس حدیث کی بناء پر بعض حنابلہ اور اہل ظواہر نے جوتے پہن کر نماز پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے لیکن جمہور فقہاء حنفیہ' شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک یہ صرف مباح ہے' مستحب نہیں۔ جہاں تک حضرت شداد بن اوس کی حدیث کا تعلق ہے اس کی سند میں ایک راوی مدلس ہے اور منعنہ کر رہے ہیں۔ دوسرے اس حدیث میں واضح کر دیا گیا کہ یہود کی مخالفت کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ اصلاً یہ فعل مباح تھا لیکن ایک خارجی سبب سے مستحب ہوا اور آج کل یہود و نصاریٰ جوتے پہن کر عبادت کرتے ہیں' اس لیے مخالفت کا تقاضا جوتے اتارنا ہے۔ تیسرے یہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر اور جوتے اتار کر دونوں طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ اوّل تو عہد رسالت (ﷺ) میں عموماً ایسے چپل پہنے جاتے تھے جو سجدے میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر ٹکنے سے رکاوٹ نہیں بنتے تھے۔ دوسرے مسجد نبوی کا فرش پختہ نہ تھا' تیسرے سڑکوں پر نجاست نہ ہوتی تھی اور جوتوں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس آج کل یہ باتیں نہیں رہیں۔ اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی ﴿فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی﴾ اے رسول! دونوں جوتے اتار دو بے شک آپ مقدس وادی طوی میں ہیں۔ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ مقدس مقامات پر جوتے اتارنا ہی ادب ہے۔

٦٧ : بابُ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنا

۱۰۴۰ . حدَّثنا بِشْرُ بْنُ مُعاذٍ الضَّرِيرُ ثنا حمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ ابو عوانة عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينارٍ عَنْ طاؤسٍ عن ابْنِ عبَّاسٍ قَالَ قالَ النَّبيُّ ﷺ :أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكُفَّ شعرًا و لا ثوْبًا.

۱۰۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ملا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹوں نہ کپڑے۔

۱۰۴۱ : حدَّثنَا مُحمَّدُ بْنُ عبدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا عبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيس عن الْاعْمشِ عَنْ اَبِيْ وائِلٍ عَنْ عبْد الله رضي اللهُ تعالىٰ عنه قال اُمِرْنا اَلَّا نَكُفَّ شَعرًا و لا ثوبًا ولا نتوضَّأَ مِنْ مؤْطَاءٍ.

۱۰۴۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ (نماز میں) نہ بال سمیٹیں نہ کپڑے اور چلنے کی وجہ سے وضو نہ کریں (بلکہ اگر چلتے میں نجاست لگ گئی تو جہاں نجاست لگی ہے صرف اس جگہ کو دھولیں)۔

۱۰۴۲ : حدَّثنَا بكْرُ بْنُ خلفٍ ثنا خالدُ بْنُ الْحارث عَنْ شُعْبة ح وحدَّثنا مُحمَّدُ ابْنُ بشَّارٍ ثنا مُحمَّدُ بْنُ جعْفرٍ ثنا شُعْبةُ اخْبرنِيْ مُخوّلٌ قال سمعْتُ ابا سعيد رجُلا منْ اهْلِ الْمدِيْنة يقُوْلُ رأيْتُ ابا رافِعٍ مولٰى رسُوْل الله صلّى اللهُ

۱۰۴۲: حضرت مخول فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ایک صاحب ابوسعید کو سنا فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع کو دیکھا انہوں نے حسن بن علیؓ کو نماز پڑھتے دیکھا درانحالیکہ انہوں نے

علیہ وسلّم رأی الحسن ابن علیّ رضی اللہ تعالی عنھما و ھو یصلّی و قد عقص شعرہ فاطلقہ اوْ نھی عنہُ و قال نھی رسُوْلُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انْ یصلّی الرّجلُ و ھُو عاقِصٌ شعرہُ.

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا تو ابو رافع نے اس کو کھول دیا یا اس سے روکا اور کہا رسول اللہؐ نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ (دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی مردوں کیلئے جوڑا باندھنا ممنوع ہے)۔

٦٨ : بَابُ الْخُشُوْعِ فِي الصَّلاةِ

باب : نماز میں خشوع

١٠٤٣ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیی عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ . لا ترْفعُوا ابْصارکُمْ اِلَی السَّماء انْ تلْتمع . یَعْنِیْ فِی الصَّلاۃ.

١٠٤٣: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو نماز میں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ ایسا نہ ہو کہ اچک لی جائیں۔

١٠٤٤ . حدّثنا نصْرُ بْنُ علیّ الْجهْضمیُّ ثنا عبْدُ الْاعْلی ثنا سعِیْدٌ عنْ قتادة عنْ انس بْن مالکٍ قال صلّی رسُوْلُ اللہ ﷺ یوْمًا باصْحابه فلمّا قضی الصّلاۃ اقْبل علی الْقوْم بوجْهه فقال : ما بالُ اقْوامٍ یرْفعُوْن ابْصارهُمْ اِلی السّماء حتّی اشْتدّ قوْلُهُ فیْ ذلک (لینْتهُنّ عنْ ذلک اوْ لیخْطفنّ اللہُ ابْصارهُمْ)

١٠٤٤ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز مکمل کر لی تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں یہاں تک اس بارے میں سخت بات فرمائی اور فرمایا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ اللہ انکی نگاہیں اُچک لیں گے۔

١٠٤٥ حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا عبْدُ الرّحْمنِ ثنا سُفْیانُ عنِ الْاعْمشِ عنِ الْمُسیّب بْن رافعٍ عنْ تمِیْم بْنِ طرفة عنْ جابر بْن سمُرة انّ النّبیّ ﷺ قال: لینْتهینّ اقْوامٌ یرْفعُوْن ابْصارهُمْ الی السّماء اوْ لا ترْجعُ ابْصارُهُمْ

١٠٤٥. حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باز آ جائیں وہ لوگ جو اپنی نگاہیں (دورانِ نماز) آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں ورنہ اُن کی نگاہیں واپس نہ لوٹیں گی۔

١٠٤٦ حدّثنا حُمیْدُ بْنُ مسْعدة و ابُوْ بکْر بْنُ خلّادٍ قالا ثنا نُوْحُ بْنُ قیْسٍ ثنا عمْرُو بْنُ مالکٍ عنْ ابیْ الْجوْزاء عنِ ابْنِ عبّاسٍ رضی اللہ تعالی عنْهما قال کانتِ امْراۃٌ تُصلّی خلْف النّبیّ صلّی اللہ علیْه وسلّم حسْناءُ منْ احْسنِ النّاس فکان بعْضُ الْقوْمِ یسْتقْدمُ فیْ الصّفّ الْاوّل لئلّا یراها و یسْتأْخرُ بعْضُهُمْ حتّی یکُوْن فی

١٠٤٦: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے آ جاتی تھی تو بعض لوگ آگے بڑھ کر صفِ اوّل میں پہنچ جاتے تا کہ اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعض پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ آخری صف میں پہنچ جاتے جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کر کے بغلوں سے

الصَّفِ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ هٰكَذَا يَنْظُرُ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾ [الحجر . ٢٤] فِيْ شَأْنِهَا

جھانکتے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اور ہم جانتے ہیں تم میں آگے بڑھنے والوں کو اور پیچھے ہٹنے والوں کو۔

خلاصۃ الباب ☆ نماز میں کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے یہ تواضع اور عجز کے خلاف ہے۔ نماز پڑھنے والے پر لازم اور ضروری ہے کہ اپنے کپڑوں اور بالوں کو اپنی حالت پر رکھے۔

حدیث ۱۰۴۳ سے ثابت ہوا کہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کے اعضاءِ جسمانی سے بھی یہ بات ظاہر ہو رہی ہو کہ یہ اس وقت بہت بڑے مالک الملک اور خالق دو جہاں کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے باطن میں بھی اللہ جل جلالہ کا پورا پورا خوف اور اس کی محبت وشوق پوری طرح بیدار ہو یعنی اس کا اندر اور باہر دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اسی کا نام خشوع وخضوع ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کی اصل قدر و قیمت اسی خشوع وخضوع کی وجہ سے ہوتی ہے جس کی نماز میں یہ کیفیت جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی نماز قیمتی ہوگی۔

۲۹ : بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

۱۰۴۷ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟

۱۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سے بعض ایک ہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لیتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۰۴۸ . حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ . ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۰۴۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔
توشح کا معنی ہے کپڑا بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالنا۔

۱۰۴۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

۱۰۴۹: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹ کر اس کے دونوں کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۵۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ

۱۰۵۰: حضرت کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیر علیا پر ایک

الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ مَعْرُوْفِ بْنِ مُشْكَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِالْبِئْرِ الْعُلْيَا فِيْ ثَوْبٍ.

کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَلَبِّبًا بِهٖ.

۱۰۵۱: حضرت کیسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر وعصر ایک کپڑے میں لپٹ کر پڑھتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔ یہ مسئلہ سمجھانے کے لیے یہ باب قائم فرمایا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں امام مجاہد ابراہیم نخعیؒ کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جس کے پاس دو یا زائد ہوں اور اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو بغیر اشتمال واستحاف کے لنگی کی جگہ پہن لیا کرے تو مکروہ نہ ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ امام شافعی امام مالک اسحٰق بن راہو یہ جمہور فقہاء ومحدثین رحمہم اللہ کے نزدیک جس کے پاس دو یا زائد کپڑے ہوں اور ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو یہ مکروہِ تحریمی نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ مکروہِ تنزیہی ہے۔ جمہور کی دلیل حدیث باب میں موجود ہے۔

۷۰: بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن کریم کے سجدے

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَهٗ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ اُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ.

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب انسان آیت سجدہ پڑھے پھر سجدے میں چلا جائے تو شیطان ایک طرف کو ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ آدمی کا ستیاناس ہو آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا اب اسکو جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اب میرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ اَخْبَرَنِيْ جَدُّكَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ اِلٰى اَصْلِ شَجَرَةٍ فَقَرَاْتُ السَّجْدَةَ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ احْطُطْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَ اكْتُبْ لِيْ بِهَا اَجْرًا

۱۰۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کی جڑ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو میں نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے سنا درخت کہہ رہا تھا: ''اے اللہ سجدہ کی وجہ سے میرے گناہوں کا بوجھ کم کر دیجئے اور اس کی وجہ سے میرے لئے اجر لکھ دیجئے اور اس کو اپنے ہاں میرے لئے ذخیرہ کر دیجئے۔''

واجعلها لی عندک ذخرا.

قَالَ ابْنُ عبّاسٍ فرأيتُ النبيّ ﷺ قرأ السَّجدة فسجد فسمعته يقول في سُجُوده مثل الَّذي اخبره الرَّجلُ عن قولِ الشَّجرة.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ نبیؐ نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ میں گئے تو میں نے وہی دعا پڑھتے سنا جو ان صاحب نے درخت سے سن کر بیان کی تھی۔

۱۰۵۴: حدّثنا عليُّ بْنُ عَمْرٍو الْأنصاريُّ ثنا يحيى بْنُ سعيد الْأمويُّ عن ابن جُرَيْجٍ عن مُوسَى بن عُقْبَةَ عن عبد الله بن الفضل عن الْأعرج عن ابي رافع عن عليٍّ أنّ النّبيّ صلّى اللهُ عليه وسلّم كان إذا سجد قال: اللّهُمّ لك سجدتُ وبك آمنتُ ولك أسلمتُ أنت ربّي سجد وجهي للّذي شقّ سمعه وبصره تبارك الله أحسن الخالقين.

۱۰۵۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو پڑھتے: ''اے اللہ آپ ہی کے لئے میں نے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی کا مطیع ہوا آپ میرے پروردگار ہیں میرا چہرہ جھکا اس ذات کے سامنے جس نے اس میں آنکھ اور کان بنائے۔ اللہ برکت والا ہے سب بنانے والوں میں اچھا بنانے والا ہے''۔

خلاصۃ الباب ☆ سجدۂ تلاوت ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک سنت ہے جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے استدلال میں ترمذی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ کی حدیث ہے۔ فرماتے ہیں: ((قرأت على الرسول الله صلى الله عليه وسلم' النجم' فلم يسجدها)) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی' سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا لیکن حنفیہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سجدہ فوراً کرنے کی نفی ہے' فی الفور سجدہ ہمارے نزدیک بھی واجب نہیں ہے۔ دوسری دلیل بھی ترمذی شریف کی روایت ہے۔ حنفیہ کا استدلال ان تمام آیاتِ سجدہ سے ہے جن میں صیغہ امر وارد ہوا ہے۔ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ آیاتِ سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے' یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاءؑ کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل بھی واجب ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور کفار کی مخالفت بھی اس لیے کہ کفار اور ان کے اعمال کی مشابہت اختیار کرنے سے نہی وارد ہے اور انبیاء کی اقتداء بھی۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم قرآن میں مذکور ہے۔

۷۱: بَابُ عَدَدِ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

باب: سجودِ قرآنیہ کی تعداد

۱۰۵۵: حدّثنا حَرْملةُ بْنُ يحيى المصريُّ ثنا عبدُ الله بْنُ وهبٍ اخبرني عَمْرُو بْنُ الْحارث عن ابن ابي هلال عن عُمر الدّمشقيّ عن أمّ الدّرداء قالت حدّثني ابو الدّرداء انّه سجد مع النّبيّ ﷺ إحدى عشرة سجدة منهنّ النّجم

۱۰۵۵: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے ان میں سورۃ نجم کا سجدہ بھی ہے''۔

۱۰۵۶: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى ثنا سليمانُ ابنُ عبد

۱۰۵۶: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَائِدٍ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنِ الْمَهْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ خَاطِرٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَمَّتِيْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً لَيْسَ فِيْهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ شَيْءٌ الْأَعْرَافُ وَالرَّعْدُ وَالنَّحْلُ وَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَ مَرْيَمُ وَالْحَجُّ وَ سَجْدَةُ الْفُرْقَانِ وَ سُلَيْمَانُ سُوْرَةِ النَّحْلِ وَالسَّجْدَةُ وَ فِيْ صٓ وَ سَجْدَةُ الْحَوَامِيْمِ.

فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیارہ سجدے کئے۔ جن میں مفصل میں سے کوئی نہ تھا۔ اعراف' رعد' نحل' بنی اسرائیل' مریم' حج' فرقان' سجدہ' سلیمان (نمل)' سورۃ نحل اور سجدہ' ص اور حم سجدہ۔

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ يَزِيْدَ ثَنَا الْحَارِثُ ابْنُ سَعِيْدٍ الْعُتَقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ كِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

۱۰۵۷: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن کریم میں پندرہ سجدے پڑھائے جن میں سے تین تو مفصل ہیں اور حج میں دو سجدے۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾

۱۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِيْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

۱۰۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيْدٍ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَذْكُرُهُ غَيْرَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ اور شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآنِ کریم میں کل سجدہائے تلاوت چودہ ہیں البتہ ان کے تعین میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ''ص'' کا سجدہ ہے اور سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے۔ دلائل دونوں طرف ہیں ابتہ امام شافعی اپنی تائید میں تعدد صحابہ کرامؓ کے آثار پیش کرتے ہیں جن میں دوسرے سجدہ کا ثبوت ہے اس لیے محققین حنفیہ نے اس دوسرے مقام پر بھی احتیاطاً سجدہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔ صاحب فتح الملہم کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی نماز سے باہر ہو تو اسے دوسرے مقام پر سجدہ کر لینا چاہیے اور اگر نماز میں ہو تو اس آیت پر رکوع کر دینا چاہیے اور رکوع میں سجدہ کی نیت کر لینی چاہیے تاکہ اس کا عمل تمام ائمہ کے مطابق ہو کر باتفاق سجدہ ہو جائے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مفصل کی سورتوں میں سجدہ نہیں۔ وہ حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت

سے استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو تجود علی الفور کی نفی پر محمول کرتے ہیں' اس لیے کہ بخاری شریف میں ہے ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم میں سجدہ کیا تھا'' نیز ابن ماجہ کی حدیث نمبر ۱۰۵۸' ۱۰۵۹ میں بھی سورۂ انشقاق اور اقراء باسم میں سجدہ کرنے کا ذکر گزرا ہے۔

۷۲: بَابُ اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کو پورا کرنا

۱۰۶۰: حدَّثنَا اَبُوْ بَكرِ بْنُ ابِیْ شَیْبة ثنا عَبْدُ الله بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ ابی سَعِیْدٍ عَنْ ابِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْه وسلّم فِیْ نَاحِیَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ. و علیک فارْجِعْ فصلِّ فَاِنَّک لَمْ تُصلِّ. فَرجعَ فَصلّٰی ثُمَّ جاء فسلّم علی النَّبِیّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسلّم فقال وعلیک فارْجِعْ فصلِّ فانّک لَمْ تُصلِّ بعْدُ. قَال فِیْ الثَّالِثَةِ فعلّمنِیْ یارسُوْلَ الله صلّی اللهُ عَلَیْه وسَلَّمَ قَالَ : اذا قُمْتَ اِلی الصَّلاة فاسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتقْبِلِ الْقِبْلَةَ فکَبِّرْ ثُمَّ اقْرأْ ما تیسَّر معک من الْقُرْاٰن ثُمَّ ارْکعْ حَتّٰی تطْمئنّ راکعًا ثُمّ ارْفعْ حتّٰی تطْمئنّ قَائمًا ثُمَّ اسْجُدْ حتّٰی تطْمئنّ ساجدًا ثُمّ ارْفعْ رأْسک حتّٰی تسْتوی قَاعِدًا ثُمّ افْعلْ ذلک فِیْ صلٰوتِک کُلِّها.

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور نماز ادا کی۔ رسول اللہؐ مسجد کے ایک کونہ میں تھے۔ انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ((وَعَلَیْکَ)) (اور تم بھی سلام ہو) دوبارہ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ انہوں نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا. جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہو پھر جتنا تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو پھر رکوع میں جا کر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے اُٹھ کر اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ میں جا کر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھے بیٹھ جاؤ پھر باقی تمام نماز میں ایسا ہی کرو۔

۱۰۶۱: حدّثنا مُحمَّدُ بْنُ بشَّارٍ ثنا ابُوْ عاصمٍ ثنا عَبْدُ الْحمِیْدِ بْنُ جعْفرٍ ثنا مُحمّدُ بْنُ عمْرو ابْنِ عطاءٍ قَالَ سمِعْتُ ابا حُمیْدٍ السَّاعدِیَّ فِیْ عشْرةٍ مِنْ اصْحاب رسُوْلِ الله صلَّی اللهُ علیْه وسلَّم فیهِمْ ابُوْ قتادة رضِی اللهُ تعالی عَنْه فَقَالَ ابُوْ حمیْدٍ اَنَا اَعْلمُكُمْ بصلاةِ رسُوْلِ الله صلَّی اللهُ علیْه وسلَّم قالُوْا لم فوالله ما کُنْتُ باکثرنا لهُ تبعةً و لا اقْدمنا لهُ صُحْبةً قال بلی قالُوْا فاعْرض قال

۱۰۶۱: حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے دس صحابہ جن میں ابو قتادہؓ بھی تھے' میں حضرت ابوحمید ساعدی کو یہ کہتے سنا میں تم سب سے زیادہ نبیؐ کی نماز کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بخدا تم رسول اللہؐ کی اتباع میں ہم سے بڑھ کر نہیں اور نہ ہم سے قدیم صحابی ہو۔ حضرت ابوحمید ساعدی نے کہا بالکل ایسا ہی ہے۔ صحابہؓ نے کہا اچھا بیان کرو۔ فرمایا کہ رسول

كان رسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليْهِ وَسَلَّم إذا قام الى الصَّلاةِ كَبّر ثُمّ رفع يديه حتّى يُحاذِىَ بهما منكبيه و يقرّ كُلُّ عُضوٍ منهُ فِى مَوْضِعِه ثُمّ يقرأُ ثُمّ يُكبّرُ و يرفَعُ يديه حتّى يُحاذِى بهما منكبيه ثُمّ يركعُ و يضعُ راحتيه على رُكبتيه مُعتمِدًا لا يصبّ رأسَهُ و لا يُقنِعُ مُعتدلًا ثُمّ يقُولُ: سمِع اللهُ لِمن حمِدهٗ. و يرفعُ يديه حتّى يُحاذِىَ بهما منكبيه حتّى يقرّ كُلُّ عظمٍ الى موضِعه ثُمّ يهوِى الى الأرض و يُجافِى بين يديه عن جنبيه حتّى يقرّ كُلُّ عظمٍ الى موضِعه ثُمّ يرفعُ رأسهُ و يثنِى رِجلهُ اليُسرى فيقعُدُ عليها و يفتخُ أصابع رِجليه إذا سجد ثُمّ يسجُدُ ثُمّ يُكبّرُ و يجلِسُ على رِجلِه اليُسرى حتّى يرجع كُلُّ عظمٍ منهُ الى موضِعِه ثُمّ يقُومُ فيصنعُ فِى الرّكعةِ الأُخرى مثل ذلك ثُمّ إذا قام مِن الرّكعتين رفع يديه حتّى يُحاذِى بهما منكبيه كما صنع عِند افتتاح الصّلاة ثُمّ يُصلِّى بقيّة صلاته هكذا حتّى إذا كانتِ السّجدةُ الّتى ينقضِى فيها التّسليمُ أخّر إحدى رِجليه و جلس على شِقِّه الأيسر مُتورّكًا قالُوا صدقت هكذا كان يُصلِّى رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم

اللہؐ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور آپ کا ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا پھر قرأت فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جا کر اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر زور دے کر رکھتے اپنا سر پیٹھ سے نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بالکل برابر پھر کہتے: ((سمع اللہ لمن حمدہ)) اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر زمین کی طرف جاتے اور بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا۔ پھر سر اٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ ٹھہر جاتا پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی مانند ادا فرماتے۔ پھر جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے نماز کے شروع میں کیا تھا پھر باقی نماز اسی طرح ادا فرماتے حتیٰ کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو ایک پاؤں پیچھے کر کے بائیں جانب پر سرین کے بل بیٹھتے۔ صحابہؓ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ رسول اللہؐ ایسے ہی نماز ادا فرماتے تھے۔

١٠٦٢: حدّثنا أبُو بكرِ بنُ أبِى شيبة ثنا عبدةُ بنُ سُليمان عن حارثة بنِ أبِى الرِّجالِ عن عمرة قالت سألتُ عائشة: كيف كانت صلاةُ رسُولِ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم قالت كان النّبِىُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم إذا توضّأ فوضع يديه فِى الإناء سمّى الله و يُسبِغُ الوُضُوء. ثُمّ يقُومُ مُستقبِلَ القِبلة فيُكبّرُ و يرفعُ يديه حذاء منكبيه ثُمّ يركعُ فيضعُ يديه على رُكبتيه و يُجافِى بعضُديه ثُمّ

۱۰۶۲: حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبیؐ نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہؐ وضو کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے اور کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے الگ رکھتے پھر سر اٹھاتے تو کمر بالکل سیدھی

يرفعُ رأسهُ فيُقيمُ صُلْبَهُ و يقُومُ قِيامًا هو اطولُ منْ قيامكُمْ قليْلًا ثُمّ يسْجُدُ فيضعُ يديهِ تجاه القبْلة و يُجافي بعضُديْهِ ما استطاعَ فِيمَا رَأيْتُ ثُمّ يَرْفعُ رأسهُ فيَجْلِسُ على قدمِهِ اليُسْرى و يَنْصِبُ اليُمْنى و يكْرهُ انْ يَسْقُطَ على شِقِّهِ الْايْسرَ.

کر لیتے اور تمہارے قیام سے کچھ زیادہ کھڑے رہتے پھر سجدہ میں جاتے تو قبلہ کی طرف رکھتے اور بازوؤں کو جتنا ہوسکتا جدا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور آپؐ بائیں جانب گر پڑنے کو (سرین زمین پر لگانے کو) ناپسند سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ابو ہریرہؓ کی بناء پر ائمہ ثلاثہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیلِ ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یہ حضرات: ((صل فانک لم تصل)) کے الفاظ سے استدلال کرتے ہیں۔ نیز ان کا استدلال ترمذی کی حدیث سے بھی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیلِ ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ نماز ساقط ہو جائے گا لیکن نماز کا لوٹانا واجب اور ضروری ہوگا۔ امام صاحب سے ایک روایت فرضیت کی بھی ہے۔ اصل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ امام صاحب کا استدلال حدیث ابو ہریرہؓ سے بھی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خلاد بن رافع کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تعدیلِ ارکان کے بغیر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ کئی لوگوں کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حدیث: ۱۰۶۱ میں قعدہ کی دو ہیئتیں احادیث سے ثابت ہیں۔ ایک ''افتراش'' یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا اور دوسرے ''تورّک'' یعنی بائیں کولہے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب باہر نکال لینا۔ جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک مرد کے لئے قعدۂ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش افضل ہے جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک دونوں میں تورک افضل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے۔ افضلیتِ تورک کے قائلین کا استدلال ابو حمید ساعدی کی روایت ہے جس کے آخری الفاظ ہیں کہ: ((اخر اخلته و جلس علی شقه الایسر متورکا)) مطلب یہ ہے کہ نماز کی آخری رکعت مکمل کر لے تو نمازی اپنا بایاں پاؤں پیچھے کرے اور تورک کر کے بیٹھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بیانِ جواز پر محمول ہے یا حالتِ عذر پر۔ اختلاف چونکہ محض افضلیت میں ہے اس لیے تورک کے جائز ہونے میں کچھ تردد نہیں البتہ عورت کے لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ احناف کا استدلال وائل بن حجرؓ کی حدیث ہے فرماتے ہیں: ((قدمت المدینة قلت لا نظرن الی صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جلس)) یعنی ((التشهد افترش رجله الیسی و وضع یده الیسری)) یعنی ((و علی فخذه الیسری و نصب رجله الیمنی)) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی کریمؐ کی نماز دیکھنے آیا۔ انہوں نے پوری نماز کا مشاہدہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور دایاں پاؤں کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ رانوں پر رکھے۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "هذا حدیث حسن" یہ حدیث حسن ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ یہی مذہب سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک اور اہل کوفہ کا ہے۔ حضرت وائل بن حجرؓ مدینہ طیبہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے آئے تھے اگر قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ ثانیہ میں فرق ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔

۷۳: تَقْصِيْرُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں نماز کا قصر کرنا

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيْدُ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ

۱۰۶۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ دو رکعتیں ہیں' عیدین دو رکعتیں ہیں یہ مکمل اور پوری نماز ہے اس میں کوئی قصر اور کمی نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے (ایسا ہی معلوم ہوا)۔

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ اَنْبَانَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرُ وَالْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ . تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ

۱۰۶۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جمعۃ المبارک کی نماز (بھی) دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ (بھی) دو رکعتیں ہیں اور یہ پوری نماز ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے۔

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ : ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [النساء: ۱۰۱] وَ قَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ.

۱۰۶۵: حضرت یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطابؓ سے پوچھا کہ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے): ''تم پر کچھ حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر تمہیں کافروں کی طرف سے اندیشہ ہو اور اب تو لوگ امن میں ہوتے ہیں''۔ (لہٰذا قصر جائز نہ ہونا چاہئے) فرمایا: مجھے بھی اسی سے تعجب ہوا جس سے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے اسکے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا۔ فرمایا: یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے لہٰذا تم اس کے صدقہ کو قبول کرلو۔

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَ لَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ.

۱۰۶۶: حضرت امیہ بن عبداللہ بن خالد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا ہمیں قرآن میں حضر کی اور خوف کی نماز تو ملی لیکن سفر کی نماز نہ ملی تو ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف ایسی حالت میں مبعوث فرمایا کہ ہم کچھ بھی نہ جانتے تھے لہٰذا ہم تو اسی طرح کریں گے جیسے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

۱۰۶۷ حدثنا احمد بن عبدة ثنا حماد ابن زيد عن بشر بن حرب عن ابن عمر قال كان رسول الله ﷺ اذا خرج من هذه المدينة لم يزد على ركعتين حتى يرجع اليها.

۱۰۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ سے باہر جاتے تو دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس مدینہ آ جاتے۔

۱۰۶۸: حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب و جبارة بن المغلس قالا ثنا ابو عوانة عن بكير بن الاخنس عن مجاهد عن ابن عباس قال افترض الله الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا و في السفر ركعتين.

۱۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض فرمائیں۔

خلاصۃ الباب ☆ قصر (رباعی نمازوں کا نصف ہو جانا) کی مشروعیت پر اجماع ہے البتہ اس میں کچھ اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک قصر عزیمت یعنی واجب ہے لہٰذا اس کو چھوڑ کر اتمام جائز نہیں۔ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کی ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ جبکہ ان کی دوسری روایت میں قصر کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک قصر رخصت ہے اور مکمل پڑھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ امام شافعی کا استدلال قرآن کریم کی آیت ﴿واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ﴾ ہے اس میں ﴿لیس علیکم جناح﴾ یعنی قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ الفاظ مباح کے لیے استعمال ہوتے ہیں نہ کہ واجب کے لیے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ صلوٰۃ الخوف سے متعلق ہے نہ کہ سفر میں قصر کے بارے میں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ آیت قصر فی الکیفیت سے متعلق ہے یعنی خوف کی حالت میں نماز کا طریقہ یہ ہے کہ امام ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائے دوسری جماعت کو دوسری رکعت پڑھائے۔ قصر فی الکیفیت مراد ہونے کی دلیل آیت کریمہ کا دوسرا جزء: ﴿ان خفتم ان یفتنکم﴾ ہے حالانکہ قصر فی السفر کسی کے نزدیک بھی حالتِ خوف کے ساتھ مشروط نہیں۔ احناف کے دلائل احادیث باب ہیں۔ دوسری دلیل نسائی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ ((قال ان اللہ عزوجل فرض الصلوۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتین)) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک کے ذریعے تم پر اقامت میں چار رکعتیں فرض کی ہیں اور سفر میں دو رکعتیں۔ تیسری دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ دو رکعتیں سفر میں ہیں' جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔ نیز جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔

۷۴: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنا

۱۰۶۹: حدثنا محرز بن سلمة العدني ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابراهيم ابن اسماعيل عن عبد الكريم'

۱۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء

عَنْ مُجَاهِدٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءِ بْنِ ابِي رَبَاحٍ وَ طَاوُسٍ اخْبَرُوهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انَّهُ اخْبَرَهُمْ انَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ السَّفَرِ مِنْ غَيْرِ انْ يُعْجِلَهُ شَيْءٌ وَ لَا يَطْلُبُهُ عَدُوٌّ وَ لَا يَخَافُ شَيْئًا

(کی نماز) اکٹھی پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ نہ جلدی کی کوئی بات ہوتی' نہ دشمن پیچھے ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کا خوف ہوتا۔

۱۰۷۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ انَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي السَّفَرِ.

۱۰۷۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر وعصر (کی نمازیں) اور مغرب وعشاء (کی نمازیں) سفرِ تبوک میں اکٹھی پڑھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں۔ البتہ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک عذر کی صورت میں دونمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ بغیر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر اور مطر (بارش) عذر ہے اور امام احمدؒ کے نزدیک مرض بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام مالکؒ یہ فرماتے ہیں کہ دونمازوں کو جمع کرنا سفر میں صرف اُس وقت جائز ہے جب مسافر نے سفر جاری رکھا ہوا ہو اور اگر کہیں ٹھہر گیا خواہ ایک ہی دن کے لیے تو وہاں جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں بلکہ امام مالکؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ مطلق چلنے کی حالت بھی کافی نہیں بلکہ جب کسی وجہ سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع بین الصلوتین جائز ہوگی' ورنہ نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین (دو نمازوں کو اکٹھا کرنا) حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے' اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو البتہ جمع صوری جائز ہے جسے جمع ''فعلی'' بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ ظہر کی نماز بالکل آخری وقت میں اور عصر کی نماز بالکل شروع وقت میں ادا کی جائے۔ اس طرح دونوں نمازیں اپنے وقت میں ہوں گی البتہ ایک ساتھ ہونے کی بناء پر صورۃً اسے جمع بین الصلوٰتین کہہ دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے تمام دلائل کا جواب یہ ہے کہ دونمازوں کو جمع کرنے کے وہ تمام واقعات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ان میں جمع حقیقی مراد نہیں بلکہ جمع صوری مراد ہے اور جمع صوری مراد ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل شاہد ہیں۔

۱) ابوداؤد میں نافع عن عبداللہ ابن واقد کے طریقوں سے مروی ہے: ((ان مؤذن ابن عمرؓ قال الصلوة قال سر سر حتیٰ اذا کان قبل غروب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتیٰ غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل به امرٌ صنع مثل الذی صنعت)) کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مؤذن نے کہا کہ نماز پڑھیے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چلو! چلو یہاں تک کہ شام کے بعد شفق غروب ہونے کے قریب ہوگئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اُترے' مغرب کی نماز ادا کی پھر انتظار کیا جب شفق غروب ہوگئی یعنی نمازِ عشاء کا وقت آ گیا تو نمازِ عشاء پڑھی پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جس طرح میں نے کیا۔ ابو داؤدؒ نے نہ صرف اس پر سکوت کیا بلکہ اس کا متابع بھی ساتھ ہی ذکر کیا۔ ۲) صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے: ((قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا قلت یا ابا

الشعثاء اظنه اخر الظهر و عجل العصر و آخر المغرب و عجل العشاء قال واظن ذالک)) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھیں اور (مغرب وعشاء) سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عصر کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا اور مغرب کو (آخر وقت تک) مؤخر کیا اور عشاء کو (ابتدائی وقت میں) جلدی پڑھا۔ اس روایت میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد جابر بن زید ہیں جن کی کنیت ابوالشعثاء ہے اور ابوالشعثاء کے شاگرد عمرو بن دینار ہیں تو عمرو بن دینار جابر بن زید ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمع کیا ہے اس میں میرے خیال میں جمع صوری ہی مراد ہے نہ کہ جمع حقیقی تو جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال بھی یہی ہے۔ اس حدیث کے دو راویوں کا گمان حنفیہ کے مطابق ہے۔ ۳) ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے جس نے دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع کیا تو اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی اگرچہ ضعیف ہیں لیکن اس کی تائید مؤطا کی روایت سے ہوتی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں دو نمازوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا اور خبردار کیا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ ان تمام دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں جمع بین الصلوٰتین وارد ہے وہ جمع صوری ہے نہ کہ جمع حقیقی اور اگر جمع سے مراد جمع صوری کی جائے تو تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ نے کبھی بھی کوئی نماز بغیر وقت کے پڑھی ہو سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو (ظہر کے وقت میں (عرفات میں اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو (عشاء کے وقت میں) مزدلفہ میں اکٹھا پڑھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کسی صحیح اور درجہ اوّل کی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے وقت میں ادا کیا ہو اور اسی طرح عشاء کی نماز کو مغرب کے وقت میں ادا کیا ہو۔ اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ کا مسلک نہایت قوی ہے اور نصوصِ قرآن اور صحیح احادیث پر عمل کرنے کی بہتر صورت ہے۔ اس مسئلہ میں امام صاحب کے ساتھ حضرت بصری' ابراہیم نخعی اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ جیسے حضرات ہیں اور جو لوگ اس کے خلاف بے جا اصرار یا تاویلاتِ بعیدہ کرتے ہیں وہ کوئی بہتر بات نہیں کرتے۔

۷۵: بَابُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں نفل پڑھنا

۱۰۷۱: حدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلي ثنا ابو عامر عن عيسى بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب حدثني ابي قال كنا مع ابن عمر رضي الله تعالى عنهما في سفر فصلى بنا ثم انصرفنا معه وانصرف قال فالتفت فرأى اناسا يصلون فقال ما يصنع هؤلاء قلت يسبحون قال لو كنت مسبحا لا تممت صلاتي يا ابن

۱۰۷۱: حضرت حفص بن عاصم بن عمر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد محترم نے حدیث سنائی فرمایا کہ سفر میں ابن عمرؓ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہم انکے ساتھ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہو گئے۔ فرمایا کہ انہوں نے مڑ کر دیکھا تو کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نفل پڑھ رہے ہیں۔

اَخِیْ اِنِّیْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَكْعَتَیْنِ فِی السَّفَرِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ صَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ صَحِبْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَكْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب : ۲۱]

فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھنے ہوتے تو فرض نماز کو بھی پورا کر لیتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ کے ساتھ رہا۔ آپ نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر میں ابوبکرؓ کے ساتھ بھی رہا۔ آپؓ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عمرؓ کے ساتھ بھی رہا آپؓ نے بھی دو رکعت سے زیادہ کچھ نہ پڑھا۔ پھر میں عثمانؓ کے ساتھ رہا۔ آپؓ نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں حضراتؓ کو اُٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔''

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ، قَالَ سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السُّبْحَةِ فِی السَّفَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ ابْنِ یَنَّاقٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ طَاوُسٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَ صَلَاةَ السَّفَرِ فَكُنَّا نُصَلِّیْ فِی الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا وَ كُنَّا نُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا.

۱۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضر و سفر میں نماز فرض فرمائی اور ہم حضر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے اور سفر میں بھی پہلے اور بعد کی سنتیں پڑھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ نوویؒ شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ''اتفق العلماء علی استحباب النوافل المطلقة فی السفر واختلفوا فی استحباب النوافل الراتبة فترکها ابن عمر وآخرون واستحبها الشافعی واصحابه والجمهور'' یعنی عام نوافل مثلاً اشراق' چاشت' اوابین اور تہجد وغیرہ۔ مسافر کے لیے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے البتہ سنن مؤکدہ جن کو روایت بھی کہتے ہیں' ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں' ان کے ترک کے قائل ہیں۔ احادیث میں ذکر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ اور جمہور ائمہ و علماء رحمہم اللہ ان کے پڑھنے اور استحباب کے قائل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک بھی اگر گنجائش ہو تو سنن موکدہ کے ادا کرنے میں فضیلت ہے اور ترک کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ حالت سفر میں سنن کی آکدیت (تاکید مؤکدہ ہونا) ختم ہو جاتی ہے۔ البتہ سنت فجر اس سے مستثنیٰ ہے اور سفر میں بھی اس کی آکدیت (تاکید) باقی رہتی ہے' لہٰذا اس کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ فجر کی دو رکعات (سنتیں) نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر بعض نے سنن فجر کے ساتھ مغرب کی سنن بعدیہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔

٧٦: بَابُ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ الْمُسَافِرُ اِذَا اَقَامَ بِبَلْدَةٍ

١٠٧٣: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا حاتم بن اسماعيل عن عبد الرحمن ابن حميد الزهري قال سألت السائب ابن يزيد ما را سمعت في سكنى مكة قال سمعت العلاء ابن الحضرمي يقول قال النبي ﷺ ثلاثا للمهاجر بعد الصدر.

١٠٧٤: حدثنا محمد بن يحيى ثنا ابو عاصم و قرأته عليه انبانا ابن جريج اخبرني عطاء حدثني جابر ابن عبد الله في اناس معي قال قدم النبي ﷺ مكة صبح رابعة مضت من شهر ذي الحجة

١٠٧٥: حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا عبد الواحد بن زياد ثنا عاصم الاحول عن عكرمة عن ابن عباس قال اقام رسول الله ﷺ تسعة عشر يوما يصلي ركعتين ركعتين فنحن اذا اقمنا تسعة عشر يوما نصلي ركعتين ركعتين فاذا اقمنا اكثر من ذلك صلينا اربعا

١٠٧٦: حدثنا ابو يوسف بن الصيد لاني محمد ابن احمد الرقي ثنا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس ان رسول الله اقام بمكة عام الفتح خمس عشرة ليلة يقصر الصلاة.

١٠٧٧: حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا يزيد بن زريع و عبد الاعلى قالا ثنا يحيى بن ابي اسحق عن انس قال خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة الى مكة فصلى ركعتين ركعتين حتى رجعنا.

قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا

باب: جب مسافر کسی شہر میں قیام کرے تو کب تک قصر کرے؟

۱۰۷۳: حضرت عبدالرحمٰن بن حمید زہری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزیدؓ سے دریافت کیا کہ آپ نے مکہ کی سکونت کے بارے میں کیا سنا؟ فرمایا: میں نے علاء بن حضرمی کو فرماتے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: مہاجر کیلئے (منیٰ سے) واپسی کے بعد تین دن تک رہنے کی اجازت ہے۔

۱۰۷۴: حضرت عطاءؒ سے روایت ہے حضرت جابرؓ نے کئی لوگوں میں مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ تشریف لائے۔ (اور چار دن مکہ رہے پھر منیٰ گئے اس دوران آپؐ نے قصر فرمایا)۔

۱۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس روز تک قیام فرمایا دو دو رکعتیں پڑھتے رہے اور ہم بھی جب انیس دن تک قیام کریں تو دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب اس سے زیادہ قیام کریں تو چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔

۱۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال پندرہ شب تک قیام فرمایا (اور اس دوران) نماز قصر ہی پڑھتے رہے۔

۱۰۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے آپؐ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم واپس لوٹے (راوی کہتے کہ) میں نے پوچھا: مکہ میں کتنا قیام ہوا؟ فرمایا: دس روز۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ترمذی نے اس باب میں ''کَمْ'' کی تمیز ذکر نہیں کی۔ چنانچہ یہ تمیز ''کَمْ مسافۃً'' بھی ہو سکتی ہے اور ''کَمْ مدۃً'' بھی اور یہ دونوں مسئلے مختلف فیہ ہیں۔ قصر کتنی مسافت[1] میں جائز ہوتا ہے؟ اس میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین دن کا سفر موجب قصر ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہؒ نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں اقوال متقارب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ کے اڑتالیس میل بنتے ہیں۔ اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کے لیے مطلق سفر کا پایا جانا کافی ہے۔ ''عن داؤد مطلق السفر قدر بالمیل'' (معارف ج ۴' ص: ۴۷۳) پھر بعض اہل ظاہر نے صرف تین میل مقدار مقرر کی ہے' غالباً ان کا استدلال حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سنن ابوداؤد سے ہے۔ ((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ (شعبۃ شک) یصل رکعتین)) یعنی جب نبی کریمؐ تین میل یا تین فراسخ (شعبہ کو شک ہوا) تک کے سفر پر تشریف لے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے لیکن جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف تین میل کے سفر میں قصر فرماتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سفر تو تین میل سے زیادہ کا ہوتا تھا لیکن آپ تین میل یا تین فرسخ ہی کے فاصلہ پر قصر پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ بہرحال اس باب میں کوئی صریح حدیث مرفوع موجود نہیں' البتہ جمہور کے حق میں صحابہ کرامؓ کے آثار ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کتنے دن اقامت کی نیت قصر کو باطل کرتی ہے؟ چنانچہ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنے کی صورت اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں بھی کوئی صریح حدیث مرفوع نہیں ہے' البتہ آثار صحابہؓ ملتے ہیں۔ حنفیہ کی دلیل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے جسے امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تم سفر میں ہو اور اپنے جی میں پختہ ارادہ کر لو کہ پندرہ دن (یا اس سے زیادہ) ایک جگہ اقامت کرنی ہے تو پھر پوری نماز پڑھو۔ اگر تم نہیں جانتے کہ کتنی مدت تک ٹھہرنا ہے تو پھر قصر کرتے رہو۔ امام شافعیؒ' امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چار دن سے زائد اقامت کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہؒ کا استدلال حضرت سعید بن المسیبؒ کے اثر سے ہے' وہ فرماتے ہیں جب مسافر چار دن اقامت کرے تو چار رکعات نماز پڑھے یعنی نماز پوری پڑھے۔ یہ روایت امام طحاوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انیس دن کی نقل کی ہے' جسے امام ترمذی نے تعلیقاً نقل کیا ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت اس حالت پر محمول ہے جبکہ اقامت کی نیت کی گئی ہو' اسی طرح وہ تمام روایات جن میں پندرہ دن سے زیادہ کی مدت مذکور ہے' وہ بھی اس پر محمول ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پندرہ دن والی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مذکورہ سے بھی مؤید ہے۔

۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ

باب: نماز چھوڑنے والے کی سزا

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.

۱۰۷۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے۔

---

[1] سفر میں نماز کے مسائل کی تفصیلی بحث دیکھنی مطلوب ہو تو ''مکتبۃ العلم'' ہی کی شائع کردہ کتاب ''مسائل سفر و مسائل خفین'' مرتب مولانا رفعت قاسمی ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ابومعاذ

١٠٧٩ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الْبَالِسِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

١٠٧٩: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان عہد نماز ہے (جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان کو مسلمان سمجھ کر اہلِ اسلام کا سا معاملہ کریں گے) پس جو نماز کو چھوڑ دے تو وہ یقیناً (ظاہری طور پر بھی) کافر ہو گیا۔

١٠٨٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ. لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ فَاِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ اَشْرَكَ.

١٠٨٠: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور شرک کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہی حائل ہے جب اس نے نماز چھوڑ دی تو شرک کا مرتکب ہو گیا۔

٧٨: بَابُ فِيْ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

باب: فرضِ جمعہ کے بارے میں

١٠٨١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ بُكَيْرٍ اَبُوْ جَنَّابٍ (خَبَّابٍ) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يٰاَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَ صِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَ تُنْصَرُوْا وَ تُجْبَرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا مِنْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ وَلَهُ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا اَوْ جُحُوْدًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ شَمْلَهُ وَ لَا بَارَكَ لَهُ فِيْ اَمْرِهِ اَلَا وَ لَا صَلٰوةَ لَهُ وَ لَا زَكَاةَ لَهُ وَ لَا حَجَّ لَهُ وَ لَا صَوْمَ لَهُ وَ لَا بِرَّ لَهُ حَتّٰى يَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا لَا تَؤُمَّنَّ امْرَاَةٌ

١٠٨١: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! موت سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور مشغولیت سے قبل اعمال صالح کی طرف سبقت کرو اور اپنے اور اپنے ربّ کے درمیان تعلق قائم کرلو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کر کے پوشیدہ اور ظاہراً صدقہ دے کر اس کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے اور تمہارے نقصان کی تلافی ہوگی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس جگہ اس دن اس سال کے اس ماہ میں قیامت تک کے لئے جمعہ فرض فرما دیا۔ لہٰذا جس نے بھی میری زندگی میں یا میرے بعد جمعہ چھوڑ دیا جبکہ اس کا کوئی عادل یا ظالم امام بھی ہو جمعہ کو ہلکا سمجھتے ہوئے یا اس کا منکر ہونے کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسکے پھیلاؤ اور افراتفری میں کبھی جمعیت کو کبھی مجتمع نہ فرمائیں اور نہ اس کے کام میں برکت دیں اور خوب غور سے سنو نہ اسکی نماز ہوگی نہ زکوٰۃ نہ حج، نہ روزہ نہ ہی کوئی اور نیکی

رجلا اَوَلا یؤُمَّ اعرابیٌ مُهاجرًا وَ لا یؤُمَّ فاجرٌ مُؤمِنًا اِلَّا ان یقْهَدَهٗ بسُلْطانٍ یخافُ سیفَهٗ وَ سَوْطَهٗ.

حتی کہ تائب ہو جائے اور جو تائب ہو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ کو قبول فرما لیتے ہیں غور سے سنو کوئی عورت کسی مرد کی امام نہیں بن سکتی اور نہ دیہات والا مہاجر کا امام بنے اور نہ فاسق (دیندار) مؤمن کا امام بنے الا یہ کہ وہ مؤمن پر غلبہ حاصل کر لے اور مؤمن کو اس فاسق کے کوڑے یا تلوار کا خوف ہو۔

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ اَبِیْ حِیْنَ ذَهَبَ بَصَرُهٗ فَكُنْتُ اِذَا خَرَجْتُ بِهٖ اِلَی الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْاَذَانَ اسْتَغْفَرَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ دَعَا لَهٗ فَمَكَثْتُ حِیْنًا اَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ وَاللّٰهِ اِنَّ ذَا لَعَجْزٌ اِنِّیْ اَسْمَعُهٗ كُلَّمَا سَمِعَ اَذَانَ الْجُمُعَةِ یَسْتَغْفِرُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ وَ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَ لَا اَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ لِمَ هُوَ فَخَرَجْتُ بِهٖ كَمَا كُنْتُ اَخْرُجُ بِهٖ اِلَی الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ اسْتَغْفَرَ كَمَا كَانَ یَفْعَلُ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَتَاهُ اَرَاَیْتَكَ صَلَاتَكَ عَلٰی اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كُلَّمَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ بِالْجُمُعَةِ لِمَ هُوَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ كَانَ اَوَّلَ مَنْ صَلّٰی بِنَا صَلَاةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فِیْ نَقِیْعِ الْخَضِمَاتِ فِیْ هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِیْ بَیَاضَةَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا.

۱۰۸۲: حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کہتے ہیں جب میرے والد کی بینائی ختم ہوگئی تو میں ان کو پکڑ کر چلا کرتا تھا تو جب میں ان کو جمعہ کیلئے لے کر نکلتا اور وہ اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زُرارہ کیلئے استغفار کرتے اور دعا کرتے میں ایک عرصہ تک یہ سنتا رہا پھر میں نے دِل میں سوچا کہ بخدا! یہ تو بیوقوفی ہے۔ جب بھی یہ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو میں ان کو ابوامامہ کیلئے استغفار اور دعا کرتے سنتا ہوں اور میں ان سے اس کے متعلق دریافت نہیں کرتا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ چنانچہ میں ان کو حسبِ معمول جمعہ کیلئے لے کر نکلا۔ جب انہوں نے اذان سنی تو حسبِ سابق استغفار کیا میں نے ان سے کہا: میرے ابا جان بتایئے آپ اسعد زرارہؓ کے لئے اذان جمعہ سن کر استغفار اور دعا کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اسعد بن زرارہ وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے آمد سے قبل نقیع الخضمات میں حرۃ بنی بیاضہ کے ہزم میں جمعہ کی نماز پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا: آپ اس وقت کتنے افراد ہوتے تھے؟ فرمایا: چالیس مرد۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ رِبْعِیِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ وَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا كَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَحَدُ لِلنَّصَارٰی

۱۰۸۳: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلوں کو جمعہ سے ہٹا دیا (اور وہ اپنی کجی کی وجہ سے اس کے بارے میں گمراہی میں رہے) یہود کیلئے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کیلئے اتوار کا دن مقرر ہوا۔ لہٰذا وہ قیامت تک ہمارے بعد ہیں اور ہم دنیا

فھُمْ لنا تبعٌ الی یوم القیامۃ نحنُ الاٰخرون من اَھلِ الدُّنیا والوں میں آخر میں ہیں اور (آخرت کے اعتبار سے)
والاوّلون المقضیُّ لھُمْ قبل الخلائق اوّل ہیں جس کا فیصلہ تمام خلائق سے پہلے ہوگا۔

خلاصۃ الباب: جمعہ[1] مشہور لغت میں میم کی پیش کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں میم کے سکون کے ساتھ بھی ہے۔ اس لفظ کو بعض حضرات نے میم کے فتحہ کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ زجاج کا کہنا یہ ہے کہ اس لفظ کو کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں اس دن کا نام ''یوم العروبہ'' تھا' بعد میں اس کا نام ''یوم الجمعہ'' پڑ گیا۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ یہ اسلامی نام ہے' اس کی وجہ تسمیہ اجتماع الناس للصلوۃ یعنی نماز کے لیے لوگوں کا جمع ہونا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ چونکہ کعب بن لوی اس دن لوگوں کو جمع کر کے وعظ کیا کرتے تھے اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ اس باب میں امام ابن ماجہؒ نے وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں جمعہ کی فرضیت اور اہتمام بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ مسئلہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نماز جمعہ صحیح ہونے کی چند شرائط ہیں۔ ۱) مصر یعنی شہر ہونا یا قریہ کبیرہ ہونا شرط ہے اور دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے پھر مصر کی تحدید میں مشائخ حنفیہ کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے اس طرح تعریف کی کہ جس میں بادشاہ یا اس کا نائب موجود ہے۔ بعض نے کہا وہ بستی جس کی سب سے بڑی مسجد اس کی آبادی کے لیے کافی نہ ہو۔ بعض نے کہا وہ بستی جس میں بازار ہوں۔ غرض اسی طرح مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ مصر کی کلی طور پر کوئی جامع تعریف نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کا مدار عرف پر ہے اگر عرف میں کسی بستی کو شہر یا قصبہ سمجھا جاتا ہے تو وہاں نماز جمعہ جائز ہے' ورنہ نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جمعہ کے لیے مصر (شہر) شرط نہیں بلکہ گاؤں[2] میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے دور کے غیر مقلدین نے انتہائی غلو سے کام لیا ہے۔ وہ نہ صرف گاؤں بلکہ جنگل میں بھی جمعہ کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ وغیرہ کی دلیل حدیث باب حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالکؒ کی روایت سے ہے کہ وہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ کعب بن مالک جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو اسعد بن زرارہؓ کے حق میں دعائے خیر کرتے۔ ایک دن عبدالرحمن نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ ابا جان! آپ اسعد بن زرارہؓ کے لیے خصوصی طور پر دعائے مغفرت کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت کعب بن مالکؓ نے فرمایا کہ بیٹا اسعد بن زرارہ ہی نے ہم کو جمعہ کی پہلی نماز پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے سے پہلے تو حضرت عبدالرحمن نے سوال کیا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ چالیس آدمی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چالیس آدمیوں کی بستی میں جمعہ پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا۔ اس کی تفصیل مصنف عبدالرزاق ج ۳' ص: ۱۵۹ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل مدینہ نے یوم العروبہ کا نام جمعہ رکھا وہ اس طرح کہ انصار مدینہ کہنے لگے کہ یہودی ہفتہ کے دن اجتماع کرتے ہیں اور نصاریٰ اتوار کے دن تو ہم بھی ایک دن ایک جگہ جمع ہوں' اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں' نماز پڑھیں اور اس کا شکر کریں تو جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسعد بن زرارہؓ نے انصار کے کہنے پر نماز جمعہ پڑھائی' خطبہ دیا اور ایک بکری ذبح کی اور دو وقت اس کا گوشت کھایا۔

---

[1] مزید تفصیل ملاحظہ کرنا ہو تو حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث و رئیس المفتی جامعہ اشرفیہ' لاہور کا مقالہ ''نماز جمعہ کے فضائل و مسائل'' ملاحظہ کیجئے۔ (ابو معاذ)

[2] تفصیل کیلئے ''الرسالۃ المسمّاۃ التبصر فی المتمصر'' (گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت) مرتب مولوی محمد عمر ملاحظہ کیجئے۔ (ابو معاذ)

یہ حدیث اس پر صریح ہے کہ جمعہ صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اور اس وقت تک جمعہ کے احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ لہٰذا اس واقع سے کوئی استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ قباء سے آتے ہوئے محلہ بنی سالم میں ادا کیا تھا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محلہ بنی سالم مدینہ منورہ کے مضافات میں داخل تھا' لہٰذا اس میں جمعہ پڑھنا مدینہ طیبہ میں پڑھنے کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں "اوّل جمعۃ صلاھا بالمدینۃ" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ باقی حضرات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرنا جو مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں ہے کہ لوگوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جمعہ پڑھنے کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جہاں تم ہو وہیں جمعہ بھی پڑھو' اس سے مراد مصر ہے۔ عندالاحناف اور امام شافعیؒ نے حدیث کے عموم کو "قری" کے ساتھ مخصوص کیا۔ اسی طرح حنفیہ نے اس کو "امصار" کے ساتھ مخصوص کیا۔ اگر گاؤں یا جنگل یا صحراء میں جمع جائز ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو علاء بن الحضرمی کی جگہ گورنر مقرر کیے گئے تھے کو وہاں سے سوال کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم یہاں جمع پڑھیں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں گورنر مقیم ہو وہاں جمع نہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ "جمعوا حیثما کنتم یعنی جمعوا حیثما کنتم من المدن" ۔

اور اس روایت سے غیر مقلدین جنگلوں میں جمع پڑھنے پر جو استدلال کرتے ہیں وہ تو بالکل لغو ہے۔ اس لیے کہ اگر اقامت جمعہ میں اتنا عموم ہوتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے کوئی معنی ہی نہ تھے۔ یہ سوال خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کو صحابہ کرامؓ ہر جگہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔ قائلین عدم جواز (احناف) کی دلیل حجۃ الوداع کے موقعہ پر وقوف عرفات جمعہ کے دن ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں جمعہ ادا نہیں فرمایا۔ صرف ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ جمعہ کے لیے مصر شرط ہے۔ (عوتی)

احناف کی تائید میں مناسب سمجھا کہ حضرت تھانویؒ کا ارشاد نقل کر کے مہر تصدیق ثبت کر دوں۔ فرمایا یہ مذہب حنفی میں مصرح و متفق علیہ ہے کہ مصر شرائط جمعہ سے ہے اور اہل فتاوی نے قصبات و قری کبیرہ کو حکم مصر میں فرمایا ہے: "کما فی رد المحتار عن القهستانی و تقع فرضا فی القصبات القری الکبیرة التی فیها اسواق الی قوله لا تجوز فی الصغیرة التی لیس فیها قاض و منبر و خطیب کما فی المضمرات " رہا یہ کہ مصر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ کی کیا حقیقت ہے سو مصر کے بارے میں خود صاحب مذہب کا جو قول ہے اس کو علامہ شامیؒ نے تحفہ سے اس طرح نقل کیا ہے 'عن ابی حنیفة انه بلدة کبیرة الی قوله و هذا هو الاصح" اور قری کبیرہ کی تعریف اوپر کی عبارت سے مفہوم ہوتی ہے' جس کا حاصل لفظ اسواق و قاضی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آبادی مصر کی سی ہو اور اس میں حاکم بھی ہو۔ (امداد الفتاوی ج ۱ ص ۴۱۲) . (لتصر فی المتصر ص : ۲۸)

۷۹: بَابُ فِیْ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

باب : جمعہ کی فضیلت

۱۰۸۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

۱۰۸۴ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

کے ہاں تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ کے ہاں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ سے بھی زیادہ معظم ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو زمین پر اتارا اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو دنیا سے اٹھا لیا (یعنی ان کی وفات ہوئی) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے عطا فرما دیتے ہیں بشرطیکہ حرام چیز کا سوال نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی تمام مقرب فرشتے' آسمان' زمین' ہوائیں' پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

۱۰۸۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ يَعْنِيْ بَلِيْتَ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ.

۱۰۸۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن بے ہوش کیا جائے گا اس دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہمارا درود آپؐ پر کیسے پیش کیا جائیگا حالانکہ آپ مٹی ہو کر ختم ہو چکے ہوں گے؟ آپؐ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاءؑ کے اجسام کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةُ مَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ.

۱۰۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ ساعت اجابت دعا کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور کے نزدیک قیامت تک یہ ساعت (گھڑی) باقی ہے۔ پھر خود جمہور میں اس کی تعیین و عدم تعیین میں اختلاف ہے۔ علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے معارف السنن میں فرمایا کہ

اس ساعت محمودہ کے بارہ میں پینتالیس اقوال ہیں۔ان میں سے گیارہ اقوال مشہور اور دو بہت ہی مشہور ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ وہ ساعت عصر کی نماز کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔اس قول کو امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیار کیا ہے۔دوسرا قول یہ ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم تک اس قول کو شافعیہ نے اختیار کیا ہے۔قولِ اوّل کی دلیل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور سنن نسائی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے جس میں عبداللہ بن سلام کا قول ہے اور قولِ ثانی کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری کی روایت ہے۔ نیز ترمذی میں حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی قولِ ثانی کی تائید ہوتی ہے۔ بہرحال جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک تو دعاء و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہیے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکانِ دعاء ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ نیز اس بات میں جمعہ کی فضیلت یہ بھی ہے کہ اگلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روز غسل

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ثَنَا حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنِيْ اَوْسُ بْنُ اَوْسٍ الثَّقَفِيُّ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ سَمِعْتُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اغْتَسَلَ وَ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَ مَشَى وَ لَمْ يَرْكَبْ وَ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَ قِيَامِهَا.

۱۰۸۷: حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جو جمعہ کے دن غسل کرائے (کہ بیوی سے صحبت کرے) اور خود بھی غسل کرے اور صبح جمعہ کیلئے جلدی نکلے اور خطبہ کے شروع کا حصہ بھی سن لے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے سنے اور فضول کام اور کلام نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۱۰۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو وہ غسل کر لیا کرے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

۱۰۸۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ (مسلمان) کے لئے لازم ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمد سمیت جمہور سلف و خلف رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ سنت ہے البتہ ظاہر یہ اسکے واجب ہونے کے قائل ہیں۔امام مالکؒ کی طرف بھی یہ قول منسوب ہے لیکن علامہ بنوریؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سنیت کے قائل ہیں۔قائلین وجوب کی دلیل حدیث باب میں لفظ فَلْيَغْتَسِلْ صیغہ

امر ہے۔ نیز استدلال بخاری اور مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم ''کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔''

جمہور کے دلائل یہ ہیں کہ ۱) ترمذی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا' یہ اچھی خصلت و عادت ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت فضیلت کی چیز ہے۔ ۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں بہت دیر سے آئے تو امیر المؤمنین نے فرمایا' لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اذان سننے کے بعد اتنی ہی دیر کی کہ وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہوں تو امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تاخیر سے بھی آئے اور صرف وضو کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے آئے' اُس کو چاہیے کہ غسل کرے۔ اس واقعہ سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر غسل واجب ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کو ہرگز نہ چھوڑتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اُن کو لوٹ کر غسل کر کے آنے کا حکم دیتے۔ جب امیر المؤمنین نے حکم نہیں دیا تو غسل واجب بھی نہیں۔ جہاں تک غسل واجب کے دلائل کا تعلق ہے تو وہ ایک عارض کی وجہ سے تھا کہ مسلمان فقیر اور مسکین تھے۔ ٹاٹ' بورے کے کپڑے پہنتے تھے اور خود سامان ڈھوتے تھے۔ پسینہ بہت آتا تھا اور مسجد نبوی کی چھت نیچی تھی تو پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو اذیت اور تکلیف ہوتی۔ اس عارض کی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب عارض ختم ہو گیا تو غسل میں نرمی ہو گئی کہ نہانا افضل ہے اگر غسل نہ بھی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ نیز امر کے صیغہ استحباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ ابن ماجہ کی احادیث ۱۰۹۰، ۱۰۹۱ صرف وضو سے متعلق ہیں۔

۸۱: بابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخصة في ذٰلکَ

باب: جمعہ کے دن غسل ترک کرنے کی رخصت

۱۰۹۰ حدّثنا ابو بكر بنُ ابي شيبة ثنا ابو مُعاوية عن الاعمش عن ابي صالحٍ عن ابي هُريرة رضي اللهُ تعالى عنه قال قال رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم من توضأ فاحسن الوُضُوء ثُمّ اتى الجُمُعَة فدنا و انصت واستمع غُفر له مابينهُ و بين الجُمُعة الأُخرى و زيادةُ ثلاثة ايّامٍ و من مسّ الحصى فقد لغا

۱۰۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خوب اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لئے آئے پھر امام کے قریب ہو کر خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین اور زیادہ کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو کنکریاں درست کرنے میں لگے تو اس نے لغو حرکت کی۔

۱۰۹۱ حدّثنا نصرُ بنُ عليّ الجهضميُّ ثنا يزيدُ بنُ هارون انبانا اسماعيلُ بنُ مُسلمٍ المكيُّ عن يزيد الرّقاشيّ عن انس بن مالكٍ عن النّبيّ ﷺ قال: من توضّأ يوم الجُمُعة فبها و نعمتْ يُجزئ عنهُ الفريضةُ و

۱۰۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز وضو کر لیا تو یہ بھی اچھا اور خوب ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی فضیلت

مَن اغتسل فالغُسلُ اَفضلُ۔

والا ہے۔

۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّهْجِيرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے لئے سویرے جانا

۱۰۹۲: حدّثنا هشامُ بْنُ عمَّارٍ و سهلُ بْنُ ابی سهلٍ قالا ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنةَ عن الزُّهرِيّ عَنْ سعِيد بن الْمُسَيَّب عنْ ابِيْ هُرَيْرة رَضِي اللهُ تعالى عَنْهُ انَّ رَسُوْل الله صَلَّى اللهُ عليْهِ وَسلَّم قال. اِذا كَان يوْم الْجُمُعَة كَان على كُلِّ بابٍ مِنْ ابْوَابِ الْمسْجِدِ ملائِكَةٌ يكْتُبُوْن النَّاسَ على قدرِ منا زِلِهِمْ الْاَوَّل فَالْاَوَّل فَاِذَا خرج الامامُ طوُوا الصُّحُف واسْتَمعُوْا الْخُطْبَة فالْمُهجّرُ اِلَى الصَّلاة كالْمُهْدِى بدنَةً ثُمّ الَّذِيْ يلِيْه كَمُهْدِى بَقرةٍ ثُمّ الَّذِيْ يليْه كمُهْدِى كَبْشٍ: حتّٰى ذكر الدَّجاجة والْبَيْضَةَ زادَ سهْلٌ فِي حَدِيْثِه) فَمَنْ جاءَ بَعْدَ ذلك فانَّما يجيءُ بحقّ اِلى الصَّلاةِ

۱۰۹۲ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام انکے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں جو کوئی پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے پھر جو کوئی بعد میں آتا ہے اس کا اس کے بعد اور جب امام (خطبہ کے لئے) آتا ہے تو وہ فہرستیں لپیٹ کر توجہ سے خطبہ سنتے ہیں پس سب سے پہلے جمعہ کے لئے آنے والا اونٹ قربانی کرنے والے کی مانند ہے پھر اس کے بعد والا گائے قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مینڈھا قربان کرنے والے کی مانند ہے حتیٰ کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔ سہل کی حدیث کا یہ اضافہ ہے کہ جو اسکے بعد آئے (یعنی امام خطبہ کیلئے نکل چکے اسکے بعد) تو وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آیا۔

۱۰۹۳: حدّثنَا ابُوْ كُرَيْبٍ ثنا وَكِيْعٌ عَنْ سعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِي اللهُ تعالى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله ﷺ ضربَ مثلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ التَّبْكِيْر كَنَاحرِ الْبَدَنَةِ كناحِرِ الْبَقرةِ كَناحِرِ الشَّاةِ حتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ.

۱۰۹۳: حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کی مثال بیان فرمائی پھر جمعہ کیلئے سویرے جانے کی مثال بیان فرمائی اونٹ ذبح کرنے والے کی مانند پھر گائے ذبح کرنے والے کی مانند پھر بکری ذبح کرنے والے کی مانند حتیٰ کہ مرغی کا ذکر فرمایا۔

۱۰۹۴: حدّثنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ثنا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعزِيْزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِي اللهُ تعالى عنه اِلَى الْجُمُعَةِ فوَجَد ثَلاثَةً و قَدْ سَبَقُوْهُ فقَالَ: رابِعُ اَرْبعةٍ و مَا رَابِعُ اَرْبَعةٍ بِبَعِيْدٍ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُوْنَ "مِن اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ اِلَى الْجُمُعَاتِ الْاَوَّلِ

۱۰۹۴: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا۔ انہوں نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں تو فرمایا: میں چوتھا ہوں اور چار آدمیوں میں چوتھا آنے والا بھی کچھ دور نہیں۔ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: بلاشبہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں بیٹھنے میں اس درجہ پر ہوں گے جو جمعہ کے لئے جانے میں ان کا درجہ ہو

والثانی والثالث " ثمّ قلا رابعٌ اربعة و ما رابعُ اربعة بعيد

گا پہلا دوسرا تیسرا اسی درجہ پر ہوگا پھر فرمایا چار میں چوتھا اور چار میں چوتھا بھی کوئی دور نہیں ۔

خلاصۃ الباب ☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ کی نماز کے لیے بہت جلدی آتے تھے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں جو پہلی بدعت رائج ہوئی وہ یہ ہے کہ لوگ جمعہ کے لیے جانے میں دیر کرنے لگے ہیں ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بدعات سے بچائے اور صحابہ کرامؓ کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے ۔

۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الزِّيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب : جمعہ کے دن زینت کرنا

۱۰۹۵ حدثنا حرملةُ بنُ يحيى ثنا عبدُ الله بنُ وهب اخبرني عمرُو بنُ الحرث عن يزيد بن ابي حبيب عن موسى بن سعيد عن محمد بن يحي ابن حبان عن عبد الله سلام انه سمع رسول الله ﷺ يقولُ على المنبرِ في يوم الجمعة(ما على احدكم لو اشترى ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوب مهنته.

۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز منبر پر یہ ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہو اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کیلئے خصوصی دو کپڑے خرید لے؟ (جیسے کوئی کسی بڑے کے دربار میں جائے تو خصوصی کپڑے پہنتا ہے)۔

حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا شيخ لنا عن عبد الحميد بن جعفر عن محمد بن يحي بن حبان عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن ابيه قال خطبنا النبي ﷺ فذكر ذلك.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۱۰۹۶ حدثنا محمد بن يحيى ثنا عمرُو و ابن ابي سلمة عن زهير عن هشام ابن عروة عن ابيه عن عائشة انّ النبيّ ﷺ خطب الناس يوم الجمعة فراى عليهم ثياب النمار فقال رسول الله ﷺ : ما على احدكم انّ وجد سعةً انْ يتّخذ ثوبين لجمعته سوى ثوبي مهنته

۱۰۹۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو پوستین پہنے دیکھا اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک پر کیا بوجھ ہو اگر وہ عام استعمال کے کپڑوں کے علاوہ بشرط وسعت جمعہ کے لئے دو خصوصی کپڑے تیار کروائے ۔

۱۰۹۷ حدثنا سهل بن ابي سهل ، و حوثرة بن محمد قالا ثنا يحي بن سعيد القطان عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن ابيه عن عبد الله بن وديعة عن ابي ذر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من اغتسل يوم الجمعة فاحسن غسله و تطهر فاحسن طهوره و لبس من احسن ثيابه و مسّ

۱۰۹۷: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو جمعہ کے روز خوب اچھی طرح غسل کرے اور اچھی طرح اپنا بدن پاک کرے اور اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھے کپڑے پہنے اور جو اللہ جل جلالہ نے اسکے گھر والوں کو خوشبو عطا فرمائی ہے وہ لگائے پھر جمعہ کے لئے اور فضول کام یا کلام نہ کرے اور دو آدمیوں کو

ما کتب اللہ لہ من طیب اہلہ ثم اتی الجمعۃ و لم یلغ و لم یفرق بین اثنین غفر لہ ما بینہ و بین الجمعۃ الاخری۔

جدا نہ کرے (یعنی دو آدمی مل کر بیٹھے ہوں ان کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے) اُس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۰۹۸: حدثنا عمار بن خالد الواسطی ثنا علیُّ بن غراب عن صالح بن ابی الاخضر عن الزھری عن عبید بن السّبّاق عن ابن عبّاس قال ' قال رسول اللہ ﷺ انّ ھذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین فمن جاء الی الجمعۃ فلیغتسل و ان کان طیب فلیمس منہ و علیکم بالسواک

۱۰۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عید کا دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا۔ سو! جو جمعہ کے لئے آنا چاہے تو غسل کر لے اور اگر خوشبو میسر ہو تو لگا لے اور تم پر مسواک (بھی) لازم ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن کا بہت اکرام کرنا چاہیے۔ احترام جمعہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ صاف ستھرے دھلے ہوئے کپڑے پہنے' خوشبو لگائے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ملائکہ جیسی نورانی مخلوق حاضر ہوتی ہے اور دربارِ الٰہی میں حاضری ہوتی ہے' اسی واسطے محسن انسانیت ﷺ نے یہ اعلیٰ وارفع تعلیم فرمائی ہے۔

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَقْتِ الْجُمُعَۃِ

باب: جمعہ کا وقت

۱۰۹۹: حدثنا محمد بن الصّبّاح ثنا عبد العزیز بن ابی حازم حدثنی ابی عن سھل بن سعد قال ما کنا نقیل و لا نتغدّی الا بعد الجمعۃ

۱۰۹۹: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارا دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

۱۱۰۰: حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا یعلی ابن الحارث قال سمعت ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال کنا نصلی مع النبی ﷺ الجمعۃ ثم نرجع فلا نری للحیطان فیأ نستظل بہ

۱۱۰۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر واپس آتے تو دیواروں کا سایہ اتنا بھی نہ ہوتا کہ ہم اس میں بیٹھ یا چل سکیں۔

۱۱۰۱: حدثنا ھشام ابن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن النبی ﷺ حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ انہ کان یؤذن یوم الجمعۃ علی عھد رسول اللہ ﷺ اذا کان الفیء مثل الشراک۔

۱۱۰۱: حضرت سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جمعہ کی اذان اس وقت دیتے جب سایہ تسمے کے برابر ہو جاتا۔

۱۱۰۲: حدثنا احمد بن عبدۃ ثنا المعتمر بن سلیمان ثنا حمید عن انس قال کنا نجمع ثم نرجع فنقیل۔

۱۱۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ پڑھ کر واپس آتے پھر قیلولہ کرتے۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زوال شمس کے متصل بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ چنانچہ جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ البتہ امام احمدؒ اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک جمعہ زوال شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے۔ ان کے استدلال میں حضرت سہل بن سعدیؓ کی مشہور روایت ہے اور عبداللہ بن سیدان سلمی کی روایت ہے۔ جمہور ان میں تاویل کرتے ہیں۔

٨٥: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خطبہ

١١٠٣ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ سَلَمَةَ ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً زَادَ بِشْرٌ وَ هُوَ قَائِمٌ.

۱۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان (چند ساعت کے لیے) بیٹھتے بھی تھے۔ بشر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

١١٠٤ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

۱۱۰۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھ کر منبر پر خطبہ دیتے دیکھا۔

١١٠٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُوْمُ.

۱۱۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے البتہ (دو خطبوں کے) درمیان میں ایک بار بیٹھتے۔

١١٠٦ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثنا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَاُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَ كَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَ صَلَاتُهُ قَصْدًا.

۱۱۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے کچھ آیات پڑھتے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں معتدل ہوتے تھے۔

١١٠٧ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا خَطَبَ فِي الْحَرْبِ خَطَبَ عَلٰى قَوْسٍ وَ اِذَا خَطَبَ فِي الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلٰى عَصًا.

۱۱۰۷: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر ٹیک لگاتے اور جب جمعہ میں خطبہ دیتے تو لاٹھی پر ٹیک لگاتے۔

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ غَنِیَّةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سُئِلَ اَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا قَالَ اَوْ مَا تَقْرَأُ وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ غَرِیْبٌ لَا یُحَدِّثُ بِهٖ اِلَّا ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَحْدَهٗ.

۱۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۂ جمعہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے یا بیٹھ کر؟ فرمایا: تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: ﴿وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾ ''اور وہ تجھے کھڑا چھوڑ گئے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے''۔

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَیْدِ ابْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ.

۱۱۰۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ وَالْاِنْصَاتِ لَهَا

باب: خطبہ توجہ سے سننا اور خطبہ کے وقت خاموش رہنا

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کے روز امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے کہو کہ ''خاموش ہو جاؤ'' تو تم نے لغو کلام کیا۔

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ تَبَارَكَ وَ هُوَ قَائِمٌ فَذَكَّرَنَا بِاَیَّامِ اللّٰهِ وَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَوْ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَغْمِزُ نِیْ فَقَالَ مَتٰی اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ اِنِّیْ لَمْ اَسْمَعْهَا اِلَّا الْاٰنَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ اَنِ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ سَاَلْتُكَ مَتٰی اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ فَلَمْ تُخْبِرْنِیْ فَقَالَ اُبَیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَیْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْیَوْمَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ فَذَهَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ

۱۱۱۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے جمعہ کے روز کھڑے ہو کر (خطبہ میں) سورہ ''تبارک'' پڑھی پھر ہمیں تذکیر بایام اللہ فرمائی (گزشتہ قوموں کی جزاو سزا کا ذکر کر کے عبرت دلائی) اس وقت ابوالدرداءؓ یا ابو ذرؓ میں سے کسی ایک نے مجھے ہاتھ لگا کر پوچھا۔ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ میں تو ابھی سن رہا ہوں۔ تو حضرت اُبیؓ نے اشارہ سے ان کو خاموش رہنے کو کہا جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابوالدرداء یا ابو ذر رضی اللہ عنہما (میں سے جس نے سوال کیا تھا) کہا: میں نے آپ سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو آپ نے مجھے بتایا نہیں۔ حضرت ابیؓ نے کہا تمہیں آج کی اس

لہ و اخبرہ بالذی قال ابیؓ رضی اللہ تعالی عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق ابیؓ رضی اللہ تعالی عنہ.

نماز میں سے یہی لغو بات حصہ میں آئی۔ تو وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوذرؓ کی بات آپؐ کے سامنے رکھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اُبیؓ نے سچ کہا۔

۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِیمَنْ دَخَلَ الْمَسجِدَ وَ لْاِمَامُ یَخْطُبُ

باب: جو مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو؟

۱۱۱۲ حدثنا ہشام بن عمار ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار سمع جابرا و ابو الزبیر سمع جابر بن عبد اللہ قال دخل سلیک الغطفانی المسجد والنبی ﷺ یخطب فقال اصلیت. قال لا قال: فصل رکعتین.

و اما عمرو فلم یذکر سلیکا

۱۱۱۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: تم نے نماز پڑھی؟ سلیکؓ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۳: حدثنا محمد بن الصباح انا سفیان بن عیینۃ عن ابن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید قال جاء رجل والنبی ﷺ یخطب فقال: اصلیت. قال لا قال فصل رکعتین.

۱۱۱۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھی۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

۱۱۱۴: حدثنا داود بن رشید ثنا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ و عن ابی سفیان عن جابر قال جاء سلیک الغطفانی و رسول اللہ ﷺ یخطب فقال لہ النبی ﷺ اصلیت رکعتین قبل ان تجیء قال لا قال: فصل رکعتین و تجوز فیہما

۱۱۱۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیک غطفانی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے آنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں؟ آپ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا مختصر سی دو رکعتیں پڑھ لو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاءِ کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں۔ جمہور صحابہؓ و تابعینؒ کا یہی مسلک ہے۔

حنفیہ کے دلائل ☆ آیت قرآنی ۱: ﴿واذا قری القرآن فاستمعو لہ وانصتوا﴾ اس کے بارے میں بحث پیچھے گزر چکی ہے کہ خطبہ جمعہ بھی اس حکم میں شامل ہے بلکہ شافعیہ تو اس آیت کو صرف خطبہ جمعہ ہی کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ البتہ ہم نے یہ بات ثابت کی تھی کہ یہ آیت صرف خطبہ جمعہ پر مستنبط کرنا درست نہیں۔

۲) حدیث باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ((أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قال یوم الجمعة والامام یخطب ارضیت فقلنا)) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران اَمر بالمعروف سے بھی منع فرمایا ہے حالانکہ اَمر بالمعروف فرض ہے اور تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ بہذا تحیۃ المسجد بطریق اولی ممنوع ہوگی۔

۳) مسند احمد میں حضرت نبیشہ ہذلیؓ کی روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں صراحتًا بتا دیا گیا ہے کہ نماز اُس وقت مشروع ہے جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلا ہو اور اگر امام نکل چکا ہو تو خاموش بیٹھنا چاہیے۔

۴) معجم طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا مروی ہے: قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل احدکم المسجد والامام علی المنبر فلا صلوة ولا کلام حتی یفرغ الامام۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن متصلاً قرائن اس کے مؤید ہیں۔ اوّل تو اس بناء پر کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا مسلک اسی کے مطابق مروی ہے۔ دوسرے اس لیے کہ علامہ نوویؒ کے اعتراف کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ امام کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور یہی مسلک بعض دوسرے صحابہؓ اور تابعینؒ سے بھی مروی ہے اور یہ اصول کئی مرتبہ گزر چکا ہے کہ حدیث ضعیف اگر مؤید بالتعامل ہو تو قابل استدلال ہوتی ہے۔

۵) حدیث باب کے واقعہ کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران آنے والے کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے کہا ہو۔ مثلاً استسقاء کی حدیث میں جو اعرابی قحط کی شکایت لے کر آئے تھے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ سیلاب کی شکایت لے کر آئے وہ دونوں واقعات میں خطبہ کے دوران پہنچے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز ایک شخص خطبہ کے دوران گردنیں پھلانگ کر چلا آرہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ((اجلس فقد اذیت)) نیز ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے۔ یہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو نماز کا حکم نہیں دیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو دیر سے آنے اور غسل نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی لیکن نماز کا حکم نہیں دیا۔ یہ تمام واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ کے دوران نماز کا حکم نہیں تھا۔

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روز لوگوں کو پھلانگنے کی ممانعت

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ فَقَالَ

۱۱۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور لوگوں کو پھلانگنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم اجْلِسْ فقد آذَیْتَ وَ آنَیْتَ

وہیں بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو ایذاء پہنچائی ہے اور آنے میں (بھی) تاخیر کی۔

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ ثنا رِشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ : مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ .

۱۱۱۶: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھاندیں اُس نے جہنم تک ایک پل بنالیا۔

خلاصۃ الباب ☆ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ- تخطی رقاب (یعنی گردنوں کو پھلانگ پھلانگ کر چلنا) کے مکروہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر بعض نے اس کو مکروہِ تحریمی قرار دیا ہے اور بعض نے تنزیہی۔ قولِ اوّل راجح ہے البتہ امام کے لیے تخطی کی گنجائش ہے۔ پھر تخطی رقاب سے متعلقہ حدیث باب اگرچہ ضعیف ہے لیکن چونکہ تخطی کی ترہیب میں اور اس سے احتراز کی ترغیب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں' اس لیے اس روایت کو بھی ایک درجہ میں قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْکَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: امام کے منبر سے اُترنے کے بعد کلام کرنا

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثنا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُکَلَّمُ فِی الْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۱۱۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر سے اتر کر ضرورت کی بات کر لیا کرتے تھے۔

۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلَاةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعۃ المبارک کی نماز میں قرأت

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْمَدَنِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَخَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ فَصَلّٰی بِنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِی السَّجْدَةِ الْاُوْلٰی وَ فِی الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ.

قَالَ عُبَیْدُ اللہِ فَاَدْرَکْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ حِیْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّکَ قَرَأْتَ بِسُوْرَتَیْنِ کَانَ عَلِیٌّ یَقْرَأُ بِهِمَا

۱۱۱۸: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور مکہ کی طرف چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون کی قرأت فرمائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہی سورتیں پڑھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے

بالکوفۃ فقال ابو ھریرۃ انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقرأ بھما.

تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

۱۱۱۹: حدثنا محمد بن الصباح انبانا سفیان انبانا ضمرۃ بن سعید عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال کتب الضحاک بن قیس الی النعمان بن بشیر اخبرنا بای شیء کان النبی ﷺ یقرأ یوم الجمعۃ مع سورۃ الجمعۃ قال کان یقرأ فیھا ﴿ھل اتاک حدیث الغاشیۃ﴾.

۱۱۱۹: حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز سورہ جمعہ کے ساتھ کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿ھل اتاک حدیث الغاشیۃ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۲۰: حدثنا ھشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم عن سعید بن سنان عن ابی الزاھریۃ عن ابی عنبۃ الخولانی ان النبی ﷺ کان یقرأ فی الجمعۃ ب ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ و ﴿ھل اتاک حدیث الغاشیۃ﴾

۱۱۲۰: حضرت ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ اور ﴿ھل اتاک حدیث الغاشیۃ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۹۱: باب ما جاء فیمن ادرک من الجمعۃ رکعۃ

باب: جس شخص کو (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت ہی ملے

۱۱۲۱: حدثنا محمد بن الصباح انبانا عمر بن حبیب عن ابن ابی ذئب عن الزھری عن ابی سلمۃ وسعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ قال: من ادرک من الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیھا اخری.

۱۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو جمعہ کی ایک رکعت ہی (امام کے ساتھ) ملے تو وہ دوسری (بعد میں) اس کے ساتھ ملا لے۔

۱۱۲۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و ھشام بن عمار قالا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: من ادرک من الصلاۃ رکعۃ فقد ادرک.

۱۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو نماز کی (صرف) ایک رکعت ملی تو اس کو بھی (گویا کہ) وہ نماز مل گئی۔

۱۱۲۳: حدثنا عمرو بن عثمان بن سعید ابن کثیر بن دینار الحمصی ثنا بقیۃ بن الولید ثنا یونس بن یزید الایلی عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ: من ادرک رکعۃ من صلاۃ الجمعۃ او غیرھا فقد ادرک الصلاۃ.

۱۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت بھی مل گئی تو وہ اس کو وہ نماز مل گئی۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد شریک ہو تو اس پر نماز ظہر واجب ہے۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر قعدۂ اخیرہ میں سلام سے پہلے پہلے

شریک ہوگیا تو وہ دوسری رکعات بطورِ جمعہ پڑھے گا۔ ائمہ ثلاثہؒ حدیث باب کے مفہوم مخالف سے استدلال کرتے ہیں (یعنی جس کو ایک رکعت بھی نہیں ملی اس کو گویا نماز ہی نہیں ملی) اور نسائی کی روایت میں یہاں جمعہ کی تصریح بھی موجود ہے۔ شیخین کا استدلال حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک دوسری حدیث مرفوع سے ہے' جس میں ارشاد ہے: اذا اتیتیم الصلوۃ فعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا مافاتکم فأتموا ۔اس میں جمعہ اور غیر جمعہ کی کوئی تفصیل نہیں ۔ پھر جہاں تک حدیث باب سے استدلال کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے اور مفہوم مخالف ہمارے نزدیک حجت نہیں ۔

۹۲ : بَابُ مَا جَاءَ مِنْ اَيْنَ تُؤتَى الْجُمُعَةُ

باب : جمعہ کے لئے کتنی دُور سے آنا چاہئے

۱۱۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يحي ثَنَا سعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عن ابْنِ عُمَر قَالَ اِنَّ اَهْلَ قُبَاءٍ كَانُوْا يُجَمِّعُوْنَ مع رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَة.

۱۱۲۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قباء کے لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے۔

__خلاصۃ الباب__ ☆ یہاں دو مسئلے بحث طلب ہیں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دُور رہتے ہوں ان کو کتنی دُور سے نمازِ جمعہ کی شرکت کے لیے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دور رہتا ہو کہ شہر میں نمازِ جمعہ کے لیے اگر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے' اُس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے اور جو اس سے زیادہ دُور رہتا ہو اس پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں ۔ بعض حضرات حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسفؒ کا ایک قول اسی کے مطابق ہے۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوعہ فی الباب سے ہے الجمعۃ علی من اراده الیل الی اهله لیکن امام احمدؒ وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو اذانِ جمعہ سنائی دیتی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دُور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں ۔ امام ترمذی' امام شافعی اور ابن العربی رحمہم اللہ نے امام مالکؒ کا مسلک بھی یہی نقل کیا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فِناء میں 'فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے۔ اس باب میں امام ترمذی کا مقصد اسی مسئلہ کو بیان کرنا تھا۔

۹۳ : بَابُ فِيْمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب : جو بلا عذر جمعہ چھوڑ دے

۱۱۲۵ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ عَبِيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَ كَانَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ

۱۱۲۵: حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین بار جمعہ کی نماز بلکا اور غیر اہم سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ اس کے دل پر مُہر لگا دی جاتی ہے۔ (یعنی محض لا پرواہی کا ثبوت دے کوئی شرعی

مرّات تهاونًا بها طُبع علی قلبه

قباحت نہ ہو)۔

۱۱۲۶ حدثنا محمّدُ بنُ المثنّی ثنا ابو عامر ثنا زهیرٌ عن أسید بن ابی أسید ح وحدثنا احمدُ بنُ عیسی المصریُّ ثنا عبدُ الله بنُ وهبٍ عن ابن ابی ذئب عن اسید عن عبد الله بن ابی قتادة عن جابر بن عبد الله قال قال رسولُ الله ﷺ: من ترک الجُمعة ثلاثًا من غیر ضرورٍ طبع اللهُ علی قلبه.

۱۱۲۶. حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو (کسی شرعی) مجبوری کے بغیر (لگاتار) تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر ثبت کر دیتے ہیں۔

۱۱۲۷. حدثنا محمّدُ بنُ بشار ثنا معدیُّ ابنُ سلیمان ثنا ابنُ عجلان عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسولُ الله ﷺ: الا هل عسی احدُکم ان یتّخذ الصُّبّة من الغنم علی رأس میلٍ او میلین فیتعذّر علیه الکلاءُ فیرتفع ثم تجیءُ الجُمعةُ فلا یجیءُ و لا یشهدُها و تجیءُ الجُمعةُ فلا یشهدُها و تجیءُ الجُمعةُ فلا یشهدُها و حتّی یُطبعَ علی قلبه.

۱۱۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا غور سے سنو ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک گلہ ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رکھے۔ اس کو وہاں گھاس مشکل سے ملے تو وہ دور چلا جائے پھر جمعہ آئے اور وہ شریک نہ ہو۔ پھر دوسرا جمعہ آئے وہ اس میں بھی شریک نہ ہو۔ پھر تیسرا جمعہ آئے اور وہ اس میں بھی شریک نہ ہو تو اسکے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔

۱۱۲۸ حدثنا نصرُ بنُ علیّ الجهضمیُّ ثنا نوحُ بنُ قیس عن اخیه عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبیّ ﷺ قال: من ترک الجُمعة متعمّدًا فلیتصدّق بدینارٍ فان لم یجد فبنصف دینارٍ

۱۱۲۸: حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قصداً جمعہ ترک کر دے تو ایک اشرفی صدقہ کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو آدھی اشرفی صدقہ کر دے (شاید اس سے گناہ میں کچھ تخفیف ہو جائے)

۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلاةِ قَبلَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ سے پہلے کی سنتیں

۱۱۲۹: حدثنا محمّدُ بنُ یحیی ثنا یزیدُ بنُ عبد ربّه ثنا بقیّةُ عن مبشّر ابن عُبید عن حجّاج بن ارطاة عن عطیّة العوفیّ عن ابن عبّاس قال کان النبیُّ ﷺ یرکعُ قبل الجُمعة اربعًا لا یفصلُ فی شیءٍ منهنّ

۱۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سے قبل چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ جمعہ کی پہلی سنتوں اور بعد کی سنتوں کے بارے میں کلام ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی پہلی سنتیں چار ہیں اور اکثر ائمہؒ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ شافعیہ کے نزدیک جمعہ سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں جس طرح ظہر سے پہلے دو سنتوں کے قائل ہیں۔ حنفیہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ یہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن آثار صحابہؓ اس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جمعہ سے قبل چار رکعت اور بعد میں چار رکعت پڑھتے تھے۔ نیز امام طحاویؒ نے باب التطوع باللیل والنہار کیف ھو میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ

کے بارے میں فرمایا ہے: انه كان يصلي قبل الجمعة اربعًا و يفصل بينهن بسلام کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل چار رکعت ادا کرتے تھے ایک سلام سے۔ اس روایت کے بارے میں علامہ نیموی فرماتے ہیں: رواه الطحاوی و اسناده صحيح۔ اس کے علاوہ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی سنن قبلیہ کا ثبوت ملتا ہے۔ بہرحال ان روایات و آثار کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بے اصل نہیں بلکہ ان کے دلائل موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ظہر پر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں مسنون ہیں۔

۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے بعد کی سنتیں

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

۱۱۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ. قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا.

۱۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ جمعہ کے بعد کی سنتوں کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں۔ ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث باب ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار رکعتیں مسنون ہیں' ان کی دلیل اسی باب ۹۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحیح ہے۔ نیز ان کا استدلال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں مسنون ہیں۔ ان کا استدلال حضرت عطاء کی روایت ہے جو ترمذی میں ہے کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ نیز امام ترمذیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انه امر ان يصلي بعد الجمعة ركعتين ثم اربعًا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے چھ رکعتیں پڑھنے کا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ قول جامع ہے' اس کو اختیار کرنے سے جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعت والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ پھر ان چھ رکعت کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعت پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے

ہیں۔ یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے آخری قول کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے آثار سے مؤید ہیں۔

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَالِاحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنا اور جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے

۱۱۳۳. حدثنا ابو كريب ثنا حاتم بن اسماعيل ح و حدثنا محمد بن رمح انبأنا ابن لهيعة جميعا عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله ﷺ نهى ان يحلق في المسجد يوم الجمعة قبل الصلاة.

۱۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز نماز سے قبل مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۴. حدثنا محمد بن المصفى الحمصي ثنا بقية عن عبد الله بن واقد عن محمد ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله ﷺ عن الحتباء يوم الجمعة يعني والامام يخطب.

۱۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے (یعنی سرین پر دونوں پاؤں کھڑے کر کے) جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی حلقہ باندھنے سے شاید اس لیے منع کیا ہے کہ لوگ مسجد میں دنیاوی باتیں کریں گے جو اعمال صالحہ کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور گوٹھ مار کر بیٹھنے سے نیند کا خطرہ ہے شاید اسی لیے منع فرمایا تا کہ خطبہ بہت توجہ سے سنا جا سکے۔

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روز اذان

۱۱۳۵: حدثنا يوسف بن موسى القطان ثنا جرير ح و حدثنا عبد الله بن سعيد ثنا ابو خالد الاحمر جميعا عن محمد بن اسحق عن الزهري عن السائب بن يزيد رضي الله تعالى عنه قال ما كان لرسول الله ﷺ الا مؤذن واحد اذا خرج اذن و اذا نزل اقام و ابو بكر رضي الله تعالى عنه و عمر رضي الله تعالى عنه كذلك فلما كان عثمان رضي الله تعالى عنه و كثر الناس زاد النداء الثالث على دار في السوق يقال لها الزوراء فاذا خرج اذن و اذا نزل اقام.

۱۱۳۵: حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا ایک ہی مؤذن تھا۔ جب آپؐ باہر آتے (خطبہ کے لئے) تو اذان دے دیتا اور جب منبر سے اترتے تو اقامت کہہ دیتا اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے دور میں بھی ایسا ہی رہا پھر جب عثمانؓ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو آپؓ نے بازار میں ایک گھر پر جس کو زوراء کہا جاتا ہے ایک اور اذان کا اضافہ فرمایا۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ کے لئے آتے تو (دوسری) اذان دی جاتی اور جب منبر سے اترتے تو اقامت ہوتی۔

خلاصۃ الباب ☆ نداء ثالث سے مراد اذان خطبہ سے پہلے والی اذان مراد ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی۔ پھر اس کی ابتداء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی تھی لیکن حافظؒ نے اس روایت کو منقطع قرار دیا ہے لیکن بیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو بدعت نہیں کہا جا سکتا' اس لیے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہؓ سے تقویت حاصل ہوئی۔ علامہ شاطبی نے فرمایا کہ خلفاء راشدینؓ کا کوئی عمل بدعت نہیں ہو سکتا خواہ کتاب وسنت میں اس عمل کے بارے میں کوئی نقص موجود نہ ہو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدینؓ کی سنت کو بھی واجب الاتباع قرار دیا ہے۔

٩٨ : بابُ ما جاءَ فِي اسْتِقْبالِ الْامامِ وَهُوَ يَخْطُبُ

باب : جب امام خطبہ دے تو اس کی طرف منہ کرنا

١١٣٦ : حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ يحيى ثنا الْهيثم بن حميلٍ ثنا ابْنُ الْمُبارك عنْ ابان بن تغلب عنْ عدي بن ثابت عنْ ابيه قال كان النبيُّ ﷺ اذا قام على المنبر استقبله اصحابهُ بوجوههم

١١٣٦ : حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہوتے تو تمام صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر لیتے۔ (یعنی متوجہ ہو جاتے)۔

٩٩ : بابُ ما جاءَ فِي السَّاعة الّتي تُرْجى في الْجُمُعة

باب : جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی (ساعت)

١١٣٧ : حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصباح انبانا سُفيانُ بْنُ عيينة عنْ ايُّوب عنْ مُحمد بن سيرين عنْ ابي هريرة قال قال رسُولُ الله ﷺ ان في الجمعة ساعة لا يوافقها رجلٌ مسلمٌ قائم يصلي يسال الله فيها خيرا الا اعطاه وقللها بيده

١١٣٧ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ سے خیر مانگے تو اللہ اس کو ضرور عطا فرما دیتے ہیں اور ہاتھ سے اس گھڑی کے تھوڑا ہونے کا اشارہ فرمایا۔

١١٣٨ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة حدثنا خالد بن مخلد ثنا كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله ﷺ يقول في يوم الجمعة ساعة من النهار لا يسأل الله فيها العبد شيئا الا اعطي سؤله قيل اي ساعة قال حين تقام الصلاة الى الانصراف منها

١١٣٨ : حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے اسے وہ چیز دے دی جاتی ہے۔ پوچھا گیا وہ کون سی گھڑی ہے؟ فرمایا نماز کے لئے اقامت سے نماز سے فراغت تک۔

۱۱۳۹: حدثنا عبدُ الرّحمٰنِ بْنُ اِبْراهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثنا بْنُ ابیْ فُدَیْکٍ عن الضَّحّاکِ ابْنِ عُثْمانَ ابی النَّضْرِ عَنْ ابیْ سلمة عنْ عبْد الله بْنِ سلامٍ قال قُلْتُ وَ رَسُوْلُ الله ﷺ جالسٌ انّا لنجدُ فی کتابِ الله فیْ یوْمِ الْجُمُعةِ ساعةً لا یُوافقُها عبْدٌ مُؤْمنٌ یُصلّیْ یسْأَلُ الله فیْها شیْئًا الّا قضی لهٗ حاجتهٗ

قال عبْدُ الله فاشار الیّ رسُوْلُ الله صلّی اللهُ علیه وسلّم اوْ بعْضُ ساعةٍ فقُلْتُ صدقْتَ اوْ بعْضُ ساعةٍ فقُلْتُ ایُّ ساعةٍ هی قال هی اخرُ ساعاتِ النّهار فقُلْتُ انّها لیْسَتْ ساعة صلاةٍ قال بلی انّ الْعبْد الْمُؤمن اذا صلّی ثمّ جلس لا یحْبسُهُ الّا الصّلٰوةُ فهُو فی الصّلاة

۱۱۳۹: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ میں نے عرض کیا ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ ملا کہ جمعہ کے روز ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو بھی ایمان والا بندہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کو مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما دیتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اشارہ سے کہا یا ساعت سے کم۔ میں نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا کہ یا ساعت سے کم پھر میں نے کہا وہ کون سی ساعت ہے؟ فرمایا دن کی آخری ساعت۔ میں نے کہا وہ نماز کا وقت تو نہیں۔ فرمایا۔ ایمان والا بندہ جب نماز پڑھ کر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو وہ نماز ہی میں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے وقت تمام قوم کو امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے۔ حضرت گنگوہی فرماتے ہیں کہ استقبال سے مراد عین امام کی طرف منہ کرنا مراد نہیں بلکہ جس جہت کی طرف امام ہے ادھر منہ کرے۔

۱۰۰ . باب ما جاء فی ثنتیْ عشْرة رکْعةً من السُّنّة

باب: سنتوں کی بارہ رکعت

۱۱۴۰: حدثنا ابو بکر بنُ ابیْ شیْبة ثنا اسحٰقُ بْنُ سُلیْمان الرّازیُّ عنْ مُغیْرة ابْنِ زیادٍ عنْ عطاءٍ عنْ عائشة قالتْ قال رسُوْلُ الله ﷺ منْ ثابر علی ثنْتیْ عشْرة رکْعةً من السُّنّة بُنی له بیْتٌ فی الْجنّة اربعٍ قبْل الظُّهْر ورکْعتیْن بعْد الظُّهْرِ و رکْعتیْن بعْد الْمغْرب ورکْعتیْن بعْد الْعشاء و رکْعتیْن قبْل الْفجْر.

۱۱۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنت کی بارہ رکعت پر مداومت اختیار کرے گا اس کے لئے جنت میں ایک خصوصی گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعت ظہر سے قبل، دو رکعت بعد الظہر، دو رکعت بعد المغرب، دو رکعت بعد العشاء اور دو رکعت قبل از فجر۔

۱۱۴۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیْبة ثنا یزیدُ بْنُ هارُوْن انْبانا اسْماعیْلُ بْنُ ابی خالدٍ عن الْمُسیّب بْنِ رافعٍ عنْ عنْبسة بْنِ ابیْ سُفیان عنْ اُمّ حبیْبة بنْت ابیْ سُفْیان عن

۱۱۴۱: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جس نے دن رات میں بارہ رکعت

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ثِنْتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

(سنت) ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ (اَظُنُّهُ قَالَ) قَبْلَ الْعَصْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ (اَظُنُّهُ قَالَ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ.

۱۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر تیار کیا جائے گا دو رکعت قبل از فجر اور دو رکعت قبل از ظہر اور دو رکعت بعد از ظہر اور مجھے گمان ہے کہ دو رکعت قبل از عصر بھی فرمائیں اور دو رکعت بعد از مغرب اور میرا گمان ہے کہ فرمایا اور دو رکعت بعد از عشاء۔

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: فجر سے پہلے دو رکعت

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی دکھائی دیتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ فَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ.

۱۱۴۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فجر سے قبل دو رکعت ایسے ادا فرماتے کہ گویا تکبیر آپؐ کے کانوں میں ہے۔ (یعنی جیسے تکبیر ہو رہی ہو تو آدمی سنت مختصر سی ادا کرتا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں مختصر ادا فرماتے)۔

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ اِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۴۵: ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جب نماز فجر کے لئے اذان دی جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر سی دو رکعتیں نماز سے قبل پڑھتے۔

۱۱۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۴۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو دو رکعتیں پڑھ کر نماز کے لئے نکلتے۔

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ ابْنُ عَمْرٍو اَبُوْ عَمْرٍو ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۱۱۴۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے قریب دو رکعتیں

ﷺ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

پڑھتے تھے۔

۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: فجر کی سنتوں میں کونسی سورتیں پڑھے؟

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرٰهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.﴾

۱۱۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی۔

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيَّانِ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۴۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ماہ تک دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے رہے۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ كَانَ يَقُولُ: نِعْمَ السُّورَتَانِ هُمَا يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ.﴾

۱۱۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے اور فرماتے کیا خوب ہیں یہ دو سورتیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جائیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾۔

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

باب: جب تکبیر ہو تو اس وقت اور کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بِشْرٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَا ثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ أَسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تکبیر ہو جائے تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے۔ دوسری سند میں یہی مضمون مروی ہے۔

۱۱۵۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو معاویۃ عن عاصم عن عبد اللہ بن سرجس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی الرکعتین قبل صلاۃ الغداۃ و ھو فی الصلاۃ فلما صلی قال لہ بای صلاتیک اعتددت؟

۱۱۵۲ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو نمازِ فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اور آپ نماز میں تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ان دو میں سے کون سی نماز کو شمار کرو گے۔

۱۱۵۳: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن حفص بن عاصم عن عبد اللہ بن مالک بن بحینۃ قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل وقد اقیمت صلاۃ الصبح و ھو یصلی فکلمہ بشیء لا ادری ما ھو فلما انصرف احطنا بہ نقول لہ ما ذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی : یوشک احدکم ان یصلی الفجر اربعا

۱۱۵۳: حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے۔ نمازِ صبح کے لئے اقامت ہو چکی تھی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو کچھ فرمایا ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ کیا فرمایا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو ہم نے اس کو گھیر لیا اور اس سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا فرمایا؟ کہنے لگا یہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں کوئی فجر کی چار رکعت پڑھنے لگے۔

خلاصۃ الباب ☆ ظہر' عصر' مغرب' عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے۔ بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے وہ احادیث اور آثارِ صحابہ کی اسانید صحیح ہیں۔ جہاں تک حدیث باب کے عموم کا تعلق ہے اس پر خود شافعیہ بھی پوری طرح عمل پیرا نہیں ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو یہ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم میں یہ بھی داخل ہے اور اس میں گھر اور مسجد میں کوئی تفریق نہیں۔ دوسری بات یہ بھی کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ نمازوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے۔

۱۰۴ : بَابُ ما جَاءَ فِیمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَتٰى يَقْضِيهِمَا

باب: جس کی فجر کی سنتیں فوت ہو جائیں تو وہ کب ان کی قضاء کرے

۱۱۵۴ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا عبد الله بن نمير ثنا سعد بن سعيد حدثني محمد بن ابرهيم عن قيس بن عمرو قال رأى النبي ﷺ رجلا يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين فقال النبي ﷺ اصلاة الصبح مرتين فقال له الرجل اني لم اكن صليت الركعتين اللتين قبلها فصليتهما قال فسكت النبي ﷺ

۱۱۵۴: حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ تو نبیؐ نے دریافت فرمایا: کیا صبح کی نماز دو بار پڑھی جا رہی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس لئے اب وہ پڑھ لیں۔ راوی کہتے ہیں آپؐ اس پر خاموش ہو رہے۔

۱۱۵۵ : حدثنا عبد الرحمن بن ابرهيم و يعقوب بن حميد بن كاسب قالا ثنا مروان بن معاوية عن يزيد بن كيسان عن ابی حازم عن ابی هريرة ان النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فقضاهما بعدما طلعت الشمس.

۱۱۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار نیند کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی سنتیں رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج چڑھنے کے بعد قضاء فرمائیں۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھی ہوں تو فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں اُسے چاہیے سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔ یہ حدیث حسن سے کم نہیں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے تو امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے۔

۱۰۵ : بَابُ فِي الْاَرْبَعِ الرَّكْعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب: ظہر سے قبل چار سنتیں

۱۱۵۶ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا جرير عن قابوس عن ابيه قال ارسل ابی الی عائشة ای صلاة رسول الله ﷺ كان احب اليه ان يواظب عليها قالت كان يصلي اربعا قبل الظهر يطيل فيهن القيام ويحسن فيهن الركوع والسجود

۱۱۵۶: حضرت قابوس کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت عائشہؓ سے کہلا بھیجا کہ کون سی (سنت) نماز پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشگی اور مواظبت پسند تھی۔ فرمایا آپؐ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے ان میں طویل قیام کرتے اور خوب اچھی طرح رکوع سجود کرتے۔

۱۱۵۷ : حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن عبيدة بن معتب الضبي عن ابراهيم عن سهم بن منجاب عن قرعه

۱۱۵۷: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ قَرثعٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوب اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لَا یَفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِتَسْلِیْمٍ وَ قَالَ. اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

ظہر سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر سے پہلے چار رکعات سنت ہیں اور ایک ہی سلام سے ہیں یہی مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ دوسری احادیث اور آثار سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۰۶ : بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْاَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب: جس کی ظہر سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَ زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالُوْا ثَنَا مُوْسَی ابْنُ دَاوٗدَ الْکُوْفِیُّ ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَاتَتْهُ الْاَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا قَیْسٌ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۱۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو فرض کے بعد دو سنتیں پڑھ کر ان چار رکعتوں کو پڑھ لیتے۔

۱۰۷ : بَابُ فِیْمَنْ فَاتَتْهُ الرَّکْعَتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: جس کی ظہر کے بعد دو رکعتیں فوت ہو جائیں

۱۱۵۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَرْسَلَ مُعَاوِیَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَانْطَلَقْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ فَسَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ یَتَوَضَّاُ فِیْ بَیْتِیْ لِلظُّهْرِ وَ کَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِیًا وَ کَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَ قَدْ اَهَمَّهُ شَاْنُهُمْ اِذْ ضُرِبَ الْبَابُ فَخَرَجَ اِلَیْهِ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ یَقْسِمُ مَا جَاءَ بِهٖ قَالَتْ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلِیْ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ شَغَلَنِیْ اَمْرُ السَّاعِیْ اَنْ اُصَلِّیَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّیْتُهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۱۵۹: حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہؓ نے کسی کو حضرت ام سلمہؓ کے پاس بھیجا میں بھی اس کے ساتھ چل دیا۔ اس نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک بار رسول اللہ میرے گھر میں ظہر کیلئے وضو کر رہے تھے اور آپ نے صدقات (زکوۃ وعشر) وصول کرنے کیلئے عامل کو بھیجا تھا اور آپ کے پاس مہاجرین بہت ہو گئے (جو بالکل محتاج تھے) اور انکی حالت سے آپ کو فکر ہو رہی تھی کہ دروازہ پر دستک ہوئی نبیؐ باہر نکلے۔ نماز ظہر پڑھائی پھر جو مال وہ صدقہ وصول کرنے والا لایا تھا مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں عصر تک اسی میں مشغول رہے پھر میرے گھر تشریف لائے

اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا۔ صدقات لانے والے کے کام نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے روکے رکھا (یعنی ذھول ہو گیا) اس لئے میں نے عصر کے بعد وہ پڑھ لیں۔

خلاصۃ الباب ☆ عصر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں صرف ایک بار پڑھیں۔ معجم طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور مسند احمد میں حضرت امّ سلمہ ہی کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز صرف ایک بار پڑھی۔ طحاوی میں بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی البتہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے جس سے مداومت ثابت ہوتی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے پہ تطبیق دی گئی ہیں کہ عصر کے بعد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ امت کے حق میں یہ جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد رکعتیں ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ طحاوی' مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہماری جب دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو ہم بھی عصر کے بعد قضاء کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! تم لوگ قضاء نہ کرو۔ اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے تھے اور لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ یہ روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اور اُمت کے حق میں بعد عصر کی رکعتوں کے جائز نہ ہونے پر صریح ہے' واللہ اعلم۔

١٠٨ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا

باب : ظہر سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھنا

١١٦٠ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ. مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ.

١١٦٠ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعات پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرما دیں گے۔

١٠٩ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ

باب : دن میں جو نوافل مستحب ہیں

١١٦١ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ وَ اَبِيْ وَاِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَهُ فَقُلْتُ اَخْبِرْنَا

١١٦١ حضرت عاصم بن حمزہ سلولی فرماتے ہیں کہ ہم نے علیؓ سے نبیؐ کے دن کے نوافل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: تم میں اتنی طاقت و ہمت نہیں (کہ رسول اللہؐ کے برابر نوافل پڑھو اس لئے سوال کرنا بھی زیادہ مفید نہیں) ہم نے عرض

به نأخذ منه ما استطعنا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر يمهل حتى اذا كانت الشمس من هاهنا يعني من قبل المشرق بمقدارها من صلاة العصر من هاهنا يعني من قبل المغرب قام فصلى ركعتين ثم يمهل حتى اذا كانت الشمس من هاهنا يعني من قبل المشرق مقدارها من صلاة الظهر من هاهنا قام فصلى اربعا و اربعا قبل الظهر اذا زالت الشمس و ركعتين بعدها و اربعا قبل العصر يفصل بين كل ركعتين بالتسليم على الملائكة المقربين والنبيين و من تبعهم من المسلمين والمؤمنين

کیا آپ ہمیں بتا دیں ہم بقدر استطاعت اختیار کر لیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ جب فجر پڑھتے تو ٹھہر جاتے حتی کہ جب سورج مشرق میں اتنا اوپر آ جاتا جتنا عصر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھتے (یہ اشراق کی نماز ہے) پھر ٹھہر جاتے۔ یہاں تک کہ جب سورج یہاں تک آ جاتا جتنا ظہر کے وقت وہاں ہوتا ہے تو آپ کھڑے ہو کر چار رکعت (چاشت) پڑھتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر سے پہلے کی چار سنتیں پڑھتے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھتے اور عصر سے قبل چار رکعتیں دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور سلام پھیرنے میں ملائکہ مقربین انبیاء کرام اور انکے متبعین مسلمان و مومنین کی نیت کرتے۔

قال علي رضي الله تعالى عنه فتلك ست عشرة ركعة تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنهار و قل من يداوم عليها قال وكيع زاد فيه ابي فقال حبيب بن ابي ثابت يا ابا اسحق ما احب ان لي بحديثك هذا ملء مسجدك هذا ذهبا

حضرت علیؓ نے فرمایا یہ سولہ رکعت وہ نوافل ہیں جو رسول اللہ دن میں پڑھا کرتے تھے اور ان پر مداومت کرنے والے کم ہی لوگ ہیں۔ وکیع جو راوی ہیں کہتے ہیں اس میں میرے والد نے یہ اضافہ کیا کہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا اے ابو اسحٰق مجھے یہ پسند نہیں کہ اس حدیث کے بدلے مجھے تمہاری اس مسجد کے برابر بھر کر سونا ملے۔

۱۱۰ : باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب

باب: مغرب سے قبل دو رکعت

۱۱۶۲ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو اسامة و وكيع عن كهمس ثنا عبد الله بن بريدة عن عبد الله بن مغفل قال قال النبي ﷺ بين كل اذانين صلاة قالها ثلاثا قال في الثالثة لمن شاء

۱۱۶۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان واقامت کے درمیان نماز ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ تیسری بار یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے (پڑھ لے اور جو چاہے نہ پڑھے)۔

۱۱۶۳ حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة قال سمعت علي بن زيد بن جدعان قال سمعت انس بن مالك يقول ان كان المؤذن ليؤذن على عهد

۱۱۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موذن اذان دیتا تو یوں لگتا کہ اس نے اقامت کہی کیونکہ

رسُوْلَ اللہ ﷺ فیُری انّھا الْاِقامۃُ من کثرۃ من یقُوْمُ فیُصلّیْ الرَّکْعتیْنِ قبْلَ الْمغْرِب

کھڑے ہو کر مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنے والے بہت سے ہوتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں اذان واقامت کے درمیان بھی کوئی نماز مشروع ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمد رحمہم اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دو رکعتیں مغرب کے فرض سے پہلے مکروہ ہیں۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل حدیث باب ہے۔ احناف اور مالکیہ اس کے جواب میں دلیل کے طور پر دارقطنی' بیہقی اور مسند بزار کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں مغرب کا استثناء موجود ہے۔ چنانچہ دارقطنی اور بیہقی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں' ماسوا مغرب کے یعنی مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان کوئی نماز نہیں۔ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل بھی ہے اور مخالفین کو جواب بھی۔ دوسرے صحابہ کرامؓ کی اکثریت یہ رکعتیں نہیں پڑھتی تھی اور احادیث کا صحیح مفہوم تعاملِ صحابہ ہی سے ثابت ہوتا ہے چونکہ صحابہ کرامؓ نے عام طور سے ان کو ترک کیا ہے' اس لیے ان کا ترک ہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ البتہ دوسری روایات پر عمل کرنے کی بناء پر عمل کرتے ہوئے کوئی پڑھے تو جائز ہے۔ یہی متاخرین حنفیہ میں سے بعض حضرات کا مسلک ہے۔

۱۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الرَّكْعَتيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے بعد کی دو سنتیں

۱۱۶۴: حدّثنا یعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِیْم الدّوْرقِیُّ ثنا هُشیْمٌ عنْ خالِدِ الْحذّاءِ عنْ عبْد اللہ ابْن شقیْقٍ عنْ عائشۃ قالتْ کان النّبِیُّ ﷺ یُصلّی الْمغْرب ثُمّ یرْجِعُ الی بیْتِیْ فیُصلّیْ رکْعتیْن.

۱۱۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (مسجد میں) پڑھ کر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۶۵: حدّثنا عبْدُ الْوهّاب بْنُ الضّحّاک ثنا اسْماعیْلُ بْنُ عیّاشٍ عنْ مُحمّد بْن اسْحق عنْ عاصم بْن عُمر بْن قتادۃ عنْ محْمُوْد بْن لبیْدٍ عنْ رافِعِ بْن خدیْجٍ قال اتانا رسُوْلُ اللہ ﷺ فِیْ بنِیْ عبْد الْاشْهل فصلّی بنا الْمغْرب فِیْ مسْجدنا ثُمّ قال ارْکعُوْا هاتیْن الرّکْعتیْن فِیْ بُیُوْتکُمْ.

۱۱۶۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس بنو عبدالاشہل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمیں ہماری مسجد میں نماز مغرب پڑھا کر فرمایا وہ دو رکعتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھو۔

۱۱۲ : بابُ ما یقْرأُ فی الرّکْعتیْن بعْد الْمغْرِب

باب: مغرب کے بعد کی سنتوں میں کیا پڑھے؟

۱۱۶۶: حدّثنا احْمدُ بْنُ الْازْهر ثنا عبْدُ الرّحْمن بْنُ

۱۱۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی

وَالفِدِح و حدَّثنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بنِ الصَّبَّاحِ ثنا بدَلُ بْنُ الْمُحبَّرِ قالا ثنا عبْدُ الْمَلِک بْنُ الْوَلِیْدِ ثنا عاصِمُ ابْنُ بهْدلة عنْ ذرِّ وَ ابِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ بنِ مَسعُوْدٍ انّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یقرأُ فِی الرَّکْعَتیْنِ بعْد صلاۃِ الْمَغرب ﴿قُلْ یَاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾

ﷺ مغرب کے بعد کی سنتوں میں ﴿قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ احدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغرِبِ

باب: مغرب کے بعد چھ رکعات

۱۱۶۷۔ حدَّثنا علِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا ابو الْحُسیْن الْعُکْلِیُّ اخْبَرنِیْ عُمَرُ بْنُ ابِیْ خَثْعَمِ الْیَمامِیُّ انْبَانا یحی بنُ ابی کثیرٍ عنْ ابِیْ سلمۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بنِ عوْفٍ عن ابی هُریْرَۃَ انَّ النَّبِیَّ ﷺ قالَ: منْ صلّٰی بَعْد الْمغرب ستَّ رکعاتٍ لَمْ یَتکلَّمْ بینَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْن لَهٗ بعبادۃِ ثنتی عشرۃ سنۃً.

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھیں ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہی تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

۱۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر کا بیان

۱۱۶۸ حدَّثنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِیُّ انْبانا اللَّیْثُ بْنُ سعْدٍ عنْ یزِیْدَ بْنِ ابِیْ حَبِیْبٍ عنْ عبْدِ اللہ بْن رَاشِدٍ الزَّوْفِیِّ عَنْ عبدِ اللہِ بنِ ابیْ مُرَّۃَ الزَّوْفِیِّ عن خارجۃ ابْن حُذافۃ الْعدوِیِّ قال خرج علَیْنا النَّبیُّ ﷺ فقال انَّ اللہ قدْ امدَّکُمْ بِصلاۃٍ لهِیَ خیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعمِ الْوِتْرُ جعلهُ اللہُ لکُمْ فِیْما بیْنَ صَلاۃِ الْعشاءِ الی انْ یطْلُعَ الْفجْرُ

۱۱۶۸: حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز بڑھا دی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی افضل ہے اور وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے مقرر فرمایا ہے نماز عشاء سے طلوع فجر تک۔

۱۱۶۹ : حَدَّثنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ و مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالا ثنا ابُوْ بَکْرِ بْنُ عیَّاشٍ عَنْ ابی اسْحٰق عنْ عاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ السَّلُوْلِیِّ قال قَالَ عَلِیُّ بْنُ ابی طالِبٍ انَّ الْوِتْرَ لَیْسَ بِحَتْمٍ وَلا کَصَلاتِکُمُ الْمَکْتُوبۃِ و لکنْ رسُوْلُ اللہِ ﷺ اَوْتَرَ ثُمَّ قَالَ: یا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَانَّ اللہَ وِتْرٌ

۱۱۶۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ وتر نہ واجب ہیں نہ فرض نماز کی طرح فرض ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے وتر کو پسند فرماتا ہے۔

يُحِبُّ الْوِتْرَ.

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ حفص الْاَبَّارُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ. فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ وَلَا لِاَصْحَابِكَ.

۱۱۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ طاق ہے طاق کو پسند فرماتا ہے' اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ دیہات کے ایک صاحب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں ؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر تمہارے لئے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے نہیں ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ صلوٰۃ الوتر کے سلسلہ میں کئی باتیں زیر بحث آئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ الوتر کی حیثیت کیا ہے؟ یہ فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ؟

دوسری بحث یہ کہ وتر کی کتنی رکعات ہیں اور یہ کہ اگر وتر تین رکعات ہیں تو پھر دو رکعت پر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھنی چاہیے یا ایک ہی سلام کے ساتھ تینوں رکعات ادا کرنی چاہئیں؟

نماز وتر واجب ہے یہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے۔ علامہ نیمویؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت حذیفہ بن الیمان' امام ابراہیم نخعی اور امام شافعی کے استاذ یوسف بن خالد' سعید بن المسیّب' ابی عبید بن عبداللہ بن مسعود' ضحاک' مجاہد' سحنون' اصبغ بن الفرج (رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ) وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک وتر کی نماز واجب سنت موکدہ ہے' واجب نہیں۔ ان حضرات کی دلیل: ۱) اعرابی والی حدیث ہے کہ اعرابی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر ان پانچ نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! ان کے علاوہ کوئی نماز فرض نہیں' الا یہ کہ تم نفل کے طور پر پڑھو۔ امام ابوحنیفہؒ اور احناف کرام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ ۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز راحلہ (سواری) سے نیچے اتر کر پڑھتے تھے اور وتر سواری پر ہی پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب نہیں۔ امام طحاویؒ نے اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت عمر سے جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز سواری پر ادا فرماتے تھے' یہ بات وتر کے مؤکد ہونے سے پہلے کی ہے۔ اس کے بعد وتر کا مؤکد اور واجب ہونا واقع ہوا ہے۔ حدیث باب: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّكُمْ کے الفاظ سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے وتر کے وجوب پر مندرجہ ذیل دلائل احادیث سے قائم کیے ہیں: ۱) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر سے سو گیا یا بھول گیا تو جب صبح ہو جائے یا جب اسے یاد آئے اس کو پڑھے۔ (مستدرک حاکم ص: ۳۰۲' ج ۱)۔ ۲) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (واجب) ہے' جس نے وتر نہ پڑھے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (ابوداؤد ص ۲۰۱' ج ۱)۔ ۳) حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (ثابت) واجب ہے۔ (دارقطنی ص: ۲۲' ج ۲)۔ ۴) حضرت خارجہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں امداد پہنچائی

ہے یا تمہارے لیے ایک نماز زائد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ (ابوداؤد ص ۲۰۱ ج ۱ ترمذی ص ۹)۔ ۵) حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ وتر واجب ہے جب کوئی شخص بھول جائے تو قضاء نہ کرے (مصنف عبدالرزاق ص ۸ ج ۳)۔ ۶) حضرت عمار کہتے ہیں کہ وتر پڑھو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے (یعنی قضاء پڑھنا بھی واجب ہے)۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۱۰ ج ۳)۔ ۷) حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کوئی شخص سوتے سوتے صبح کر دے اور اس نے وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم صبح کی نماز سے سو جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو کیا تم صبح کی نماز نہیں پڑھو گے؟ گویا کہ انہوں نے کہا جیسے صبح کی نماز پڑھتے ہو اسی طرح وتر بھی قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۰ ج ۲)۔ ۸) حضرت امام شعبی، عطاء، ابن ابی رباح، حسن بصری، طاؤس، مجاہد کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ سورج طلوع ہو جائے یعنی اگر قضاء پڑھنی پڑے تو قضاء پڑھو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۰ ج ۲)۔ ۹) حضرت امام شعبی کہتے ہیں کہ وتر کو نہ چھوڑو اگرچہ دوپہر کو ہی کیوں نہ پڑھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۰ ج ۲)۔ ۱۰) حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل ادا کرتے تھے اور جب وتر پڑھتے تو سواری سے نیچے اتر کر زمین پر ادا کرتے۔ (مسند احمد ص ۴ ج ۲)۔ ۱۱) ہشام اپنے والد حضرت عروہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ وہ سواری پر نفل پڑھتے تھے۔ جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا۔ پیشانی نیچے نہیں رکھتے تھے بلکہ سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ کرتے تھے اور جب سواری سے نیچے اترتے تھے تو وتر ادا کرتے تھے۔ (موطا امام محمد ص ۱۳۴)۔ ۱۲) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارہ میں بیان کرتے ہیں وہ نوافل سواری پر پڑھتے تھے۔ جدھر سواری کا رخ ہوتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔ یہ تمام روایات اور ان کے علاوہ دیگر روایات وتر کے مؤکد اور واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں کون کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ طَلْحَةَ وَ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۷۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۱۱۷۲: حضرت ابن عباسؓ سے یہی روایت ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے۔

۱۱۷۳: حدثنا محمد بن الصباح و ابو یوسف الرقی محمد بن احمد الصیدلانی قالا ثنا محمد بن سلمة عن خصیف عن عبد العزیز بن جریج قال سألنا عائشة بای شیء کان یوتر رسول اللہ ﷺ؟ قالت کان یقرأ فی الرکعة الاولی سبح اسم ربک الاعلی و فی الثانیة ﴿قل یایها الکافرون﴾ و فی الثالثة ﴿قل ھو اللہ احد﴾ و المعوذتین

۱۱۷۳: حضرت عبدالعزیز بن جریج فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا پہلی رکعت میں ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ دوسری میں ﴿قل یا ایھا الکافرون﴾ تیسری میں ﴿قل ھو اللہ احد﴾ اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۶: باب ما جاء فی الوتر برکعة

باب: ایک رکعت وتر کا بیان

۱۱۷۴: حدثنا احمد بن عبدة ثنا حماد بن زید عن انس بن سیرین عن ابن عمر قال کان رسول اللہ ﷺ یصلی من اللیل مثنی و یوتر برکعة

۱۱۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت پڑھتے۔

۱۱۷۵: حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ثنا عبد الواحد بن زیاد ثنا عاصم عن ابی مجلز عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ صلاة اللیل مثنی مثنی والوتر رکعة قلت ارأیت ان غلبتنی عینی ارأیت ان نمت؟ قال اجعل ارأیت عند ذلک النجم فرفعت رأسی فاذا السماک ثم اعاد فقال قال رسول اللہ ﷺ صلاة اللیل مثنی مثنی والوتر رکعة قبل الصبح

۱۱۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے نوافل دو دو رکعت ہیں اور وتر ایک رکعت ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا بتائیے اگر میری آنکھ لگ جائے' اگر میں سو جاؤں۔ فرمایا یہ اگر مگر اس ستارہ کے پاس لے جاؤ میں نے سر اٹھایا تو سماک تارہ نظر آیا پھر دوبارہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے نوافل دو دو رکعت ہے اور وتر صبح سے قبل ایک رکعت ہے۔

۱۱۷۶: حدثنا عبد الرحمن بن ابراہیم الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی ثنا المطلب بن عبد اللہ قال سأل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما رجل فقال کیف اوتر قال اوتر بواحدة قال انی اخشی ان یقول الناس البتیراء فقال سنة اللہ ورسولہ یرید ھذہ سنة اللہ ورسولہ ﷺ

۱۱۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرد نے پوچھا کہ میں وتر کیسے پڑھوں؟ فرمایا ایک وتر پڑھ لو۔ عرض کیا مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اس کو بتیراء (دُم کٹی) کہیں گے (اور نبیؐ نے بتیراء ایک رکعت والی نماز سے منع بھی فرمایا ہے) تو فرمایا: سنت ہے اللہ کی اور اسکے رسول ﷺ کی یعنی ایک رکعت وتر پڑھنا۔ اللہ اور اسکے رسول کا بتایا ہوا طریقہ ہے۔

۱۱۷۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا شبابة عن ابن

۱۱۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

ابی ذئب عن الزُّهْرِیّ عن عُرْوة عن عائشة قالتْ كان رسُوْلُ الله ﷺ يُسلّمُ فِیْ كُلّ ثنتيْن و يُوتر بواحدةٍ — اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ یہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ۔ دو سلاموں کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ احادیث باب سے استدلال کرتے ہیں جن میں والوتر رکعة سے لے کر اوتر بسبع تک کے الفاظ مروی ہیں۔ حنفیہ کے دلائل: ۱) صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو ترمذی میں بھی ہے: عن ابی سلمة ابن عبدالرحمن انه اخبره انه سال عائشة كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد فى رمضان ولا فى غيره على احدى عشرة ركعة يصلى اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلى اربعًا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلى ثلاثا لا لفظ للبخارى ۔۲) ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرأ فيهن بتسع سورمن المفصل يقرأ فى كل ركعة ثلاث سور أخرهن قل هو الله احد ۔۳) ترمذی ہی میں باب ما جاء فيما يقرأ فى الوتر کے تحت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیث مروی ہے. قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى الوتر بسبح اسم ربک الاعلى و قل يا ايها الكفرون و قل هو الله احد فى ركعة ركعة ۔۴) باب ما جاء فيما يقرأ فى الوتر ہی کے تحت حدیث مروی ہے. عن عبدالعزيز ابن جريج قال سألت عائشة باى شئ كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يقرأ فى الاولى بسبح اسم ربک الاعلى و فى الثانية بقل يا ايها الكافرون و فى الثالثة بقل هو الله والمعوذتين ۔۵) سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن ابی قیس سے مروی ہے: قال قلت لعائشة بكم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر؟ قالت كان يوتى باربع و ثلاث و ست و ثلاث و عثمان و ثلاث و عشر و ثلاث ولم يكن يوتر بانقص من سبع ولا باكثر من ثلاث عشره ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعات تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی۔ یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صریح ہیں پھر جہاں تک ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا تعلق ہے ان کا جواب یہ ہے کہ روایات میں ایتار بركعةٍ (ایک رکعت سے وتر بنانا) سے لے کر ایتار بثلث عشرة ركعةً (تیرہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا) یا گیارہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا بلکہ سترہ رکعات کے ساتھ وتر بنانا تک ثابت ہے۔ ان سب میں ائمہ ثلاثہ تاویل کرنے پر مجبور ہیں کہ یہاں ایتار سے پوری صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) مراد ہے جس میں تین رکعات وتر کی ہیں اور باقی تہجد کی۔ چنانچہ امام ترمذی نے اسحٰق بن راہویہ کا قول نقل کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات سے ساتھ بناتے تھے۔ امام اسحٰق نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی تیرہ رکعات وتر سمیت پڑھتے تھے تو رات کی نماز کی نسبت وتر کی طرف کردی گئی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو توجیہ ائمہ ثلاثہ نے تیرہ گیارہ اور نو رکعات والی احادیث میں کی ہے وہی توجیہ ہم سات والی حدیث میں بھی کرتے ہیں۔ یعنی ان سات میں سے چار رکعات تہجد کی تھیں اور تین رکعات وتر کی۔

۱۱۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ

باب : وتر میں دعاءِ قنوت نازلہ

۱۱۷۸ : حدّثنا ابُو بَكْرِ بْنُ ابِي شَيْبَةَ ثنا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي اَسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ جَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمٰتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ : اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَاهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَ لَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ.

۱۱۷۸. حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں۔

((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَاهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَ لَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ.))

خلاصۃ الباب ☆ اس قنوت کی بعض روایات میں اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ کے بعد ولا یعز من عادیت بھی روایت کیا گیا ہے ۔ جس کا مطلب ہے کہ جس سے تیری دشمنی ہو وہ کسی حال میں باعزت نہیں اور بعض روایات میں رَبَّنَا تَبَارَكْتَ ربنا کے بعد استغفرک واتوب الیک بھی روایت کیا گیا ہے ۔ یعنی اے میرے رب! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بعض روایات میں توبہ اور استغفار کے اس کلمے کے بعد اس درود کا بھی اضافہ ہے: و صل اللہ علی النبی اور اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اپنے نبی پاک (ﷺ) پر۔ اکثر ائمہؒ اور علماء نے وتر میں پڑھنے کیلئے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔ حنفیہ میں جو قنوت رائج ہے۔ اللھم انا نستعینک و نستغفرک اس کو امام ابن ابی شیبہؒ اور امام طحاویؒ وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ علامہ شامیؒ نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اللھم انا نستعینک کے ساتھ حضرت حسن بن علیؓ والی یہ قنوت: اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ بھی پڑھی جائے۔

۱۱۷۹ : حدّثنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثنا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ ابْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ آخِرِ الْوِتْرِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَ اَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ نَفْسِكَ.

۱۱۷۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ پڑھتے

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَ اَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ نَفْسِكَ))

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! کیسا لطیف مضمون ہے اس دعا کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی ناراضی اللہ کی سزا اللہ کی پکڑ اور اس کے جلال سے کوئی جائے پناہ نہیں۔ بس اسی کی رحمت وعنایت اور اسی کی کریم ذات پناہ دے سکتی ہے۔ حضرت علیؓ

کی اس حدیث میں صرف اتنا مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اپنے وتر کے آخر میں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رکعت میں قنوت کے طور پر یہ دعا کرتے تھے اور بعض ائمہ اور علماء نے یہی سمجھا ہے اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وتر کے آخری قعدہ میں سلام سے پہلے یا سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رات کی نماز کے سجدے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا تھا۔

۱۱۸ : بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوْتِ

باب: جو قنوت میں ہاتھ نہ اُٹھائے

۱۱۸۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

۱۱۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے البتہ بارش کے لئے دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے جائیں۔ درمختار میں ہے کہ یہ بات سنت ہے۔ اس قیام کی جس میں قرار ہو(کچھ دیر ٹھہرنا ہو) اور اس میں (طویل) ذکر مسنون ہو تو اس میں اس طرح ہاتھ باندھ کر قیام کرے جس طرح ثناء اور قنوت اور تکبیرات جنازہ لیکن ایسے قیام میں مسنون نہیں جو رکوع اور سجود کے درمیان ہو کیونکہ اس میں ٹھہرنا نہیں ہوتا۔ عیدین کی تکبیرات میں بھی مسنون نہیں کیونکہ ان میں کوئی ذکر مسنون نہیں ہے۔

۱۱۹ : بَابُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ

باب: دُعا میں ہاتھ اُٹھانا اور چہرہ پر پھیرنا

۱۱۸۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ فَادْعُ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ . (اسناده ضعيف لضعف صالح بن حسان)

۱۱۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو ہتھیلیاں منہ کی طرف رکھ کر دعا مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت منہ کی طرف مت کیا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ چہرہ پر پھیر لیا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔ اس کے علاوہ سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ شرماتا ہے اس بات سے کہ بندہ اسکے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی اور ناکام لوٹائے۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ان کو واپس نہیں لوٹاتے تھے جب تک منہ پر نہ مل لیتے۔ نیز ابن سنیؒ نے عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۶۰ سے ایک دعا نقل کی ہے اس میں بھی حضورؐ سے نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت ہے۔

۱۲۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرَّكُوعِ وَ بَعْدَهُ

باب : رکوع سے قبل اور بعد قنوت

۱۱۸۲ : حدثنا عليُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيّ ثنا مَخْلَدُ بْنُ يزيد عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدِ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عبدالرحمن ابن أبزى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

۱۱۸۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے ۔

۱۱۸۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ثنا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ كُنَّا نَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ

۱۱۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز صبح میں قنوت سے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا ہم رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں طرح قنوت پڑھ لیتے تھے ۔

۱۱۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثنا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

۱۱۸۴: حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا ۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کا اس حدیث پر عمل ہے اور مذہب ہے کہ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے اور حنفیہ کے ساتھ امام مالک' سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک اور امام اسحٰق رحمہم اللہ کا اتفاق ہے ۔ شافعیہ اور حنابلہ قنوت کو رکوع کے بعد مسنون مانتے ہیں ۔ ان حضرات رحمہم اللہ کا استدلال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر سے ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے ۔ حنفیہ کا استدلال حدیث باب سے نیز مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرامؓ وتر میں قنوت رکوع سے قبل پڑھتے تھے' جس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے پاس اس مسئلہ میں مرفوع حدیث بھی اور تعامل صحابہ بھی ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جس کا منشاء یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قنوت نازلہ رکوع کے بعد پڑھتے دیکھا ہوگا اور اسی پر قنوت وتر کو قیاس کر لیا اور قنوت نازلہ میں ہم بھی بعد الرکوع کے قائل ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت کا بھی یہی جواب ہے ۔

۱۲۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ

باب : اخیر رات میں وتر پڑھنا

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ

۱۱۸۵: حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ رات کے ہر حصے میں آپ نے

اوْتـر مـنْ اوّلـه وَ اَوْسـطـه و انْتهى وِتْرُهُ حين مات فى السّحر

وتر پڑھے شروع میں بھی درمیان میں بھی اور وفات کے قریب آپ کے وتر سحر کے قریب ختم ہوتے۔

۱۱۸۶ حدثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وَكيْعٌ ح و حدثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ قال ثنا شُعْبةُ عنْ ابىْ اسْحق عنْ عـاصمِ ابْنِ ضمْرَةَ عَنْ عَليٍّ قالَ مِنْ كُلِّ اللّيْلِ قدْ اوْتر رسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ اوّلِهِ وَ اوْسطِهِ وَانْتهى وِتْرُهُ الى السّحرِ.

۱۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کئے شروع میں اور درمیان میں اور اخیر وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر تک ہے۔

۱۱۸۷: حـدثـنـا عبْـدُ اللهِ بْـنُ سعيْدٍ ثنا ابْنُ ابىْ غنيّة ثنا الْاعْـمـشُ عنْ اَبِىْ سُفْيانَ عنْ جَابرٍ عنْ رسُوْلِ اللهِ صلّى اللهُ عـلَيْـهِ وسلّم قـال: مـنْ خـاف مـنْكُمْ انْ لا يـسْـتـيْـقظ مِنْ آخِـرِ الـلّـيْـلِ فَـلْـيُـوْتِـرْ مِـنْ اَوّلِ اللّيْلِ ثُمّ لِيرْقُدْ و منْ طـمـع مـنْـكُـمْ انْ يّسْتيْـقـظ مِنْ آخِـرِ اللّيْلِ فلْيُوْتِرْ من آخِـرِ الـلّـيْـلِ فـانّ قِراوة آخرِ اللّيْلِ محْضُوْرةٌ و ذلك افْضلُ.

۱۱۸۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ رات کے آخر میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع ہی میں وتر ادا کر لے پھر سوئے اور جس کو اخیر رات میں بیدار ہو جانے کی امید ہو تو وہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر رات کی قراٗت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک عمل کے ذریعہ اُمت پہ بہت آسانی فرما دی کہ وتر عشاء کے فرض کے بعد کسی وقت بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ افضل تو یہی ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد پڑھے جائیں۔

۱۲۲ : بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرٍ او نسيَهُ

باب: جس کے وتر نیند یا نسیان کی وجہ سے رہ جائیں

۱۱۸۸ حدّثنا ابُوْ مُصْعبٍ احْمدُ بْنُ ابىْ بكْرٍ الْمدِيْنىُّ وسُـويْـدُ بْـنُ سعيْدٍ قال ثنا عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ زيْد بن اسْلم عنْ ابيه عنْ عطاء بْنِ يسارٍ عنْ ابىْ سعيْدٍ قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ : منْ نام عنِ الْوِتْرِ اَوْ نسِيهُ فلْيُصلِّ اذا اصْبح او ذكرهُ

۱۱۸۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا تو صبح کو یا جب بھی یاد آئے وتر پڑھ لے۔ (یعنی وتر کا وجوب ثابت ہو رہا ہے۔)

۱۱۸۹: حـدّثـنـا مُـحـمّدُ بْنُ يحْيى وَ احْمدُ بْنُ الْاَزْهرِ قالا ثنا عـبْـدُ الرّزّاقِ انا معْمرٌ عنْ يحْى بْنِ ابِىْ كثيْرٍ عنْ ابى نضْرة عنْ ابىْ سعيْدٍ قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ . اَوْتِرُوْا قبْل انْ تُصْبحُوا

۱۱۸۹ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

قال مُحمّدُ بْنُ يحْى فِىْ هذا الْحدِيْث دلِيْلٌ على انّ حدِيْث عبْد الرّحْمن واهٍ

۱۲۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ وَ خَمْسٍ وَ سَبْعٍ وَ تِسْعٍ

باب: تین' پانچ' سات اورنو رکعات وتر پڑھنا

۱۱۹۰ : حدثنا عبد الرّحمن بن ابرهيم الدّمشقيّ ثنا الفريابيّ عن الاوزاعيّ عن الزّهريّ عن عطاء بن يزيد اللّيثيّ عن ابي ايّوب الانصاريّ انّ رسول الله ﷺ قال: الوتر حقّ فمن شاء فليوتر بخمس و من شاء فليوتر بثلاث و من شاء فليوتر بواحدة.

۱۱۹۰: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر لازمی اور واجب ہیں لہٰذا جو چاہے پانچ رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے تین رکعات وتر پڑھے اور جو چاہے ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

۱۱۹۱ : حدّثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمّد بن بشر ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام قال سالت عائشة رضي الله تعالى عنها قلت يا امّ المؤمنين رضي الله تعالى عنها افتيني عن وتر رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قالت كنّا نعدّ له سواكه و طهوره فيبعثه الله فيما شاء ان يبعثه من اللّيل فيتسوّك و يتوضّأ ثمّ يصلّي تسع ركعات لا يجلس فيها الّا عند الثّامنة فيدعو ربّه فيذكر الله و يحمده و يدعوه ثمّ ينهض و لا يسلّم ثمّ يقوم فيصلّي التّاسعة ثمّ يقعد فيذكر الله و يحمده و يدعو ربّه و يصلّي على نبيّه ثمّ يسلّم تسليما يسمعنا ثمّ يصلّي ركعتين بعد ما يسلّم و هو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة فلمّا اسنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم و اخذ اللّحم اوتر بسبع و صلّى ركعتين بعد ما سلّم.

۱۱۹۱: حضرت سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہؐ کے وتر کے متعلق بتایئے۔ فرمایا: ہم آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتی تھیں پھر رات کے جس حصہ میں اللہ چاہتے آپؐ کو بیدار فرما دیتے۔ آپؐ مسواک کرتے وضو کرتے پھر نو رکعات پڑھتے ان میں آٹھویں رکعت پر ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور اللہ سے دعا مانگتے اور اس کے نبیؐ پر (یعنی اپنے اوپر) درود بھیجتے پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے یہ گیارہ رکعات ہوئیں جب آپؐ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم پر گوشت ہو گیا تو آپؐ سات رکعات پڑھتے اور سلام کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۹۲ : حدّثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا حميد بن عبد الرّحمن عن زهير عن منصور عن الحكم عن مقسم عن امّ سلمة قالت كان رسول الله ﷺ يوتر بسبع او بخمس لا يفصل بينهنّ بتسليم و لا كلام.

۱۱۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ رکعات وتر پڑھتے اور ان (وتروں) کے درمیان سلام و کلام کا فاصلہ نہ ہوتا۔

خلاصۃ الباب ☆ رکعات وتر کے متعلق احادیث میں متعارض الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم میں ان روایات کے درمیان بہترین تطبیق دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ اللیل کو شروع دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے "جو تہجد کی نماز کے مبادی میں سے ہوتی تھیں" اس کے بعد آٹھ طویل رکعتیں ادا فرماتے تھے (آپ کی اصل نماز تہجد ہی کی رکعتیں ہوتی تھیں) پھر تین رکعات وتر پڑھتے نے پھر دو رکعات نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تھے (جو وتر کے توابع میں سے ہوتی تھیں) اس کے بعد صبح صادق کو بعد طلوع کے دو رکعت سنت فجر اس طرح کل سترہ رکعتیں ہو جاتی ہیں۔ حضرات صحابہؓ نے جس وقت ان تمام رکعتوں کو بیان کرنا چاہا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ اوتر بسبع عشرۃ رکعۃ ہے یعنی سترہ رکعات کے ساتھ وتر پڑھنا پھر بعض اوقات بعض حضرات نے سنن فجر کو خارج کر دیا کیونکہ وہ در حقیقت صلوٰۃ اللیل نہ تھی اس لیے صحابہؓ نے پندرہ رکعات کا ذکر کر دیا۔ پھر بعض حضرات نے شروع کی دو ہلکی رکعتیں اور وتر کے بعد کے نفلوں کو ساقط کرتے سنن فجر کو شمار کرتے ہوئے تیرہ رکعات وتر کا ذکر کر دیا اور بعض حضرات نے شروع کی دو رکعتیں اور وتر کے بعد کی نفل کو ساقط کر دیا اور سنن فجر کو بھی خارج کر دیا تو انہوں نے احدی عشرۃ رکعۃ (گیارہ رکعات) کا کہہ دیا پھر آخر عمر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات تہجد کی چھ رکعات پڑھیں اور وتر کی تین رکعات تو کل نو رکعات ہو گئیں پھر بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کمی کر دی اور تہجد کی صرف چار رکعات پڑھیں اور تین رکعتیں وتر تو سات ہو گئیں اس طرح اوتر بخمس ر توجیہ کی گئی۔ اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

۱۲۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

باب : سفر میں وتر پڑھنا

۱۱۹۳ : حدثنا احمد بن سنان و اسحٰق بن منصور قالا ثنا يزيد بن هارون انبأنا شعبة عن جابر عن سالم عن ابيه قال كان رسول الله ﷺ يصلي في السفر ركعتين لا يزيد عليهما و كان يتهجد من الليل قلت و كان يوتر قال نعم

۱۱۹۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اس سے زیادہ نہ پڑھتے اور رات کو تہجد بھی پڑھتے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا اور آپ وتر بھی پڑھتے تھے فرمایا جی۔

۱۱۹۴ : حدثنا اسماعيل بن موسى ثنا شريك عن جابر عن عامر عن ابن عباس و ابن عمر قالا سن رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين و هما تمام غير قصر و الوتر في السفر سنة.

۱۱۹۴ : حضرات ابن عباسؓ و ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز دو رکعت پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ مکمل نماز ہے قصر اور کم نہیں اور سفر میں وتر پڑھنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

۱۲۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ جَالِسًا

باب : وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھنا

۱۱۹۵ : حدثنا محمد بن بشار ثنا حماد بن مسعدة ثنا ميمون

۱۱۹۵ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

بْنُ مُوسَى الْمُرِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد مختصر سی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۱۹۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَ هُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ

۱۱۹۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے ان میں بیٹھ کر قرأت فرماتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو کر رکوع میں جاتے۔

۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الضَّجْعَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: وتر کے بعد اور فجر کی سنتوں کے بعد مختصر وقت کے لئے لیٹ جانا

۱۱۹۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُلْفِي (أَوْ أَلْقَى) النَّبِيَّ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَّا وَ هُوَ نَائِمٌ عِنْدِي قَالَ وَكِيعٌ تَعْنِي بَعْدَ الْوِتْرِ

۱۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں میں اخیر رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سوتا ہوا پاتی یعنی وتر کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے لیٹ جاتے پھر اٹھ کر سنتیں پڑھ لیتے)۔

۱۱۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

۱۱۹۸ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر (کچھ دیر کے لیے) لیٹ جاتے۔

۱۱۹۹ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ ابْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ.

۱۱۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔

خلاصۃ الباب ☆ فجر کی دو سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن عادیہ میں سے تھا نہ کہ سنن تشریعیہ میں یعنی صلوۃ اللیل سے تھکاوٹ کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے لہذا اگر کوئی شخص اس سنت عادیہ پر عمل نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اگر سنت عادیہ کی اتباع کے پیش نظر لیٹ جایا کرے تو موجب ثواب ہے بشرطیکہ رات کے وقت تہجد میں مشغول رہا ہو لیکن اس کو سنن تشریعیہ میں سے سمجھنا لوگوں کو اس کی دعوت دینا اس کے چھوڑنے پر نکیر کرنا ہمارے نزدیک

۱۲۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: سواری پر وتر پڑھنا

۱۲۰۰ . حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَتَخَلَّفْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ مَا خَلَّفَكَ قُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَمَا لَكَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهِ.

۱۲۰۰: حضرت سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا تو میں پیچھے رہ گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کا کیا سبب ہوا۔ میں نے کہا کہ میں نے وتر پڑھے (اس لئے پیچھے رہ گیا) فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ کے عمل میں تمہارے لئے بہترین نمونہ نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور ہے۔ فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے ائمہ ثلاثہ سواری پر وتر پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ سواری سے نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوۃ وتر واجب ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت ہے جو حدیث کی کتابوں میں ہی مذکور ہے کہ وہ تہجد کی نماز سواری پر پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب وتر کا وقت آتا تو سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتے تھے اور اس عمل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرماتے۔ اس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اگر تطبیق کی کوشش کی جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ بارش اور کیچڑ پر محمول ہے کہ عذر کی بناء پر سواری پر وتر پڑھے جا سکتے ہیں۔

۱۲۰۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَسْفَاطِيُّ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بھی وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: شروع رات میں وتر پڑھنا

۱۲۰۲ . حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِي بَكْرٍ اَيَّ حِيْنٍ تُوْتِرُ ؟ قَالَ اَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ فَاَنْتَ يَا عُمَرُ. فَقَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمَّا اَنْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاَخَذْتَ بِالْوُثْقٰى وَ اَمَّا اَنْتَ يَا عُمَرُ فَاَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ

۱۲۰۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: عشاء کے بعد شروع رات میں۔ فرمایا: اے عمر! آپ؟ عرض کیا: رات کے اخیر میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر آپ نے اعتماد والی صورت کو اختیار کیا (کہ رات کے اخیر کا علم نہیں آنکھ کھلے نہ کھلے وتر کی یقینی ادائیگی اوّل رات ادا کر لینے میں ہے) اور عمر آپ نے

حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انّ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال لابی بکرٍ فذکر نحوہٗ.

ہمت اور قوت والی صورت اختیار کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۲۹: بَابُ السَّھْوِ فِی الصَّلَاۃِ

باب: نماز میں بھول جانا

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ عَامِرِ بنِ زُرَارَۃَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللہِ قَالَ صلّی رسُوْلُ اللہِ ﷺ فزاد اَو نقص (قَالَ اِبْرٰھِیْمُ وَ الْوَھْمُ مِنِّی) فقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَزِیْدَ فِی الصَّلَاۃِ شَیْءٌ قَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسیٰ کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیَ احَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَ ھُوَ جَالِسٌ . ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبِیُّ ﷺ فَسجد سجْدَتَیْنِ.

۱۲۰۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو زیادتی ہوگئی یا کمی (ابراہیم کہتے ہیں کہ شک مجھے ہوا) تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا میں بشر ہی تو ہوں تمہاری طرح بھول بھی جاتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور دو سجدے کئے۔

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ ھِشَامٍ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی حَدَّثَنِیْ عِیَاضٌ اَنَّہٗ سَأَلَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ احَدُنَا یُصَلِّیْ فَلا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلَّم اِذا صلّی احَدُکُمْ فلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَ ھُوَ جَالِسٌ

۱۲۰۴: حضرت عیاض نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھ کہ ہم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھ لیں (تو کیا کرے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو توجہ نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھیں تو بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔

۱۳۰: بَابُ مَنْ صَلَّی الظُّھْرَ خَمْسًا وَ ھُوَ سَاہٍ

باب: بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھنا

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثنا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَۃَ حَدَّثَنِی الْحَکَمُ عَنْ اِبْرٰھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللہِ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ الظُّھْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلَاۃِ قَالَ: وَ مَا ذَاکَ . فَقِیْلَ لَہٗ فَثَنیٰ رِجْلَہٗ فَسجد سَجْدَتَیْنِ.

۱۲۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: کیوں؟ تو لوگوں نے آپؐ کو بتایا (کہ پانچ رکعات پڑھی تھیں) آپؐ نے اپنا پاؤں موڑا اور دو سجدے کر لئے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں بھول جاتا ہوں جس طرح دوسرے بشر بھول جاتے ہیں اور اس بھول پر دو سجدے واجب قرار دیئے ہیں کیونکہ سجدہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

۱۳۱: باب ما جاء فیمن قام من اثنتین ساهیا

۱۲۰۶: حدثنا عثمان و ابو بکر ابنا ابی شیبة و هشام بن عمار قالوا ثنا سفیان ابن عیینة عن الزهری عن الاعرج عن ابن بحینة ان النبی ﷺ صلی صلاة اظن انها الظهر (العصر) فلما کان فی الثانیة قام قبل ان تجلس فلما کان قبل ان یسلم سجد سجدتین.

۱۲۰۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا ابن نمیر و ابن فضیل و یزید بن هارون ح و حدثنا عثمان ابن ابی شیبة ثنا ابو خالد الاحمر و یزید بن هارون و ابو معاویة کلهم عن یحیی بن سعید عن عبد الرحمن الاعرج ان ابن بحینة اخبره ان النبی ﷺ قام فی ثنتین من الظهر نسی الجلوس حتی اذا فرغ من صلاته الا ان یسلم سجد سجدتی السهو و سلم

۱۲۰۸: حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا سفیان عن جابر عن المغیرة بن شبیل عن قیس ابی حازم عن المغیرة بن شعبة قال قال رسول الله ﷺ: اذا قام احدکم من الرکعتین فلم یستتم قائما فلیجلس فاذا استتم قائما فلا یجلس و یسجد سجدتی السهو

باب: دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہونا (یعنی پہلا قعدہ نہ کرنا)

۱۲۰۶: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی میرا گمان ہے کہ عصر کی نماز تھی آپ دوسری رکعت میں بیٹھنے سے قبل ہی کھڑے ہو گئے (اور تیسری رکعت شروع کر دی) پھر آپ نے سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کئے۔

۱۲۰۷: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ (یعنی) بیٹھنا بھول گئے۔ حتیٰ کہ جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرنے سے قبل سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

۱۲۰۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو تو اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور اگر پورا کھڑا ہو گیا تو بیٹھے نہیں اور سہو کے دو سجدے کر لے۔

۱۳۲: باب ما جاء فیمن شک فی صلاته فرجع الی الیقین

۱۲۰۹: حدثنا ابو یوسف الرقی محمد بن احمد الصیدلانی ثنا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن مکحول عن کریب عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اذا شک احدکم فی الثنتین والواحدة فلیجعلها واحدة و اذا

باب: نماز میں شک ہو تو یقین کی صورت اختیار کرنا

۱۲۰۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کسی کو دو اور ایک میں شک ہو تو اس (دو) کو ایک قرار دے اور جب دو اور تین میں شک ہو تو اس (تین) کو دو قرار دے اور

شک فی الثنتین والثلاث فیجعلها ثنتین و اذا شک فی الثلاث والاربع فلیجعلها ثلاثا ثم لیتم ما بقی من صلاته حتی یکون الوهم فی الزیادة ثم یسجد سجدتین و هو جالس قبل ان یسلم

جب تین اور چار میں شک ہو تو ان (چار) کو تین قرار دے پھر اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زیادہ کا ہی رہے۔ پھر دو سجدہ کر لے۔ بیٹھ کر سلام پھیرنے سے قبل۔

۱۲۱۰ حدثنا ابو کریب ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم . اذا شک احدکم فی صلاته فلیلغ الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد سجدتین فان کانت صلاته تامة کانت الرکعة نافلة و ان کانت ناقصة کانت الرکعة لتمام صلاته و کانت السجدتان رغم انف الشیطن

۱۲۱۰ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں شک ہو جائے تو شک نظر انداز کر دے اور باقی نماز کی بناء یقین پر کرے اور جب نماز یقینی طور پر پوری ہو جائے تو دو سجدے کر لے اگر اس کی نماز (واقعی میں) پوری ہوگی تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور (واقع میں) نماز ناقص ہوگی تو رکعت اسکی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلودہ کر دیں گے۔

۱۳۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَتَحَرَّى الصَّوَابَ

باب: نماز میں شک ہو تو کوشش سے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کرنا

۱۲۱۱ : حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن منصور قال شعبة کتب الی و قراته علیه قال اخبرنی ابرهیم عن علقمة عن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة لا ندری ازاد او نقص فسأل فحدثناه فثنی رجله واستقبل القبلة و سجد سجدتین ثم سلم ثم اقبل علینا بوجهه فقال . لو حدث فی الصلاة شیء لانباتکموه و انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی و ایکم ما شک فی الصلاة فلیتحر اقرب ذلک من الصواب فیتم علیه و یسلم و یسجد سجدتین

۱۲۱۱ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک نماز پڑھائی۔ یاد نہیں اُس میں کچھ کمی ہوگئی یا اضافہ تو آپؐ نے پوچھا ہم نے بتا دیا۔ آپؐ نے اپنے پاؤں موڑے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کر لئے پھر سلام پھیر کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نئی بات نازل ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا اور میں تو بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں اسلئے اگر میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرا دیا کرو اور تم میں سے کسی کو جب نماز میں شک ہو تو درستگی کے زیادہ قریب بات کو سوچے اور اسکے حساب سے نماز پوری کر کے سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔

۱۲۱۲ : حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن مسعر عن منصور عن ابرهیم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول

۱۲۱۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

اللہ ﷺ اذا شک احدکم فی الصّلاۃ فلیتحرّ الصّواب ثم یسجد سجدتین

قال الطنافسیّ ھذا الاصل. و لا یقدر احد یردّہ.

کسی کو نماز میں شک ہو تو درستگی کو سوچے پھر دو سجدے کر لے۔ طنافسی کہتے ہیں کہ یہ کلی اصول اور قاعدہ ہے اور کسی کو اس کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں۔

۱۳۴ : بابُ فِیْمَنْ سَلَّم مِنْ ثِنْتَیْن اَوْ ثلاثًا سَاھِیًا

باب: بھول کر دو یا تین رکعات پر سلام پھیرنا

۱۲۱۳ : حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ وَاَبُو کُرَیْب و احمدُ بْنُ سنانٍ قالُوا ثنا اَبُوْ اُسامۃعن عُبَیْد اللہ بن عُمر عن نافعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِی اللہُ تعالی عنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلّی اللہُ علَیْہ وَسلّمَ سھا فسلّمَ فی الرَّکْعَتَیْنِ فَقَال لَہٗ رجُلٌ یُقالُ لَہٗ ذُوالْیدیْنِ یا رسُوْلَ اللہ اقصُرتْ اَوْ نسیْتَ قال ما قصُرتْ و ما نسیْتُ. قال: اذا فصلّیْتَ رکْعتیْنِ قال: اکما یقُوْلُ ذُوالیدیْن قالُوْا نعمْ فتقدَّم فصلّی رکْعتیْنِ ثُمّ سلّمَ ثُمّ سجد سجْدتی السَّھْو.

۱۲۱۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک بار سہو ہو گیا آپؐ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ ایک صاحب جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا' نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا۔ عرض کیا پھر آپؐ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیا ایسی ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی! تو آپ آگے بڑھے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

۱۲۱۴ : حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا اَبُوْ اُسامۃ عن ابْنِ عوْنٍ عنِ ابْنِ سیْرِیْن عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضی اللہُ تعالی عنْہ قال صلّی بنا رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیْہ وَسلّم احدی صلاتی الْعشیِّ رکْعتیْنِ ثُمّ سلّم ثُمَّ قامَ الی خشبۃٍ کانتْ فِی الْمسْجد الی یسْتندُ اِلَیْھا فخرج سرعانُ النّاس یقُوْلُوْن قصُرت الصَّلاۃُ و فِی الْقوْم اَبُوْ بکْرٍ و عُمرُ فھابَاہُ انْ یقُوْلا لہٗ شیْئًا و فِی الْقوْمِ رجُلٌ طوِیلُ الْیدَیْنِ یُسمّی ذالْیدیْنِ فقالَ یا رَسُوْلَ اللہ اَقصُرت الصَّلاۃُ امْ نسیْت فقال لَمْ تقْصُرْ ولمْ انْس قال فانّما صلّیْت رکْعتیْن فقال: اکمَا یقُوْلُ ذُوالْیدیْن؟ قالُوْا نعمْ قال فقام فصلّی رکْعتیْنِ ثُمَّ سلّم ثُمَّ سَجدَ سجْدتیْنِ ثُمّ سلّم

۱۲۱۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں شام کی دو نمازوں (ظہر' عصر) میں سے کوئی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھر کر مسجد میں لگی ہوئی اس لکڑی کی طرف بڑھے جس پر آپؐ ٹیک لگایا کرتے تھے تو جلد باز لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز کم کر دی گئی۔ جماعت میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے لیکن آپؐ کی ہیبت کی وجہ سے کچھ عرض نہ کر سکے اور جماعت میں لمبے ہاتھوں والے ایک صاحب بھی تھے جن کو ذوالیدین کا نام دیا جاتا تھا۔ وہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپؐ بھول گئے؟ فرمایا: نہ نماز مختصر کی گئی اور نہ میں بھولا۔ عرض کیا: پھر آپؐ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپؐ نے پوچھا: کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہہ رہے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی! راوی کہتے ہیں پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۱۵. حدثنا محمد بن المثنی و احمد بن ثابت الجحدری ثنا عبد الوھاب ثنا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن ابی المھلب عن عمران بن الحصین قال سلّم رسول اللہ ﷺ فی ثلاث رکعات من العصر ثم قال فدخل الحجرۃ فقام الخرباق رجل بسیط الیدین فنادی . یا رسول اللہ اقصرت الصلاۃ فخرج مغضبا یجر ازارہ فسأل فاخبر فصلی تلک الرکعۃ التی کان ترک ثم سلّم ثم سجد سجدتین ثم سلّم.

۱۲۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نماز عصر کی تین رکعات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو لمبے ہاتھوں والے مرد جناب خرباق کھڑے ہوئے اور پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم کر دی گئی؟ آپ غصہ کی حالت میں اپنا ازار گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ پھر آپ نے پوچھا جب بتایا گیا تو آپ نے چھوٹی ہوئی رکعت پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدۂ سہو سلام سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد میں۔ حنفیہ کے نزدیک مطلق سلام کے بعد ہونا چاہیے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق سلام سے پہلے سجدۂ سہو ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر سجدۂ سہو نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدۂ سہو سلام سے پہلے ہوگا اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سلام کے بعد ہوگا۔ امام احمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو کی' جن صورتوں میں سلام سے پہلے سجدہ کرنا ثابت ہے وہاں قبل السلام پر عمل کیا جائے گا اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بعد ثابت ہے' اُن صورتوں میں بعد السلام پر عمل ہوگا۔ احادیث باب امام شافعیؒ کا استدلال ہے۔ حنفیہ کا استدلال باب ۱۳۶ میں حدیث نمبر ۱۲۱۸ ہے۔ جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر اور ایک مرفوع حدیث ہے۔ ان کے علاوہ ترمذی اور صحاح کی احادیث ہیں۔ بہرحال یہ افضل اور غیر افضل کا مسئلہ ہے۔

۱۳۵ : باب ما جاء فی سجدتی السھو قبل السلام

باب: سلام سے قبل سجدہ سہو کرنا

۱۲۱۶. حدثنا سفیان بن وکیع ثنا یونس بن بکیر ثنا ابن اسحق حدثنی الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی ﷺ قال: ان الشیطان یأتی احدکم فی صلاتہ فیدخل بینہ و بین نفسہ حتی لا یدری زاد او نقص فاذا کان ذلک فلیسجد سجدتین قبل ان یسلّم ثم یسلّم

۱۲۱۶. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. تم میں سے ہر ایک کے پاس نماز میں شیطان آ کر اس نمازی اور اسکے دِل کے درمیان گھس جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو نماز میں کمی زیادتی کا علم نہیں رہتا جب ایسا ہو جائے تو وہ دو سجدے کر لے سلام پھیرنے سے قبل پھر سلام پھیرے۔

۱۲۱۷. حدثنا سفیان بن وکیع ثنا یونس بن بکیر ثنا ابن اسحق اخبرنی سلمۃ بن صفوان بن سلمۃ عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ قال ان الشیطان یدخل بین

۱۲۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان اور اس کے دل کے درمیان گھس جاتا ہے پھر اسے پتہ نہیں چلتا

انس آدم و نبی نفسه فلا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک فلیسجد سجدتین قبل ان تسلم

کہ کتنی رکعات پڑھیں جب ایسا لگے تو سلام سے قبل دو سجدے کر لے۔

۱۳۶ : باب ما جاء فیمن سجدتی السهو بعد السلام

باب: سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا

۱۲۱۸ : حدثنا ابو بکر بن خلاد ثنا سفیان بن عیینة عن منصور عن ابرهیم عن علقمة ان ابن مسعود سجد سجدتی السهو بعد السلام و ذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم فعل ذلک

۱۲۱۸: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام کے بعد سجدہ کرتے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (یعنی یہ عمل میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔)

۱۲۱۹ : حدثنا هشام بن عمار و عثمان بن ابی شیبة قالا ثنا اسماعیل بن عیاش عن عبید الله بن عبید عن زهیر بن سالم العنسی عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ثوبان قال سمعت رسول الله ﷺ یقول: فی کل سهو سجدتان بعد ما یسلم.

۱۲۱۹: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔

۱۳۷ : بَابُ مَا جاءَ فِی الْبِناء عَلی الصَّلاةِ

باب: نماز پر بنا کرنا

۱۲۲۰ : حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا عبد الله بن موسی التیمی عن اسامة ابن زید عن عبد الله بن یزید مولی الاسود بن سفیان عن محمد بن عبد الرحمن ابن ثوبان عن ابی هریرة قال خرج النبی ﷺ الی الصلاة و کبر ثم اشار الیهم فمکثوا ثم انطلق فاغتسل و کان رأسه یقطر ماء فصلی بهم فلما انصرف قال انی خرجت الیکم جنبا و انی نسیت حتی قمت فی الصلاة.

۱۲۲۰ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور اقامت ہوگئی پھر آپؐ نے صحابہ کو اشارہ کیا وہ ٹھہر گئے پھر آپ تشریف لے گئے۔ غسل کیا اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا میں بحالت جنابت تمہاری طرف آ گیا تھا میں بھول گیا تھا یہاں تک کہ نماز کے لئے کھڑا ہوگیا (پھر یاد آیا تو چلا گیا)

۱۲۲۱ : حدثنا محمد بن یحیی ثنا الهیثم ابن خارجة ثنا اسماعیل بن عیاش عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ من اصابه قیء او رعاف او قلس او مذی فلینصرف فلیتوضأ ثم لیبن علی صلاته و هو فی ذالک لا یتکلم

۱۲۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نماز میں قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا منہ بھر کر پانی نکلے یا مذی نکل جائے تو وہ واپس جا کر وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے اور اس دوران وہ بات نہ کرے۔

۱۳۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ اَحْدَثَ فِي الصَّلاةِ كَيْفَ يَنْصَرِفُ

باب : نماز میں حدث ہو جائے تو کس طرح واپس جائے؟

۱۲۲۲ حدثنا عُمرُ بنُ شبّة بن عبيدة ابن زيد ثنا عُمرُ بنُ عليّ المُقدّميُّ عن هشام بن عُروة عنْ ابيه عنْ عائشة عن النّبيّ ﷺ قال اذا صلّى احدُكُم فاحدث فليُمسك على انفه ثمّ لينصرف

۱۲۲۲ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز کے دوران حدث ہو جائے تو ناک تھامے واپس ہو جائے۔

حَدَّثَنَا حرْمَلَةُ بْنُ يحْيى ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وهْبٍ ثنا عُمرُ بْنُ قيسٍ عنْ هشام ابْن عُروة عنْ ابيه عنْ عائشة عن النّبيّ ﷺ نحوهُ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۱۳۹ : بَابُ ما جاء فِي صَلاةِ الْمرِيْضِ

باب : بیمار کی نماز

۱۲۲۳ حدّثنا عليُّ بنُ مُحمّد ثنا وكيعٌ عنْ ابرهيم بن طهمان عنْ حُسيْن الْمُعلّم عن ابن بُريدة عن ابن بُريدة عنْ عمران ابن حُصيْنٍ قال كان بي النّاصُورُ فسألْتُ النّبيّ ﷺ عن الصّلاة فقال صلّ قائمًا فانْ لّم تستطعْ فقاعدًا فانْ لّم تستطعْ فعلى جنْبٍ

۱۲۲۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ناسور (بواسیر) کا عارضہ تھا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر نہ کر سکو تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لو۔

۱۲۲۴ حدّثنا عبْدُ الْحميْد بْنُ بيان الْواسطيُّ ثنا اسْحقُ الازْرقُ عنْ سُفْيان عنْ جابرٍ عنْ ابي حريْزٍ عنْ وائل بن حُجْرٍ قال رأيْتُ النّبيّ ﷺ صلّى جالسًا على يمينه وهُو وجعٌ

۱۲۲۴۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں دائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک صحت وتندرستی کی اور ایک بیماری کی۔ شریعت میں سب کے احکام بیان ہوئے ہیں اگر قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور اگر بیٹھنے کی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ اس حدیث میں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ یہی امام شافعی کے نزدیک افضل ہے۔ ایک دوسری حدیث میں چت لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہ نے اسی کو افضل قرار دیا ہے کہ مریض چت لیٹے اور گردن اور کندھوں کے نیچے کوئی چیز رکھ کر گھٹنے کھڑے کر لے کیونکہ قبلہ رخ پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ اس ہیئت سے نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے کے مشابہ ہو جاتا ہے اور رکوع وسجود کے لیے اشارہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ چت لیٹنے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اس طرح اشارہ ہوائے کعبہ کی طرف پڑتا ہے اور قبلہ درحقیقت وہ عمارت نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جہاں عمارت بنی ہوئی ہے اور اسی کو ہوائے کعبہ سے تعبیر کیا۔ چونکہ ہوا بھی خالی جگہ ہے لہٰذا چت لیٹنے والے کا اشارہ اسی ہوا کی طرف پڑتا ہے جو اصل کعبہ ہے اس لیے اولیٰ ہے۔

۱۴۰ : بَابُ فِي صلاة النّافلة قاعدًا

باب : نفل نماز (بلا عذر) بیٹھ کر پڑھنا

۱۲۲۵ حدّثنا ابو بكر بْنُ ابي شيبة ثنا ابو الاحوص عن

۱۲۲۵ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس

ابی اسحق عن ابی سلمة عن ام سلمة قالت والذی ذهب بنفسه ﷺ ما مات حتی کان اکثر صلاته و هو جالس و کان احب الاعمال الیه العمل الصالح الذی یدوم علیه العبد و ان کان یسیرا

ذات نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھالیا' اس کی قسم مرتے دم تک آپ کی بیشتر نماز بیٹھ کر تھی اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ نیک عمل تھا جس پر بندہ مداومت اختیار کرے خواہ تھوڑا ہو۔

۱۲۲۶ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا اسماعیل بن علیة عن الولید بن ابی هشام عن ابی بکر بن محمد عن عمرة عن عائشة قالت کان النبی ﷺ یقرأ و هو قاعد فاذا اراد ان یرکع قام قدر ما یقرأ انسان اربعین آیة

۱۲۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قراءت کرتے رہتے جب رکوع کرنے لگتے تو چالیس آیات کی بقدر کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۲۷ . حدثنا ابو مروان العثمانی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما رأیت رسول الله ﷺ یصلی فی شیء من صلاة اللیل الا قائما حتی دخل فی السن فجعل یصلی جالسا حتی اذا بقی علیه من قراءته اربعون آیة او ثلاثون آیة قام فقرأها و سجد

۱۲۲۷: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے نوافل کھڑے ہو کر پڑھتے ہی دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ جب آپ کی (مقررہ مقدار) قراءت میں سے تیس چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے اور (رکوع و) سجود میں چلے جاتے۔

۱۲۲۸ . حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا معاذ بن معاذ عن حمید عن عبد الله بن شقیق العقیلی قال سألت عائشة رضی الله تعالی عنها عن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل فقالت کان یصلی لیلا طویلا قائما و لیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ قائما رکع قائما و اذا قرأ قاعدا رکع قاعدا.

۱۲۲۸: حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے نبی ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا۔ تو فرمایا آپ کسی رات کھڑے ہو کر طویل نماز پڑھتے اور کسی رات بیٹھ کر طویل نماز پڑھتے۔ جب کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو کھڑے کھڑے ہی رکوع میں چلے جاتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کر لیتے۔

۱۴۱ : بَابُ صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

باب : بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے

۱۲۲۹ حدثنا عثمان بن ابی شیبة ثنا یحی بن آدم ثنا قطبة عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عبد الله بن باباه عن عبد الله بن عمرو ان النبی ﷺ مر به و هو یصلی جالسا فقال. صلاة الجالس علی النصف من صلاة

۱۲۲۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے گزرے تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز (ثواب کے اعتبار سے) آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے

الْقَائِمِ

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فَرَاٰى اُنَاسًا يُصَلُّوْنَ قُعُوْدًا فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ. مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَ مَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَ مَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ.

والے کی نماز ہے۔

۱۲۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو دیکھا کچھ لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدھی ہے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے۔

۱۲۳۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کو کھڑے ہونے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی تو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔

۱۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے مرض الوفات کی نمازوں کا بیان

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ لَمَّا ثَقُلَ) جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَجُلٌ اَسِيْفٌ تَعْنِيْ رَقِيْقٌ وَ مَتٰى مَا يَقُوْمُ مَقَامَكَ يَبْكِيْ فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ. قَالَتْ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى اَبِيْ

۱۲۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبیؐ اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال ہوا (اور ابو معاویہ نے کہا جب بیمار ہوئے) تو بلالؓ آپؐ کو نماز کی اطلاع دینے کے لئے آئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکرؓ رقیق القلب مرد ہیں جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے۔ اس لئے نماز بھی نہ پڑھا سکیں گے اگر آپؐ عمرؓ کو حکم دیں اور وہ نماز پڑھائیں (تو یہ اچھا ہوگا)۔ آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔ تم تو یوسفؑ کے ساتھ والی ہو (جیسے حضرت یوسفؑ کے ساتھ زلیخا نے یہ معاملہ کیا کہ عورتوں کی دعوت کی اور مقصد دعوت نہ تھی بلکہ یوسف کے حسن و جمال

بكر رضي الله تعالى عنه فصلى بالناس فوجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة فخرج الى الصلوة يهادى بين رجلين و رجلاه تخطان في الارض فلما احس به ابو بكر رضي الله تعالى عنه ذهب ليتاخر فاومى اليه النبي صلى الله عليه وسلم ان مكانك قال فجاء حتى اجلساه الى جنب ابى بكر رضي الله تعالى عنه فكان ابو بكر رضي الله تعالى عنه ياتم بالنبي صلى الله عليه وسلم والناس ياتمون بابى بكر رضي الله تعالى عنه

کا اظہار مقصود تھا تا کہ وہ عورتیں زلیخا کو معذور سمجھیں) ایسے ہی تم ظاہر میں تو یہ کہہ رہی ہو کہ ابوبکرؓ نرم دل آدمی ہیں نماز میں رونے لگیں گے اصل مقصد یہ ہے کہ لوگ ابوبکرؓ کو منحوس نہ سمجھنے لگیں اگر میری وفات ہوگئی تو ان کو پسند نہ کریں گے اس بات سے ابوبکرؓ کو بچانا چاہتی ہو)۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا۔ آپ نماز پڑھانے لگے۔ پھر رسول اللہؐ نے محسوس کیا کہ اب طبیعت ہلکی ہوگئی ہے تو دو مردوں کے سہارے نماز کیلئے تشریف لائے اور آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب ابوبکرؓ کو آپ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آتے رہے حتیٰ کہ ان دو مردوں نے آپ کو ابوبکرؓ کے ساتھ ہی بٹھا دیا تو ابوبکرؓ نبیؐ کی اور لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے (یعنی امام نبیؐ تھے اور سیدنا ابوبکرؓ مکبر تھے)۔

۱۲۳۳: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الله بن نمير عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت امر رسول الله ﷺ ابا بكر رضي الله تعالى عنه ان يصلي بالناس في مرضه فكان يصلي بهم فوجد رسول الله ﷺ خفة فخرج واذا ابو بكر رضي الله تعالى عنه يؤم الناس فلما رآه ابو بكر رضي الله تعالى عنه استأخر فاشار اليه رسول الله ﷺ اي كما انت فجلس رسول الله ﷺ حذاء ابي بكر رضي الله تعالى عنه الى جنبه فكان ابو بكر رضي الله تعالى عنه يصلي بصلاة رسول الله ﷺ والناس يصلون بصلاة ابي بكر رضي الله تعالى عنه.

۱۲۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپؓ نے نماز پڑھانی شروع کی تو رسول اللہؐ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی۔ آپؐ باہر نکلے تو ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابوبکرؓ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے منع فرمایا کہ اپنی حالت پر ہی رہو اور رسول اللہؐ ابوبکرؓ کے پہلو میں برابر ہی بیٹھ گئے تو ابوبکرؓ نبیؐ کو دیکھ دیکھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کے مطابق نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۲۳۴: حدثنا نصر بن علي الجهضمي انبانا عبد الله بن داود من كتابه في بيته قال سلمة بن نبيط انبانا عن نعيم بن ابي هند عن نبيط بن شريط عن سالم بن عبيد قال أغمي على رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه ثم افاق فقال. احضرت الصلاة. قالوا نعم قال. مروا بلالا

۱۲۳۴: حضرت سالم بن عبید کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کو بیماری میں بے ہوشی ہوگئی افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہوگیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر بے ہوشی ہوگئی۔ جب افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت

فلیؤذن و مروا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ فلیصل بالناس ثم اغمی علیہ فافاق فقال احضرت الصلاۃ قالوا نعم قال مروا بلالا رضی اللہ تعالی عنہ فلیؤذن و مروا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ فلیصل بالناس فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان ابی رجل اسیف فاذا قام ذلک المقام یبکی لا یستطیع فلو امرت غیرہ ثم اغمی علیہ فافاق فقال مروا بلالا رضی اللہ تعالی عنہ فلیؤذن و مروا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف او صواحبات یوسف قال فامر بلال رضی اللہ تعالی عنہ فاذن و امر ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ فصلی بالناس ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد خفۃ فقال انظروا لی من اتکیء علیہ. فجاءت بریرۃ رضی اللہ تعالی عنہا و رجل آخر فاتکا علیہما فلما راہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ ذھب لینکص فاومأ الیہ ان اثبت مکانک ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جلس الی جنب ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ حتی قضی ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ صلاتہ ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض.

قال ابو عبد اللہ ھذا حدیث غریب لم یحدث بہ غیر نصر بن علی.

ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر بے ہوشی ہو گئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا: جی۔ فرمایا: بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: میرے والد مرد رقیق القلب ہیں، جب اس جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپؐ کے خیال سے) رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ ہٰذا اگر آپؐ کسی اور سے کہہ دیں (تو بہتر ہو گا) پھر بے ہوشی ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو فرمایا بلالؓ سے کہو کہ اذان دیں اور ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر بلالؓ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی اور ابوبکرؓ کو آپؐ کا حکم سنایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھانی شروع کر دی۔ پھر رسول اللہؐ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی۔ تو فرمایا: کسی کو دیکھو کہ میں اس سے سہارا لوں۔ اتنے میں (عائشہؓ کی باندی) بریرہؓ اور ایک اور صاحب (عباسؓ یا علیؓ) آئے۔ آپؐ اُنکے سہارے تشریف لائے۔ جب ابوبکرؓ نے آپؐ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر رسول اللہؐ آ کر ابوبکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ نے نماز پوری کی پھر اسکے بعد رسول اللہؐ کا انتقال ہو گیا۔

۱۲۳۵ حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحق عن الارقم بن شرحبیل عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال لما مرض رسول اللہ ﷺ مرضہ الذی مات فیہ کان فی بیت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقال ادعوا لی علیا قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا

۱۲۳۵ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو عائشہؓ کے گھر تھے۔ عائشہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے ابوبکرؓ کو بلائیں۔ حفصہؓ نے عرض کیا ہم آپؐ کے لئے عمرؓ کو بلائیں۔ ام الفضلؓ نے عرض کیا ہم آپؐ کے لئے

یا رسُوْل اللهِ ندْعُوْلَک اَبَا بَکْرٍ رَضِی اللہُ تعالٰی عَنْه قالَ: ادْعُوْهُ. قالتْ حفْصَةُ رَضِی اللہُ تعالٰی عنه یا رسُوْلَ اللهِ ندْعُوا لک عُمر رَضِی اللہُ تَعالٰی عَنْه قال. ادْعُوْهُ . قالَتْ اُمُّ الْفضْلِ یارسُوْلَ اللهِ ندْعُوْلَکَ الْعباس رضی اللہُ تَعَالٰی عنه نعم فلمّا اجْتمَعُوْا رَفع رسُوْلُ الله ﷺ رأْسهُ فنظرَ فسکت فقالَ عُمرُ رَضِی اللہُ تَعالٰی عنه قُوْمُوْ عنْ رسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمّ جاءَ بلالٌ رَضِی اللہُ تَعالٰی عنه یُؤْذِنُهُ بالصَّلاةِ فقال: مُرُوْا ابَا بَکْرٍ رَضِی اللہُ تعالٰی عنه فَلْیُصلِّ بِالنَّاسِ. فقالتْ عائِشةُ رَضِی اللہُ تَعالٰی عنْها یا رسُوْل اللهِ! انَّ اَبَا بکْرِ رضی اللہُ تعالٰی عنْهُ رَجُلٌ رقیْقٌ حصرٌ و متی لَا یراک یبکیْ والنّاسُ یبْکُوْنَ فلَوْ امرْت عُمر یُصلّیْ بالنّاس فخرج ابُوْ بکْرٍ رضِی اللہُ تعالٰی عنه فصلّی بالنّاس فوَجدَ رسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ نَفْسِه خِفّةً فخرج یُهادیٰ بیْن رَجُلَیْنِ و رِجْلاهُ تخُطّانِ فِی الْاَرْضِ فلَمّا رَآهُ النّاسُ سبّحُوا بِاَبِیْ بکْرٍ فذهب لیسْتأْخِرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْه النّبیُّ ﷺ ایْ مکانک فجاء رسُوْلُ اللهِ ﷺ فجلسَ عنْ یمیْنه و قام ابُوْ بکْرٍ رضی اللہُ تعالٰی عنْهُ و کانَ ابُوْ بکْرٍ یأْتمُّ بالنّبیّ ﷺ والنّاسُ یأْتمُّوْنَ بِابِیْ بکْرٍ رَضِی اللہُ تعالٰی عنْهُ قَالَ ابْنُ عبّاسٍ و اخذ رسُوْلُ اللهِ ﷺ مِن الْقِرَاْةِ منْ حیْثُ کان بلغَ ابُوْ بکْرٍ رضی اللہُ تَعالٰی عنْه.

قال وکیْعٌ : و کذا السُّنّةُ

قال. فمات رسُوْلُ اللهِ ﷺ فیْ مرَضه ذلک

عباسؓ کو بلائیں؟ فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہؐ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور خاموش ہو گئے تو عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس سے اُٹھ جائیں۔ پھر بلالؓ نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکرؓ مرد رقیق القلب اور کم گو ہیں اور جب آپؐ کو نہ دیکھیں گے تو رونے لگیں گے اور لوگ بھی رونے لگیں گے۔ لہٰذا اگر آپؐ عمرؓ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو بہتر ہو گا) سو (حسب ارشاد) ابوبکرؓ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانے لگے پھر رسول اللہؐ کو طبیعت ہلکی محسوس ہوئی تو آپؐ دو مردوںؓ کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپؐ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپؐ کو دیکھا تو ابوبکرؓ کو متوجہ کرنے کے لئے سبحان اللہ کہا وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبیؐ نے اُن کو اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور رسول اللہؐ آ کر ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابوبکرؓ کھڑے رہے اور ابوبکرؓ نبیؐ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت شروع فرمائی جہاں ابوبکرؓ پہنچے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سنت یہی ہے۔ فرمایا کہ پھر اسی بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں بیماری کی وجہ سے ضعف تھا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہوں گے اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر دوسرے مقتدی رکوع وسجدہ کرتے تھے۔ اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے پر کھڑا کیا اور اپنی نیابت کے لیے منتخب فرمایا۔

۱۴۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِهِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی اُمتی کے پیچھے نماز پڑھنا

۱۲۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللہِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَیْنَا اِلَی الْقَوْمِ وَ قَدْ صَلّٰی بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ رَکْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُتِمَّ الصَّلَاةَ قَالَ. وَ قَدْ اَحْسَنْتَ کَذٰلِکَ فَافْعَلْ.

۱۲۳۶ : حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ (سفر میں) پیچھے رہ گئے تو ہم لوگوں کے پاس اُس وقت پہنچے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب ان کو نبیؐ کی تشریف آوری کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ نماز پوری کروائیں اور (نماز کے بعد) فرمایا: تم نے اچھا کیا' ایسا ہی کیا کرو (کہ سفر میں اگر میری آمد کی توقع نہ ہو تو جماعت کروادیا کرو)۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل پر تحسین فرمائی اور آئندہ کے لیے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس سے نماز با جماعت کا اہتمام معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل آدمی مفضول کی اقتداء کر سکتا ہے۔

۱۴۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ

باب: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

۱۲۳۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتِ اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَیْهِ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا.

۱۲۳۷ : عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ بیمار ہوئے تو کچھ صحابہ عیادت کیلئے حاضر ہوئے تو نبیؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ان صحابہ نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبیؐ نے ان کو اشارہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۳۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ فَدَخَلْنَا نَعُوْدُهٗ . وَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا

۱۲۳۸ : حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبیؐ گھوڑے سے گر پڑے تو آپؐ کی دائیں جانب چھل گئی۔ ہم آپؐ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جب نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپؐ کے

و صلّينا وراءهٗ قعودا فلما قضى الصلاة قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبّروا و اذا ركع فاركعوا و اذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد و اذا سجد فاسجدوا و اذا صلّى قاعدا فصلّوا قعودا اجمعين

پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی جب نماز پوری کر لی تو فرمایا امام کو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ ((سمع الله لمن حمده)) کہے تو تم ((ربنا ولک الحمد)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۳۹ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا هشيم بن بشير عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا و اذا ركع فاركعوا و اذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد و ان صلّى قائما فصلّوا قياما و ان صلى قاعدا فصلّوا قعودا

۱۲۳۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب ((سمع الله لمن حمده)) کہے تو تم ((ربنا ولک الحمد)) کہو اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۴۰ : حدثنا محمد بن رمح المصرى انبأنا الليث بن سعد عن ابي الزبير عن جابر رضى الله تعالى عنه قال اشتكى رسول الله ﷺ فصلّينا وراءه و هو قاعد و ابو بكر رضى الله تعالى عنه يكبر يسمع الناس تكبيره فالتفت الينا فرآنا قياما فاشار الينا فقعدنا فصلينا بصلاته قعودا فلما سلّم قال ان كدتم ان تفعلوا فعل فارس والروم يقومون على ملوكهم و هم قعود فلا تفعلوا ائتمّوا بائمتكم ان صلّى قائما فصلّوا قياما و ان صلّى قاعدا فصلّوا قعودا.

۱۲۴۰ : جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ بیمار تھے۔ ہم نے آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکرؓ تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپؐ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ آپؐ نے ہماری طرف التفات فرمایا تو ہمیں کھڑے دیکھ کر اشارہ فرمایا۔ ہم بیٹھ گئے اور آپؐ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی اور جب سلام پھیرا تو فرمایا قریب تھا کہ تم فارس و روم والوں کا سا عمل کرتے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں جبکہ بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں آئندہ ایسا نہ کرنا اپنے اماموں کی اقتداء کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۱۴۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

باب : نماز فجر میں قنوت

۱۲۴۱ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الله بن

۱۲۴۱ : حضرت ابو مالک اشجعی سعد بن طارق فرماتے ہیں

ادریس و حفص بن غیاث و یزید بن هارون عن ابی مالک الاشجعی سعد بن طارق قال قلت لابی یا ابت انک قد صلیت خلف رسول الله ﷺ و ابی بکر و عمر و عثمن و علی ههنا بالکوفة نحوا من خمس سنین فکانوا یقنتون فی الفجر فقال ای بنی محدث

کہ میں نے اپنے والد محترم سے کہا ابا جان آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے پیچھے اور تقریباً پانچ سال یہاں کوفہ میں حضرت علیؓ کے پیچھے نمازیں ادا کیں۔ کیا وہ فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا بیٹا یہ نئی چیز نکالی گئی ہے۔

۱۲۴۲: حدثنا حاتم بن نصر الضبی ثنا محمد بن یعلی زنبور ثنا عنبسة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن نافع عن ابیه عن ام سلمة قالت نهی رسول الله ﷺ عن القنوت فی الفجر

۱۲۴۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں قنوت پڑھنے سے روک دیا گیا۔

۱۲۴۳: حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا یزید بن زریع ثنا هشام عن قتادة عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺ کان یقنت فی صلاة الصبح یدعو علی حی من احیاء العرب شهرا ثم ترک

۱۲۴۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت پڑھتے اور عرب کے بعض قبائل کے لئے ایک ماہ بددعا فرماتے رہے پھر چھوڑ دیا۔

۱۲۴۴: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید ابن المسیب عن ابی هریرة قال لما رفع رسول الله ﷺ راسه من صلاة الصبح قال اللهم انج الولید بن الولید و سلمة بن هشام و عیاش بن ابی ربیعة و المستضعفین بمکة اللهم اشدد وطأتک علی مضر واجعلها علیهم سنین کسنی یوسف.

۱۲۴۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کا سلام پھیرا تو یہ دعا مانگی ''اے اللہ! ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور مسلمانوں کو چھٹکارا عطا فرما۔ اے اللہ! مضر قبیلہ پر سخت گرفت فرما اور ان پر یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح قحط ڈال دے۔''

خلاصۃ الباب ☆ نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دوسرے رکوع کے بعد قنوت پورے سال مشروع ہے۔ اس سلسلہ میں حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ عام حالات میں قنوتِ فجر مسنون نہیں' البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگئی ہو تو اس زمانہ میں فجر میں قنوت پڑھنا مسنون ہے جسے ''قنوتِ نازلہ'' کہا جاتا ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور حنابلہ کی دلیل ہیں اور جن احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت پڑھنا ثابت ہے وہ قنوتِ نازلہ پر محمول ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مفارقت تک قنوت پڑھتے رہے اس کا معنی یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طویل قیام ہمیشہ فرماتے تھے' معروف قنوت مراد نہیں۔ حنفیہ قنوتِ نازلہ اور فجر کی نماز میں طویل قیام کے قائل ہیں۔ اس طرح تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

۱۴۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں سانپ بچھو کو مار ڈالنا

۱۲۴۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْعَقْرَبِ وَالْحَيَّةِ.

۱۲۴۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران بچھو اور سانپ کو مار ڈالنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۲۴۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّهَّانُ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَغَتِ النَّبِيَّ عَقْرَبٌ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ الْمُصَلِّيَ وَ غَيْرَ الْمُصَلِّي اُقْتُلُوْهَا فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ.

۱۲۴۶ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو نے ڈسا تو ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو بچھو پر نمازی کو چھوڑے ہے نہ غیر نمازی کو تم اس کو حل و حرم میں قتل کر سکتے ہو۔

۱۲۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ثَنَا مَنْدَلٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ عَقْرَبًا وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ.

۱۲۴۷ : حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک بچھو مار ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذی جانوروں اور حوام الارض کو دوران نماز بھی مار ڈالنا جائز ہے کہ کہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔

۱۴۷ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنا ممنوع ہے

۱۲۴۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَلَاتَيْنِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۲۴۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۲۴۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى

۱۲۴۹ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر کے بعد

تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

غروبِ آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔

۱۲۵۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِیْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ اَرْضَاهُمْ عِنْدِیْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۲۵۰: حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ میرے سامنے بہت سی پسندیدہ شخصیات نے شہادت دی جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک اور عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک کسی قسم کی کوئی بھی نماز نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اوقاتِ مکروہہ کی دو قسمیں ہیں ایک اوقاتِ ثلاثہ یعنی طلوع' استواء اور غروب کے اوقات اور دوسرے نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے بعد کے اوقات۔ پہلی قسم کے بارے میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کی نماز ناجائز ہے۔ خواہ فرض ہو یا نفل۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک فرائض جائز ہیں اور نوافل ناجائز۔ البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک نوافل ذوات الاسباب بھی جائز ہیں۔ نوافل ذوات الاسباب کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ ایسے نوافل جن کا سبب بندہ کے اختیار کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہو۔ مثلاً تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد' نمازِ شکر' نمازِ عید' کسوف وغیرہ۔ رہی اوقاتِ مکروہہ کی دوسری قسم یعنی نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد کے اوقات سو ان کے بارے میں امام شافعیؒ کا مسلک یہی ہے کہ ان میں فرائض اور نوافل ذوات الاسباب دونوں جائز ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک ان اوقات میں فرائض تو جائز ہیں لیکن نوافل خواہ ذوات الاسباب ہوں یا غیر ذوات الاسباب دونوں ناجائز ہیں۔ احادیث باب حنفیہ کا استدلال ہیں جن میں بعد الفجر اور بعد العصر نماز سے مطلق منع کیا گیا ہے۔ حنفیہ احادیث تحیۃ المسجد اور جبیر بن مطعم کی حدیث۔ لا تمنعوا احدا کو حدیث باب سے مخصوص مانتے ہیں اور امام طحاویؒ کے بقول مضطرب الافساد ہے اور اگر یہ روایت صحیح ہو تب بھی اس کا مقصد حرم کے محافظین کو یہ ہدایت کرنا ہے کہ وہ حرم کو ہر وقت کھلا رکھیں اور طواف ونماز پر پابندی عائد نہ کریں۔ احادیث میں اس کی تائید موجود ہے۔ حنیفہ کے مؤقف کی وجہ ترجیح یہ ہے کہ نہی کی احادیث زیادہ ہیں لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ممانعت پر عمل کیا جائے کیونکہ ان اوقات کو مشغول بالفرائض قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا اس وقت میں نوافل تو ناجائز ہوں گے لیکن فرائض کسی بھی قسم کے ہوں وہ جائز ہیں کیونکہ وقت کا موضوع لہ وہی ہیں۔

۱۴۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِی السَّاعَاتِ الَّتِیْ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلَاةُ

باب: نماز کے مکروہ اوقات

۱۲۵۱ . حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَی اللهِ مِنْ اُخْرٰی قَالَ: نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ

۱۲۵۱: حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ایک وقت دوسرے وقت سے زیادہ پسند اور محبوب ہو؟ فرمایا: جی! رات کا بالکل درمیانی حصہ (اللہ تعالیٰ کو باقی اوقات سے زیادہ محبوب ہے) لہٰذا صبح کے

فصل ما بدالک حتی یطلع الصبح ثم انتہ حتی تطلع الشمس و ما دامت کانھا حجفۃ حتی تنشش ثم صل ما بدالک حتی یقوم العمود علی ظلہ ثم اقتہ حتی تزیغ الشمس فان جھنم تسجر نصف النھار ثم صلی ما بدا لک حتی تصلی العصر ثم انتہ حتی تغرب الشمس فانھا تغرب بین قرنی الشیطان و تطلع بین قرنی الشیطان.

طلوع تک جتنی چاہو نماز پڑھتے رہے (فجر کی سنت و فرض کے علاوہ باقی نمازوں سے) رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور جب تک ڈھال کی طرح رہے (رکے رہو) یہاں تک کہ جب خوب کھل جائے تو پھر جتنی چاہو نماز پڑھو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر قائم ہو تو نماز سے رک جاؤ (اور رکے رہو) یہاں تک کہ سورج ڈھلنا شروع ہو جائے اسلئے کہ نصف النہار کے وقت دوزخ سلگایا جاتا ہے اس کے بعد جتنی چاہو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ جب عصر کی نماز پڑھو تو پھر رک جاؤ غروب آفتاب تک اسلئے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دوسینگوں کے درمیان ہی طلوع ہوتا ہے۔

۱۲۵۲ حدثنا الحسن بن داود المنکدری ثنا ابن ابی فدیک عن الضحاک بن عثمان عن المقبری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سأل صفوان بن المعطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انی سائلک عن امر انت بہ عالم و انا بہ جاھل قال و ما ھو. قال ھل من ساعات اللیل والنھار ساعۃ تکرہ فیھا الصلاۃ قال. نعم اذا صلیت الصبح فدع الصلاۃ حتی تطلع الشمس فانھا تطلع بقرنی الشیطان ثم صل فالصلاۃ محضورۃ متقبلۃ حتی تستوی الشمس علی رأسک کالرمح فاذا کانت علی رأسک کالرمح فدع الصلاۃ فان تلک الساعۃ تسجر فیھا جھنم و تفتح فیھا ابوابھا حتی تزیغ الشمس عن حاجبک الایمن فاذا زالت فالصلاۃ محضورۃ متقبلۃ حتی تصلی العصر ثم دع الصلاۃ حتی تغیب الشمس

۱۲۵۲ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے رسول اللہؐ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپؐ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہو جو آپؐ کو معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ دن رات کی ساعات میں سے کسی ساعت میں نماز مکروہ بھی ہے؟ فرمایا۔ جی! جب صبح کی نماز پڑھ لو تو طلوع آفتاب تک نماز چھوڑ دو کیونکہ آفتاب شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اسکے بعد نماز پڑھو اس نماز میں فرشتے حاضر ہونگے اور قبول ہوگی' یہاں تک کہ آفتاب نیزے کی مانند سیدھا سر پر آجائے تو نماز چھوڑ دو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ سورج تمہارے دائیں ابرو سے ڈھل جائے تو پھر اسکے بعد کی نماز میں فرشتے بھی حاضر ہونگے اور قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو تو پھر نماز چھوڑ دو غروب آفتاب تک۔

۱۲۵۳ حدثنا اسحق بن منصور انبانا عبد الرزاق انبانا معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان

۱۲۵۳: ابوعبداللہ صنابحیؒ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا۔ آفتاب شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا یوں فرمایا کہ سورج کے ساتھ شیطان کے دوسینگ بھی نکلتے ہیں جب

الشَّمس تطلُع بين قرني الشَّيطان (او قال يطلُع معها قرنا الشَّيطان. فاذا ارتفعت فارقها فاذا كانت في وسط السَّماء قارنها فاذا دلكت (او قال زالت) فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها فلا تصلُّوا هذه السَّاعات الثَّلاث

آفتاب بلند ہو جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب آسمان کے وسط میں ہو تو یہ ساتھ مل جاتا ہے اور جب وہ ڈھل جائے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب غروب ہونے لگتا ہے تو پھر آ کر ساتھ مل جاتا ہے اور جب غروب ہو چکتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے اسلئے ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ اوقات مشرکین کی عبادت کے اوقات ہیں۔ جو اللہ کے سوا سورج کی پرستش کرتے ہیں تو ان اوقات میں گو خدا کی عبادت جائے لیکن مشرکین کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ اور منع ٹھہری۔ یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زمین گروی ہے اور وہ سورج کے گرد گھومتی ہے اب جو لوگ منطقہ بروج کے تحت میں زمین کے چاروں طرف رہتے ہیں ان میں کوئی وقت اس سے خالی نہ ہوگا۔ یعنی کہیں دوپہر ضرور ہوگی۔ اور کہیں طلوع ہوتا ہوگا اور کہیں غروب ہوتا ہوگا پس ہر وقت میں نماز منع ٹھہرے گی اور اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک ملک والوں کو اپنے طلوع اور غروب اور استواء سے غرض ہے دوسرے ملکوں سے غرض نہیں۔ پس جس وقت ہمارے ملک میں زوال ہو جائے تو نماز درست ہوگی حالانکہ جس وقت ہمارے ہاں زوال ہوا ہے اس وقت ان لوگوں کے ہاں جو مغرب کی طرف بسے ہوئے ہیں استواء کا وقت ہوتا ہے ایک اور اعتراض ہوتا ہے وہ یہ کہ جب آفتاب کسی وقت میں خالی نہ ہوا یعنی کسی نہ کسی ملک میں اس وقت استواء ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں اس وقت طلوع ہوگا اور کسی نہ کسی ملک میں غروب تو شیطان آفتاب سے جدا کیونکر ہوگا بلکہ ہر وقت آفتاب کے ساتھ رہے گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک جو شیطان آفتاب پر متعین ہے وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور آفتاب کے ساتھ ہی ساتھ پھرتا ہے لیکن جدا ہونے سے یہ غرض ہے کہ آفتاب کے ساتھ ہی وہ ہماری سمت سے ہٹ جاتا اور مشرکوں کی عبادت کا وقت ہمارے ملک میں تو بہرحال ختم ہو جاتا ہے اور ہم کو نماز پڑھنا اور عبادت کرنا درست ہو جاتا ہے گو نفس الامر میں وہ آفتاب سے جدا نہ ہوا اس لئے کہ ہر ساعت کہیں نہ کہیں طلوع اور غروب اور استواء کا وقت ہے واللہ اعلم۔ (مترجم)

۱۴۹: بَابُ ما جاء في الرُّخصة في الصلاة بمكّة في كُلِّ وقْتٍ

باب: مکہ میں ہر وقت نماز کی رخصت

۱۲۵۴: حدثنا يحيى بنُ حكيم ثنا سفيانُ ابن عيينة عن ابي الزُّبير عن عبد الله ابن باباه عن جبير بن مُطْعِم قال قال رسُولُ الله ﷺ يا بني عبد منافٍ لا تمنعُوا احدًا طاف بهذا البيت و صلّى ايّة ساعةٍ شاء من اللّيْل و النّهار

۱۲۵۴: حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد مناف کے بیٹو کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت چاہے دن ہو خواہ رات۔

۱۵۰: بَابُ ما جَاءَ فِيمَا اِذَا اَخَّرُوْا الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

باب: جب لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کرنے لگیں

۱۲۵۵: حدثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح انا ابُو بكر ابْنُ عيّاشٍ عن عاصمٍ عنْ زرٍّ عنْ عبْد الله ابْن مسْعُوْدٍ قال قال رسُوْلُ الله ﷺ لعلّكُمْ ستُدْرِكُوْن اقْوامًا يُصلُّوْن الصّلاة لغيْر وقْتها فانْ ادْركْتُمُوْهُمْ فصلُّوْا فيْ بُيُوْتكُمْ للْوقْت الّذيْ تعْرفُوْن ثُمّ صلُّوْا معهُمْ واجْعلُوْها سُبْحةً

۱۲۵۵: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز بے وقت پڑھیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو نماز اپنے گھروں میں ہی اس وقت میں پڑھ لینا جس کو تم جانتے پہچانتے ہو (مجھے دیکھ کر) پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے نماز میں شریک ہو جانا۔

۱۲۵۶: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن ابی عمران الجونی عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر عن النبی قال صل الصلوۃ لوقتھا فان ادرکت الامام یصلی بھم فصل معھم و قد احرزت صلاتک و الا فھی نافلۃ لک۔

۱۲۵۶: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بروقت ادا کرو پھر اگر تم امام کو لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوا پاؤ تو ان کے ساتھ (بھی) پڑھ لو اور تم اپنی نماز تو محفوظ کر ہی چکے۔

۱۲۵۷: حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفیان بن عیینۃ عن منصور عن ھلال بن یساف عن ابی المثنی عن ابی ابی ابن امرأۃ عبادۃ بن الصامت یعنی عن عبادۃ بن الصامت عن النبی ﷺ قال: سیکون امراء تشغلھم اشیاء یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا فاجعلوا صلاتکم معھم تطوعا۔

۱۲۵۷: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: عنقریب ایسے حکام ظاہر ہوں گے جو دیگر مشاغل میں مصروفیت کی وجہ سے نماز کو وقت سے بھی مؤخر کر دیں گے (تو تم وقت میں اپنی نماز پڑھ لینا) اور ان کے ساتھ اپنی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا۔

۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نمازِ خوف

۱۲۵۸: حدثنا محمد بن الصباح انبانا جریر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ فی صلاۃ الخوف (ان یکون الامام یصلی بطائفۃ معہ فیسجدون سجدۃ واحدۃ و تکون طائفۃ منھم بینھم و بین العدو ثم ینصرف الذین سجدوا والسجدۃ مع امیرھم ثم یکونون مکان الذین لم یصلوا و یتقدم الذین لم یصلوا فیصلوا مع امیرھم سجدۃ واحدۃ ثم ینصرف امیرھم وقد صلی صلاتہ و یصلی کل واحد من الطائفتین بصلاتہ سجدۃ لنفسہ فان کان خوف اشد من ذالک فرجالا او رکبانا ﷺ۔

قال یعنی بالسجدۃ الرکعۃ

۱۲۵۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام ایک طائفہ کو نماز پڑھائے وہ ایک سجدہ اس کے ساتھ کریں (یعنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لیں) اور ایک طائفہ ان نماز پڑھنے والوں اور دشمن کے درمیان رہے پھر جنہوں نے اپنے امیر کے ساتھ نماز ادا کی وہ واپس آ کر ان لوگوں کی جگہ لے لیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آگے بڑھ کر اپنے امیر کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر امیر (امام) سلام پھیر دے کیونکہ اس کی نماز مکمل ہو چکی اور ہر طائفہ اپنی ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لے۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو جائے (کہ اس طرح بھی نماز ادا نہ کی جا سکے) تو پیدہ اور سواری کی حالت ہی میں نماز ادا کریں۔

۱۲۵۹: حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید القطان حدثنی یحی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد عن صالح ابن خوات عن سھل بن ابی حثمۃ انہ قال فی صلاۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ و تقوم

۱۲۵۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ نے نماز خوف کے بارے میں فرمایا: امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک طائفہ امام کے ساتھ ہو جائے اور دوسرا دشمن کے سامنے لیکن منہ اپنی صف کی طرف

طائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ و طائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَ وُجُوهُهُمْ إِلَى الصَّفِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَ يَرْكَعُونَ لأَنْفُسِهِمْ وَ يَسْجُدُونَ لأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ إِلَى مَقَامِ أُولئِكَ وَ يَجِيءُ أُولئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَ يَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَ لَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَ يَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ.

رکھے۔ امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک رکوع اور دو سجدوں وہ اپنی جگہ کر لیں پھر وہ دوسرے طائفہ کی جگہ آ جائیں اور دوسرا طائفہ آ جائے تو امام ان کو بھی ایک رکوع کرائے دو سجدے امام کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ان کی ایک رکعت پھر وہ بھی ایک رکعت دو سجدوں سمیت پڑھیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فَسَأَلْتُ يَحْيَ بْنَ سَعِيْدِ الْقَطَّانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَ ابْنِ سَعِيْدٍ

محمد بن بشار دوسرے طریق سے اس حدیث مبارکہ کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بیان فرمایا کہ اس حدیث مبارکہ کو اپنے پاس لکھ رکھو۔

قَالَ قَالَ لِيْ يَحْيَى اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَ لَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَ لٰكِنْ مِثْلَ حَدِيْثِ يَحْيَى.

مجھے تو یحییٰ کی حدیث کی مانند یاد ہے دوسری طرح یاد نہیں۔

۱۲۶۰ . حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ حَتّٰى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ اُولٰئِكَ بِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ حَتّٰى قَامُوْا مُقَامَ اُولٰئِكَ وَ تَخَلَّلَ اُولٰئِكَ حَتّٰى قَامُوْا مُقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلُوْنَهُ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ سَجَدَ اُولٰئِكَ سَجْدَتَيْنِ وَ كُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَجَدَ طَائِفَةٌ بِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَ كَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

۱۲۶۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو صلوٰۃ الخوف پڑھائی پہلے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا باقی کھڑے رہے جب اگلی صف سجدے سے اٹھی تو دوسروں نے اپنے طور پر دو سجدے کئے پھر اگلی صف پیچھے ہو کر دوسری صف والوں کی جگہ کھڑی ہو گئی اور پچھلی صف درمیان میں سے آگے بڑھی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی تو نبی ﷺ نے سب کے ساتھ رکوع کیا پھر نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو باقیوں نے دو سجدے اپنے طور پر کر لئے اور سب نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور ہر طائفہ نے اپنے طور پر دو سجدے کئے اور دشمن قبلہ کی طرف تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ صلوٰۃ الخوف کا ذکر قرآنِ حکیم میں اجمالاً ہے۔ تفصیل اس نماز کی احادیث میں ہے حدیث ۱۲۵۸ پر امام ابوحنیفہ نے عمل کیا ہے۔ صاحب فتح القدیر علامہ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں یہ اُس وقت ہے کہ لوگ ایک امام کی اقتداء پر اصرار کریں ورنہ بہتر یہ ہے کہ دو امام ہوں' ایک امام ایک گروہ کو نماز پڑھائے اور دوسرا دوسرے گروہ کو۔

۱۵۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: سورج اور چاند گرہن کی نماز

۱۲۶۱ ۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابى ثنا اسماعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن ابى مسعود قال قال رسول الله ﷺ ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد من الناس فاذا رأيتموه فقوموا فصلوا

۱۲۶۱ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن دیکھوتو کھڑے ہوکر نماز پڑھو۔

۱۲۶۲ حدثنا محمد بن المثنى و احمد بن ثابت و جميل بن الحسن قالوا ثنا عبد الوهاب ثنا خالد الحذاء عن ابى قلابة عن النعمان ابن بشير رضى الله تعالى عنه قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فزعا يجر ثوبه حتى اتى المسجد فلم يزل يصلى حتى انجلت ثم قال ان اناسا يزعمون ان الشمس والقمر لا ينكسفان الا لموت عظيم من العظماء و ليس كذلك ان الشمس و القمر لا ينكسفان لموت احد و لا لحياته فاذا تجلى الله لشيء من خلقه خشع له

۱۲۶۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ گھبرا کر کپڑے سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں آ کر نماز میں مشغول رہے حتی کہ سورج صاف ہوگیا پھر فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے سورج اور چاند کو گرہن نہیں لگا کرتا جب اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اپنی تجلی (اظہار قدرت) فرماتا ہے تو وہ اس کی عاجزی کرنے لگتی ہے۔

۱۲۶۳ حدثنا احمد بن عمرو بن السرح المصرى ثنا عبد الله بن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب اخبرنى عروة بن الزبير عن عائشة قالت كسفت الشمس فى حياة رسول الله ﷺ فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المسجد فقام فكبر فصف الناس وراءه فقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر فركع ركوعا طويلا ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد) ثم قام فقرأ قراءة طويلة هى ادنى من القراءة الاولى ثم كبر فركع ركوعا طويلا هو ادنى من الركوع الاول ثم قال: سمع الله لمن حمده ربنا و لك الحمد.) ثم فعل فى الركعة الاخرى مثل ذلك فاستكمل اربع

۱۲۶۳: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی زندگی میں ایک بار سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف گئے اور کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت فرمائی پھر اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا پھر کہا((سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد)) پھر کھڑے ہوکر طویل قرأت فرمائی لیکن یہ پہلی قرأت کی بنسبت ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کر لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً مختصر پھر ((سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد)) کہا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ تو پھر چار رکوع اور چار سجدے

ركعاتٍ و اربع سجداتٍ و انجلت الشمس قبل ان ينصرف ثم قام فخطب الناس فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يكسفان لموت احدٍ و لا لحياته فاذا رأيتموهما فافزعوا الى الصلاة.

کیے اور سورج سلام پھیرنے سے قبل ہی صاف ہو گیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ جل جلالہ کی حسب شان حمد وثناء کی پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت وحیات سے ان کو گرہن نہیں لگتا جب تم ان کو گرہن دیکھو تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

۱۲۶۴: حدثنا عليُّ بنُ محمدٍ ومحمدُ بنُ اسماعيل قالا ثنا وكيعٌ عن سفيان عن الاسود بن قيسٍ عن ثعلبة بن عبادٍ عن سمرة بن جندبٍ قال صلى بنا رسول الله ﷺ في الكسوف فلا نسمع له صوتًا.

۱۲۶۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی۔

۱۲۶۵: حدثنا محرز بن سلمة العدنيُّ ثنا نافع بن عمر الجمحيُّ عن ابن ابي مليكة عن اسماء بنت ابي بكرٍ رضي الله تعالى عنهما قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الكسوف فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم رفع فقام القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع فاطال السجود ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم انصرف فقال . لقد دنت منى الجنة حتى لو اجترأت عليها لجئتكم بقطافٍ من قطافها و دنت مني النار حتى قلت اي رب و انا فيهم.

۱۲۶۵: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز کسوف پڑھائی تو طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دوبارہ طویل قیام کے بعد طویل رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر طویل قیام پھر طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو دوبارہ طویل قیام اور طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر دوسرا سجدہ بھی طویل کیا پھر سلام پھیر کر فرمایا: جنت میرے اتنے قریب آ گئی کہ اگر ذرا سی کوشش کرتا تو جنت کا ایک خوشہ تمہیں لا دیتا اور دوزخ بھی اتنی قریب ہوئی کہ میں نے کہا اے میرے پروردگار! ابھی تو میں ان لوگوں میں موجود ہوں (اور آپ کا وعدہ ہے کہ جب تک میں لوگوں میں موجود رہوں گا عذاب نہ ہوگا تو پھر یہ دوزخ اتنے قریب کیسے؟)

قال نافعٌ حسبت انه قال و رأيت امرأة تخدشها هرةٌ لها فقلت ما شأن هذه ؟ قالوا حبستها حتى ماتت جوعًا لاهي اطعمتها ولاهي ارسلتها تأكل من خشاش الارض.

نافع (راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے دیکھا ایک عورت کو اسکی بلی نوچ رہی ہے۔ میں نے پوچھا اسکو کیا ہوا؟ تو (فرشتوں نے) بتایا کہ اس نے بلی کو باندھے رکھا حتیٰ کہ بھوکی مر گئی نہ خود کھلایا نہ کھولا کہ کیڑے مکوڑے (ہی) کھا لیتی۔

خلاصۃ الباب ☆ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفاً یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے۔ یہاں چند مسائل بحث طلب ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ بعض ملحدین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کسوف شمس (اسی طرح خسوف قمر) کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا واقعہ ہے جو طبعی اسباب کے ماتحت رونما ہوتا ہے۔ جیسے طلوع وغروب اور اس کا ایک خاص حساب مقرر ہے۔ چنانچہ سالوں پہلے بتایا جا سکتا ہے کہ فلاں وقت کسوف یا خسوف ہوگا۔ لہٰذا اس واقعہ کو خارق عادت قرار دے کر اس پر گھبرانا اور نماز و استغفار کی طرف متوجہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے اوّلاً تو کسوف و خسوف خواہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ہوں' لیکن ہیں تو باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر۔ اس لیے اس کی عظمت و جلال کے اعتراف کے لیے نماز مشروع ہوئی۔ ثانیاً درحقیقت کسوف و خسوف اس وقت کی ایک ادنیٰ جھلک دکھلا دیتے ہیں جب تمام اجرام فلکیہ بے نور ہو جائیں گے۔ اس اعتبار سے یہ واقعات مذکر آخرت ہیں (لہٰذا ایسے مواقع پر رجوع الی اللہ ہی مناسب ہے) ثالثاً۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پچھلی اُمتوں پر جتنے عذاب آئے اُن کی شکل یہ ہوئی کہ بعض ایسے معمولی اُمور جو روزمرہ اسباب طبعیہ کے ماتحت ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ اپنی معروف حد سے آگے بڑھ گئے تو عذاب کی شکل اختیار کر گئے مثلاً قوم نوح پر بارش اور قوم عاد پر آندھی وغیرہ۔ اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ ہوائیں بڑھ کر عذاب کی صورت نہ اختیار کر لیں۔ چنانچہ ایسے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور خاص دعاء و استغفار میں مشغول ہو جاتے۔ اسی طرح یہ کسوف و خسوف بھی اگرچہ طبعی اسباب کے تحت رونما ہوتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی معروف حد سے بڑھ جائیں تو عذاب بن سکتے ہیں۔ خاص طور سے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق کسوف و خسوف کے لمحات انتہائی نازک ہوتے ہیں کیونکہ کسوف کے وقت چاند' سورج اور زمین کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو سورج اور زمین دونوں اپنی کشش ثقل سے اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لمحات میں خدانخواستہ اگر کسی ایک جانب کی کوشش غالب آ جائے تو اجرام فلکیہ کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لہٰذا ایسے نازک وقت میں رجوع الی اللہ کے سوا چارہ نہیں۔ دوسری بحث صلوۃ کسوف کی شرعی حیثیت کے متعلق ہے۔ جمہور کے نزدیک صلوٰۃ کسوف سنت مؤکدہ ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں۔ جبکہ امام مالکؒ نے اسے جمعہ کا درجہ دیا ہے۔ تیسری بحث صلاۃ کسوف کے طریقہ سے متعلق ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں۔ (چنانچہ اس موقع پر دو رکعتیں معروف طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں) جبکہ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک صلوۃ کسوف کی ہر رکعت دو رکوعات پر مشتمل ہے۔ ان حضرات کے استدلال حضرت عائشہ اور حضرت اسماء' حضرت ابن عباس' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی معروف روایت سے ہے جو صحاح میں مروی ہے اور ان میں دو رکوع کی تصریح پائی جاتی ہے۔ حنفیہ کا استدلال اُن احادیث سے ہے جو ایک رکوع پر دلالت کرتی ہیں

۱) پہلی دلیل صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرہؓ کی روایت ہے۔ ۲) دوسری دلیل نسائی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت ہے۔ ۳) تیسری دلیل حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو نسائی میں مروی ہے۔ ۴) چوتھی دلیل نسائی میں قبیصہ بن مخارق بن ہلالی کی روایت ہے۔ ۵) پانچویں دلیل مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت ہے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں کوئی نیا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔ جہاں تک ائمہ ثلاثہ کی مستدل روایت کا تعلق ہے سو ان کا جواب یہ ہے کہ صلوۃ الکسوف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاشبہ دو رکوع ثابت ہیں بلکہ پانچ رکوع تک کا بھی روایات میں ثبوت ملتا ہے لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہٰذا اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے تھے۔ یہ رکوع جزو صلوۃ نہیں تھے بلکہ سجدہ شکر کی طرح رکوعات تخشع تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھے اور ان کی ہیئت نماز

کے عام رکوعات سے کسی قدر مختلف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان رکوعات تخشع کو شمار کیا اور ایک سے زائد رکوع کی روایت کر دی اور بعض نے ان کو شمار نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اولاً تو ان رکوعات زائدہ میں روایات کا اختلاف ہے جس کی کوئی توجیہ اس کے سوا ممکن نہیں۔ دوسرے نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً امت کو یہ حکم دیا کہ ((فاذا رأيتم من ذلك شيئا فصلوا احدث صلوة مكتوبة صليتموها)) پس جب تم اس سے کچھ دیکھو تو فرض نماز کی طرح پڑھو۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف امت کو ایک سے زائد رکوع کی تعلیم نہیں دی بلکہ اس کے خلاف تصریح فرمائی کہ یہ نماز فجر کی نماز کی طرح ادا کرو۔ اگر ایک سے زائد رکوع جزو صلوۃ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم نہ دیتے۔ حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کی وجوہ ترجیح یہ ہیں

۱) تعدد رکوع کی تمام روایات فعلی ہیں' جبکہ حنفیہ کی مستدلات قولی بھی ہیں اور فعلی بھی۔ ۲) حنفیہ کے مستدلات عام نمازوں کے اصول کے مطابق ہیں' ۳) حنفیہ کے قول پر تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے قول پر بعض روایات کو چھوڑنا پڑتا ہے' ۴) اگر کسوف میں تعدد رکوع کا حکم ہوتا تو ایک غیر معمولی بات ہوتی اور ممکن نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کو واضح طور سے بیان نہ فرمائیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے بارے میں پورا خطبہ بھی دیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک قول بھی ایسا مروی نہیں جس میں تعدد رکوع کی تعلیم دی گئی ہو۔

۱۵۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب : نماز استسقاء

۱۲۶۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَسْاَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَسْاَلَنِيْ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ وَ لَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ.

۱۲۶۶ : حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاکم نے سیدنا ابن عباسؓ کی خدمت میں نماز استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان کو خود پوچھ لینے سے کیا مانع ہوا؟ پھر فرمایا کہ (نبیؐ) تواضع کے ساتھ' آرائش و زینت کے بغیر' خشوع کے ساتھ آہستگی اور متانت کے ساتھ زاری کرتے ہوئے تشریف لائے اور نماز عید کی مانند دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح یہ خطبہ نہیں پڑھا۔

۱۲۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبِيْ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ قَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۱۲۶۷ : حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ میرے والد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکل گئے نماز استسقاء کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہوئے اور چادر پلٹی اور دو رکعتیں پڑھیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

مسعود کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن محمد بن

قَالَ سُفْيَانُ عَنِ الْمَسْعُودِي قَالَ سَأَلْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اَجَعَلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهُ اَوِ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ قَالَ لَا بَلِ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ

عمرو سے پوچھا کیا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اوپر کا حصہ نیچے کیا تھا یا دائیں کا بائیں؟ فرمایا: نہیں! دایاں بائیں پر۔

۱۲۶۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ وَالْحَسَنُ ابْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَ دَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَ الْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ

۱۲۶۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بارش طلب کرنے کے لئے نکلے آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اذان و اقامت کے بغیر۔ پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور ہاتھ اٹھائے قبلہ کی طرف منہ کیا۔ پھر اپنی چادر کو پلٹا تو دائیں جانب کو بائیں کندھے پر کر لیا اور بائیں جانب کو دائیں کندھے پر۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ استسقاء کے معنی بارش طلب کرنا ہے۔ صلوٰۃ الاستسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں کوئی نماز مسنون نہیں اس کا مطلب عموماً صحیح سمجھا نہیں گیا۔ دراصل ان کا مقصد یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ محض دعا و استغفار سے بھی یہ سنت ادا ہو جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں استغفار کا حکم ہے اور استغفار کے نتیجہ میں بارش کا وعدہ کیا گیا ہے اور صرف دعا و استغفار سے سنت استسقاء کا ادا ہو جانا ابو مروان اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ ہم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ نے استغفار سے زیادہ نہیں کیا اور امام ابوحنیفہؒ کی مراد یہ نہیں ہے کہ صلوٰۃ استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ناقابلِ انکار ہے۔ پھر نماز استسقاء کے طریقہ میں یہ اختلاف ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک نماز استسقاء عیدین کی طرح بارہ تکبیراتِ زائد پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک اس میں تکبیراتِ زوائد نہیں ہیں بلکہ دوسری نمازوں کی طرح صرف ایک تکبیر تحریمہ ہے۔ شافعیہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت باب ہے جس میں عید کی نماز کے ساتھ تشبیہ ہے۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ تشبیہ تکبیراتِ زوائد میں نہیں بلکہ نماز کی تعدادِ رکعات' میدان کی طرف نکلنے اور اجتماع میں ہے کیونکہ اگر اس نماز میں تکبیراتِ زوائد ہوتیں تو صحابہ کرام اس کی تصریح ضرور فرماتے۔ چادر کو الٹنا نیک فال کے لیے تھا کہ جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ پھر ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے چادر الٹنا مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک سنت صرف امام کے حق میں ہے۔ یہی مسلک حضرت سعید بن المسیب، عروہ اور سفیان ثوریؒ کا ہے۔ حنفیہ کا کہنا یہ ہے کہ روایات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا الٹنا آیا ہے اور ایک غیر مدرک بالقیاس عمل ہے لہٰذا اپنے مورد پر بند ہوگا اور مقتدی کو امام پر قیاس کرنا درست نہ ہوگا۔

۱۵۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب : استسقاء میں دُعا

۱۲۶۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۱۲۶۹ : حضرت شرحبیل بن سمط نے کعب سے کہا اے کعب

عَمرو بن مُرّة عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ اَنَّهُ قَالَ لِکَعْبٍ یا کَعْبُ بْنُ مُرَّةَ رَضِیَ اللهُ تَعالٰی عنه حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ جاء رجُلٌ اِلی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وسلَّم فَقَالَ یا رَسُوْلَ اللهِ! استَسْقِ اللهَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یدیه فقال اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا طَبَقًا عَاجِلًا غَیْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ. قَالَ فما جَمَّعُوْا حَتّٰی اُحْیُوْا قَالَ فَاَتَوْهُ فَشَکَوْا اِلَیْهِ الْمَطَرَ فقالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ فَقَالَ. اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَ لَا عَلَیْنَا. قال فجعَلَ السَّحَابُ یَنْقَطِعُ یَمِیْنًا وَ شِمالًا

بن مرہ! ہمیں پوری احتیاط سے (کمی بیشی کے بغیر) رسول اللہؐ کی حدیث سنایئے تو انہوں نے فرمایا ایک صاحب رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے بارش مانگئے۔ تو رسول اللہؐ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: ''اے اللہ! ہمیں پانی پلایئے زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب وغیرہ خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا' جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے برسنے والا' نفع دینے والا نہ کہ نقصان دینے والا۔'' کعبؓ فرماتے ہیں کہ (آپ کی اس دعا کے بعد) لوگ ابھی جمعہ سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ بارش برسنے لگی۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش زیادہ ہونے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر گرنے لگے۔ تو رسول اللہؐ نے یہ دعا مانگی: ''اے اللہ ہمارے اردگرد برسے' ہم پر نہ برسے۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ پھر (بارش) چھٹ کر دائیں بائیں ہونا شروع ہوگئی۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْقَاسِمِ اَبُو الْاَحْوَصِ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِیْسَ ثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ حبیب ابنِ ابی ثابتٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللهُ تَعالی عنهما قال جاء اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! لَقَدْ جِئْتُکَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ ما یَتَزَوَّدُ لَهُمْ رَاعٍ وَ لَا یخطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فصعد الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ. اللّٰهُمَّ اسقنا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا طَبَقًا مَرِیْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غیر رائثٍ ثُمَّ نَزَلَ فَمَا یَاْتِیْهِ اَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ اِلَّا قَالُوْا قَدْ اُحْیِیْنَا

۱۲۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کے پاس ایسی قوم کی جانب سے آیا ہوں جن کے چرواہوں کے پاس توشہ نہیں اور ان کا کوئی نر جانور حرم نہیں اچھالتا (کمزوری کی وجہ سے)۔ آپؐ منبر پر آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر یہ دعا پڑھی ((اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا)) [ترجمہ گزر چکا] پھر منبر سے اترے۔ اسکے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی۔

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ بَرَکَةَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَسْقٰی حَتّٰی رَأَیْتُ (اَوْرُئِیَ) بَیَاضَ اِبْطَیْهِ قَالَ مُعْتَمِرٌ: اُرَاهُ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا مانگی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

۱۲۷۲: حدثنا احمد بن الازهر ثنا ابو النضر ثنا ابو عقيل عن عمر بن حمزة ثنا سالم عن ابيه قال ربما ذكرت قول الشاعر و انا انظر الى وجه رسول الله ﷺ على المنبر فما نزل حتى جيش كل ميزاب بالمدينة فاذكر قول الشاعر

و ابيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للارامل و هو قول ابي طالب

۱۲۷۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات مجھے شاعر کا یہ شعر یاد آ جاتا اور میں دیکھتا منبر پر رسولؐ کے چہرہ انور کو کہ آپؐ کے اترنے سے قبل مدینہ کے تمام پرنالے بہہ پڑتے۔ (شعر کا ترجمہ یہ) ''اور سفید گورے رنگ کے جن کے چہرے کے طفیل بارش مانگی جائے۔ یتیموں کی پرورش کرنے والے اور بیواؤں کی نگہداشت کرنے والے'' اور یہ ابو طالب کا شعر ہے۔

۱۵۵ : باب ما جاء في صلاة العيدين

باب : عیدین کی نماز

۱۲۷۳: حدثنا محمد بن الصباح انبانا سفيان بن عيينة عن ايوب عن عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقول اشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه صلى قبل الخطبة ثم خطب فراى انه لم يسمع النساء فاتاهن فذكرهن و وعظهن و امرهن بالصدقة و بلال قائل بيديه هكذا فجعلت المراة تلقي الخرص والخاتم والشيء

۱۲۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے خطبہ سے قبل نماز عید پڑھائی پھر خطبہ دیا تو آپؐ کو خیال آیا کہ عورتوں کو آواز نہیں پہنچی تو آپؐ عورتوں کے مجمع میں تشریف لے گئے۔ ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی تلقین فرمائی اور بلالؓ نے اپنے ہاتھ اس طرح (یعنی چیز پکڑنے جیسے) کئے ہوئے تھے اور عورتیں چھلے انگوٹھیاں اور دوسرے زیور جمع کروا رہی تھیں۔

۱۲۷۴: حدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلي ثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج عن الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس ان النبي ﷺ صلى يوم العيد بغير اذان و لا اقامة

۱۲۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔

۱۲۷۵: حدثنا ابو كريب ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن اسماعيل بن رجاء عن ابيه عن ابي سعيد و عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه قال اخرج مروان المنبر يوم العيد فبدا بالخطبة قبل الصلاة فقام رجل فقال يا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر يوم عيد ولم يكن يخرج به و بدات بالخطبة قبل الصلاة و لم يكن يبدا بها فقال ابو سعيد رضي الله تعالى عنه اما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله صلى

۱۲۷۵: حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا اور نماز سے قبل خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور کہا اے مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی کہ منبر عید کے روز نکلوایا حالانکہ پہلے منبر عید کے روز نہیں نکلوایا جاتا تھا اور تو نے نماز سے قبل خطبہ دیا حالانکہ خطبہ نماز سے پہلے نہ دیا جاتا تھا۔ تو ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ اس مرد نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے پھر اسے قوت سے روک سکے تو

اللہ علیہ وسلم یقول من رأی منکرا فاستطاع ان یغیرہ بیدہ فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان

قوت سے روک دے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اگر اسکی استطاعت بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۲۷۶ حدثنا حوثرۃ بن محمد ثنا ابو اسامۃ ثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی ﷺ ثم ابو بکر ثم عمر یصلون العید قبل الخطبۃ

۱۲۷۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمرؓ سب نماز عید خطبہ سے قبل پڑھاتے رہے۔

خلاصۃ الباب ☆ خلفاء راشدینؓ، ائمہ اربعہ اور جمہور امتؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ عیدین کا خطبہ نماز سے فراغت کے بعد مسنون ہے۔ پھر حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اگر نماز سے پہلے خطبہ دے دیا پھر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن الحکم نے شروع کیا جبکہ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے شروع کیا اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سب سے پہلے عثمان بن عفانؓ نے کیا۔ نیز بعض روایات میں اس سلسلہ میں حضرت معاویہؓ اور بعض میں زیاد کا نام آیا ہے۔ اس طرح بظاہر تعارض ہو جاتا ہے۔ نیز نماز عید سے قبل خطبہ کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں بعض علماء نے ان حضرات سے متعلق روایات پر کلام کیا ہے جبکہ بعض نے فرمایا کہ دراصل حضرت عثمانؓ نے دور دراز سے آنے والے لوگوں کی رعایت کے لیے خطبہ کو مقدم کیا تا کہ بعد میں آنے والے حضرات نماز میں شریک ہو سکیں۔

البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تقدیم خطبہ کی دوسری وجہ بیان کی گئی ہے۔

لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تقدیم خطبہ کی نسبت شاذ اور حدیث باب کے خلاف ہے۔

البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تقدیم خطبہ ثابت ہے اور ان کے بعد حضرت معاویہؓ سے بھی غالباً انہوں نے حضرت عثمانؓ کی اتباع میں ایسا کیا۔ پھر چونکہ زیاد حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں بصرہ کا گورنر تھا اس نے بھی حضرت معاویہؓ کی اتباع میں تقدیم خطبہ پر عمل کیا۔ اسی طرح مدینہ کے گورنر مروان نے بھی اسی زمانہ میں حضرت معاویہؓ کی اتباع میں اور بقول بعض اپنی بعض مصالح کی بناء پر تقدیم خطبہ علی الصلوٰۃ کو اختیار کیا۔ پھر حضرت عثمانؓ حضرت معاویہؓ، مروان بن زیاد کو ''اول من خطب'' کا مصداق قرار دینا رواۃ کے اپنے اپنے علم کے اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت معاویہؓ نے اپنے علاقہ میں سب سے پہلے تقدیم خطبہ پر عمل کیا ہو اس لیے ان کو اول من خطب کہا گیا اور مروان اور زیاد بھی چونکہ ان کے گورنر تھے اور اس زمانہ میں اپنے اپنے علاقوں میں تقلیداً یا مصلحتاً انہوں نے بھی تقدیم خطبہ کو اختیار کر رکھا تھا اس لیے اول من خطب کی نسبت اُن کی طرف بھی کی گئی۔

۱۵۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَمْ یُکَبِّرُ الْاِمَامُ فِیْ صَلَاۃِ الْعِیْدَیْنِ

باب: عیدین کی تکبیرات

۱۲۷۷ حدثنا ہشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ ﷺ حدثنی ابی عن

۱۲۷۷: مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابيه عنْ جدّه انّ رسُوْل الله صَلَّى اللهُ عليْه وسلّم كَانَ يُكبّرُ فِيْ العِيْدَيْن فِيْ الأوْلى سبْعًا قبْل الْقراءَة فِيْ الآخرة خمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل پانچ تکبیرات کہتے تھے۔

۱۲۷۸. حَدَّثَنَا ابُوْ كُرَيْبٍ مُحمَّدُ بْنُ الْعلاء ثنا عبْدُ الله بْنُ الْمُبارَكِ عَنْ عبْدِ الله بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يعْلى عنْ عمْرو بْنِ عمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عنْ ابيْه عَنْ جدِّه انّ النّبيّ ﷺ كَبَّرَ فِيْ صلاةِ الْعِيْدِ سبْعًا و خمْسًا.

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید میں سات (۷) اور پانچ (۵) تکبیرات کہیں۔

۱۲۷۹: حدَّثنا ابُوْ مسْعُوْدٍ مُحمّدُ بْنُ عبْد الله ابن عُبَيْد بْن عقيْلٍ ثنا مُحمّدُ بْنُ خالد ابن عَثْمة ثنا كثيْرُ بْنُ عبْدِ اللهِ ابْن عمْرو ابْن عَوْفٍ عَنْ ابيْهِ عَنْ جدّه انّ رسُوْلَ اللهِ ﷺ كبّر فِيْ الْعِيْدَيْنِ سبْعًا فِي الْأوْلى وَ خمْسًا فِي الْآخرة.

۱۲۷۹: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں۔

۱۲۸۰ حدَّثنا حرْملةُ بْنُ يحْيى ثنا عبْدُ اللهِ ابْنُ وهْبٍ اخبرنِيْ ابْنُ لهيْعة عنْ خالِدِ ابْن يزيْد وعقيْلٌ عن ابْنِ شهابٍ عَنْ عُرْوة عن عائشة انّ رسُوْل الله ﷺ كبّر فِيْ الْفطْر والْاضْحى سبْعًا و خمْسًا سوى تكْبيْرتيِ الرُّكُوْع

۱۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فطر و اضحی میں رکوع کی تکبیر کے علاوہ سات اور پانچ تکبیرات کہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ عیدین کی تکبیرات زوائد کتنی ہیں؟ امام مالک کے نزدیک گیارہ تکبیریں ہیں' چھ پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام شافعی کے نزدیک بارہ تکبیریں ہیں' سات پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں۔ امام احمدؒ کا مسلک مالکیہ کے مطابق ہے اور یہ سب حضرات رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ دونوں رکعتوں میں تکبیریں قراءت سے پہلے ہوں گی۔ حنفیہ کے نزدیک تکبیرات زوائد چھ ہیں' تین پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ ائمہ ثلاثہؒ کا استدلال احادیث باب ہیں۔ البتہ اس میں امام شافعیؒ ''فی الاولی سبعًا'' (پہلی رکعت میں سات) کے الفاظ کو تمام تر تکبیرات زوائد پر محمول کرتے ہیں اور مالکیہ اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ ان سات میں ایک تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے۔ اس طرح ان حضرات کے درمیان ایک تکبیر کا اختلاف ہو گیا۔ حنفیہ حدیث ۱۲۷۹ کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کا مدار کثیر بن عبداللہ پر ہے جو نہایت ضعیف ہے۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں' کذاب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں رکن من ارکان الکذب (یعنی جھوٹ کا رکن ہے) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی جو تحسین کی ہے اس پر دوسرے محدثینؒ نے سخت اعتراض کیا۔ ان حضرات کا دوسرا استدلال ص ۱۲۸۰ ہے۔ اس میں ابن لہیعہ پر مدار ہے جن کا ضعف (کمزور ہونا) معروف ہے اور بھی طرق کمزور ہیں۔ ابن الجوزیؒ نے التحقیق میں امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل کیا ہے کہ لیس فی تکبیر العیدین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ نواب صدیق حسن خان نے فتح العلام میں اس کے کل طرق کو واہیہ (کمزور) لکھا ہے اور ابن رشد مالکی نے تمہید میں نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں جمع ائمہ اقوال صحابہؓ کی طرف گئے ہیں کہ اس کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شی ثابت نہیں اور حرب

تو صحت وسنت کے لحاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر زیادہ قوی ہے۔جس کو حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔حنفیہ کے مستدلات مندرجہ ذیل ہیں

۱) سعید بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیر کیونکر کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے جواب دیا۔چار تکبیریں کہتے تھے جو جنازہ پر کہتے ہیں۔حضرت حذیفہؓ نے آپ کی تصدیق کی۔حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ جب میں بصرہ میں وہاں کے لوگوں پر حاکم تھا' اتنی ہی تکبیریں کہتا تھا۔ابو عائشہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت سعید بن العاص کے پاس موجود تھا۔۲) حدیث بعض اصحاب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو اس میں چار' چار تکبیریں کہیں' سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف چہرۂ انور سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ عیدین کی تکبیریں جنازہ کی تکبیر کی طرح ہیں' اس کو نہ بھولو۔انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔(طحاوی) امام طحاویؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔۳) حضرت ابن مسعودؓ کا اثر ہے جو متعدد طرق سے مروی ہے۔نیز ابن عباس' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم حضرات کا عمل ہے۔پھر تابعین کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔حنفیہ کا ایک استدلال حضرت ابراہیم نخعی کی روایت سے ہو جو شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۴۳۹ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز میں ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تکبیرات جنازہ کے بارے میں صحابہ کرامؓ میں اختلاف ہوا تو امیر المومنین نے مشورہ کے لیے صحابہ کرامؓ کو بلایا تو انہوں نے کہا: کہ آپ ہمیں مشورہ دیں تو امیر المومنین نے فرمایا نہیں تم لوگ مجھے مشورہ دو' میں تمہاری طرح انسان ہوں۔تو اس کے بعد ان حضرات نے اس پر اجماع کیا کہ چار تکبیریں جنازہ پر ہوں جس طرح عیدین میں چار ہوتی ہیں۔معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ عیدین میں چار' چار تکبیریں ہوں گی۔

۱۵۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَأَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین کی نماز میں قراءت

۱۲۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

۱۲۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيْدٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ بِقَافْ وَ اقْتَرَبَتْ.

۱۲۸۲: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز عید کے روز باہر تشریف لائے اور ابو واقد لیثی سے کہلا بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز کہاں سے قراءت فرماتے تھے۔فرمایا سورۂ قاف اور سورۂ قمر۔

۱۲۸۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

۱۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں ﴿سبح اسم ربک

عن ابن عباس ان النبی ﷺ كان يقرأ فی العيدين بـ ﴿سبح اسم ربك الاعلى﴾ و ﴿هل اتاك حديث الغاشية﴾

الاعلیٰ ﴿ اور ﴿ ہل اتک حدیث الغاشیۃ ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۸ : باب ما جاء فی الخطبة فی العیدین

باب : عیدین کا خطبہ

۱۲۸۴ : حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا وكيع عن اسماعيل بن ابى خالد قال رأيت ابا كاهل رضى الله تعالى عنه و كانت له صحبة فحدثنى اخى عنه قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يخطب على ناقة و حبشى آخذ بخطامها.

۱۲۸۴ : حضرت اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابوکاہل کو دیکھا جنہیں شرف صحبت حاصل تھا۔ تو میرے بھائی نے ان سے حدیث بیان کی۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔

۱۲۸۵ : حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا محمد بن عبيد ثنا اسماعيل بن ابى خالد عن قيس بن عائذ هو ابو كاهل قال رأيت النبى ﷺ يخطب على ناقة حسناء و حبشى آخذ بخطامها

۱۲۸۵ : حضرت قیس بن عائذ ابوکاہل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوبصورت اونٹنی پر خطبہ دیتے دیکھا اور ایک حبشی اس کی نکیل تھامے ہوئے تھے۔

۱۲۸۶ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا وكيع عن سلمة بن نبيط عن ابيه انه حج فقال رأيت النبى ﷺ يخطب على بعيره

۱۲۸۶ : حضرت نبیط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر خطبہ دیتے دیکھا۔

۱۲۸۷ : حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد المؤذن حدثنى ابى عن ابيه عن جده قال كان النبى يكبر بين اضعاف الخطبة يكثر التكبير فى خطبة العيدين

۱۲۸۷ : حضرت سعد موذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کے درمیان تکبیر کہتے تھے اور خطبہ عیدین میں بہت تکبیریں کہتے تھے۔

۱۲۸۸ : حدثنا ابو كريب ثنا ابو اسامة ثنا داؤد بن قيس عن عياض بن عبد الله اخبرنى ابو سعيد الخدرى قال كان رسول الله ﷺ يخرج يوم العيد فيصلى بالناس ركعتين ثم يسلم فيقف على رجليه فيستقبل الناس و هم جلوس فيقول تصدقوا تصدقوا فاكثر من يتصدق النساء بالقرط والخاتم والشىء فان كانت له حاجة يريد ان يبعث بعثا يذكره لهم والا انصرف

۱۲۸۸ : حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ عید کے روز تشریف لاتے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرتے پھر قدموں پر کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے اور لوگ بیٹھے رہتے۔ آپ فرماتے صدقہ دو صدقہ دو تو عورتیں سب سے بڑھ کر صدقہ دیتیں بالی، انگوٹھی دوسرے زیور۔ اسکے بعد اگر کہیں لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو اسکا ذکر فرماتے ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

۱۲۸۹ : حدثنا يحيى بن حكيم ثنا ابو بحر ثنا عبيد الله بن

۱۲۸۹ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

عمر و الرقی ثنا اسماعیل ابن مسلم الخولانی ثنا ابو الزبیر عن جابر قال خرج رسول الله ﷺ یوم فطر او اضحی فخطب قائما ثم قعد قعدۃ ثم قام

صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا اضحی کے روز تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ پھر ذرا بیٹھ کر دوبارہ کھڑے ہوئے (اور خطبہ دیا)

۱۵۹: باب ما جاء فی انتظار الخطبۃ بعد الصلاۃ

باب: نماز کے بعد خطبہ کا انتظار کرنا

۱۲۹۰: حدثنا ھدیۃ بن عبد الوھاب و عمرو بن رافع البجلی قالا ثنا الفضل ابن موسی ثنا ابن جریج عن عطاء عن عبد الله بن السائب قال حضرت العید مع رسول الله ﷺ فصلی بنا العید ثم قال قد قضینا الصلاۃ فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس و من احب ان یذھب فلیذھب

۱۲۹۰: حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ عید پڑھا کر ارشاد فرمایا. ہم نماز ادا کر چکے سو جو خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

۱۶۰: باب ما جاء فی الصلوۃ قبل صلاۃ العید و بعدھا

باب: عید سے پہلے یا بعد نماز پڑھنا

۱۲۹۱: حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا شعبۃ حدثنی عدی بن ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ خرج فصلی بھم العید لم یصل قبلھا و لا بعدھا

۱۲۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی نہ اس سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی بعد۔

۱۲۹۲: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا عبد الله بن عبد الرحمن الطائفی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ ان النبی ﷺ لم یصل قبلھا و لا بعدھا فی عید.

۱۲۹۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۲۹۳: حدثنا محمد بن یحیی ثنا الھیثم بن حمیل عن عبید الله بن عمرو الرقی ثنا عبد الله بن محمد بن عقیل عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال کان رسول الله ﷺ لا یصلی قبل العید شیئا فاذا رجع الی منزله صلی رکعتین

۱۲۹۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب (نماز سے فارغ ہو کر) اپنے گھر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھ لیتے۔

۱۶۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا.

باب: نمازِ عید کے لئے پیدل جانا

۱۲۹۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَخْرُجُ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ يَرْجِعُ مَاشِيًا.

۱۲۹۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس آتے۔

۱۲۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ يَرْجِعُ مَاشِيًا.

۱۲۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل واپس آتے۔

۱۲۹۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى الْعِيْدِ.

۱۲۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو) یہ ہے کہ آدمی نمازِ عید کے لئے چل کر آئے۔

۱۲۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْخَطَّابِ ثَنَا مِنْدَلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْعِيْدَ مَاشِيًا.

۱۲۹۷: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کے لئے چل کر آتے۔

۱۶۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْعِيْدِ مِنْ طَرِيْقٍ وَالرُّجُوْعِ مِنْ غَيْرِهٖ

باب: عیدگاہ کو ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا

۱۲۹۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ سَلَكَ عَلٰى دَارِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ ثُمَّ عَلٰى اَصْحَابِ الْمَسَاطِيْطِ ثُمَّ انْصَرَفَ فِي الطَّرِيْقِ الْاُخْرٰى طَرِيْقِ بَنِيْ زُرَيْقٍ ثُمَّ يَخْرُجُ عَلٰى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَ دَارِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَى الْبَلَاطِ.

۱۲۹۸: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے جاتے تو سعید بن عاصؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے پھر خیمہ والوں کے پاس سے پھر دوسرے راستے سے واپس ہوتے بنی زریق کے رستے سے پھر عمار بن یاسرؓ ابو ہریرہؓ کے گھر کے قریب سے گزر کر بلاط تک واپس آتے۔

۱۲۹۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ اِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ وَ يَرْجِعُ فِي اُخْرٰى وَ يَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

۱۲۹۹: حضرت ابن عمرؓ نمازِ عید کے لئے ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے واپس آتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۳۰۰: حدثنا احمد بن الازھر ثنا عبد العزیز بن الخطاب ثنا مندل عن محمد بن عبید اللہ ابن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ ان النبی ﷺ کان یاتی العید ماشیا و یرجع فی غیر الطریق الذی ابتداء فیہ

۱۳۰۰: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے چل کر آتے اور جس راہ سے آتے تھے اس کے علاوہ کسی دوسری راہ سے واپس ہوتے۔

۱۳۰۱: حدثنا محمد بن حمید ثنا ابو تمیلۃ عن فلیح بن سلیمان عن سعید بن الحارث الزرقی عن ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ کان اذا خرج الی العید رجع فی غیر الطریق الذی اخذ فیہ

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے لئے تشریف لاتے تو واپسی میں جس راہ سے آئے تھے اس کے علاوہ کوئی دوسری راہ اختیار فرماتے۔

۱۶۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّقْلِیْسِ یَوْمَ الْعِیْدِ

باب: عید کے روز کھیل کود کرنا اور خوشی منانا

۱۳۰۲: حدثنا سوید بن سعید ثنا شریک عن مغیرۃ عن عامر قال شھد عیاض الاشعری عیدا بالانبار فقال مالی لا اراکم تقلسون کما کان یقلس عند رسول اللہ ﷺ

۱۳۰۲: حضرت عیاض اشعری نے (عراق کے شہر) انبار میں عید کی تو فرمایا کیا ہوا میں تمہیں اس طرح خوشیاں مناتا نہیں دیکھ رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں خوشیاں منائی جاتی تھیں۔

۱۳۰۳: حدثنا محمد بن یحیی ثنا ابو نعیم عن اسرائیل عن ابی اسحق عن عامر عن قیس بن سعد قال ما کان شیء علی عھد رسول اللہ ﷺ الا وقد رایتہ الا شیء واحد فان رسول اللہ ﷺ کان یقلس لہ یوم الفطر.

۱۳۰۳: حضرت قیس بن سعد سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو کچھ ہوتا تھا وہ سب میں اب بھی دیکھ رہا ہوں سوائے ایک چیز کے وہ یہ کہ عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خوشیاں خوب منائی جاتی تھیں۔

قال ابو الحسن بن سلمۃ القطان ثنا ابن دیزیل ثنا آدم ثنا شیبان عن جابر عن عامر ح و حدثنا اسرائیل عن جابر عن عامر ح و حدثنا اسرائیل عن جابر ح وحدثنا ابرھیم بن نصر ثنا ابو نعیم ثنا شریک عن ابی اسحق عن عامر نحوہ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ "تقلیس" کا معنی خوشیاں منانا' نیزے اور تلوار سے کرتب دکھانا ہے۔ بعض حضرات نے یہاں گانا بجانا کرنے کا ترجمہ کیا یہ درست نہیں کیونکہ گانے باجے کی حدیث میں شدید مذمت اور ممانعت وارد ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف)) "میری امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو زنا' ریشم' شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے"۔ (صحیح بخاری) دوسری حدیث میں ہے "میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل کر ان کی مجلسیں راگ' باجوں اور گانے

والی عورتوں ﷺ سے گرم ہوں گی اللہ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔

(... سنن ابن ماجہ ...)

۱۶۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب : عید کے روز برچھی نکالنا

۱۳۰۴ حدثنا هشام بن عمار ثنا عيسى بن يونس ح وحدثنا عبد الرحمن بن ابرهيم ثنا الوليد بن مسلم قالا ثنا الاوزاعي اخبرني نافع عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ كان يغدو الى المصلى في يوم العيد والعنزة تحمل بين يديه فاذا بلغ المصلى نصبت بين يديه فيصلي اليها و ذلك ان المصلى كان فضاء ليس فيه شيء يستتر به

۱۳۰۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عیدگاہ کی طرف نکلتے تو برچھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اٹھا کر چلتے تھے جب آپ عیدگاہ میں پہنچتے تو آپ کے سامنے (بطور سترہ) گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اس کی وجہ یہ تھی کہ عیدگاہ کھلا میدان تھا وہاں کوئی آڑ کی چیز نہ تھی۔

۱۳۰۵ حدثنا سويد بن سعيد ثنا علي بن مسهر عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي ﷺ اذا صلى يوم عيد او غيره نصبت الحربة بين يديه فيصلي اليها والناس من خلفه

قال نافع فمن ثم اتخذها الامراء

۱۳۰۵ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ عید کے روز یا اور کسی دن (کھلے میدان میں) نماز پڑھتے تو برچھی آپ کے سامنے گاڑ دی جاتی۔ آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ نافع کہتے ہیں اسی وجہ سے امراء نے برچھی نکالنے کی عادت اختیار کی۔

۱۳۰۶ حدثنا هارون بن سعيد الايلي ثنا عبد الله بن وهب اخبرني سليمان ابن بلال عن يحيى بن سعيد عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ صلى العيد بالمصلى مستترا بحربة

۱۳۰۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید عیدگاہ میں پڑھتے برچھی کی آڑ کر کے (یعنی آگے برچھی گاڑ لیتے تھے)۔

۱۶۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب : عورتوں کا عیدین میں نکلنا

۱۳۰۷ حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة حدثنا ابو اسامة عن هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن ام عطية قالت امرنا رسول الله ﷺ ان نخرجهن في يوم الفطر

۱۳۰۷ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم فطر اور یوم نحر (بقر عید) میں عورتوں کو نکالنے کا حکم دیا ام عطیہؓ کہتی ہیں ہم نے

---

۱ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب ... بہت عمدہ ... ہے جو احسن الفتاویٰ کی آٹھویں جلد میں مندرج ہے۔ (... تہمید)

١٦٦ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ فِي يَوْمٍ

باب: ایک دن میں دو عیدوں کا جمع ہونا

١٣١٠ : حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا أَبُو أَحْمَدَ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ.

١٣١٠: ایک صاحب نے حضرت زید بن ارقمؓ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ علیہ کے ساتھ ایک دن میں دو عیدیں دیکھیں؟ فرمایا جی۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ علیہ نے کیا طریق اختیار فرمایا؟ فرمایا کہ رسول اللہ علیہ نے عید پڑھا کر جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے (آس پاس کے دیہات سے) آنا چاہے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھ لے۔

١٣١١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ ثنا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ.

١٣١١: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کی نماز کافی ہوگئی (اب جمعہ کے لئے دوبارہ دیہات سے آنے کی تکلیف نہ کرے) اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ پڑھیں گے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ ثنا بَقِيَّةُ عَنْ مُغِيرَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

١٣١٢ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثنا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ.

١٣١٢: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دونوں عیدیں جمع ہو گئیں تو آپ نے عید کی نماز پڑھا کر فرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے آ جائے اور جو نہ آنا چاہے تو نہ آئے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کے ظاہر سے علامہ ابن تیمیہؒ، ابن القیمؒ اور علامہ شوکانیؒ اس طرف گئے ہیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک دن میں اکٹھے ہو جائیں تو جمع ساقط ہو جاتا ہے لیکن جمہور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں کہ نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ ہرگز ساقط نہ ہوگی اور ترکِ جمعہ بروز عید کا مذکور ہونا مسلکاً ضعیف ہے اور قابل قبول نہیں کیونکہ آیت: ﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ فرضیت جمعہ کے لیے نصِ صریح عام ہے جس سے یوم عید بھی مخصوص و مستثنیٰ نہیں اور جن آثار سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے ان میں رخصت مذکورہ اطراف ١٣١٠ - ١٣١١ - ١٣١٢

کے لیے ہے جو عید کی نماز پڑھنے کے لیے مدینہ منورہ آیا جایا کرتے تھے کہ وہ چاہیں تو جمعہ کا انتظار کریں اور چاہیں واپس چلے جائیں۔شہر والے مراد نہیں ہیں۔چنانچہ صحیح بخاری کی کتاب الاضاحی باب من یو کل من لحم الاضاحی کے تحت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اثر میں اور امام مالک وطحاوی وغیرہ کی روایات میں اہل العوالی (عوالی والے) کی قید کی تصریح ہے۔نیز اہل شہر کے حق میں رخصت مذکورہ نہ ہونے کا بڑا قرینہ حدیث باب وانا مجمعون (ہم جمعہ پڑھیں گے) ہے۔امام شافعیؒ نے کتاب الام میں اس مراد کی تصریح کی ہے

۱۶۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صَلَاةِ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ اِذَا کَانَ مَطَرٌ

۱۳۱۳ : حدثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثنا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا عِیْسَی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ قَالَ سمعتُ اَبَا یَحْیٰی عُبَیْدَ اللّٰہِ التَّیْمِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فصلّٰی بھِمْ فِی الْمَسْجِدِ.

باب : بارش میں نمازِ عید

۱۳۱۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید کے روز بارش شروع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عیدگاہ میں نمازِ عید ادا کرنے کی بجائے) مسجد میں ہی نمازِ عید پڑھادی۔

۱۶۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِیْ لُبْسِ السَّلَاحِ فِیْ یَوْمِ الْعِیْدِ

۱۳۱۴ : حدثنا عبدُ القُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا نائلُ بْنُ نجیح ثنا اِسماعِیْلُ بْنُ زِیَادٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عطاءٍ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی اَنْ یُلْبَسَ السَّلَاحُ فِیْ بِلَادِ الْاِسْلَامِ فِی الْعِیْدَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنُوْا بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ.

باب : عید کے روز ہتھیار سے لیس ہونا

۱۳۱۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں بلادِ اسلامیہ میں ہتھیار لگانے سے منع فرمایا اِلّا یہ کہ دشمن کا سامنا ہو (تو پھر منع نہیں بلکہ ضروری ہے)

۱۶۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِغْتِسَالِ فِی الْعِیْدَیْنِ

۱۳۱۵ حدثنا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثنا حَجَّاجُ بْنُ تَمِیْمٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَ یَوْمَ الْاَضْحٰی

باب : عیدین کے روز غسل کرنا

۱۳۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر واضحی کے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۱۶ حدثنا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَھْضَمِیُّ ثنا یُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ ثنا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْفَاکِهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّہٖ الْفَاکِهِ بْنِ سَعْدٍ وَ کَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ

۱۳۱۶ : حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرف صحبت حاصل ہے' سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر' نحر اور عرفہ کے روز غسل فرمایا کرتے تھے اور حضرت فاکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسی وجہ

و یوم النحر و یوم عرفة و کان الفاکه یامر اهله بالغسل هذه الایام

ہے) ان ایام میں (اپنے) اہل خانہ کو غسل کا حکم دیا کرتے تھے ۔

۱۷۰ : باب فی وقت صلاة العیدین

باب : عیدین کی نماز کا وقت

۱۳۱۷ حدثنا عبد الوهاب بن الضحاک ثنا اسماعیل بن عیاش ثنا صفوان بن عمرو عن یزید بن خمیر عن عبد الله بن بسر انه خرج مع الناس یوم فطر او اضحی فانکر ابطاء الامام و قال ان کنا لقد فرغنا ساعتنا هذه و ذلک حین التسبیح

۱۳۱۷ حضرت عبداللہ بن بسر عید الفطر یا اضحی کے روز لوگوں کے ساتھ نکلے تو امام کے تاخیر سے آنے پر نکیر فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت تو ہم (نماز خطبہ سے) فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور یہ تو نفل نماز کا وقت ہے ۔

۱۷۱ : باب ما جاء فی صلاة اللیل رکعتین

باب : تہجد دو دو رکعتیں پڑھنا

۱۳۱۸ حدثنا احمد بن عبدة انبانا حماد بن زید عن انس بن سیرین عن ابن عمر قال کان رسول الله ﷺ یصلی من اللیل مثنی مثنی

۱۳۱۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد دو دو رکعتیں پڑھتے تھے ۔

۱۳۱۹ حدثنا محمد بن رمح انبانا اللیث بن سعد عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال صلاة اللیل مثنی مثنی

۱۳۱۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے ۔

۱۳۲۰ حدثنا سهل بن ابی سهل ثنا سفیان عن الزهری عن سالم عن ابیه و عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر و عن ابن ابی لبید عن ابی سلمة عن ابن عمر و عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عمر قال سئل النبی عن صلاة اللیل فقال تصلی مثنی مثنی فاذا خاف الصبح اوتر بواحدة

۱۳۲۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا دو دو رکعت پڑھے جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو (دو کے ساتھ) ایک رکعت (شامل کر کے) وتر پڑھے ۔

۱۳۲۱ حدثنا سفیان بن وکیع ثنا عبد الله بن علی عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان النبی ﷺ یصلی باللیل رکعتین رکعتین

۱۳۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے ۔

۱۷۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيلِ وَ النَّهارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

۱۳۲۲ : حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَال ثَنا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطاءٍ اَنَّهُ سمع عليًّا الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : صلاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ مثنٰى مثنٰى

باب : دن اور رات میں نماز دو دو رکعت پڑھنا

۱۳۲۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو رکعت ہے۔

۱۳۲۳ . حَدَّثَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمْحٍ اَنْبَاَنا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عِياضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمانِيَ رَكَعاتٍ سَلَّمَ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ

۱۳۲۳ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں ۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا۔ (یعنی آٹھ رکعات دو دو رکعت کر کے ادا فرمائیں)۔

۱۳۲۴ حَدَّثَنا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدانِيُّ ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيانَ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيْمَةٌ

۱۳۲۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا ہے۔

۱۳۲۵ حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنا شَبابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ثَنا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعُمْياءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ يَعْنِي ابْنَ وَ دَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَ تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ تَبَاءُسٌ وَ تَمَسْكُنٌ وَ تُقْنِعُ وَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِداجٌ.

۱۳۲۵ : حضرت مطلب ابن وداعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی محتاجی اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور کہنا کہ اے اللہ میری بخشش فرما دیجئے جو ایسا نہ کرے تو اس کا کام ادھورا ہے۔

۱۷۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۳۲۶ . حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَامَهُ اِيْمَانًا وَ

باب : ماہ رمضان کا قیام (تراویح)

۱۳۲۶ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے رمضان بھر روزے رکھے اور رات کو تراویح

احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه

پڑھیں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۳۲۷ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا مسلمة بن علقمة عن داود بن ابي هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير الحضرمي عن ابي ذر قال رضي الله تعالى عنه صمنا مع رسول الله ﷺ رمضان فلم يقم بنا شيئا منه حتى بقي سبع ليال فقام بنا ليلة السابعة حتى مضى نحو من ثلث الليل ثم كانت الليلة السادسة التي تليها فلم يقمها حتى كانت الخامسة التي تليها ثم قام بنا حتى مضى نحو من شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال انه من قام مع الامام حتى ينصرف فانه يعدل قيام ليلة ثم كانت الرابعة التي تليها فلم يقمها حتى كانت الثالثة التي تليها قال فجمع نساءه و اهله واجتمع الناس قال فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قيل و ما الفلاح قال السحور قال ثم لم يقم بنا شيئا من بقية الشهر

۱۳۲۷ حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ رمضان بھر روزے رکھے۔ آپ ہمارے ساتھ ایک بھی تراویح میں کھڑے نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ رمضان کی سات راتیں باقی رہ گئیں۔ ساتویں شب کو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتی کہ رات کا تہائی گزر گیا اس کے بعد چھٹی رات قیام نہ فرمایا پھر اس کے بعد پانچویں شب آدھی رات تک قیام فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بقیہ رات بھی اگر آپ ہمارے ساتھ نفل پڑھیں (تو کیا خوب ہو)۔ فرمایا جس نے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا تو اس کا یہ قیام رات بھر کے قیام کے برابر (موجب اجر وثواب ہے) پھر اس کے بعد چوتھی قیام نہ فرمایا پھر اس کے بعد والی تیسری شب کو آپ نے ازواج اور گھر والوں کو جمع فرمایا اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ ابوذر فرماتے ہیں کہ پھر نبی نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں فلاح فوت ہونے کا اندیشہ ہونے لگا۔ عرض کیا فلاح کیا چیز ہے؟ فرمایا سحری کا کھانا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے باقی مہینہ ایک رات بھی قیام نہ فرمایا۔

۱۳۲۸ حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع و عبيد الله بن موسى عن نصر بن علي الجهضمي عن النضر بن شيبان ح و حدثنا يحيى بن حكيم ثنا ابو داود ثنا نصر بن علي الجهضمي والقاسم بن الفضل الحداني كلاهما عن النضر بن شيبان قال لقيت ابا سلمة بن عبد الرحمن فقلت حدثني بحديث سمعته من ابيك يذكره في شهر رمضان قال نعم حدثني ابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر شهر رمضان فقال شهر كتب الله عليكم صيامه و سننت لكم قيامه فمن صامه و

۱۳۲۸ حضرت نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے ملا اور کہا کہ مجھے رمضان کے متعلق وہ حدیث سنایئے جو آپ نے اپنے والد محترم سے سنی۔ فرمایا جی مجھے میرے والد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا اس ماہ کے روزے اللہ تعالی نے تم پر فرض فرمائے ہیں اور اس کے قیام (تراویح) کو میں نے تمہارے لئے سنت قرار دیا ہے۔ لہذا جو ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر اس کے روزوں اور تراویح کا اہتمام کرے وہ اپنے گناہوں

قامہ ایمانا و احتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ — سے اس طرح الگ ہو (کر پاک صاف ہو) جائے گا جیسے ولادت کے روز تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ قیام رمضان سے مراد تراویح ہے جو سنت مؤکدہ ہے۔ائمہ اربعہ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح کی کم از کم بیس رکعت ہیں البتہ امام مالک سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس مروی ہیں جبکہ ان کی تیسری روایت جمہور ہی کے مطابق ہے۔پھر اکتالیس والی روایت میں بھی تین رکعتیں وتر کی اور دو نفلیں بعد الوتر کی شامل ہیں۔اس لیے روایتیں دو ہی ہیں ایک بیس رکعات کی اور ایک چھتیس رکعت کی پھر ان چھتیس کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مدینہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویحہ کے درمیان ایک طواف کیا کرتے تھے۔اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لیے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں۔اس طرح تراویح میں اہل مدینہ کے مقابلہ میں سولہ رکعت زیادہ ہوگئیں اس سے معلوم ہوا کہ اصلا ان کے نزدیک بھی رکعت تراویح بیس تھیں گویا بیس تراویح پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

نماز تراویح اول رات پڑھی جاتی تھی اور اب بھی شروع رات میں پڑھی جاتی ہے اور نماز تہجد آخر رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے پڑھنے کا معمول تھا۔تراویح کے مسنون ہونے پر اجماع ہے۔دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے صوم رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور اس میں تم پر اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے۔نیز صحابہ کرام نے جس اہتمام اور ہیشگی کے ساتھ تراویح پر عمل کیا ہے وہ بھی تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل ہے۔اس لیے کہ سنت مؤکدہ میں خلفاء راشدین کی سنت بھی شامل ہے۔جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ((علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین)) اس پر دال ہے۔

۱۷۴ باب ما جاء فی قیام اللیل — باب: رات کا قیام

۱۳۲۹ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان علی قافیۃ راس احدکم باللیل بحبل فیہ ثلاث عقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فاذا قام فتوضا انحلت عقدۃ فاذا قام الی الصلاۃ انحلت عقدہ کلھا فیصبح نشیطا طیب النفس قد اصاب خیرا و ان لم یفعل اصبح کسلا خبیث النفس لم یصب خیرا

۱۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کی گدی پر دھاگے سے تین گرہیں لگا دیتا ہے۔سو اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر کھڑا ہو اور وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح ہی سے نشاط والا اور خوش طبیعت والا ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو صبح سستی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ کرتا ہے بھلائی حاصل نہیں کرتا۔

۱۳۳۰ حدثنا محمد بن الصباح انبانا جریر عن — ۱۳۳۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ بَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب کا ذکر ہوا جو رات بھر سوتے رہے حتیٰ کہ صبح کر دی۔ فرمایا شیطان نے ان کے کان میں پیشاب کر دیا۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

۱۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ فلاں کی طرح نہ بن جانا وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرٍو وَالْحَدَثَانِيُّ قَالُوْا ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ يَا بُنَيَّ لَا تُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَاِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۳۳۲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی والدہ نے ان کو نصیحت کی کہ اے میرے پیارے بیٹے رات کو زیادہ نہ سونا اس لئے کہ رات کو زیادہ سونے کی وجہ سے بندہ قیامت کے دن فقیر ومحتاج ہو جائے گا۔

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ يَزِيْدَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ . مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ

۱۳۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو رات کو نماز (تہجد) بکثرت پڑھے گا اس کا چہرہ دن کو روشن و چمکدار اور حسین ہوگا۔

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَ قِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا

۱۳۳۴: حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کی طرف جھپٹے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو لوگوں میں میں بھی آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپؐ کے چہرۂ انور کو بغور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپؐ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں (یعنی آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں) تو آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ اے لوگو! سلام پھیلاؤ کھانا کھلاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے

الجنّة بسلام.

ہوں نماز پڑھو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ اَيْقَظَ اَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات میں بیوی کو (نمازِ تہجد کے لئے) جگانا

۱۳۳۵ حدثنا العبّاس بن عثمان الدمشقيّ ثنا الوليد بن مسلم ثنا شيبان ابو معاوية عن الاعمش عن عليّ بن الاقمر عن الاغرّ عن ابي سعيد و ابي هريرة عن النبيّ ﷺ قال: اذا استيقظ الرّجل من اللّيل و ايقظ امرأته فصلّيا ركعتين كتبا من الذّاكرين الله كثيرًا والذّاكرات.

۱۳۳۵ حضرت ابوسعید وابوہریرہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب مرد رات میں بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں دو رکعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں گے۔

۱۳۳۶ حدثنا احمد بن ثابت الجحدريّ ثنا يحيى بن سعيد عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلًا قام من الليل فصلّى و ايقظ امرأته فصلّت فان ابت رشّ في وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من الّيل فصلّت و ايقظت زوجها فصلّى فان ابى رشّت في وجهه الماء.

۱۳۳۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ رحمت فرمائیں اس مرد پر جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو جگائے پھر وہ بھی نماز پڑھے اور اگر بیوی اٹھنے سے انکار کرے تو پانی کی ہلکی سی چھینٹیں ڈال کر اس کو جگائے اللہ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو کر نماز پڑھے اور خاوند کو جگائے کہ وہ نماز پڑھے اگر وہ انکار کرے تو اس کو پانی کا چھینٹا مارے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم تر درجہ صلوۃ اللیل کے لیے دو رکعت بھی کافی ہیں اور اس سے زیادہ آٹھ یا دس یا بارہ علماء نے فرمایا ہے کہ اگر نماز نہ ہو سکے تو صرف بستر پر ہی استغفار کرے تب بھی غنیمت ہے۔

۱۷۶ : بَابُ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

باب: خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

۱۳۳۷ حدثنا عبد الله بن احمد بن بشير ابن ذكوان الدمشقيّ ثنا الوليد بن مسلم ثنا ابو رافع عن ابن ابي مليكة عن عبد الرّحمن ابن السّائب قال قدم علينا سعد بن ابي وقّاص رضي الله تعالى عنه و قد كفّ بصره فسلّمت عليه فقال من انت فاخبرته فقال مرحبًا بابن اخي بلغني انّك حسن الصّوت بالقرآن سمعت رسول الله ﷺ يقول: انّ هذا القرآن نزل بحزن فاذا قرأتموه فابكوا.

۱۳۳۷ حضرت عبدالرحمن بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے انکی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ فرمایا کون؟ میں نے بتایا تو فرمایا مرحبا بھتیجے! مجھے معلوم ہوا کہ تم خوش آوازی سے قرآن پڑھتے ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ قرآن ایک فکر آخرت کی لے کر اترا ہے اس لئے جب تم

فان لم تبكوا فتباكوا و تغنوا به فمن لم يتغن به فليس منا

تلاوت کرو تو (فکر آخرت سے) رویا کرو رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے (یعنی قواعد تجوید کی رو سے غلط پڑھے) تو وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۳۸ حدثنا العباس بن عثمان الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا حنظلة بن ابي سفيان انه سمع عبد الرحمن بن سابط الجمحي يحدث عن عائشة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ابطأت على عهد رسول الله ﷺ ليلة بعد العشاء ثم جئت فقال اين كنت؟ قلت كنت استمع قراءة رجل من اصحابك لم اسمع مثل قراءته و صوته من احد قالت فقام و قمت معه حتى استمع له ثم التفت الي فقال (هذا سالم مولى ابي حذيفة الحمد لله الذي جعل في امتي مثل هذا)

۱۳۳۸ ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار میں رات کو عشاء کے بعد دیر سے پہنچی تو فرمایا تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا آپ کے ایک صحابی کی قرأت توجہ سے سن رہی تھی اس جیسی قرأت اور آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی۔ فرماتی ہیں آپؐ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ کھڑی ہوئی تاکہ آپؐ کی بات سنوں۔ پھر آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے۔

۱۳۳۹ حدثنا بشر بن معاذ الضرير ثنا عبد الله بن جعفر المدني ثنا ابراهيم بن اسمعيل بن مجمع عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ ان من احسن الناس صوتا بالقرآن الذي اذا سمعتموه يقرأ حسبتموه يخشى الله

۱۳۳۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کی قرأت سنو تو تمہیں محسوس ہو کہ اس کے دل میں خشیت الٰہی ہے۔

۱۳۴۰ حدثنا راشد بن سعيد الرملي ثنا الوليد بن مسلم ثنا الاوزاعي ثنا اسماعيل بن عبيد الله عن ميسرة مولى فضالة عن فضالة بن عبيد قال قال رسول الله ﷺ الله اشد اذنا الى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الى قينته

۱۳۴۰ حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے والے کو زیادہ توجہ سے سنتے ہیں۔ بہ نسبت گانے والی کے مالک کے اس کی طرف توجہ کر کے سننے سے۔

۱۳۴۱ حدثنا محمد بن يحيى ثنا يزيد بن هارون انا محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال دخل رسول الله ﷺ فسمع قراءة رجل فقال من هذا

۱۳۴۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ایک مرد کی قرأت سنی۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا عبداللہ بن

فقبل عبد الله بن قيس فقال لقد أوتي هذا من مزامير آل داؤد

قیس ہیں۔ فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام جیسی سریلی آواز کا (وافر) حصہ عطا ہوا ہے۔

۱۳۴۲ حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد و محمد بن جعفر قالا ثنا شعبة قال سمعت طلحة اليامي قال سمعت عبد الرحمن بن عوسجة قال سمعت البراء بن عازب يحدث قال قال رسول الله زينوا القرآن باصواتكم

۱۳۴۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ یعنی خوش آوازی سے پڑھو۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ قرآن مجید کی اپنی کچھ ظاہری و باطنی خوبیاں ہیں ان کے ساتھ ساتھ اگر اس کو اچھی آواز سے پڑھا جائے تو اس کی خوبی اور زیادتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ خوبصورت انسان خواہ میلے کپڑوں میں ہو پھر بھی حسین ہی نظر آتا ہے لیکن عمدہ لباس میں یقیناً اس کی خوبصورتی بڑھ جائے گی۔ اسی طرح قاری کی آواز قرآن مجید کے لئے گویا لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن حکیم اپنے تمام محاسن و کمالات کے باوجود اگر دلکش آواز میں پڑھا جائے تو اس کی رونق اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ خوش الحانی کا ایک خاص معیار ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اس کو سن کر تم محسوس کرو کہ پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف وخشیت ہے۔

۱۷۷ : باب ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل

باب: اگر نیند کی وجہ سے رات کا ورد رہ جائے

۱۳۴۳ حدثنا احمد بن عمرو بن السرح المصري ثنا عبد الله بن وهب انبانا يونس بن يزيد عن ابن شهاب ان السائب بن يزيد و عبيد الله بن عبد الله اخبراه عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله من نام عن حزبه او عن شيء منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر و صلاة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل

۱۳۴۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نیند کی وجہ سے تمام ورد یا کچھ ورد نہ پڑھ سکے پھر فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان چھوٹا ہوا ورد پڑھ لے تو اسے ایسے ہی لکھا جائے گا (جیسے کہ) گویا رات (ہی) میں پڑھا۔

۱۳۴۴ حدثنا هارون بن عبد الله الحمال ثنا الحسين بن علي الجعفي عن زائدة عن سليمان الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن عبدة بن ابي لبابة عن سويد بن غفلة عن ابي الدرداء يبلغ به النبي ﷺ قال من اتى فراشه و هو ينوي ان يقوم فيصلي من الليل فغلبته عينه حتى يصبح كتب له ما نوى و كان نومه صدقة عليه

۱۳۴۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اٹھ کر نماز پڑھوں گا۔ پھر اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوتے سوتے صبح ہو گئی تو اس کو جس عمل (نماز تہجد) کی اس نے نیت کی اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند رب کی جانب سے اس

مِنْ ربّه.

۱۷۸ : بابُ فِيْ كَمْ يُسْتَحَبُّ يُخْتَمُ الْقُرآن

۱۳۴۵ حدّثنا ابُوْ بَكْرِ بْنُ ابِيْ شيبةثنا ابُوْ خالدِ الْاحْمرُ عنْ عبْد اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ يعْلى الطَّائفيّ عنْ عُثْمان ابْن عَبْد اللهِ بْنِ اوْسٍ عنْ جَدّه اوْس ابْن حُذيْفة قال قدمْنا على رسُوْل الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم فِيْ وفدِ ثقيْف فنزّلُوْا الْاحلافَ على الْمُغيْرة بْن شُعْبة و انْزل رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم بنِيْ مالكٍ فيْ قُبّةٍ لهُ فكان يأْتِيْنا كُلّ ليلة بعْد الْعشاء فيحدّثنا قائما على رجْليْه حتّى يُراوح بيْن رجْليْه و اكْثرُ مايُحدّثنا ما لقِي من قوْمه من قُريْش ويقُوْلُ و لاسواء كُنّا مُسْتضْعفين مُسْتذلّين فلمّا خرجْنا الى الْمدِيْنة كانتْ سجالُ الْحرْب بيْننا وبيْنهمْ نُدالُ عليْهمْ و يُدالُوْن عليْنا فلمّا كان ذات ليْلةٍ ابطأ عن الْوقْت الّذِيْ كان يأْتِيْنا فيْه فقُلْتُ يا رسُوْل الله لقدْ ابْطأْت عليْنا اللّيْلة قال انّهُ طرأ عليّ حزْبِيْ من الْقُرْآن فكرهْتُ انْ اخْرُج حتّى اُتمّهُ.

قال اوْسٌ فسألْتُ اصْحاب رسُوْل الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم كيْف تُحزّبُوْن الْقُرْآن قالُوْا ثلاثٌ و خمْسٌ و سبْعٌ و تسْعٌ و احْدى عشْرة و ثلاث عشْرة و حزْبُ الْمُفصّل

پر صدقہ ہے۔

باب: کتنے دن میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے؟

۱۳۴۵۔ حضرت اوس بن حذیفہؓ فرماتے ہیں ہم ثقیف کے وفد کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے بنی قریش کے حلیفوں کو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے ہاں قیام کروایا اور بنی مالک کو رسول اللہؐ نے اپنے ایک قبہ میں ٹھہرایا تو رسول اللہؐ ہر شب عشاء کے بعد ہم سے پاؤں کے بل کھڑے ہوئے گفتگو فرماتے رہتے اور اپنے پاؤں باری باری سہلاتے رہتے اور زیادہ ہمیں قریش کے اپنے ساتھ رویہ کے متعلق سناتے فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تھے کیونکہ ہم کمزور اور ظاہری طور پر دباؤ میں تھے جب ہم مدینہ آئے تو جنگ کا ڈول ہمارے اور انکے درمیان رہا کبھی ہم ان سے ڈول نکالتے (اور فتح حاصل کر لیتے) اور کبھی وہ ہم سے ڈول نکالتے (اور فتح پاتے) ایک رات آپؐ سابقہ معمول سے ذرا تاخیر سے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ آج تاخیر سے تشریف لائے۔ فرمایا، میرا تلاوت قرآن کا معمول کچھ رہ گیا تھا میں نے پورا ہونے سے قبل نکلنا پسند نہ کیا۔ حضرت اوسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے صحابہؓ سے پوچھ کہ تم قرآن (کی تلاوت کے لئے) کیسے حصے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تین (سورتیں فاتحہ کے بعد بقرہ، آل عمران اور نساء) اور پانچ (سورتیں مائدہ سے براءۃ کے آخر تک) اور سات (سورتیں یونس سے نحل تک) اور نو (سورتیں بنی اسرائیل سے فرقان تک) اور گیارہ (سورتیں شعراء سے یٰسین تک) اور تیرہ (سورتیں والصافات سے حجرات تک) اور آخری حزب مفصل کا۔ (یعنی سورہ ق سے آخر تک ان سات احزاب کے مجموعے کو قراء ''فمی بشوق'' پکارتے ہیں)۔

۱۳۴۶ حدّثنا ابُوْ بكْر بْن خلّاد الْباهليّ ثنا يحْيى بْن سعيْد عن ابْن جُريْج عنْ ابْن ابِيْ مُليْكة عنْ يحْيى بْن

۱۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا تو سارا کا سارا ایک رات میں

حکیم بن صفوان عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما قال جمعت القرآن فقرأته کله فی لیلة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اخشی ان یطول علیک الزمان و ان تمل فاقرأه فی شهر فقلت دعنی استمتع من قوتی و شبابی قال فاقرأه فی عشرة قلت دعنی استمتع من قوتی و شبابی قال فاقرأه فی سبع قلت دعنی استمتع من قوتی و شبابی فأبی

پڑھ لیا۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ جب تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی تو تمہارے لئے (ہر رات تمام قرآن کی تلاوت) ملال کا باعث ہو گی اس لئے تم ایک ماہ میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے رخصت دیجئے تا کہ اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے رخصت دیجئے کہ مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھاؤں۔ فرمایا پھر دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیجئے۔ فرمایا تو سات راتوں میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجئے۔ آپ نے قبول نہ فرمایا (کہ اس سے کم میں قرآن ختم کروں)۔

۱۳۴۷ حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد ابن جعفر ثنا شعبة ح و حدثنا ابو بکر ابن خلاد ثنا خالد بن الحارث ثنا شعبة عن قتادة عن یزید بن عبد اللہ بن الشخیر عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ قال لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث.

۱۳۴۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے قرآن سمجھ سمجھ کر نہیں پڑھا۔

۱۳۴۸ . حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا محمد بن بشر ثنا سعید بن ابی عروبة ثنا قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعید بن هشام عن عائشة قالت لا اعلم نبی اللہ ﷺ قرأ القرآن کله حتی الصباح

۱۳۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کبھی صبح ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل قرآن کریم پڑھ لیا ہو۔ (یعنی ایک رات میں مکمل قرآن پڑھا ہو)۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں سات جزوں کا پتہ چلتا ہے۔ نیز حدیث ۱۳۴۶ میں ختم قرآن کی حد بندی بیان کی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ایک ہفتہ میں ختم قرآن کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک دوسرے صحابی سعد بن المنذر نے آپ سے اجازت مانگی کہ میں تین روز میں قرآن مجید ختم کر لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کر سکو۔ چنانچہ وہ اپنی وفات تک اسی پر کاربند رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم پر عبدالرحمن تیمی نے دیکھا کہ عشاء کے بعد انہوں نے نماز شروع کی اور سورہ فاتحہ سے شروع کر کے پورا قرآن مجید ختم کر لیا۔ (کتاب الزہد لعبد اللہ بن المبارک)

۱۷۹ : بابُ ما جاء فی القراء ۃ فی صلاۃ اللّیل

باب: رات کی نماز میں قراءت

۱۳۴۹ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ و علیّ ابن محمّد قال ثنا وکیع ثنا مسعرٌ عن ابی العلاء عن یحیی بن جعدۃ عن اُمّ ھانیٔ بنت ابی طالب قالت کنتُ اسمعُ قراءۃ النبیّ ﷺ باللّیل و انا علی عریشی

۱۳۴۹ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے تخت پر بیٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو قرآن مجید پڑھنا سنتی رہتی تھی۔

۱۳۵۰ حدثنا بکرُ بنُ خلف ابو بشر ثنا یحیی بن سعید عن قُدامۃ بن عبد اللہ عن جسرۃ بنت دجاجۃ قالتُ سمعتُ ابا ذرّ رضی اللہ تعالی عنہ یقولُ قام النبیُّ ﷺ بآیۃٍ حتی اصبح یُردّدھا والآیۃ ﴿ان تعذّبھم فانھم عبادک و ان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم﴾ (المائدہ ۱۱۸)

۱۳۵۰ حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ نبی نماز میں کھڑے ایک ایک آیت کو صبح تک دہراتے رہے حتی کہ صبح ہوگئی وہ آیت یہ ہے ﴿ان تعذبھم فانھم عبادک﴾ '' حضرت عیسیٰ روز قیامت عرض کریں گے اے اللہ! اگر آپ ان پر عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ بخش دیں تو آپ غالب ہیں حکمت والے ''۔

۱۳۵۱ حدثنا علیُّ بنُ محمّد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن سعد بن عُبیدۃ عن المستورد بن الاحنف عن صلۃ بن زُفر عن حذیفۃ ان النبی ﷺ صلّی فکان اذا مرّ بآیۃ رحمۃ سال و اذا مرّ بآیۃ عذاب استجار و اذا مر بآیۃ فیھا تنزیہٌ للہ سبّح

۱۳۵۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب آپ آیت رحمت پڑھتے تو رحمت کا سوال کرتے اور آیت عذاب پر عذاب سے پناہ مانگتے اور جس آیت میں اللہ کی پاکی کا بیان ہوتا اس پر اللہ کی پاکی بیان فرماتے۔

۱۳۵۲ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا علیّ بن ھاشم عن ابن ابی لیلی عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابن ابی لیلی قال صلّیتُ الی جنب النبی ﷺ و ھو یصلّی من اللّیل تطوّعا فمرّ بآیۃ عذاب فقال اعوذ باللہ من النار و ویلٌ لاھل النّار

۱۳۵۲ حضرت ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی آپ رات کو نفل پڑھ رہے تھے آپ نے ایک آیت عذاب پڑھی تو فرمایا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور ہلاکت ہے دوزخ والوں کے لئے۔

۱۳۵۳ حدثنا محمّدُ بنُ المثنّی ثنا عبد الرحمن ابن مھدیّ ثنا جریرُ بنُ حازم عن قتادۃ قال سألتُ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن قراءۃ النبیّ ﷺ فقال کان یمُدّ صوتہ مدّا

۱۳۵۳ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا آپ ذرا بلند آواز سے قراءت فرمایا کرتے تھے۔

۱۳۵۴ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا اسماعيل بن علية عن برد بن سنان عن عبادة بن نسي عن غضيف بن الحارث قال اتيت عائشة فقلت اكان رسول الله ﷺ يجهر بالقرآن او يخافت به قالت ربما جهر و ربما خافت قلت الله اكبر الحمد لله الذي جعل في هذا الامر سعة

۱۳۵۴ حضرت غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے تو فرمایا کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ اللہ نے اس کام میں وسعت رکھی۔

۱۸۰ : باب ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل

باب: جب رات میں بیدار ہو تو کیا دعا پڑھے؟

۱۳۵۵ حدثنا هشام بن عمار ثنا سفيان بن عيينة عن سليمان الاحول عن طاوس عن ابن عباس قال كان رسول الله ﷺ اذا تهجد من الليل قال اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت قيام السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت مالك السموات والارض ومن فيهن و لك الحمد انت الحق ووعدك حق ولقاؤك حق و قولك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق والنبيون حق و محمد حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفرلي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت ولا اله غيرك ولا حول ولا قوة الا بك

حدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلي ثنا سفيان بن عيينة ثنا سليمان بن ابي مسلم الاحول خال ابن ابي نجيح سمع طاوسا عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان رسول الله ﷺ اذا قام من الليل للتهجد

۱۳۵۵ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے ''اے اللہ آپ ہی کیلئے ہیں تمام تعریفیں' آپ آسمان و زمین اور جو کچھ انکے اندر ہے کے نور ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان کی تمام چیزوں کو قائم کئے ہوئے ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے کہ آپ آسمان و زمین اور انکے درمیان سب کچھ کے مالک ہیں اور آپ ہی کیلئے حمد ہے۔ آپ حق ہیں اور آپ کا وعدہ بھی حق ہے آپ کی ملاقات بھی حق' آپ کی بات بھی حق اور جنت بھی حق' دوزخ بھی حق' قیامت بھی حق اور انبیاء بھی حق اور محمدؐ بھی حق۔ اے اللہ میں آپ ہی کا مطیع ہوا' آپ ہی پر ایمان لایا' آپ ہی پر بھروسہ کیا' آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے لڑا اور آپ ہی کو فیصل تسلیم کیا میرے گزشتہ اور آئندہ اور پوشیدہ و علانیہ سب گناہ معاف فرما دیجئے آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے والے ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ اور آپ کے (سوا) کوئی معبود نہیں۔ گناہوں سے حفاظت اور طاعات کی قوت آپ کے بغیر حاصل

فذكر نحوهُ

نہیں ہوسکتی۔'' دوسری سند سے بھی ایسا مضمون مروی ہے۔

۱۳۵۶: حدثنا ابُوْ بَكْرِ بْنُ ابِيْ شَيْبَةَ ثنا زيدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ صالِحٍ حدّثنِيْ ازْهَرُ بْنُ سعِيْدٍ عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قال سألْتُ عائشة رضى اللهُ تعالى عنها ما ذا كان النّبيُّ ﷺ يفْتَتِحُ به قِيامَ اللّيْلِ قالتْ لقدْ سألْتنِيْ عنْ شيْءٍ ما احدٌ قبْلك كان يُكبِّرُ عشْرًا و يحمدُ عشْرًا و يُسبِّحُ عشْرًا ويسْتغْفِرُ عشْرًا ويقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ واهْدِنِيْ وارْزُقْنِيْ و عافِنِيْ و يتعوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمقامِ يوْمَ الْقِيامَةِ

۱۳۵۶: حضرت عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے پوچھ کہ رسول اللہؐ رات کا قیام کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تم سے پہلے کسی نے نہ پوچھی۔ آپؐ دس بار اللہ اکبر کہتے' دس بار الحمد للہ دس بار سبحان اللہ اور دس بار استغفار کرتے اور پڑھتے ''اے اللہ! میری بخش فرمایئے مجھے ہدایت پر قائم و مستقیم رکھئے مجھے رزق دیجئے اور عافیت عطا فرما دیجئے'' اور قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے پناہ مانگتے۔

۱۳۵۷: حدّثنا عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ عُمر ثنا عُمرُ بْنُ يُوْنُس الْيمامِيُّ ثنا عِكْرِمةُ بْنُ عمّارٍ ثنا يحْيى بْنُ ابِيْ كثِيْرٍ عنْ ابِيْ سلمة بْنِ عبْدِ الرّحْمنِ قال سألْتُ عائشة بما كان يسْتفْتِحُ النّبيُّ ﷺ صلاته اذا قام من اللّيْلِ قالتْ كان يقُوْلُ اللّٰهُمّ ربّ جبْرئِيْل و مِيْكائِيْل و اسْرافِيْل فاطِر السّمٰوٰتِ والْارْضِ عالِمِ الْغيْبِ والشّهادةِ انْت تحْكُمُ بيْن عِبادِك فِيْما كانُوْا فِيْهِ يخْتلِفُوْن اهْدِنِيْ لِما اخْتُلِف فِيْهِ مِن الْحقِّ بِاِذْنِك انّك لتهْدِيْ الى صِراطٍ مُسْتقِيْمٍ

۱۳۵۷: حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تو نماز کی ابتداء کس چیز سے فرماتے؟ فرمایا آپ کہتے: ''اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل و اسرافیل کے رب اے آسمان وزمین کے خالق اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے آپ اپنے بندوں کے درمیان جس پر وہ جھگڑیں فیصلہ فرماتے ہیں۔ مجھے جس میں اختلاف ہے اس میں اپنے حکم سے ہدایت عطا فرما دیجئے۔ آپ صراط مستقیم تک پہنچانے والے ہیں''۔

قال عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ عُمر احْفظُوْهُ (جبْرئِيْل) مهْمُوْزةً فانّهُ كذا عن النّبيِّ ﷺ

عبدالرحمن بن عمر کہتے ہیں کہ جبرائیل ہمزہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اسی طرح یاد رکھو۔

۱۸۱ : بَابُ ما جاءَ فِيْ كمْ يُصلِّيْ باللّيْلِ

باب: رات کو تہجد کتنی رکعات پڑھے؟

۱۳۵۸: حدّثنا ابُوْبكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا شبابةُ عن ابن ابِيْ ذِئْبٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عنْ عُرْوة عنْ عائشة ح و حدثنا عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ ابْرٰهِيْم الدِّمشْقِيُّ ثنا الْوليْدُ ثنا الْاوْزاعِيُّ عن الزُّهْرِيِّ عنْ عُرْوة عنْ عائشة و هذا حدِيْثُ ابِيْ بكْرٍ قالتْ كان النّبِيُّ ﷺ يُصلِّيْ ما بيْن انْ يفْرُغ مِنْ صلاةِ

۱۳۵۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور ان رکعات میں سجدہ سے سر اُٹھانے

الْعِشاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدى عشرةَ رَكْعَةً يُسلِّمُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَ يُوتِرُ بواحدةٍ و يَسْجُدُ فِيهِنَّ سَجْدَةً بِقَدْرِ مَا يَقْرأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ الْاَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ.

سے قبل اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے جتنی دیر میں تم پچاس آیات کی تلاوت کرو۔ جب میں نماز صبح کی اذان سے فارغ ہوتی تو کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۳۵۹ حدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۳۵۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۰ حدثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ.

۱۳۶۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھتے۔

۱۳۶۱ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ اَبُوْ عُبَيْدٍ الْمَدِيْنِيُّ ثنا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا ثَمَانٍ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ

۱۳۶۱۔ حضرت عامر شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعات۔ آٹھ تہجد تین وتر اور دو رکعت فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتیں۔

۱۳۶۲ حدثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعِ بْنِ ثَابِتٍ الزُّبَيْرِيُّ ثنا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَاَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ اَوْ فُسْطَاطَهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ وَ هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۱۳۶۲ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپؐ کی چوکھٹ یا خیمہ پر تکیہ لگایا تو (رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو مختصر سی رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی لمبی (یعنی بہت لمبی) پھر دو رکعتیں پہلی سے ذرا مختصر پھر دو رکعتیں ان سے بھی ذرا مختصر پھر دو رکعتیں پھر تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۳۶۳ حدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثنا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى ثنا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ [illegible] بن سليمان عَنْ

۱۳۶۳ [illegible]ضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے انہیں بتایا کہ وہ

كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس اخبره انه بات عند ميمونة زوج النبي ﷺ وهي خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله ﷺ وهله في طولها فنام النبي ﷺ حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل استيقظ النبي ﷺ فجعل يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر آيات من آخر سورة آل عمران ثم قام الى شن معلقة فتوضأ منها فاحسن وضوءه ثم قام يصلي

قال عبد الله بن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله ﷺ يده اليمنى على راسي واخذ اذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج الى الصلاة

رسول اللہؐ کی زوجہ مطہرہؓ اور اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے ہاں رات کو سوئے۔ فرماتے ہیں میں تکیہ کے عرض میں لیٹا اور آپ اور آپؐ کی اہلیہ طول میں۔ نبیؐ سو گئے جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا بعد آپ اٹھے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کو ختم کیا پھر آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں پھر لٹکے ہوئے مشکیزے سے پانی لے کر خوب عمدگی سے وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جس طرح نبیؐ نے کیا اور جا کر نبیؐ کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر مروڑنے لگے آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر وتر پڑھے پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن آیا تو آپؐ مختصر سی دو رکعتیں پڑھ کر نماز کیلئے تشریف لے گئے۔

۱۸۲ : باب ما جاء في اي ساعات الليل افضل

باب رات کی افضل گھڑی

۱۳۶۴ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن بشار ومحمد بن الوليد قالوا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن يعلى بن عطاء عن يزيد بن طلق عن عبد الرحمن بن البيلماني عن عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله ﷺ فقلت يا رسول الله من اسلم معك قال حر وعبد قلت هل من ساعة اقرب الى الله من اخرى قال نعم جوف الليل الاوسط

۱۳۶۴ : حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون اسلام لایا؟ فرمایا آزاد بھی اور غلام بھی۔ میں نے عرض کیا: کوئی گھڑی دوسری کی بہ نسبت اللہ (عزوجل) کے ہاں زیادہ قرب کی باعث ہے؟ فرمایا: جی! رات کا درمیانی حصہ۔

۱۳۶۵ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحق عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ ينام اول الليل ويحيي آخره

۱۳۶۵ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع حصہ میں سوتے اور اخیر رات میں عبادت کرتے تھے۔

۱۳۶۶ حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی و یعقوب بن حمید بن کاسب قال ثنا ابراهیم بن سعد عن ابن شهاب عن ابی سلمة و ابی عبد الله الاغر عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ربنا تبارك و تعالى حين يبقى ثلث الليل الآخر كل ليلة فيقول من يسألني فاعطيه من يدعوه فيى فاستجيب له من يستغفرني فاغفر له حتى يطلع الفجر فلذلك كانوا يستحبون صلاة آخر الليل على اوله

۱۳۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شب جب رات کا آخری تہائی رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اس کو عطا کروں' کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کردوں۔ حتی کہ فجر طلوع ہو جائے اسی لئے صحابہ اخیر رات کی نماز اول رات کی نماز کی بہ نسبت زیادہ پسند کرتے تھے۔

۱۳۶۷ حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا محمد بن مصعب عن الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن هلال بن ابى ميمونة عن عطاء بن يسار عن رفاعة الجهنى رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يمهل حتى اذا ذهب من الليل نصفه او ثلثاه قال لا يسئلن عبادى غيرى من يدعنى استجب له من يسألنى اعطه من يستغفرنى اغفرله حتى يطلع الفجر

۱۳۶۷ حضرت رفاعہ جہنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (بندوں کو آرام کے لئے) مہلت دیتے ہیں۔ حتی کہ جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جائے تو فرماتے ہیں میرے بندے ہرگز کسی سے سوال نہ کریں' جو مجھ سے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول کروں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا اس کو عطا کروں گا جو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کردوں گا حتی کہ فجر طلوع ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ آدھی رات کو سکون ہوتا ہے۔ مناجات کرنے والا پرسکون رہ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں مناجات کر سکتا ہے تو یہ اقرب وقت ہے اللہ عزوجل کی طرف و کانے کا۔

۱۸۳ : باب ما جاء فيما يرجى ان يكفى من قيام الليل

باب: قیام اللیل کی بجائے جو عمل کافی ہو جائے

۱۳۶۸ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا حفص بن غياث و اسباط بن محمد قال ثنا الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن علقمة عن ابى مسعود قال قال رسول الله ﷺ الآيتان من آخر سورة البقرة من قرأهما فى ليلة كفتاه قال حفص فى حديثه قال عبد الرحمن فلقيت ابا مسعود و هو يطوف فحدثنى به

۱۳۶۸۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

۱۳۶۹ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا جریر عن منصور عن ابراهیم عن عبد الرحمن بن یزید عن ابی مسعود ان رسول اللہ ﷺ قال: من قرأ الآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ.

۱۳۶۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

۱۸۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَلِّي اِذَا نَعَس

باب: جب نمازی کو اونگھ آنے لگے

۱۳۷۰. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد اللہ بن نمیر ح و حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا عبد العزیز ابن ابی حازم جمیعا عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان النبی ﷺ . اذا نعس احدکم فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فانہ لا یدری اذا صلی و ھو ناعس لعلہ یذھب فیستغفر فیسب نفسہ

۱۳۷۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند (پوری ہو کر) ختم ہو جائے اس لئے کہ اونگھتے اونگھتے نماز پڑھنے میں کیا پتہ استغفار کرنا شروع کرے اور (بجائے استغفار کے) اپنے لئے بد دعا شروع کر دے۔

۱۳۷۱. حدثنا عمران بن موسی اللیثی ثنا عبد الوارث بن سعید عن عبد العزیز ابن صھیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فرای حبلا ممدودا بین ساریتین فقال ما ھذا الحبل ؟ قالوا لزینب تصلی فیہ فاذا فترت تعلقت بہ فقال حلوہ ' حلوہ لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد

۱۳۷۱. حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ مسجد میں تشریف لائے آپ نے دو ستونوں کے درمیان رسی تنی ہوئی دیکھی تو پوچھا کہ یہ رسی کیسی ہے؟! لوگوں نے عرض کیا: زینبؓ کی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں۔ جب طبیعت سست ہونے لگتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کھولو! اس رسی کو کھولو۔ تم میں سے ہر ایک نشاط کے ساتھ نماز پڑھے جب سستی ہونے لگے تو بیٹھ رہے۔

۱۳۷۲ ۔ حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا حاتم بن اسماعیل عن ابی بکر ابن یحیی بن النضر عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال. اذا قام احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی لسانہ فلم یدر ما یقول اضطجع

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا (نماز پڑھ رہا) ہو پھر قرآن اس کی زبان سے نہ نکلے (اور غلبہ نوم کے باعث) اسے یہ پتہ نہ چلے کہ کیا کہہ رہا ہے تو سو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کو عبادت وہی پسند ہے جو تازگی اور انشراح اور انبساط طبع کے ساتھ ہو جو نماز آدمی پر بوجھ بن رہی ہو نیند کے غلبہ کی وجہ سے اور یہ خبر تک نہ ہو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کتنی رکعات پڑھ چکا ہوں ایسی نماز سے سو رہنا بہتر ہے۔ یہ شان تو صرف فرائض کی ہے کہ دل چاہے نہ چاہے طبیعت لگے نہ لگے بہر حال اس کو ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔

۱۸۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب: مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۳۷۳ : حدثنا احمد بن منیع ثنا یعقوب بن الولید المدینی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ : من صلی بین المغرب والعشاء عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ.

۱۳۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنائیں گے۔

۱۳۷۴ حدثنا علی بن محمد و ابو عمر حفص بن عمر قالا ثنا زید بن الحباب حدثنی عمر بن ابی خثعم الیمامی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ . من صلی ست رکعات بعد المغرب لم یتکلم بینھن بسوء عدلت لہ عبادۃ اثنتی عشرۃ سنۃ.

۱۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ہمارے یہاں کے عام محاورے کے لحاظ سے اس نماز کا نام صلوۃ الاوابین ہے۔اوابین جمع ہے اواب کی جس کے معنی ہیں اللہ سے لولگانے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا۔اس لحاظ سے صلوۃ الاوابین کے معنی ہیں اللہ سے لولگانے والوں کی نماز اور یہ بات ہر نماز کے متعلق کہی جاسکتی ہے لیکن روایات حدیث میں زیادہ تر صلوۃ الاوابین کا لفظ نماز چاشت کے لیے بولا گیا ہے اور بعض غیر معروف روایتوں میں مغرب کے بعد کے نوافل کے لیے صلوۃ الاوابین کا لفظ بولا گیا ہے اس لیے دونوں صحیح ہیں۔

۱۸۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب: گھر میں نفل پڑھنا

۱۳۷۵ . حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو الاحوص عن طارق عن عاصم بن عمرو قال خرج نفر من اھل العراق الی عمر فلما قدموا علیہ قال لھم ممن انتم قالوا من اھل العراق قال فباذن جئتم قالوا نعم قال فسالوہ عن صلاۃ الرجل فی بیتہ فقال عمر سالت رسول اللہ ﷺ فقال. اما صلوۃ الرجل فی بیتہ فنور فنوروا بیوتکم.

حدثنا محمد بن ابی الحسین ثنا عبد اللہ بن عمرو عن زید بن ابی انیسۃ عن ابی اسحق عن عاصم

۱۳۷۵. عاصم بن عمرو سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عراق سے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا. تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا عراق والے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم حکم سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا. جی۔ ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھر میں نماز پڑھنے کو پوچھا انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرد کی

بن عمرو عن عمیر مولی عمر بن الخطاب عن عمر ابن الخطاب عن النبی ﷺ نحوہ.

نماز اپنے گھر میں نور ہے تو منور (روشن) کرو اپنے گھروں کو۔

۱۳۷۶. حدثنا محمد بن بشار و محمد بن یحیی قالا ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال اذا قضی احدکم صلاتہ فلیجعل لبیتہ منها نصیبا فان اللہ جاعل فی بیتہ من صلاتہ خیرا

۱۳۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے۔ اس لئے کہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ اس کے گھر میں خیر اور بھلائی فرمائیں گے۔

۱۳۷۷. حدثنا زید بن اخزم و عبد الرحمن ابن عمر قالا ثنا یحیی بن سعید عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ: لا تتخذوا بیوتکم قبورا.

۱۳۷۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (یعنی نفل گھر میں پڑھا کرو)۔

۱۳۷۸. حدثنا ابو بشر بکر بن خلف ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن معاویة بن صالح عن العلاء بن الحارث عن حرام ابن معاویة عن عمه عبد اللہ بن سعد قال سالت رسول اللہ ﷺ ایما افضل الصلاة فی بیتی او الصلاة فی المسجد قال: الا تری الی بیتی ما اقربہ من المسجد فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی فی المسجد الا ان تکون صلاة مکتوبة.

۱۳۷۸. حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زیادہ فضیلت کس میں ہے میرے گھر میں نماز یا اس مسجد؟ فرمایا. دیکھو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے لیکن اپنے گھر میں نماز پڑھنا مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے الا یہ کہ فرض نماز ہو (تو وہ مسجد میں با جماعت ادا کرنا ضروری ہے)۔

۱۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلَاةِ الضُّحی

باب: چاشت کی نماز

۱۳۷۹ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا سفیان بن عیینة عن یزید بن ابی زیاد عن عبد اللہ بن الحارث قال سالت فی زمن عثمان بن عفان والناس متوافرون او متوافقون عن صلاة الضحی فلم اجد احدا یخبرنی انہ صلاها یعنی النبی ﷺ غیر ام هانئ فاخبرتنی انہ صلاها ثمان رکعات.

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کہ لوگ بہت تھے چاشت کی نماز کے بارے میں پوچھا تو مجھے یہ بتانے والا کوئی نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی سوائے ام ہانیؓ نے انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے چاشت کی نماز آٹھ رکعات پڑھی۔

۱۳۸۰ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر و ابو کریب قال ثنا یونس بن بکیر ثنا محمد بن اسحق عن موسی

۱۳۸۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

بن انس عن ثمامة بن انس عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله يقول. من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرًا من ذهب في الجنة

فرماتے سنا: جس نے بارہ رکعات چاشت کی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے سونے کا محل تیار کروائیں گے۔

۱۳۸۱ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا شبابة ثنا شعبة عن يزيد الرشك عن معاذة العدوية قالت سألت عائشة اكان النبي ﷺ يصلي الضحى قالت نعم اربعا و يزيد ما شاء الله.

۱۳۸۱. حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا جی چار اور اس سے بھی زیادہ جتنا اللہ کو منظور ہوتا۔

۱۳۸۲. حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا وكيع عن النهاس بن قهم عن شداد ابي عمار عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من حافظ على شفعة الضحى غفرت له ذنوبه و ان كانت مثل زبد البحر.

۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں کی نگہداشت کرے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک کے طویل وقفہ میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی لیکن اس درمیان میں تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقفہ میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے مگر اس درمیان میں صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کے عنوان سے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ جتنی ہوسکیں نفلی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوع آفتاب کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور دن اچھی طرح چڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ ان نمازوں کی عجیب برکات ہیں جو ان کے ادا کرنے سے مسلمان کو حاصل ہوتی ہیں۔

۱۸۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلَاةِ الْاسْتِخَارَةِ

باب: نمازِ استخارہ

۱۳۸۳. حدثنا احمد بن يوسف السلمي ثنا خالد بن مخلد ثنا عبد الرحمن بن ابي الموالي قال سمعت محمد بن المنكدر يحدث عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة كما يعلمنا السورة من القرآن يقول اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر و

۱۳۸۳. حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمیں نماز استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھاتے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے فرماتے جب تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (نفل) پڑھے پھر یہ دعا مانگے۔ '' اے اللہ میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ کو علم ہے اور قدرت طلب کرتا ہوں کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں آپ سے آپ کے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک آپ کو قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں' آپ

تعْلم و لا اعلمْ و انت علّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهمّ ان كُنت تعْلمُ هـذا الْامر (فيسمّيه ما كان من شيْ ءٍ) خيْرًا لّيْ فيْ ديْنيْ و معاشيْ و عاقبة امري (او خيْرًا لّيْ فيْ عاجل امْريْ واجله) فاقْدُرْهُ ليْ و يسّرْهُ ليْ و بارك ليْ فيه و انْ كُنت تعْلمُ (يقُوْلُ مثْل ما قال فيْ الْمرّة الْاوْلى) و انْ كان شرًّا لّيْ فاصْرِفْهُ عنّيْ واصْرفْنيْ عنْهُ واقْدُرْ ليْ الْخيْر حيْثُما كان ثُمّ رضّنيْ به

کو علم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ غیب کی باتوں کو خوب جاننے والے ہیں۔ اے اللہ اگر آپ کے علم میں ہے کہ یہ کام (اور یہاں اس کام کا ذکر کرے) میرے لئے دین اور معاش میں بہتر اور انجام کے اعتبار سے بھلا ہے یا فرمایا کہ میرے لئے حال اور مال میں بھلا ہے تو اسکو میرے لئے مقدر فرما دیجئے اور آسان فرما دیجئے اور مجھے اس میں برکت عطا فرما دیجئے اور اگر آپ کے علم میں یہ ہے کہ یہ کام (یہاں بھی پہلے کی طرح کہے) میرے لئے برا ہے تو اسکو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے جہاں کہیں خیر ہو مقدر فرما دیجئے پھر مجھے اس پر مطمئن اور خوش رکھئے۔

خلاصۃ الباب ☆ بندہ کا علم ناقص ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ ایک کام کرنا چاہتا ہے اور اس کا انجام اس کے حق میں اچھا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے نمازِ استخارہ تعلیم فرمائی اور بتایا کہ جب کوئی خاص اور اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور توفیق خیر کی دعا کر لیا کرو۔

۱۸۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

باب: صلوٰۃ الحاجۃ

۱۳۸۴: حدّثنا سُويْدُ بْنُ سعيْدٍ ثنا ابُوْ عاصمٍ الْعبّادانيُّ عنْ فائد بْن عبْد الرّحْمن عنْ عبْد الله بْن ابيْ اوْفى الْاسْلميُّ قال خرج عليْنا رسُوْلُ الله ﷺ فقال منْ كانتْ لهُ حاجةٌ إلى الله اوْ إلى احدٍ منْ خلْقه فلْيتوضّأْ ولْيُصلّ ركْعتيْن ثُمّ ليقُلْ لا اله الّا اللهُ الْحليْمُ الْكريْمُ سُبْحان الله ربّ الْعرْش الْعظيْم الْحمْدُ لله ربّ الْعالميْن اللّهُمّ انّيْ اسْألُك مُوْجبات رحْمتك و عزائم مغْفرتك و الْغنيْمة منْ كُلّ برٍّ و السّلامة منْ كُلّ اثْمٍ اسْألُك الّا تدع ليْ ذنْبًا الّا غفرْتهُ و لا همًّا الّا فرّجْتهُ و لا حاجةً هي لك رضًا الّا قضيْتها ليْ ثُمّ يسْألُ الله منْ امْر الدُّنْيا والْاخرة ما شاء فانّهُ يُقدّرُ

۱۳۸۴: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سلمیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس کو اللہ جل جلالہ سے یا اسکی مخلوق میں سے کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے پھر یہ دعا مانگے: "حلم اور کرم والے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں بڑے تخت کا مالک اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور وہ اعمال جو آپ کی مغفرت اور بخشش کو لازم کر دیں اور ہر نیکی کی طرف لوٹنا اور ہر گناہ سے سلامتی اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ بلا مغفرت کئے میرا کوئی گناہ نہ چھوڑیئے اور میری ہر فکر کو دور کر دیجئے اور میری ہر حاجت جس میں آپ کی رضا ہو پوری فرما دیجئے"۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دنیا آخرت کی جو چیز چاہے مانگے اللہ تعالیٰ اس کے لئے مقدر فرما دیں گے۔

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ يَسَارٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرِ الْمَدَنِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ اَنْ يُعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ ادْعُهْ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

١٣٨٥: عثمان بن حنیفؓ کہتے کہ ایک نابینا مرد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ اللہ سے میرے لئے عافیت اور تندرستی کی دعا مانگئے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر چاہو تو آخرت کیلئے دعا مانگو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور چاہو تو (ابھی) دُعا کر دوں؟ اس نے عرض کیا: دُعا فرما دیجئے۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگو۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی محمدؐ کے وسیلہ سے اے محمد میں نے آپؐ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ محمدؐ کی سفارش میرے بارے میں قبول فرمائیے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس میں کسی مومن کے لیے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھ سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے حکم سے انجام پاتے ہیں ور صلوٰۃ حاجت کا جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرنے کا بہترین اور معتمد طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے اُن کا یہی تجربہ ہے اور انہوں نے ''صلوٰۃ الحاجت'' کو خزائن الٰہیہ کی کنجی پایا ہے۔ (سوتی)

مسئلۂ توسل اور اِس کی تین صورتیں

وسیلہ کی پہلی صورت:

یعنی اللہ تعالیٰ سے اس طرح سے دعا مانگنی کہ میری یہ دعا قبول فرمائیے بحق فلاں میری دعا قبول فرما۔ یہ صورت جائز ہے اور اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔ مسئلہ یہ عقیدہ رکھنا کہ جو دعا وسیلہ کے بغیر کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی باطل ہے۔ مسئلہ ۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیاء اور اولیاء کے وسیلے سے جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ پر اس کا ماننا اور قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ یہ باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل واحسان سے نیک بندوں کا اپنے اوپر حق بتایا ہے اور اسی حق کا دعا میں واسطہ دینا جائز ہے۔ یہ حق محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اللہ تعالیٰ پر لازم اور واجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجبور ہوں۔

وسیلہ کی دوسری صورت:

یہ سمجھنا کہ ہم لوگوں کی رسائی خدا تعالیٰ کے دربار تک نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں جو درخواست کرنی ہو اس کے مقبول بندوں کے سامنے پیش کریں اور جو مانگنا ہوں ان سے مانگیں اور یہ بزرگ اس قدرت سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں۔ یہ صورت بالکل ناجائز اور شرک ہے۔

وسیلہ کی تیسری صورت:

براہ راست بزرگوں سے اپنی حاجت تو نہ مانگیں البتہ ان کی خدمت میں یہ گزارش کی جائے کہ وہ حق تعالیٰ کے دربار میں ہماری حاجت پوری ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ زندہ بزرگوں سے ایسی درخواست کرنا جائز ہے لیکن جو بزرگ وفات پا چکے ہوں ان کی قبر پر جا کر ایسی درخواست کرنا مشتبہ کی چیز ہے کیونکہ صحابہؓ و تابعین سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر آپ سے دعا اور شفاعت کے لئے درخواست کرنا جائز ہے۔ (عبد الرشید)

۱۹۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

۳۸۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُوْ عِيْسَى الْمَسْرُوْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ : يَا عَمِّ أَلَا أَحْبُوْكَ أَلَا أَنْفَعُكَ أَلَا أَصِلُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ فَتِلْكَ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَ هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَهَا اللهُ لَكَ) قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُوْلُهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ (قُلْهَا فِيْ

باب: صلوٰۃ التسبیح

۱۳۸۶: حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے میرے چچا میں آپ کو عطیہ نہ دوں نفع نہ پہنچاؤں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ حضرت عباسؓ نے کہا کیوں نہیں ضرور فرمایئے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا تو چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ چکو تو کہو "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پندرہ بار رکوع سے قبل پھر رکوع میں دس بار یہی کلمات کہو پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس بار کہو پھر سجدہ میں دس بار کہو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کھڑے ہونے سے قبل دس بار کہو تو یہ کل پچھتر بار ہوا ہر رکعت میں اور چار رکعت میں تین سو بار ہو گیا تو اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اگر کوئی ہر روز یہ نہ پڑھ سکے تو؟ فرمایا: ہفتہ میں ایک بار پڑھ لے اور اگر ہفتہ میں ایک بار پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہو تو مہینے

جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ) حَتّٰى قَالَ: فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ.

میں ایک بار پڑھ لے۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ سال بھر میں ہی ایک بار پڑھ لے۔

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُوْرِيُّ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَ اٰخِرَهُ اَلَا اَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ وَ قَدِيْمَهُ وَ حَدِيْثَهُ وَ خَطَاءَهُ وَ عَمْدَهُ وَ صَغِيْرَهُ وَ كَبِيْرَهُ وَ سِرَّهُ وَ عَلَانِيَتَهُ عَشْرُ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ قُلْتَ وَ اَنْتَ قَائِمٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُ وَ اَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُ وَ اَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَ اَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسَةٌ وَ سَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً.

۱۳۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) بن مطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا! میں آپ کو عطیہ نہ دوں' تحفہ نہ دوں' سلوک نہ کروں' دس خصلتیں نہ بتاؤں۔ اگر آپ ان کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ و آئندہ' نئے و پرانے' خطاء سے سرزد ہوئے اور عمداً کئے ہوئے' صغیرہ' کبیرہ' ظاہرہ اور پوشیدہ سب گناہ معاف فرما دیں گے۔ دس خصلتیں یہ ہیں آپ چار رکعت نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور (کوئی اور) سورۃ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر کھڑے کھڑے پندرہ بار ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' کہیں پھر رکوع کریں تو رکوع میں بھی دس بار یہی کہیں پھر رکوع سے سر اُٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو سجدے میں بھی دس بار یہی پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بھی دس بار یہی پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں بھی دس بار پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھا کر بھی دس بار پڑھیں۔ یہ پچھتّر بار ہو گیا چار رکعات میں سے ہر ہر رکعت میں ایسے ہی کریں اگر ہو سکے تو روزانہ ایک بار یہ نماز پڑھیں یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار۔

خلاصۃ الباب ☆ کتب حدیث میں صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد صحابہ کرام نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب ''الخصال المکفرۃ'' میں ابن الجوزی کا رد کرتے ہوئے صلوٰۃ التسبیح کی روایت اور ان کی سند کی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم ''حسن'' یعنی

صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے اور بعض تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارک جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) سے صلوۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی صلوۃ التسبیح کی تلقین اور ترغیب کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی اور زمانہ بعد میں تو یہ صلوۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس نماز کے بارے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں میں (خاص کر نفلی نمازوں میں) بہت سے اذکار اور دعائیں ثابت ہیں۔ اللہ کے جو بندے ان اذکار اور دعاؤں پر ایسے قابو یافتہ نہیں ہیں کہ اپنی نمازوں میں ان کو پوری طرح شامل کر سکیں اور اس وجہ سے ان اذکار و دعوات والی کامل ترین نماز سے وہ محروم رہتے ہیں ان کے لیے یہی صلوۃ التسبیح اس کامل ترین نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں اللہ عزوجل کے ذکر اور تسبیح وتحمید کی بہت بڑی مقدار شامل کر دی گئی ہے اور چونکہ ایک ہی کلمہ بار بار پڑھا جاتا ہے اس لیے عوام کے لیے بھی اس نماز کا پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ صلوۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترتیب امام ابن ماجہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے روایت کی ہے اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قراءت سے پہلے ثناء یعنی "سبحانک اللھم و بحمدک" اور رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قراءت سے پہلے کلمہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پندرہ دفعہ اور قراءت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمہ دس دفعہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمہ پچیس دفعہ ہو جائے گا اور اس طریقے میں دوسرے سجدے کے بعد یہ کلمہ کسی رکعت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا اس طرح اس طریقے کی ہر رکعت میں اس کلمہ کی مجموعی تعداد پچھتر اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو ہوگی۔ بہرحال صلوۃ التسبیح کے یہ دونوں ہی طریقے منقول اور معمول میں پڑھنے والے کے لیے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھے۔

۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب: شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ انْبَأَنَا ابْنُ اَبِيْ سَبْرَةَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَ صُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهُ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهُ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

۱۳۸۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور آئندہ دن روزہ رکھو اس لئے کہ اس میں غروب شمس سے فجر طلوع ہونے تک آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی رزق کا طلبگار کہ میں اس کو رزق دوں ہے کوئی بیمار کہ میں اس کو بیماری سے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے کوئی ویسا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۹: حدثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ و مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَا ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ رَافِعٌ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَ رَسُوْلُهُ؟ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَ مَا بِيْ ذٰلِكَ وَ لٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ

۱۳۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنے بستر پر نہ) پایا تو تلاش میں نکلی دیکھتی ہوں کہ آپ بقیع میں آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے (کہ میں کسی اور بیوی کے ہاں چلا جاؤں گا) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: مجھے ایسا کوئی خیال نہ تھا بلکہ میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی اہلیہ کے ہاں (کسی ضرورت کی وجہ سے) گئے ہوں گے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ لوگوں کی بخشش فرما دیتے ہیں (بنو کلب کے پاس تمام عرب سے زیادہ بکریاں تھیں)۔

۱۳۹۰: حدثنا راشد بْنُ سعيد بن راشد الرَّمْليُّ ثنا الْوَلِيْدُ عن ابن لهيعة عن الضحاك بْن ايمن عن الضحاك بن عبد الرحمن بن عرزب عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ.

۱۳۹۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ ثنا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ثنا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

دوسری سند سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر اکثر بلادِ اسلامیہ کے دیندار حلقوں میں پندرہویں شعبان کے نفل روزے کا رواج ہے لیکن محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث سند کے حافظ سے نہایت ضعیف قسم کی ہے۔ اس کے ایک راوی ابوبکر بن عبد اللہ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل نے یہاں تک کہا ہے کہ وہ حدیثیں وضع کیا کرتا تھا۔ پندرہویں شعبان کے روزہ کے متعلق تو صرف یہی ایک حدیث روایت کی گئی ہے البتہ شعبان کی پندرہویں شب میں عبادت اور دعا و استغفار کے متعلق بعض کتب حدیث میں اور بھی متعدد حدیثیں مروی ہیں لیکن ان میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس کی سند محدثین کے اصول و معیار کے مطابق قابل اعتبار ہو مگر چونکہ یہ متعدد حدیثیں ہیں اور مختلف صحابہ کرام سے مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہیں اس لئے ابن الصلاح وغیرہ اور بعض اکابر محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً اس کی کوئی بنیاد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ وَالسَّجْدَةِ عِنْدَ الشُّكْرِ

باب: شکرانے میں نماز اور سجدہ

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثنا سلمَةُ بْنُ رجاءٍ حدَّثَتْنِيْ شعْثاءُ عَنْ عبْدِ اللهِ بْنِ ابِيْ اَوْفي انَّ رسُوْل اللهِ ﷺ صلّي يوم بُشّر براسِ ابِيْ جَهْلٍ ركْعَتين

۱۳۹۱: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو جہل کا سر لانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۳۹۲ : حَدَّثَنَا يحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صالِحٍ الْمِصْرِيُّ أنا ابي انا ابْنُ لَهِيْعة عَنْ يزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حبِيْبٍ عَنْ عمْرِ بْنِ الوليْدِ بْنِ عَبْدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِكٍ انَّ النَّبيَّ ﷺ بُشّر بحاجة فخَرّ ساجدًا.

۱۳۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام ہو جانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر پڑے۔

۱۳۹۳ - حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ يَحْيى ثنا عبْدُ الرَّزَّاقِ عنْ معْمرٍ عن الزُّهْرِيِّ عنْ عبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ كَعْبِ ابن مالكٍ عن ابيْه قال لمّا تاب اللهُ عليه خرَّ ساجدًا

۱۳۹۳: حضرت کعب بن مالک کی جب اللہ (عزوجل) کے ہاں توبہ قبول ہوئی (غزوۂ تبوک میں نہ جانے کی) تو وہ سجدہ میں گر گئے۔

۱۳۹۴ :حدّثنا عبْدةُ بْنُ عبْدِ الله الْخزاعِيُّ و اَحْمدُ بْنُ يُوْسُف السُّلَمِيُّ قالا ثنا ابُوْ عاصمٍ عنْ بكّار بن عبْد الْعزِيْزِ بْنِ عبْد الله بْنِ ابِيْ بكْرةَ عنْ ابيه عنْ ابِيْ بكْرة انَّ النَّبيَّ كان اذا اتاهُ امْرٌ يسُرُّهُ او يُسرُّ به خرَّ ساجدًا شُكْرًا لِلّٰه تبارك و تعالى.

۱۳۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن بات پہنچتی تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی شکر گزاری میں سجدے میں گر پڑتے۔

خلاصۃ الباب ☆ ابوجہل اسلام' مسلمانوں اور نبی رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا اور بہت زیادہ تکالیف اور اذیتیں دیا کرتا تھا اور بہت بڑا متکبر' ضدی اور سرکش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرکشی اور تکبر کو خاک میں ملایا' دو نو عمر لڑکوں (معاذ و معوذ رضی اللہ عنہما) کے ہاتھوں اس ملعون کا کام تمام ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ شکر ادا کیا' اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام احمد' امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک مسنون ہے۔ ان کا استدلال احادیث باب سے ہے۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ سجدہ سے مراد نماز ہے۔ شکرانہ کے لیے دوگانہ نماز ادا کرے۔ مجازاً اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔

۱۹۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَنَّ الصَّلاةَ كَفَّارَةٌ

باب: نماز گناہوں کا کفارہ ہے

۱۳۹۵ . حدّثنا ابُوْ بكْر بْنُ ابِيْ شيْبة و نصْرُ بْنُ عليِّ قال ثنا وكيْعٌ ثنا مسْعرٌ و سُفيانُ عنْ عُثْمان بْن الْمُغيرة الثَّقفيِّ عنْ عَلِيِّ بْنِ ربيْعة الْوَالِبِيِّ عنْ اَسْماء ابْن الحكم

۱۳۹۵: حضرت سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا اور جب کوئی مجھے رسول اللہ صلی اللہ

الْفَزَارِیِّ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثًا یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِمَا شَاءَ مِنْہُ وَ اِذَا حَدَّثَنِی عَنْہُ غَیْرُہٗ اسْتَحْلَفْتُہٗ فَاِذَا حَلَفَ صَدَّقْتُہٗ وَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ حَدَّثَنِیْ وَ صَدَقَ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ . مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا فَیَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ (وَ قَالَ مِسْعَرٌ ثُمَّ یُصَلِّیْ) وَ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

علیہ وسلم کی حدیث سنا تا تو میں (تاکید کی خاطر) اس سے حلف لیتا جب وہ حلف اٹھالیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی اور سچ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ خوب اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۱۳۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ (اَظُنُّہٗ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْیَانَ الثَّقَفِیِّ اَنَّھُمْ غَزَوْا غَزْوَۃَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَھُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعِنْدَہٗ اَبُوْ اَیُّوْبَ وَ عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ عَاصِمٌ یَا اَبَا اَیُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَ قَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّہٗ مَنْ صَلّٰی فِی الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَۃِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَدُلُّکَ عَلٰی اَیْسَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ تَوَضَّأَ کَمَا اُمِرَ وَ صَلّٰی کَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ) کَذٰلِکَ یَا عُقْبَۃُ قَالَ نَعَمْ

۱۳۹۶ : حضرت عاصم بن سفیان ثقفی فرماتے ہیں کہ ہم نے سلاسل کا جہاد کیا لڑائی تو نہ ہوئی صرف مورچہ باندھا پھر معاویہؓ کے پاس واپس آ گئے۔ آپ کے پاس ابو ایوب عقبہ بن عامر موجود تھے تو عاصم نے کہا اے ابو ایوب! امسال لڑائی نہ ہوسکی اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو بھی ان چار مساجد میں نماز پڑھ لے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! میں تمہیں اس سے آسان بات نہ بتاؤں میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جس نے حکم قرآنی کے مطابق وضو کیا اور جیسے نماز کا حکم ہے ویسے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے' ایسے ہی ہے نا عقبہ؟ فرمایا جی۔

۱۳۹۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِی ابْنُ اَخِی ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَمِّہٖ حَدَّثَنِیْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَۃَ اَنَّ عَامِرَ ابْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَہٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ یَقُوْلُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ. اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ بِفِنَاءِ اَحَدِکُمْ نَھَرٌ یَجْرِیْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا کَانَ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ) قَالَ لَا شَیْءَ قَالَ. فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ تُذْھِبُ الذُّنُوْبَ کَمَا یُذْھِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ

۱۳۹۷ : حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بتاؤ! اگر تم میں سے ایک کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے تو اس پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ عرض کیا بالکل نہیں۔ تو فرمایا: نماز گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جیسے پانی میل کو۔

۱۳۹۸ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ

۱۳۹۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

عنْ سُليْمان التَّيْمِيّ عنْ ابِي عُثْمانَ النَّهْدِيّ عنْ عبْد الله بْن مسْعُوْدٍ رضي اللهُ تعالى عنْهُ انَّ رجُلًا اصاب منِ امْراةٍ يعْنِيْ ما دُوْن الْفاحشةِ فلا اَدريْ ما بلغ غير انّهٗ دُوْن الزِّنا فاتي النَّبيَّ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلّم فذكر ذلك لهٗ فانْزل اللهُ سُبْحانهٗ: ﴿و اَقِمِ الصّلٰوة طرفي النّهار و زُلفا من الّيْل انَّ الْحسنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئات ذلك ذكْرى للذّاكريْن﴾ [هود: ١١٤] فقال يارسُوْلَ الله الِي هذه قال لمنْ احذ بها.

ہیں کہ ایک مرد زنا سے کم کسی درجہ کی معصیت کا مرتکب ہوگیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے چند حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کیلئے''۔ تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا یہ میرے لئے ہے؟ فرمایا: جو بھی اس پر عمل کرے اس کے لئے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ نماز روزہ اور دیگر عبادات سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کبائر کی معافی توبہ سے ہوتی ہے۔ آیت ﴿و اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَی النَّهار﴾ [هود: ١١٤] سے پانچ نمازوں کی طرف اشارہ ہے۔ طرفی النہار سے صبح، ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں اور ﴿زُلَفًا﴾ سے مغرب و عشاء کی۔ (مظہری)

١٩٤ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

باب: پانچ نمازوں کی فرضیت اور ان کی نگہداشت کا بیان

١٣٩٩. حدّثنا حرْملةُ بْنُ يحْيى الْمِصْرِيُّ ثنا عبْدُ اللهِ بْنُ وهْب اخبرني يُوْنُسُ ابْنُ يزيْد عن ابْن شهاب عنْ انس ابْن مالك رضي اللهُ تعالى عنْه قال قال رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم فرض اللهُ على اُمّتيْ خمْسيْن صلاةً فرجعْتُ بذلك حتّى آتي على مُوْسى فقال مُوْسى ما ذا افْترض ربُّك على اُمّتك قُلْتُ فرض عليّ خمْسيْن صلاةً فرجعْتُ بذلك حتّى آتِي على مُوْسى فقال مُوْسى ما ذا افْترض ربُّك على اُمّتِك قُلْتُ فرض عليّ خمْسيْن صلاةً قال فارْجعْ الى ربّك فانّ اُمّتك لا تُطيْق ذلك فراجعْتُ ربّيْ فوضع عنّيْ شطْرها فرجعْتُ الى مُوْسى فاخْبرْتُهٗ فقال ارْجعْ اِلى ربّك فانّ اُمّتك لا تُطِيْقُ ذلك فراجعْتُ ربّيْ فقال هي خمْسٌ و هي خمْسُوْن لا يُبدّلُ الْقوْلُ لديّ فرجعْتُ الى مُوْسى فقال

۱۳۹۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو میں یہ پچاس نمازیں لے کر واپس ہوا۔ حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی تو پوچھنے لگے کہ تمہارے رب نے تمہاری امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا مجھ پر پچاس نماز فرض فرمائیں۔ تو کہنے لگے اپنے رب کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو میرے رب نے مجھے ایک حصہ (پچیس نمازیں) معاف فرما دیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف رجوع کروں کیونکہ یہ بھی تمہاری امت کے بس میں نہیں۔ میں نے پھر اپنے رب کی طرف رجوع کیا۔ تو رب نے فرمایا

ارْجِعْ الی رَبِّکَ فَقُلْتُ قد اسْتحْییْتُ مِنْ رَبِّی.

یہ (شمار میں تو) پانچ ہیں اور (ثواب میں پوری) پچاس ہیں۔ میرے دربار میں بات بدلتی نہیں۔ میں پھر موسیٰ کے پاس آیا تو کہنے لگے: اپنے رب کی طرف پھر رجوع کرو۔ میں نے کہا: اب تو مجھے اپنے ربّ سے شرم آ رہی ہے۔

۱۴۰۰: حَدَّثنا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ خَلَّاد الْباهلِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ ثنا شریْکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْن عُصْمٍ ابیْ عُلْوانَ عَنْ ابْنِ عبّاسٍ قال اُمر نبیُّکُمْ ﷺ بخمْسِیْن صلاۃً فنازل ربَّکُمْ انْ یجْعلها خمْس صَلواتٍ.

۱۴۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا تو انہوں نے تمہارے رب سے کمی کی درخواست کی کہ ان کو پانچ بنا دیں۔

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا بْنُ اَبِیْ عدیّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْد رَبِّه بْن سعیْدٍ عَنْ مُحَمَّدبْن یحْی بْن حَبَّان عن ابن مُحَیْرِزٍ عَن الْمُخْدجِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صامِتٍ قَالَ سمعْتُ رسُوْل اللّٰہ ﷺ یقُوْلُ: خمْسُ صلوَاتٍ افْترَضهنّ اللّٰہُ علی عباده فمنْ جاء بهنّ لَمْ ینْتقصْ منْهُنَّ شیْئًا اسْتخْفافًا بحقِّهِنَّ فانّ اللّٰہَ جَاعِلٌ لهٗ یَوْم الْقیامة عهْدًا انْ یُدْخلَهُ الْجنَّةَ و منْ جاء بهنّ قَد انْتقصَ منْهُنّ شیْئًا اسْتخْفافًا بحقّهنّ لَمْ یَکُنْ لهٗ عنْد اللّٰہ عهدٌ انْ شاء عذَّبهٗ و انْ شاء غفر لهٗ.

۱۴۰۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو ان پانچ نمازوں کو پڑھے گا اور ان کو حقیر سمجھ کر ان میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو ان نمازوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کو حقیر سمجھ کر ان میں کوتاہی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے کوئی عہد نہیں چاہیں عذاب دیں چاہیں معاف فرما دیں۔

۱۴۰۲: حدَّثنا عیْسی بْنُ حمَّاد الْمصْرِیُّ انْبَانَا اللَّیْثُ بْنُ سعْدٍ عنْ سعیْد الْمقْبُرِیّ عنْ شریْک بْن عبْد اللّٰہ بْن ابیْ نمرٍ انَّهٗ سمع انس بْن مالکٍ رضی اللّٰہُ تعالی عنْه یَقُوْلُ بیْنما نحْنُ جُلُوسٌ فی الْمسْجد دخل رجُلٌ علی جملٍ فاناخهٗ فی الْمسْجد ثمّ عقلهٗ ثمّ قال لهُمْ ایُّکُمْ مُحمّدٌ و رسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیْه وسلّم مُتّکِیٌ بیْن ظهْر انیهمْ قال فقالُوْا هذا الرّجُلُ الْابیضُ الْمُتّکِیُٔ فقال لهُ الرّجُلُ یاابْن عبْد الْمُطّلب فقال لهُ النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیْه وسلّم قدْ اجبْتُک فقال لهُ الرّجُلُ یا مُحمّدُ انّیْ سائلُک و مُشدّدٌ علیْک فی الْمسْالة فلا تجدنّ علی

۱۴۰۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک بار ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صاحب اونٹ پر سوار مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھ دیا پھر پوچھا تم میں محمدؐ کون ہیں؟ اس وقت رسول اللہؐ صحابہؓ کے درمیان تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ تو صحابہؓ نے کہا یہ گورے مردؐ تکیہ لگائے ہوئے۔ تو ان صاحب نے رسول اللہؐ سے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! تو نبیؐ نے فرمایا جی! میں تمہاری طرف متوجہ ہوں۔ تو ان صاحب نے عرض کیا اے محمد! میں آپؐ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور پوچھنے میں سختی ہوگی اس کو برا نہ منائیے گا۔ آپؐ نے فرمایا جو جی میں آئے

فی نفسک فقال سل ما بدا لک قال له الرجل نشدتک بربک و رب من قبلک آللہ ارسلک الی الناس کلھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تصوم ھذا الشھر من السنة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تاخذ ھذہ الصدقة من اغنیائنا فتقسمھا علی فقرائنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم فقال الرجل آمنت بما جئت بہ و انا رسول من ورائی من قومی و انا ضمام ابن ثعلبة اخو بنی سعد بن بکر

پوچھو۔ تو اس نے کہا میں آپ کو آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دیتا ہوں بتایئے کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی ہاں۔ اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتایئے کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی۔ اس نے عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو سال میں اس ماہ کے روزوں کا حکم دیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: بخدا! جی۔ اس نے کہا۔ میں آپ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی بتایئے کیا آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ ہمارے مالداروں سے یہ زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے ناداروں میں تقسیم کریں؟ آپ نے فرمایا: بخدا! جی۔ تو ان صاحب نے کہا: میں آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور میں اپنے پیچھے اپنی پوری قوم کا قاصد ہوں اور میں بنو سعد بن بکر قبیلہ کا ایک فرد ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

۱۴۰۳۔ حدثنا یحیی بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی ثنا بقیة بن الولید ثنا ضبارة بن عبد اللہ بن ابی السلیل الحضرمی ذوید بن نافع عن الزھری قال قال سعید بن المسیب ان ابا قتادة بن ربعی اخبرہ ان رسول اللہ ﷺ قال قال عزوجل افترضت علی امتک خمس صلوات و عھدت عندی عھدا انہ من حافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنة و من لم یحافظ علیھن فلا عھد لہ عندی.

۱۴۰۳: حضرت ابو قتادہ بن ربعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور یہ عہد کر لیا ہے کہ جو ان نمازوں کی وقت کے مطابق نگہداشت کرے گا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی نگہداشت نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں کلام ہوا ہے کہ پچاس نمازوں کی طرف منتقل ہونا یہ نسخ تھا یا نہیں ہذا صحیح بات یہ ہے کہ یہ نسخ نہیں تھا بلکہ پچاس کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں کیونکہ پانچ نمازوں کا اجر ملا کر پچاس ہی جتنا ہوگا۔ اس کی تائید حدیث باب کے اس جملے سے ہوتی ہے۔ ھی خمس و ھی خمسون لا یبدل القول لدی علماء کرام نے اس میں بہت سی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔

۱۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۴۰۴ . حدثنا ابو مصعب المدنی احمد بن ابی بکر ثنا مالک بن انس عن زید بن رباح و عبید الله بن ابی عبد الله عن ابی عبد الله الاغر عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال: صلاة فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة فیما سواه الا المسجد الحرام.

حدثنا هشام بن عمار ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی ﷺ نحوه

۱۴۰۵ حدثنا اسحق بن منصور ثنا عبد الله بن نمیر عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال: صلاة فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة فیما سواه من المساجد الا المسجد الحرام

۱۴۰۶ حدثنا اسماعیل بن اسد ثنا زکریا بن عدی انبانا عبید الله بن عمرو عن عبد الکریم عن عطاء عن جابر ان رسول الله ﷺ قال: صلاة فی مسجدی افضل من الف صلاة فیما سواه الا المسجد الحرام وصلاة فی المسجد الحرام افضل من مائة الف صلاة فیما سواه.

باب: مسجدِ حرام اور مسجدِ نبویؐ میں نماز کی فضیلت

۱۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۴۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۱۴۰۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجدِ حرام کے علاوہ باقی مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز دیگر مساجد کی لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ میری مسجد سے مراد مسجد نبوی کا بس اتنا ہی حصہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور اس میں شک نہیں کہ وہ حصہ بعد کے بڑھائے ہوئے حصے سے یقیناً افضل ہے۔ اس لیے کوشش کر کے اسی قدیم حصے میں نماز پڑھنا بہتر ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ بعد کے بڑھے ہوئے حصے کے بھی وہی تمام فضائل ہیں جو پرانی مسجد نبویؐ کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری مسجد کو بڑھاتے بڑھاتے کر صنعاء یمن تک بھی پہنچا دیا جائے تب بھی وہ میری ہی مسجد ہوگی۔ یعنی اس کی فضیلت ہی رہے گی۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے مسجد نبوی میں کچھ اضافہ کیا اور فرمایا: اگر ہم اسے بڑھاتے بڑھاتے جنگل تک بھی لے جائیں تب بھی یہ مسجد رسولؐ ہی رہے گی۔

۱۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

باب: مسجد بیت المقدس میں نماز کی فضیلت

۱۴۰۷: حدثنا اسماعیل بن عبد الله الرقی ثنا عیسی بن

۱۴۰۷: نبی ﷺ کی باندی حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ

يونس ثنا ثور بن يزيد عن زياد بن ابي سودة عن اخيه عثمان بن ابي سودة عن ميمونة مولاة النبي ﷺ قالت قلت يا رسول الله افتنا في بيت المقدس قال: ارض المحشر والمنشر ائتوه فصلوا فيه فان صلاة فيه كالف صلاة في غيره) قلت ارأيت ان لم استطع ان اتحمل اليه قال: فتهدي له زيتا يسرج فيه فمن فعل ذلک فهو كمن اتاه)

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں بیت المقدس کے متعلق بتایئے۔ فرمایا: وہ حشر کی اور زندہ ہو کر اٹھنے کی زمین ہے وہاں جا کر نماز پڑھو کیونکہ وہاں ایک نماز باقی جگہوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا بتایئے اگر میں وہاں جانے کی استطاعت نہ پاؤں؟ فرمایا: وہاں کے لئے تیل بھیج دو جس سے روشنی کا انتظام ہو جوایسا کرلے وہ بھی وہاں جانے والے کی مانند ہے۔

۱۴۰۸: حدثنا عبيد الله بن الجهم الانماطي ثنا ايوب بن سويد عن ابي زرعة الشيباني يحيى بن ابي عمرو ثنا عبد الله بن الديلمي عن عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما عن النبي ﷺ قال: لما فرغ سليمان بن داود من بناء بيت المقدس سأل الله ثلاثا حكما يصادف حكمه و ملكا لا ينبغي لاحد من بعده والاياتي هذا المسجد احد لا يريد الا الصلوة فيه الا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه فقال النبي ﷺ : اما اثنتان فقد اعطيهما و ارجو ان يكون قد اعطي الثالثة.

۱۴۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد علیہما السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں۔ ایسے فیصلے جو اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوں اور ایسی شاہی جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے اور یہ کہ اس مسجد میں جو بھی صرف اور صرف نماز کے ارادے سے آئے تو وہ اس مسجد سے اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر نکلے جس طرح پیدائش کے دن تھا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ دو تو انکو مل گئیں تیسری کی بھی مجھے امید ہے کہ مل گئی ہوگی۔

۱۴۰۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الاعلى عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال. لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد الحرام و مسجدي هذا و المسجد الاقصى

۱۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام' میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

۱۴۱۰: حدثنا هشام بن عمار ثنا محمد بن شعيب ثنا يزيد بن ابي مريم عن قزعة عن ابي سعيد و عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله ﷺ قال لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد الى المسجد الحرام و الى المسجد الاقصى و الى مسجدي هذا.

۱۴۱۰: حضرت ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام' مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں روشنی کرنا تاکہ نماز پڑھنے والوں کو آرام ملے کار ثواب ہے لیکن آج کل حد سے زیادہ جو روشنیاں کی جاتی ہیں وہ بالکل ناجائز ہے۔ خصوصاً خوشی کے موقعوں پر چراغاں کرنا اسلام

میں سختی سے ممنوع ہے۔ نیز ان احادیث میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسی باب کی حدیث ۱۴۰۹ سے علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم اور ان کے تابع نے یہ مسلک اختیار فرمایا کہ تقرب اور ثواب کی نیت سے ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اور سفر کرنا درست نہیں اور کئی محققین علماء کرام مثلاً قاضی عیاض وغیرہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ دلیل کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جبل طور کی زیارت کے لیے سفر کیا تو حضرت ابوبصرہ غفاریؓ نے ان پر نکیر کی' اس حدیث کی بناء پر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اتفاق کیا۔ کچھ دوسرے علماء کرام نے اجازت دی ہے۔

۱۹۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ

باب: مسجدِ قباء میں نماز کی فضیلت

۱۴۱۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا اَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلَى بَنِيْ خَطْمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اُسَيْدَ ابْنَ ظُهَيْرِ الْاَنْصَارِيَّ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ.

۱۴۱۱: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیؓ ہیں' بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں (پڑھی گئی) ایک نماز (ثواب میں) عمرہ کے برابر ہے۔

۱۴۱۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ صَلَاةً كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ

۱۴۱۲۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں خوب پاکی حاصل کرے پھر مسجد قباء آ کر نماز پڑھے اس کو عمرہ کے برابر اجر ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کا رُخ کیا تو اوّل اوّل مدینہ سے باہر جنوبی غربی جانب بنو عمرو بن عوف کی بستی قباء میں قیام فرمایا تھا۔ یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔ پھر چند روز بعد مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اس محلہ میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد تعمیر کی گئی جس کی دیوار کے قبلہ کا رخ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے درست کیا اور بنیاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے لیے پتھر ڈھونے میں شریک رہے۔ اسلام کی یہ سب سے پہلی مسجد تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتہ کے روز اس مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ متعدد روایتوں میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ مدینہ منورہ حاضر ہونے والے کو اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مسجد قباء میں حاضر ہو کر کوئی نماز یا تحیۃ المسجد ضرور ادا کرنی چاہیے۔

در منزلیکہ جاناں روزے رسیدہ باشد ☆ با خاک آستانش داریم مرحبائے

۱۹۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

۱۴۱۳ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اَبُو الْخَطَّاب الدِّمَشْقِيُّ ثنا زُرَيْقٌ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْاَلْهَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِه بِصَلَاةٍ وَ صَلَاتُهُ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ و عِشْرِيْنَ صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِمِاْئَةِ صَلاةٍ و صلاتُهُ فِيْ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْف صَلاةٍ و صلاتُهُ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْف صلاةٍ و صَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرام بِمِائَةِ اَلْف صلاةٍ

باب: جامع مسجد میں نماز کی فضیلت

۱۴۱۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کے برابر ہے اور محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

۱۹۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَدْءِ شَانِ الْمِنْبَرِ

۱۴۱۴ . حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقِّيُّ ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ ابْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعالى عَنْه عَنْ اَبِيْه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّم يُصَلِّيْ اِلَى جِذْعٍ اِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا و كَانَ يَخْطُبُ اِلَى ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِه هَلْ لَكَ اَنْ نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَرَاكَ النَّاسُ وَ تُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ (نَعَمْ) فَصَنَعَ لَهُ ثَلاثَ دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِيْ اَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوْهُ فِيْ مَوْضِعِهِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَلَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَنْ يَقُوْمَ اِلَى الْمِنْبَرِ مَرَّ اِلَى الْجِذْعِ الَّذِيْ كَانَ يَخْطُبُ اِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ خَارَ حَتّٰى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّم لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِه حَتّٰى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلّٰى اِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ و غُيِّرَ

باب: منبر کی ابتداء

۱۴۱۴: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک درخت کے تنے کی طرف نماز پڑھاتے تھے جب مسجد پر چھپر تھا اور آپؐ اسی درخت سے ٹیک لگا کر خطبہ بھی ارشاد فرماتے تو ایک صحابی نے عرض کیا اگر ہم کوئی چیز تیار کریں کہ آپ اس پر کھڑے ہوں جمعہ کے روز تا کہ لوگ آپؐ کو دیکھیں اور آپؐ خطبہ ارشاد فرمائیں تو اس کی اجازت ہوگی؟ فرمایا: جی۔ تو ان صحابی نے تین سیڑھیاں بنائیں وہی اب تک منبر پر ہیں جب منبر تیار ہوگیا تو صحابہؓ نے اسی جگہ رکھا جہاں اب ہے جب رسول اللہؐ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپؐ اسی ٹنڈ (کاٹی گئی لکڑی) کے پاس سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب اس ٹنڈے سے آگے بڑھے تو وہ چیخا حتیٰ کہ اس کی آواز تیز ہوگئی اور پھٹ گئی اسکی آواز سن کر رسول اللہؐ منبر سے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ اسکو سکون ہوگیا پھر آپ منبر پر

اخذ ذلک الجذع ابیُّ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ و کان عندہ فی بیتہ حتی بلی فاکلتہ الارضۃ و عاد رُفاتا

تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اسی ٹنڈ کے قریب نماز پڑھتے جب مسجد ڈھائی گئی اور بدلی گئی تو وہ ٹنڈ حضرت ابی بن کعبؓ نے لے لیا وہ ان کے پاس ان کے گھر میں رہا حتیٰ کہ پرانا ہوگیا پھر اسکو دیمک کھا گئی اور ریزہ ریزہ ہوگیا۔

۱۴۱۵ حدثنا ابو بکر بن خلاد الباهلی ثنا بهز بن اسد ثنا حماد بن سلمة عن عمار بن ابی عمار عن ابن عباس و عن ثابت عن انس ان النبی ﷺ کان یخطب الی جذع فلما اتخذ المنبر ذهب الی المنبر فحن الجذع فاتاه فاحتضنه فسکن فقال : لو لم احتضنه لحن الی یوم القیامة.

۱۴۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے کے سہارے خطبہ ارشاد فرماتے جب منبر تیار ہوا تو آپ منبر کی طرف بڑھے اس پر منبر رونے لگا۔ آپ منبر کے قریب آئے اس کو سینے سے لگایا تو اس کی آواز تھم گئی۔ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو سینہ سے نہ لگا تا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۴۱۶ : حدثنا احمد بن ثابت الجحدری ثنا سفیان بن عیینة عن ابی حازم قال اختلف الناس فی منبر رسول الله ﷺ من ای شیء هو فاتوا سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه فسالوه فقال ما بقی احد من الناس اعلم به منی هو من اثل الغابة عمله فلان مولی فلانة نجار فجاء به فقام علیه حین ما وضع فاستقبل و قام الناس خلفه فقرأ ثم رکع ثم رفع رأسه فرجع القهقری حتی سجد بالارض ثم عاد الی المنبر فقرأ ثم رکع عاد الی المنبر فقرأ ثم رکع فقام ثم رجع القهقری حتی سجد بالارض

۱۴۱۶: ابو حازم سے روایت ہے کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ رسول اللہؐ کا منبر کس چیز سے بنا ہے؟ تو وہ سہل بن سعدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو فرمایا لوگوں میں کوئی بھی مجھ سے زیادہ جاننے والا باقی نہ رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ کا ہے فلاں بڑھئی جو فلانی عورت کا غلام ہے اُس نے بنایا۔ یہ غلام منبر لے کر آیا جب رکھا گیا تو آپؐ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوگئے آپؐ نے قرأت فرمائی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور (منبر سے اُتر کر) زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے پھر قرأت فرمائی رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر پیچھے کو ہوئے اور زمین پر سجدہ کیا۔

۱۴۱۷ حدثنا ابو بشر بکر بن خلف ثنا بن ابی عدی عن سلیمان التیمی عن ابی نضرة عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوم الی اصل شجرة (او قال الی جذع) ثم اتخذ منبرا قال فحن الجذع (قال جابر) حتی سمعه

۱۴۱۷ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے پھر منبر بنا۔ فرماتے ہیں کہ تنا رونے لگا جابر کہتے ہیں کہ اس کے رونے کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ لَمْ يَأْتِهِ لَحَنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

وسلم تشریف لائے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سکون میں آ گیا تو ایک صاحب نے کہا: اگر حضور اس کے پاس نہ آتے تو قیامت تک روتا ہی رہتا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! یہ بھی حضرت سیّد الاوّلین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لکڑی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں رونا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز میں جان ہوتی ہے اور سمجھ بھی اور کئی باتیں بھی اس حدیث مبارک سے ثابت ہوئیں۔

۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَوَاتِ

باب: نماز میں لمبا قیام کرنا

۱۴۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قُلْتُ وَ مَا ذَاكَ الْاَمْرُ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَ اَتْرُكَهُ.

۱۴۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کر دی آپ مسلسل قیام میں رہے حتی کہ میں نے نامناسب کام کا ارادہ کر لیا (ابو وائل کہتے ہیں) میں نے کہا وہ نامناسب کام کیا تھا؟ تو فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ آپؐ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

۱۴۱۹. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ قَالَ. اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

۱۴۱۹: مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نماز میں کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک سوج گئے۔ تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپؐ کے گزشتہ و آئندہ گناہ معاف فرما دیئے (پھر اتنی مشقت برداشت کرنے کی کیا ضرورت؟) فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيْدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

۱۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابقہ و آئندہ گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پھر میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

۱۴۲۱ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ

۱۴۲۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں لمبا قیام ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ اَمْرِ سُوْءٍ سے مراد ہے کہ نماز کو ترک کر کے بیٹھ جاؤں۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو شکر گزاری نہ کروں۔ یہ شان تھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اتنا بڑا رتبہ ملنے کے باوجود عبادت میں بہت زیادت اور مشقت برداشت فرماتے تھے۔ لفظ ''قنوت'' متعدد معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً طاعت' عبادت' صلوٰۃ' دعاء' قیام' طول قیام' سکوت۔ یہاں جمہور نے قیام کے معنی مراد لیے ہیں۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ تطویل قیام افضل ہے یا تکثیر رکعات۔ امام ابوحنیفہؒ اور ایک روایت کے مطابق امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ طویل قیام افضل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تکثیرِ رکعات افضل ہے۔ امام محمدؒ کا مسلک بھی اسی کے مطابق ہے اور امام شافعیؒ کی دوسری روایت بھی اسی کے مطابق ہے۔ لیکن ان کا مفتی بہ قول پہلا ہی ہے اور امام ابو یوسفؒ نیز اسحٰق بن راہویہ کے نزدیک دن میں تکثیرِ رکعات افضل ہے اور رات میں تطویلِ قیام۔ البتہ اگر کسی شخص نے صلوٰۃ اللیل کے لیے کچھ وقت مخصوص کیا ہوا ہو تو رات میں بھی تطویلِ قیام کے بجائے تکثیرِ رکعات افضل ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اس مسئلہ میں توقف اختیار کیا ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اُن کے ہم مسلک دوسرے حضرات کا استدلال اگلے باب کی احادیث ہیں لیکن اوّل تو یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مسلک پر صریح نہیں۔ نیز سجدہ سے پوری نماز مراد لی جاسکتی ہے۔

۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ السُّجُوْدِ

باب: سجدے بہت سے کرنے کا بیان

۱۴۲۲. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيَّانِ قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ اَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَ اَعْمَلُهُ قَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً.

۱۴۲۲: ابو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ میں استقامت اور دوام کے ساتھ اس پر کاربند رہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر سجدہ لازم کر لو کیونکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمادیں گے اور ایک خطا مٹا دیں گے۔

۱۴۲۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ حَدَّثَهُ مَعْدَانُ ابْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهِ

۱۴۲۳: حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ میں ثوبانؓ سے ملا تو ان سے عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنایئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائیں گے۔ فرماتے ہیں وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی عرض کیا تو آپ خاموش ہی رہے۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر

قَالَ فَسَكَتَ ثُمَّ عُدْتُ فَقُلْتُ مِثْلَهَا فَسَكَتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لِيْ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً.

مجھے فرمانے لگے اللہ کو سجدہ کرنے (یعنی نماز) کا اہتمام کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت معدان کہتے ہیں پھر میں حضرت ابو درداءؓ سے ملا ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُرِّيِّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ دَرَجَةً فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ

۱۴۲۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لئے ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف فرما دیں گے اور ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔ اس لئے بکثرت سجدے کیا کرو۔

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَوَّلِ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ

باب: سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيْمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ لِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مِصْرِكَ فَأَخْبِرْهُمْ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَ إِلَّا قِيْلَ انْظُرُوْا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أُكْمِلَتِ الْفَرِيْضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوْضَةِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۱۴۲۵: حضرت انس بن حکیم ضبیؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے مجھے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں (ابو ہریرہؓ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا دیکھو اس کے پاس نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نفل ہوں گے تو فرضوں کی تکمیل نوافل کے ذریعہ کر دی جائے گی پھر باقی فرض اعمال میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا

۱۴۲۶: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ الصَّبَّاحِ ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادٌ اَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَدَاوُدُبْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَاِنْ اَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ نَافِلَةً فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَكْمَلَهَا قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاَكْمِلُوْا بِهَا مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ.

حساب ہوگا اگر اس نے نمازیں پوری کی ہوں گی تو اس کے نفل علیحدہ سے لکھے جائیں گے اور اگر اس نے نماز پوری نہ کی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے پاس نفل ہیں؟ تو ان نوافل کے ذریعے جو فرائض اس نے ضائع کر دیئے ان کی تکمیل کر دو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا لیکن بخاری کتاب الرقاق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حساب خون کا ہوگا۔ اس ظاہری تعارض کو دُور کرنے کے لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب سب سے پہلے نماز کا ہوگا اور فیصلہ سب سے پہلے قتل کا ہوگا لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے حساب کا نماز ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے قتل کا ہوگا۔

۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ حَيْثُ تُصَلَّى الْمَكْتُوْبَةُ

باب: نفل نماز وہاں نہ پڑھے جہاں فرض پڑھے

۱۴۲۷. حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ. اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اِذَا صَلّٰى اَنْ يَتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ يَعْنِيْ السُّبْحَةَ.

۱۴۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفل پڑھنے لگے تو کیا وہ اس سے عاجز ہوتا ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں بائیں ہو جائے۔

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثنا قُتَيْبَةُ ثنا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِيْ مُقَامِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْمَكْتُوْبَةَ، حَتّٰى يَتَنَحّٰى عَنْهُ.

۱۴۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام نے جہاں فرض نماز پڑھائی وہیں نفل نماز نہ پڑھے بلکہ وہاں سے ہٹ جائے۔

حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض علماء نے فرمایا: حدیث باب میں جو حکم ہے وہ حکم اُس نماز کیلئے ہے جسکے بعد سنت راتبہ ہو مثلاً مغرب' عشاء اور ظہر کی نماز اور جس نماز کے بعد سنن راتبہ نہیں اس میں یہ حکم نہیں۔ قاضیؒ نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب یہ شبہ نہ ہو کہ نفل فرض میں شریک ہے۔

۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَوْطِيْنِ الْمَكَانِ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيْهِ

باب: مسجد میں نماز کے لئے ایک جگہ ہمیشہ

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ مَحْمُوْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَ عَنْ فِرْشَةِ السَّبُعِ وَ اَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ.

۱۴۲۹: حضرت عبدالرحمٰن بن شبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے (یعنی جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے سجدے کرنا اور جلسہ بھی پوری طرح نہ کرنا) دوسرے درندے کی طرح بازو بچھانے سے (سجدہ میں بازو زمین پر بچھا دینا جیسے کتا' بھیڑیا بچھاتا ہے) تیسرے نماز پڑھنے کے لئے مستقل طور پر ایک جگہ متعین کر لینا جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْتِيْ اِلَى سُبْحَةِ الضُّحٰى فَيَعْمِدُ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ دُوْنَ الْمُصْحَفِ فَيُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَقُوْلُ لَهُ اَلَا تُصَلِّيْ هٰهُنَا وَ اُشِيْرُ اِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى هٰذَا الْمَقَامَ.

۱۴۳۰: حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی نماز کے لئے آتے تو اس ستون کے پاس جاتے جہاں مصحف رکھا رہتا ہے' اُس کے قریب ہی نماز پڑھتے۔ یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے مسجد کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے حضرت سلمہ بن اکوع سے کہا آپ یہاں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام کا قصد کرتے دیکھا۔

۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَيْنَ تُوْضَعُ النَّعْلُ اِذَا خُلِعَتْ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لئے جوتا اتار کر کہاں رکھے؟

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

۱۴۳۱: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اپنے جوتے بائیں جانب اُتارے۔

۱۴۳۲ : حدثنا اِسحٰق بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْزِمْ نَعْلَيْكَ قَدَمَيْكَ فَاِنْ خَلَعْتَهُمَا فَاجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ وَ لَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ يَمِيْنِكَ وَ لَا عَنْ يَمِيْنِ صَاحِبِكَ وَ لَا وَرَاءَكَ فَتُؤْذِيَ مَنْ خَلْفَكَ

۱۴۳۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اپنے جوتے پاؤں میں رکھو۔ اگر اتارو تو ان کو قدموں کے درمیان میں رکھو۔ نہ دائیں نہ بائیں اور نہ ہی پیچھے کہ کہیں (ان کی وجہ سے) پیچھے والوں کو تکلیف پہنچاؤ۔

٦ : كِتَابُ الْجَنَائِزِ

١ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

باب: بیمار کی عیادت

١٤٣٣ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا ابُو الاحوص عنْ ابِيْ اِسْحٰق عَنِ الحارِث عَنْ عَلِيٍّ رضي اللهُ تعالى عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلّم لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذا لَقِيَهُ و يُجِيْبُهُ اذا دعاهُ وَ يُشَمِّتُهُ اذاعطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مرِض و يتبعُ جنازَتَهُ اذَا ماتَ و يُحبُّ لَهُ ما يُحِبُّ لِنَفْسِه.

۱۴۳۳: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان کے ذمہ چھ حق ہیں۔ جب اس سے ملاقات ہوتو سلام کرے اگر وہ دعوت کرے تو قبول کرے جب چھینکے تو اس کو (یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دے بیمار ہو تو عیادت کرے اور فوت ہو جائے تو اسکے جنازہ میں شریک ہو اور اسکے لئے وہ سب کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

١٤٣٤ : حَدَّثَنَا ابُوْ بِشْرٍ بكْرُ بْنُ خلفٍ و مُحَمَّدُ بْنُ بشَّارٍ قَالَا ثنا يحْيَى بْنُ سعِيْدٍ ثنا عَبْدُ الْحمِيْدِ بْنُ جعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ ابِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ارْبعُ خلالٍ يُشَمِّتُهُ اذاعطَسَ و يُجِيْبُهُ اذا دعاهُ و يشْهدُهُ اِذا مات و يعُوْدُهُ اذا مرِض

۱۴۳۴: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے (دوسرے) مسلمان پر چار حق ہیں: جب چھینکے تو جواب دے بلائے تو اس کے پاس جائے مر جائے تو جنازہ میں شریک ہو بیمار ہو جائے تو عیادت کرے۔

١٤٣٥ : حدَّثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ ابِيْ شيبة ثنا محمّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمْرٍو عَنْ ابِيْ سلمة عنْ ابِيْ هُرَيْرة قال قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رَدُّ التَّحِيَّةِ و اِجابة الدَّعْوةِ و شُهُوْدُ الْجنازة و عِيادةُ الْمرِيْضِ و تشْمِيْتُ الْعاطِسِ اِذا حمِد الله.

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا' دعوت قبول کرنا' جنازہ میں شریک ہونا' بیمار کی عیادت کرنا' چھینکنے پر الحمدللہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا۔

١٤٣٦ : حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا سُفْيانُ قال سمِعْتُ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سمِعْتُ جابِرَ بْنَ عبْدِ اللهِ يقُوْلُ عادنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ماشِيًا و ابُوْ بكْرٍ و انا فِيْ بنِيْ سلمة

۱۴۳۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ چل کر میری عیادت کو تشریف لائے جبکہ میں بنو سلمہ میں تھا (مدینہ سے دو میل دور ہے)

١٤٣٧ : حدَّثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا مَسْلَمةُ ابْنُ عُلَيٍّ ثنا

۱۴۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رات بعد بیمار کی عیادت فرماتے تھے۔

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهُ فِي الْاَجَلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَ هُوَ يُطَيِّبُ بِنَفْسِ الْمَرِيْضِ.

۱۴۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو زندگی کی امید دلاؤ کیونکہ یہ کسی چیز کو لوٹا تو نہیں سکتا لیکن بیمار کے دل کو خوش کر دیتا ہے۔

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ ثَنَا اَبُوْ مَكِيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ مَا تَشْتَهِيْ؟ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ.

۱۴۳۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرد کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کہنے لگا گندم کی روٹی کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو تو اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے بیمار کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اس کو وہ چیز کھلا دے۔

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ فَقَالَ اَتَشْتَهِيْ شَيْئًا؟ اَتَشْتَهِيْ كَعْكًا؟ قَالَ نَعَمْ فَطَلَبُوْا لَهُ.

۱۴۴۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا کس چیز کی خواہش ہے؟ کیا روٹی کی خواہش ہے؟ کہنے لگا جی۔ تو لوگوں نے اس کیلئے روٹی منگوائی۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ اَنْ يَدْعُوَ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ

۱۴۴۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے حق میں دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کے برابر ہے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ ان احادیث میں مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلی چیز سلام ہے۔ سلام کو رواج دینا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سلام کرنا۔ سلام کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایسا مقرر فرمایا ہے جو ساری دوسری قوموں سے بالکل ممتاز ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے جو لفظ تجویز فرمایا ہے وہ تمام الفاظ سے نمایاں اور ممتاز ہے وہ ہے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''۔
<u>سلام کرنے کا فائدہ</u> ☆ سلام کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ نے ملاقات کرنے والے کو تین دعائیں دے دیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور وہ فرشتوں کی جو

جماعت بیٹھی ہے اس کو سلام کرو اور وہ فرشتے جو جواب دیں اس کو سننا۔ اس لیے کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر سلام کیا۔ ''السلام علیکم'' تو فرشتوں نے جواب میں کہا: ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ''۔ چنانچہ فرشتوں نے لفظ ''رحمۃ اللہ'' بڑھا کر جواب دیا۔ یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرح عطا فرمائی۔ اگر ذرا غور کریں تو یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا حد وحساب ہی نہیں۔ اب اس سے زیادہ ہماری بدنصیبی کیا ہوگی کہ اس اعلیٰ ترین کلمے کو چھوڑ کر ہم اپنے بچوں کو ''گڈ مارننگ'' اور ''گڈ ایوننگ'' سکھائیں اور دوسری قوموں کی نقالی کریں۔ اس سے زیادہ ناقدری اور ناشکری ومحرومی اور کیا ہوگی۔ دوسری چیز جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ ہے مریض کی عیادت کرنا اور بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا

باب: بیمار کی عیادت کا ثواب

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثنا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَتٰى اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا مَشٰى فِيْ خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَاِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ اِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ.

۱۴۴۲: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے آ رہا ہو تو وہ جنت میں چل رہا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے اور جب وہ بیٹھ جائے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و بخشش کی دُعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ ثنا اَبُوْ سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سَوْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَ تَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

۱۴۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی بیمار کی عیادت کرے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم نے خوب کیا اور تمہارا چلنا بھی پسندیدہ ہے اور تم نے جنت میں گھر بنا لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ کوئی معمولی اجر وثواب ہے؟ فرض کریں کہ گھر کے قریب ایک پڑوسی بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لیے چلے گئے اور پانچ منٹ کے اندر اتنے عظیم الشان اجر کے مستحق بن گئے۔ کیا پھر بھی یہ دیکھو گے کہ وہ میری عیادت کے لیے آیا تھا یا نہیں؟ اگر اس نے یہ ثواب حاصل نہیں کیا' اگر اس نے ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں نہیں لیں' اگر اس نے جنت کا باغ حاصل نہیں کیا تو کیا تم یہ کہو گے کہ میں بھی جنت کا باغ حاصل نہیں کرنا چاہتا اور مجھے بھی ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ اسے ضرورت نہیں۔ دیکھئے اس اجر وثواب کو اللہ تعالیٰ نے کتنا آسان بنا دیا ہے۔ لوٹ کا معاملہ ہے' اس لیے عیادت کیے جاؤ۔ چاہے دوسرا شخص تمہاری عیادت کے لیے آئے یا نہ آئے۔ البتہ عیادت کے کچھ آداب ہیں' ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم کسی کی عیادت کرنے جاؤ تو ہلکی پھلکی عیادت کرو' یعنی ایسا نہ ہو کہ ہمدردی کی خاطر عیادت کرنے جاؤ اور جا کر اس مریض کو تکلیف پہنچا دو۔ بلکہ وقت دیکھو کہ یہ وقت عیادت کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟ یہ وقت اس کے آرام کرنے کا تو نہیں ہے؟ یا اس وقت وہ گھر والوں کے پاس تو نہیں ہوگا؟ اس وقت میں اس کو پردہ وغیرہ کا انتظام کرانے میں تکلیف تو نہیں ہوگی لہٰذا مناسب وقت دیکھ کر عیادت کے لیے جاؤ۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: میّت کو لا الٰہ الّا اللہ کی تلقین کرنا

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

۱۴۴۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں (یعنی قریب المرگ) کو لا الٰہ الّا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

۱۴۴۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مرنے والوں کو لا الٰہ الّا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ.

۱۴۴۶: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زندہ کیلئے یہ دُعا پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: بہت عمدہ ہے' بہت عمدہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں مرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اس وقت ان کے سامنے کلمہ لا الٰہ الّا اللہ پڑھا جائے یہی تلقین کا مطلب ہے تا کہ اس وقت ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف متوجہ ہو جائے اور اگر زبان ساتھ دے سکے تو اس وقت اس کلمہ کو پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں اور اسی حال میں دُنیا سے رخصت ہو جائیں۔ علماء کرام نے تصریح کی ہے کہ اس وقت اس مریض سے کلمہ پڑھنے کو نہ کہا جائے' نہ معلوم اس وقت اُس بیچارے کے مُنہ سے کیا نکل جائے بلکہ اُس کے سامنے صرف کلمہ پڑھا جائے۔

۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيْضِ اِذَا حَضَرَ

باب: موت کے قریب بیمار کے پاس کیا بات کی جائے؟

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۴۴۷: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرً فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ لَهُ وَ أَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آمین کہتے ہیں۔ جب ابوسلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دُعا مانگو۔ ''اے اللہ میری اور ان کی بخشش فرما دیجئے اور مجھے ان کا بہتر بدل عطا فرما دیجئے''۔ امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دُعا مانگ لی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے۔

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَ لَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَءُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ يَعْنِي يٰسٓ.

۱۴۴۸: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مردوں (قریب المرگ) کے پاس سورۃ یٰسین پڑھا کرو۔

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ثنا الْمُحَارِبِيُّ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّيَ السَّلَامَ قَالَ غَفَرَ اللهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ.

۱۴۴۹: حضرت کعب بن مالک کی وفات کا جب وقت آیا تو حضرت ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے لگیں اے ابوعبدالرحمٰن اگر تم فلاں سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ کہنے لگے اے ام بشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں اتنی فرصت کہاں ہو گی (کہ سلام پہنچائیں) تو کہنے لگیں اے ابوعبدالرحمٰن تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا کہ مؤمنین کی روحیں پرندوں میں ہوتی ہیں جو جنت کے درخت سے لٹکتے پھرتے ہیں کہنے لگے کیوں نہیں (ضرور سنا ہے) کہنے لگیں بس پھر یہی بات ہے۔

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ثنا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَ هُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ السَّلَامَ

۱۴۵۰: حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہاں بھی مرنے والوں سے مراد وہی لوگ ہیں جن پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ اس حکم کی خاص حکمت اور مصلحت کیا ہے البتہ اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ سورۃ دین وایمان سے متعلق بڑے اہم مضامین پر مشتمل ہے اور

موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس میں اس کا بڑا مؤثر اور تفصیلی بیان ہے اور خاص کر اس کی آخری آیت ﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ موت کے وقت کے لیے بہت ہی موزوں اور مناسب ہے۔

۵: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُؤْمِنِ یُؤْجَرُ فِی النَّزْعِ

باب: مؤمن کو نزع یعنی موت کی سختی میں اَجر و ثواب حاصل ہوتا ہے

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَ عِنْدَهَا حَمِیْمٌ لَهَا یَخْنُقُهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهَا قَالَ لَهَا لَا تَبْتَئِسِیْ عَلٰی حَمِیْمِکِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ.

۱۴۵۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس ان کا ایک رشتہ دار بھی تھا جن کا دم گھٹ رہا تھا (موت قریب تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی پریشانی کو دیکھا تو فرمایا: اپنے رشتہ دار پر غمگین مت ہونا کیونکہ یہ بھی اس کی نیکیوں میں سے ہے۔

۱۴۵۲: حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ.

۱۴۵۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن پیشانی کے پسینہ سے مرتا ہے۔

۱۴۵۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا مُوْسَی بْنُ کُرْدَمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَتٰی تَنْقَطِعُ مَعْرِفَةُ الْعَبْدِ مِنَ النَّاسِ قَالَ اِذَا عَایَنَ.

۱۴۵۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بندے کی لوگوں سے جان پہچان کب ختم ہو جاتی ہے فرمایا: جب مشاہدہ کر لے (آخرت کی چیزوں مثلاً ملائکہ وغیرہ کا)۔

۶: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَغْمِیْضِ الْمَیِّتِ

باب: میت کی آنکھیں بند کرنا

۱۴۵۴: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَسَدٍ ثَنَا مُعَاوِیَةُ ابْنُ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ.

۱۴۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس آئے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں آپ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا: جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے۔

۱۴۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا قَزَعَةُ ابْنُ سُوَیْدٍ عَنْ حُمَیْدٍ الْاَعْرَجِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۴۵۵: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کے پاس جاؤ تو ان کی

اللہ ﷺ اِذا حَضَرْتُمْ مَوْتَاکُمْ فَاغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ یَتْبَعُ الرُّوْحَ وَ قُوْلُوْا خَیْرًا فَإِنَّ الْمَلائِکَۃَ تُؤَمِّنُ عَلٰی مَا قَالَ اَھْلُ الْبَیْتِ.

آنکھیں بند کر دو اس لئے کہ نگاہ رُوح کے پیچھے پیچھے جاتی ہے اور بھلی بات کہو اس لئے کہ فرشتے میّت والوں کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض علماء نے فرمایا کہ میت کی آنکھ اس واسطے کھلی رہتی ہے کہ روح کو وہ جاتے وقت دیکھتا ہے ور پھر آنکھ بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی ہے اس لیے آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔اب جب دیکھ نہیں سکے گا' آنکھ کھلی رہنے سے کوئی فائدہ نہیں' لہٰذا آنکھ بند کر دینی چاہیے۔

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَقْبِیْلِ الْمَیِّتِ

باب: میّت کا بوسہ لینا

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَعَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَھُوَ مَیِّتٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی دُمُوْعِہٖ تَسِیْلُ عَلٰی خَدَّیْہِ.

۱۴۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ بن مظعون کے مرنے کے بعد ان کا بوسہ لیا۔گویہ وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ آپؐ کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ وَ سَھْلُ بْنُ اَبِیْ سَھْلٍ قَالُوْا ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عَائِشَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ ﷺ وَ ھُوَ مَیِّتٌ.

۱۴۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

۸: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ غُسْلِ الْمَیِّتِ

باب: میّت کو نہلانا

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَہٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ فَقَالَ اغْسِلْنَھَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْآخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا

۱۴۵۸: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم آپ کی صاحبزادی ام کلثومؓ کو نہلا رہی تھیں۔آپؐ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر تین یا پانچ یا اس سے زائد مرتبہ ان کو غسل دو اور آخری مرتبہ تھوڑا سا کافور بھی ملا لینا اور جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے اطلاع کر دی آپؐ نے اپنا

حَقْوَهُ وَ قَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ.

تہبند ہماری طرف پھینکا اور کہا یہ ان کے اندر کا کپڑا بنا دو۔

۱۴۵۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ وَ كَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَ كَانَ فِيْهِ اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا اَوْ خَمْسًا وَ كَانَ فِيْهِ ابْدَاءُ وَ بِمَيَامِنِهَا وَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَ كَانَ فِيْهِ اِنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَ مَشَطْنَاهَا ثَلاَثَةَ قُرُوْنٍ.

۱۴۵۹ : دوسری روایت بھی ویسی ہی ہے جیسے اوپر گزری اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کو طاق مرتبہ غسل دو اور پہلی روایت میں تھا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور اس میں یہ بھی ہے کہ دائیں سے ابتداء کرو اور اعضاء وضو سے شروع کرو اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے انکے بالوں میں کنگھی کر کے تین چوٹیاں بنا دیں۔

۱۴۶۰ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَ لاَ تَنْظُرْ اِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَّ لاَ مَيِّتٍ.

۱۴۶۰ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اپنی ران ننگی نہ کرنا اور کسی زندہ یا مردہ کی ران پر (بھی) نظر نہ ڈالنا۔

۱۴۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُغَسِّلْ مَوْتَاكُمُ الْمَاْمُوْنُوْنَ.

۱۴۶۱ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاہئے کہ تمہارے مُردوں کو با اعتماد لوگ غسل دیں۔

۱۴۶۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَ كَفَّنَهُ وَ حَنَّطَهُ وَ حَمَلَهُ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ لَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا رَاٰى خَرَجَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

۱۴۶۲ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے' کفن پہنائے' خوشبو لگائے اور اس کو اٹھائے' نماز جنازہ پڑھے اور کوئی عیب وغیرہ دیکھا تو اس کو ظاہر نہ کرے وہ اپنی خطاؤں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

۱۴۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ

۱۴۶۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو غسل دے تو اس کو (بعد میں) خود بھی غسل کر لینا چاہئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ کا جو بندہ اس دُنیا سے رخصت ہو کر موت کے راستے سے دارِ آخرت کی طرف جاتا ہے' اسلامی شریعت نے اس کو اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت کرنے کا ایک خاص طریقہ مقرر کیا ہے جو نہایت ہی پاکیزہ' انتہائی خدا پرستانہ اور نہایت

ہمدردانہ اور شریفانہ طریقہ ہے۔ حکم ہے کہ پہلے میت کو ٹھیک اس طرح غسل دیا جائے جس طرح کوئی زندہ آدمی پاکی اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے نہاتا ہے۔ اس غسل میں پاکی اور صفائی کے علاوہ غسل کے آداب کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے۔ غسل کے پانی میں وہ چیزیں شامل کی جائیں جو میل کچیل صاف کرنے کے لیے لوگ زندگی میں بھی نہانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آخر میں کافور جیسی خوشبو بھی پانی میں شامل کی جائے تا کہ میت کا جسم پاک وصاف ہونے کے علاوہ معطر بھی ہو جائے پھر اچھے صاف ستھرے کپڑوں میں کفنایا جائے لیکن اس سلسلہ میں اسراف سے بھی کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد جماعت کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھی جائے جس میں میت کے لیے مغفرت ورحمت کی دعا اہتمام اور خلوص سے کی جائے پھر رخصت کرنے کے لیے قبرستان تک جایا جائے پھر اکرام واحترام کے ساتھ بظاہر قبر کے حوالے اور فی الحقیقت اللہ کی رحمت کے سپرد کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت میں سے یہ بھی ہے کہ تم اس کو طاق دفعہ (تین دفعہ پانچ دفعہ یا سات دفعہ) غسل دو اور داہنے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ غُسْلِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَ غُسْلِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا.

باب: مرد کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو غسل دینا

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْبِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَااسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ نِسَائِهِ.

۱۴۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں اگر مجھے پہلے وہ خیال آ جاتا جو بعد میں آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ ہی غسل دیتیں۔

خلاصۃ الباب ☆ عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے اس لیے کہ نکاح باقی رہتا ہے اسی واسطے عدت کے پورے ہونے تک نکاح وغیرہ نہیں کر سکتی۔ بیوی فوت ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک شوہر غسل نہیں دے سکتا اس لیے کہ مرد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے بیوی کے مرنے کے ساتھ ہی۔ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا وہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔ بی بی فاطمہؓ اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَ اَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِيْ رَاْسِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ وَ رَاْسَاهُ فَقَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَ رَاْسَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِيْ فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَ كَفَّنْتُكِ وَ صَلَّيْتُ

۱۴۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے واپس تشریف لائے تو مجھے اس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں کراہ رہی تھی ہائے میرا سر۔ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! میں کہتا ہوں ہائے میرا سر (یعنی میرے سر میں بھی درد ہے) پھر فرمایا: اگر تم مجھ سے قبل فوت ہو جاؤ تو تمہارا کیا نقصان میں تمہارا کام کروں گا' غسل دوں گا'

عليكِ و دفنتُكِ

کفن دوں گا اور تمہارا جنازہ پڑھا کر دفن کر دوں گا۔

١٠ : بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کو کیسے غسل دیا گیا؟

١٤٦٦ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْاَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اَخَذُوْا فِيْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ الدَّاخِلِ لَا تَنْزِعُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيْصَهُ.

١٤٦٦ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو اندر سے کسی پکارنے والے نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ اتارنا (اس سے قبل صحابہ کرام تردد میں تھے کہ غسل کے لئے کپڑے اتاریں یا نہیں)۔

١٤٦٧ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خِذَامٍ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ مِنْهُ مَا يَلْتَمِسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْهُ فَقَالَ بِاَبِي الطَّيِّبِ طِبْتَ حَيًّا طِبْتَ مَيِّتًا.

١٤٦٧ : حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ کو غسل دیا تو ڈھونڈنے لگے اس چیز کو جس کو عام میت میں ڈھونڈتے ہیں (یعنی پیٹ وغیرہ ذرا دبا کر دیکھتے ہیں کہ نجاست نکلے تو صاف کر دیں) سو انکو کچھ نہ ملا تو فرمایا: آپؐ پر میرا باپ قربان ہو۔ آپؐ پاک صاف ہیں۔ زندگی میں بھی پاک صاف رہے اور وفات کے بعد بھی پاک صاف رہے۔

١٤٦٨ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاغْسِلُوْنِيْ بِسَبْعِ قِرَبٍ مِنْ بِئْرِيْ بِئْرِ غَرْسٍ.

١٤٦٨ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کنویں بیرِ غرس سے سات مشکوں سے غسل دینا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاجِ مبارک میں بہت نفاست اور طہارت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے بہت خوشبو آتی تھی اور پسینہ مبارک عطر سے زیادہ خوشبو رکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بدبو کیسے آ سکتی تھی۔

١١ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

١٤٦٩ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَ لَا عِمَامَةٌ فَقِيْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ قَدْ كَانَ كُفِّنَ فِيْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ جَاءُوْا بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

١٤٦٩ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفنایا گیا ان میں قمیص تھی نہ پگڑی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ آپؐ کو دھاری دار سرخ چادر میں کفنایا گیا۔ فرمایا: لوگ یہ چادر لائے

فَلَمْ يُكَفَّنُوْهُ.

تھے لیکن اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا عَمْرُوْ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ هٰذَا مَاسَمِعْتُ مِنْ اَبِيْ مُعَيْدٍ حَفْصِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ ثَلَاثِ رِيَاطٍ بِيضٍ سُحُوْلِيَّةٍ.

۱۴۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باریک سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول (یمن کا ایک گاؤں ہے) کے بنے ہوئے تھے۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَمِيْصُهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ وَ حُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ.

۱۴۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص جس میں انتقال ہوا اور نجرانی جوڑا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن تین کپڑے تھے۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ مرد کے واسطے تین کپڑے کفن ہونا چاہیے اور عورت کے واسطے کفن مسنون پانچ کپڑے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ کفن مہنگا نہیں ہونا چاہیے البتہ سفید رنگ کا کفن اولیٰ و بہتر ہے۔

۱۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَفَنِ

باب: مستحب کفن

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَالْبَسُوْهَا.

۱۴۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی میں اپنے مُردوں کو کفناؤ اور (زندگی میں) انہی کو پہنا کرو۔

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثنا بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ نَصْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ.

۱۴۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین کفن جوڑا (یعنی ازار اور چادر) ہے۔

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ.

۱۴۷۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا متولی ہو تو اس کو اچھا کفن دے۔

۱۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظْرِ إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

باب: جب میّت کو کفن میں لپیٹا جائے اس وقت میّت کو دیکھنا (گویا یہ آخری دیدار ہے)

۱۴۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْرِجُوهُ فِي أَكْفَانِهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَانْكَبَّ عَلَيْهِ وَ بَكَى.

۱۴۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کفن میں نہ لپیٹو تاکہ میں اس کا دیدار کرلوں۔ پھر آپ ان کے قریب ہوئے ان پر جھکے اور رو دیئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میت کو دیکھنا جائز ہے اور میت کے فراق پر رونا (آنسوؤں کے ساتھ) بھی جائز ہے۔ چیخنا چلانا' بین کرنا' گریبان پھاڑنا' بال نوچنا یہ سب کام گناہ اور جاہلیت کے ہیں۔

۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّعْيِ

باب: موت کی خبر دینے کی ممانعت

۱۴۷۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بِلَالِ ابْنِ يَحْيَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ قَالَ لَا تُؤْذِنُوا بِهِ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ.

۱۴۷۶ : حضرت بلال بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہؓ کے ہاں کسی کا انتقال ہو جاتا تو فرماتے کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہیں یہ نعی نہ جائے میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ کو نعی (موت کی خبر دینے) سے منع فرماتے سنا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ النعی کے معنی ہے الاعلام بالموت یعنی موت کا اعلان کرنا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ میت کے رشتہ داروں کو خبر کرنا کوئی حرج نہیں اور حدیث میں جو نعی سے منع آیا ہے تو وہ ہے بازاروں' شاہرات میں نداء نہ کرے کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں اگر کوئی مرجاتا تو قبائل میں آدمی بھیجے جاتے جو چیختے' چلاتے اور موت کی خبر دیتے تھے۔ اگر اس طریقہ پر نہ ہو تو کوئی گناہ نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کی وفات کی خبر دی۔

۱۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي شُهُوْدِ الْجَنَائِزِ

باب: جنازوں میں شریک ہونا

۱۴۷۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُنْ صَالِحَةً خَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَ إِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

۱۴۷۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے میں جلدی کرو اگر اچھا شخص تھا تو تم اس کو بھلائی کی طرف بڑھا رہے ہو اور اگر کچھ اور تھا تو شر کو اپنی گردنوں سے ہٹا رہے ہو۔

۱۴۷۸ . حدثنا حميد بن مسعدة حماد بن زيد عن منصور عن عبيد بن نسطاس عن ابي عبيدة قال قال عبد الله بن مسعود من اتبع جنازة فليحمل بجوانب السرير كلها فانه من السنة ثم ان شاء فليتطوع و ان شاء فليدع.

۱۴۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازے کے ساتھ چلے تو چارپائی کی چاروں جانب سے (باری باری) اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے اس کے بعد اگر چاہے تو نفل کے طور پر اٹھالے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

۱۴۷۹ : حدثنا محمد بن عبيد بن عقيل ثنا بشر بن ثابت ثنا شعبة عن ليث عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي ﷺ انه راى جنازة يسرعون بها قال لتكن عليكم السكينة.

۱۴۷۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک جنازہ کو لوگ جلدی جلدی لے جا رہے ہیں تو فرمایا: تم پر سکون اور وقار کی کیفیت ہونی چاہئے۔

۱۴۸۰ . حدثنا كثير بن عبيد الحمصي ثنا بقية بن الوليد عن ابي بكر بن ابي مريم عن راشد بن سعد عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ قال راى رسول الله ﷺ ناسا ركبانا على دوابهم في جنازة فقال الا تستحيون ان ملائكة الله يمشون على اقدامهم و انتم ركبان؟

۱۴۸۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے میں کچھ لوگوں کو سواریوں پر سوار دیکھا تو فرمایا: کیا تم کو حیا نہیں آتی اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سوار ہو۔

۱۴۸۱ حدثنا محمد بن بشار ثنا روح بن عبادة ثنا سعيد بن عبيد الله بن جبير بن حية حدثني زياد بن جبير بن حية سمع المغيرة بن شعبة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول الراكب خلف الجنازة و الماشي منها حيث شاء.

۱۴۸۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: سوار جنازے کے پیچھے پیچھے رہے اور پیدل جہاں چاہے چلے۔

۱۶ : باب ما جاء في المشي امام الجنازة

باب: جنازہ کے سامنے چلنا

۱۴۸۲ : حدثنا علي بن محمد و هشام بن عمار و سهل بن ابي سهل قالوا ثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت النبي ﷺ و ابا بكر و عمر يمشون امام الجنازة.

۱۴۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے سامنے بھی چلتے دیکھا۔

۱۴۸۳ : حدثنا نصر بن علي الجهضمي و هارون بن عبد الله الحمال قال ثنا محمد بن بكر البرساني انبانا يونس بن يزيد الايلي عن الزهري عن انس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ و ابو بكر و عمر و عثمان يمشون امام الجنازة.

۱۴۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنازے کے سامنے چلا کرتے تھے۔

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مَاجِدَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَ لَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

۱۴۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے جنازہ کے آگے نہیں چلنا چاہئے جو جنازہ سے آگے چلے وہ جنازے کے ساتھ نہیں۔

__خلاصۃ الباب__ ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازے سے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ دوسرے ائمہ کے نزدیک آگے چلنا افضل ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے اور بعض کے نزدیک آگے اور پیچھے چلنا دونوں برابر ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں جناب طاؤسؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جنازہ کے پیچھے چلتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جنازہ جب تک زمین پر نہ رکھ دیا جائے اس وقت تک لوگوں کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے جائے اُسے جنازہ رکھنے سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ کندھوں سے اُتارنے کے لیے تعاون کی ضرورت پڑے جس میں کھڑا ہونا زیادہ معاون بنتا ہے۔ جنازہ اگر قریبی قبرستان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے ساتھ پیدل جانا چاہیے۔ الا یہ کہ عذر ہو یا قبرستان دُور ہو تو بلا کراہت سوار ہو سکتے ہیں۔

مسئلہ ☆ کوئی شخص بیٹھا ہوا ور اس کے پاس سے جنازہ گزرے تو کیا اُسے کھڑا ہونا چاہیے؟

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً کھڑے ہوتے تھے پھر چھوڑ دیا۔ اسی پر حضرات صحابہ وتابعین کا فعل دلالت کر رہا ہے۔

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّسَلُّبِ مَعَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے ساتھ سوگ کا لباس پہننے کی ممانعت

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَزَوَّرِ عَنْ نُفَيْعٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصُنْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ؟ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ.

۱۴۸۵: حضرت عمران بن حصین اور ابو برزہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چادریں پھینک کر قمیصیں پہنے چل رہے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جاہلیت کے کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے طور طریقہ کی مشابہت اختیار کر رہے ہو میں ارادہ کر چکا تھا کہ تمہارے لئے ایسی بددعا کروں کہ صورتیں مسخ ہو کر لوٹو۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے چادریں لے لیں اور دوبارہ ایسا نہ کیا۔

۱۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَنَازَةِ لَا تُؤَخَّرَ اِذَا حَضَرَتْ وَلَا تُتَّبَعُ بِنَارٍ

باب: جب جنازہ آ جائے تو نمازِ جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے اور جنازے کے ساتھ آگ نہیں ہونی چاہیے

۱۴۸۶ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيُّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تُؤَخِّرُوا الْجَنَازَةَ اِذَا حَضَرَتْ.

۱۴۸۶ : حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ آ جائے تو نمازِ جنازہ میں تاخیر نہ کیا کرو۔

۱۴۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ اَنْبَاَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ حَدَّثَهُ قَالَ اَوْصَى اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَقَالَ لَا تُتْبِعُوْنِيْ بِمِجْمَرٍ قَالُوْا لَهُ اَوْ سَمِعْتَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۴۸۷ : حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو وصیت فرمائی دھونی دان (جس سے خوشبو کی دھونی دی جاتی ہے) میرے ساتھ نہ لے جانا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سُن رکھا ہے؟ فرمایا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث سے جنازہ میں جلدی کرنے کا حکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' تین چیزوں میں جلدی کرو۔ ۱) نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔ ۲) جنازہ جب تیار ہو۔ ۳) کنواری لڑکی کے نکاح میں جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قبروں کے پاس اگربتی وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔ اس سے قبروں پر چراغ جلانے کی بھی ممانعت ثابت ہوئی۔

۱۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: جس کا جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے

۱۴۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ اَنْبَاَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُفِرَ لَهُ.

۱۴۸۸ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۱۴۸۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ لِيْ يَا

۱۴۸۹ : حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریب کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے ایک بیٹے کا انتقال ہوا تو مجھے فرمانے لگے: اے کریب! اٹھ کر دیکھو میرے بیٹے کی خاطر کوئی جمع ہوا؟ میں نے کہا: جی۔ کہنے لگے: افسوس!

كُرَيْبُ قُمْ فَانْظُرْ هَلِ اجْتَمَعَ لِابْنِيْ اَحَدٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ يحك كَمْ تَرَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ قُلْتُ لَا بَلْ هُمْ اَكْثَرُ قَالَ فَاَخْرِجُوْا بِابْنِيْ فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَرْبَعِيْنَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفَعُوْنَ لِمُؤْمِنٍ اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ.

کیا خیال ہے چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ فرمایا: پھر میرے بیٹے کو (نمازِ جنازہ کیلئے) باہر لے جاؤ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا جس مؤمن کی شفاعت چالیس اہل ایمان کریں اللہ انکی شفاعت قبول فرما لیتے ہیں۔

۱۴۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ اِذَا اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَتَقَالَّ مَنْ تَبِعَهَا جَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا صَفَّ صُفُوْفَ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مَيِّتٍ اِلَّا اَوْجَبَ.

۱۴۹۰ : حضرت مالک بن ہبیرہ شامی جن کو شرف صحبت حاصل ہے ان کے پاس جب کوئی جنازہ آتا اور اس کے شرکاء کم معلوم ہوتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں جنازہ پڑھیں اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔ چالیس مسلمان یا ان سے زیادہ جنازہ میں شریک ہوں' تین صفیں بنانا بہتر ہے۔

۲۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی تعریف کرنا

۱۴۹۱ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لِهٰذِهِ وَجَبَتْ وَ لِهٰذِهِ وَجَبَتْ فَقَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ شُهُوْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ.

۱۴۹۱ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اسکی خوبیاں اور تعریفیں کی گئیں۔ آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی (یعنی جنت) پھر ایک اور جنازہ گزرا جس کی برائیاں ذکر کی گئیں تو آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی (دوزخ) تو عرض کیا گیا: اسکے لئے بھی واجب ہوگئی اور اسکے لئے بھی واجب ہوگئی؟ فرمایا: لوگوں کی گواہی ہے۔ اہل ایمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

۱۴۹۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فِيْ مَنَاقِبِ الْخَيْرِ فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا عَلَيْهِ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا

۱۴۹۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی خوبیاں اور بھلائیں ذکر کی گئیں۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برائیوں کا

فیْ مساقف الشرّ فقال وجبتْ اِنَّکُمْ شھداءُ اللہِ فِیْ الاَرْضِ۔

ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی' تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ مسلمان کو خوش رکھنا چاہیے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عمدہ اخلاق پسند ہیں گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنتی وہ شخص ہے جس کی مسلمان تعریف کریں اور جس کی برائی کریں وہ دوزخی لیکن تعریف کرنے والے اور برائی سے یاد کرنے والے مخلص ایماندار ہوں۔ اگر بدعت پسند' خواہشات کے پجاری لوگ کسی کی تعریف یا برائی بیان کریں تو اس سے میت کو فرق نہیں پڑتا۔

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَیْنَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ اذا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ

باب: نمازِ جنازہ کے وقت امام کہاں کھڑا ہوا؟

۱۴۹۳۔ حدثنا علیُّ بنُ محمّدٍ ثنا ابوُ اُسامة قال الحُسینُ بنُ ذکوان اَخبرنیْ عنْ عبدِ اللہ بنِ بُریدۃ الاسلمیّ عنْ سمُرۃ بْن جُنْدب الفزاریّ انّ رسُوْل اللہ ﷺ صلّی علی امْرأۃٍ ماتتْ فیْ نفاسھا فقام وسطھا

۱۴۹۳: حضرت سمرۃ بن جندب فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا جنازہ پڑھایا جو حالت زچگی میں فوت ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے۔

۱۴۹۴۔ حدثنا نصْرُ بْنُ علیّ الْجَھْضمیُّ ثنا سعیدُ بْنُ عامرٍ عن ھمامٍ عنْ ابیْ غالبٍ قال رأیْتُ انس بن مالکٍ رضی اللہُ تعالیٰ عنْہ صلّی علی جنازۃ رجُلٍ فقام حیال رأسہ فجیء بجنازۃٍ اُخری بامْرأۃٍ فقالُوْا یا ابا حمْزۃ رضی اللہُ تعالی عنہ صلّ علیھا فقام حِیال وسط السّریْر فقال لہُ الْعلاء بْنُ زیادٍ یا ابا حمْزۃ رَضی اللہُ تعالی عنْہ ھکذا رأیْت رَسُوْل اللہ ﷺ قام مِنَ الْجنازۃ مُقامک من الرّجُلِ وَ قام مِنَ الْمرأۃِ مُقامک مِن الْمرأۃ قال نعمْ فاقْبل علینا فقال احْفظُوْا۔

۱۴۹۴: حضرت ابو غالبؒ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ انس بن مالکؓ نے ایک مرد کا جنازہ پڑھا تو اسکے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر ایک عورت کا جنازہ آیا تو لوگوں نے کہا: اے ابوحمزہ اِس کا جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ چارپائی کے وسط کے مقابل کھڑے ہوئے اس پر علاء بن زیاد نے ان سے کہا کہ اے ابوحمزہ! کیا آپ نے رسول اللہؐ کو اسی طرح دیکھا کہ مرد اور عورت کے جنازہ میں اسی اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں جہاں آپ کھڑے ہوئے؟ فرمانے لگے: جی! پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یاد رکھو۔

خلاصۃ الباب ☆ امام سر کے برابر کھڑا ہو یا سینے کے برابر اور عورتوں میں پیٹ یا درمیان یا سرین کے برابر کھڑا ہو تو یہ سب جائز ہے۔ البتہ احناف مرد اور عورت دونوں کے سینے کے برابر کھڑے ہونے کو بہتر خیال کرتے ہیں کہ محل ایمان قلب ہے جو سینے میں ہے۔ فقہاء کرامؒ اور محدثین کرامؒ کا اختلاف دراصل افضلیت کے بارہ میں ہے۔

۲۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَأَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں قرأت

۱۴۹۵ . حدثنا احمد بن منيع ثنا زيد بن الحباب ثنا ابرهيم بن عثمان عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبي ﷺ قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب

۱۴۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں فاتحۃ الکتاب پڑھی۔

۱۴۹۶ . حدثنا عمرو بن ابي عاصم النبيل و ابرهيم بن المستمر قالا ثنا ابو عاصم ثنا حماد بن جعفر العبدي حدثني شهر بن حوشب حدثتني ام شريك الانصارية قالت امرنا رسول الله ﷺ ان نقرا على الجنازة بفاتحة الكتاب.

۱۴۹۶: حضرت ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ نمازِ جنازہ میں قراءت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابراہیم نخعی' محمد بن سیرین' ابوالعالیہ' فضالہ بن عبید' ابو بردہ' عطاء' طاؤس' میمون' بکر بن عبداللہ رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں قراءت نہیں کیا کرتے تھے یا منع کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق' مصنف ابن ابی شیبہ) کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں آتا ہے کہ میں نے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی مسنون ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت علی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم جنازہ میں قراءت قرآن سے انکار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی توجیہ یہ ہے کہ وہ فاتحہ کو صرف ثناء کے طور پر پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ علماء احناف بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی وصیت میں بھی یہ لکھا ہے کہ اور فتاویٰ عالمگیری میں بھی ہے. لو قرأ الفاتحة بنيّة الدعا فلا بأس۔ اگر فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

۲۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں دُعاء

۱۴۹۷ : حدثنا ابو عبيد محمد بن عبيد ابن ميمون المديني ثنا محمد بن سلمة الحراني عن محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء

۱۴۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم میت کا جنازہ پڑھو تو خلوص کے ساتھ میت کے لئے دُعا کیا کرو۔

۱۴۹۸ حدثنا سويد بن سعيد ثنا علي بن مسهر عن محمد بن اسحق عن محمد ابن ابرهيم عن ابي سلمة

۱۴۹۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنازہ پڑھتے تو یہ دُعا پڑھتے :

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا)) ''اے اللہ! بخش دیجئے' ہمارے زندوں کو اور مردوں کو' حاضر کو اور غائب کو' چھوٹے کو اور بڑے کو' مرد کو اور عورت کو' یا اللہ آپ ہم میں سے جس کو زندہ رکھیں تو اسلام پر اور موت دیں تو ایمان پر' اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمایئے اور اس کے بعد گمراہ نہ ہونے دیجئے۔

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُسْلِمِ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ مَیْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَسْمَعُهٗ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَ حَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

۱۴۹۹: حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کا جنازہ پڑھایا تو میں آپ کو یہ پڑھتے سن رہا تھا: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ......)) ''اے اللہ! فلاں بن فلاں آپ کے ذمہ میں ہے اور آپ کی پناہ کی رسّی میں ہے۔ لہٰذا اُس کو قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا دیجئے' آپ وفا اور حق والے ہیں اس کو بخش دیجئے' اس پر رحم فرمایئے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور مہربان ہیں۔''

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ ثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِیْ عِصْمَةُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَ ثَلْجٍ وَ بَرَدٍ وَ نَقِّهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ بِدَارِهٖ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَیْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ.

قَالَ عَوْفٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ مَقَامِیْ ذٰلِکَ اَتَمَنّٰی اَنْ اَکُوْنَ مَکَانَ ذٰلِکَ

۱۵۰۰: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا جنازہ پڑھا میں حاضر تھا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ)) اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت اُتاریئے اس کی بخشش فرما دیجئے' اس پر رحم فرمایئے اس کو عافیت میں رکھئے اور اس کو دھو دیجئے' پانی برف اور اولوں سے اور اس کو گناہوں اور خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما دیجئے اور اس کو بچا دیجئے قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے۔'' حضرت عوف فرماتے ہیں کہ مجھے اس جگہ تمنا ہونے لگی کہ کاش یہ میّت

الرَّجُلِ.

میں ہوتا اور رسول اللہ کی اتنی دعاؤں کو حاصل کرتا۔

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِیَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا اَبَاحَ لَنَا رَسُوْلُ اللہِ ﷺ وَ لَا اَبُوْ بَکْرٍ وَ لَا عُمَرُ فِیْ شَیْءٍ مَا اَبَاحُوا فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْمَیِّتِ یَعْنِیْ لَمْ یُوَقِّتْ.

۱۵۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں کسی بات میں اتنی چھوٹ نہ دی جتنی نماز جنازہ میں کہ اس کا وقت مقرر نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان دعاؤں کے علاوہ بھی کئی دعائیں منقول ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں پہلے تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں اور پھر میں یہ دعاء کرتا ہوں: اللھم عبدک و بن عبدک فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں کہ صرف اسی دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہو۔

۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّکْبِیْرِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَرْبَعًا

باب: جنازے کی چار تکبیریں

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْاِیَاسِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ الْحَکَمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی عَلٰی عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ وَ کَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا.

۱۵۰۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِیُّ ثَنَا الْهَجَرِیُّ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ الْاَسْلَمِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ عَلَی الْجَنَازَۃِ ابْنَۃٍ لَہٗ فَکَبَّرَ عَلَیْھَا اَرْبَعًا فَمَکَثَ بَعْدَ الرَّابِعَۃِ شَیْئًا.

قَالَ فَسَمِعْتُ الْقَوْمَ یُسَبِّحُوْنَ بِہٖ مِنْ نَوَاحِی الصُّفُوْفِ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَکُنْتُمْ تَرَوْنَ اِنِّیْ مُکَبِّرٌ خَمْسًا قَالُوْا تَخَوَّفْنَا ذٰلِکَ قَالَ لَمْ اَکُنْ لِاَفْعَلَ وَ لٰکِنْ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یَمْکُثُ سَاعَۃً فَیَقُوْلُ مَا شَاءَ اللہُ اَنْ یَقُوْلَ ثُمَّ یُسَلِّمُ.

۱۵۰۳: حضرت ابوبکر ہجری کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی بیٹی کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار تکبیریں کہی اور چوتھی تکبیر کے بعد کچھ دیر خاموش رہے تو دیکھا کہ لوگ صفوں کی اطراف سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے ہیں تو سلام پھیرا اور کہا کہ تمہارا خیال ہوگا کہ پانچویں تکبیر کہنے لگا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس کا خدشہ ہو رہا تھا۔ فرمایا میں ایسا نہیں کرتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار تکبیریں کہہ کر کچھ دیر ٹھہرتے پھر کچھ پڑھ کر سلام پھیرتے۔

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ ھِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَبُوْ

۱۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بكر بن خلاد قالوا ثنا يحيى بن اليمان عن المنهال بن خليفة عن حجاج عن عطاء عن ابن عباس ان النبي ﷺ كبر اربعا

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنازہ کی نماز میں) چار تکبیریں کہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ اربعہؒ اور بقول امام طحاویؒ صاحبینؒ اس کے قائل ہیں اور بقول ابن عبدالبر اسی پر اجماع ہے۔ احادیث باب حنفیہ اور ائمہ اربعہ کا استدلال ہے۔ پانچ تکبیریں بھی مروی ہیں اور پانچ سے زائد بھی روایات ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جنازہ جو پڑھا تھا اس میں چار تکبیریں کہی تھیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ محدثینؒ کے نزدیک یہ سب روایات ضعیف ہیں تو جواب یہ ہے کہ ان احادیث کی سندیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن (۱) اول تو کثرت طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں (۲) آفاق میں یہ بات شائع اور صحابہؓ سے اس پر عمل بکثرت مروی ہے (۳) یہ بقول حافظ بیہقی اکثر صحابہؓ کا اس پر متفق ہونا تکبیرات کے چار ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم نخعی کا اثر امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں ذکر کیا ہے وہ ماسواء چار تکبیرات کے منسوخ ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ كَبَّرَ خَمْسًا

باب: جنازے میں پانچ تکبیریں

۱۵۰۵: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة ح و حدثنا يحيى بن حكيم ثنا ابن ابي عدي و ابو داود عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال كان زيد بن ارقم يكبر على جنائزنا اربعا و انه كبر على الجنازة خمسا فسألته فقال كان رسول الله ﷺ يكبرها

۱۵۰۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک بار پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے پوچھا؟ (جواباً) فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں بھی کہیں۔

۱۵۰۶: حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي ثنا ابراهيم بن علي الرافعي عن كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده ان رسول الله ﷺ كبر خمسا.

۱۵۰۶: کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ

باب: بچے کی نمازِ جنازہ

۱۵۰۷: حدثنا محمد بن بشار ثنا روح بن عبادة قال ثنا سعيد بن عبيد الله بن جبير ابن حية حدثني عمي زياد بن جبير حدثني ابي جبير بن حية انه سمع المغيرة بن شعبة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول الطفل يصلى عليه.

۱۵۰۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۵۰۸: حدثنا هشام بن عمار ثنا الربيع ابن بدر ثنا ابو الزبير عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ روئے

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَ وُرِثَ

(یعنی اس کے زندہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور وراثت بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْبَخْتَرِيُّ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلٰى اَطْفَالِكُمْ فَاِنَّهُمْ مِنْ اَفْرَاطِكُمْ.

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ ذِكْرُ وَفَاتِهٖ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاَيْتَ اِبْرٰهِيْمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَ هُوَ صَغِيْرٌ وَ لَوْ قُضِيَ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ وَ لٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہنے لگے: کم سنی میں ان کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپؐ کے صاحبزادے زندہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ شَبِيْبٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ اَخْوَالُهُ الْقِبْطُ وَ مَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ.

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دودھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے ننھیال کے لوگ قبطی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قبطی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ الْقَاسِمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ يَارَسُوْلَ اللهِ! دَرَّتْ لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ فَلَوْ كَانَ اللهُ اَبْقَاهُ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رَضَاعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِتْمَامَ رَضَاعِهٖ فِيْ

۱۵۱۲. حضرت حسین بن علیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دودھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاعت پوری ہونے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہو گی۔ عرض کرنے لگیں.

الْجَنَّةَ قَالَتْ لَوْ اَعْلَمُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھَوَّنَ عَلَیَّ اَمْرُہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَسْمَعَکِ صَوْتَہُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ اُصَدِّقُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ.

اے اللہ کے رسول! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے تو میرا غم ذرا ہلکا ہو جائے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں پھر اللہ تعالیٰ تمہیں قاسم کی آواز سنوادیں۔ خدیجہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسکی بجائے میں اللہ اور اسکے رسولؐ کی تصدیق کرتی ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ بفرضِ محال اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا وہ وہ نبی ہوتا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہا' سب وفات پا گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست اطمینانِ قلبی کے لیے تھی ورنہ اُن کا ایمان بالغیب کامل تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی تو مطمئن ہو گئیں۔ فرمانے لگیں: میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں۔

۲۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الشُّھَدَآءِ وَ دَفْنِھِمْ

باب: شہداء کا جنازہ پڑھنا اور ان کو دفن کرنا

۱۵۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِیَ بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ عَلٰی عَشَرَۃٍ عَشَرَۃٍ وَ حَمْزَۃُ ھُوَ کَمَا ھُوَ یُرْفَعُوْنَ وَ ھُوَ کَمَا ھُوَ مَوْضُوْعٌ.

۱۵۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز شہدا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے دس دس پر جنازہ پڑھنا شروع کیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوں کے توں رکھے رہے اور باقی شہداء اٹھا لئے جاتے ان کو نہ اٹھایا جاتا۔

۱۵۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ وَالثَّلَاثَۃِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ لَہٗ اِلٰی اَحَدِھِمْ قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ وَ قَالَ اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ وَ اَمَرَ بِدَفْنِھِمْ فِیْ دِمَائِھِمْ وَ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْھِمْ وَ لَمْ یُغَسَّلُوْا.

۱۵۱۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو یا تین کو ایک کفن میں لپیٹتے اور پوچھتے کہ ان میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا جس کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ لحد میں اس کو آگے رکھتے اور فرماتے میں ان سب کا گواہ ہوں اور خون سمیت ان کو دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان کا جنازہ پڑھا نہ ان کو غسل دیا گیا۔

۱۵۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

۱۵۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد سے اسلحہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ امر بقتلی اُحُدٍ ان ینزع عنھم الحدیدُ و الجُلُودُ و ان یدفنوا فی ثیابھم بدمائھم.

اور زائد لباس اتارنے اور خون اور کپڑوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔

۱۵۱۶: حدثنا ھشام بن عمار و سھل بن ابی سھل قال ثنا سفیان بن عیینۃ عن الاسود بن قیس سمع نبیحا العنزی یقول سمعت جابر بن عبد اللہ یقول ان رسول اللہ ﷺ امر بقتلی احد ان یردوا الی مصارعھم وکانوا نقلوا الی المدینۃ

۱۵۱۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کو واپس ان کی جائے شہادت لے جانے کا حکم دیا جبکہ ان کو مدینہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہید وہ مسلمان ہوتا ہے جو مکلف اور طاہر ہو اور اس کے بارہ میں یہ معلوم ہو کہ وہ ظلماً قتل کیا گیا ہے اور اس کے مقتول ہونے پر مال و دیت بھی واجب نہ ہوئی ہو اور اس نے زخمی ہونے کے بعد کوئی دُنیاوی زندگی کا نفع بھی حاصل نہ کیا ہو۔ مثلاً کھانا' پینا' دوا کا استعمال یا آرام وغیرہ۔ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے جنت کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے بھی کہتے ہیں کہ جب ان کی روحیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو وہ ان چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں یا اس لیے کہ فرشتے ان کے حق میں دوزخ سے امان اور حسن خاتمہ کی شہادت دیتے ہیں یا اس لیے کہ شہداء کو خاص قسم کی حیات عالم برزخ میں حاصل ہوتی ہے۔ شہید کے جسم سے زائد کپڑے جیسے پوستین' کوٹ' ٹوپی' زرہ' ہتھیار' موزے وغیرہ اتارے جائیں گے اور باقی کپڑے قمیص' شلوار یا تہبند اس کے جسم پر ہی رہنے دیئے جائیں گے۔ فقہاء کرامؒ' محدثین عظامؒ فرماتے ہیں کہ شہید کی تین قسمیں ہیں ۱) وہ مقتول جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں کسی سبب سے مارا جائے۔ سو ایسے شہید کو آخرت میں کامل ثواب ملے گا اور دُنیاوی احکام میں بھی اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ ۲) دوسرا وہ شہید ہے جس کو شہداء جیسا اجر و ثواب تو ملتا ہے لیکن دنیاوی احکام میں وہ شہید جیسا نہیں ہوتا۔ اس زمرہ میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شہادت کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیے جانے والے کو شہید کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ شہادت قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ سات اقسام پر ہیں: ۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے ۲) اور پانی میں ڈوبنے والا شہید ہے' ۳) پسلی کے درد ۴) اور ہیضہ یا سنگرہنی یا اسہال میں مرنے والا اور ۵) آگ میں جلنے والا ۶) اور کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا ۷) اور عورت جو زچگی میں مر جاتی ہے وہ بھی شہید ہے۔ (مؤطا امام مالک ص ۲۱۶)۔ ۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے درمیان شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت! جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جائے' اُس کو شہید سمجھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ حضرتؐ! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کی راہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور طاعون میں اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا اور غرق ہونے والا شہید ہے۔ (مسلم ص ۱۴۳' ج ۲)۔ ۳) جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان اور خون کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل وعیال

یا اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی)

دیگر آثار سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جن کو شہادت کا درجہ ملتا ہے' مثلاً: دین حاصل کرنے والا طالب علم' قید خانہ میں مظلوم آدمی اور درندہ جس کو پھاڑ کھائے۔ سانپ' بچھو یا موذی جانور جس کو کاٹ کھائے یا مسافر سفر کی حالت میں مرجائے' سل کا مریض (ٹی۔ بی) اور نمونیہ کا مریض اگر مرجائے۔ یہ سب لوگ شہید ہوں گے اور اسی قسم دوم کے تحت شامل ہوں گے۔ ایسے شہداء کو غسل دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ ایسے شہداء کو صرف آخرت میں شہید کی طرح ثواب ملے گا' اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ثواب میں یہ شہداء فی سبیل اللہ کے ساتھ برابر ہوں لیکن مجموعہ ان کو شہداء کے سلسلہ میں شمار کیا جائے گا۔ ۳) تیسری قسم شہید کی وہ ہے جس نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہو ور ایسا جو شخص کفار کے ساتھ لڑائی میں مارا جائے اس کا حکم دنیا میں تو شہید جیسا ہوگا کہ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا (اور بعض کے نزدیک جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا) لیکن آخرت میں اس کو شہداء فی سبیل اللہ جیسا کامل ثواب نہیں ملے گا۔

(فتح الملہم ص ۴۹۸' ج ۱)

شہید پر نماز جنازہ کے بارے میں فقہائے کرام میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالک کہتے ہیں کہ نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی اور حضرت امام ابوحنیفہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس سلسلہ میں روایات میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

۲۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نماز جنازہ

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِبْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ

۱۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کو کچھ بھی نہ ملا۔

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللهِ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَقْوٰى

۱۵۱۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں بخدا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جنازہ مسجد ہی میں پڑھا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو مسلم میں ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا تھا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔ نیز شیخین کا نماز جنازہ بھی مسجد میں ہی پڑھا گیا تھا لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عام طور پر مسجد میں نماز جنازہ ادا نہیں کیا جاتا تھا۔ اس کے لیے مسجد سے باہر جگہ مقرر تھی۔ اس میں ہی ادا کیا جاتا تھا۔ اس لیے متبادر یہی ہے کہ حضرت سہیلؓ اور ان کے بھائی یا حضرت سعدؓ اور شیخین کا جنازہ مسجد میں کسی عذر کی وجہ (مثلاً بارش وغیرہ یا کوئی اور وجہ ہو یا ان کو دفن بھی وہاں کرنا تھا) اس لیے ادا کیا گیا تھا۔ درحقیقت اس مسئلہ میں کافی تفصیلات ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ فقہاء کرام اس صورت میں مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ میت مسجد کے اندر ہو۔ اس صورت میں مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو تو پھر یہ اختلاف ہلکا ہو جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مکروہ تنزیہی ہے یا غیر اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز جنازہ مسجد سے باہر ہی پڑھتے تھے۔ ہذا افضل یہی ہوگا کہ مسجد سے باہر ہی پڑھا جائے لیکن اگر میت مسجد سے باہر ہو اور امام بھی باہر ہو اور ایک صف بھی باہر ہو باقی لوگ مسجد میں ہوں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسی صورت میں بھی نماز جنازہ مکروہ ہو۔ اس لیے کہ مسجد میں جب تراویح، صلوۃ کسوف، خسوف، عیدین اور نوافل وغیرہ پڑھے جاتے ہیں، جمعہ اور فرض عین نماز جب پڑھی جاتی ہے تو فرض کفایہ کے پڑھنے سے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے جبکہ میت بھی مسجد سے خارج ہو۔ جن فقہاء کرام نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی کراہیت پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ مسجد تو صرف فرض نماز کے ادا کرنے کے لیے ہوتی ہے یہ دلیل کمزور ہے اس لیے کہ مسجد میں نوافل، دعا اور مختلف قسم کے انواع طاعات، درس قرآن وسنت، تعلیم دین، وعظ، قضاء (فیصلے) وغیرہ سب روا ہیں۔ تو جنازہ کیوں روا نہ ہوگا۔ بہتر اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی عذر بھی نہ ہو اور مسجد سے باہر جگہ بھی ہو تو پھر افضل یہی بات ہے کہ جنازہ اس مقام میں پڑھا جائے۔ بعض فقہاء نے مسجد میں ہر صورت میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں بلکہ ایک قسم کا تشدد یا تعمق ہے۔ جو شریعت کے مزاج کے منافی ہے۔ جو حدیث اس بارہ میں پیش کی جاتی ہے کہ جو مسجد میں نماز جنازہ پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی یا اس کو ثواب نہیں ملے گا اس روایت کو محقق ابن ہمام اور دیگر حضرات نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے استدلال درست نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری غایہ کے اس متن کی شرح میں کہتے ہیں کہ اگر میت مسجد سے باہر رکھی جائے اور امام بھی باہر ہی کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ایک صف بھی مسجد سے باہر ہو تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مکروہ نہیں کیونکہ اس میں مسجد کی تلویث کا خطرہ نہیں ہے اور بعض نے کہا ہے پھر بھی مکروہ ہے کیونکہ مسجد تو فرائض ادا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ دیگر کئی باتیں عذر کی حالت میں ادا ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں لیکن پہلی وجہ (عدم کراہیت) زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ مسجد میں نوافل اور دوسری انواع طاعات اور اصناف دعوات مکروہ نہیں۔ مسجد حرام اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ مکتوبات جمعہ، عیدین، صلوۃ کسوف، صلوۃ خسوف اور جنازہ، استسقاء سب کے لیے ہے اور یہ بات اس کی عظمت کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ قبلہ ہے اور مورد انوار و تجلیات ہے۔ وہاں جو مقبولیت ہے وہ کسی دوسرے مقام میں نہیں ہو سکتی۔

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا يُصَلَّى فِيهَا عَلَى الْمَيِّتِ وَلَا يُدْفَنُ

باب: جن اوقات میں میت کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے اور دفن نہیں کرنا چاہیے

۱۵۱۹ . حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ح وحدثنا عمر بن رافع ثنا عبد اللہ بن المبارک جمیعا عن موسی بن

۱۵۱۹: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اللہ

عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً وَ حِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَ حِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے ۔جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور جب ٹھیک دوپہر ہو ۔ یہاں تک کہ زوال ہو جائے اور جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے ۔

۱۵۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مِنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَدْخَلَ رَجُلًا قَبْرَهُ لَيْلًا وَ أَسْرَجَ فِيْ قَبْرِهِ .

۱۵۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو رات کے وقت قبر میں داخل کیا اور دفن کرتے وقت روشنی کی ۔

۱۵۲۱ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَّا أَنْ تُضْطَرُّوْا

۱۵۲۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کو رات کو نہ دفن کرنا اِلَّا یہ کہ مجبوری ہو (اور دن میں دفن نہ کیا جا سکا ہو) ۔

۱۵۲۲ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

۱۵۲۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مُردوں پر دن رات میں جنازہ پڑھ سکتے ہو ۔

۳۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى أَهْلِ الْقِبْلَةِ

باب: اہلِ قبلہ کا جنازہ پڑھنا

۱۵۲۳ . حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنُوْنِيْ بِهِ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا ذَاكَ لَكَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ سورۃ ۸۰ | فانزل

۱۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی (رئیس المنافقین) مرا تو اس کا بیٹا نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ! مجھے اپنی قمیص دیجئے' میں اس کو اس میں کفن دوں ۔آپ نے فرمایا: جب (جب جنازہ تیار ہو تو) مجھے اطلاع کر دینا ۔ جب نبیؐ نے اس کا جنازہ پڑھنا چاہا تو عمرؓ نے کہا یہ آپؐ کے لائق نہیں (کیونکہ یہ رئیس المنافقین ہے اس لئے کوئی اور پڑھ لے) لیکن نبیؐ نے اس کا جنازہ پڑھا اور حضرت عمرؓ سے فرمایا: مجھے دو چیزوں میں اختیار دیا گیا ۔ منافقوں کیلئے استغفار کروں یا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ نے یہ

اللهُ سُبحانهُ ﴿ ولا تُصلِّ على احدٍ مِنهُم مات ابدًا و لا تقُم على قبره.﴾ [التوبة : ۸٤]

آیت نازل فرمائی ''منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اسکا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوں''۔

۱۵۲۴ : حدثنا عمّارُ بنُ خالد الواسطيُّ و سَهلُ ابنُ ابي سهلٍ قال ثنا يحيى بنُ سعيدٍ عن مُجالدٍ عن عامرٍ عن جابرٍ قال مات رأس المُنافقينَ بالمدينة و اوصى انْ يُصلّي عليه النبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم و انْ يُكفّنهُ في قميصه فصلّى عليه و كفّنهُ في قميصه و قام على قبره فانزل اللهُ ﴿ و لا تُصلِّ على احدٍ منهُم مات ابدًا و لا تقُم على قبره ﴾

۱۵۲۴ : جابرؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں منافقین کا سرغنہ مرا اور اس نے وصیت کی کہ اسکا جنازہ محمد (ﷺ) پڑھائیں اور اس کو اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں تو نبیؐ نے اسکا جنازہ پڑھایا اور اپنی قمیص میں کفن دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری۔ ﴿ولا تصلّ على ﴾ منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کا جنازہ ہرگز مت پڑھو اور نہ ہی اسکی قبر کے پاس کھڑے ہو۔

۱۵۲۵ : حدثنا احمدُ بنُ يُوسُف السُّلميُّ ثنا مُسلم بنُ ابراهيم ثنا الحارثُ بنُ نبهانَ ثنا عُتبةُ بنُ يقظانَ عن ابي سعيدٍ عن مكحُولٍ عن واثلة بن الاسقع قال قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ صلُّوا على كُلِّ ميّتٍ وجاهِدُوا مع كُلِّ اميرٍ.

۱۵۲۵ : حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کا جنازہ پڑھو اور ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔

۱۵۲۶ : حدثنا عبدُ الله بنِ عامرِ بن زُرارةَ ثنا شريكُ بنُ عبدِ الله عن سماك بن حربٍ عن جابرِ بنِ سمرةَ انّ رجلًا من اصحاب النبيِّ صلّى اللهُ عليه وسلّم جرح فاذتهُ الجراحة فدبّ الى مشاقص فذبح بها نفسهُ فلم يُصلّ عليه النبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم قال و كان ذلك منهُ اذبًا.

۱۵۲۶ : حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ایک مرد زخمی ہو گیا۔ زخم کافی تکلیف دہ ثابت ہوا تو وہ گھسٹ گھسٹ کر تیر کے پیکانوں تک پہنچا اور اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا تو نبیؐ نے اسکا جنازہ نہیں پڑھا اور یہ آپؐ کی جانب سے تادیب تھی (کہ اور لوگ کبھی خودکشی نہ کریں)۔

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۵۲۷ : حدثنا احمدُ بنُ عبدةَ انبأنا حمّادُ ابنُ زيدٍ ثنا ثابتٌ عن ابي رافعٍ عن ابي هُريرة رضي اللهُ تعالى عنه انّ امرأةً سوداء كانتْ تقُمُّ المسجد ففقدها رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم فسأل عنها بعد ايّامٍ فقيل لهُ انّها ماتتْ قال فهلّا آذنتُمُوني فاتى قبرها فصلّى عليها.

۱۵۲۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ دیکھا تو کچھ روز بعد اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی پھر آپ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۵۲۸ ۔ حدّثنا ابُوْ بكرِ بْنِ ابِيْ شيْبة ثنا هُشيْمٌ ثنا عُثمانُ بْنُ حكيْمٍ ثنا خارِجةُ بْنُ زيدِ بْنِ ثابتٍ رضي الله تعالى عنه عَنْ يزيد بْنِ ثابتٍ رضي اللهُ تعالى عنه و كانَ اكْبر مِنْ زيْدٍ قال خرجْنا مع النّبِيّ صَلّى اللهُ عليه وسلّم فلمّا وردَ الْبقِيْع فاذا هُو بقبْرٍ جديْدٍ فسأل عنْهُ فقالُوْا فُلا نةُ قالَ فعرفها و قال" الا آذنْتُمُوْنِيْ بها قالُوْا كُنْتَ قائلا صائما فكرِهْنا انْ نُؤْذِيك قال فلا تفعلُوْا لا اعرِفنّ ما مات مِنْكُمْ ميّتٌ ما كُنْتُ بيْن اظْهُرِكُمْ الّا آذنْتُمُوْنِي به فانّ صلاتِيْ عليْهِ لهُ رحْمةٌ ثُمّ اتى الْقبْر فصففْنا خلْفهُ فكبّر عليْه ارْبعًا

۱۵۲۸ ۔ یزید بن ثابتؓ جو زید بن ثابتؓ کے بڑے بھائی ہیں' فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے ساتھ باہر آئے جب آپ بقیع پہنچے تو ایک نئی قبر دیکھی اسکے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں خاتون ہیں۔ آپ نے پہچان لیا اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا آپؐ روزے میں دوپہر کو آرام فرمارہے تھے اسلئے ہم نے آپؐ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا کہ مجھے پتہ ہی نہ چلے تم میں جو بھی فوت ہو تو جب میں تمہارے درمیان ہوں مجھے اسکی اطلاع دینا کیونکہ میرا جنازہ پڑھنا اس کیلئے رحمت کا باعث ہے۔ پھر آپؐ قبر پر تشریف لے گئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپؐ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۵۲۹ ۔ حدّثنا يعْقُوْبُ بْنُ حُميْد بْنِ كاسبٍ ثنا عبْدُ الْعزِيْزِ بْنُ مُحمّدٍ الدّرورْدِيُّ عنْ مُحمّد بْنِ زيْدِ بْنِ الْمُهاجِرِيْن قُنْفُذٍ عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ عامِرِ بْنِ ربِيْعة عنْ ابِيْه انّ امْرأةً سوْداء ماتتْ لمْ يُؤْذنْ بها النّبِيُّ ﷺ فاخْبر بذلِك فقال هلّا آذنْتُمُوْنِيْ بها ثُمّ قال لاصْحابه صُفُّوْا عليْها فصلّى عليْها.

۱۵۲۹ ۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام خاتون کا انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہ کی گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ کی پھر آپؐ نے اصحاب سے فرمایا صفیں بناؤ اور اس پر نماز پڑھی۔

۱۵۳۰ ۔ حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ معاوية عنْ ابِيْ اسْحق الشّيْبانِيّ عن الشّعْبِيّ عن ابْنِ عبّاسٍ [illegible] رجُلٌ و كان رسُوْلُ اللهِ ﷺ يعُوْدُه [illegible] [illegible] ما منعكُمْ [illegible] وكانتْ ظُلْمة فكرِهْنا [illegible] فصلّى عليْه

۱۵۳۰ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ [illegible] تکلیف [illegible] قبر پر آئے اور نماز پڑھی۔

۱۵۳۱ ۔ [illegible] محمّد بْن [illegible] عنْ [illegible] على قبْرٍ بعْد ما قُبِر

۱۵۳۱ ۔ [illegible] بعد قبر پر نماز پڑھی۔

۱۵۳۲: حدثنا محمد بن حمید ثنا مهران ابن ابی عمر عن ابی سنان عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه ان النبی ﷺ صلی علی میت بعد ما دفن.

۱۵۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۱۵۳۳: حدثنا ابو کریب حدثنا سعید بن شرحبیل عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن ابی الهيثم عن ابی سعيد قال كانت سوداء تقم المسجد فتوفيت ليلا فلما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبر بموتها فقال الا آذنتمونی بها فخرج باصحابه فوقف على قبرها فكبر عليها والناس من خلفه و دعالها ثم انصرف

۱۵۳۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ خاتون مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں رات میں ان کا انتقال ہو گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ آپ نے فرمایا اسی وقت کیوں نہ بتا دیا پھر آپ صحابہ کو لے کر نکلے اس کی قبر پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگ آپ کے پیچھے تھے۔ اس کے لئے دُعا فرمائی اور واپس تشریف لے آئے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ صلوۃ علی القبر کا مسئلہ ہے جس میں دو صورتیں ہیں اول یہ کہ میت کو نماز پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟ دوم یہ کہ میت کو نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دفن کیا گیا اب اس کی قبر پر دوبارہ سہ بارہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پہلی صورت کے متعلق عبداللہ بن المبارک کا قول ہے اذا دفن الميت ولم يصل عليه صلى على القبر ۔ ابن السنین کہتے ہیں کہ جمہور اصحاب جواز پر ہیں بعض اصحاب اور سحنون اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نماز جنازہ بھولے سے رہ جائے تو اس کی قبر پر نہ پڑھی جائے بلکہ دعا کی جائے۔ مذہب احناف کے متعلق بیان ہے کہ اگر مردہ بلا نماز دفن کر دیا گیا تو اس کی قبر پر نماز پڑھی جائے کیونکہ ابن حبان نے صحیح میں امام احمد نے مسند میں حاکم نے مستدرک میں نسائی بیہقی نے سنن میں حدیث یزید بن ثابت کی تخریج کی ہے۔ یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب بقیع پہنچے تو اچانک ایک قبر دیکھی تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان گئے اور فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ لوگوں نے عرض کیا كنت نائما صائما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ جو میت تم میں سے انتقال کرے مجھے خبر دیا کرو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں کیونکہ میری نماز اس پر رحمت ہے۔ پھر قبر پر تشریف لے گئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔ ملا علی قاری نے محقق ابن الہمام سے نقل کیا ہے کہ اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ ولی کے علاوہ بھی جس نے میت پر نماز نہ پڑھی ہو [illegible] اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے حالانکہ یہ مذہب کے خلاف ہے اور اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ [illegible] یہ دعوی کیا جائے کہ اس پر بالکل نماز ہی نہیں پڑھی گئی تھی لیکن یہ دعوی نہایت ہی بعید ہے کیونکہ [illegible] نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا ہو۔ (فتح) صاحب عینی اور ہدایہ فرماتے ہیں کہ نہیں بلکہ [illegible] نماز کے بعد یہ اختیار ہے کہ میت پر نماز پڑھے۔ (جوہرہ) اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کو یہ اختیار ہے تو آپ اس کا حق رکھتے ہیں [illegible] آپ کی نماز اصل ہونے سے [illegible] جب آپ سے اجازت نہیں لی تو اوّل نماز باطل

ٹھہری۔ یہ تو اوپر معلوم ہو چکا کہ قبر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اب رہی یہ بات کہ کتنی مدت تک پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی بابت آراء مختلف ہیں۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں امام احمد اور اسحق سے نقل کیا ہے کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھ سکتے ہیں اور شوافع کے یہاں اس کے بارے میں کئی وجوہات ہیں (۱) تین دن تک جائز ہے۔ امام ابو یوسفؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۲) ایک ماہ تک جائز ہے۔ (۳) جب تک بدن بوسیدہ نہ ہو۔

الامالی میں امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ قبر پر تین روز تک نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ ابن رستم نے اپنے نوادر میں بواسطہ امام محمدؒ امام صاحبؒ سے بھی یہی ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ کوئی لازمی مدت نہیں۔ ممکن ہے یہ ان کے اپنے مسلک کا اندازہ ہو۔ اس لیے صاحب ہدایہؒ فرماتے ہیں کہ پھول پھٹ جانے کی شناخت میں غالب رائے معتبر ہے' یہی صحیح ہے۔ بوجہ مختلف ہونے حال' زمان اور قبر کی جگہ کے۔ چنانچہ موٹا تازہ آدمی' دبلے سوکھے کی بہ نسبت جلدی پھٹ جاتا ہے۔ اسی طرح پانی میں ڈوبا یا برسات کا موسم یا زمین سیلی ہو' نمناک ہو تو جلد پھٹ جائے گا اور گرم موسم اور خشک زمین میں دیر تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم تیقن شرط نہیں بلکہ غالب گمان سے تیقن ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ اگر اس بارے میں شک ہو کہ میت قبر میں اپنی حالت پر ہے یا متفرق و ریختہ ہوگئی تو ایسی صورت میں اصحاب نے تصریح کی ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت عائشہؓ، محمد بن سیرینؒ اور اوزاعی کا قول بھی یہی نقل کیا ہے۔

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

باب: نجاشی کی نمازِ جنازہ

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَصْحَابُهُ اِلَى الْبَقِيْعِ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ .

۱۵۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجاشی کا انتقال ہو گیا آپ اور صحابی بقیع تشریف لے گئے' ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر چار تکبیرات کہیں۔

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَا ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثنا هُشَيْمٌ جَمِيْعًا عَنْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ وَ اِنِّيْ لَفِي الصَّفِّ الثَّانِيْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ صَفَّيْنِ

۱۵۳۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور میں دوسری صف میں تھا اس کی نماز میں دو صفیں تھیں۔

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ

۱۵۳۶: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مُحمّع بن جارية الْأنصاريّ انّ رَسُول اللهِ ﷺ قالَ انّ اخاكُمُ النّجاشِيّ قَدْ ماتَ فقُومُوا فصلُّوا عليْه فصفَّنا خلْفهُ صفّيْن.

تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا۔ اُٹھو! اس کا جنازہ پڑھو تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔

۱۵۳۷: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى ثنا عَبْدُ الرّحْمنِ ابْنُ مهْديّ عن الْمُثنّى بن سعيْد عنْ قتادة عنْ ابي الطُّفيْلِ عنْ حُذيْفة بن اسيْدِ انّ النّبيّ ﷺ خرج بهمْ فقال صلُّوا على اخٍ لكُمْ ماتَ بغيْر ارْضكُمْ قالُوْا منْ هُو قال النّجاشيُّ.

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لے کر نکلے اور فرمایا: اپنے اس بھائی کا جنازہ پڑھو جو تمہارے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ انتقال کر گئے لوگوں نے پوچھا کون ہیں؟ فرمایا: نجاشی۔

۱۵۳۸: حدّثنا سهْلُ بْنُ ابيْ سهْلٍ ثنا مكّيُّ بْنُ اِبْرهِيْم ابوالسّكن عنْ مالكٍ عنْ نافعٍ عن ابْن عُمر انّ النّبيّ ﷺ صلّى على النّجاشيّ فكبّر ارْبعًا.

۱۵۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ غائب پر نماز جنازہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک غائب پر جنازہ نہیں ہے۔ نجاشی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ جنازہ پڑھنا حق بات یہ ہے کہ ۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں داخل ہے۔ ۲) یا اس پر نمازِ جنازہ اس لیے پڑھا گیا کہ اس کے وطن میں عیسائی لوگ تھے۔ اس لیے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ ۳) یا اس لیے کہ اس کی نعش کسی نہ کسی وجہ سے حاضر تھی یا تو اس کی میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دی گئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے گو صحابہ کرام کو نظر نہیں آ رہی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردہ ہٹا کر دکھا دی گئی تھی۔ ۴) ابن کثیرؒ لکھتے ہیں' بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ نجاشیؓ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اس لیے پڑھا تھا کہ وہ اپنے ملک حبشہ میں اپنا ایمان اپنی قوم سے چھپاتا تھا اور جس دن وہ فوت ہوا اس دن اس کے پاس وہاں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو اس پر نماز جنازہ پڑھتا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا (ایسے ہی اگر کسی پر جنازہ کی نماز نہ پڑھی گئی ہو تو پھر غائبانہ اس پر نماز پڑھنی درست ہوگی) علماء نے کہا ہے کہ غائب پر اگر اس کے شہر میں نمازِ جنازہ پڑھی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے شہر میں اس پر نماز جنازہ مشروع نہیں ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے علاوہ کسی پر نمازِ جنازہ (غائبانہ) نہیں پڑھی نہ تو اہل مکہ پر اور نہ ان کے علاوہ دوسروں پر اور اسی طرح حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ وغیرہم صحابہؓ سے بھی کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا گیا اور ان سے یہ منقول نہیں کہ ان میں سے کسی نے اس شہر کے علاوہ جس میں اس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو کسی پر نماز جنازہ پڑھی ہو۔ (البدایہ والنہایہ ص ۷۸)

امام ابن عبدالبرؒ نے بھی کتاب التمہید میں لکھا ہے کہ اکثر اہل علم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص مانتے ہیں۔ نجاشی کی میت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی یا اس کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح بلند کر دیا گیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ اسی طرح

ابن عبدالبرؒ نے حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی وفات پا گیا ہے اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے صفیں بنائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات پڑھیں اور ہم بھی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔ اگر غائب پر نماز جنازہ جائز ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان اصحابؓ پر نماز جنازہ ضرور پڑھتے جو مدینہ سے باہر فوت ہو چکے تھے اور مسلمان بھی شرقاً و غرباً خلفاء راشدینؓ پر نماز جنازہ پڑھتے حالانکہ کسی سے یہ منقول نہیں۔ (فتح الملہم ص ۴۹۶ ج ۳)

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَ مَنِ انْتَظَرَ دَفْنَهَا

باب: نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور دفن تک شریک رہنے کا ثواب

۱۵۳۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا الاعلى عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال من صلى على جنازة فله قيراط و من انتظر حتى يفرغ منها فله قيراطان قالوا و ما القيراطان قال مثل الجبلين

۱۵۳۹ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن سے فارغ ہونے تک انتظار کرے اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ صحابہ نے پوچھا کہ یہ قیراط کیسے ہیں؟ فرمایا پہاڑ کے برابر۔

۱۵۴۰: حدثنا حميد بن مسعدة ثنا خالد بن الحارث ثنا سعيد عن قتادة حدثني سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة عن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ من صلى على جنازة فله قيراط و من شهد دفنها فله قيراطان قال فسئل النبي ﷺ عن القيراط فقال مثل احد

۱۵۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز جنازہ پڑھے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے اور جو دفن میں بھی شریک ہو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا احد کے برابر۔

۱۵۴۱: حدثنا عبد الله بن سعيد بن عبد الرحمن المحاربي عن حجاج بن ارطاة عن عدي بن ثابت عن زر بن حبيش عن ابي بن كعب قال قال رسول الله ﷺ من صلى على جنازة فله قيراط و من شهدها حتى تدفن فله قيراطان والذي نفس محمد بيده القيراط اعظم من احد هذا

۱۵۴۱: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہا اس کو دو قیراط ثواب ملے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے یہ قیراط اس احد سے بھی بڑا ہے۔

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہو جانا

۱۵۴۲: حدثنا محمد بن رمح انبانا اللیث ابن سعد عن نافع عن ابن عمر عن عامر ابن ربیعة عن النبی ﷺ ح و حدثنا هشام بن عمار ثنا سفیان عن الزهری عن سالم عن ابیه عن عامر بن ربیعة سمعه یحدث عن النبی ﷺ قال اذا رأیتم الجنازة فقوموا لها حتی تخلفکم او توضع

۱۵۴۲: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

۱۵۴۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و هناد ابن السری قال ثنا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمه عن ابی هریرة قال مر علی النبی ﷺ بجنازة فقام و قال قوموا فان للموت فزعا.

۱۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ موت کی گھبراہٹ ہوتی ہے۔

۱۵۴۴: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن شعبة عن محمد بن المنکدر عن مسعود ابن الحکم عن علی بن ابی طالب قال قام رسول الله بجنازة فقمنا حتی جلس فجلسنا

۱۵۴۴: حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جنازے کی وجہ سے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

۱۵۴۵: حدثنا محمد بن بشار و عقبة بن مکرم قال ثنا صفوان بن عیسی ثنا بشر ابن رافع عن عبد الله بن سلیمان بن جنادة ابن ابی امیة عن ابیه عن جده عن عبادة بن الصامت قال کان رسول الله ﷺ اذا اتبع جنازة لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض له حبر فقال هکذا نصنع یا محمد فجلس رسول الله ﷺ و قال خالفوهم

۱۵۴۵: حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو لحد میں رکھے جانے تک نہ بیٹھتے۔ پھر ایک یہودی عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے محمد! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا: یہود کی مخالفت کرو۔

[illegible] حدیث کا [illegible] جب اس پر نماز پڑھے اور دفن میں شرکت کرے [illegible] ساتھ چلا اور صرف نماز میں شرکت کرکے واپس [illegible] مستحق ہوگا۔ قیراط راجح قول کے [illegible] کی اجرت قیراط کے حساب [illegible] فرما دیا کہ اس کو دینار [illegible] آخرت کا قیراط [illegible] قیراط کے مقابلہ میں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی

واضح فرما دیا کہ اس عمل پر یہ عظیم ثواب بہت ہی ملے گا جبکہ یہ عمل ایمان ویقین کی بنیاد پر اور ثواب ہی کی نیت سے کیا گیا ہو یعنی اس عمل کا اصل محرک اللہ ورسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتوں پر ایمان ویقین اور آخرت کے ثواب کی اُمید ہو۔ پس اگر کوئی شخص صرف تعلق اور رشتہ داری کے خیال سے یا میت کے گھر والوں کا جی خوش کرنے ہی کی نیت سے یا ایسے ہی کسی دوسرے مقصد سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نمازِ جنازہ اور دفن میں شریک ہوا اللہ ورسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم اور آخرت کا ثواب اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں تو وہ اس عظیم ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔ حدیث کے الفاظ ایماناً واحتساباً کا مطلب یہی ہے۔

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُقَالُ إِذَا دخل الْمَقابِر

باب: قبرستان میں جانے کی دُعا

۱۵۴۶: حدثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسى ثنا شريك بْنُ عبد الله عنْ عاصم بْنِ عُبَيْد الله عنْ عبد الله بن عامر بن ربيعة عنْ عائِشة قالتْ فقدْتُهُ (تعني النَّبيَّ صلّى الله عليه وسلّم فاذا هُو بالْبقِيْع فقالَ السّلامُ عَلَيْكُمْ، دار قوْمٍ مُؤْمنِيْن انْتُمْ لنا فرطٌ وانّا بِكُمْ لاحِقُوْن اَللّهُمَّ لا تحْرِمْنا اجْرهُمْ ولا تفْتنّا بَعْدهُمْ

۱۵۴۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبیؐ کو نہ پایا پھر دیکھا کہ آپؐ بقیع میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ((السَّلامُ علَيْكُمْ، دار قوْمٍ مُؤْمنِيْن)) تم پر سلامتی ہو اے ایمان داروں کے گھر والو! تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرمایئے اور ان کے بعد آزمائش میں نہ ڈالئے۔

۱۵۴۷: حدثنا مُحمّدُ بْنُ عَبّادِ بْن آدم ثنا احمدُ ثنا سُفْيانُ عنْ علْقمة بْنِ مرْثدٍ عنْ سُلَيْمان بْن بُريْدة عنْ ابيه قال كان رسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعلّمُهُمْ اذا خرجُوْا الى الْمقابر كانَ قائِلُهُمْ يقُوْلُ السّلامُ عليْكُم اهْل الدِّيار من الْمُؤْمنِيْن والْمُسْلِمِيْن وانّا انْ شاء اللهُ بكُمْ لاحقُوْن نسْألُ اللهَ لنا و لكُمُ الْعافية.

۱۵۴۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف نکلیں تو یوں کہیں: ((السّلامُ عليْكُمْ اهْل الدِّيار)) "سلام ہو تم پر اے گھر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان میں سے اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔"

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوْسِ فِي الْمَقَابِرِ

باب: قبرستان میں بیٹھنا

۱۵۴۸: حدثنا مُحمّدُ بْنُ زِيادٍ ثنا حمّادُ بْنُ زيْدٍ عنْ يُوْنُس بْن خبّاب عنِ الْمنْهالِ بْنِ عمْرٍو عنْ زاذان عن الْبراء بْن عازِبٍ قال خرجْنا مع رسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جنازةٍ فقعد حِيال الْقِبْلة.

۱۵۴۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف (منہ کر کے) بیٹھے۔

۱۵۴۹: حدثنا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثنا ابُوْ خالدٍ الْاحْمرُ عنْ عمْرِو بْن قيْسٍ عنِ الْمنْهالِ بْنِ عمْرٍو عنْ زاذان عن الْبراءِ بْن عازِبٍ قال خرجْنا مع رسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ

۱۵۴۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ صلی

جنازة فانتهينا الى القبر فجلس كان على رؤوسنا الطير

اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ

باب: میّت کو قبر میں داخل کرنا

۱۵۵۰: حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل ابن عياش ثنا ليث ابن ابي سليم عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ ح و حدثنا عبد الله بن سعيد ثنا ابو خالد الاحمر ثنا الحجاج عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي ﷺ اذا ادخل الميت القبر قال بسم الله و على ملة رسول الله وقال ابو خالد مرة اذا وضع الميت في لحده قال بسم الله و على سنة رسول الله و قال هشام في حديثه بسم الله و في سبيل الله و على ملة رسول الله.

۱۵۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کو قبر میں داخل کرتے تو (اس موقع پر) کہتے: ((بسم اللہ و علی مِلّةِ رسُول اللہ))
دوسری روایت میں ہے:
((بسم اللہ و علی سُنَّة رسُول اللہ))
ایک اور روایت میں ہے:
((بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی مِلّةِ رسُول اللہ))۔

۱۵۵۱: حدثنا عبد الملك بن محمد الرقاشي ثنا عبد العزيز بن الخطاب ثنا مندل بن علي العنزي محمد بن عبيد الله بن ابي رافع عن داؤد بن الحصين عن ابيه عن ابي رافع قال سلّ رسول الله ﷺ سعدا و رش على قبره ماء.

۱۵۵۱: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

۱۵۵۲: حدثنا هارون بن اسحق ثنا المحاربي عن عمرو بن قيس عن عطية عن ابي سعيد ان رسول الله ﷺ اخذ من قبل القبلة واستقبل استقبالا (واستل استلالا)

۱۵۵۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے لیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا گیا۔

۱۵۵۳: حدثنا هشام بن عمار ثنا حماد بن عبد الرحمن الكلبي ثنا ادريس الاودي عن سعيد بن المسيب قال حضرت ابن رضى الله تعالى عنهما عمر في جنازة فلما وضعها في اللحد قال بسم الله و في سبيل الله و على ملة رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فلما اخذ في تسوية اللبن على اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان و من عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبيها و صعد

۱۵۵۳: حضرت سعید بن مسیّبؒ فرماتے ہیں میں ابن عمرؓ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اسکو قبر میں رکھا تو کہا: ((بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی مِلّة رسُول اللہ)) جب لحد کی اینٹیں برابر کرنے لگے تو کہا ((اللھم اجرھا من الشیطان)) "اے اللہ! اسے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے بچا دیجئے۔ اے اللہ زمین کو اسکی پسلیوں سے جدا رکھئے (کہیں زمین مل کر اس کی

زَوْجَهَا وَ لَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا قُلْتُ يَا ابْنَ عُمَرَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ قُلْتَهُ بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي إِذًا لَقَادِرٌ عَلَى الْقَوْلِ بَلْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پسلیاں توڑ دے) اور اسکی روح کو اوپر اٹھا لیجئے اور اسکو اپنی رضا سے نواز دیجئے۔ میں نے عرض کیا اے ابن عمرؓ! آپ نے یہ رسول اللہؐ سے سنا یا خود اپنی رائے سے پڑھا؟ فرمانے لگے پھر تو مجھے سب کچھ کہنے کا اختیار رہنا چاہئے (حالانکہ ایسا نہیں ہے) بلکہ میں نے یہ رسول اللہؐ سے سنا۔

خلاصۃ الباب ☆ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارا جائے یا پائنتی کی طرف سے؟ اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں دونوں جائز ہیں۔ البتہ ان میں سے افضل کونسی صورت ہے؟ اس کی بابت میں اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک جانب قبلہ سے اتارنا افضل ہے یعنی سریر جنازہ کو قبلہ کے قبلہ کی طرف رکھا جائے پھر قبلہ ہی کی جانب سے اٹھا کر لحد میں اتارا جائے اس صورت میں اتارنے والا بھی پکڑنے کی حالت میں قبلہ کی طرف ہوگا۔ حضرت علیؓ محمد بن الحنفیہ، اسحٰق بن راہویہ، ابراہیم نخعیؒ اور امام مالکؒ کے بہت سے اصحاب اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پائنتی کی طرف اتارنا افضل ہے۔ جس کو سل کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ سل کہتے ہیں کہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالنا اور یہاں اس سے مراد میت کو جنازہ سے قبر کی طرف نکالنا ہے۔ شیخ الاسلامؒ کی مبسوط میں اور فتاویٰ کی قاضی خان وخلاصہ میں اس کی صورت یہ لکھی ہے کہ سریر میت کو قبر پر اس طرح رکھے کہ میت کا سر قبر کے موضع قدمین کے بالمقابل ہو جائے پھر داخل شخص قبر میں داخل ہو کر اور میت کا سر پکڑ کے اس کو قبر میں داخل کرے پھر اسی طرح آہستگی کے ساتھ پورے کو کھینچ لے۔ حدیث باب امام شافعی اور امام احمدؒ کے مذہب کی دلیل ہیں۔ احناف کی دلیل امام ابوداؤد نے مراسیل میں ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں قبلہ کی جانب سے اتارا گیا تھا اور سل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ابن عدی الکامل میں اور امام بیہقی نے سنن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حدیث ۱۵۵۲ بھی احناف کی دلیل ہے۔ باقی عطیہ بن سعد عوفی ضعیف ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے صحیح میں اور امام ابوداؤد اور قدوری نے ان سے روایت کی ہے اور یہ صدوق ہے اگرچہ چوک جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی احناف کے پاس دلائل ہیں۔

۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِسْتِحْبَابِ اللَّحْدِ

باب: لحد کا اولیٰ ہونا

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلٰى يَذْكُرُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

۱۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لحد (بغلی قبر) ہمارے لئے ہے اور صندوقی قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

۱۵۵۵: حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور درمیانی قبر اوروں کے لئے ہے۔

۱۵۵۶ . حدّثنا مُحمّدُ بنُ المُثنّی ثنا ابُو عامرٍ ثنا عبدُ الله بن جعفر الزُّهریُّ عن اسماعیلَ ابنِ مُحمّدِ بنِ سعدٍ عن عامرِ بن سعدٍ عن سعدٍ انّهٗ قال الحِدُوْا لِیْ لحْدًا وانصِبُوْا علی اللَّبِنِ نصْبًا لَمَا فعل برسُوْلِ الله ﷺ.

۱۵۵۶: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹوں سے اس کو بند کر دینا۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ لحد بغلی قبر کو کہتے ہیں اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں جو بعض علاقوں میں بہت معروف ہے۔ لحد اس لیے اولیٰ ہے کہ اس میں مردے پر مٹی نہیں گرتی جو ادب کا تقاضا ہے۔

۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقِّ

باب: شق (صندوقی قبر)

۱۵۵۷ حدّثنا مُحمُوْدُ بنُ غیلان ثنا هاشمُ ابنُ القاسم ثنا مبارکُ بنُ فضالة حدّثنی حُمیدٌ الطّویلُ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لمّا تُوفّی النّبیُّ صلّی اللهُ علیه وسلّم کان بالمدینة رجُلٌ یلحدُ وآخر یضرحُ فقالُوْا نستخیرُ ربّنا و نبعثُ الیهما فایُّهُما سبق ترکناهُ فارسل الیهما فسبق صاحبُ اللّحد فلحدُوْا للنّبیّ صلّی اللهُ علیه وسلّم

۱۵۵۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مدینہ میں ایک صاحب لحد بناتے تھے اور دوسرے صاحب صندوقی قبر۔ تو صحابہ نے کہا ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کی طرف آدمی بھیجتے ہیں سو جو پہلے آیا ہم اسے موقع دیں گے تو لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی۔

۱۵۵۸ حدّثنا عُمرُ بنُ شبّة بن عبیدة بن زیدٍ عُبیدُ بنُ طُفیلٍ المُقرئُ ثنا عبدُ الرّحمٰن بنُ ابی مُلیکة القُرشیُّ ثنا ابنُ ابی مُلیکة عن عائشة قالت لمّا مات رسُوْلُ الله ﷺ اختلفُوا فی اللّحد والشّقّ حتّی تکلّمُوْا فی ذلک وارتفعت اصواتُهُم فقال عُمرُ لا تصخبُوْا عند رسُوْلِ الله صلّی الله علیه وسلّم حیًّا ولا میّتًا او کلمةً نحوها فارسلُوْا الی الشّقّاق واللّاحد جمیعًا فجاء اللّاحدُ فلحد لرسُوْلِ الله صلّی اللهُ علیه وسلّم ثُمّ دُفن صلّی اللهُ علیه وسلّم

۱۵۵۸: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو صحابہ میں اختلاف ہوا کہ لحد بنائیں یا صندوقی قبر اس بارے میں گفتگو کے دوران آوازیں بلند ہوگئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس شور نہ کرو نہ زندگی میں نہ وفات کے بعد یا ایسی ہی کچھ فرمایا۔ آخر لوگوں نے لحد بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے والے دونوں کی طرف آدمی بھیجا تو لحد بنانے والے صاحب (پہلے) آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَفْرِ الْقَبْرِ

باب: قبر گہری کھودنا

۱۵۵۹ . حدّثنا ابُو بکر بن ابی شیبة ثنا زیدُ بنُ الحُباب ثنا مُوسی بنُ عُبیدة حدّثنی سعیدُ بنُ ابی سعیدٍ عن

۱۵۵۹: حضرت ادرع سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نبیؐ کی چوکیداری کیلئے آیا تو ایک صاحب کی قراءت

الْاَدْرَعِ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ لَيْلَةً اَحْرُسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَجُلٌ قِرَاءَ تُهُ عَالِيَةٌ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهِ فَحَمَلُوْا نَعْشَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْفُقُوْا بِهِ رَفَقَ اللهُ بِهِ اِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ قَالَ وَ حَفَرَ حُفْرَتَهُ فَقَالَ اَوْسِعُوْا لَهُ اَوْسَعَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

بہت اونچی تھی۔ نبیؐ باہر آئے تو میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! یہ ریا کار ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر انکا مدینہ میں انتقال ہوا لوگوں نے انکا جنازہ تیار کر کے انکی نعش کو اٹھایا تو نبیؐ نے فرمایا: اسکے ساتھ نرمی کرو' اللہ بھی اسکے ساتھ نرمی فرمائے یہ اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت رکھتا تھا کہتے کہ انکی قبر کھودی گئی تو آپ نے فرمایا: اسکی قبر کشادہ کرو اللہ تعالی اس پر کشادگی فرمائے تو ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کو انکے انتقال پر افسوس ہے؟ فرمایا جی' کیونکہ وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا تھا۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي الدُّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِحْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَ اَحْسِنُوْا.

۱۵۶۰: حضرت ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر خوب کھودو کشادہ رکھو اور اچھی بناؤ۔

۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَلَامَةِ فِي الْقَبْرِ

باب: قبر پر نشانی رکھنا

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نُبَيْطٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ بِصَخْرَةٍ

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشانی کے طور پر ایک پتھر لگایا۔

خلاصۃ الباب ☆ قبر کے سرہانے نشانی کے لیے پتھر لگا دینا سنت ہے۔ قبر کو بہت بلند کرنا' اس پر گنبد بنانا' سیمنٹ سے پختہ کرنا' اس پر چراغ جلانا' چادر چڑھانا' صندل چڑھانا یہ سب بدعت کی رسمیں ہیں۔ اس سے بعض امور کی ممانعت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند کرنا حدیث میں ناجائز کہا گیا ہے۔ مسلم شریف اور مسند احمد اور اصحاب سنن نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ کوئی مورت دیکھیں اس کو مٹا دیں اور جو قبر اونچی دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور کنکر ڈالے اور ایک بالشت ان کو اونچا کیا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اونچی قبروں کا انکار کرنا اور ان کو پست کرنا واجب ہے۔

۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَ تَجْصِيْصِهَا وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

باب: قبر پر عمارت بنانا' اس کو پختہ بنانا' اس پر کتبہ لگانا ممنوع ہے

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ.

۱۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا۔

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسَى عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ

۱۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کچھ بھی لکھنے سے منع فرمایا۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا وَهْبٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى اَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ

۱۵۶۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ عمارت بنانے یعنی پختہ بنانے سے منع کیا لیکن کچی مٹی کا لیپ دینا جائز ہے۔ اسی طرح حسن بصریؒ سے نقل کیا گیا اور فتاویٰ کی کتب میں ہے کہ قبروں پر مٹی کا لیپ جائز ہے' کوئی قباحت نہیں۔

۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَثْوِ التُّرَابِ فِي الْقَبْرِ

باب: قبر پر مٹی ڈالنا

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُلْثُوْمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا.

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی پھر میت کی قبر پر آئے اور سر کی جانب تین لپ مٹی ڈالی۔

۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا

باب: قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ تُحْرِقُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ.

۱۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے جو اس کو جلا دے یہ اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ ثَنَا

۱۵۶۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

الْمُحَارِبِيُّ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَمْشِيَ عَلٰى جَمْرَةٍ اَوْ سَيْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِيْ بِرِجْلِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمْشِيَ عَلٰى قَبْرِ مُسْلِمٍ وَ مَا اُبَالِيْ اَوُسْطَ الْقُبُوْرِ قَضَيْتُ حَاجَتِيْ اَوْ وَسْطَ السُّوْقِ.

نے فرمایا: میں انگارے یا تلوار پر چلوں یا جوتے پاؤں کے ساتھ سی لو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کسی مسلمان کی قبر پر چلنے سے اور میں قبروں کے درمیان یا بازار کے درمیان قضاء حاجت (پیشاب' پاخانہ کرنے) میں کوئی فرق نہیں رکھتا (بلکہ جس طرح درمیان بازار میں قضاء حاجت بے شرمی اور کشف ستر ہے اسی طرح قبروں کے درمیان بھی اس سے معلوم ہوا کہ مُردوں کو شعور ہوتا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کے مطلب میں علماء کے دو اقوال ہیں ۱) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کہ بیٹھنے سے مردوں کی تذلیل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ سے نقل ہے کہ بیٹھنے سے مراد پاخانہ و پیشاب کے لیے بیٹھنا ہے کہ جس طرح بازار میں پیشاب کوئی نہیں کرتا اسی طرح قبرستان میں بھی قبروں کے بیچ میں نہ کرے۔

۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَلْعِ النَّعْلَيْنِ فِي الْمَقَابِرِ

باب: قبرستان میں جوتے اُتار لینا

۱۵۶۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ مَا تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ اَصْبَحْتَ تُمَاشِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا كُلُّ خَيْرٍ قَدْ اٰتَانِيْهِ اللّٰهُ فَمَرَّ عَلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرٌ كَثِيْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰى مَقَابِرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَرَاَى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ يَقُوْلُ حَدِيْثٌ جَيِّدٌ وَ رَجُلٌ ثِقَةٌ.

۱۵۶۸: حضرت بشیر بن خصاصیہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہؐ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: اے ابن خصاصیہ! تم اللہ کی طرف سے کس چیز کو ناپسند سمجھتے ہو حالانکہ تم اللہ کے رسول کی معیت میں چل رہے ہو؟ تو میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میں اللہ کی کسی بات کو ناپسند نہیں سمجھتا سب بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما دی ہیں تو آپ مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے اور فرمایا کہ ان لوگوں نے بہت سی خیر حاصل کی پھر مشرکین کے قبرستان سے گزرے تو فرمایا: یہ لوگ بہت سے خیر سے پہلے آ گئے۔ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے توجہ فرمائی تو دیکھا کہ ایک صاحب جوتے پہنے قبرستان میں چل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جوتوں والے اپنے جوتے اتار دو۔

خلاصۃ الباب ☆ سبطیہ رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے کو کہتے ہیں۔ قبروں کے درمیان جوتوں کے ساتھ چلنا کیا ہے؟ بعض علماء نے اس حدیث کی بناء پر مکروہ فرمایا ہے اور بعض حدیث مسلم کی وجہ سے جائز کہتے ہیں: ((ان المیت یسمع قرع نعالھم)) کہ میت لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔ بعض فرماتے ہیں اس حدیث میں کراہت تنزیہی کا ذکر ہے۔

۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: زیارتِ قبور

۱۵۶۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ.

۱۵۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۰ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثنا رَوْحٌ ثنا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت میں رخصت دی۔

۱۵۷۱ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثنا ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَ تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

۱۵۷۱: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا تو اب قبروں کی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ جاہلیت کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ جب ایمان دلوں میں راسخ ہو گیا۔ صحابہؓ سے شرک کا خوف نہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی اور فرمایا: کہ اوّل تم لوگوں کو منع کیا تھا زیارتِ قبور سے تو اب ان کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔

۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زِيَارَةِ قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکوں کی قبروں کی زیارت

۱۵۷۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ ثنا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهِ فَبَكٰى وَ اَبْكٰى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

۱۵۷۲: ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور پاس والوں کو بھی رُلا دیا اور فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے والدہ کیلئے بخشش طلب کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور میں نے اپنے رب سے والدہ کی قبر کی زیارت کیلئے اجازت چاہی تو اجازت دے دی سو تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیا یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔

۱۵۷۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْوَاسِطِيُّ ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى

۱۵۷۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبیؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صلہ رحمی کرتے

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِیْ کَانَ یَصِلُ الرَّحِمَ وَ کَانَ وَ کَانَ فَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فِی النَّارِ قَالَ فَکَاَنَّہٗ وَجَدَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَاَیْنَ اَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُمَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ مُشْرِکٍ فَبَشِّرْہُ بِالنَّارِ قَالَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ بَعْدُ وَ قَالَ لَقَدْ کَلَّفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَبًا مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ کَافِرٍ اِلَّا بَشَّرْتُہٗ بِالنَّارِ.

تھے اور ایسے ایسے تھے (بھلائیاں گنوائیں) بتایئے وہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: دوزخ میں۔ راوی کہتے ہیں شاید ان کو اس سے رنج ہوا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسولؐ! تو آپ کے والد کہاں ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: جہاں بھی تم کسی مشرک کی قبر سے گزرو تو اسکو دوزخ کی خوشخبری دیدو کہ وہ صاحب بعد میں اسلام لے آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہؐ نے مجھے مشکل کام دیدیا میں جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں اس کو دوزخ کی خوشخبری ضرور دیتا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لطیف انداز میں اعرابی کو جواب دیا جو اس نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کہاں ہیں یعنی میرے والد بھی دوزخ میں ہیں۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور امم بزرگوار جناب ابو طالب کفر پر فوت ہوئے ہیں۔ ابو طالب کے بارے میں صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ان پر بہت ہلکا عذاب ہے کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنائی گئی ہیں جس سے ان کا دماغ جوش مارتا ہے۔ اعاذنا باللہ من الکفر۔ شرک و کفر بہت تباہی کی چیز ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ بھی کام نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز ہے کہ جو قانون بنا دیا اس میں سب چھوٹے بڑے برابر ہیں۔

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ زِیَارَۃِ النِّسَآءِ الْقُبُوْرِ

باب: عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ اَبُوْ بِشْرٍ قَالَا ثَنَا قَبِیْصَۃُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا عُبَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِیُّ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ وَ قَبِیْصَۃُ کُلُّھُمْ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَھْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

۱۵۷۴: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا اَزْھَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَۃَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

۱۵۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِیُّ اَبُوْ نَصْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَالِبٍ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ

۱۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جانے والی

عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ ﷺ زوّارت القبور. عورتوں پر لعنت فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے اس لیے کہ عورتیں نوحہ کرتی ہیں اور قبروں پر جا کر خلاف شریعت بول کہتی ہیں اور دوسری حدیث میں عام اجازت ہے تو جو عورت عقیدہ کی پختہ ہو قبرستان جا کر واہی تباہی نہ کہے اُس کو اجازت ہے جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اجازت مرحمت ہوئی تھی۔

۵۰: بابُ ما جاءَ فِی اِتّباعِ النّساءِ الْجَنائِزِ

باب: عورتوں کا جنازہ میں جانا

۱۵۷۷. حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو اُسامۃ عن ھشام عن حفصۃ عن اُمّ عطیّۃ قالت نُھینا عن اتباع الجنائز و لم یُعزم علینا

۱۵۷۷. حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازوں میں شرکت سے منع کر دیا گیا اور ہمیں (شریک نہ ہونے کا) لازمی حکم نہیں دیا گیا۔

۱۵۷۸ حدّثنا محمّد بن المصفّی ثنا احمد ابن خالد ثنا اسرائیل عن اسماعیل بن سلمان عن دینار ابی عمر عن ابن الحنفیّۃ عن علیّ قال خرج رسول اللہ ﷺ فاذا نسوۃ جلوس فقال ما یُجلسکنّ قُلن ننتظر الجنازۃ قال ھل تغسلن؟ قُلن لا قال ھل تحملن قُلن لا قال ھل تُدلین فیمن یُدلی قُلن لا قال فارجعن مازورات غیر ماجورات۔

۱۵۷۸: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے تو دیکھا کچھ عورتیں بیٹھی ہیں۔ فرمایا: کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کرنے لگیں: جنازے کے انتظار میں۔ فرمایا: کیا تم (شرعاً) غسل دے سکتی ہو؟ کہنے لگیں: نہیں۔ فرمایا: جنازہ اٹھا سکتی ہو۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ فرمایا کیا تم میّت کو قبر میں داخل کرنے والوں میں ہوگی؟ کہنے لگیں نہیں۔ فرمایا: پھر واپس ہو جاؤ گناہ کا بوجھ لے کر ثواب کے بغیر۔

۵۱: بابٌ فِی النَّھْیِ عَنِ النِّیاحَۃِ

باب: نوحہ کی ممانعت

۱۵۷۹. حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن یزید بن عبد اللہ مولی الصّحباء عن شھر ابن حوشب عن امّ سلمۃ عن النّبیّ ﷺ ﴿و لا یعصینک فی معروف﴾ [ممتحنۃ: ۱۲] قال النّوح

۱۵۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ: ((و لا یعصینک فی معروف)) ''کہ عورتیں نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں'' سے مراد نوحہ کرنا ہے۔

۱۵۸۰: حدّثنا ھشام بن عمّار ثنا اسماعیل ابن عیّاش ثنا عبد اللہ بن دینار ثنا جریر مولی معاویۃ قال خطب معاویۃ بحمص فذکر فی خطبتہ انّ رسول اللہ ﷺ نھی عن النّوح.

۱۵۸۰: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۵۸۱ حدّثنا العبّاس بن عبد العظیم العنبریّ و محمّد بن یحیی قال ثنا عبد الرّزّاق انبانا معمر عن یحیی بن کثیر عن

۱۵۸۱: حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنا

ابن مُعانق او ابی مُعانق عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ ﷺ النیاحة من امر الجاهلیة و ان النائحة اذا ماتت و لم تتب قطع اللہ لها ثیابا من قطران و درعا من لهب النار۔

جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ کے بغیر مرے تو اللہ تعالیٰ اسکو تارکول کا لباس اور دوزخ کے شعلوں کا کرتہ پہنائیں گے۔

۱۵۸۲: حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد ابن یوسف ثنا عمر بن راشد الیمامی عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ النیاحة علی المیت من امر الجاهلیة فان النائحة ان لم تتب قبل ان تموت فانها تبعث یوم القیامة علیها سرابیل من قطران ثم یعلی علیها بدرع من لهب النار

۱۵۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میّت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی جب توبہ سے قبل مر جائے تو اسے روز قیامت تارکول کے لباس میں اٹھایا جائے گا پھر اس پر دوزخ کے شعلوں کا کرتہ پہنایا جائے گا۔

۱۵۸۳: حدثنا احمد بن یوسف ثنا عبید اللہ انبانا اسرائیل عن ابی یحیی عن مجاهد عن ابن عمر قال نهی رسول اللہ ﷺ ان تتبع جنازة معها رانة

۱۵۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ نوح اور نیاحت کہتے ہیں میت پر چلا کر رونے کو اور اونچی آواز سے اس کے مناقب و مفاخر بیان کرنے کو۔ اس پر بہت شدید وعیدیں آئی ہیں۔ بے اختیار بغیر آواز کے رونا منع نہیں۔ حدیث ۱۵۸۲ میں نوحہ کرنے والی عورت جو بغیر توبہ کیے مر جائے تو اس کو یہ عذاب دیا جائے گا اور جب عورت کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے تو ناچنا اور گانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

۵۲: باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود و شق الجیوب

باب: چہرہ پیٹنے اور گریبان پھاڑنے کی ممانعت

۱۵۸۴: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ح و حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید و عبد الرحمن جمیعا عن سفیان عن زبید عن ابراهیم عن مسروق ح و حدثنا علی بن محمد و ابو بکر بن خلاد قال ثنا وکیع ثنا الاعمش عن عبد اللہ بن مرة عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ لیس منا من شق الجیوب و ضرب الخدود و دعا بدعوی الجاهلیة

۱۵۸۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کرے چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔ (یعنی واویلا کرے)۔

۱۵۸۵: حدثنا محمد بن جابر المحاربی و محمد بن کرامة قالا ثنا ابو اسامة عن عبد الرحمن بن یزید بن

۱۵۸۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ نوچنے وال

جابرٍ ، عن مكحولٍ و القاسم عن ابى أمامة انّ رسُولَ اللہ ﷺ لعن الخامشة وجهها و الشاقة جيبها و الدّاعية بالويل والثّبور.

گریبان چاک کرنے والی اور ہائے تباہی' ہائے ہلاکت پکارنے والی (عورتوں اور مردوں) پر لعنت فرمائی۔

۱۵۸۶. حدّثنا احمدُ بنُ عُثمان بن حكيم الاوْدِيُّ ثنا جعفرُ بنُ عَوْنٍ عَن ابى العُميس قال سمعتُ ابا صخرة يذكُرُ عن عبد الرّحمن ابن يزيد و ابى بُردة قالا لمّا ثقل ابُو مُوسى اقبلت امْرَاتُهُ اُمُّ عبد الله تصيحُ بِرنّة فافاق فقال لها اوما علمتِ انّى برئٌ ممّن برئَ مِنهُ رسُولُ الله صلّى اللہُ عليه وسلّم و كان تُحدّثُها انّ رسُولَ الله صلّى اللہُ عليه وسلّم قال انا برئٌ ممّن خلق و سلق و خرق.

۱۵۸۶: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ جب ابو موسیٰؓ بیمار ہوئے تو ان کی اہلیہ ام عبداللہ رونے چلانے لگے۔ جب کچھ ہوش آیا تو فرمانے لگے تمہیں معلوم نہیں کہ جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں اور وہ ان کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سر منڈانے والے' رو رو کر چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے سے بیزار ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ جاہلیت کے دور کی رسموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مٹانے آئے تھے۔ بہت سخت وعید سنائی اُس آدمی کو جو کسی کے مرنے پر گریبان پھاڑے' سر منڈائے اور چلا کر روئے۔ آج کل ہندوں میں یہ رسم ہے کہ میت کی بیوی کو بھی جلا (ستی کر) دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مشرکانہ جاہلیت کی رسموں سے بچائے۔ (علویؒ)

آج کل مسلمانوں میں بھی یہ بدرسومات بعینہٖ ہندوانہ نہیں تو اُن سے مستعار ضرور لی گئی ہیں اور رواج پا رہی ہیں کہ شوہر کے مرجانے پر اُس کی بیوی چاہے جوان ہی ہو اُس کی دوسری شادی کرنے کو معیوب سمجھا جاتا ہے اور ایسی عورت کو معاشرے میں طعن و طنز کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ بھی تو جاہلانہ رسومات ہی کی پیروی ہے۔ (ابو معاذ)

۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر رونے کا بیان

۱۵۸۷. حدّثنا ابُو بكر بنُ ابى شيبة و عليُّ ابنُ مُحمّدٍ قالا ثنا وكيعٌ عن هشام بن عُروة عن وهب بن كيسان عن مُحمّد بن عمرو بن عطاءٍ عن ابى هُريرة انّ النّبىّ ﷺ كان فى جنازة فراى عُمرُ امْراةً فصاح بها فقال النّبىُّ ﷺ دعها يا عُمرُ فانّ العين دامعةٌ وَالنّفس مُصابةٌ و العهد قريبٌ

۱۵۸۷. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو (روتے) دیکھ کر پکارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر اس کو چھوڑ کیونکہ آنکھ روتی ہے' دل مصیبت زدہ اور (صدمہ کا) وقت قریب ہے۔

حدّثنا ابُو بكر بنُ ابى شيبة ثنا عفّانُ عن حمّاد

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

بْنِ سلمةَ عَنْ هشام بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وهب بْنِ كَيْسان عَنْ مُحمّدبْنِ عمرو بْنِ عطاءٍ عَنْ سلمة بْنِ الْازرق عَنْ ابى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِنَحْوِهِ.

۱۵۸۸: حدّثنا مُحمّدُبْنُ عبد الْمَلِك بن ابى الشوارب ثنا عَبْدُ الْوَاحِد بْنُ زِيَادٍ ثناعاصِمٌ الْاحْوَلُ عَنْ ابى عُثْمان عَنْ أُسامة بْنِ زَيْدٍ رضى اللهُ تعالى عنه قال كان ابْنٌ لبعض بنات رسُوْلِ الله صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلّم يقضى فارسلتْ اليه ان ياتيها فارسل اليها انّ لله ما احد وله ان ياتيها فارسل اليها انّ لله مااخذو لَهُ ما اعْطى و كلّ شيْءٍ عنده الى اجلٍ مُسمًّى فلتصبرو لتحتسب فارسلتْ اليه فاقْسمتْ عليه فقام رسُوْلُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم وقُمْتُ معهُ و معهُ مُعاذُ بْنُ جَبلٍ وَ اُبَيُّ بْنُ كعْب و عُبادةُ بْنُ الصّامت (رَضى اللهُ تعالى عَنْهُمْ) فلمّا دخلنا ناولُوْا الصّبِيَّ رسُوْلَ الله صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم و رُوْحُهُ تَقَلْقَلُ فِيْ صدره قال حسبْتُهُ قال كانّها شنّةٌ قال فبكى رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم فقال لهُ عُبادةُ بْنُ الصّامت ما هذا يا رسُوْلَ الله؟ (صلّى اللهُ عَلَيْهِ وسلّم) قال الرَّحْمَةُ الّتِيْ جعلها اللهُ فِيْ بنِيْ آدم وَ انّما يَرحمُ اللهُ مِنْ عباده الرُّحماء.

۱۵۸۸: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے ایک نواسے کا انتقال ہونے لگا تو صاحبزادی صاحبہؓ نے نبیؐ کو کہلا بھیجا آپ نے جواب میں کہلا بھیجا اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا اور ہر چیز کا اللہ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو صاحبزادی نے دوبارہ آپؐ کو بلا بھیجا اور قسم (بھی) دی۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے۔ میں معاذ بن جبل ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہم) ساتھ ہولئے جب ہم اندر گئے تو گھر والوں نے بچہ رسول اللہؐ کو دیا جبکہ اس کی روح سینے میں پھڑک رہی تھی۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا پرانی مشک کی مانند (جیسے اس میں پانی ہلتا ہے اسی طرح روح سینہ میں حرکت کر رہی تھی) تو رسول اللہؐ رونے لگے۔ عبادہ بن صامتؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ فرمایا: وہ رحمت جو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی خصوصی رحمت فرماتے ہیں۔

۱۵۸۹: حدّثنا سُوَيْدُ بْنُ سعيْدٍ ثنا يَحْيى بْنُ سُليْمٍ عن ابْنِ خُثيْمٍ عنْ شهْرِ بْنِ حوْشبٍ عَنْ اسْماء بنْت يزيد قالت لمّا تُوفّي ابْنُ رسُوْلِ الله صلّى اللهُ عَلَيْهِ وسلّم ابرهيْمُ بكى رسُوْلُ الله ﷺ فقال لهُ الْمُعزّي (امّا ابو بكرٍ رضى اللهُ تعالى عنه و امّا عُمر رضى اللهُ تَعالى عنه) انْت احقُّ منْ عظّم اللهَ حقّهُ قال رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم تدْمعُ الْعيْنُ و يحْزنُ الْقلْبُ وَ لا نقُوْلُ ما يُسْخطُ الرّبَّ لوْ لا انّهُ وَعْدٌ صادقٌ و موْعُوْدٌ جامعٌ و انّ الآخر تابعٌ لِلاوّلِ

۱۵۸۹: حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ رونے لگے تو تعزیت کرنے والے (ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: آپؐ سب سے زیادہ اللہ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: آنکھ برس رہی ہے دل غمزدہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو پروردگار کی ناراضگی کا باعث ہو اگر یہ سچا وعدہ نہ ہوتا۔ اس وعدہ میں سب ملنے والے نہ ہوتے اور بعد والے پہلے والے کے تابع

لـوجـدنا عليك يا ابرهيم افضل ممّا وجدنا و انّا بك لمحزونون.

نہ ہوتے۔ اے ابراہیم ہمیں اب جتنا رنج ہے اس سے کہیں زیادہ رنج ہوتا اور ہم اب بھی تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں۔

۱۵۹۰ . حدّثنا محمّد بن يحيى ثنا اسحٰق ابن محمّد الفروي ثنا عبد الله بن عمر عن ابرهيم بن محمّد بن عبد الله بن جحش عن ابيه عن حمنة بنت جحش انّه قيل لها قُتل اخوك فقالت رحمهُ الله و انّا اليه راجعون قالوا قتل زوجك قالت و حزناه فقال رسول الله ﷺ انّ للزوج من المرأة لشعبة ما هي لشيء.

۱۵۹۰: حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ آپ کا بھائی مارا گیا۔ تو کہنے لگیں اللہ اس پر رحمت فرمائے: ﴿انّا لله و انّا اليه راجعون﴾ لوگوں نے کہا: آپ کا خاوند مارا گیا۔ کہنے لگیں: ہائے افسوس! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو خاوند سے جو تعلق ہے وہ کسی سے نہیں ہوتا۔

۱۵۹۱ . حدّثنا هرون بن سعيد المصري ثنا عبد الله بن وهب انبأنا اسامة بن زيد عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه انّ رسول الله ﷺ مرّ بنساء عبد الاشهل يبكين هلكاهنّ يوم احد فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لكنّ حمزة لا بواكي له فجاء نساء الانصار يبكين حمزة فاستيقظ رسول الله ﷺ فقال و يحهنّ ما انقلبن بعد مروهنّ فلينقلبن و لا يبكين على هالك بعد اليوم

۱۵۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ قبیلہ عبد الاشہل کی کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے جو اپنے اُحد کی لڑائی میں مارے جانے والوں پر رو رہی تھیں۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: حمزہ پر رونے والی کوئی بھی نہیں؟ تو انصاری عورتیں آئیں اور حضرت حمزہؓ پر رونے لگیں۔ رسول اللہؐ بیدار ہوئے تو فرمایا: ان کا ناس ہو ابھی تک واپس نہیں گئیں ان سے کہو کہ چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

۱۵۹۲ . حدّثنا هشام بن عمّار ثنا سفيان عن ابرهيم الهجري عن ابن ابي اوفى قال نهى رسول الله ﷺ عن المراثي

۱۵۹۲ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث: ۱۵۸۷ میں عورت کو منع اس لیے کیا کہ اونچی آواز سے روتی ہوگی اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لیکن یہ نوحہ نہیں تھا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! جانے دو کیونکہ صرف رونا منع نہیں ہے۔ تازہ تازہ صدمہ ہے دل پر اثر بہت ہوتا ہے اور آدمی کو رونا آتا ہے۔ اس باب کی حدیث ۱۵۸۸ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دلی رنج اور صرف رونا شریعت کے خلاف نہیں بلکہ دل کی نرمی اور مزاج کی میانہ روی کی نشانی ہے جس شخص کو ایسے موقعہ پر بھی رونا نہ آئے تو دل کے سخت ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ باقی اولیاء اللہ کی شان ہی اور ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے تو بیٹے کے مرنے پر بجائے رونے کے مسکراتے ہیں۔ یہ غلبہ حال ہے۔ بزرگانِ دین پر طعن کرنے سے بچنا چاہیے۔ حدیث ۱۵۸۹ سے ثابت ہوا کہ دنیا ایک سرائے ہے کوئی پہلے چلا گیا اور کوئی بعد میں جا رہا ہے۔ اس لیے کسی کی وفات پر حد سے زیادہ رنج کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ اس لیے کہ قلیل ہی مدت کے بعد عالم برزخ یا آخرت میں ملاقات ہو جائیگی۔

۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِمَانِيحَ عَلَيْهِ

باب: میت پرنوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَاذَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.

۱۵۹۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت پرنوحہ کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ اُسَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ اِذَا قَالُوْا وَاعَضُدَاهُ وَ كَاسِيَاهُ وَ نَاصِرَاهُ وَاجَبَلَاهُ وَ نَحْوَ هٰذَا يُتَعْتَعُ وَ يُقَالُ اَنْتَ كَذٰلِكَ؟ اَنْتَ كَذٰلِكَ

قَالَ اُسَيْدٌ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَقُوْلُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ [فاطر ۱۸] قَالَ وَيْحَكَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرٰى اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَرٰى اَنِّيْ كَذَبْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۱۵۹۴: حضرت اسید بن اسید روایت کرتے ہیں موسیٰ سے وہ اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے جب وہ کہیں ہائے ہمارے سہارے ہائے ہمیں کپڑے پہنانے والے ہائے ہماری مدد کرنے والے ہائے پہاڑ کی مانند مضبوط اور اس جیسے کلمات تو میت کو ڈانٹ کر پوچھا جاتا ہے کہ تو ایسا ہی تھا؟ تو ایسا ہی تھا؟ اسید کہتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ (تعجب ہے کہ) اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا تو موسیٰ کہنے لگے تیرا ناس ہو میں تجھے کہہ رہا ہوں کہ مجھے ابوموسیٰؓ نے رسول اللہؐ کی یہ حدیث سنائی تو کیا تم یہ کہو گے کہ ابوموسیٰؓ نے رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھا یا یہ کہو گے کہ میں نے ابو موسیٰؓ پر جھوٹ باندھا۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَتْ يَهُوْدِيَّةٌ مَاتَتْ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُوْنَ عَلَيْهَا قَالَ فَاِنَّ اَهْلَهَا يَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَ اِنَّهَا تُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا.

۱۵۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت مرگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر والوں کو اس پر روتے ہوئے سنا تو فرمایا: اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ میت کو عذاب اُس وقت ہوتا ہے کہ جب وہ وصیت کرے رونے کی اور

جو وصیت نہ کرے اور نہ ہی نوحہ کو پسند کرتا ہے تو اس پر عذاب نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح منقول ہے۔

۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ

باب: مصیبت پر صبر کرنا

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ انبأنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى.

۱۵۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر تو صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ

۱۵۹۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے اگر صدمہ کے شروع میں تو صبر اور ثواب کی اُمید رکھے تو میں (تیرے لئے) جنت کے علاوہ اور کسی بدلہ کو پسند نہ کروں گا۔

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ انبأنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَفْزَعُ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَعَوِّضْنِي مِنْهَا إِلَّا آجَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا وَعَاضَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرْتُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي هَذِهِ فَأْجُرْنِي عَلَيْهَا فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ وَعِضْنِي خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ فِي نَفْسِي أُعَاضُ خَيْرًا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قُلْتُهَا فَعَاضَنِي اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآجَرَنِي فِي

۱۵۹۸: حضرت ابو سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر بھی مصیبت آئے پھر وہ گھبراہٹ میں اللہ کا حکم پورا کرے یعنی یہ کہے کہ: ((اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.....)) ''اے اللہ! میں اپنی مصیبت میں آپ ہی سے اَجر کی امید رکھتا ہوں مجھے اس پر اجر دیجئے اور اس کا بدلہ دیجئے تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت پر اجر بھی دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدلہ بھی عطا فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی یہ حدیث یاد آئی جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجھے سنائی تھی تو میں نے یہی کلمات کہے: ((اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن...)) جب میں یہ کہنے لگی ((وَ عِضْنِيْ خَيْرًا مِنْهَا)) کہ مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرما۔ تو دل میں سوچتی کہ ابو سلمہؓ سے بہتر بھی مجھے ملے گا؟ بالآخر میں نے یہ کلمہ بھی کہہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (ابو سلمہؓ کے) بدلہ

مُصِيبَتِيْ

میں مجھ کو دے دیے اور مصیبت میں مجھے اجر عطا فرمایا۔

۱۵۹۹: حدثنا الوليد بن عمرو بن السكين ثنا ابو همام ثنا موسى بن عبيدة ثنا مصعب ابن محمد عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم بابا بينه وبين الناس او كشف سترا فاذا الناس يصلون وراء ابى بكر فحمد الله على ما راى من حسن حالهم و رجاء ان يخلفه الله فيهم بالذى رآهم فقال يايها الناس ايما احد من الناس او من المؤمنين اصيب بمصيبة فليتعز بمصيبته بى عن المصيبة التى تصيبه بغيرى فان احدا من امتى لن يصاب بمصيبة بعدى اشد عليه من مصيبتى.

۱۵۹۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے (مرض الوفات میں) ایک دروازہ کھولا جو آپؐ کے اور لوگوں کے درمیان تھا یا فرمایا کہ پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو لوگوں کی یہ اچھی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور اس امید پر (حمد وثنا کی) کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ وجانشین انہی کو بنائیں گے جن کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس انسان یا مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ میری مصیبت (کو یاد کر کے اس) سے تسلی حاصل کرے اس مصیبت کیلئے جو میرے علاوہ دوسروں پر آئی اسلئے کہ میری امت پر میرے بعد میری مصیبت سے زیادہ گراں مصیبت ہرگز نہ آئے گی۔

۱۶۰۰: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا وكيع بن الجراح عن هشام بن زياد عن امه عن فاطمة بنت الحسين عن ابيها قال قال النبى صلى الله عليه وسلم من اصيب بمصيبة فذكر مصيبة فاحدث استرجاعا و ان تقادم عهدها كتب الله له من الاجر مثله يوم اصيب.

۱۶۰۰: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر کوئی پریشانی آئے پھر وہ اس کو یاد کر کے از سر نو ﴿انا للہ و انا الیہ راجعون﴾ کہے خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر لکھیں گے جتنا پریشانی کے دن لکھا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرنے والے نے جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن کریم کے ساتھ اس حدیث کا بظاہر تعارض نظر آرہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعلقین کے فعل سے میت کو رنج اور دکھ ہوتا ہے۔ طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے قبیلہ بنت محرم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے مرے ہوئے بیٹے کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو اس چیخنے والی کو زبردستی چپ کرا دے۔ اللہ کے بندو اپنے مردوں کو تکلیف نہ دو۔ ابن جریرؒ نے اسی قول کو پسند کیا اور تمام ائمہ نے جن میں علامہ ابن تیمیہ بھی ہیں اسی تاویل کو اختیار کیا۔ لیعہ بن منصور راوی ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے کچھ عورتوں کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا فرمایا: لوٹ جاؤ گناہ اٹھانے والیو ثواب نہ پانے والیو زندوں سے آگے بڑھ کر مردوں کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ دفع تعارض کی صحیح صورت یہ ہے کہ حدیث میں میت پر عذاب ہونے سے اس میت پر عذاب ہونا مراد ہو جو (اپنی زندگی میں) مردے پر رونے کا عادی تھا یا جس نے اپنے مرنے کے بعد گھر والوں کو نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا

وصیت نہ بھی کی ہو لیکن اُس کو معلوم ہو کہ میرے مرنے کے بعد گھر والے نوحہ کریں گے اور باوجود اس علم کے ان کو پس مرگ نوحہ کرنے سے منع نہ کیا ہو۔ اس توجیہ پر میت پر جو عذاب ہوگا ہو میت کے اپنے جرم ہی کی وجہ سے ہوگا۔ دوسرے کے گناہ کا بار اُس پر ہرگز نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول کو پسند کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مؤقف یہ تھا کہ میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سننے میں غلطی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کافر کے گھر والوں کے رونے سے اللہ کافر کا عذاب بڑھا دیتا ہے۔ یعنی کافر کو عذاب ہوتا ہے' مسلمان میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ باقی اس مسئلہ کی تحقیق گزشتہ حدیث کے تحت گزر ہی چکی ہے۔

مؤمن کو جب تکلیف دہ خبر پہنچے تو اس وقت صبر کرے نہ روئے اور نہ پیٹے بس انا للہ وانا الیہ راجعون کہے' اسی کو صبر کہتے ہیں۔ اس بندہ کو ثواب ملے گا لیکن اگر صدمہ اولیٰ کے وقت تو خوب رویا' چیخا چلایا اور بعد میں صبر کرتا ہے تو کوئی فائدہ نہیں اس لیے کہ رونے پیٹنے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ آئندہ احادیث میں بشارتیں بیان کی گئی ہیں۔

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا

باب: مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب

۱۶۰۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا خَالِدُ ابْنُ مُخْلَدٍ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ اَبُوْ عُمَارَةَ مَوْلَى الْاَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّيْ اَخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ اِلَّا كَسَاهُ اللهُ سُبْحَانَهٗ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۶۰۱: حضرت محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایمان والا اپنے بھائی کو پریشانی میں تسلی دلائے' اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عزت کا لباس پہنائیں گے۔

۱۶۰۲ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ

۱۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کو مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ اُصِيْبَ بِوَلَدِهٖ

باب: جس کا بچہ مرجائے اُس کا ثواب

۱۶۰۳ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِرَجُلٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

۱۶۰۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہوگا کہ کسی آدمی کے تین بچے مر جائیں پھر وہ دوزخ میں جائے مگر قسم پوری کرنے کی خاطر۔

۱۶۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثنا

۱۶۰۴: حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسحق بن سلیمان ثنا حریز بن عثمان عن شرحبیل بن شفعة قال لقینی عتبة بن عبد السلمی فقال سمعت رسول الله ﷺ یقول ما من مسلم یموت له ثلاثة من الولد لم یبلغوا الحنث الا تلقوہ من ابواب الجنة الثمانیة من ایها شاء دخل.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے سنا: جس مسلمان کے تین بچے جوانی سے قبل مر جائیں تو وہ (بچوں کے والدین) جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے داخل ہونا چاہیں (مقرّب فرشتے اُنکا) استقبال کریں گے۔

۱۶۰۵: حدثنا یوسف بن حماد المعنی ثنا عبد الوارث بن سعید عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک عن النبی ﷺ قال ما من مسلمین یتوفی لهما ثلاثة من الولد لم یبلغوا الحنث الا ادخلهم الله الجنة بفضل رحمة الله ایاهم.

۱۶۰۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمان خاوند بیوی کے تین بچے جوانی سے قبل مر جائیں اللہ تعالیٰ اپنی زائد رحمت سے ان سب (والدین اور بچوں) کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

۱۶۰۶: حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا اسحق بن یوسف عن العوام بن حوشب عن ابی محمد مولی عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه عن ابی عبیدة عن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله ﷺ لم یبلغوا الحنث کانوا له حصنا حصینا من النار فقال ابو ذر رضی الله تعالی عنه قدمت اثنین قال واثنین فقال ابی بن کعب رضی الله تعالی عنه سید القراء قدمت واحدا قال وواحدا.

۱۶۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین بچے جوانی سے قبل ہی آگے بھیج دے تو وہ دوزخ سے (بچاؤ کے لئے اس کا) مضبوط قلعہ بن جائیں گے تو ابو ذرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو بھیجے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: اور دو ہی سہی تو قاریوں کے سردار اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایک بھیجا ہے؟ فرمایا: ایک ہی سہی۔

خلاصۃ الباب ☆ تحلّة القسم: یعنی قسم کھولنے سے مراد قرآن کریم کی وہ آیت ﴿وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا﴾ ''تم سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے'' سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی بشارت مسلمانوں کو سنائی ہے کہ جس کسی مسلمان کے تین بچے وفات پا جائیں یا دو یا ایک بھی فوت ہو جائے اور یہ باپ یا ماں اس بچے پر صبر کریں تو اللہ پاک اپنے فضل و احسان سے جنت میں داخل فرما دیں گے اور جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِیمَنْ أُصِیبَ بِسَقْطٍ

باب: جس کسی کا حمل ساقط ہو جائے؟

۱۶۰۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا خالد بن مخلد ثنا یزید بن عبد الملک النوفلی عن یزید بن

۱۶۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ کچا بچہ جس کو

رُوْمَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَسِقْطٌ اُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَیَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَارِسٍ اُخَلِّفُهُ خَلْفِیْ.

میں آگے بھیجوں مجھے زیادہ پسند ہے سوار سے جس کو میں پیچھے چھوڑ آؤں۔

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَكَّائِیُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مِنْدَلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِیِّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهَا عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ.

قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ يُرَاغِمُ رَبَّهُ يُغَاضِبُ

۱۶۰۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچا بچہ جھگڑا کرے گا اپنے مالک (اللہ عزوجل) سے جب مالک اس کے والدین کو دوزخ میں ڈالے گا پھر حکم ہوگا اے کچے بچے جھگڑنے والے اپنے مالک سے اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جا' وہ ان دونوں کو جنت میں لے جائے گا۔

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ مَرْزُوْقٍ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهُ بِسَرَرِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ.

۱۶۰۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' کچا بچہ اپنی ماں کو اپنی آنول سے کھینچ لے جاوے گا جنت میں جب وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو بچہ مدتِ حمل تمام ہونے سے قبل پیٹ سے گر جائے وہ بھی اپنی ماں کی مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ سبحان اللہ! کیسی کیسی مہربانیاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر دُنیا میں کرتے ہیں تو روزِ قیامت کتنی نوازشیں کریں گے۔

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِی الطَّعَامِ يُبْعَثُ اِلٰی اَهْلِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کے گھر کھانا بھیجنا

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ اَوْ اَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ.

۱۶۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ

۱۶۱۱: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس بیان فرماتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

عنْ امّ عيْسى الْجزّار قالتْ حدَّثتنيْ امُّ عوْنٍ ابْنة مُحمّد بْن جعْفرٍ عنْ جدّتها اسْماء بنْت عُميْسٍ قالتْ لمّا اُصيْب جعْفرٌ رجع رسُوْلُ اللهِ ﷺ الي اهْله فقال انّ آل جعْفرٍ قدْ شُغلُوْا بشان ميّتهمْ فاصْنعُوْا لهُمْ طعامًا قال عبْدُ اللهِ فمازالتْ سُنّةً حتّى كان حديْثًا فتُرك.

شہید ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں کے پاس لوٹے اور ارشاد فرمایا: جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لوگ (گھر والے) مشغول ہیں اپنی میت کے کام میں تو تم ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ حضرت عبداللہ نے کہا پھر یہ کام سنت رہا' یہاں تک کہ ایک نیا کام ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ میت کے گھر والے تازہ صدمہ کی وجہ سے ایسے حال میں نہیں ہوتے کہ کھانے وغیرہ کا اہتمام کرسکیں اس لیے ان کے ساتھ ہمدردی کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ اس دن اُن کے کھانے کا اہتمام دوسرے اعزہ اور تعلق والے کریں۔ حضرت عبداللہ کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں نے اس میں تکلف کرنا شروع کر دیا اور ریا، نمود و نمائش کے لیے کھانا بھیجتے ہیں' اس لیے یہ کام سنت کے بجائے ایک بدعت اور نئی بات ہو گئی۔

۶۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِجْتِمَاعِ اِلَى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَ صَنْعَةُ الطَّعَام

باب: میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے کی ممانعت اور کھانا تیار کرنا

۱۶۱۲. حدَّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى قال ثنا سعيْدُ بْنُ منْصُوْرٍ ثنا هُشيْمٌ ح و حدَّثنا شُجاعُ بْنُ مخْلدٍ ابُو الْفضْل قال ثنا هُشيْمٌ عنْ اسْمعيْل بْن ابي خالدٍ عنْ قيْس بْن ابيْ حازمٍ عنْ جريْر بْن عبْد الله الْبجليّ قال كُنّا نري الْاجْتماع الي اهْل الْميّت و صنْعة الطّعام من النّياحة.

۱۶۱۲: حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ دورِ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ میت کے گھر لوگ جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے۔ اسلام نے یہ رسم بدمٹائی اور فرمایا کہ میت کے گھر کھانے کا پکنا نیاحۃ (نوحہ میں سے) ہے۔ افسوس ہے کہ ایصالِ ثواب کے نام پر تیجہ' دسواں' چالیسواں اور برسی کی جا رہی ہے۔ ان رسموں کا ایصالِ ثواب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مولانا حیدر علی ٹونکی جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ کے تلمیذ رشید ہیں نے مفصل اس کی تردید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مہمانی کا کھانا جو میت کے پیچھے پکاتے ہیں اول تو یہ خود ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ چند وجوہ سے ایک تو یہ کہ بحر الرائق اور دوسری کتابوں میں تصریح ہے کہ ضیافت و مہمانی' خوشی و شادی کے موقعہ پر تو مشروع ہے نہ مصیبتوں اور غمی کے موقع پر۔ پہلے دن کھانا اہل میت کے گھر بھیجنا مسنون ہے نہ کہ اس شخص سے کھانا مانگیں۔ خواہ صراحتاً یا کہہ کر کہ اگر وہ نہ پکائے تو اس پر طعنے لگائیں۔ یہ بھی ایک قسم کی طلب اور مانگنا ہے۔ دوسرا یہ کہ جریر بن عبداللہ بجلی کی روایت میں ہے کہ ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور ان کا کھانا پکانا نوحہ سمجھتے تھے یعنی تمام دوستوں کے ساتھ لوگوں کا جمع ہونا' میت کے گھر والوں کے پاس سوائے تجہیز و تکفین کی خدمت کے اور میت کے گھر والے یہ جو کھانا تیار کرتے تھے ہم اس کو نوحہ سمجھتے تھے اور نوحہ خود حرام ہے تو یہ لوگوں کا جمع ہونا اور کھانا پکانا بھی ناجائز و حرام ہوگا۔ تیسرا یہ کہ شریعت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ کھانا تیار کرنا اہل میت

کا عرب کے زمانہ میں جہالت کی عادات ورسوم سے تھا۔ جب اسلام آیا' جاہلیت کی رسموں کو موقوف کر دیا لہٰذا صحابہؓ و تابعینؒ کے زمانہ میں یہ رسم منقول نہیں۔ چنانچہ عام کلمہ لوگوں کے درمیان جو سوم' دھم' بستم و چہلم و ششماہی و برسی کا رواج ہو گیا ہے تمام ناجائز ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے۔ باقی ایصالِ ثواب کے لیے کھانا فقیروں کو بھیج دینا یا مسجد بنا دینا یا کنواں کھدوانا اور نقد و بس اور غلہ وغیرہ فقراء کو دینا یہ اُمور باتفاق جائز ہیں اور میت کے لیے مفید ہیں لیکن گھر میں بطور مہمانی کے کھلانا خواہ کھانے والے فقیر ہوں یا مالدار اور یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں کہ یہ رسم جاہلیت عرب اور ہندوستان کے تمام ہندوؤں کی رسم ہے اور اس میں کفار کے ساتھ مشابہت ہے۔

۶۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ مَاتَ غَرِيبًا

باب: جو سفر میں مر جائے

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثنا أَبُو الْمُنْذِرِ الْهُذَيْلُ بْنُ الْحَكَمِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ

۱۶۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر کی موت شہادت ہے۔

۱۶۱۴ . حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَلِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ فِي غَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ.

۱۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کی مدینہ میں وفات ہوئی ان کی پیدائش بھی مدینہ میں ہی ہوئی تھی تو نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا کر فرمایا: کاش وہ دوسرے ملک میں مرتا۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنی پیدائش کے مقام کے سوا دوسرے ملک میں مرے تو اس کی پیدائش کے مقام سے لے کر موت کے مقام تک اس کو جگہ جنت میں جگہ دی جائے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ کیونکہ پردیس میں جب آدمی فوت ہوتا ہے' اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اعزہ و اقارب کی جدائی اور تنہائی بہت شاق ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو شہادت کا رتبہ عنایت فرماتے ہیں۔ قبر وسیع ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جتنا مقام پیدائش سے موت کے مقام تک فاصلہ ہوتا ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ ثواب اتنا کثیر ہوگا کہ اس سارے علاقہ کو بھر دے گا۔

۶۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ مَاتَ مَرِيضًا

باب: بیماری میں وفات

۱۶۱۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ

۱۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیماری میں مرا' شہادت کی موت مرا وہ عذابِ قبر سے

بن محمد بن ابی عطاء عن موسی ابن وردان عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ من مات مريضا مات شهيدا ووقی فتنة القبر وغدی و ريح عليه برزقه من الجنة

محفوظ رہے گا اور صبح شام جنت سے اس کا رزق پہنچایا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مرنے کے بعد لوگوں کے مختلف احوال اور مختلف مقامات ہوں گے۔ کسی کی روح علیین میں کسی کی جنت میں اور پورا حال تو اسی وقت معلوم ہوگا جب آدمی مرے گا۔

۶۳: باب فی النهی عن كسر عظام الميت

باب: میت کی ہڈی توڑنے کی ممانعت

۱۶۱۶ حدثنا هشام بن عمار قال ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردی قال ثنا سعد بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ كسر عظم الميت ككسره حيا

۱۶۱۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میت کی ہڈی توڑنا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنے کے مترادف ہے۔

۱۶۱۷: حدثنا محمد بن معمر ثنا محمد ابن بكر ثنا عبد الله بن زياد اخبرنی ابو عبيدة بن عبد الله بن زمعة عن امه عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال كسر عظم الميت ككسر عظم الحی فی الاثم.

۱۶۱۷ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میت کی ہڈی کو توڑنا گناہ میں زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے میت کی توہین کا ناجائز ہونا معلوم ہوا۔ معلوم نہیں کہ ڈاکٹروں کی کونسی شریعت ہے جو لاوارث مردوں کی ہڈیوں کو توڑ تاڑ اور چیر پھاڑ کرتے ہیں۔ بڑی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۶۴: باب ما جاء فی ذكر مرض رسول الله ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی بیماری کا بیان

۱۶۱۸ حدثنا سهل بن ابی سهل ثنا سفيان ابن عيينة عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله رضی الله تعالى عنه قال سالت عائشة رضی الله تعالى عنها فقلت ای امه اخبرينی عن مرض رسول الله رضی الله تعالى عنه صلى الله عليه وسلم قالت اشتكى فعلق ينفث فجعلنا نشبه نفثه بنفثة آكل الزبيب و كان يدور على نسائه فلما ثقل استاذنهن ان يكون فی بيت عائشة رضی الله تعالى

۱۶۱۸: عبیداللہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے کہا: اماں! مجھ سے آنحضرت کی بیماری کا حال بیان کرو۔ انہوں نے کہا: آپؐ بیمار ہوئے تو آپؐ نے پھونکنا شروع کیا (اپنے بدن پر بیماری کی شدت کی وجہ سے)۔ تو ہم نے مشابہت دی' آپؐ کے پھونکنے کو انگور کھانے والے کے پھونکنے سے (جیسے انگور کھانے والا اس کی گرد اور خاک پھونکتا ہے اور آپؐ گھوما کرتے تھے

عنھا و ان یاذن علیہ قالت فدخل علی رسول اللہ ﷺ و ھو بین رجلین و رجلاہ تخطان بالارض احدھما العباس

فحدثت بہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فقال اتدری من الرجل الذی لم تسمہ عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا ھو علی رضی اللہ تعالی عنہ ابن ابی طالب

باری باری۔ جب آپؐ بیمار ہوئے تو اور بیبیوںؓ سے اجازت مانگی بیماری میں عائشہؓ کے گھر میں رہنے کی (اس لئے کہ وہ محبوبہ خاص تھیں اور سب بیبیوں سے زیادہ محبت ان سے تھی) اور تمام بیبیوں کو آپؐ کے پاس گھومتے کی (جیسے صحت میں آپؐ ان کے پاس گھومتے تھے) عائشہؓ نے کہا: آنحضرتؐ میرے پاس آئے' دو مردوں پر سہارا دیئے ہوئے۔ ان میں سے ایک ابن عباسؓ تھے۔ عبید اللہ نے کہا: میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی' انہوں نے کہا: تو جانتا ہے۔ دوسرا مرد کون تھا جس کا نام عائشہؓ نے نہیں لیا؟ وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ: ۱) سکرات کی شدت اور موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں بلکہ اس سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ ۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ کے وصال کو پسند فرمایا اور آخرت کے سفر کو قبول فرمایا۔ ۳) مرض کی شدت میں نماز کا بہت خیال تھا کیونکہ نماز دین کا اعلیٰ رکن اور ستون ہے۔ ۴) خادموں' نوکروں پر ظلم سے بچنا ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں بہت تاکید فرمائی۔

۱۶۱۹ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ بھؤلاء الکلمات اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما فلما ثقل صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ اخذت بیدہ فجعلت امسحہ و اقولھا فنزع یدہ من یدی ثم قال اللھم اغفرلی والحقنی بالرفیق الاعلی قالت فکان ھذا آخر ما سمعت من کلامہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۶۱۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ پناہ مانگتے تھے ان کلموں کے ساتھ: ((اذھب الباس رب الناس...)) یعنی ''دور کر دے بیماری اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو ہی تندرستی دینے والا ہے۔ تندرستی تیری تندرستی ہے تو ایسی تندرستی عطا فرما کہ بالکل بیماری نہ رہے''۔ جب آنحضرتؐ بیمار ہوئے اس بیماری میں کہ جس میں انتقال فرمایا تو میں نے آپؐ کا ہاتھ تھاما اور اس کو پھیرنا شروع کیا۔ آپؐ نے جسم پر یہی کلمات کہے اور (عائشہؓ نے آنحضرتؐ کا ہاتھ پھرایا اس کی برکت سے جلد آپؐ کو صحت خاص ہو۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا پھر فرمایا: ((اللھم اغفرلی والحقنی...)) ''یا اللہ! مجھ کو بخش دے اور بلند رفیق سے (ملائکہ' انبیاء' صدیقین اور شہداء سے) ملا دے مجھ کو''۔ عائشہؓ نے کہا: تو یہ آخری کلمہ تھا جو میں نے آپؐ سے سنا۔

۱۶۲۰۔ حدثنا ابو مروان العثمانی ثنا ابراھیم ابن سعد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت

۱۶۲۰: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا' جو نبی بھی بیمار ہو جائے تو اسے دنیا میں رہنے اور آخرت

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي يمرض الا خير بين الدنيا والآخرة قالت فلما كان مرضه الذي قبض فيه اخذته بحة فسمعته يقول مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين فعلمت انه خير.

کا سفر کرنے کا اختیار دیدیا جاتا ہے۔ مرض وفات میں آپ کو کھانسی اٹھی تو میں نے آپ کو یہ کہتے سنا: ((مع الذین انعم الله...)) ''ان لوگوں کے ساتھ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی صدیقین' شہداء اور صالحین' تو مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔

۱۶۲۱ حدثنا ابو بکر بن ابي شيبة ثنا عبد الله بن نمير عن زكريا عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت اجتمعن نساء النبي صلى الله عليه وسلم فلم تغادر منهن امرأة فجاءت فاطمة كان مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن شماله ثم انه اسر اليها حديثا فبكت فاطمة ثم انه سارها فضحكت ايضا فقلت لها ما يبكيك قالت ما كنت لأفشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها حين بكت اخصك رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث دوننا ثم تبكين و سألتها عما قال فقالت ما كنت لأفشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قبض سألتها عما قال فقالت انه كان يحدثني ان جبرائيل كان يعارضه بالقرآن في كل عام مرة و انه عارضه به العام مرتين ولا اراني الا قد حضر اجلي و انك اول اهلي لحوقا بي و نعم السلف انا لك فبكيت ثم انه سارني فقال الا ترضين ان تكوني سيدة نساء المؤمنين او نساء هذه الأمة فضحكت لذلك.

۱۶۲۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کی ازواج مطہراتؓ جمع ہوگئیں۔ کوئی بھی ان میں باقی نہ رہی۔ پھر فاطمہؓ حاضر ہوئیں۔ ان کی چال بعینہ رسول اللہؐ کی چال تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: مرحبا میری بیٹی۔ پھر انہیں اپنی بائیں جانب بٹھایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں پھر آپؐ نے (دوبارہ) سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ روئیں کیوں؟ کہنے لگیں. میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے کہا میں نے آج کا سا دن نہیں دیکھا جس میں خوشی ہے لیکن رنج سے ملی ہوئی (خوشی تو یہ کہ آپؐ نے کوئی بشارت دی اسی لئے فاطمہؓ ہنسیں اور رنج یہ کہ آپؐ کی بیماری کا صدمہ) جب وہ روئیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے صرف تم ہی سے کوئی بات فرمائیں ہمیں (ازواج کو) نہیں بتائی؟ پھر بھی تم رو رہی ہو اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا؟ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتی حتیٰ کہ جب رسول اللہؐ اس دُنیا سے تشریف لے جاچکے تو پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیا بات فرمائی تھی؟ فرمانے لگیں کہ آپؐ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ جبرائیلؑ ہر سال ایک مرتبہ قرآن کریم کا دَور کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دَور کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور تم میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش خیمہ ہوں۔ تو میں رو پڑی پھر دوبارہ سرگوشی کی تو فرمایا: تم اس پر خوش نہ ہوگی کہ تم اس اُمت کی یا مؤمنین کی عورتوں کی سردار بنوگی یہ سن کر میں ہنسی۔

۱۶۲۲ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا مصعب بن المقدام ثنا سفیان عن الاعمش عن شقیق عن مسروق قال قالت عائشة ما رأیت احدا اشد علیه الوجع من رسول الله ﷺ۔

۱۶۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بیماری کی شدت کسی پر نہیں دیکھی۔

۱۶۲۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا یونس بن محمد ثنا لیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن موسی بن سرجس عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت رأیت رسول الله ﷺ و هو یموت و عنده قدح فیه ماء فیدخل یده فی القدح ثم یمسح وجهه بالماء ثم یقول اللهم! اعنی علی سکرات الموت۔

۱۶۲۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا' آپؐ پیالے میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے اے اللہ! سکرات موت میں میری مدد فرما۔

۱۶۲۴: حدثنا هشام بن عمار ثنا سفیان ابن عیینة عن الزهری سمع انس بن مالک رضی الله تعالی عنه یقول آخر نظرة نظرتها الی رسول الله ﷺ کشف الستارة یوم الاثنین فنظرت الی وجهه کانه ورقة مصحف و الناس خلف ابی بکر رضی الله تعالی عنه فی الصلاة فاراد ان یتحرک فاشار الیه ان اثبت و القی السجف و مات فی آخر ذلک الیوم۔

۱۶۲۴: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا آخری دیدار میں نے پیر کے دن کیا۔ آپؐ نے پردہ اٹھایا۔ میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا (خوبصورتی اور نورانیت میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ اس وقت لوگ سیدنا ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ وہ ہٹنے لگے تو آپ نے اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا پھر اسی دن کے آخری حصہ میں آپؐ کا وصال ہوا۔

۱۶۲۵: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا یزید ابن هارون ثنا همام عن قتادة عن صالح ابی الخلیل عن سفینة عن ام سلمة ان رسول الله ﷺ کان یقول فی مرضه الذی توفی فیه الصلاة و ما ملکت ایمانکم فما زال یقولها حتی ما یفیض بها لسانه۔

۱۶۲۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرضِ وفات میں فرماتے رہے نماز کا اہتمام کرنا اور غلاموں کا خیال رکھنا اور مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ کی زبانِ مبارک رکنے لگی۔

۱۶۲۶ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا اسماعیل ابن علیة عن ابن عون عن ابراهیم عن الاسود رضی الله تعالی عنه قال ذکروا عند عائشة رضی الله تعالی عنها ان علیا کان وصیا فقالت متی اوصی الیه فلقد کنت مسندته الی صدری او الی حجری فدعا بطست فلقد

۱۶۲۶. حضرت اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت علی کے وصی ہونے کا ذکر چھیڑا۔ فرمانے لگیں آپ نے کب ان کو وصی بنایا میں اپنے سینے سے یا گود میں آپ کو سہارا دیئے ہوئے تھی۔ آپ نے طشت منگوایا پھر میری گود میں ہی جھک گئے اور

لُحنتُ فِی حجْرِیْ فمات و ما شعرْتُ به فمتی اوْصی صلّی اللہُ علیْہِ وسلّم

مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ کا وصال ہو گیا تو کب آپ نے وصی بنایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ام المؤمنین سیدہ طاہرہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ ۱) دُنیا کے آخری لمحات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رفاقت اور جسم اطہر کے ساتھ مس نصیب ہوا۔ بڑی خوش نصیبی ہے بڑے بخت ہیں اُن لوگوں کے جوام المؤمنین کے بارہ میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں ۔۲) شیعہ کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے بارے میں جانشینی اور خلافت بافصل کی وصیت کی تھی اس کی بھی اس حدیث میں تردید ہوگئی بلکہ خود حضرت امیر المؤمنین خلیفہ رابع علی رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپؓ انکار فرماتے تھے اس بات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے خلافت وصیت فرمائی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی وصیت کی ہوتی تو میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم منبر پر نہ بیٹھنے دیتا اور میں اُن سے جنگ کرتا اور ابن عساکر کی روایت ہے کہ جو آدمی مجھے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دے تو میں اسے مفتری کی طرح کوڑے ماروں گا۔

۶۵ : بَابُ ذِکْرِ وَفَاتِہٖ وَ دَفْنِہٖ ﷺ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین کا تذکرہ

۱۶۲۷ : حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ مُعاویة عنْ عبْدِ الرّحْمن بْن ابی بکْرٍ عنِ ابْنِ ابیْ مُلیْکة عنْ عائشة رضی اللہُ تعالی عنْھا قالتْ لمّا قُبض رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیْہ وسلّم و ابُوْ بکْرٍ رضی اللہُ تعالی عنه عند امْرأته ابْنة خارجة بالْعوالیْ فجعلُوْا یقُوْلُوْن لمْ یمُت النّبیُّ صلّی اللہُ علیْہ وسلّم انّما ھُو بعْضُ ما کان یأخُذُہٗ عنْد الْوحْیِ فجاء ابُوْ بکْرٍ رضی اللہُ تعالی عنْه فکشف عنْ وجْھه و قبّل بیْن عیْنیْه و قال انْت اکْرمُ علی اللہ انْ یُمیْتک مرّتیْن قدْ واللہ مات رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیْه وسلّم و عُمرُ رضی اللہُ تعالی عنْهُ فیْ ناحیة الْمسْجد یقُوْلُ وَاللہ ما مات رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیْہِ وسلّم ولا یمُوْتُ حتّی یقْطع ایْدی اُناسٍ من الْمُنافقیْن کثیْرٍ و ارْجُلھُمْ فقام ابُوْ بکْرٍ رضی اللہُ تعالی عنْه فصعد الْمنْبر فقال منْ کان یعْبُدُ اللہ فانّ اللہ حیٌّ لمْ یمُتْ ومنْ کان یعْبُدُ مُحمّدًا فانّ

۱۶۲۷: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کا وصال ہوا۔ اس وقت ابوبکرؓ اپنی اہلیہ خارجہ کی صاحبزادی کے ہاں عوالی میں تھے (عوالی بستیاں تھیں مدینہ کے اطراف میں) تو لوگ یہ کہنے لگے کہ رسول اللہؐ کا انتقال نہیں ہوا بلکہ وہی کیفیت طاری ہے جو کبھی وحی کے وقت ہوا کرتی ہے۔ ابوبکر صدیق آئے' آپؐ کا چہرہ مبارک کھولا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا کہ آپؐ کا اعزاز اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ آپؐ کو دوبار موت دے۔ بخدا! یقیناً رسول اللہؐ انتقال فرما گئے اور حضرت عمرؓ مسجد کے ایک کونے میں یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہؐ کا انتقال نہیں ہوا اور جب تک آپؐ بہت سے منافقوں کے ہاتھ پاؤں نہ کٹوا دیں آپؐ کا وصال نہ ہوگا۔ تو ابوبکرؓ اُٹھ کر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور بندگی کرتا تھا تو

فمحمدا قد مات ﴿و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و من ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا و سیجزی الله الشاکرین﴾ [آل عمران ۱۴۴] قال عمر رضی الله تعالی عنه فلکانی لم اقراها الا یومئذ

اللہ تعالیٰ زندہ ہیں مرے نہیں اور جو محمدؐ کی بندگی کرتا تھا تو محمدؐ کا انتقال ہو چکا (پھر یہ آیت پڑھی) '' اور محمدؐ پیغمبر ہی تو ہیں ان سے قبل بہت سے پیغمبر ہو گزرے پھر اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم ایڑیوں کے بل واپس ہو جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل واپس ہو جاؤ گے تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو'' حضرت عمرؓ فرماتے ہیں گویا یہ آیت میں نے اسی دن سمجھی۔

۱۶۲۸ حدثنا نصر بن علی الجهضمی انبانا وهب بن جریر ثنا ابی عن محمد بن اسحق حدثنی حسین بن عبد الله عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال لما ارادوا ان یحفروا لرسول الله صلی الله علیه وسلم بعثوا الی ابی عبیدة بن الجراح رضی الله تعالی عنه و کان یضرح کضریح اهل مکة وبعثوا الی ابی طلحة و کان هو الذی یحفر لاهل المدینة و کان یلحد فبعثوا الیهما رسولین فقالوا اللهم خر لرسولک فوجدوا ابا طلحة رضی الله تعالی عنه فجیء به و لم یوجد ابو عبیدة رضی الله تعالی عنه فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم قال فلما فرغوا من جهازه یوم الثلاثاء وضع علی سریره فی بیته ثم دخل الناس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسالا یصلون علیه حتی اذا فرغوا ادخلوا النساء حتی اذا فرغوا ادخلوا الصبیان و لم یؤم الناس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم احد لقد اختلف المسلمون فی المکان الذی یحفر له فقال قائلون یدفن فی مسجده و قال قائلون یدفن مع اصحابه فقال ابو بکر انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما قبض نبی الا دفن حیث یقبض قلا فرفعوا فراش

۱۶۲۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ رسول اللہؐ کے لئے قبر کھودنے لگے تو حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی طرف آدمی بھیجا اور وہ اہل مکہ کی طرح صندوقی قبر کھودتے تھے اور ابوطلحہؓ کی طرف بھی آدمی بھیجا وہ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر کھودا کرتے تھے۔ غرض صحابہؓ نے دونوں کی طرف بلاوا بھیجا اور یہ کہنے لگے اے اللہ! رسول اللہؐ کے لئے (بہتر صورت کو) اختیار فرمائیے۔ آخر ابوطلحہ ملے وہ آئے اور ابوعبیدہؓ نہ ملے تو رسول اللہؐ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔ جب منگل کے روز رسول اللہؐ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے گھر میں تخت پر رکھا گیا پھر لوگ فوج در فوج آپؐ کے گھر جا کر نماز پڑھتے رہے جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتوں کو موقع دیا جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں کو موقع دیا۔ آپؐ کے جنازہ میں کسی نے امامت نہیں کی (بلکہ لوگوں نے فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھی) پھر مقام تدفین کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہوئی۔ بعض نے کہا کہ آپؐ کو مسجد نبوی میں دفن کیا جائے اور بعض نے کہا کہ صحابہؓ کے ساتھ ہی دفن کیا جائے۔ تو ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جس نبی کا بھی انتقال ہوا تو اس کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اس کا انتقال ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ

رسُوْلِ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم الّذی تُوفّی علیہ فحفرُوْا لہٗ ثُمّ دُفِن صلّی اللہُ علیہ وسلّم وسط اللّیل منْ لیْلۃ الْاَرْبعاءِ و نزل فیْ حُفْرتہ علیٌّ رضی اللہُ تعالی عنْہ بْنُ ابیْ طالب والْفضْلُ بْنُ الْعبّاس رضی اللہُ تعالی عنْہُما وَ قُثمُ اخُوْہُ و شُقْرانُ موْلٰی رسُوْلِ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم و قال اوْسُ بْنُ خوْلیٍّ رضی اللہُ تعالی عنہ وھُو ابُوْ لیْلی لعلیٍّ رضی اللہُ تعالی عنْہ بْنِ ابیْ طالب انْشُدُک اللہ و حظّنا منْ رسُوْلِ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم قال لہٗ علیٌّ انْزلْ و کان شُقْرانُ موْلاہُ اخذ قطیْفۃً کان رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیْہِ وسلّم یلْبسُھا فدفنھا فی الْقبْرِ قالَ واللہِ لایلْبسُھا احدٌ بعْدک ابدًا فدُفنتْ مع رسُوْلِ اللہِ صلّی اللہُ علیہ وسلّم

فرماتے ہیں کہ پھر صحابہ نے رسول اللہؐ کا وہ بستر اٹھایا جس پر آپؐ کا انتقال ہوا اور وہیں آپ کی قبر کھودی اور بدھ کی شب کے درمیان آپؐ کو دفن کیا گیا۔ آپؐ کی قبر میں حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ حضرت فضل بن عباسؓ انکے بھائی قثم اور رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام شقران اُترے اور حضرت ابولیلیٰ اوس بن خولی نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ سے ہمارا بھی تعلق ہے۔ حضرت علیؓ نے ان سے کہا (قبر میں) اتر آؤ اور رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام شقران نے چادر پکڑی جو رسول اللہؐ اوڑھا کرتے تھے اور یہ کہہ کر قبر میں دفن کر دی کہ اللہ کی قسم! آپ کے بعد کوئی بھی یہ چادر نہیں اوڑھ سکتا سو وہ چادر آپ کے ساتھ ہی دفن ہوئی۔

۱۶۲۹ - حدّثنا نصْرُ بْنُ علیٍّ ثنا عبْدُ اللہ بْنُ الزُّبیْر ثنا ثابتٌ الْبُنانیُّ عنْ انسِ بْنِ مالکٍ رضی اللہُ تعالی عنہ قال لمّا وجد رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم منْ کرْبِ الْموْت ما وجد قالتْ فاطمۃُ و اکرْب ابتاہُ فقال رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم لا کرْب علی ابیْک بعْد الْیوْم انّہٗ قدْ حضر منْ ابیْک ما لیْس بتارکٍ منْہُ احدًا الْموافاۃُ یوْمَ الْقیامۃ.

۱۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکرات شروع ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے والد کی تکلیف۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد پر کبھی سختی اور تکلیف نہ آئے گی۔ تمہارے والد پر وہ وقت آ گیا جو سب پر آنے والا ہے اب قیامت کے روز ملاقات ہوگی۔

۱۶۳۰ - حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ اُسامۃ حدّثنیْ حمّادُ بْنُ زیْدٍ حدّثنیْ ثابتٌ عنْ انسِ بْنِ مالکٍ رضی اللہُ تعالی عنہ قال قالتْ لیْ فاطمۃُ رضی اللہُ تعالی عنْھا یا انسُ رضی اللہُ تعالی عنْہ کیْف سخَتْ انْفُسُکُمْ انْ تحْثُوْا التُّراب علی رسُوْلِ اللہ ﷺ

و حدّثنا ثابتٌ عنْ انسٍ رضی اللہُ تعالی عنْہ انّ فاطمۃَ رضی اللہُ تعالی عنْھا قالتْ حیْن قُبض رسُوْلُ

۱۶۳۰ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہؓ نے کہا: اے انس! تمہارے دلوں کو یہ کیسے گوارا ہوا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال دی۔ حضرت ثابتؓ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہؓ نے کہا: آہ میرے والد! میں جبرئیل علیہ السلام کو ان کے وصال کی اطلاع دیتی ہوں۔ آہ میرے والد!

اللہ ﷺ و ابتاہُ الی جبْرائِیْل انعاہُ وا ابتاہُ منْ ربّہ ما ادْناہُ وا ابتاہُ جنّةُ الْفِرْدُوْس ما واہُ وَ ابتاہُ اجاب ربًّا دَعاہُ

قالَ حمّادٌ فرأیْتُ ثابتًا حیْن حدَّثَنا بِھذا الْحدیْثِ بکیٰ حتّٰی رأیْتُ اضْلاعہٗ تخْتلِفُ

اپنے رب کے کس قدر قریب ہو گئے۔ آہ میرے والد! جنت فردوس ان کا ٹھکانہ ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ثابت ہمیں یہ حدیث سناتے ہوئے رو رہے تھے حتیٰ کہ ان کی پسلیاں اوپر تلے ہوگئیں۔

۱۶۳۱ . حدَّثنا بِشْرُ بْنُ هِلالٍ الصَّوَّافُ ثنا جعْفرُ بْنُ سُلیْمانَ الضُّبعِیُّ ثنا ثابتٌ عنْ انسٍ قالَ لمّا کان لیوْمُ الَّذِیْ دخل فِیْهِ رسُوْلُ اللہ ﷺ الْمدِیْنةَ اضاء مِنْها کُلُّ شیْءٍ فلمّا کانَ الْیوْمُ الَّذِیْ ماتَ فِیْهِ اظْلمَ منْها کُلُّ شیْءٍ و ما نفضْنا عنِ النَّبِیِّ صلَّی اللہُ علیْهِ وسلَّم الْایْدِیْ حتّٰی انْکرْنا قُلُوْبنا.

۱۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے مدینہ کی ہر ہر چیز روشن ہوگئی اور جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہوگئی اور ہم نے تو ابھی آپ کی تدفین کے بعد ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے کہ دلوں میں تبدیلی محسوس ہونے لگی۔

۱۶۳۲ . حدَّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ اخْبرنا عبْدُالرّحْمنِ بْنُ مهْدِیّ ثنا سُفْیان عنْ عبْدِ اللہِ بْنِ دِیْنارٍ عنِ ابْنِ عُمر قال کُنّا نتّقِی الْکلام والْانْبِساط اِلٰی نِسائِنا علٰی عهْدِ رسُوْلِ اللہ ﷺ مخافة انْ یُنْزل فِیْنا الْقُرْانُ فلمّا مات رسُوْلُ اللہ ﷺ تکلّمْنا.

۱۶۳۲ . حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی عورتوں سے باتیں کرنے اور زیادہ کھیلنے سے بھی بچتے تھے اس خوف سے کہ کہیں ہمارے متعلق قرآن نازل نہ ہو جائے جب سے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو ہم باتیں کرنے لگے۔

۱۶۳۳ . حدَّثنا اِسْحٰقُ بْنُ منْصُوْرٍ انْبانا عبْدُ الْوهّابِ بْنُ عطاءٍ الْعِجْلِیُّ عنِ ابْنِ عوْنٍ عنِ الْحسنِ عنْ اُبیِّ بْنِ کعْبٍ قال کُنّا مع رسُوْلِ اللہ ﷺ فاِنّما وجْهُنا واحِدٌ فلمّا قُبض نظرْنا هکذا و هکذا.

۱۶۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہماری نگاہیں ایک ہی طرف لگی رہتی تھیں۔ آپؐ کے وصال کے بعد ہم ادھر اُدھر دیکھنے لگے۔

۱۶۳۴ : حدَّثنا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزامِیُّ ثنا خالِدُ بْنُ مُحمّدِ بْنِ اِبْرٰهِیْم ابْنِ الْمُطّلِبِ بْنِ السّائِبِ بْنِ ابِیْ وداعة السّهْمِیُّ حدَّثنِیْ مُوْسٰی بْنُ عبْدِ اللہِ بْنِ ابِیْ اُمیّة الْمخْزُوْمِیُّ حدَّثنِیْ مُصْعبُ بْنُ عبْدِ اللہ عنْ اُمِّ سلمة بِنْتِ ابِیْ اُمیّة زوْجِ النَّبِیِّ ﷺ انّها قالتْ کان النّاسُ فِیْ عهْدِ رسُوْلِ اللہِ ﷺ اِذا قام الْمُصلِّیْ یُصلِّیْ لمْ یعْدُ بصرُ احدِهِمْ موْضِع قدمیْهِ فلمّا تُوُفِّی رسُوْلُ اللہِ ﷺ فکان

۱۶۳۴: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نمازی کی نگاہ نماز میں اپنے قدموں سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اس کے بعد جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا تو اس کی نگاہ پیشانی کی جگہ سے آگے نہ بڑھتی پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا اور

النّاسُ اذا قام احدُهُمْ يُصَلّي لَمْ يعْدُ بصرُ احدهمْ موْضع جبيْنِه فتُوفّيَ اَبُوْبكْرٍ و كان عُمر فكان النّاسُ اذاقام احدُهُمْ يُصلّي لَمْ يعْدُ بَصرُ احدهِمْ موْضع الْقِبْلة وَ كان عُثْمانُ بْنُ عفّانَ فكانت الْفِتْنةُ فتلفّت النّاسُ يمِيْنًا وَّ شمالًا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی نگاہیں قبلہ کی طرف سے متجاوز نہ ہوئیں (یعنی دائیں بائیں نہ دیکھتا) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ عام ہو گیا تو لوگ دائیں بائیں متوجہ ہونے لگے۔

۱۶۳۵ : حدّثنا الْحسنُ بْنُ عليِّ الْخلّالُ ثنا عمْرُو بْنُ عاصمٍ ثنا سُليْمانُ بْنُ الْمُغيْرةِ ' عَنْ ثابتٍ عنْ انسٍ ' قال قال ابُوْ بكْرٍ بعْدَ وفاة رسُوْل اللهِ صلّى اللهُ عليْه وسلّم لعُمر انْطلقْ بنا الى اُمّ ايْمنَ نَزُوْرُها كما كان رَسُوْلُ اللهِ صلّى اللهُ عليْه وسلّم يزُوْرُها قال فلمّا انْتهيْنا اليْها بكتْ فقالا لها ما يُبْكيْكِ فما عِنْد الله خيْرٌ لرسُوْله قالتْ انّي لا علمُ انّ ما عِنْد اللهِ خيْرٌ لِرسُوْله و لكنْ ابْكيْ لانّ الْوحْي قد انْقطع مِن السّماءِ قال فهيّجتْهُما علَى الْبكاءِ فجعلا يبْكيَان معها.

۱۶۳۵ : حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے وصال کے بعد ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا: آؤ ہمارے ساتھ ام ایمنؓ سے مل کر آئیں جیسے رسول اللہؐ اُن سے ملنے جایا کرتے تھے۔ انسؓ فرماتے ہیں جب ہم انکے پاس پہنچے تو رو پڑیں تو حضرات شیخینؓ نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہیں؟ اللہ کے ہاں رسول اللہؐ کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ فرمانے لگیں مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ کے ہاں رسول اللہؐ کیلئے خیر ہے لیکن میں اسلئے رو رہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی اترنا موقوف ہو گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ام ایمنؓ نے حضرات شیخینؓ کو بھی رلا دیا اور وہ بھی انکے ساتھ رونے لگے۔

۱۶۳۶ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابيْ شيْبة ثنا الْحُسيْنُ بْنُ عليّ عنْ عبْد الرّحْمن بْنِ يَزِيْد بْنِ جَابِرٍ عن ابي الْاشْعث الصّنْعانيّ عنْ اوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضي اللهُ تعالى عنْه قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ انّ مِنْ افْضلِ ايّامِكُمْ يوْم الْجُمُعةِ فيْه خُلِق آدمُ و فيْه النّفْخةُ و فيْه الصّعْقةُ فاكْثرُوْا عليّ من الصّلاةِ فيْه فانّ صَلاتكُمْ معْرُوْضةٌ عليّ فقال رجُلٌ يارسُوْل اللهِ كيْف تُعْرضُ صَلاتُنا عَليْك وقدْ ارمْت يَعْني بليْت قال انّ الله حرّم على الْاَرْض انْ تاكُل اجْساد الْاَنْبياء.

۱۶۳۶ : حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہارے افضل دنوں میں جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا' اسی دن بے ہوش کیا جائے گا۔ لہٰذا اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپؐ کے سامنے کیسے لایا جائے گا؟ حالانکہ آپؐ گل کر مٹی ہو چکے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے بدنوں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

۱۶۳۷ : حدّثنا عمْرُو بْنُ سوّادٍ الْمِصْريُّ ثنا عبْدُ اللهِ بْنُ وهْبٍ عنْ عمْرِو بْنِ الْحارث عنْ سعِيْدِ بْنِ ابي هلالٍ عنْ

۱۶۳۷ : حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے روز

زید بن ایمن عن عبادة بن نسی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملائکۃ و ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا قال قلت و بعد الموت قال و بعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق.

بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو بھی مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کا درود میرے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ درود سے فارغ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا آپؐ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا موت کے بعد بھی اس لئے کہ اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کر دیا۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہے اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔

٦: كِتَابُ الصِّيَامِ

روزہ کا بیان

١: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصِّيَامِ

باب: روزوں کی فضیلت

١٦٣٨. حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا ابو معاوية و وكيع عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدم يُضاعفُ الحسنةُ بعشر امثالها الى سبع مائة ضعفٍ الى ماشاء الله يقولُ الله الا الصَّوْم فَإنَّهُ لِيْ و انا اجْزِيْ بِه يدعُ شهوته و طعامهُ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِه و فرحةٌ عند لقاءِ ربه وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ الله مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

١٦٣٨: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: انسان کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے آگے تک جتنا اللہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اسکا بدلہ دونگا آدمی اپنی خواہش اور غذا میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت اور بلاشبہ روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ کے ہاں مشک کی بُو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

١٦٣٩. حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ انبانا اللَّيْث بْنُ سعدٍ عن يزيد بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيْد بن ابى هند انَّ مُطَرِّفَ امِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ انَّ عُثْمان ابْنَ ابى الْعاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ يَسْقِيْهِ فَقَالَ مُطَرِّف انّي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمانُ سمعتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يقولُ الصيامُ جنّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ احدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

١٦٣٩: قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کے مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ نے ان کے پینے کے لئے دودھ منگوایا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں اس پر حضرت عثمان ثقفیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: روزے دوزخ سے ایسے ہی ڈھال ہیں جیسے لڑائی میں تمہارے پاس ڈھال ہوتی ہے۔

١٦٤٠. حدثنا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنِ اِبْرٰهِيْم الدِّمَشْقِيُّ ثنا ابْنُ ابِيْ فُدَيْكٍ حدثني هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابى حازم عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال اِنَّ فِي الْجنة بابًا يُقالُ لَهُ الرَّيَّانُ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامةِ يُقالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فمنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دخلهُ و منْ دخلهُ لَمْ

١٦٤٠: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنت میں ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے روز پکار کر کہا جائے گا۔ روزہ دار کہاں ہیں؟ تو جو روزہ دار ہوں گے وہ اس دروازہ سے داخل ہوں

يظما ابدا.

گے اور جو اس میں (ایک دفعہ) داخل ہوگا (پھر) کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

٢ : بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: ماہِ رمضان کی فضیلت

١٦٤١ . حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمد ابن فضيل عن يحي بن سعيد عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من صام رمضان ايمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه.

١٦٤١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان بھر کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

١٦٤٢ : حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء ثنا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله ﷺ قال اذا كانت اول ليلة من رمضان صفدت الشياطين و مردة الجن و غلقت ابواب النار فلم يفتح منها باب و فتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب و نادى مناد يا باغي الخير اقبل و يا باغي الشر اقصر ولله عتقاء من النار و ذلك في كل ليلة

١٦٤٢: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: رمضان کی پہلی شب شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ تعالیٰ بہت کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے۔

١٦٤٣ . حدثنا ابو كريب ثنا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال قال رسول الله ﷺ ان لله عند كل فطر عتقاء و ذلك في كل ليلة

١٦٤٣: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا ہر شب ہوتا ہے۔

١٦٤٤ . حدثنا ابو بدر عباد بن الوليد ثنا محمد بن بلال ثنا عمران القطان عن قتادة عن انس بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول الله ﷺ ان هذا الشهر قد حضركم وفيه ليلة خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله و لا يحرم خيرها الا محروم.

١٦٤٤: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر یہ مہینہ آ گیا اور اس میں ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے جو اس سے محروم ہو گیا وہ ہر خیر سے محروم ہو گیا اس کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو واقعتاً محروم ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ رمضان کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا: کہ یہ ''رمض'' سے مشتق ہے جس کے معنی شدید تپش اور گرمی کے ہیں اور جس سال اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا اس سال چونکہ یہ مہینہ شدید گرمی میں آیا تھا اس لیے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے: "لانه يرمض الذنوب اى

یحرقها" پھر بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ رمضان باری تعالیٰ کے اسماء گرامی میں سے ایک نام ہے۔ لہٰذا ''شہر رمضان'' کے معنی ہیں ''شہر اللہ'' اس لیے یہ نام ''شہر'' کی اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوتا اور اس بارے میں اہل لغت نے یہ کلیہ بیان کیا ہے کہ جو مہینے حرف را سے شروع ہوتے ہیں یعنی رمضان ربیعین (ربیع الاول اور ربیع الثانی) اور رجب ان کو لفظ ''شہر'' کا مضاف الیہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے اور باقی مہینوں میں اس کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے یعنی شیاطین وغیرہ کو آزاد نہیں رہنے دیا جاتا اور ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن منیرؒ اور قاضی عیاضؒ اسی کے قائل ہیں جبکہ علامہ توربشتیؒ وغیرہ نے اس کو نزول رحمت سے کنایہ قرار دیا ہے اور حدیث باب کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اس مہینے میں نیکی پر اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے' گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور خطاؤں سے درگزر کیا جاتا اور شیاطین کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبیؒ نے ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کو ترجیح دی ہے لیکن یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے تو اس مہینہ میں لوگوں سے معاصی و ذنوب کا صدور کیونکر ہوتا ہے جبکہ آپ کے بیان کردہ مطلب کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس مہینہ میں کوئی شخص بھی کسی گناہ کا مرتکب نہ ہو؟ علامہ قرطبیؒ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ معاصی و ذنوب کا سبب صرف شیاطین ومرکش جنات ہی نہیں ہوتے بلکہ گناہوں کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً نفس کا بہکاوا' شیاطین الانس کی صحبت' عادات قبیحہ اور اپنی ذاتی خباثت' لہٰذا شیاطین جنیہ کے بند کیے جانے سے معاصی اور ان کے اسباب کم تو ہو سکتے ہیں بالکل ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ چونکہ گیارہ مہینے شیاطین انسانوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اس لیے ماہ مبارک میں ان کے بند ہونے کے باوجود ان کی صحبت کا اثر باقی رہتا ہے۔ اگرچہ کم ہو جاتا ہے جس طرح کہ گرم لوہا آگ سے نکالے جانے کے بعد بھی کافی دیر تک گرم رہتا ہے۔ اگرچہ اس کی حرارت بھی بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

باب: شک کے دن روزہ

۱۶۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَأُتِيَ بِشَاةٍ فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

۱۶۴۵: حضرت صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ ہم شک کے دن حضرت عمارؓ کے پاس تھے کہ ایک بکری (بھونی ہوئی) لائی گئی تو بعض لوگ سرک گئے اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے ایسے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۶۴۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَعْجِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ.

۱۶۴۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے ایک دن قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۴۷ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ

۱۶۴۷ : حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان

الْقَاسِمِ ابِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ ابِیْ سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ الصِّيَامُ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا وَنَحْنُ مُتَقَدِّمُوْنَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ ' وَ مَنْ شَاءَ فَلْيَتَأَخَّرْ.

سے قبل منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کے روزے فلاں فلاں دن سے شروع ہوں گے اور ہم اس سے قبل (نفلی) روزہ رکھ رہے ہیں تو جو چاہے پہلے روزہ (نفلی) رکھے اور جو چاہے رمضان تک تاخیر کر لے۔

خلاصۃ الباب ☆ یوم شک سے مراد تیس شعبان ہے۔ اس دن میں اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا باتفاقِ ائمہ مکروہ تنزیہی ہے اور حدیث باب کا محل حنفیہ کے نزدیک یہی ہے۔ پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نفلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے یوم شک ہو تو اس کے لیے بنیتِ نفل روزہ رکھنا باتفاق جائز ہے اور اگر عادت کے بغیر کوئی شخص یوم شک میں بنیتِ نفل روزہ رکھنا چاہے تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ مطلقاً ناجائز ہے۔ حنفیہ کے نزدیک عوام کے لیے ناجائز اور خواص کے لیے جائز ہے۔

۴: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب: شعبان کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دینا

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ' عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۱۶۴۸: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے تھے۔

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِیْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْغَازِ اَنَّهٗ سَالَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصِلَهٗ بِرَمَضَانَ

۱۶۴۹: حضرت ربیعہ غاز نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان بھر روزے رکھ کر اسے رمضان سے ملا دیتے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ عام معمول شعبان کے اکثر ایام میں روزے رکھنے کا تھا۔ اس میں اکثریت کو تمام شہر کا حکم دے کر حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مَا يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ سے روایت کر دیا لیکن نفس الامر میں چونکہ آپ نہ تو شعبان کے پورے مہینے میں مسلسل روزے رکھتے تھے اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں۔

۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ اَنْ يَتَقَدَّمَ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ اِلَّا مَنْ صَامَ صَوْمًا فَوَافَقَهُ

۱۶۵۰ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوْا صِيَامَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَيَصُوْمُهُ.

۱۶۵۱ . حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ حَتَّى يَجِيءَ رَمَضَانُ.

باب : رمضان سے ایک دن قبل روزہ رکھنا منع ہے سوائے اس شخص کے جو پہلے سے کسی دن کا روزہ رکھتا ہو اور وہی دن رمضان سے پہلے آ جائے

۱۶۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزوں سے ایک دو دن پہلے روزہ مت رکھا کرو الا یہ کہ کوئی اس دن کا روزہ پہلے سے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔

۱۶۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نصف شعبان ہو جائے تو پھر رمضان آنے تک کوئی روزہ نہیں۔

۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

۱۶۵۲ : حَدَّثَنَا عُمَرُ وَ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَوْدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُمْ يَا بِلَالُ ! فَاَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُوْمُوْا غَدًا

قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ هٰكَذَا رِوَايَةُ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ قَالَ فَنَادَى اَنْ يَقُوْمُوْا وَ اَنْ يَصُوْمُوْا

۱۶۵۳ . حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي عُمَيْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي

باب : چاند دیکھنے کی گواہی

۱۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں ایک دیہات کے رہنے والے صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج رات میں نے چاند دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: جی۔ ارشاد فرمایا: بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ صبح روزہ رکھیں۔

۱۶۵۳: حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میرے چچاؤں نے جو انصاری صحابی تھے یہ حدیث

عمومتی من الانصار من اصحاب رسول اللہ ﷺ قالوا أغمی علینا هلال شوال فاصبحنا صیاما فجاء رکب من آخر النهار فشهدوا عند النبی ﷺ انهم راوا الهلال بالامس فامرهم رسول اللہ ﷺ ان یفطروا و ان یخرجوا الی عیدهم من الغد۔

بیان کی کہ ایک بار (ابر کی وجہ سے) ہمیں شوال کا چاند دکھائی نہ دیا تو صبح ہم نے روزہ رکھا پھر اخیر دن میں چند سوار آئے اور نبی ﷺ کے سامنے یہ شہادت دی کہ کل انہوں نے چاند دیکھا تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ افطار کر ڈالیں اور کل صبح عید کے لئے آ جائیں۔

۷: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صُوْمُوْا الرُّؤْیَتِهِ وَاَفْطِرُوْا الرُّؤْیَتِهِ

باب: چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرنا

۱۶۵۴: حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن سالم بن عبد اللہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رایتم الهلال فصوموا و اذا رایتموه فافطروا فان غم علیکم فاقدروا له و کان بن عمر یصوم قبل الهلال بیوم۔

۱۶۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کر دو اور اگر کبھی ابر کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو حساب (کر کے تیس دن پورے) کر لو اور ابن عمرؓ (رمضان کا) چاند نظر آنے سے ایک دن قبل روزہ رکھا کرتے تھے (نفل کی نیت سے)۔

۱۶۵۵: حدثنا ابو مروان العثمانی ثنا ابراهیم ابن سعد عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنه قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رایتم الهلال فصوموا و اذا رایتموه فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما۔

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھو تو روزے شروع کر دو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو اور اگر کبھی چاند دکھائی نہ دے تو تیس دن کے روزے پورے کر لو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث نے یہ صراحت فرما دی ہے کہ ثبوت "شہر" کا مدار ہلال کی روایت پر ہے نہ کہ اسکے وجود پر لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے افق پر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہو سکتا۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر چاند تم پر مستور ہو جائے تو تیس دن پورے کر کے مہینہ ختم سمجھو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بادل وغیرہ کے حائل ہونے کی بناء پر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرنا ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث باب میں آگے یہ الفاظ مروی ہیں: فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما۔ جس سے صاف واضح ہے کہ یہ اُس صورت کا بیان ہے کہ چاند اُفق پر موجود ہو لیکن عارض کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا ہو۔ ایسی صورت میں بھی تیس دن پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر شریعت نے ثبوت ہلال کا مدار حسابات پر اس لیے نہیں رکھا کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اس سے صرف متمدن علاقے ہی فائدہ اُٹھا سکتے اور دیہات اور جنگلوں میں رہنے والے اس سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے حالانکہ شریعت سب کے لیے عام ہے۔ اس کے علاوہ حسابات کے طریقے خواہ کتنے ترقی یافتہ ہو جائیں لیکن ان میں غلطیوں کا امکان بہر حال موجود ہے۔

۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرٍ تِسْعٌ وَ عِشْرُوْنَ

باب: مہینہ کبھی اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْنَا اثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ وَ بَقِيَتْ ثَمَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ الشَّهْرُ هٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اَمْسَكَ وَاحِدَةً.

۱۶۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینے میں سے کتنے دن گزر گئے۔ میں نے عرض کیا کہ بائیس دن اور آٹھ دن باقی رہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہ) کبھی مہینہ اتنا ہوتا ہے اور اتنا ہوتا ہے اور اتنا تیسری مرتبہ ایک انگلی بند کرلی۔

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ عَقَدَ تِسْعًا وَ عِشْرِيْنَ فِي الثَّالِثَةِ

۱۶۵۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی مہینہ اتنا اور اتنا ہوتا ہے اور آخر میں انتیس کا عدد بتایا۔

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صُمْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعًا وَ عِشْرِيْنَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ

۱۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم تیس روزوں کی بہ نسبت انتیس روزے زیادہ بار رکھتے۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهْرَيِ الْعِيْدِ

باب: عید کے دونوں مہینوں کا بیان

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَ ذُو الْحِجَّةِ

۱۶۵۹: حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کم نہیں ہوتے۔

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئُ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَ الْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ.

۱۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید فطر اسی دن ہے جس دن تم (مسلمانوں کی جماعت) فطر کرو اور عید مناؤ اور عید الاضحیٰ اسی روز ہے جس روز تم قربانی کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ راجح قول یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر عدد ایام کے اعتبار سے کم ہو جائیں تب بھی اَجر وثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

۱۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں روزہ رکھنا

۱۶۶۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

۱۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی ۔

۱۶۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ ﷺ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

۱۶۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۱۶۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَا ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

۱۶۶۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔ انتہائی سخت گرمی کا دن تھا حتیٰ کہ گرمی کی شدت سے لوگ سر پکڑ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

۱۱ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

باب : سفر میں روزہ موقوف کر دینا

۱۶۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۴: حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۱۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۱۶۶۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى التَّيْمِيُّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

۱۶۶۶: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

سلمة بن عبد الرّحمن عن ابيه عبد الرّحمن بن عوف قال قال رسُوْلُ الله ﷺ صائم رمضان في السّفر كالمُفطر في الحضر قال ابُوْ اسحق هذا الحديث ليس بشيئ

فرمایا: سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ حضر میں روزہ چھوڑنے والا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس بات پر تو اتفاق ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے؟ امام ابوحنیفہؒ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے لیکن شدید مشقت کا اندیشہ ہو تو افطار افضل ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحق کے نزدیک سفر میں مطلقاً افطار افضل ہے۔ عملاً بالرخصۃ' امام اوزاعی کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعیؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے اور بعض اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ سفر میں روزہ علی الاطلاق ناجائز ہے۔ ان کا استدلال حدیث باب میں لیس من البرّ الصّیامُ فی السّفرِ ہے۔

جمہور ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روزہ رکھنا ثابت ہے پھر جمہور کے نزدیک حدیث باب اور لیس من البرّ دونوں اسی صورت میں محمول ہیں جبکہ شدید مشقت کا اندیشہ ہو چنانچہ حدیث باب میں تو یہ تصریح موجود ہے ہی ان الناس شق علیھم الصیام اور جہاں تک صحیح بخاری کی روایت کا تعلق ہے سو وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سفر میں روزہ رکھ کر لب دم آ گیا تھا اور نا قابل برداشت مشقت کی صورت میں سفر میں افطار کی فضیلت کے ہم بھی قائل ہیں۔

۱۲ : بابُ مَا جاءَ فِیْ الْاِفطَارِ لِلْحامِلِ وَالْمُرْضِعِ

باب: حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لئے روزہ موقوف کر دینا

۱۶۶۷ حدّثنا ابُوْ بكر بْنُ ابِیْ شیبة و علیّ بْنُ مُحمّد قالا ثنا وكیعٌ عنْ ابی هلالٍ عنْ عبْد الله ابْن سوادة عنْ انس بْنِ مالكٍ رضِی اللهُ تعالی عنْهُ رَجُلٌ منْ بنیْ عبْد الاشْهلِ (و قال علِیُّ بْنُ مُحمّدٍ منْ بنیْ عبْد الله بْنِ كعْبٍ) قال غارتْ علَیْنا خیْلُ رسُوْلُ الله صلّی اللهُ علیْهِ وسلّم فاتیْتُ رسُوْل الله صلّی اللهُ علیْه وسلّم وهُو یتغدّی فقال اُدْنُ فكُلْ قُلْتُ اِنّیْ صائمٌ قال اجْلسْ احدّثك عنِ الصُّوْم او الصّیامِ اِنّ الله عزّوجلّ وضع عن الْمُسافرِ شطْرَ الصّلاةِ و عنِ الْمُسافرِ و الحاملِ والْمُرْضعِ الصُّوْم او الصّیام والله لقدْ قالهُما النّبیّ صلّی اللهُ علیْهِ وسلّم كلْتاهُما او احدهُما فیالهف نفْسِیْ فهلّا كُنْتُ طعِمْتُ مِنْ طعامِ رسُوْل الله صلّی اللهُ علیْه

۱۶۶۷: حضرت انس بن مالکؓ جو بنو عبدالاشہل یا بنو عبداللہ بن کعب میں سے تھےؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی سوار فوج نے ہم پر لشکر کشی کی تو میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا۔ قریب آ جاؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ میرا روزہ ہے۔ فرمایا: بیٹھو میں تمہیں روزے کے متعلق بتاؤں۔ اللہ عزوجل نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف فرما دی اور مسافر اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزے معاف فرما دیئے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہؐ نے یہ دونوں باتیں فرمائیں یا ان میں سے ایک بات فرمائی۔ ہائے افسوس مجھ پر کاش میں رسول اللہؐ کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کر لیتا

وسلّم

(اور روزہ کی بعد میں قضا کر لیتا)۔

۱۶۶۸: حدثنا هشام بن عمار الدمشقی ثنا الربیع بن بدر عن الجریری عن الحسن عن انس بن مالک قال رخص رسول الله ﷺ للحبلی التی تخاف علی نفسها ان تفطر وللمرضع التی تخاف علی ولدها.

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حاملہ جسے اپنی جان کا اندیشہ ہو اور دودھ پلانے والی جسے اپنے بچہ کا اندیشہ ہو روزہ چھوڑنے کی اجازت دی۔

خلاصۃ الباب ☆ حاملہ اور مرضعہ عورت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر ان کو اپنے نفس پر کسی قسم کا خطرہ ہو تو ان کے لیے افطار کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں وہ دونوں بعد میں روزوں کی قضاء کریں گے اور ان پر فدیہ نہ ہوگا۔ کالمریضی الخائف علی النفس۔ یہاں تک کی بات میں اتفاق ہے۔ پھر اگر روزہ رکھنے سے حاملہ کو اپنے جنین اور مرضعہ کو اپنے وضع کے بارے میں کوئی خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی ان دونوں کے لیے افطار کرنا باتفاق جائز ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک اس صورت میں ان کے ذمہ صرف قضاء لازم ہوگی۔ امام اوزاعیؒ، سفیان ثوریؒ اور ابوعبیدؒ، ابوثورؒ، عطاءؒ، حسن بصریؒ، زہریؒ، ربیعہؒ، نخعیؒ، ضحاکؒ اور سعید بن جبیرؒ کا مسلک بھی یہی ہے۔ ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں فدیۂ طعام کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک ایسی صورت میں یہ دونوں قضاء بھی کریں گے اور فدیہ بھی دیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ اور مجاہدؒ سے یہی مروی ہے۔ امام مالکؒ سے بھی ایک روایت یہی ہے جبکہ امام مالکؒ کی دوسری روایت اور حضرت لیثؒ کا مسلک یہ ہے کہ حاملہ قضاء کرے گی لیکن اس کے ذمہ فدیہ نہیں ہے جبکہ مرضعہ کے ذمہ قضاء بھی ہے اور فدیہ بھی اور امام اسحاقؒ کے نزدیک ان کے ذمہ فدیہ طعام تو ہے لیکن قضاء نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن جبیرؒ سے بھی یہی مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی قضا

۱۶۶۹: حدثنا علی بن المنذر ثنا سفیان ابن عیینة عن عمرو بن دینار عن یحیی بن سعید عن ابی سلمة قال سمعت عائشة تقول ان کان لیکون علی الصیام من شهر رمضان فما اقضیه حتی یجیئ شعبان.

۱۶۶۹: حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میرے ذمہ رمضان کے روزے باقی ہوتے تھے ابھی ان کی قضا بھی نہیں کی ہوتی تھی کہ شعبان آ جاتا۔

۱۶۷۰: حدثنا علی بن محمد ثنا عبد الله بن نمیر عن عبیدة عن ابرهیم عن الاسود عن عائشة قالت کنا نحیض عند النبی ﷺ فیامرنا بقضاء الصوم.

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ماہواری آتی تو آپ ہمیں روزے قضاء رکھنے کا حکم دیتے۔

۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

۱۶۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُ قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اُطِيْقُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اُتِيَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ وَ صُمْ يَوْمًا مَكَانَهٗ.

۱۶۷۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهٖ صِيَامُ الدَّهْرِ

باب : رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ

۱۶۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے : میں تباہ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم کس طرح ہلاک ہو گئے؟ عرض کیا: رمضان میں اپنی اہلیہ سے صحبت کر بیٹھا۔ نبیؐ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کیا: میرا اتنا مقدور نہیں۔ فرمایا: مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ عرض کیا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کیا: اسکی بھی استطاعت نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے' اتنے میں ایک ٹوکرا کہیں سے آیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ یہ صدقہ کر دو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ اسکا ضرورت مند نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ بھی رکھو۔

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی توڑ دے تو زمانہ بھر کے روزے اس کو کافی نہ ہوں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف کے نزدیک روزہ خواہ کسی بھی صورت سے عمداً توڑا جائے بہر صورت میں کفارہ واجب ہے لیکن امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک یہ کفارہ صرف اُس شخص پر واجب ہے جس نے روزہ جماع کے ذریعے توڑا ہو۔ کھانے' پینے پر نہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ کفارہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہٰذا اپنے مورد پر منحصر رہے گا اور اس کا موردِ جماع ہے جبکہ کھانے پینے میں کفارہ کا وجوب کسی حدیث سے ثابت نہیں اور قیاس سے اس کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ کھانے پینے میں کفارہ کا حکم ہم قیاس سے ثابت نہیں کرتے بلکہ حدیث باب کی دلالۃ النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوبِ کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہ علت کھانے پینے

میں بھی پائی جاتی ہے اور اس علت کے استراج کے لیے چونکہ اجتہاد واستنباط کی ضرورت نہیں بلکہ محض علم لغت اس کے لیے کافی ہے اس لیے یہ قیاس نہیں بلکہ دلالۃ النص ہے۔ سنن دار قطنی کی ایک روایت سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے جس میں مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ اس نے کہا میں نے رمضان کا روزہ عمداً توڑا تو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام آزاد کر۔ اسی روایت کے الفاظ اس پر دال ہیں کہ وجوب کفارہ کا اصل مدار ظاہر روزہ توڑنے کی وجہ سے ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو۔ اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمداً رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضاء نہیں کیونکہ صوم دہر بھی اس کی تلافی نہیں کرسکتا۔ امام بخاریؒ کی صحیح سے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔

جمہور کے نزدیک صوم رمضان کی قضاء واجب ہے اور اس سے ذمہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اگر چہ ادا والا ثواب اور فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث باب کا مطلب جمہور کے نزدیک یہی ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے صوم دہر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کرسکتا۔ پھر یہ تفصیل اُس وقت ہے جبکہ حدیث باب کو صحیح مانا جائے ورنہ اس کی سند پر بھی کلام ہے کیونکہ اس کے راوی ابوالمطوس مجہول ہیں۔

۱۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ اَفْطَرَ نَاسِيًا

باب: بھولے سے افطار کرنا

۱۶۷۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خِلاسٍ و مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ نَاسِيًا و هُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَ سَقَاهُ.

۱۶۷۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ میں بھولے سے کھالے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرلے یہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔

۱۶۷۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ و عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

قُلْتُ لِهِشَامٍ اُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ فَلَا بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ.

۱۶۷۴ : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابر کے روز ہم نے روزہ افطار کرلیا تو (چند ساعت بعد) سورج نکل آیا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں میں نے ہشام سے کہا کہ پھر لوگوں کو قضا رکھنے کا حکم دیا گیا؟ کہنے لگے اور چارہ ہی کیا تھا۔

۱۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَقِيْءُ

باب: روزہ دار کو قے آجائے

۱۶۷۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلٰى و مُحَمَّدٌ ابْنَا عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ مَرْزُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِيْ يَوْمٍ

۱۶۷۵ : حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اس دن جس دن آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ نے برتن منگوایا اور پانی پیا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آج کے

كَانَ يَصُوْمُهُ فدعا باناء فشرب فقلنا يا رسُوْل الله ! انّ هذا يَوْمٌ كُنتَ تَصُوْمُهُ قال اَجلْ و لكنّي قئتُ

روز تو آپ کا روزہ رکھنے کا معمول تھا؟ فرمایا: جی ہاں لیکن میں نے قے کی تھی۔

١٦٧٦ . حدّثنا عُبَيْدُ الله بْنُ عَبْدِ الْكريْم ثنا الْحكمُ ابْنُ مُوْسى ثنا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح و حدّثنا عُبَيْدُ الله ثنا عليُّ بْنُ الْحسنِ بْنِ سُلَيْمان ابُو الشَّعْثاءِ ثنا حَفْصُ ابْنُ غياثٍ جميْعًا عَنْ هِشامٍ عَنِ ابْنِ سيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرة عنِ النَّبيِّ قال منْ ذَرعَهُ الْقَيْءُ فلا قَضاءَ عليْهِ و منِ اسْتقاء فعليْهِ الْقضاءُ.

١٦٧٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو خود بخود (دورانِ روزہ) قے آ جائے اُس پر تو قضا نہیں ہے اور جو عمداً قے کرے تو اُس پر (روزہ کی) قضا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر قصداً قے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے' البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق میں قے کی بارہ صورتیں بیان کی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ قے یا خود آئی ہوگی یا قصداً لائی گئی ہوگی' دونوں صورتوں میں منہ بھر کے ہوگی یا نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک صورت میں یا وہ خارج ہوگئی ہوگی یا خود بخود واپس ہوگئی ہوگی یا قصداً اسے واپس کرلیا گیا ہوگا یہ کل بارہ صورتیں ہوئیں۔ صاحب ''بحر'' فرماتے ہیں کہ ان میں سے صرف دو صورتیں ناقض صوم ہیں۔ ایک یہ کہ منہ بھر کے قے ہو اور صائم اس کو لوٹا لے۔ دوسرے یہ کہ عمداً منہ بھر کے قے کرے۔ باقی صورتیں مفسد صوم نہیں۔

١٧ : بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ وَالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کے لئے مسواک کرنا اور سرمہ لگانا

١٦٧٧ : حدّثنا عُثْمَانُ بْنُ مُحمَّد بْنِ ابِيْ شَيْبَة ثنا ابُوْ اسْماعِيْل الْمُؤدِّبُ عنْ مُجالِدٍ عنِ الشَّعْبِيِّ عنْ مسْرُوْقٍ عنْ عائشة قالتْ قال رسُوْلُ الله ﷺ مِنْ خَيْرِ خِصالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ.

١٦٧٧: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔

١٦٧٨ : حدّثنا ابُو التَّقِيِّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْملك الْحِمْصِيُّ ثنا بَقِيَّةُ ثنا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَة ' عَنْ ابيه ' عَنْ عائشة قالت اكْتَحل رَسُوْلُ الله ﷺ و هُو صائمٌ.

١٦٧٨: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے روزہ میں مسواک کا مطلقاً جواز بلکہ استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہی حنفیہ کا مسلک ہے جبکہ بعض فقہاء نے روزہ میں مسواک کو مکروہ کہا ہے۔ بعض نے زوال کے بعد' بعض نے عصر کے بعد اور بعض نے تر مسواک کو مکروہ اور خشک کو جائز کہا ہے لیکن حدیث باب ان سب کے خلاف حجت ہے۔ ان حضرات کا مشترکہ استدلال یہ ہے کہ مسواک سے بو جاتی رہے گی جو حدیث کے منشاء کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا منشاء یہ نہیں کہ اس بو کو باقی رکھنے اور اس کے تحفظ کی کوشش کی جائے بلکہ اس کا منشاء یہ ہے کہ لوگ روزہ دار سے گفتگو کرنے سے

اس کی بو کی بناء پر نہ کترائیں اور اُسے برانہ سمجھیں۔ نیز آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آنے لگے۔ اسی طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہونے لگے۔

۱۸ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کو پچھنے لگانا

۱۶۷۹ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَ دَاوُدُ ابْنُ رُشَيْدٍ قَالَا ثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَنَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

۱۶۷۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ اَنْبَانَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا اَسْمَاءَ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

۱۶۸۰ : حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا وَ بِاَسْنَادِهِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيْعِ فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

۱۶۸۱ : دوسری روایت میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ بقیع کے قریب جا رہے تھے۔ ایک شخص پر گزر ہوا جو پچھنے لگوا رہا تھا رمضان کی اٹھارہویں تاریخ تھی تو رسول اللہؐ نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا۔

۱۶۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

۱۶۸۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیک وقت) احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ روزہ کی حالت میں پچھنے لگانے یا لگوانے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ وغیرہ کے نزدیک وہ مفسدِ صوم ہے۔ صرف قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور جمہور ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ حجامت (پچھنے لگانے' لگوانے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ عمل روزہ دار کو افطار کے قریب کر دیتا ہے۔ پچھنے لگانے والے کو اس لیے کہ وہ خون چوستا ہے اور خون کے حلق میں چلے جانے کا ڈر ہے اور لگوانے والے کو اس لیے کہ کمزوری طاری ہو جاتی ہے۔

۱۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کا حکم

۱۶۸۳ . حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ.

۱۶۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ صیام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يُقَبِّلُ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ اَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ اِرْبَهُ.

۱۶۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر ایسا اختیار رکھتا ہے۔ جیسا رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے۔

۱۶۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَ هُوَ صَائِمٌ.

۱۶۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الضِّنِّيِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ وَ هُمَا صَائِمَانِ قَالَ قَدْ اَفْطَرَ.

۱۶۸۶: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مرد اپنی بیوی کا بوسہ لے جبکہ دونوں روزہ دار ہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا: دونوں نے افطار کرلیا۔

خلاصۃ الباب ☆ روزہ دار کے لیے قبلہ کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں ۱) بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد ہو کہ اس کا یہ عمل مفضی الی الجماع نہ ہوگا اور ایسے اندیشے کی صورت میں مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ سفیان ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ علامہ خطابیؒ نے امام مالکؒ کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے۔ ۲) مطلقاً مکروہ ہے' کسی قسم کا اندیشہ ہو یا نہ ہو۔ امام مالکؒ کی مشہور روایت یہی ہے۔ ۳) مطلقاً جائز ہے۔ امام احمدؒ امام اسحٰق اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۲۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَاشَرَةَ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کے لئے بیوی کے ساتھ لیٹنا

۱۶۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ دَخَلَ الْاَسْوَدُ وَ مَسْرُوْقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ كَانَ يَفْعَلُ وَ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ.

۱۶۸۷: حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب اسودؒ اور مسروق عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہؐ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے تھے؟ فرمانے لگیں ایسا بھی کر لیتے تھے لیکن وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْكَبِيْرِ الصَّائِمِ فِي الْمُبَاشَرَةِ وَ كُرِهَ لِلشَّابِّ۔

۱۶۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معمر روزہ دار کے لئے اس کی رخصت ہے اور جوان کے لئے مکروہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہاں مباشرت سے مراد مباشرت فاحشہ نہیں بلکہ مطلق لمس ہے اور تقبیل کی طرح لمس بھی اُس شخص کے لیے جائز ہے جسے اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ جیسا کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد: "وکان ملکہ لاربہ" سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں پر واضح رہے کہ ''ارب'' بفتح الہمزۃ والراء کے معنی حاجت کے ہیں۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ آپ اپنی حاجاتِ نفس کو سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے۔ ''ارب'' بکسر الہمزۃ وسکون الراء عضو کے معنی میں آتا ہے۔ اس حدیث میں روایتیں دونوں ہیں لیکن پہلی روایت راجح اور اوفق بالارب ہے۔

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيْبَةِ وَالرَّفَثِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کا غیبت اور بیہودہ گوئی میں مبتلا ہونا

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْجَهْلَ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ.

۱۶۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹی بات جہالت اور جہالت پر چلنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے اِس کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الْجُوْعُ وَ رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ.

۱۶۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے روزہ داروں کو روزہ میں بھوک کے علاوہ کچھ حاصل نہیں اور بہت سے (رات کو) قیام کرنے والوں کو جاگنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَ لَا يَجْهَلْ وَ اِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ.

۱۶۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو بے ہودگی اور جہالت سے باز رہے اور اگر کوئی اس کے ساتھ جہالت کی بات کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ غیبت' چغل خوری اور جھوٹ جیسے گناہِ کبیرہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں؟ جمہور ائمہ عدم فساد کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں اگرچہ کمالِ صوم کے منافی ہیں لیکن مفسد نہیں البتہ سفیان ثوریؒ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ غیبت سے فسادِ صوم کے قائل ہیں۔ غالباً حضرت سفیان ثوریؒ کا استدلال حدیث باب سے ہے اور قیاس سے بھی ظاہراً ان کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اکل و شرب اپنی

ذات کے اعتبار سے مباح ہیں اور روزے میں عارضی طور پر ممنوع ہو جاتے ہیں جبکہ غیبت اپنی ذات ہی کے اعتبار سے حرام ہے اور روزے میں اس کی قباحت مزید بڑھ جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں روزے کے مقبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی کھانا پینا چھوڑنے کے علاوہ معصیات ومنکرات سے بھی اور زبان ودہن اور دوسرے اعضاء سے بھی حفاظت کرے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور گناہ کی باتیں اور گناہ والے اعمال کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں۔

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّحُوْرِ

باب: سحری کا بیان

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً.

۱۶۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ وَ بِالْقَيْلُوْلَةِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ.

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کے کھانے سے دن کے روزے میں اور دوپہر کو سو کر تہجد کی نماز میں مدد حاصل کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ سحری میں برکت کا ایک ظاہری اور عمومی پہلو تو یہ ہے کہ اس کی وجہ سے روزہ دار کی صحت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور روزہ رکھنا زیادہ ضعف کا باعث اور زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور دوسرا ایمانی اور دینی پہلو یہ ہے کہ اگر سحری کھانے کا رواج نہ رہے یا امت کے اکابر اور خواص سحری نہ کھائیں تو اس کا خطرہ ہے کہ عوام اس کو شریعت کا حکم یا کم از کم غیر افضل سمجھنے لگیں اور اس طرح شریعت کے مقررہ حدود میں فرق رہ جائے۔ اگلی امتوں میں اسی طرح تحریفات ہوئی ہیں تو سحری کی ایک برکت اور اس کا ایک بڑا دینی فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کی تحریفات سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور اس لیے وہ اللہ کو محبوب اور اس کی رضا ورحمت کا باعث ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ سحری میں برکت ہے' اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحری میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے اُن کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔

۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَاخِيْرِ السُّحُوْرِ

باب: سحری دیر سے کرنا

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ

۱۶۹۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اٹھے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا پچاس

قراۃ خمسین آیۃ.

آیات کی تلاوت کے بقدر۔

۱۶۹۵ . حدثنا علیّ بن محمّدٍ ثنا ابو بکر بن عیّاشٍ عن عاصمٍ ' عن زرّ عن حذیفۃ قال تسحّرت مع رسول اللہ ﷺ ھو النّھار الّا انّ الشّمس لم تطلع.

۱۶۹۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی دن ہوگیا تھا بس سورج نہیں نکلا تھا۔

۱۶۹۶ : حدثنا یحی بن حکیمٍ ثنا یحی بن سعیدٍ و ابن ابی عدیّ عن سلیمن التّیمیّ عن ابی عثمان النّھدیّ عن عبد اللہ بن مسعودٍ رضی اللہ تعالی عنہ انّ رسول اللہ ﷺ قال لا یمنعنّ احدکم اذان بلالٍ رضی اللہ تعالی عنہ من سحورہ فانّہ یؤذّن لینتبہ قائمکم و لیرجع قائمکم و لیس الفجر ان یقول ھکذا ولکن ھکذا ' یعترض فی افق السّماء.

۱۶۹۶ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری سے نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جائے (اور سحری کھالے) اور فجر یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے آسمان کے کناروں میں چوڑائی میں (نمودار ہونے والی روشنی)۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث بظاہر قرآن کی نص کے معارض ہے کیونکہ اسکے مطابق صبح صادق کے بعد کھانا جائز ہے اس کے لیے جواب کئی طرح سے دیا گیا ہے ایک یہ کہ یہ بطور مبالغہ کے کہا یعنی دن اسی وقت قریب ہوگیا تھا اور دن سے مراد صبح صادق ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ابتدائی اسلام کا ذکر ہے جب طلوع آفتاب تک سحری کھانا درست تھا۔ اس کے بعد یہ آیت: ﴿فکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر﴾ اُتری تو یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

۲۴ : باب ما جاء فی تعجیل الافطار

باب: جلد افطار کرنا

۱۶۹۷ حدّثنا ھشام بن عمّارٍ و محمّد بن الصّبّاح قالا ثنا عبد العزیز بن ابی حازمٍ عن ابیہ عن سھل بن سعدٍ انّ رضی اللہ تعالی عنہ النّبیّ ﷺ قال لا یزال النّاس بخیرٍ ما عجّلوا الافطار

۱۶۹۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۱۶۹۸ . حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا محمّد بن بشرٍ عن محمّد بن عمرٍو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزال النّاس بخیرٍ ما عجّلوا الفطر عجّلوا الفطر فانّ الیھود یؤخّرون

۱۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے تم افطار میں جلدی کیا کرو کیونکہ یہود افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی اس امت کے حالات اسی وقت تک اچھے رہیں گے جب تک کہ افطار میں تاخیر نہ کرنا بلکہ جلدی کرنا اور سحری میں جلدی نہ کرنا بلکہ تاخیر کرنا اس کا طریقہ اور طرز عمل رہے گا۔ اس کا راز یہ ہے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا شریعت کا حکم اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور اس میں عام بندگان خدا کے لیے سہولت اور آسانی

بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نگاہ کرم کا ایک مستقل وسیلہ ہے۔ اس لیے امت جب تک اس پر عامل رہے گی وہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کی مستحق رہے گی اور اس کے حالات اچھے رہیں گے اور اس کے برعکس افطار میں تاخیر اور سحری میں جلدی کرنے میں چونکہ اللہ کے تمام بندوں کے لیے مشقت ہے اور یہ ایک طرح کی بدعت ہے اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اس لیے وہ اس امت کے لیے بجائے رضا اور رحمت کے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس واسطے جب امت اس طریقے کو اپنائے گی تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم ہو گی اور اس کے حالات بگڑیں گے۔ افطار میں جلدی کا مطلب یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر تاخیر نہ کی جائے اور اسی طرح سحری میں تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے بہت پہلے سحری نہ کھائی جائے بلکہ جب صبح صادق کا وقت قریب ہو تو اُس وقت کھایا پیا جائے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔

۲۵ : بَابُ مَا جَاءَ عَلٰى مَا يُسْتَحِبُّ الْفِطْرُ

۱۶۹۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ.

باب : کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

۱۶۹۹ : حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرنے لگے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

۲۶ : بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَرْضِ الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ وَالْخِيَارِ فِی الصَّوْمِ

۱۷۰۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَرَانِیُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ

باب : رات سے روزہ کی نیت کرنا اور نفلی روزہ میں اختیار

۱۷۰۰ : حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو رات سے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں۔

۱۷۰۱ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَيُقِيْمُ عَلٰى صَوْمِهٖ ثُمَّ يُهْدٰى لَنَا شَیْءٌ فَيُفْطِرُ قَالَتْ وَ

۱۷۰۱ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ آتے اور فرماتے تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں عرض کرتی نہیں۔ آپ فرماتے پھر میرا روزہ ہے اور اپنے روزے پر قائم رہتے پھر کوئی چیز ہمارے ہاں ہدیہ آتی تو آپ روزہ افطار کر لیتے۔ فرماتی ہیں کہ کبھی آپ روزہ رکھنے کے

رُبَّمَا صَامَ وَ اَفْطَرَ قُلْتُ كَيْفَ ذَا ؟ قَالَتْ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ يَخْرُجُ بِصَدَقَةٍ فَيُعْطِیْ بَعْضًا وَ يُمْسِكُ بَعْضًا

بعد توڑ بھی دیتے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یہ کیوں؟ فرمانے لگیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی صدقہ کے لئے کچھ نکالے پھر کچھ دے دے اور کچھ روک لے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ روزہ خواہ فرض ہو یا نفل یا واجب بہر صورت صبح صادق سے پہلے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ صبح صادق کے بعد نیت کرنے سے روزہ نہیں ہوگا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ فرائض وواجبات کا تو یہی حکم ہے لیکن نوافل میں نصف نماز سے پہلے پہلے نیت کی جا سکتی ہے۔ امام احمدؒ، امام اسحقؒ بھی فرض روزہ میں تبییت نیت کے قائل ہیں۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحابؒ نیز سفیان ثوریؒ اور ابراہیم نخعیؒ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ صوم رمضان، نذر معین اور نفلی روزوں میں سے کسی میں بھی تبییت نیت ضروری نہیں اور ان تمام میں نصف النہار سے پہلے پہلے نیت کی جا سکتی ہے۔ البتہ صرف صوم قضاء اور نذر غیر معین میں رات سے نیت کرنا واجب ہے اور حدیث باب حنفیہ کے نزدیک انہی آخری دو صورتوں قضاء یا نذر غیر معین پر معمول ہے جبکہ نفلی روزوں کے بارے میں حنفیہ کا استدلال اگلی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ((قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال هل عندکم شئ قالت قلت لا قال فالی صائم)) سے ہے۔

اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد روزہ کی نیت فرمائی اور فرائض کے بارے میں حنفیہ کی دلیل حضرت سلمہ بن اکوع کی روایت ہے۔ ((قال أمر النبی صلی الله علیه وسلم رجلاً من اسلم أن أذن فی الناس أن من كان أكل بقية یومه و من لم یکن اکل خلاصه فان الیوم عاشوراء اور یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جبکہ صوم عاشوراء فرض تھا۔ چنانچہ ابو داؤد کی ایک روایت میں تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی قضاء کا حکم دیا جو فرائض کی شان ہے۔ البتہ قضاء رمضان اور نذر غیر معین میں چونکہ کوئی خاص دن مقرر نہیں ہوتا اس لیے پورے دن کو اس روزہ کے ساتھ مخصوص کرنے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے اور حدیث باب میں اس کا بیان ہے جبکہ نذر معین اور رمضان کے اداء روزوں کی تعیین ہو چکی ہے لہذا اس میں رات سے نیت کرنا ضروری نہیں۔

۲۷ : بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا وَ هُوَ يُرِيْدُ الصِّيَامَ

باب: روزہ کا ارادہ ہو اور صبح کے وقت جنابت کی حالت میں اُٹھے

۱۷۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِیّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَا اَنَا قُلْتُ مَنْ اَصْبَحَ وَ هُوَ جُنُبٌ فَلْيُفْطِرْ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَهُ.

۱۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ربّ کعبہ کی قسم یہ بات میں نے نہیں کہی جو جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ نہ رکھے بلکہ (یہ بات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔

۱۷۰۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۷۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات میں

فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبِيْتُ جُنُبًا فَيَأْتِيْهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَيَقُوْمُ فَيَغْتَسِلُ فَانْظُرُ إِلَى تَحَدُّرِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَأَسْمَعُ صَوْتَهُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

قَالَ مُطَرِّفٌ فَقُلْتُ لِعَامِرٍ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ رَمَضَانُ وَغَيْرُهُ سَوَاءٌ

حالت جنابت میں ہوتے کہ حضرت بلالؓ آ کر نماز کی اطلاع دیتے۔ آپ اٹھتے اور غسل کرتے مجھے آپ کے سر سے پانی ٹپکتا نظر آ رہا ہوتا۔ آپ باہر تشریف لے جاتے پھر مجھے نماز فجر میں آپ کی آواز سنائی دیتی۔ مطرف کہتے ہیں میں نے عامر شعبی سے پوچھا کہ یہ رمضان میں ہوتا تھا کہنے لگے رمضان اور غیر رمضان برابر ہیں۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنُبٌ يُرِيْدُ الصَّوْمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنَ الْوِقَاعِ لَا مِنِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيُتِمُّ صَوْمَهُ.

۱۷۰۴: حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جنابت کی حالت میں آدمی صبح کرے اور روزہ کا ارادہ بھی ہو؟ تو فرمانے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح فرماتے۔ یہ جنابت صحبت سے ہوتی نہ کہ احتلام سے پھر آپ غسل کرتے اور پورا روزہ رکھتے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب کے عموم کی بنا پر ائمہ اربعہ اور جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ طلوع فجر کے بعد فوراً غسل کرے یا تاخیر کرے۔ پھر یہ تاخیر خواہ عمداً ہو یا نسیاناً یا نیند کی وجہ سے۔

۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ الدَّهْرِ

باب: ہمیشہ روزہ رکھنا

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَأَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۱۷۰۵: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ (بلا ناغہ) روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

۱۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ روزہ رکھے (وہ ایسے ہے گویا کہ) اُس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ صوم الدہر کے تین مفہوم ہیں: ۱) پورے سال روزے رکھنا۔ جس میں ایام منہیہ بھی داخل ہوں یہ باتفاق ناجائز ہے۔ ۲) ایام منہیہ کو چھوڑ کر سال کے باقی تمام دنوں میں روزے رکھنا۔ جمہور کے نزدیک جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔ ۳) صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے۔

۲۹ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب : ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا

۱۷۰۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِنْهَالٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ يَقُوْلُ هُوَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ اَوْ كَهَيْئَةِ صَوْمِ الدَّهْرِ.

۱۷۰۷ : حضرت منہال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تیرہویں' چودھویں پندرہویں کے روزہ کا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ یہ (ہر ماہ تین روزے رکھنے) زندگی بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَأَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ اَخْطَأَ شُعْبَةُ وَ اَصَابَ هَمَّامٌ.

۱۷۰۸ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ.

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا فَالْيَوْمُ بِعَشْرَةِ اَيَّامٍ.

۱۷۰۸ : حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر ماہ تین دن روزہ رکھا تو یہ زمانہ بھر کے روزے ہیں (ثواب کے اعتبار) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق نازل فرمائی جو کوئی بھی نیکی لائے تو اس کو اُس کا دس گنا ملے گا تو ایک دن دس کے برابر ہوا۔

۱۷۰۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ

۱۷۰۹ : حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ کون سے تین دن تو فرمایا یہ خیال نہ فرماتے تھے کہ کون سے دن ہیں (بلکہ بلاتعیین تین دن روزہ رکھتے تھے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حافظ ابن حجرؒ نے یہ دس صورتیں ایام بیض کے تعیین کے بارے میں لکھی ہیں' جو درج ذیل ہیں: ۱) ان تین روزوں کے لیے خاص ایام کو متعین کرنا مکروہ ہے۔ یہ قول امام مالکؒ سے مروی ہے۔ ۲) ایام بیض کا مصداق مہینہ کے شروع کے تین دن ہیں: قالہ الحسن البصری۔ ۳) ایام بیض سے مراد مہینہ کی بارہویں' تیرہویں اور چودہویں تاریخ ہے۔ ۴) ان سے مراد مہینہ کی تیرہویں' چودہویں اور پندرہیں تاریخ ہے۔ ۵) مہینہ کے سب سے پہلے ہفتہ اتوار اور پیر اور اگلے مہینہ کے سب سے پہلے منگل' بدھ اور جمعرات کے ایام اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے پہلے منگل' بدھ اور جمعرات کے ایام۔ اسی طرح اگلے ماہ پھر مہینہ کے سب سے پہلے ہفتہ' اتوار اور پیر۔ وھکذا۔ یہ قول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ ۶) پہلی جمعرات۔اس کے بعد والا پیر اور اس کے بعد والی جمعرات۔ ۷) پہلا پیر پھر جمعرات پھر پیر۔ ۸) پہلی' دسویں اور بیسویں تاریخ۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ۹) اول کل عشر یعنی پہلی' گیارہویں اور اکیسویں تاریخ۔ یہ ابن شعبان مالکیؒ سے مروی ہے۔۱۰) مہینہ کے آخری تین دن۔ یہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے۔ان تمام صورتوں میں صوم'' ثلاثۃ ایام'' والی احادیث کے اطلاق اور ظاہر کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کی فضیلت صرف انہی مذکورہ صورتوں میں منحصر نہ ہو بلکہ ان کی ہر ممکنہ صورت میں یہ فضیلت حاصل ہو جائے' البتہ افضل یہی ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض میں رکھے جائیں تاکہ صوم ثلاث ایام والی روایات پر بھی عمل ہو جائے اور ایام بیض کی فضیلت سے متعلقہ روایات پر بھی۔ راجح یہی ہے کہ ایام بیض سے مہینہ کی تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں تاریخ مراد ہے۔احادیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔شاید یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے بھی باب صیام البیض ثلاث عشرة و اربع عشرة و خمس عشرة کے الفاظ سے باب قائم کیا ہے۔

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے

۱۷۱۰ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَ لَمْ اَرَهُ صَامَ مِنْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا.

۱۷۱۰: ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے نبیؐ کے روزے کے متعلق دریافت کیا۔تو فرمایا: آپؐ روزے رکھتے چلے جاتے حتیٰ کہ ہم یہ کہتے کہ اب تو روزہ ہی رکھیں گے اور روزہ موقوف فرما دیتے تو ہم کہتے اب تو موقوف ہی کر دیا' میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ روزے رکھے ہوں۔آپؐ چند روز کے علاوہ پورا شعبان روزے رکھتے۔

۱۷۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ.

۱۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے۔حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب روزہ موقوف نہ فرمائیں گے اور روزہ چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے اور جب سے مدینہ تشریف لائے مسلسل پورا مہینہ رمضان کے علاوہ کبھی روزے نہیں رکھے۔

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے

۱۷۱۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو

۱۷۱۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد علیہ السلام جیسا روزہ

رضی اللہ تعالٰی عنہ وَ یَقُوْلُ قَالَ رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم اَحبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللہِ صِیَامُ دَاوُدَ فَانَّہُ کَانَ یصُوْمُ یوْمًا و یُفْطِرُ یوْمًا واَحبُّ الصَّلاۃِ اِلَی اللہ صَلاۃُ دَاوُدَ کَانَ یُنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیُصَلِّی ثُلُثَہُ وَ یَنَامُ سُدُسَہُ۔

ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی نماز پڑھتے اور چھٹا حصہ پھر سو جاتے۔

۱۷۱۳ : حدّثنا احمدُ بنُ عبدَۃَ ثنا حَمّادُ بْنُ زیْدٍ ثنا غَیْلانُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَانِیِّ عَنْ اَبِی قَتَادَۃَ رضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخطَّابِ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللہِ! کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یوْمَیْنِ و یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَیُطِیْقُ ذٰلِکَ اَحدٌ قَالَ یا رسُوْلَ اللہِ کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یوْمًا وَ یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذٰلِکَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ کَیْفَ بِمَنْ یصُوْمُ یوْمًا و یُفْطِرُ یوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ۔

۱۷۱۳ : حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! جو شخص دو روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کسی میں اتنی طاقت بھی ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ فرمایا یہ داؤدؑ کا روزہ ہے عرض کیا: جو ایک دن روزہ رکھے دو دن افطار کرے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے اسکی طاقت ہوتی۔

۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِیَامِ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب: حضرت نوح علیہ السلام کی روزے

۱۷۱۴ : حدّثنا سَھْلُ بْنُ اَبِیْ سَھْلٍ ثنا سَعِیْدُ ابْنُ ابِیْ مَرْیَمَ عن ابنِ لَھِیْعَۃَ عَنْ جعْفرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ اَنَّہُ سمِعَ عبْدَ اللہِ بْنَ عمْرٍو یَقُوْلُ سمعْتُ رسُوْلَ اللہِ ﷺ یقُوْلُ صام نُوْحٌ الدَّھْرَ اِلَّا یوْمَ الْفِطْرِ یوْمَ الاَضْحٰی۔

۱۷۱۴ : حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ (اور بلا ناغہ) روزہ رکھا کرتے تھے صرف فطر اور ضحیٰ کے دن روزہ نہ رکھتے تھے۔

۳۳: بَابُ صِیَامِ سِتَّۃِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب: ماہِ شوال میں چھ روزے

۱۷۱۵ : حدّثنا ھشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا بَقِیَّۃُ ثنا صدقۃُ بْنُ خالِدٍ ثنا یحْیٰی بْنُ الْحارثِ الذِّمَارِیُّ قال سمعْتُ ابا اسْماءَ الرَّحَبِیَّ عنْ ثوْبانَ مَوْلٰی رسُوْلِ اللہِ ﷺ عَنْ رسُوْلِ اللہِ ﷺ انّہٗ قال مَنْ صام سِتَّۃَ ایّامٍ بعْدَ الْفِطْرِ کان تمامَ السَّنَۃِ من جاء بالحسنۃ فلہٗ عشْرُ اَمْثالِھا۔

۱۷۱۵ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عید الفطر کے بعد چھ دن روزہ رکھے اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جو ایک نیکی لائے اس کو اس کا دس گنا اجر ملے گا۔

۱۷۱۶ : حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا عبْدُ اللہِ بْنُ نُمیْرٍ عَنْ سعْدِ بنِ سعِیْدٍ عنْ عُمرَ بنِ ثابتٍ عنْ ابیْ ایُّوْبَ قال قال

۱۷۱۶ : حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان کے

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ.

روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے استدلال کر کے بہت سے ائمہ فرماتے ہیں کہ عید کے چھ روزے مستحب ہیں۔ اس کے برعکس امام مالکؒ ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ پھر حنفیہ میں اختلاف ہے کہ یہ روزے پے در پے رکھنا افضل ہے یا تفریق کے ساتھ؟ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تفریق کو راجح قرار دیتے ہیں جبکہ بعض احناف نے پے در پے رکھنے کو افضل قرار دیا ہے۔

۳۴: بَابُ فِي صِيَامِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

باب: اللہ کے راستے میں ایک روزہ

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ مِنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۱۷۱۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوزخ کو اس سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دور فرما دیں گے۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ زَحْزَحَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس سے ستر سال دُور فرما دیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ایام تشریق کے روزوں کے بارہ میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک امام احمدؒ کی ایک روایت اور امام شافعیؒ کا قول جدید یہ ہے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا ممنوع ہے اکثر شافعیہ کے نزدیک فتویٰ بھی اسی قول پر ہے۔

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب: ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ.

۱۷۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منیٰ میں رہنے کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ خَطَبَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ

۱۷۲۰: حضرت بشر بن سحیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جنت میں صرف مسلمان جائے گا اور یہ دن کھانے

لا یدخل الجنۃ الا نفس مسلمۃ و ان ھذہ الایام ایام اکل و شرب.

پینے کے دن ہیں۔

۳۶: بَابُ فِی النَّھْیِ عَنْ صِیَامِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی.

باب : یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۷۲۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یحیی بن یعلی التیمی عن عبد الملک ابن عمیر عن قزعۃ عن ابی سعید عن رسول اللہ ﷺ انہ نھی عن صوم یوم الفطر و یوم الاضحی.

۱۷۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۷۲۲: حدثنا سھل بن ابی سھل ثنا سفیان عن الزھری عن ابی عبید قال شھدت العید مع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فبدأ بالصلاۃ قبل الخطبۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام ھذین الیومین یوم الفطر و یوم الاضحی اما یوم الفطر فیوم فطرکم من صیامکم و یوم الاضحی تاکلون فیہ من لحم نسککم.

۱۷۲۲: حضرت ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں عید میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ یوم الفطر تو تمہارے افطار کا دن ہے (رمضان کے روزوں سے) اور یوم الاضحیٰ کو تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یوم الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ مسلمانوں کی عید اور رمضان کے ختم ہونے پر افطار کا دن بھی ہے جبکہ عید الاضحیٰ نیز دوسرے ایام تشریق میں روزوں کی ممانعت اس لیے ہے کہ یہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں اور روزے رکھنے سے ضیافت سے اعراض لازم آتا ہے جو یقیناً ناشکری اور محرومی کی بات ہے۔

۳۷: بَابُ فِیْ صِیَامِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

باب: جمعہ کو روزہ رکھنا

۱۷۲۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو معاویۃ و حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ ﷺ عن صوم یوم الجمعۃ الا بیوم قبلہ او یوم بعدہ.

۱۷۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا: الا یہ کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے (تو اس کی اجازت ہے)۔

۱۷۲۴: حدثنا ھشام بن عمار ثنا سفیان ابن عیینۃ عن عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ عن محمد بن عباد بن جعفر قال سألت جابر ابن عبد اللہ و انا اطوف بالبیت انھی النبی ﷺ عن صیام یوم الجمعۃ قال نعم و رب

۱۷۲۴: حضرت محمد بن عباد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کے دوران حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جی ہاں اس

هذا الْبَيْت.

گھر کے رب کی قسم۔

۱۷۲۵: حدثنا اسحق بن منصور انبانا ابو داؤد شيبانُ عن عاصم عن ذرّ عن عبد الله بن مسعود قال قلّما رأيتُ رسُول الله ﷺ يُفطِرُ يوم الْجُمُعةِ

۱۷۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے روز بہت کم افطار (روزہ موقوف) کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے۔ اگر چہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک جمعہ کا تنہا روزہ رکھنا مکروہ ہے تاوقتیکہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے ان کی دلیل حدیث: ۱۷۲۳ ہے۔ اس کا جواب حنفیہ یہ دیتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اُس وقت یہ خطرہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اس عبادت کے لیے مخصوص نہ کرلیا جائے جس طرح یہود نے ہفتہ میں صرف یوم السبت کو عبادت کے لیے مخصوص کرلیا تھا اور باقی ایام میں چھٹی کرلی تھی لیکن بعد میں جب اسلامی عقائد واحکام راسخ ہو گئے تو یہ حکم ختم کر دیا گیا اور جمعہ کے دن کو بھی روزہ رکھنے کی اجازت دے دی گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح شروع میں یوم السبت کا روزہ رکھنے سے تاکیداً منع کیا گیا تھا۔

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

باب: ہفتہ کے دن روزہ

۱۷۲۶: حدثنا أَبُوْ بكر بن ابي شيبة ثنا عيسى ابْنُ يُوْنُس عَنْ ثَوْرِ بْنِ يزيدَ عَنْ خالد بْنِ مَعْدان عَنْ عَبْدِ الله بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا تصُوْمُوا يَوْمَ السَّبْت اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ احدُكُمْ اِلَّا عُوْدَ عنبٍ او لِحَاءَ شجرةٍ فَلْيَمُصَّهُ.

۱۷۲۶: حضرت عبداللہ بن بسر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن فرض روزہ کے علاوہ نہ رکھو اگر تم میں سے کسی کو کھانے کو کچھ نہ ملے تو انگور کی شاخ یا درخت کی چھال ہی چوس لے۔

حدثنا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَة ثنا سُفيانُ بْنُ حبيب عَنْ ثَوْرِ بْنِ يزيد عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَان عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فذكر نحوَهُ

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی ہمشیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا۔

۳۹: بَابُ صِيَامِ الْعَشْرِ

باب: ذی الحجہ کے دس دنوں کے روزے

۱۷۲۷: حدثنا عليُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا ابُوْ مُعاوية عن الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سعيد بْنِ جُبَيْرٍ عن ابْنِ عبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تعالى عنهُ ما قال قال رسُوْلُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وَسَلَّم ما مِنْ اَيَّامِ العملُ الصَّالِحُ فِيْها احبُّ اِلى الله مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ يَعْنِيْ الْعشر قالُوْ يا رَسُوْل

۱۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں باقی دنوں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کے راستے

اللهِ و لا الْجِهادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ؟ قَال وَ لَا الْجِهادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ الّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ.

میں جہاد بھی نہیں اِلاّ یہ کہ کوئی مرد جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لوٹے (بلکہ مال خرچ کر دے اور جان کی قربانی دے دے)۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عَبِیْدَة ثنا مَسْعُوْدُ بْنُ واصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَة عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة قال قَال رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِن اَیَّامِ الدُّنْیا اَیَّامٌ اَحَبُّ اِلَی اللهِ سُبْحَانَهُ اَنْ یُتَعَبَّدَ لَهُ فِیْهَا مِنْ اَیَّامِ الْعَشْرِ و اِنَّ صِیَامَ یَوْمٍ فِیْهَا لَیَعْدِلُ صِیَامَ سَنَةٍ و لَیْلَةٍ فِیْهَا بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۱۷۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایام میں اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کی عبادت سے زیادہ کوئی عبادت پسند نہیں ان میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات (کی عبادت) لیلۃ القدر کے برابر ہے۔

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَة قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَامَ الْعَشْرَ قَطُّ

۱۷۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دس دنوں میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں عشر سے مراد عشرۂ ذی الحجہ ہے اور اس کے بھی ابتدائی نو دن مراد ہیں جن کو تغلیباً عشر سے تعبیر کر دیا گیا ورنہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا روزہ تو ہے ہی ناجائز پھر یوم النحر کے سوا بقیہ عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھنا بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ایام میں روزے رکھنا ثابت ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت باب میں تاویل ضروری ہے اور وہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نوبت (باری) میں یہ عشرہ واقع نہ ہوا ہو اور اگر واقعہ ہوا ہو تو اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ کے روزے نہ رکھے ہوں۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کر دیا۔

۴۰: صِیَامِ یَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفہ میں نویں ذی الحجہ کا روزہ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ ثَنَا غَیْلَانُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللهِ اَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهُ وَالَّتِیْ بَعْدَهُ.

۱۷۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَة عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ قَتَادَة ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱۷۳۱: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے

اللہ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ اَمَامَهُ وَ سَنَةٌ بَعْدَهُ.

ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنِیْ حَوْشَبُ بْنُ عَقِيْلٍ حَدَّثَنِیْ مَهْدِیُّ الْعَبْدِیُّ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ بَيْتِهِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ.

۱۷۳۲: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر جا کر ان سے عرفات میں عرفہ کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث باب سے صوم یوم عرفہ کی فضیلت اور استحباب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ روزہ ہمارے نزدیک بھی مندوب ہے۔ البتہ حجاج کے حق میں عرفات میں صوم یوم عرفہ مکروہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ضعف اور کمزوری ہو جائے گی اور اس مبارک موقع پر زیادتی دعا کا جو مقصود ہے وہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

۴۱: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب: عاشورہ کا روزہ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَ يَاْمُرُ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صُيَّامًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ اَنْجَی اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰی وَ اَغْرَقَ فِيْهِ فِرْعَوْنَ فَصَامَهُ وَ اَمَرَ بِصِيَامِهِ شُكْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَ اَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۱۷۳۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودیوں کا روزہ ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: یہ روزہ کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو نجات عطا فرمائی اور فرعون کو غرق کیا۔ تو موسیٰ نے خود بھی شکرانے کے طور پر یہ روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم موسیٰؑ کے تم سے زیادہ حقدار ہیں پھر آپ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِیٍّ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مِنْكُمْ اَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ قُلْنَا مِنَّا مَنْ طَعِمَ وَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَطْعَمْ قَالَ فَاَتِمُّوْا

۱۷۳۵: حضرت محمد بن صیفیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے عاشورہ کے دن ہمیں فرمایا کہ تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہم نے عرض کیا کہ بعض نے کھایا اور بعض نے نہیں کھایا۔ فرمایا جس نے کچھ کھایا اور جس نے کچھ نہ

بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ مَنْ كَانَ طَعِمَ وَ مَنْ لَمْ يَطْعَمْ فَارْسِلُوْا اِلَى اَهْلِ الْعَرُوْضِ فَلْيُتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ قَالَ يَعْنِيْ اَهْلَ الْعَرُوْضِ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ.

کھایا دونوں شام تک (کچھ نہ کھائیں اور روزہ) پورا کریں اور مدینہ کے اطراف میں گاؤں والوں کی طرف آدمی بھیجو کہ وہ بھی بقیہ دن کچھ نہ کھائیں۔

۱۷۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلَى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ الْيَوْمَ التَّاسِعَ.

۱۷۳۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا۔

قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ زَادَ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ يَفُوْتَهُ عَاشُوْرَاءُ.

دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ اس خدشہ سے کہ عاشورہ کا روزہ چھوٹ نہ جائے۔

۱۷۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كَرِهَهُ فَلْيَدَعْهُ.

۱۷۳۷ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم عاشوراء کا تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تم میں سے جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۷۳۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ.

۱۷۳۸ : حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ یوم عاشوراء کے روزہ سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ عاشوراء عشر سے ماخوذ ہے۔ عاشرہ کے معنی میں۔ اس کا موصوف محذوف ہے۔ اللیلۃ العاشوراء اور اس سے مراد محرم کی دسویں تاریخ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ عاشوار کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اُس وقت یہ روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی اور صرف اس کا استحباب باقی رہ گیا۔

۴۲ : بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب : سوموار اور جمعرات کا روزہ

۱۷۳۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْغَازِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ

۱۷۳۹ : حضرت ربیعہ بن غاز نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا تو فرمانے لگیں آپؐ سوموار اور جمعرات کا

كان يتحرّى صِيَام الْإِثْنَيْن والْخَمِيس.

روزہ رکھتے تھے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ انك تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فقال إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيس يَغْفِرُ اللهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ يَقُولُ دَعْهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا.

۱۷۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے دو قطع کلامی کرنے والوں کے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دو تاوقتیکہ یہ صلح کر لیں۔

خلاصۃ الباب ☆ پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت تو خود حدیث ترمذی میں مذکور ہے کہ ان دونوں دنوں میں بندوں کے اعمال باری تعالیٰ کے دربار میں پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر پیر کی تو خاص طور پر اس لیے بھی اہمیت ہے کہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے قباء پہنچے۔ ان خصوصیات کی بناء پر پیر کے دن کو دوسرے ایام پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اور تمام عبادتوں میں روزہ کو کیوں اختیار کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ کس وقت اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور روزہ ایسی عبادت ہے جو تمام دن قائم رہتی ہے بخلاف دوسری عبادتوں کے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ہوتی ہیں۔

۴۳: بَابُ صِيَامِ أَشْهُرِ الْحَرَامِ

باب: اشہر حرم کے روزے

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا لِي أَرَى جِسْمَكَ نَاحِلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا بِالنَّهَارِ مَا أَكَلْتُهُ إِلَّا بِاللَّيْلِ قَالَ مَنْ أَمَرَكَ أَنْ تُعَذِّبَ نَفْسَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمًا بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمَيْنِ بَعْدَهُ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ وَصُمْ أَشْهُرَ الْحُرُمِ.

۱۷۴۱: حضرت ابو مجیبہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد یا چچا نے کہا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں وہی شخص ہوں جو گزشتہ سال آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا تم کمزور لگ رہے ہو۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دن کو کھانا نہیں کھاتا صرف رات کو کھانا کھاتا ہوں۔ فرمایا: تمہیں کس نے کہا کہ اپنی جان کو عذاب میں مبتلا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھ میں (روزہ رکھنے کی) قوت ہے۔ فرمایا: صبر کا مہینہ (رمضان) روزہ رکھو اور اسکے بعد (مہینہ میں) ایک۔ میں نے عرض کیا۔ مجھ میں اس زائد کی قوت

ہے۔فرمایا: ماہ صبر کے روزے رکھواور اسکے بعد (ہر ماہ) دو دن۔ میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زائد قوت ہے۔ فرمایا: ماہ صبر کے روزہ رکھواور اسکے بعد (ہر ماہ) تین دن اور اشہر حرام کے روزے رکھ لو۔

۱۷۴۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِیْ تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ.

۱۷۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کن روزوں کی ہے؟ فرمایا: اللہ کا مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ نَهٰی عَنْ صِیَامِ رَجَبٍ

۱۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا۔

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ كَانَ یَصُوْمُ اَشْهُرَ الْحُرُمِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُمْ شَوَّالًا فَتَرَكَ اَشْهُرَ الْحُرُمِ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یَصُوْمُ شَوَّالًا حَتّٰی مَاتَ.

۱۷۴۴: حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اشہر حرم کے روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: شوال میں روزے رکھا کرو تو انہوں نے اشہر حرم کو چھوڑ دیا اور تا وقت وفات شوال میں روزے رکھتے رہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اَشْهُرُ الْحُرُمِ: (رجب ذی قعدہ محرم ذوالحجہ) اُن مہینوں کو کہتے ہیں جن کی عرب جاہیت کے زمانہ میں بہت تعظیم کرتے تھے اور جنگ وجدل سے بچتے تھے اور حرام سمجھتے تھے۔ قرآن میں سورۂ بقرہ کی آیت ۲۱۶ سے قتال کی حرمت سمجھ میں آتی ہے پھر جمہور فقہاء کے نزدیک اور بقول ابوبکر جصاص عام فقہاء امصار کے مسلک پر یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینے میں قتال ممنوع نہیں لیکن ان مہینوں کی تعظیم اپنے حال پر باقی رہی۔ اسی وجہ سے ان مہینوں میں روزہ رکھنا' کوئی دوسری عبادت کرنا باعث اجر وثواب ہے۔ حدیث ۱۷۴۳ میں رجب کے روزہ کی نہی وارد ہوئی کیونکہ مشرکین اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو رجب کے روزے پر مارتے تھے اور فرماتے ' مارجب؟ کہ رجب کیا ہے؟ ایک مہینہ ہے جس کی تعظیم جاہلیت والے کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اس کی تعظیم ختم ہوگئی۔ یہ روایات طبرانی اوسط میں بھی آتی ہے۔ اس کی زیدہ تفصیل ما ثبت باالسنة للشیخ عبدالحق محدث دہلویؒ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ حافظؒ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزے کی احادیث موضوع ہیں۔ (مرقاۃ)

۴۴: بَابُ فِی الصَّوْمِ زَكٰوةُ الْجَسَدِ

باب: روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے

۱۷۴۵ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا

۱۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ جُمْهَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ.

زَادَ مُحْرِزٌ فِي حَدِيثِهِ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے۔ بدن کی زکوۃ روزہ ہے۔

محرز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ آدھا صبر ہے۔

۴۵: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

باب: روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کا ثواب

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ خَالِي يَعْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا.

۱۷۴۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کو بھی اس کے برابر اجر ملے گا۔ روزہ دار کے ثواب میں کمی بھی نہ ہوگی۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى اللَّخْمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.

۱۷۴۷: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے ہاں روزہ افطار کیا تو دعا دی کہ روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں۔

۴۶: بَابُ فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

باب: روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلٌ قَالُوا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَكَانَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ صَائِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ.

۱۷۴۸: حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ بعض حاضرین کا روزہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلال ناشتہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرا روزہ

لِبَلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ الْغَدَاءُ یَا بِلَالُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ! فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَأْکُلُ اَرْزَاقَنَا وَ فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّۃِ اَشَعَرْتَ یَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُہٗ وَ تَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ مَا اُکِلَ عِنْدَہٗ.

ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا زائد رزق جنت میں ہے۔ بلال آپ کو معلوم بھی ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کھایا جائے اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے سامنے کھانا پینا درست ہے۔ فرشتوں سے زیادہ اس نے یہ کام کیا کہ کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی کے حصول کی خاطر نہیں کھایا اور فرشتوں کو تو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں اس لئے ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۴۷: بَابُ مَنْ دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ وَ ھُوَ صَائِمٌ

باب: روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو کیا کرے؟

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَ ھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ.

۱۷۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی روزہ دار ہو اور اسے کھانے کی دعوت دی جائے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ السُّلَمِیُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ وَھُوَ صَائِمٌ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَ اِنْ شَاءَ تَرَکَ.

۱۷۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ دار ہو تو دعوت قبول کرے (اور حاضر ہو) پھر اگر چاہے تو کھائے (اور قضا کر لے) اور چاہے تو نہ کھائے۔

خلاصۃ الباب ☆ نیکیوں اور عبادات کو مخفی رکھنا اور چھپانا چاہیے لیکن یہاں پر جو کہا گیا ہے کہ دعوت دینے والے کو روزہ دار بتا دے کہ میرا روزہ ہے وجہ یہ ہے کہ اس کی دلجوئی مقصود ہے اور دل میں رنجیدہ نہ ہو اور اگر بہت زیادہ اصرار کرے تو اس کی خاطر دعوت کو قبول کر لینا چاہیے اور بعد میں قضاء کرے۔

۴۸: بَابُ فِی الصَّائِمِ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُہٗ

باب: روزہ دار کی دُعا رَد نہیں ہوتی

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ، عَنْ سَعْدَانَ الْجُھَنِیِّ عَنْ سَعْدٍ اَبِیْ مُجَاھِدٍ الطَّائِیِّ (وَ کَانَ ثِقَۃً) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی، امام عادل، روزہ دار کی افطار تک اور مظلوم کی دُعا کہ

اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترد دعوتھم الامام العادل والصائم حتی یفطر و دعوۃ المظلوم یرفعھا اللہ دون الغمام یوم القیامۃ و تفتح لھا ابواب السماء ویقول بعزتی لانصرنک و لو بعد حین.

اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت بادلوں سے اوپر اٹھائیں گے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا گو کچھ وقت کے بعد۔

۱۷۵۳: حدثنا ھشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم ثنا اسحٰق بن عبید اللہ المدنی، قال سمعت عبد اللہ بن ابی ملیکۃ یقول سمعت عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للصائم عند فطرہ لدعوۃ ما ترد.

قال ابن ابی ملیکۃ سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول اذا افطر اللھم انی اسألک برحمتک التی وسعت کل شیء ان تغفرلی.

۱۷۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔ حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے سنا: اے اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز کو شامل ہے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرما دیجئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں تین آدمیوں کی دعاء کا قبول ہونا بیان کیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ عدل کرنا جتنا مہتم بالشان ہے' اتنا ہی عادل آدمی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور آرام و راحت دینا' بے کسوں کی مدد کرنا' ایسے آدمی کی دعا کیسے رد ہو سکتی ہے۔ روزہ دار محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر بھوک و پیاس برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور مظلوم کی آہ تو خالی جاتی نہیں ہے۔ چاہے مسلم ہو یا کفر ہو' ظلم کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے خواہ ذرا دیر ہو جائے۔ تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو جائے گا۔ اس باب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت قبول ہوتی ہے لہٰذا دعا کا اہتمام بہت زیادہ کرنا چاہیے۔

۴۹: بَابُ فِی الْاَکْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ

باب: عید الفطر کے روز گھر سے نکلنے سے قبل کچھ کھانا

۱۷۵۴: حدثنا جبارۃ بن المغلس ثنا ھشیم عن عبید اللہ بن ابی بکر عن انس بن مالک قال کان النبی ﷺ لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم تمرات.

۱۷۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ چھوہارے کھائے بغیر نہ نکلتے۔

۱۷۵۵ حدثنا جبارۃ ابن المغلس ثنا مندل ابن علی ثنا عمر بن صھبان عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی ﷺ لا یغدوا یوم الفطر حتی یغدی اصحابہ من

۱۷۵۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ عید الفطر کے روز عیدگاہ کو نہ جاتے تھے جب تک اپنے صحابہ کو صدقہ فطر میں سے ناشتہ نہ کروا دیتے (جو صدقہ فطر آپؐ کے پاس جمع ہوتا

صدقۃ الفطر

نماز عید جانے سے قبل آپ مساکین صحابہ میں تقسیم فرما دیتے)۔

۱۷۵۶: حدثنا محمد بن یحیی ثنا ابو عاصم ثنا ثواب بن عتبۃ المھری عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ کان لا یخرج یوم الفطر حتی یاکل و کان لا یاکل یوم النحر حتی یرجع

۱۷۵۶: حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھائے بغیر نہ نکلتے اور عید الاضحیٰ کو (نماز سے) واپس آنے تک کچھ نہ کھاتے۔

۵۰: باب من مات و علیہ صیام رمضان قد فرط فیہ

باب: جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں جن کو کوتاہی کی وجہ سے نہ رکھا

۱۷۵۷: حدثنا محمد بن یحیی ثنا قتیبۃ ثنا عبثر عن اشعث عن محمد بن سیرین عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ من مات و علیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین.

۱۷۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذمہ کچھ روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی جانب سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

۵۱: باب من مات و علیہ صیام من نذر

باب: جس کے ذمہ نذر کے روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے

۱۷۵۸: حدثنا عبد اللہ بن سعید ثنا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن مسلم البطین و الحکم و سلمۃ بن کھیل عن سعید بن جبیر و عطاء و مجاھد عن ابن عباس قال جاءت امرأۃ الی النبی ﷺ فقالت یا رسول اللہ ان اختی ماتت و علیھا صیام شھرین متتابعین قال ارأیت لو کان علی اختک دین اکنت تقضینہ؟ قال بلی قال فحق اللہ احق.

۱۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول میری ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ذمہ مسلسل دو ماہ کے روزے تھے۔ فرمایا: بتاؤ اگر تمہاری ہمشیرہ کے ذمہ قرض ہوتا تم ادا کرتیں۔ عرض کرنے لگیں کیوں نہیں ضرور۔ فرمایا تو اللہ کا حق زیادہ اس لائق ہے کہ ادا کیا جائے۔

۱۷۵۹: حدثنا زھیر بن محمد ثنا عبد الرزاق عن سفیان عن عبد اللہ بن عطاء عن ابن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن ابیہ قال جاءت امرأۃ الی النبی ﷺ فقالت یا رسول اللہ ان امی ماتت و علیھا صوم افاصوم عنھا قال نعم.

۱۷۵۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمہ روزہ تھے اُن کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھ لوں؟ فرمایا جی۔

خلاصۃ الباب ☆ اگر میت نے مرنے سے پہلے فدیہ کی وصیت کی ہو تو وارث پر روزہ کے بدل فدیہ دینا واجب ہے۔ اگر وصیت نہیں کی تو اختیار ہے۔ اگر فدیہ دے دے تو رحمت خداوندی سے اُمید کی جاتی ہے کہ روزہ کا بدل بن جائے لیکن میت کی طرف سے روزہ رکھنا جس کو نیابت فی العبادۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے جمہور علماء کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی۔ جمہور کا استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث: **قال لا یصلی اور عن احد ولا بصوم احد** یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے۔ صحابہ کا تعامل بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ کسی صحابی سے یہ منقول نہیں کہ اُس نے کسی کی طرف سے نماز پڑھی ہو یا روزے رکھے ہوں۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے منسوخ ہے یا ان صحابیہؓ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی بہن کو پہنچا دو۔

۵۲ : بَابُ فِیمَنْ اَسْلَمَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: جو ماہِ رمضان میں مسلمان ہو

۱۷۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَهْبِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عِیْسٰی بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطِیَّةَ بْنِ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ ثَنَا وَفْدُنَا الَّذِیْنَ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِاِسْلَامِ ثَقِیْفٍ قَالَ وَ قَدِمُوْا عَلَیْهِ فِیْ رَمَضَانَ فَضَرَبَ عَلَیْهِمْ قُبَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلَمَّا اَسْلَمُوْا صَامُوْا مَا بَقِیَ عَلَیْهِمْ مِنَ الشَّهْرِ.

۱۷۶۰ : حضرت عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہمارا وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے ہمیں ثقیف کے اسلام لانے کے متعلق بتایا کہ وہ رمضان میں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لئے قبہ لگوایا جب وہ مسلمان ہو گئے تو باقی مہینہ روزے رکھے۔

۵۳ : بَابُ فِی الْمَرْاَةِ تَصُوْمُ بِغَیْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا روزہ رکھنا

۱۷۶۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا الْمَرْاَةُ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ یَوْمًا مِنْ غَیْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.

۱۷۶۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر بیوی رمضان کے علاوہ ایک دن بھی روزہ نہ رکھے۔

۱۷۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النِّسَاءَ اَنْ یَصُمْنَ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ

۱۷۶۲ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاوندوں کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور علماء کے نزدیک یہ ممانعت تحریمی ہے لیکن اس کے باوجود اُس نے روزہ رکھ لیا تو روزہ تو بہر حال درست ہو جائے گا اگرچہ گنہگار رہو گی۔

۵۴: بَابُ فِیْمَنْ نزل بِقَوْمٍ فلا یَصُوْمُ اِلّا باِذْنِہِمْ

باب: مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے

۱۷۶۳. حدثنا محمّدُ بنُ یحیی الازدیُّ ثنا موسی بنُ داؤد و خالدُ بنُ ابی یزید قالا ثنا ابو بکر المدنیُّ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن النبیّ ﷺ قال اذا نزل الرّجُلُ بقوْمٍ فلا یصُوْمُ الّا باذْنِہِمْ.

۱۷۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث منکر ہے۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تب بھی حسن معاشرت اور استحباب پر محمول ہوگی۔ وجہ یہ ہے کہ مہمان کے روزے میزبان کے لیے باعث تکلیف ہوں گے۔ اس لیے کہ اُسے سحری اور افطار کا بطورِ خاص اہتمام کرنا پڑے گا۔

۵۵: بَابُ فِیْمَنْ قال الطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

باب: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے

۱۷۶۴. حدثنا یعقوبُ بنُ حُمید بن کاسبٍ ثنا محمّدُ بنُ معنٍ عن ابیہ عن عبد اللہ بن عبد اللہ الاموی عن معن بن محمّدٍ عن حنظلۃ بن علیّ الاسلمیّ عن ابی ہریرۃ عن النبیّ ﷺ انہ قال الطّاعمُ الشّاکر بمنزلۃ الصّائم الصّابر

۱۷۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر ہے۔

۱۷۶۵. حدثنا اسماعیلُ بنُ عبد اللہ الرّقیُّ ثنا عبدُ اللہ بنُ جعفرٍ ثنا عبدُ العزیز بنُ محمّدٍ عن محمّد بن عبد اللہ بن ابی حُرّۃ عن عمّہ حکیم بن ابی حُرّۃ عن سنان بن سنّۃ الاسلمیُّ صاحب النبیّ ﷺ قال قال رسُوْلُ اللہ ﷺ الطّاعِمُ الشّاکرُ لہٗ مثْلُ اجر الصّائم الصّابر

۱۷۶۵: حضرت سنان اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کو روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (یعنی اللہ اس عمل کو بہت پسند کرتے ہیں اور بے بہا اَجر و ثواب عنایت کرتے ہیں)۔

۵۶: بابُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

باب: لیلۃ القدر

۱۷۶۶. حدثنا ابو بکر بنُ ابی شیبۃ ثنا اسماعیلُ بنُ عُلیّۃ عن ہشام الدّستوائیّ عن یحیی بن ابی کثیرٍ عن ابی سلمۃ عن ابی سعید الخُدریّ قال اعْتکفْنا مع رسُوْل اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم الْعشْر الاوْسط من رمضان فقال

۱۷۶۶. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر

انی اُرِیتُ لیلة القدر فاُنسیتُها فالتمسوها فی العشر الاواخر فی الوتر

دکھا کر بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ یا تو یہ ہے کہ تقدر فیھا الارزاق والارحال یعنی اس رات میں ہر انسان کی عمر' موت' رزق اور بارش وغیرہ کی مقداریں مقرر فرشتوں کو لکھوا دی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال میں حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شب قدر امت محمدیہ (ﷺ) کی خصوصیت میں سے ہے۔ لیلۃ القدر کی تعیین میں شدید اختلاف ہے' یہاں تک کہ اس میں پچاس کے قریب اقوال شمار کیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ سارے سال میں دائر ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور عکرمہ وغیرہ سے منقول ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی بھی مشہور روایت یہی ہے۔ شیخ اکبر ابن عربی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ تاہم جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ بالخصوص طاق راتوں میں دائر ہوتی ہے۔ ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے کہ اس کی تلاش میں عبادت کا بطور خاص اہتمام کیا کرو۔

۵۷: بَابُ فِی فَضْلِ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: ماہِ رمضان کی آخری دس راتوں کی فضیلت

۱۷۶۷: حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب و ابو اسحٰق الھروی ابراھیم بن عبد اللہ بن حاتم قالا ثنا عبد الواحد بن زیاد ثنا الحسن بن عبید اللہ عن ابراھیم النخعی عن الاسود عن عائشة قالت کان النبی ﷺ یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرہ

۱۷۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس راتوں میں عبادت میں ایسی کوشش فرماتے جو اس کے علاوہ میں نہ فرماتے۔

۱۷۶۸: حدثنا عبد اللہ بن محمد الزھری ثنا سفیان عن ابن عُبید بن بسطاس عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت کان النبی ﷺ اذا دخلت العشر احیا اللیل و شد المیزر و ایقظ اھلہ.

۱۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے میں شب بیداری کرتے ازار کس لیتے اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگا دیتے۔

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِعْتِکَافِ

باب: اعتکاف

۱۷۶۹: حدثنا ھناد بن السری ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرة قال کان النبی ﷺ یعتکف کل عام عشرة ایام فلما کان العام الذی قبض فیه اعتکف عشرین یوما و کان یعرض علیه

۱۷۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس روزہ اعتکاف فرماتے تھے جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال آپؐ نے بیس روز اعتکاف فرمایا۔

الْقُرْآنُ فِیْ کُلِّ عامٍ مرَّةً فلمَّا کان الْعامُ الَّذِیْ قُبِض فیه عُرِض علیه مرَّتین

ہر سال ایک مرتبہ آپؐ کے ساتھ قرآن کا دور کیا جاتا۔ وصال کے سال دوبارہ کیا گیا۔

۱۷۷۰. حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ یَحْیی ثنا عبْدُ الرَّحْمنِ ابْنُ مهْدیّ عنْ حمَّاد بْن سلمة عنْ ثابتٍ عنْ ابی رافعٍ عنْ اُبَیّ بْن کعْبٍ انَّ النَّبیَّ ﷺ کان یعْتکِفُ الْعشر الْاواخر منْ رمضان فسافر عامًا فلمَّا کان من الْعام الْمُقْبل اعْتکف عشْرین یوْمًا.

۱۷۷۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو اس سے اگلے سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اعتکاف: لغت میں کسی جگہ یا کسی شئی پر ٹھہرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں مسجد میں روزہ اور نیت کے ساتھ ٹھہرنا۔ اعتکاف نفلی کا زمانہ کم از کم امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک دن ہے۔ امام مالکؒ کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دن کا اکثر حصہ ہے جبکہ امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایک ساعت ہے۔ امام احمدؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں: ۱) اعتکاف واجب۔ وہ اعتکاف کہ جو نذر کرنے یعنی منت ماننے سے واجب ہو گیا یعنی کوئی آدمی زبان سے یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ ۲) اعتکاف نفل۔ جو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ ۳) اعتکاف مسنون وہ اعتکاف جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اس لیے اس کو اعتکاف مسنون کہتے ہیں۔ یہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

۵۹: بَابُ ما جَاءَ فِیْمَنْ یَبْتَدِئُ الْاِعْتِکَافَ وَ قَضَاءِ الْاِعْتِکَافِ

باب: اعتکاف شروع کرنا اور قضا کرنا

۱۷۷۱. حدَّثنا اَبُوْ بکْر بْنُ اَبِیْ شیْبة ثنا یعْلی ابْنُ عُبیْد ثنا یحْیی بْنُ سعیْدٍ عنْ عائشة رضی اللّٰهُ تعالی عنْها قالتْ کان النَّبیُّ صلَّی اللّٰهُ علیْه وسلَّم اذا اراد انْ یعْتکف علی الصُّبْح ثُمَّ دخل الْمکان الَّذِیْ یُرِیْدُ انْ یعْتکفُ فیْه فاراد انْ یعْتکِف الْعشْر الْاواخر منْ رمضان فامر فضُرب لهٗ خباءٌ فامرتْ عائشةُ بخباءٍ فضُرب لها و امرتْ حفْصةُ بخباءٍ فضُرب لها فلمَّا راتْ زیْنبُ خباءهُما امرتْ بخباءٍ فضُرب لها فلمَّا رای ذلک رسُوْلُ اللّٰه صلَّی اللّٰهُ علیْه وسلَّم قال الْبرُّ

۱۷۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جاتے آپ کا ارادہ ہوا کہ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کریں۔ آپ کے فرمانے پر خیمہ نصب کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی خیمہ نصب کرنے کو کہا۔ ان کے لئے بھی خیمہ نصب کر دیا گیا۔ حضرت زینبؓ نے ان کا خیمہ دیکھا تو ایک اور خیمہ نصب کرنے کا کہہ دیا ان کے لئے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: تم

تردن فلم یعتکف فی رمضان واعتکف عشرا من شوال
نے نیکی کا ارادہ کیا؟ سو آپؐ نے رمضان میں اعتکاف نہ فرمایا اور شوال میں ایک عشرہ اعتکاف فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ رمضان میں اعتکاف چھوٹا ہے۔ ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے سال اس کی قضاء فرمائی اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بناء پر اعتکاف چھوڑ دیا تھا کہ بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی مسجد نبوی میں اپنے اعتکاف کے لیے خیمے لگوائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ فرمایا یعنی کیا تم نیکی کرنا چاہتی ہو؟ اس کا مطلب حافظ ابن حجرؒ نے یہ بیان کیا کہ پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے۔ ان دونوں کو دیکھ کر دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی اپنے خیمے لگوائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھے کہ یہ مقابلہ نیکی میں غیرت کی وجہ سے ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے لیے ہے یا اس وجہ سے کہ مسجد میں عورتوں کا اجتماع ہو جائے گا اور گھر جیسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد فوت ہونے کا اندیشہ ہوا تو سب خیمے اٹھوا دیئے اور خود بھی نہیں اعتکاف فرمایا۔ اس کی قضاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں ان دس دنوں میں کی جس کا ذکر امام ابن ماجہ نے حدیث باب میں کیا ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ اعتکاف مسنون کو توڑنے سے قضاء واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ مفتی بہ قول یہ ہے کہ جس دن اعتکاف توڑا ہے صرف اسی دن کی قضاء واجب ہوگی پورے عشرہ کی نہیں۔ یہی امام مالک کا مسلک ہے۔

۶۰ : بَاب فِی اِعْتِكَافِ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ
باب: ایک دن یا رات کا اعتکاف

۱۷۷۲ حدثنا اسحق بن موسی الخطمی ثنا سفیان بن عیینة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن عمر انه کان علیه نذر لیلة فی الجاهلیة یعتکفها فسأل النبی ﷺ فامره ان یعتکف.

۱۷۷۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی منت مانی تھی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی نذر کرنے سے اعتکاف واجب ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔ اسی پر اجماع ہے۔

۶۱ : بَابُ فِی الْمُعْتَكِفِ یَلْزِمُ مَكَانًا مِنَ الْمَسْجِدِ
باب: معتکف مسجد میں جگہ متعین کرے

۱۷۷۳ حدثنا احمد بن عمرو بن السرح ثنا عبد الله بن وهب انبانا یونس ان نافعا حدثه عن عبد الله بن عمر ان رسول الله ﷺ كان یعتكف العشر الاواخر من رمضان.

۱۷۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

قال نافعٌ و قد ارانی عبدُ الله بن عُمر المکان الّذی یعتکف فیہ رسُولُ اللہ ﷺ۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ دکھائی۔

۱۷۷۴: حدّثنا محمّدُ بنُ یحیی ثنا نُعیمُ بنُ حمّادٍ ثنا ابنُ المبارک عن عیسی بن عمر بن موسی عن نافعٍ عن ابن عُمر عن النّبیّ ﷺ انّہُ کان اذا اعتکف طُرح لہٗ فراشہٗ اوْ یُوضعُ لہٗ سریرُہٗ وراء اُسطوانۃ التّوبۃ

۱۷۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر یا تخت ستون اسطوانہ کے پیچھے لگا دیا جاتا۔

۶۲: بابُ الْاِعْتِکافِ فِیْ خَیْمَۃِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف کرنا

۱۷۷۵ حدّثنا مُحمّدُ بنُ عبد الاعلی الصّنعانیُّ ثنا الْمُعتمرُ بنُ سُلیمان حدّثنی عُمارۃُ بنُ عزیّۃ قال سمعْتُ مُحمّد بن ابرھیم عن ابی سلمۃ عن ابی سعید الْخُدریّ انّ رسُول اللہ ﷺ اعتکف فیْ قُبّۃٍ تُرکیّۃٍ علی سُدّتھا قطعۃُ حصیرٍ قال فاخذ الحصیر بیدہ فنحّاھا فی ناحیۃ القُبّۃ ثُمّ اطّلع رأسہٗ فکلّم النّاس

۱۷۷۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا اس کے دروازے پر چٹائی کا ٹکڑا لگا ہوا تھا۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کو ہاتھ سے پکڑ کر خیمہ کے کونہ میں کر دیا اور اپنا سر باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی۔

۶۳: بَابُ فِی الْمُعْتَکِفِ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَ یَشْھَدُ الْجَنَائِزَ

باب: دورانِ اعتکاف بیمار کی عیادت اور جنازے میں شرکت

۱۷۷۶ حدّثنا مُحمدُ بنُ رُمحٍ انبأنا اللّیثُ ابنُ شھابٍ عنْ عُروۃ بْنِ الزُّبیرِ و عمرۃ بنْت عبد الرّحمن انّ عائشۃ قالتْ انْ کُنْتُ لاَدْخُلُ الْبیْتُ لِلْحاجۃِ والْمرِیْضُ فِیْہِ فما اسْئلُ عنْہُ اِلّا و انا مارّۃٌ قالتْ و کانَ رسُوْلُ اللہِ ﷺ لا یدْخُلُ الْبیْت اِلّا لِحاجۃٍ اِذا کانُوْا مُعْتکِفِیْن۔

۱۷۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں کسی کام کے لئے گھر جاتی گھر میں مریض ہوتا تو میں چلتے چلتے ہی اس سے حال احوال لیتی۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ اعتکاف بلا ضرورت گھر نہ جاتے۔

۱۷۷۷: حدّثنا احْمدُ بْنُ منْصُوْرٍ اَبُوْ بکْرٍ ثنا یُوْنُسُ بْنُ مُحمّدٍ ثنا الْھیّاجُ الْخُراسانیُّ ثنا عنْبسۃُ بْنُ عبد الرّحْمن عنْ عبْد الْخالِقِ عنْ انس بْنِ مالکٍ قال قال رسُوْلُ اللہ ﷺ الْمُعْتکِفُ یتْبعُ الْجنازۃ و یعُوْدُ الْمرِیْض۔

۱۷۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معتکف جنازہ میں جا سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ عیادت مریض اور جنازہ میں حاضر ہونے کے لیے مقصوداً نکلنا بالاتفاق ناجائز ہے۔ البتہ قضاء حاجت کے لیے آتے جاتے ضمناً عیادتِ مریض کر لینا جائز ہے لیکن نمازِ جنازہ میں شرکت چونکہ بغیر ٹھہرے نہیں ہو سکتی

اس لیے اس میں ٹھہرنے کی گنجائش ہے لیکن نماز ختم ہوتے ہی فوراً لوٹنا واجب ہے۔

٦٤ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَكِفِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَ يُرَجِّلُهُ

باب: معتکف سر دھو سکتا ہے اور کنگھی کر سکتا ہے

١٧٧٨ حدثنا علیُّ بنُ محمدٍ ثنا وكيعٌ عن هشام بن عُروة عن ابيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسولُ الله ﷺ يُدْنِي الَيّ رأسه و هو مُجاورٌ فاغسلُهُ وأُرجّلُه و انا في حُجرتي و انا حائضٌ و هو في المسجد

١٧٧٨ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کرتے میں سر دھو کر کنگھی کرتی حالانکہ میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی حالت حیض میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے۔

٦٥ : بَابُ فِي الْمُعْتَكِفِ يَزُوْرُهُ اَهْلُهُ فِي الْمَسْجِدِ

باب: معتکف کے گھر والے مسجد میں اس سے ملاقات کر سکتے ہیں

١٧٧٩ حدثنا ابرهيمُ بنُ المنذرِ الحزاميُّ ثنا عُمرُ بنُ عُثمان بن عُمر بن مُوسى بن عُبيد الله بن معمر عن ابيه عن ابن شهابٍ اخبرني عليُّ بنُ الحُسين عن صفيّة بنت حُيَيّ زوج النبيّ ﷺ انها جاءت الى رسول الله ﷺ تزُورُه و هو مُعتكفٌ في المسجد في العشر الاواخر من شهر رمضان فتحدّثت عندهُ ساعةً من العشاء ثمّ قامت تنقلبُ فقام معها رسولُ الله ﷺ يقلبها حتى اذا بلغت باب المسجد الّذي كان عند مسكن امّ سلمة زوج النّبيّ ﷺ فمرّ بهما رجُلان من الانصار فسلّما على رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ثُمّ نفذا فقال لهما رسولُ الله صلّى الله عليه وسلّم على رِسلكما انها صفيّةُ بنتُ حييّ قالا سُبحان الله يارسُول الله و كبُر عليهما ذلك فقال رسُولُ الله صلّى الله عليه وسلّم انّ الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدّم و انّي خشيتُ انْ يقذف في قُلوبكُما شيئًا

١٧٧٩ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں۔ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے رات کو کچھ دیر آپ سے بات چیت کی پھر اٹھ کر واپس جانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں چھوڑنے کے لئے اس دروازہ تک تشریف لائے جو ان کے مکان کو لگتا تھا آپ دونوں کے پاس سے دو انصاری مرد گزرے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول سبحان اللہ (یعنی کیا ہم آپ پر شبہ کر سکتے ہیں) آپ کا یہ فرمانا ان پر گراں گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان میں خون کی طرح پھرتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں وسوسہ نہ ڈالے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتکف کے گھر والے ملاقات کے لیے آ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا احترام ملحوظ رہے اور فضول گفتگو سے بچا جائے۔ آج کل بہت افراط وتفریط ہو رہی ہے۔ یا معتکف منہ لپیٹ کر بالکل خاموش رہتا ہے یا پھر بعض معتکفین کے عزیز و اقارب اور احباب مسجد میں آ کر بیٹھ کر دُنیا جہان کی باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے طاعات کے ضائع ہو جانے کا خوف ہونے لگتا ہے۔

٦٦ : بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ تَعْتَكِفُ

باب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۱۷۸۰ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعَتْ تَحْتَهَا الطَّسْتَ

۱۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مکرمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معتکف ہوئیں انہیں کبھی گدلا پانی اور کبھی سرخی دکھائی دیتی بسا اوقات انہوں نے اپنے نیچے طشت بھی رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مستحاضہ عورت نماز' تلاوت' قراءتِ قرآن کر سکتی ہے اسی طرح اعتکاف بھی کر سکتی ہے۔

٦٧ : بَابٌ فِي ثَوَابِ الْاِعْتِكَافِ

باب: اعتکاف کا ثواب

۱۷۸۱ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ ثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى الْبُخَارِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَمِّيِّ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا

۱۷۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا' وہ گناہوں سے رُکا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں (ثواب کے اعتبار سے) اسی طرح جاری کر دی جاتی ہیں جس طرح تمام نیکیاں کرنے والا۔

خلاصۃ الباب ☆ جب بندہ اعتکاف کی نیت سے خود کو مسجد میں مقید کر دیتا ہے تو اگرچہ وہ عبادت اور ذکر وتلاوت وغیرہ کے راستہ سے اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرتا ہے لیکن بعض بہت بڑی نیکیوں سے وہ مجبور بھی ہو جاتا ہے مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کر سکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے کسی لاچار' مسکین' یتیم اور بیوہ کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ نہیں کر سکتا' کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا جو کہ اگر ثواب کے لیے اور اخلاص کے ساتھ کرے تو بہت بڑے اجر کا کام ہے۔ اسی طرح نمازِ جنازہ کی شرکت کے لیے نہیں نکل سکتا اور میت کے ساتھ قبرستان نہیں جا سکتا۔ جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن اس حدیث میں اعتکاف والے کو بشارت سنائی گئی اس کے حساب اور صحیفہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعتکاف کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے اور وہ ان کا عادی تھا۔ کیا نصیب' اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے۔

٦٨ : بَابُ فِيمَنْ قَامَ فِي لَيْلَتِيِ الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کی راتوں میں قیام

١٧٨٢ . حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْمَرَّارُ بْنُ حَمُّوَيَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ

١٧٨٢: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دونوں عیدوں کی راتوں میں اللہ سے ثواب کی اُمید پر قیام کرے۔ اس کا دل اس دن مُردہ نہیں ہوگا جس دن (لوگوں کے) دل مُردہ ہو جائیں گے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی آخری رات خاص مغفرت کے فیصلہ کی رات ہے لیکن اس رات میں مغفرت اور بخشش کا فیصلہ انہی بندوں کے لیے ہوگا جو رمضان المبارک کے عملی مطالبات کسی درجہ میں پورے کر کے اس کا استحقاق پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔

كِتَابُ الزَّكٰوة

١: بَابُ فَرْضِ الزَّكٰوةِ

١٧٨٣: حدثنا علیُّ بن محمد ثنا وکیعُ بن الجراح ثنا زکریا بن اسحٰق المکیُّ عن یحیی بن عبد اللہ بن صیفیٍّ عن ابی معبدٍ مولی ابن عباسٍ عن ابن عباسٍ رضی اللہ تعالی عنہما انّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذ الی الیمنِ فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعُھُم الی شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسولُ اللہ فان ھم اطاعوْ لذلک فاعلمْھُمْ انّ اللہ افترض علیھم خمس صلواتٍ فی کلّ یومٍ و لیلۃٍ فان ھُمْ اطاعُوا لذلک فاعلمْھُمْ انّ للہ افترض علیھِمْ صدقۃ فِیْ اموالِھِمْ تُؤخذُ من اغنیائھم فتردُّ فِیْ فُقرائھِمْ فانْ ھُمْ اطاعُوْا لذلک فایّاک و کرائم اموالِھِمْ واتّقِ دعوۃ المظلُوْم فانّھا لیس بینھا وبین اللہ حجابٌ۔

باب: زکوٰۃ کی فرضیت

١٧٨٣: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو انہیں دعوت دینا کہ وہ اللہ کے ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیں' اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر انکے ناداروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ یہ مان لیں تو انکے نفیس مالوں سے بچنا (بلکہ زکوٰۃ میں درمیانی درجہ کا مال لینا) اور مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اسلئے کہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی طہرت و پاکیزگی کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اخراج زکوٰۃ سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے۔ اصطلاح شریعت میں تملیک جزء مخصوص بمال مخصوص۔ لشخص مخصوص للہ تعالی زکوٰۃ کی فرضیت کے بارہ میں متعدد اقوال ہیں۔ جن میں سے صحیح تر یہ ہے کہ فرضیت زکوٰۃ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا۔ نیز اقواب ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی البتہ مدینہ طیبہ میں فرضیت زکوٰۃ کے لیے نصاب مقرر کیا گیا اور اس کی تفصیلی مقادیر مقرر کی گئیں پھر اس میں اختلاف ہے کہ نصاب وغیرہ کی تحدید کونسے سن میں ہوئی۔ اس کے بارہ میں علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ ۲ھ صوم رمضان سے پہلے ہوئی لیکن حافظ ابن حجرؒ اس کی تردید کرتے ہوئے نسائی' ابن ماجہ وغیرہ کے حوالہ سے حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے پھر زکوٰۃ فرض ہوئی پھر نہ ہمیں حکم دیا اور نہ منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رمضان کے روزے بھی زکوٰۃ سے پہلے فرض ہو چکے تھے۔ بہرحال حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق یہ ہے کہ ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے نصاب زکوٰۃ کی فرضیت ہوئی۔ اب حدیث باب کے بارہ میں

بنے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا والی اور قاضی بنا کر بھیجنے کا یہ واقعہ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے اکثر علماء اور اہل سیر کی تحقیق کے مطابق ۹ ھ کا ہے اور امام بخاری اور بعض دوسرے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ۱۰ ھ کا واقعہ ہے۔ یمن میں اگرچہ اہل کتاب کے علاوہ بت پرست اور مشرکین بھی تھے لیکن اہل کتاب کی خاص اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا اور اسلام کی دعوت وتبلیغ کا یہ حکیمانہ اصول تعلیم فرمایا کہ اسلام کے سارے احکام ومطالبات ایک ساتھ مخاطبین کے سامنے نہ رکھے جائیں۔ اس صورت میں اسلام انہیں بہت کٹھن اور ناقابل برداشت بوجھ محسوس ہوگا۔ اس لیے پہلے ان کے سامنے اسلام کی اعتقادی بنیاد صرف توحید ورسالت کی شہادت رکھی جائے جس کو ہر معقولیت پسند اور ہر سلیم الفطرت اور نیک دل انسان آسانی سے ماننے پر آمادہ ہوسکتا ہے۔ خصوصاً اہل کتاب کے لیے وہ جانی بوجھی بات ہے۔ پھر جب مخاطب کے ذہن اور دل اس کو قبول کرلیں اور وہ اس فطری اور بنیادی بات کو مان لے تو اس کے سامنے فریضہ نماز رکھا جائے جو جانی، جسمانی اور روحانی عبادت کا نہایت حسین اور بہترین مرقع ہے اور جب وہ اس کو قبول کرلے تو اس کے سامنے فریضہ زکوۃ رکھا جائے اور اس کے بارے میں خصوصیت سے یہ وضاحت کردی جائے کہ یہ زکوۃ اور صدقہ اسلام کا داعی اور مبلغ تم سے اپنے لیے نہیں مانگتا بلکہ ایک مقررہ حساب اور قاعدے کے مطابق جس قوم اور علاقہ کے دولت مندوں سے یہ لی جائے گی اسی قوم اور علاقے کے پریشان حال ضرورت مندوں پر خرچ کردی جائے گی۔ دعوت اسلام کے بارے میں اس ہدایت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ تاکید بھی فرمائی کہ زکوۃ کی وصولی میں پورے انصاف سے کام لیا جائے۔ ان کے مویشی اور ان کی پیداوار میں سے چھانٹ چھانٹ کے بہتر مال نہ لیا جائے۔ سب سے آخر میں نصیحت فرمائی کہ تم ایک علاقے کے حاکم اور والی بن کے جا رہے ہو۔ ظلم وزیادتی سے بہت بچو۔ اللہ کا مظلوم بندہ جب ظالم کے حق میں بددعا کرتا ہے تو وہ سیدھی عرش پر جا پہنچتی ہے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ☆ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اس حدیث میں دعوت اسلام کے سلسلے میں صرف شہادت، توحید ورسالت، نماز اور زکوۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے دوسرے احکام حتیٰ کہ روزہ اور حج کا بھی ذکر نہیں فرمایا گیا ہے۔ جو نماز اور زکوۃ ہی کی طرح اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ہیں۔ حالانکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں یمن بھیجے گئے ہیں روزہ اور حج دونوں کی فرضیت کا حکم آچکا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مقصد دعوت اسلام کے اصول اور حکیمانہ طریقے کی تعلیم دینا تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان تین ارکان کا ذکر فرمایا۔ اگر ارکان اسلام کی تعلیم دینا مقصود ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب ارکان کا ذکر فرماتے لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی تعلیم کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو علم دین میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔

۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْعِ الزَّكٰوة

باب: زکوۃ نہ دینے کی سزا

۷۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنَ وَ جَامِعِ بْنِ اَبِيْ رَاشِدٍ سَمِعَا شَقِيْقَ ابْنَ سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

۱۷۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو کوئی بھی اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے روز قیامت اس کا مال گنجے سانپ کی صورت میں اس کی گردن میں

رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد لا یؤدی زکوۃ ماله مثل له یوم القیامة شجاعا اقرع حتی یطوق عنقه ثم قرا علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصداقه من کتاب اللہ تعالی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضله الآیة

طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر رسول اللہ نے اسکے ثبوت میں قرآن کی یہ آیت پڑھی ﴿ولا یحسبن الذین﴾ ''اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو مال دیا اس میں بخل کرنے والے اس کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ انکے لئے برا ہے جس مال میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے''۔

۱۷۸۵۔ حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا غنم ولا بقر لا یؤدی زکاتھا الا جاءت یوم القیامة اعظم ما کانت و اسمنه ینطحه بقرونھا و تطؤه باخفافھا کلما نفدت اخراھا عادت اولاھا حتی یقضی بین الناس۔

۱۷۸۵۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بھی اونٹ' بکری اور گائے والا ان کی زکوۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز یہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب آخری جانور گزرے گا تو پہلا پھر آ جائے گا (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتی کہ عام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔

۱۷۸۶۔ حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن العلاء ابن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تاتی الابل التی تعط الحق منھا تطا صاحبھا باخفافھا و تاتی البقر والغنم تطا صاحبھا باظلافھا و تنطحه بقرونھا و یاتی الکنز شجاعا اقرع فیلقی صاحبه یوم القیامة فیفر منه صاحبه مرتین ثم یستقبله فیفر فیقول مالی و لک فیقول انا کنزک انا کنزک فیتقیه بیده فیلقمھا

۱۷۸۶ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس اونٹ کی زکوۃ ادا نہ کی گئی ہوگی وہ آئیگا اور اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گا اور گائیں' بکریاں آ کر اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور خزانہ گنجا سانپ بن کر آئیگا اور قیامت کے روز اپنے مالک کو ملیگا تو مالک دو بار اس سے بھاگ نکلے گا پھر وہ سامنے آئیگا تو مالک بھاگے گا پھر مالک اس سے کہے گا تجھے مجھ سے کیا دشمنی ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ خزانہ کا مالک ہاتھ سے بچنا چاہے گا وہ اسکا ہاتھ ہی نگل جائیگا۔

خلاصۃ الباب ☆ قرآن و حدیث میں خاص خاص اعمال کی جو مخصوص جزائیں یا سزائیں بیان کی گئی ہیں' ان اعمال اور ان کی جزاؤں اور سزاؤں میں ہمیشہ خاص مناسبت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسی واضح ہوتی ہیں کہ جس کا سمجھنا ہم جیسے عوام کے لیے بھی زیادہ مشکل نہیں ہوتا اور کبھی کبھی ایسی دقیق اور خفی مناسبت ہوتی ہے جس کو صرف خواص عرفاء اور امت کے اذکیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس حدیث میں زکوۃ نہ دینے کے گناہ کی جو خاص سزا بیان ہوئی ہے یعنی اس دولت کا ایک زہریلے ناگ کی شکل میں اس کے گلے میں لپٹ جانا اور اس کی دونوں باچھوں کو کاٹنا یقیناً اس گناہ اور اس

کی سزا میں بھی ایک خاص مناسبت ہے۔ یعنی خفیف مناسبت ہے جس کی وجہ سے اس بخیل آدمی کو جو حب مال کی وجہ سے اپنی دولت سے چمٹا رہے اور خرچ کرنے کے موقعوں پر نہ خرچ کرے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مال اور دولت پر سانپ بن کر بیٹھا رہتا ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے بخیل اور خسیس آدمی کبھی کبھی اس طرح کے خواب بھی دیکھتے ہیں۔ اس حدیث میں یوم القیامہ کا جو لفظ ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ عذاب دوزخ یا جنت کے فیصلے سے پہلے محشر میں ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک دوسری حدیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ایک خاص طبقہ کے اسی طرح کے ایک خاص عذاب کے بیان کے ساتھ آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں ((حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنة واما الی النار)) یعنی اس عذاب کا سلسلہ اس وقت جاری رہے گا جب تک کہ حساب کتاب کے بعد بندوں کے بارے میں فیصلہ ہو جائے گا۔ اس فیصلے کے بعد آدمی یا جنت کی طرف چلا جائے گا یا دوزخ کی طرف۔

۳: بَابُ مَا اُدِّیَ زَکٰوتُهٗ لَیْسَ بِکَنْزٍ

باب: زکوٰۃ اداشدہ مال خزانہ نہیں

۱۷۸۷: حدثنا عمرو بن سواد المصری ثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهیعة عن عقیل عن ابن شهاب حدثنی خالد بن اسلم مولی عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال خرجت مع عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما فلحقه اعرابی فقال له قول الله ﴿والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله﴾ [۹: ۳۴] قال له ابن عمر رضی الله تعالی عنهما من کنزها فلم یؤد زکوتها فویل له انما کان هذا قبل ان تنزل الزکوة فلما انزلت جعلها الله طهورا للاموال ثم التفت فقال ما ابالی لو کان لی احد ذهبا اعلم عدده وازکیه واعمل فیه بطاعة الله عزوجل.

۱۷۸۷: حضرت عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام خالد بن اسلم کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ باہر نکلا تو ایک دیہاتی ان سے ملا اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿والذین یکنزون الذھب﴾ ''اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے'' کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا جو مال جمع کر کے رکھے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کیلئے تباہی ہے یہ آیت زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے جب زکوٰۃ مشروع ہوئی تو اللہ نے اسے مال کی پاکی کا ذریعہ بنا دیا پھر متوجہ ہو کر فرمایا: اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو مجھے اسکی مقدار معلوم ہو اور میں زکوٰۃ ادا کر کے اللہ کی مرضی کے مطابق اسے خرچ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

۱۷۸۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا احمد بن عبد الملک ثنا موسی بن اعین ثنا عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابن حجیرة عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال اذا ادیت زکوة مالک فقد قضیت ما علیک.

۱۷۸۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

۱۷۸۹: حدثنا علی بن محمد ثنا یحیی بن آدم عن شریک عن ابی حمزة عن الشعبی عن فاطمة بنت قیس

۱۷۸۹: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

انها سمعتهٗ تعني النبيّ ﷺ يقولُ ليس في المال حقٌّ سوى الزّكوة

ارشاد فرماتے تھے: مال میں زکوۃ کے علاوہ کوئی حق (فرض) نہیں ہے۔

۴: بَابُ زكوةِ الْوَرِقِ والذّهب

باب: سونے چاندی کی زکوٰۃ

۱۷۹۰ حدّثنا عليُّ بنُ محمّدٍ ثنا وكيعٌ عن ابي اسحٰق عن الحارث عن عليّ قال قال رسولُ الله ﷺ انّي قد عفوتُ عنكُم عن صدقة الخيل والرّقيق و لكن هاتُوا رُبعَ العُشر من كلّ اربعين درهمًا درهمًا

۱۷۹۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کر دی لیکن ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم (زکوۃ) ادا کیا کرو۔

۱۷۹۱ حدّثنا بكرُ بنُ خلفٍ و محمّدُ بنُ يحيى قالا ثنا عُبيدُ الله بنُ موسى انبأنا ابرهيمُ بنُ اسماعيلَ عن عبدِ الله بن واقدٍ عن ابن عُمر و عائشة انّ النّبيّ ﷺ كان يأخُذُ من كُلّ عشرين دينارًا فصاعدًا نصف دينارٍ و من الاربعين دينارًا دينارًا

۱۷۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس اور اس سے زائد دینار میں سے نصف دینار اور چالیس دینار میں سے ایک دینار زکوۃ وصول فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے۔ نیز اکثر علمائے ہند نے دوسو درہم کو ساڑھے باون تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک درہم تین ماشہ ایک رتی اور ایک رتی کے پانچویں حصے کے مساوی ہے اور سونے کا نصاب بیس دینار ہیں۔ اس پر اتفاق ہے کہ ایک دینار ایک مثقال سونے کے مساوی ہے اور جمہور علماء ہند کے نزدیک ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔

۵: بَابُ مَنِ اسْتِفَاد مَالًا

باب: جس کو مال حاصل ہو

۱۷۹۲ حدّثنا نصرُ بنُ عليّ الجهضميُّ ثنا شجاعُ بنُ الوليد ثنا حارثةُ بنُ محمّدٍ عن عُمرة عن عائشة قالتْ سمعتُ رسُولَ الله ﷺ يقولُ لا زكوة في مالٍ حتّى يحُولَ عليه الحولُ.

۱۷۹۲ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کسی مال میں زکوۃ واجب نہیں۔ یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ مالِ مستفاد اصطلاحِ شریعت میں اس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوۃ کے مکمل ہو جانے کے بعد درمیانِ سال میں حاصل ہوا ہو پھر اس کی اولاً دو صورتیں ہیں ۱) مالِ مستفاد پہلے مال کی جنس میں سے نہ ہو۔ مثلاً کسی کے پاس سونا' چاندی بقدر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ بھی آ گئے۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مستفاد مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار ہوگا۔۲) صورت یہ ہے کہ مالِ مستفاد مالِ سابق (پہلے مال) کی جنس میں سے ہے۔ پھر اس کی بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ مالِ مستفاد مالِ سابق کی جنس سے ہونے کے ساتھ ساتھ مالِ سابق کی نماء اور بڑھوتری (اضافہ) بھی ہو۔ مثلاً بکریاں پہلے سے موجود تھیں'

دوران سال ان کے بچے پیدا ہو گئے یا مال تجارت موجود تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا۔ اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال مستفاد کو مال سابق میں ضم (ملا) کیا جائے گا اور دونوں کا ایک سال شمار ہوگا اور مال مستفاد کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے ساتھ ہی ادا کی جائے گی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال مستفاد مال سابق کی جنس سے تو ہو لیکن اس کی نماء اور بڑھوتری نہ ہو بلکہ ملک کے کسی سبب جدید کی وجہ سے وہ مال حاصل ہوا ہو مثلاً کسی شخص کے پاس نقدرو پیہ موجود تھا اور دوران سال اس کو کچھ اور روپیہ ہبہ' وصیت یا میراث کے ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ اور امام اسحٰقؒ کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو مال سابق میں ضم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا سال الگ شمار ہوگا لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس قسم کے مال مستفاد کو بھی مال سابق میں ضم کیا جائے گا اور اس کی زکوٰۃ بھی مال سابق کے ساتھ ادا کی جائے گی۔ حنفیہ حدیث باب کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث دو طرح مروی ہے مرفوع بھی اور موقوف بھی۔ طریق مرفوع عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دوسرا طریق جو موقوف ہے اگرچہ صحیح سند سے مروی ہے اور قابل استدلال ہے لیکن وہ ہمارے نزدیک پہلی قسم پر محمول ہے یعنی دوران سال اگرچہ مال حاصل ہوا اور وہ مال سابق کی جنس میں سے نہ ہو ایسی صورت میں حولان حول سے قبل زکوٰۃ واجب نہ ہو۔ اس کے علاوہ حدیث باب کے عموم پر ائمہ ثلاثہؒ بھی عمل نہیں کرتے۔

۶: بابُ مَا تجبُ فِيهِ الزَّكوٰةُ من الاَمْوال

باب: جن اموال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

۱۷۹۳- حدَّثنا ابُوْ بكر بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا ابُوْ اسامة حدَّثنِيْ الْوليْدُ بْنُ كثِيْرٍ عنْ مُحمَّد ابن عبْد الرَّحْمن بْن ابي صعْصعة عنْ يحْيى ابْن عُمارة و عبَّاد بْن تميْمٍ عنْ ابي سعيد الْخُدْريّ انَّهٗ سمع النَّبيَّ يقُوْلُ لا صدقة فِيْما دُوْن خمْسة اوْساقٍ من التَّمْر و لا فِيْما دُوْن خمْس اواقٍ ' و لا فِيْما دُوْن خمْسٍ من الْابل

۱۷۹۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں۔

۱۷۹۴: حدَّثنا عليُّ بْنُ مُحمَّدٍ ثنا وكيْعٌ عنْ مُحمَّد بْن مُسْلمٍ عنْ عمْرو بْن ديْنارٍ عنْ جابر بْن عبْد اللّٰه قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ ليْس فِيْما دُوْن خمْس ذوْدٍ صدقةٌ و ليْس فِيْما دُوْن خمْس اواقٍ صدقةٌ و ليْس فِيْما دُوْن خمْسة اوْساقٍ صدقةٌ.

۱۷۹۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (غلہ) میں۔

۷: بابُ تعْجِيْلِ الزَّكوٰة قبْل محلِّها

باب: قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی

۱۷۹۵- حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ يحْيى ثنا سعيْدُ بْنُ منْصُوْرٍ ثنا اسْماعيْلُ بْنُ زكريَّا عنْ حجَّاج بْن ديْنارٍ عن الْحكم عنْ حُجيَّة بْن عديٍّ عنْ عليِّ بْن ابِيْ طالبٍ انَّ الْعبَّاس سال النَّبيَّ

۱۷۹۵: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل از وقت زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی

ﷺ فی تجیل صدقته قبل ان تحلّ فرخص له فی ذلک

اجازت دی۔

۸: باب ما یُقالُ عِندَ اِخراجِ الزَّکٰوۃِ

باب: جب کوئی زکوۃ نکالے تو وصول کرنے والا یہ دعا دے

۱۷۹۶ حدثنا علیُّ بنُ محمّدٍ ثنا وکیعٌ عن شُعبة عن عمرو بن مُرّة قال سمعتُ عبدَ اللہ بن ابی اوفی یقولُ کان رسُولُ اللہ ﷺ اذا اتاهُ الرّجُلُ بصدقة ماله صلّی علیه فاتیتُهُ بصدقة مالی فقال اللّٰهُمّ صلِّ علی آل ابی اوفی

۱۷۹۶ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوۃ لے کر آتا تو آپ اس کو دعا دیتے تو میں اپنے مال کی زکوۃ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ ابو اوفی کی آل پر رحمت فرما۔

۱۷۹۷۔ حدثنا سُوَیدُ بنُ سعیدٍ ثنا الوَلیدُ بنُ مُسلمٍ عن البختریّ بن عُبیدٍ عن ابیه عن ابی هُریرة قال قال رسُولُ اللہ ﷺ اذا اعطیتُم الزّکوۃ فلا تنسوا ثوابها ان تقولوا اللّٰهُمّ اجعلها مغنمًا و لا تجعلها مغرمًا

۱۷۹۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم زکوۃ دو تو اس کا اجر مت بھولو یوں کہو اے اللہ اسے غنیمت بنا دیجئے تاوان نہ بنائیے۔

۹: بابُ صدقةِ الابلِ

باب: اونٹوں کی زکوۃ

۱۷۹۸ حدثنا ابو بشرٍ بکرُ بنُ خلفٍ ثنا عبدُ الرّحمن بن مهدیّ ثنا سُلیمانُ بنُ کثیرٍ ثنا ابنُ شهابٍ عن سالم بن عبد اللہ عن ابیه عن النّبیّ ﷺ قال اقرانی سالمٌ کتابًا کتبهُ رسُولُ اللہ ﷺ فی الصّدقات قبل ان یتوفّاهُ اللہُ فوجدتُ فیه فی خمسٍ من الابل شاةٌ و فی عشرٍ شاتان و فی خمس عشرة ثلاثُ شیاهٍ و فی عشرین اربعُ شیاهٍ و فی خمسٍ وعشرین بنتُ مخاضٍ الی خمسٍ و ثلاثین فان لم توجد بنتُ مخاضٍ فابنُ لبُونٍ ذکرٌ فان زادتْ علی خمسٍ و ثلاثین واحدةٍ ففیها بنتُ لبُونٍ الی خمسةٍ و اربعین فان زادتْ علی خمسٍ و اربعین واحدةً ففیها حقّةٌ الی ستّین فان زادتْ علی ستّین واحدةً ففیها جذعةٌ الی خمسٍ وسبعین فان زادتْ علی خمسٍ و سبعین واحدةً ففیها ابنتا لبُونٍ الی تسعین فان زادتْ

۱۷۹۸ حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے مجھے وہ تحریر پڑھائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل زکوۃ کے متعلق لکھوائی تھی۔ اس میں تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری اور دس میں دو بکریاں' پندرہ میں تین اور بیس میں چار اور پچیس سے پینتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ (نر) پینتیس سے ایک بھی زائد ہو تو پینتالیس تک دو برس کی اونٹنی ہے۔ پینتالیس سے ایک بھی زائد ہو تو ساٹھ تک تین برس کی اونٹنی ہے۔ ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار برس کی اونٹنی ہے۔ پچھتر میں سے ایک بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹنیاں ہیں نوے سے ایک بھی زائد ہو تو ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹنیاں ہیں۔ اس سے زائد ہو تو ہر پچاس میں

علی تسعین واحدة ففیها حقّتان الی عشرین و مائة فاذا کثرت ففی کلّ خمسین حقّة و فی کلّ اربعین بنت لبون

تین سالہ ایک اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ ایک اونٹنی ہے۔

۱۷۹۹ حدّثنا محمّد بن عقیل بن خویلد النیسابوریّ ثنا حفص بن عبد الله السّلمیّ ثنا ابرهیم بن طهمان عن عمرو بن یحیی ابن عمارة عن ابیه عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ لیس فیما دون خمس من الابل صدقة و لا فی الاربع شیء فاذا بلغت خمسا ففیها شاة الی ان تبلغ تسعا فاذا بلغت عشرا ففیها شاتان الی ان تبلغ اربع عشرة فاذا بلغت خمس عشرة ففیها ثلاث شیاه الی ان تبلغ تسع عشرة فاذا بلغت عشرین ففیها اربع شیاه الی ان تبلغ اربعا و عشرین فاذا بلغت خمسا و عشرین ففیها بنت مخاض الی خمس و ثلاثین فاذا لم تکن بنت مخاض فابن لبون ذکر فان زادت بعیرا ففیها بنت لبون الی ان تبلغ خمسا و اربعین فان زادت بعیرا ففیها حقّة الی ان تبلغ ستّین فان زادت بعیرا ففیها جذعة الی ان تبلغ خمسا و سبعین فان زادت بعیرا ففیها بنت لبون الی ان تبلغ تسعین فان زادت بعیرا ففیها حقّتان الی ان تبلغ عشرین و مائة ثمّ فی کلّ خمسین حقّة و فی کلّ اربعین بنت لبون.

۱۷۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ نہیں اور نہ ہی چار میں کچھ ہے۔ پانچ سے نو تک اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس سے چودہ تک میں دو بکریاں اور پندرہ سے انیس تک تین بکریاں اور بیس سے چوبیس تک اونٹوں میں چار بکریاں ہیں اور پچیس سے چونتیس تک میں ایک سالہ اونٹنی ہے اور ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ ہے اور چھتیس سے پینتالیس تک میں دو سالہ ایک اونٹنی اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو ساٹھ تک میں تین سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو پچھتر تک چار سالہ اونٹنی ہے اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو نوے تک دو سالہ دو اونٹنیاں ہیں اس سے ایک اونٹ بھی زائد ہو تو اس میں ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹنیاں ہیں پھر ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی ہے اور ہر چالیس میں دو سالہ اونٹنی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اونٹوں کی زکوۃ میں ایک سو بیس تک اتفاق ہے کہ اس حساب پر عمل ہوتا جو حدیث باب میں بیان کیا گیا البتہ ایک سو بیس کے بعد اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس کے بعد ایک بھی زائد ہو جائے تو فرض متغیر ہو جائے گا اور ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہوں گے اور یہیں سے ان کے نزدیک حساب اربعنات و خمسیات پر دائر ہو جائے گا یعنی اس عدد میں جتنی اربعنات ہوں اتنی بنت لبون اور جتنی خمسیات ہوں اتنے حقے واجب ہوں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اربعنات ہیں پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک حقہ واجب ہوگا پھر ایک سو چالیس پر دو حقے اور ایک بنت لبون اور ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ امام مالکؒ کا مسلک بھی شافعیہ کی طرح ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ اربعنات اور خمسیات کا یہ حساب امام شافعیؒ کے نزدیک ایک سو اکیس سے شروع ہو جاتا ہے جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک یہ حساب ایک سو تیس سے شروع ہوگا یعنی ایک سو انتیس تک دو حقے واجب رہیں گے اور ایک سو تیس سے مذکورہ حساب شروع ہوگا۔

امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ☆ ان کے برخلاف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے۔ اس کے بعد استیناف ناقص ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اور ایک سو پینتالیس پر دو حقے اور ایک بنت مخاض۔ اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہوں گے۔ اس کو استیناف ناقص اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں بنت لبون نہیں آتی پھر ایک سو پچاس کے بعد استیناف کامل ہوگا۔ حنفیہ کی دلیل حضرت عمرو بن حزم کے صحیفہ سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھوا کر دیا۔ اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزم کی روایت مفصل ہے۔ لہٰذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔

١٠ : بَابُ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًّا دُوْنَ سِنٍّ أَوْ فَوْقَ سِنٍّ

باب: زکوٰۃ میں واجب سے کم یا زیادہ عمر کا جانور لینا

١٨٠٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَتَبَ لَهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ' هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مِنْ أَسْنَانِ الْإِبِلِ فِيْ فَرَائِضِ الْغَنَمِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَ يُعْطِيْ مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَ يُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ

١٨٠٠ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ زکوٰۃ کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائے۔ جس پر چار سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے تین اونٹنیاں لے لی جائے اور چار سالہ کی جگہ میسر ہوں تو دو بکریاں لی جائیں یا بیس درہم اور جس پر تین سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہی ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم لیے جائیں اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سالہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو جو کہ اس کے پاس نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہے تو اس سے وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ وہ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے اور جس پر ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس کے پاس

بلغت صدقتہ بنت مخاض و لیست عندہ و عندہ ابنۃ لبون فانھا تقبل منہ بنت لبون و یعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین فمن لم یکن عندہ ابنۃ مخاض علی وجھھا و عندہ بن لبون ذکر فانہ یقبل منہ و لیس معہ شیئ

نہیں ہے بلکہ اس کے پاس دو سالہ اونٹنی ہے تو مصدق (زکوۃ وصول کرنے والا) اس سے وہی لے لے اور اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے اور اگر اسکے پاس پوری ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ ایک سالہ اونٹ ہو تو اس سے وہی لے لیا جائے اور اسکے علاوہ کچھ نہ لیا جائے۔

۱۱ : باب ما یأخذ المصدق من الابل

باب: زکوۃ وصول کرنے والا کس قسم کا اونٹ لے؟

۱۸۰۱ . حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا شریک عن عثمان الثقفی عن ابی لیلی الکندی عن سوید بن غفلۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء نا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ و قرأت فی عھدہ لا یجمع بین متفرق و لا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ فاتاہ رجل بناقۃ عظیمۃ ململمۃ فابی ان یاخذھا فاتاہ باخری دونھا فاخذھا و قال ای ارض تقلنی و ای سماء تظلنی اذا اتیت رسول اللہ وقد اخذت خیار ابل رجل مسلم

۱۸۰۱: سوید بن غفلہؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبیؐ کی جانب سے زکوۃ وصول کرنے والا آیا تو میں نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکی دستاویز پڑھی اس میں تھا کہ زکوۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے تو انکے پاس ایک صاحب بہت عمدہ موٹی اونٹنی لے کر آئے اس نے لینے سے انکار کر دیا تو وہ دوسری پہلی سے کم درجہ کی لے کر آئے تو لے لی اور کہنے لگا جب میں نبیؐ کے پاس ایک مسلمان کا بہترین اونٹ لے کر پہنچونگا تو (آپؐ کی ناراضگی) میں کونسی زمین مجھے برداشت کریگی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ کریگا۔

۱۸۰۲ : حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن اسرائیل عن جابر عن عامر عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یرجع المصدق الا عن رضا

۱۸۰۲: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوۃ وصول کرنے والا خوشی سے واپس ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ صحابہ کی ایسی شان تھی کہ حضورؐ کے حکم کی تابعداری کرنے والے تھے کیونکہ عمدہ مال لینے سے منع کیا تھا۔ نیز اس وجہ سے بھی قبول نہ کیا کہ دینے والا ناگوار محسوس کرے گا۔ ایسی ذرا سی حق تلفی کو بھی گناہ سمجھا۔ سبحان اللہ! یہ شان صحابہ کرامؓ کی تھی کہ آپس میں بہت رحم دل اور مہربان تھے تب ہی تو ان کے زمانے میں اسلام کو ترقی نصیب ہوئی۔

۱۲ : باب صدقۃ البقر

باب: گائے بیل کی زکوۃ

۱۸۰۳ . حدثنا محمد بن عبد اللہ نمیر ثنا یحیی بن عیسی الرملی ثنا الاعمش عن شقیق عن مسروق عن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ ﷺ الی الیمن وامرنی ان آخذ من البقر من کل اربعین مسنۃ و من کل

۱۸۰۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور فرمایا کہ ہر چالیس گائے میں سے دو سالہ گائے اور ہر تیس گائے میں سے ایک سالہ گائے یا بیل وصول

ثلا ثین تبیعًا او تبیعۃً.

کروں۔

۱۸۰۴ حدثنا سفیان بن وکیع ثنا عبد السلام ابن حرب عن خصیف عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ ان النبی ﷺ قال فی ثلا ثین من البقر تبیعٌ او تبیعۃٌ و فی اربعین مسنّۃٌ

۱۸۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. تیس گائے میں ایک سالہ گائے یا بیل ہے اور چالیس میں دو سالہ۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گائے تیس سے کم ہوں تو ان پر کوئی زکوۃ نہیں اور تیس پر ایک تبیعہ ہے اور چالیس پر ایک مسنہ ہے پھر مزید تعداد بڑھنے پر بھی ہر تیس پر ایک تبیعہ اور ہر اربعین پر ایک مسنہ ہے۔ پھر ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک چالیس سے زائد پر مزید کوئی زکوۃ نہیں یہاں تک کہ عدد ساٹھ ہو جائے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کی اس بارے میں تین روایات ہیں: ۱) پہلی روایت میں چالیس کے بعد کسور میں بھی اس کے حساب سے زکوۃ واجب ہے لہٰذا جب چالیس پر ایک گائے زیادہ ہوگی تو اس زائد پر ربع عشر مسنہ یعنی مسنہ کا چالیسواں حصہ واجب ہوگا علی ہٰذا القیاس دوسرا اور تین پر اس حساب سے واجب ہوگا۔

۱۳ : بَابُ صَدَقَةِ الْغَنَم

باب: بکریوں کی زکوۃ

۱۸۰۵ : حدثنا بکر بن خلف ثنا عبد الرحمن ابن مهدی ثنا سلیمان بن کثیر ثنا بن شهاب عن سالم ابن عبد اللہ عن ابیه عن رسول اللہ ﷺ قال اقرأنی سالم کتابا کتبه رسول اللہ ﷺ فی الصدقات قبل ان یتوفاہ اللہ فوجدت فیه فی اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین و مائة فاذا زادت واحدۃ ففیها شاتان الی مائتین فان زادت واحدۃ ففیها ثلاث شیاہ الی ثلاث مائة فاذا کثرت ففی کل مائة شاۃ و وجدت فیه لا یجمع بین متفرق و لا یفرق بین مجتمع و وجدت فیه لا یؤخذ فی الصدقة تیس و لا هرمة و لا ذات عوار

۱۸۰۵ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے زکوۃ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے کی یہ تحریر میرے سامنے پڑھی اس میں تھا۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سوبیس تک۔ اس میں ایک بھی زائد ہو تو دوسو تک دو بکریاں ہیں اس سے ایک بھی زائد ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اس سے زائد ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور اس تحریر میں یہ بھی تھا کہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور یہ بھی تھا کہ زکوۃ میں نر بوڑھا اور معیوب جانور نہ لیا جائے۔

۱۸۰۶ حدثنا ابو بدر عباد بن الولید ثنا محمد بن الفضل ثنا بن المبارک عن اسامة ابن زید عن ابیه عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ تؤخذ صدقات المسلمین علی میاههم

۱۸۰۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی زکوۃ ان کے پانیوں (ڈیروں) پر ہی وصول کی جائے۔

١٨٠٧ حدثنا احمد بن عثمان بن حكيم الاودي ثنا ابو نعيم ثنا عبد السلام بن حرب عن يزيد بن عبد الرحمن عن ابي هند عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ في اربعين شاة شاة الى عشرين و مائة فاذا زادت واحدة ففيها شاتان الى مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلاث شياه الى ثلاث مائة فان زادت ففي كل مائة شاة لا يفرق بين مجتمع و لا يجمع بين متفرق خشية الصدقة و كل خليطين يتراجعان بالسوية و ليس للمصدق هرمة ولا ذات عوار و لا تيس الا ان يشاء المصدق.

١٨٠٧: حضرت ابن عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں چالیس سے ایک سو بیس تک بکریوں میں ایک بکری ہے اس سے ایک بھی زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور دونوں شریک (اپنے حصوں کے تناسب سے) برابر ایک دوسرے سے وصولی اور حساب کریں اور بوڑھا، معیوب اور نر جانور صدقہ وصول کرنے والے کو نہ دیا جائے الا یہ کہ وہ خود چاہے۔

١٤: باب ما جاء في عمال الصدقة

باب: زکوۃ وصول کرنے والوں کے احکام

١٨٠٨ حدثنا عيسى بن حماد المصري ثنا الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب عن سعد بن سنان عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ المعتدي في الصدقة كمانعها

١٨٠٨: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا (گناہ میں) زکوۃ نہ دینے والے کی مانند ہے۔

١٨٠٩ حدثنا ابو كريب ثنا عبدة بن سليمان ومحمد بن فضيل و يونس بن بكير عن محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله ﷺ يقول العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله حتى يرجع الى بيته

١٨٠٩: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا امانتداری کے ساتھ زکوۃ وصول کرنے والا اللہ کی راہ میں لڑنے والے کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر اپنے گھر آئے۔

١٨١٠ حدثنا عمرو بن سواد المصري ثنا ابن وهب اخبرني عمرو بن الحارث ان موسى بن جبير حدثه ان عبد الله بن عبد الرحمن بن الحباب الانصاري حدثه ان عبد الله بن انيس حدثه انه تذاكر هو وعمر بن الخطاب يوما الصدقة فقال عمر الم تسمع رسول الله ﷺ حين يذكر غلول الصدقة انه من غل منها بعيرا او شاة

١٨١٠: ایک روز حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان زکوۃ سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوۃ میں چوری کا ذکر فرماتے ہوئے یہ کہتے نہیں سنا کہ جس نے زکوۃ کا اونٹ یا بکری چرائی وہ قیامت کے روز اسے اٹھائے ہوئے

أتى به يوم القيامة يحمله قال فقال عبد الله بن انيس بلى

پیش ہوگا تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔

۱۸۱۱ حدثنا ابو بدر عباد بن الوليد ثنا ابو عتاب حدثني ابراهيم بن عطاء مولى عمران حدثني ابي ان عمران بن الحصين رضي الله تعالى عنه استعمل على الصدقة فلما رجع قيل له اين المال قال و للمال ارسلتني اخذناه من حيث كنا ناخذه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضعناه حيث كنا نضعه

۱۸۱۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کوزکوۃ وصول کرنے پر مقرر کیا گیا جب وہ واپس ہوئے تو ان سے پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ فرمانے لگے تم نے ہمیں مال کی خاطر بھیجا تھا ہم نے جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوۃ وصول کیا کرتے تھے ان سے وصول کر کے وہاں خرچ کر آئے جہاں (اس مبارک دور میں) خرچ کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ صدقہ عامل اور مال کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ کے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اب عامل حق سے زیادہ طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوۃ کے حکم میں ہے۔ چنانچہ مانع زکوۃ کی طرح یہ بھی گناہ گار ہوگا۔ نیز حق کے مطابق صدقہ وصول کرنے والے عامل کو مجاہد قرار دیا ہے۔ یہ وعید بھی سنادی کہ زکوۃ کا مال چوری کرنا اتنا شدید گناہ ہے کہ قیامت کے روز اس کو اٹھائے ہوئے آئے گا۔ علی رؤس الاشہاد۔ ذلیل وخوار ہوگا۔

۱۵ : بَابُ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ

باب: گھوڑوں اور لونڈیوں کی زکوۃ کا بیان

۱۸۱۲. حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن دينار عن سليمان بن يسار عن عراك بن مالك عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ليس على المسلم في عبده و لا في فرسه صدقة.

۱۸۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

۱۸۱۳. حدثنا سهل بن ابي سهل ثنا سفيان ابن عيينة عن ابي اسحق عن الحارث عن علي عن النبي ﷺ قال تجوزت لكم عن صدقة الخيل و الرقيق.

۱۸۱۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوۃ تمہیں معاف کر دی۔

خلاصۃ الباب ☆ جو گھوڑے اپنی سواری کے لیے ہیں ان میں بالاتفاق زکوۃ نہیں اور جو گھوڑے تجارت کے لیے ہیں ان پر باجماع زکوۃ ہے جو قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی اور جو گھوڑے افزائش نسل کے لیے ہوں اور سائمہ ہوں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ان پر زکوۃ نہیں۔ وہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوۃ واجب ہے وہ صحیح مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تین قسمیں بیان کی فرمائیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لیے وبال ہے۔ دوسری وہ جو

آدمی کے لیے ڈھال ہے۔ تیسری وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر وثواب ہے۔ اس میں دوسری قسم کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد ہے کہ یہ وہ گھوڑے ہیں حتی کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے واسطے پالے۔ پھر ایسے گھوڑوں کے بارے میں حدیث میں اللہ تعالیٰ کے دوحقوق کا ذکر ہے۔ ایک حق گھوڑوں کی ظہور میں ہے اور وہ حق یہ ہے کہ کسی شخص کو سواری کے لیے عاریۃً دے دیا جائے اور دوسرا حق رقاب میں ہے جو سوائے زکوٰۃ کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے سے ایک دینار وصول کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اس طرح واجب ہوتی ہے کہ ہر گھوڑے پر ایک دینار دیا جائے البتہ اگر چاہے تو گھوڑے کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے۔ حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ فرس سے رکوب (سواری) کے گھوڑے مراد ہیں چنانچہ ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ کے ہم بھی قائل ہیں۔ حدیث باب کی اسی قسم کی تفسیر حضرت زید بن ثابتؓ سے بھی منقول ہے۔

۱۶ : بَابُ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ مِنَ الْاَمْوَالِ

باب : اموالِ زکوٰۃ

۱۸۱۴ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ وَ قَالَ لَهُ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيْرَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ

۱۸۱۴: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا اور فرمایا: اناج میں سے اناج' بکریوں میں سے بکری' اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے (بطور زکوٰۃ) لو۔

۱۸۱۵ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اِنَّمَا سَنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الزَّكٰوةَ فِيْ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالذُّرَةِ

۱۸۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں میں زکوٰۃ مقرر فرمائی گندم' جو' کھجور' کشمش اور جوار۔

خلاصۃ الباب ☆ کونسی اشیاء میں زکوٰۃ واجب ہے اور کن اشیاء میں نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ زمین کی ہر ایک پیداوار میں زکوٰۃ ہے' سوا جلانے کی لکڑیوں اور سرکنڈوں اور گھاس کے خواہ وہ پیداوار قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام صاحب کی دلیل باب ۷ اصدقۃ الزروع والثمار کی احادیث ہیں اور قرآن کریم کی آیت ﴿واتوا حقه يوم حصاده﴾ کے اطلاق سے جس میں ترکاریاں بھی شامل ہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین یہ کہتے ہیں ترکاری وغیرہ پر عشر اور زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ پانچ یا دس چیزوں پر عشر واجب ہے جو سڑنے والی نہ ہوں۔ حدیث باب ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے لیکن اس میں محمد بن عبیداللہ خزرجی ہے جو متروک ہے۔

۱۷ : بَابُ صَدَقَةِ الزُّرُوْعِ وَالثِّمَارِ

باب : کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا

۱۸۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

عاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَاصِمٍ ثنا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زمین بارش اور چشموں سے سیراب کی جائے اس میں عشر ہے اور جو پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۷ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصْرِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ ثنا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِيْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

۱۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو زمین بارش اور نہروں چشموں سے سیراب ہو یا بعلی ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَنِيْ اَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ مَا سُقِيَ بَعْلًا الْعُشْرَ وَ مَا سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفَ الْعُشْرِ.

قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ الْبَعْلُ وَالْعَثَرِيُّ وَالْعِذْيُ هُوَ الَّذِيْ يُسْقٰى بِمَاءِ السَّمَاءِ وَالْعَثَرِيُّ مَا يُزْرَعُ بِالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ خَاصَّةً لَيْسَ يُصِيْبُهُ اِلَّا مَاءُ الْمَطَرِ وَالْبَعْلُ مَا كَانَ مِنَ الْكُرُوْمِ قَدْ ذَهَبَتْ عُرُوْقُهُ فِي الْاَرْضِ اِلَى الْمَاءِ فَلَا يَحْتَاجُ اِلَى السَّقْيِ الْخَمْسَ سِنِيْنَ وَالسِّتَّ يَحْتَمِلُ تَرْكَ السَّقْيِ فَهٰذَا الْبَعْلُ وَالسَّيْلُ مَاءُ الْوَادِيْ اِذَا سَالَ وَالْغَيْلُ سَيْلٌ دُوْنَ سَيْلٍ

۱۸۱۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ بارانی اور بعلی زمین سے عشر لوں اور جو ڈول سے سیراب ہو اس میں سے نصف عشر لوں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں بعل اور عثری اور عذی بارانی زمین کو کہتے ہیں اور عثری وہی زمین ہے جس کو بارش کے علاوہ اور کوئی نہ لگتا ہو اور بعل وہ انگور کی بیل جس کی جڑیں زمین میں پانی کے اندر ہوں اس وجہ سے اسے پانچ چھ سال تک پانی لگانے کی ضرورت نہ ہو تو یہ ہے بعل اور سیل کہتے ہیں ندی کے پانی کو اور غیل سیل سے کم ہوتا ہے۔

۱۸ : بَابُ خَرْصِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ

باب: کھجور اور انگور کا تخمینہ

۱۸۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا ثنا ابْنُ نَافِعٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَ ثِمَارَهُمْ

۱۸۱۹: حضرت عتاب اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کھجوروں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے آدمی روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ ثنا عُمَرُ بْنُ

۱۸۲۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

اَیُّوب عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرقان عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَان عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنَّ لَهُ الْاَرْضَ وَ كُلَّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ قَالَ لَهُ اَهْلُ خَيْبَرَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِالْاَرْضِ فَاَعْطِنَاهَا عَلَى اَنْ نَعْمَلَهَا وَ يَكُوْنَ لَنَا نِصْفُ الثَّمَرَةِ وَ لَكُمْ نِصْفُهَا فَزَعَمَ اَنَّهُ اَعْطَاهُمْ عَلَى ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ اِلَيْهِمُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَحَزَرَ النَّخْلَ وَ هُوَ الَّذِيْ يَدْعُوْنَهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْخَرْصَ فَقَالَ فِيْ ذَا كَذَا اَوْ كَذَا فَقَالُوْا اَكْثَرْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَالَ فَاَنَا اَحْزُرُ النَّخْلَ وَاُعْطِيْكُمْ نِصْفَ الَّذِيْ قُلْتُ قَالَ فَقَالُوْا هٰذَا الْحَقُّ وَبِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ فَقَالُوْا قَدْ رَضِيْنَا اَنْ تَاْخُذَ بِالَّذِيْ قُلْتَ

جب خیبر فتح فرمایا تو ان سے یہ طے ہوا کہ سب زمین اور سونا چاندی ہمارا ہے۔ خیبر والوں نے عرض کیا کہ ہم زراعت خوب جانتے ہیں تو آپ ہمیں زمین اس شرط پر (زراعت کرنے کیلئے) دے دیں کہ آدھی پیداوار ہماری اور آدھی آپ کی۔ راوی کہتے ہیں اس شرط پر آپ نے زمین انکے سپرد کردی جب کھجور اتارنے کا وقت آیا تو آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے کھجور کا اندازہ لگایا اہل مدینہ کی اصطلاح میں اسے خرص کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا اس درخت میں اتنی کھجور ہے اور اس میں اتنی تو یہود نے کہا اے ابن رواحہ تم نے ہمیں زیادہ بتایا (واقعی میں اتنی کھجور نہیں تم غلط کہہ رہے ہو) تو حضرت ابن رواحہ نے فرمایا: میں کھجور کاٹ لیتا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا اس کا نصف تمہیں دے دیتا ہوں تو کہنے لگے یہی حق ہے جس سے آسمان و زمین قائم ہیں ہم راضی ہیں کہ جتنا آپ نے کہا اتنا ہی آپ لیں۔

خلاصۃ الباب ☆ خرص کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں اور کتاب الزکوۃ کی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے کہ حاکم کھیتوں اور باغوں میں پھلوں کے پکنے سے پہلے ایک آدمی بھیجے جو یہ اندازہ لگائے کہ اس سال کتنی پیداوار ہو رہی ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک خرص کا حکم یہ ہے کہ اندازہ سے جتنی پیداوار ثابت ہو اتنی پیداوار کا عشر اسی وقت پہلے سے کٹے ہوئے پھلوں سے وصول کیا جا سکتا ہے۔ امام شافعیؒ اور بقول حضرت شاہ صاحبؒ کے امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ محض اندازہ سے عشر وصول نہیں کیا جا سکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔

۱۹ : بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُخْرِجَ فِي الصَّدَقَةِ شَرَّ مَالِهِ

باب: زکوۃ میں برا مال نکالنے کی ممانعت

۱۸۲۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ اَبِيْ عَرِيْبٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

۱۸۲۱: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کسی نے مسجد میں کھجور کا خوشہ یا کچھ خوشے لٹکا دیئے تھے۔

اللہ تعالیٰ عنہ الا شجعي قال خرج رسُوْلُ الله ﷺ و قد علق رجُلٌ افناءً اوْقِنْوًا و بيده عصافجعل يطعن يدقدق في ذلك القنو و يقُوْلُ لوْ شاءَ ربُّ هذه الصدقة تصدّق باطيب منها انّ ربّ هذهِ الصدقة ياكُلُ الحشف يوْم القيامة.

آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی آپ چھڑی اس میں مارتے جاتے اس سے ٹھک ٹھک آواز آرہی تھی اور یہ فرماتے جاتے اگر یہ صدقہ دینے والا چاہتا تو اس سے عمدہ مال صدقہ میں دیتا۔ ایسا صدقہ کرنے والا قیامت کے روز ردی کھجور کھائے گا۔

۱۸۲۲: حدثنا احمدُ بنُ محمّد بن يحيى بن سعيد القطّانُ ثنا عمْرُو بنُ محمّد العنقزيّ ثنا اسباطُ بنُ نصرٍ عن السُّدّيّ عنْ عديّ بن ثابتٍ عن البراء بن عازبٍ في قوله سُبحانهُ: ﴿و ممّا اخرجْنا لكُمْ من الارْض و لا تيمّمُوا الخبيث منْهُ تُنفقُوْن﴾ [البقرة: ٢٦٧] قال نزلتْ في الانصار تخرُجُ اذا كان جدادُ النّخل منْ حيطانها اقْناء البُسر فيُعلّقُوْنهُ على حبلٍ بين اسْطوانتيْن في مسْجد رسُوْل الله ﷺ فياكُلُ منْهُ فُقراءُ المُهاجرين فيعمدُ احدُهُمْ فيُدْخلُ قنْوًا فيْه الحشفُ يظُنُّ انّهُ جائزٌ في كثْرة ما يُوضعُ من الاقْناء فنزل فيمنْ فعل ذلك: ﴿و لا تيمّمُوا الخبيث منْهُ تُنفقُوْن﴾ يقُوْلُ لا تعْمدُوْا للْحشف منْهُ يُنفقُوْن ﴿ولسْتُمْ بآخذيْه الّا انْ تُغْمضُوْا فيْه﴾ يقُوْلُ لوْ اُهْدي لكُمْ ما قبلْتُمُوْهُ الّا على اسْتحْياءٍ منْ صاحبه غيْظًا انّهُ بعث اليْكُمْ ما لمْ يكُنْ لكُمْ فيْه حاجةٌ واعْلمُوْا انّ الله غنيٌّ عنْ صدقاتكُمْ.

۱۸۲۲: براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿وَ مِمَّا اخرجنا لکُم...﴾ انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب کھجور کی کٹائی کا وقت آتا تو اپنے باغوں سے کھجور کے خوشے توڑ کر مسجد نبوی میں دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی پر لٹکا دیتے اسے فقراء مہاجرین کھا لیتے تو کوئی ایسا بھی کر دیتا کہ ان میں ردی کھجور کا خوشہ ملا دیتا اور یہ سمجھتا کہ اتنے بہت سے خوشوں میں یہ بھی جائز ہے۔ تو ایسا کرنے والوں سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ﴿و لا تیمّموا الخبیث منہُ﴾ یعنی خراب اور ردی کھجور دینے کا ارادہ نہ کرو تم اسے خرچ تو کر دیتے ہو لیکن اگر تمہیں ایسی ردی مال کوئی دے تو ہرگز نہ لو مگر چشم پوشی کر کے یعنی اگر ایسا خراب مال تمہیں تحفہ میں دیا جائے تو تم اسے قبول نہ کرو مگر تحفہ بھیجنے والے سے شرم کر کے لے لو اور تمہیں اس پر غصہ بھی ہو کہ اس نے تمہیں ایسی چیز بھیجی جس کی تمہیں کوئی حاجت نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے صدقات سے بے پرواہ ہے۔

٢٠ : بَابُ زَكٰوةِ الْعَسلِ

باب: شہد کی زکوۃ

۱۸۲۳: حدّثنا ابُوْ بكْر بْنُ ابيْ شيْبة و عليُّ بْنُ مُحمّدٍ قالا ثنا وكيْعٌ عنْ سعيْد بْن عبْد الْعزيْز عنْ سُليْمان بْن مُوْسى عنْ ابيْ سيّارة الْمُتّقيّ قال قُلْتُ يا رسُوْل الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم انّ ليْ نحْلًا قال ادّ الْعُشْر قُلْتُ يا رسُوْل الله صلّى اللهُ عليْه وسلّم! احْمها ليْ فحما

۱۸۲۳: حضرت ابو سیارہ متقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے پاس شہد کے چھتے ہیں۔ فرمایا: اس کا عشر ادا کیا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ میرے لئے مخصوص فرما دیجئے' آپ نے میرے لیے مخصوص فرما دیا (اور بطور

هالي.

جا گیر اُن کو دے دیا)۔

۱۸۲۴: حدثنا محمد بن يحيى ثنا نعيم بن حماد ثنا ابن المبارك ثنا أسامة بن زيد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله ابن عمرو عن النبي ﷺ انه اخذ من العسل العشر.

۱۸۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شہد میں عشر لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر امام ابوحنیفہؒ، صاحبینؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر واجب نہیں۔

۲۱: بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر

۱۸۲۵: حدثنا محمد بن رمح المصري ثنا الليث بن سعد عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله امر بزكوة الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعير

قال عبد الله فجعل الناس عدله مدين من حنطة.

۱۸۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے گندم کے دو مد کو اس کے برابر سمجھا۔

۱۸۲۶: حدثنا حفص بن عمر ثنا عبد الرحمن ابن مهدي ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله ﷺ صدقة الفطر صاعا من شعير او صاعا من تمر على كل حر او عبد ذكر او انثى من المسلمين

۱۸۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام پر ایک صاع کھجور یا جو صدقہ فطر کا متعین فرمایا۔

۱۸۲۷: حدثنا عبد الله بن احمد بن بشير بن ذكوان و احمد بن الازهر قالا ثنا مروان ابن محمد ثنا ابو يزيد الخولاني عن سيار بن عبد الرحمن الصدفي عن عكرمة عن ابن عباس قال فرض رسول الله ﷺ زكوة الفطر طهرة للصائم من اللغو و الرفث و طعمة للمساكين فمن اداها قبل الصلوة فهي زكوة مقبولة و من اداها بعد الصلوة فهي صدقة من الصدقات

۱۸۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو کھلانے کے لئے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ لہٰذا جو نماز عید سے قبل ادا کرے۔ اس کا صدقہ مقبول ہوا اور جو نماز کے بعد ادا کرے تو عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔

۱۸۲۸: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن القاسم بن مخيمرة عن ابي عمار عن قيس بن سعد رضي الله تعالى عنه قال امرنا رسول

۱۸۲۸: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے قبل ہمیں صدقہ فطر کا حکم دیا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوٰۃ فلما نزلت الزکوٰۃ لم یامرنا و لم ینھنا و نحن نفعلہ

ہوا تو آپ نے ہمیں (صدقہ فطر کا) نہ حکم دیا اور نہ روکا اور ہم (بدستور) ادا کرتے رہے (کیونکہ پہلا حکم کافی تھا اور زکوٰۃ کی وجہ سے یہ منسوخ نہ ہوا تھا)۔

۱۸۲۹. حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن داؤد بن قیس الفراء عن عیاض بن عبد اللہ ابن ابی سرح عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر اذا کان فینا رسول اللہ ﷺ صاعا من طعام صاعا من تمر صاعا من شعیر صاعا من اقط صاعا من زبیب فلم نزل کذلک حتی قدم علینا معاویۃ المدینۃ فکان فیما کلم بہ الناس ان قال لا اری مدین من سمراء الشام الا یعدل صاعا من ھذا فاخذ الناس بذلک.

قال ابو سعید لا ازال اخرجہ کما کنت اخرجہ علی عھد رسول اللہ ﷺ ابدا ما عشت.

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم صدقہ فطر میں کھجور، جو، پنیر، کشمش سب کا ایک صاع دیتے تھے اور ہم اتنا ہی دیتے رہتے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو آپ نے دورانِ گفتگو یہ بھی کہا میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مدان اشیاء کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عمر بھر اتنا ہی ادا کروں گا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔

۱۸۳۰. حدثنا ھشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار المؤذن ثنا عمر بن حفص عن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ ﷺ عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ امر بصدقۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من سلت.

۱۸۳۰: مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، جو اور بغیر چھلکے کے جو کا ایک صاع صدقہ فطر میں دینے کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ صدقۃ الفطر سے متعلق چند مباحث ہیں۔ پہلی بحث یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کے وجوب کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ یہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس قوت یوم ولیلۃ ہو جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اگرچہ مال کا نامی ہونا شرط نہیں ہے اور نہ ہی حولانِ حول شرط ہے۔ ائمہ ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ پورے ذخیرۂ حدیث میں کہیں بھی صدقۃ الفطر کا کوئی نصاب بیان نہیں کیا گیا۔ لہٰذا قوت یوم ولیلۃ رکھنے والا بھی اس حکم میں شامل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جابجا صدقۃ الفطر کو زکوٰۃ الفطر کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں زکوٰۃ الفطر ہی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی بعینہٖ صدقۃ الفطر کا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقۃ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث باب سے ہے اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے۔

حنفیہ کے دلائل ☆ ۱) ترمذی میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت مروی ہے کہ مدان میں گُ (گندم) ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے جبکہ صاع چار مد کا ہوتا ہے لہٰذا دو مد نصف صاع کے مساوی ہوں گے۔ ۲) امام طحاوی نے شرح معانی الاثار میں نقل کیا ہے ادوا زکوۃ الفطر صاعا من تمرٍ و صاعا من شعیرٍ او نصف صاع من برٍّ او قال قمح عن کل انسان طحاوی شریف میں اس کے علاوہ کئی اور آثار بھی ہیں جن سے حنفیہ کا مسلک صاف سمجھ میں آ رہا ہے۔ نیز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن عبدالعزیز' حضرت مجاہد' حضرت حکم' حضرت عبدالرحمٰن بن القاسم اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے آثار بھی امام طحاوی نے اس کے مطابق روایت کیے ہیں۔ جہاں تک حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث باب کا تعلق ہے اس میں صاعا من طعام کا جو لفظ آیا ہے ہمارے نزدیک اس میں طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ باجرہ یا جوار وغیرہ ہے۔ گندم پر لفظ طعام کا اطلاق اُس وقت شروع ہوا جب سے گندم کا استعمال بڑھا لیکن عہد رسالت (ﷺ) میں لوگوں کی عام غذا گندم نہیں تھی' اُس وقت طعام کا لفظ بول کر جوار یا باجرہ وغیرہ مراد لیا جاتا تھا۔ چنانچہ حدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ زیادہ تفصیل مطولات میں موجود ہے۔

۲۲ : بَابُ الْعُشْرِ وَالْخَرَاجِ

باب: عُشر وخراج

۱۸۳۱ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جُنَيْدٍ الدَّامِغَانِيُّ ثنا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُغِيْرَةَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حَيَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبَحْرَيْنِ اَوْ اِلٰى هَجَرٍ فَكُنْتُ اٰتِي الْحَائِطَ يَكُوْنُ بَيْنَ الْاِخْوَةِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمْ فَاٰخُذُ مِنَ الْمُسْلِمِ الْعُشْرَ وَ مِنَ الْمُشْرِكِ الْخَرَاجَ.

۱۸۳۱: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بحرین یا ہجر بھیجا تو میں ایسے باغ میں بھی جاتا جو چند بھائیوں میں مشترک ہوتا اور ان میں سے ایک مسلمان ہوتا تو میں مسلمان سے عشر اور مشرک سے خراج وصول کرتا۔

۲۳ : بَابُ الْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا

باب: وسق ساٹھ صاع ہیں

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ اِدْرِيْسَ الْاَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا.

۱۸۳۲ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا.

۱۸۳۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۲۴: بَابُ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِىْ قَرَابَةٍ

باب: رشتہ دار کو صدقہ دینا

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا عَلِىُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُصْطَلِقِ ابْنِ اَخِىْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَيُجْزِئُ عَنِّىْ مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلٰى زَوْجِىْ وَاَيْتَامٍ فِىْ حِجْرِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَجْرَانِ اَجْرُ الصَّدَقَةِ وَاَجْرُ الْقَرَابَةِ.

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ اَخِىْ زَيْنَبَ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۸۳۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا اپنے خاوند پر اور ان یتیموں پر جو میری پرورش میں ہیں خرچ کرنا صدقہ میں کافی ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زینب کو دوہرا اجر ملے گا صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا ثواب۔

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللهِ اَيُجْزِيْنِىْ مِنَ الصَّدَقَةِ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰى زَوْجِىْ وَهُوَ فَقِيْرٌ وَبَنِىْ اَخٍ لِّىْ اَيْتَامٍ وَاَنَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ؟ قَالَ قَالَ نَعَمْ.

قَالَ وَكَانَتْ صَنَاعَ الْيَدَيْنِ.

۱۸۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میرے خاوند جو کہ نادار ہیں اور یتیم بھانجوں میں ہر حال میں اتنا اتنا خرچ کرتا ہوں یہ صدقہ کافی ہوگا۔ فرمایا: جی کافی ہوگا اور حضرت زینبؓ دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ امام شافعیؒ اور حضرات صاحبین کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لیے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ احادیث باب ان کا استدلال ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ، امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبلؒ اور حنابلہ میں سے ابوبکرؒ کے نزدیک عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔ ان حضرات نے حضرت زینب کی حدیث باب کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں صدقہ نافلہ کا ذکر ہے زکوٰۃ نہیں۔ علامہ عینیؒ نے اس کی تائید میں ایک روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے عمدۃ القاری ج ۹ ص ۳۲-۴۲ باب الزکوٰۃ علی الاقارب دیکھئے۔

۲۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَسْاَلَةِ

باب: سوال کرنا اور مانگنا ناپسندیدہ عمل ہے

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ

۱۸۳۶: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

الْاَوْدِیُّ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاَنْ یَاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَہٗ فَیَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَجِیْءَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَھَا فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِھَا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھالا د کر لائے اور بیچ کر استغناء حاصل کرے یہ لوگوں سے مانگنے سے بہتر ہے۔ (یعنی اُن کی تو مرضی ہے کہ) لوگ دیں یا نہ دیں۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ یَتَقَبَّلُ لِیْ بِوَاحِدَۃٍ اَتَقَبَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ؟ قُلْتُ اَنَا قَالَ لَا تَسْاَلُ النَّاسَ شَیْئًا۔

قَالَ فَکَانَ ثَوْبَانُ یَقَعُ سَوْطُہٗ وَ ھُوَ رَاکِبٌ فَلَا یَقُوْلُ لِاَحَدٍ نَاوِلْنِیْہِ حَتّٰی یَنْزِلَ فَیَاْخُذَہٗ

۱۸۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے میری ایک بات قبول کرے میں اس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: میں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔ کہتے ہیں کہ اگر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سوار ہوتے اور چھڑی گر جاتی تو کسی سے یہ نہ کہتے کہ یہ مجھے پکڑا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ افسوس! جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت اور طرزِ عمل تھا اس کی امت میں پیشہ ور سائلوں اور گداگروں کا ایک کثیر طبقہ موجود ہے اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا پیر بن کر ''معزز قسم'' کی گداگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سوال اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دین فروشی کے مجرم ہیں۔

۲۶: بَابُ مَنْ سَاَلَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی

باب: محتاج نہ ہونے کے باوجود مانگنا

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرَ جَھَنَّمَ فَلْیَسْتَقِلَّ مِنْہُ اَوْ لِیُکْثِرْ۔

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں سے ان کے اموال مانگے اپنا مال بڑھانے کے لئے تو وہ دوزخ کے انگارے ہی مانگ رہا ہے۔ کم مانگ لے یا زیادہ اس کی مرضی ہے۔

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَ لَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ۔

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کے لئے اور تندرست و توانا کے لئے صدقہ حلال نہیں۔

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا یَحْیَ بْنُ

۱۸۴۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ادم ثنا سفیان عن حکیم بن جبیر عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید عن ابیه عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ من سال و له ما یغنیه جاءت مسألته یوم القیامة خدوشا او خموشا او کدوحا فی وجهه قیل یا رسول الله! و ما یغنیه قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب.

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محتاج نہ ہونے کے باوجود سوال کیا تو قیامت کے روز اس کا سوال کرنا اس کے چہرہ میں زخم (بدنما داغ کی طرح) کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! محتاج نہ ہونے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اسکی قیمت کے برابر سونا۔

قال رجل لسفیان ان شعبة لا یحدث عن حکیم بن جبیر فقال سفیان قد حدثناه زبید عن محمد بن عبدالرحمن بن یزید.

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اختلاف ہے کہ غنی اور مالدار کس کو کہتے ہیں جس کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک شب و روز کی غذا موجود ہے۔ بعض نے فرمایا کہ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم ہوں۔ بعض نے کہا کہ پچاس درہم ہوں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ وہ صاحب نصاب ہو بہرحال ایسے آدمی کے لیے سوال کرنا گناہ ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر اس ناجائز سوال کی وجہ سے بدنما داغ ہوگا۔

۲۷ : باب من تحل له الصدقة

باب: جن لوگوں کے لئے صدقہ حلال ہے

۱۸۴۱ : حدثنا محمد بن یحیی ثنا عبد الرزاق انبانا معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل الصدقة لغنی الا لخمسة لعامل علیها او لغاز فی سبیل الله او لغنی اشتراها بماله او فقیر تصدق علیه فاهداها لغنی او غارم.

۱۸۴۱: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مالدار کیلئے صدقہ حلال نہیں صرف پانچ آدمیوں کیلئے حلال ہے جو صدقہ (زکوۃ) وصول کرنے پر مقرر ہو (وہ اپنی متعین تنخواہ لے) اور راہِ خدا میں لڑنے والا اور وہ مالدار جو صدقہ کی چیز (نادار سے) خرید لے اور اپنے مال سے اسکی قیمت ادا کرے یا نادار کو کوئی چیز صدقہ میں ملی اور اس نے وہ مالدار کو ہدیہ میں دے دی اور قرض دار۔

۲۸ : باب فضل الصدقة

باب: صدقہ کی فضیلت

۱۸۴۲ : حدثنا عیسی بن حماد المصری انبانا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید المقبری عن سعید بن یسار انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله ﷺ ما تصدق احد بصدقة من طیب و لا یقبل الله الا الطیب

۱۸۴۲: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ کے ہاں پاکیزہ مال ہی قبول ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں۔ اگرچہ ایک کھجور ہو پھر وہ اللہ کے ہاتھ

اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهِ وَ اِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْا فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ وَ يُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيْلَهُ

میں بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے پالتے رہتے ہیں جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو۔ اونٹ کا بچھیرا فرمایا یا گھوڑے کا۔

۱۸۴۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَمَامَهُ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ وَ يَنْظُرُ عَنْ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ وَ يَنْظُرُ عَنْ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَّقِيَ النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۸۴۳: حضرت ابن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص سے اس کا پروردگار گفتگو فرمائے گا ان کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھائی دے گی دائیں دیکھے گا تو اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں دیکھے تو بھی اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی دوزخ سے بچنے کی استطاعت رکھے گو کھجور کے ٹکڑے کے ذریعہ ہو تو وہ بچ جائے۔

۱۸۴۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ اُمِّ الرَّائِحِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَعَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

۱۸۴۴: حضرت سلمان بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔

خلاصۃ الباب ☆ اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لیے دیا ہوا صدقہ دربارِ خداوندی میں شرفِ قبولیت پاتا ہے۔ اللہ جل جلالہٗ اس صدقہ کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک مثال سے سمجھا دیا ہے۔ دوسری حدیث میں صدقہ کی یہ ترغیب بیان کی ہے کہ بندہ کے سامنے حق تعالیٰ شانہٗ کلام فرمائیں گے۔ جہنم سامنے ہوگی۔ بندہ کی ایک جانب اعمال ہوں گے لہٰذا صدقہ کرو چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ تیسری حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ عام لوگوں پر صدقہ کرنا ثواب ہے لیکن اپنے اقارب پر صدقہ کا دوہرا اجر ہے۔ حدیث باب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے داہنا ہاتھ اور کف یعنی مٹھی ثابت کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ جہمیہ اور معتزلہ ایسی احادیث کا انکار کرتے ہیں لیکن اہلسنّت والجماعت احناف وغیرہم ان احادیث کو آنکھوں پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہ تھی۔ جو صفات باری تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ہم ان سب کو مانتے ہیں لیکن ان کو مخلوق کے مشابہ نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مشابہت سے پاک ہے۔ لیس کمثلہ شی وھو السمیع البصیر یہی فوز وفلاح کا راستہ ہے۔ اسی میں نجات ہے۔